UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228076

UNIVERSAL
LIBRARY

THE BOOK WAS DRENCHED

122736

OUP—880—5-8-74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۵۷.۵۴۲۶ اورنگ زیب Accession No. 04979

Author اورنگ زیب عالمگیر

Title آداب عالمگیری جلد دوم

This book should be returned on or before the date last marked below

آدابِ عالمگیری

جلد دوم

مسودات

منشی الممالک شیخ ابوالفتح قابل خان

تالیف

صادق مطلبی انبالوی

بہ تصحیح و تہذیب

عبدالغفور چودھری

ادارۂ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور

انتشارات ادارۂ تحقیقات پاکستان

شمارہ ۲۴

تشکر

ادارۂ تحقیقات پاکستان متروکہ اوقاف بورڈ ، حکومت پاکستان کی مالی امداد کا ممنون ہے ، جس کی وجہ سے ادارے کے لیے تصنیف و تالیف کا کام آسان ہو گیا ۔

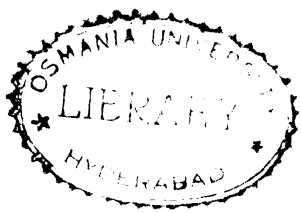

طابع : سید ظفر الحسن رضوی

مطبوعہ : ظفر سنز پرنٹرز ، ۹۔ کوپر روڈ ، لاہور

طبع اول : جولائی ۱۹۷۱ء

قیمت

فہرست

۲۵ - نتیجۃ الامرا قاسم خان کے نام (۲ خطوط) ۶۴۹ تا ۶۵۱
۲۶ - میرزا نوذر کے نام (۲ خطوط) ۶۵۲ تا ۶۵۴
۲۷ - میرزا سلطان کے نام (۱۷ خطوط) ۶۵۵ تا ۶۷۱
۲۸ - میرزا مراد کے نام (۲ خطوط) ۶۷۲ تا ۶۷۴
۲۹ - سلطنت خان کے نام (۲۳ خطوط) ۶۷۵ تا ۷۰۵
۳۰ - نصیری خان کے نام (۳۳ خطوط) ۷۰۶ تا ۷۴۳
۳۱ - شاہ بیگ خان کے نام (۱۳ خطوط) ۷۴۴ تا ۷۶۰
۳۲ - علی عادل خان حاکمِ بیجا پور و قطب الملک
کے نام (۶ خطوط) -- -- -- -- -- ۷۶۱ تا ۷۸۵
۳۳ - محمد بیگ کے نام (۱ خط) -- -- -- -- ۷۸۶ تا ۷۸۹
۳۴ - شہزادہ مراد بخش کے نام (۳ خطوط) ۷۹۰ تا ۷۹۲
۳۵ - پادشاہزادۂ محمد شجاع کے نام (۴ خطوط) ۷۹۳ تا ۷۹۹
۳۶ - جہان آرا بیگم کے نام (۲۸ خطوط) ۸۰۰ تا ۸۳۲

منشی الممالک ابو الفتح قابل خان کے مکاتیب

۳۷ - سلطانِ سلاطین اور بعض خواتین کے نام
(۲۶ خطوط) -- -- -- -- -- -- -- -- -- ۸۳۳ تا ۸۸۳
۳۸ - معظم خان میر جملہ کے نام (۲۸ خطوط) ۸۸۴ تا ۹۴۸
۳۹ - حاجی محمد سعید و واحد من الامرای وغیرہ
(۱۰ خطوط) -- -- -- -- -- -- ۹۴۹ تا ۹۶۴
۴۰ - القابات -- -- -- -- -- -- -- ۹۶۵ تا ۹۷۸
۴۱ - تاریخِ جنگِ برادران
انحراف نمودنِ قدسی مزاج خدیوِ اقبال از حیزِ
اعتدال و تدابیرِ جسمانی و معالجاتِ روحانی
پرداختن -- -- -- -- -- -- ۹۸۱ تا ۹۸۴

نهضت اعلام عالم آرا بمستقر الخلافه اکبر آباد ۹۸۵ تا ۹۸۸

دستوری یافتن سلیمان شکوه بافواج قاهره بصوب اله آباد و تنبیه مفسدان ۹۸۸ تا ۹۹۰

گزارش فمری وزن مقدس مبارک ۹۹۰ تا ۹۹۱

خیرگی یافتن افواج قاهره بر شاه شجاع ۹۹۱ تا ۹۹۸

نهضت موکب منصور قرین دولت افروزی ، از بلدهٔ برهانپور ، بصوب مستقر الخلافه اکبر آباد -- -- -- -- -- -- ۹۹۸ تا ۱۰۰۰

ذکر محاربهٔ عساکر جلال با راجه جسونت سنگه بد سگال و ظفر یافتن بر جنود کفر و ضلال -- -- -- -- -- -- -- ۱۰۰۲ تا ۱۰۰۹

ذکر محاربهٔ عسکر مذکور نزدیک مستقر الخلافه اکبر آباد با دارا شکوه و هزیمت یافتن او بجانب دهلی و ازانجا بملتان وغیره ۱۰۰۹ تا ۱۰۲۴

ذکر محال جوی و زیاده سری مراد بخش و دستگیر شدن او -- -- -- -- -- ۱۰۲۴ تا ۱۰۲۹

فرستادن خلیل الله خان با جیوش قاهره برسم منقلا بکنار آب ستلج و تعین امیر الامرا با جنود ظفر پیما بسمت هردوار بجهت سد راه سلیمان شکوه -- -- -- -- -- -- -- ۱۰۲۹ تا ۱۰۳۰

آغاز جلوس اول -- -- -- -- -- -- ۱۰۳۰ تا ۱۰۳۳

تعین فوجی تازه از عساکر ، بجهت سد راه دارا شکوه -- -- -- -- -- -- -- ۱۰۳۳ تا ۱۰۴۵

ایلغار فرمودن حضرت شاهنشاهی بتعاقب

دارا شکوه -- -- -- -- -- -- -- -- ۱۰۴۵ تا ۱۰۴۶
تعین یافتن صف شکن خان ، بتعاقب دارا شکوه
از ملتان و ترک ایلغار موکب گیهان
ستان ، از آنطرف -- -- -- -- -- - ۱۰۴۶ تا ۱۰۴۸
تعین یافتن شیخ میر ، با فوجی تازه از عسکر
بتعاقب دارا شکوه -- -- -- -- -- -- ۱۰۴۸ تا ۱۰۴۹
معاودت موکب منصور از ملتان بلاهور و
ازانجا بشاهجهان آباد ، بنابر فتنه انگیزی
شاه شجاع -- -- -- -- -- -- -- ۱۰۵۰ تا ۱۰۵۹
نهضت رایات خورشید شعاع ، بقصد فرو
نشانیدن غبار شورش و آشوب شجاع --- ۱۰۵۹ تا ۱۰۶۲
صف آرای عساکر منصوره با شجاع فساد
اندیش -- -- -- -- -- --- -- - ۱۰۶۲ تا ۱۰۷۵
معاودت موکب عالمگیر از کنار رود گنگ
بصوب مستقر الخلافه اکبر آباد و ازانجا بسمت
اجمیر ، بقصد تادیب جسونت سنگه ضلالت
کیش و قمع و استیصال دارا شکوه محال
اندیش -- -- -- -- -- -- - - ۱۰۷۵ تا ۱۰۸۱
گزارش برخی از احوال دارا شکوه بعد فرار
از تهته بصوب صوبه گجرات -- -- -- ۱۰۸۲ تا ۱۰۹۸
معاودت رایات عالیات ، از بلدهٔ مبارک
اجمیر -- -- -- -- -- --- - ۱۰۹۸ تا ۱۱۰۶
تاریخ جلوس ثانی --- -- -- --- - ۱۱۰۶ تا ۱۱۱۱
دیگر بعضی وقایع دولت افزا که درین چند

روز روداده نگارشِ آن درین مآثرِ اقبال ناگزیر
است لا جرم از داستانِ جلوسِ مبارک جدا
ساخته ، بدین گونه سمت گزارش می دہد -- ۱۱۱۱ تا ۱۱۱۸
دستگیر شدن دارا شکوه بسعیِ کارکنانِ
قضا و قدر ، در دستِ جیون زمینداِر دادر - ۱۱۱۸ تا ۱۱۲۵
روزِ جشنِ فرخندۂ وزنِ قمری -- -- - ۱۱۲۵ تا ۱۱۲۷
سوانح عبرت بخشِ رسیدنِ دارا شکوه بدرگاه
آسمان شکوه -- -- -- -- ---- ۱۱۲۷ تا ۱۱۳۱
۴۲ - وہ خطوط جو شاہجہان کو ایامِ عزلت گزینی
میں لکھے گئے (۱۲ خطوط) -- -- - ۱۱۳۲ تا ۱۱۵۱
شہزادۂ اکبر کے خطوط
۴۳ - بادشاہ عالمگیر غازی کے نام (۴۸ خطوط) -- ۱۱۵۲ تا ۱۲۰۶
۴۴ - جہاں آرا بیگم کے نام (۴ خطوط) -- -- ۱۲۰۷ تا ۱۲۱۰
۴۵ - شہزادۂ معظم کے نام (۹ خطوط) -- -- ۱۲۱۱ تا ۱۲۱۹
۴۶ - شہزادۂ اعظم کے نام (۶ خطوط) -- -- ۱۲۲۰ تا ۱۲۲۳
۴۷ - زیب النسا بیگم کے نام (۲ خطوط) -- - ۱۲۲۴ تا ۱۲۲۶
۴۸ - نواب زینت النسا بیگم کے نام (۷ خطوط) - ۱۲۲۷ تا ۱۲۳۴
۴۹ - شہزادۂ کام بخش کے نام (۹ خطوط) -- - ۱۲۳۵ تا ۱۲۳۹
۵۰ - نواب علیہ عالیہ زبدۃ النسا بیگم وغیرہ کے
نام (۲ خطوط) -- -- -- -- -- -- ۱۲۴۰
۵۱ - جمدۃ الملک اسد خان وغیرہ کے نام
(۷ خطوط) -- -- -- -- -- -- -- ۱۲۴۱ تا ۱۲۴۶
۵۲ - مقرب الحضرت شیخ مخدوم کے نام
(۱۱ خطوط) -- -- -- -- -- -- - ۱۲۴۷ تا ۱۲۶۰

۵۳ - بخشی الملک روح اللہ خان کے نام
(۶ خطوط) -- -- -- -- -- -- ۱۲۶۱ تا ۱۲۶۷
۵۴ - بادشاہ قلی خان کے نام (۴ خطوط) -- - ۱۲۶۸ تا ۱۲۷۲
۵۵ - ناظر دربار خان کے نام (۱۰ خطوط) -- - ۱۲۷۳ تا ۱۲۸۱
۵۶ - رانا راج سنگھ وغیرہ کے نام (۷ خطوط) -- ۱۲۸۲ تا ۱۲۸۷
۵۷ - خاتمہ -- -- -- -- -- -- ۱۲۸۹ تا ۱۲۹۱
۵۸ - اشاریہ -- -- -- -- -- -- ۱۲۹۲
۵۹ - اغلاط نامہ جلد دویم

نتیجۃ الامرا قاسم خان کے نام

ق ۱

یہ خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب نے مہم بیجا پور کا آغاز کیا اور وہ بیدر کا قلعہ فتح کرکے قلعۂ کلیانی کی تسخیر کا منصوبہ بنا رہا تھا ۔ قاسم خان جو اس دور کا ایک ممتاز منصب دار اور میر آتش تھا ۔ غالباً اس وقت ملازمت کے سلسلے میں بندر سورت میں مقیم ہوگا ۔ کیونکہ اس خط میں اس کا تعارف میر ابراہیم سے کیا گیا ہے جو بندر سورت کے راستے زیارت حرمین کے لیے روانہ ہو چکا ہے ۔ قاسم خان آگے چل کر جنگ دھرمات پور میں جسونت سنگھ کے ساتھ مل کر دارا شکوہ کی طرف سے اورنگ زیب کے خلاف جنگ میں شریک تھا ۔

بنتیجۃ الامرا قاسم خان : مورد مراحم بیکران ، مہبط الطاف بی پایان ، زبدۂ مخلصان عقیدت نشان ، قاسم خان ، بتوجہات خاص اختصاص یافتہ بداند ۔ اضافۂ منصب کہ در این ولا از پیشگاہ سماحت و کرم ، بآن مورد مراحم بیکران عطا شدہ مبارکباد ۔ ازین خبر مسرت اثر ، خاطر دریا مقاطر بغایت مبتہج گردید ۔ سیادت و نجابت مرتبت میر ابراہیم از خدمت گرامی ما رخصت حاصل نمودہ ، بقاید[1] توفیق ، عازم زیارت حرمین شریفین زادہا اللہ تعظیماً و تکریماً گردیدہ ، از بندر سورت ، بدان صوب سعادت افزا شتافتہ ۔ شاید در این موسم ، بثوبات طواف آن اماکن شریفہ رسیدہ ، سال آیندہ مراجعت کند ۔ دیریست کہ عرایض اخلاص آن خلاصۂ

---

۱ ۔ بقاعد ۔

مخلصان نرسیده ، اگرچه خاطرِ عاطر از صدقِ عقیدت و خیر اندیشیٔ آن مطرحِ اعطاف ، جمعیت تمام دارد ، لیکن چون اطلاع بر کیفیتِ احوالِ آن امارت و ایالت پناه ، مطلوب است ، باید که شیوهٔ پسندیدهٔ ارسالِ عرایض را ، بهتر ازین مرعی داشته ، این سر رشته را از دست ندهد ـ مژدهٔ فتوحاتِ تازه که درین مهمِ عاقبت محمود ، نصیبِ روزگارِ فرخنده آثار شده یقین که سامعه افروزِ آن عمدهٔ دولت خواهان گردیده باشد ـ انشاء الله تعالیٰ ، عنقریب قلعهٔ کلیان نیز مشتمل قلعهٔ ظفر آباد بیدر بحوزهٔ تسخیر در آمده ، کارها بر وفقِ خواهشِ خیر اندیشان صورت خواهد یافت ـ عنایتِ خاصِ الخاص ما را ، دربارهٔ خویش ، روز افزون دانسته ، بهمین وتیره ، بر جادهٔ قویمِ عقیدت و اخلاص ، مستقیم باشند ، والسلام ـ

—:o:—

ق ۲

قاسم خان نے اورنگ زیب کو ایک عرضداشت بھیجی ہے جس میں غالباً درخواست کی گئی ہے کہ اسے بھی اورنگ زیب کے ماتحت کار گزاری دکھانے کا موقع دیا جائے ۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ وہ اس کی طلبی کے بارے میں بادشاہ کو لکھے گا ۔ غالباً یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب دربار سے کئی ایک امرایٔ عظام کو بیجا پور کی مہم پر بھیجا جا رہا تھا ۔

بنتیجة **الامرای قاسم خان** : موردِ مراحمِ بیکرانِ بادشاہی ، مہبطِ الطافِ بی پایانِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الٰہی ، سزاوارِ صنوفِ مکرمت و احسان ، قاسم خانَ ، بعنایتِ بی غایت و توجهٔ بی نہایت مبتہج گشتہ ، بداند ـ عرضداشتِ آن زبدة الخوانین کہ مصحوبِ شجاعت شعار مراد بیگ مرسل بود ، بعزِ مطالعهٔ عالی رسیدہ و اطلاع بر مضامینِ آن ، مسرت افزایٔ خاطرِ عاطر گردید ـ امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد کہ نقدِ اخلاص و عقیدتِ آن موردِ مراحمِ بی کران ، محتاجِ باستحان نیست و ہر جا ہست او را از خود تصور می فرمائیم ـ اگر بقربتی روی دہد چنانچہ بمقتضای

صدق اخلاص معروض داشته ، در باب طلب آن مهبط الطاف بی پایان التماس خواهیم نمود ـ شجاعت شعار مومیٰ الیه فراخور حسن خدمت مشمول عنایت خواهد گشت ـ توجهات خاص ما را که از قدیم دربارهٔ آن خلاصهٔ خیر اندیشان (ص : ۱۸۳ ب) مبذول است ، روز افزون دانسته ، بهمین وتیره ، بارسال عرایض می پرداخته باشد و استقامت بر جادهٔ قدیم عقیدت را ، مثمر گونان گون سعادت انگاشته ، این سر رشته را از دست ندهد ، والسلام ـ

—:o:—

میرزا نوذر کے نام

ک ۱

اس خط میں اورنگ زیب میرزا نوذر کی دلدہی کرتا ہے - اس کی طبیعت کسی وجہ سے مکدر ہو گئی ہے - اورنگ زیب اسے اطمینان دلاتا ہے کہ وہ اس پر حسبِ سابق برابر شفقت اور مرحمت کرتا رہے گا -

اس نے کچھ دوائیں مثلاً مرگانگ اور سنگ یشم کا کشتہ بھیجنے کی فرمائش کی ہے - اورنگ زیب لکھتا ہے کہ یہ ادویہ تیار ہونے پر بھیج دی جائیں گی - ادویہ کے لیے اورنگ زیب ابور ویدک کی مخصوص اصطلاح رسائن بھی استعمال کرتا ہے -

میرزا نوذرا : خلاصۂ خاندانِ مصطفوی ، نقاوۂ دودمانِ مرتضوی موردِ مراحمِ بی کران ، شایستۂ لطف و احسان ، میرزا نوذرؒ ، بعنایتِ خاصِ سلطانی عزِ اختصاص یافتہ بداند ، عرضداشتی کہ درین ولا ، از روی صدقِ عقیدت ارسال داشتہ بود ، بوساطت حاضرانِ قدسی انجمن ، از نظرِ اکسیرِ اثر گذشتہ ، کیفیتِ احوالِ آن سیادت مرتبت ، سمتِ وضوح گرفت - امرِ والا قدر زینتِ صدور می یابد کہ چون کارِ جہان ہمہ وقت یکسان نمی باشد ، باید کہ آن نجابت منزلت ، از وضعی کہ اختیار نمودہ ، مکدر نبودہ ، خورسندی را شعار خود سازد و ازانجا کہ خاطرِ دریا مقاطر ، بمقتضایٔ وفورِ رافت ، ہمواره ، متوجۂ احوالِ آن خلاصۂ خاندانِ

---

۱ - توذر -

۲ - توذر -

مصطفوی است ، لایق آنکه بهمین وتیره ، بوسیلهٔ عرایض ، خود را مذکورِ محفلِ عالی ساخته ، منتظرِ لطایفِ غیبی باشد که انشاء الله تعالیٰ اسبابِ وفاهیت او ، بوجهِ احسن سرانجام خواهد یافت ـ حسب الالتماسِ آن سزاوار، پارهٔ مرگانگ ، ازانجه بجهتِ صرفِ خاصه طیار شده بود ، مرحمت فرمودیم یشم[1] کشته برگاه آماده گردد با دیگر رساینِ تازه ، برای آن سیادت پناه ارسال خواهیم داشت ـ توجهاتِ ما را ، دربارهٔ خویش روز افزون شناسند ـ

—— ۱۵: ——

ک ۲

مرزا خان ، میرزا نوذر کا ہی لقب ہے ـ اس مکتوب میں حکم دیا گیا ہے کہ مکتوب الیہ بر سبیل استعجال اورنگ زیب کی خدمت میں حاضر ہو ـ

میرزا خان : خلاصهٔ خاندانِ سیادت و نجابت ، نقاوهٔ دودمانِ صفوت و نقابت ، سزاوارِ مراحمِ از حد افزون تر ، میرزا نوذر ، بعنایتِ بیغایتِ پیشگاهِ شاهی ، مفتخر و مباهی گشته ، بداند که عرضداشتِ آن زبدهٔ مخلصانِ صافی طویت که مشتمل بود بر[2] لوازمِ تهنیت و اظهارِ مراسمِ عقیدت ، بوساطتِ باریافتگانِ محفلِ عزت ، از نظرِ انورِ خورشید اثر گذشت ـ حکمِ اشرفِ اقدس از مکمنِ عاطفت و مرحمت زینتِ صدور می یابد که چون درین آوانِ میمنت اقتران ، همگیِ همتِ والا نهمت ، مصروف آنست بندهایِ راسخ الاعتقاد ، از الطافِ بیدریغ ، بهره مند گردیده ، محصولِ آمال و آمانی کامیاب شوند و بمقتضای ذره پروری ، خواهشِ خاطرِ دریا مقاطر ، چنان است که آن نقاوهٔ دودمانِ صفوت و نجابت ، بسعادتِ ملازمت رسیده ، از فیضِ پایِ بوس ، جبینِ اخلاص را نورانی سازد ـ بنابران باید که بمجردِ ورودِ مسعودِ این منشورِ لامع النور ، دریافتِ این دولتِ عظمیٰ را

---

۱ ـ پشم ـ

۲ ـ برای ـ

(ص : ۱۸۴ ا) ، وجه قصد خویش ساخته ، با جهان جهان امیدواری ، بدرگاه اقبال بارگاه بیاید و بجناح استعجال شتافته در ادراک این موهبت کبری ، امهال روا ندارد که انشاء الله تعالی بیش از آنچه بحوصلهٔ تخیل او در آید ، مشمول عنایات شاهانه و تفقدات خسروانه گردیده ، ساحت احوال خود را ، از پرتو آفتاب عالمتاب مراحم عامهٔ توجهات خاصه منور خواهد دید ، والسلام .

—:o:—

میرزا سلطان کے نام

ل ۱

مکتوب الیہ نے اورنگ زیب کو ایک ڈھال بھیجی تھی جو اسے بہت پسند آئی ہے ۔ اس خط میں اسی قسم کی ایک اور ڈھال کی فرمائش کی گئی ہے ۔ مکتوب الیہ نے کمان اور چھرے وغیرہ بطور تحفے کے بھیجے ہیں ۔

میرزا سلطان : سیادت مرتبت ، نجابت منزلت ، خلاصۂ خاندانِ صفوت ، موردِ مراحمِ بیکران ، میرزا سلطان ، بعنایتِ خاص عزِ اختصاص یافتہ بداند کہ عرضداشتِ آن قابل الاحسان ، بوساطتِ حاضرانِ محفلِ اقبال نشان از نظرِ اکسیر اثر گذشتہ ، آنچہ از رسوخِ اخلاص و خلوصِ اعتقادِ خود معروض داشتہ بود ، مجدداً سمتِ وضوح یافت ۔

امرِ جلیل القدر ، زینتِ صدور می گردد کہ چون بمقتضائے ذرہ پروری ، او را از جملہ مخلصانِ یک رنگ و عقیدتمندانِ بی ریورنگ تصور فرمودہ ، نظرِ التفاتِ خاص باو داریم ، باید کہ آن شایستۂ اعطاف نیز ، قدرِ این موہبتِ کبریٰ دانستہ و خاطرِ ارادت مآثر از اشفاقِ بی اندازۂ ما ، جمع داشتہ ، بہمین وتیرہ ، بر جادۂ صدقِ عبودیت ، مستقیم باشد کہ عنقریب بنتایجِ آن فایز گشتہ ، بتلطفاتِ سلطانی ، سربلند خواہد شد ۔ یکدست سپری کہ پیش ازین پیشکش نمودہ بود ، در این ولا از نظرِ انور گذشتہ ، درجۂ پذیرائی یافت ۔ بعد ازین نیز متفحص بودہ اگر ہمچنین سپرِ خوش اندامِ اصیل بدست اوفتد ، بدرگاہِ عالی ارسال دارد ۔ کمان و کاردہای چھرہ کہ درینوقت برسمِ پیشکش فرستادہ ، ہرگاہ برسد ، بنظرِ خجستہ اثر درامدہ ، بشرفِ قبولِ موصول خواہد گشت ۔ تفقداتِ ما را شاملِ حال و

کافلِ آمالِ خویش داشته ، امیدوارِ ظہورِ آثارِ آن باشد ۔

—:o:—

ل ۲

مرزا سلطان نے استدعا کی ہے کہ اورنگ زیب اس کو اپنی ملازمت میں لے لے اور بادشاہ کو اس کی طلبی کے بارے میں عرضداشت کرے ۔ اورنگ زیب نے کوشش کی تھی کہ اس کے لیے ایک نئی ملازمت کی تجویز کرے مگر اس کی کوئی سبیل نہیں بن سکی ۔
لکھتا ہے کہ انشاء اللہ عنقریب اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ کیا جائے گا ۔

بمیرزا سلطان : سیادت و نجابت پناہ ، صفوت و نقابت دستگاہ ، سزاوارِ اقسامِ مرحمت و احسان ، میرزا سلطان ، بعنایتِ بی غایتِ والا شرف اختصاص یافتہ بداند کہ عرضداشتِ آن سیادت مرتبت بوساطتِ حاضرانِ محفلِ قدس منزل ، از نظرِ فرخندہ اثر گذشتہ ، صورتِ ارادہ منتج السعادہ کہ بمقتضای صدقِ عقیدت و صفای طویت ، از باطنِ اخلاص مواطنِ او سرزدہ ، بوضوح پیوست ۔ امرِ جلیل القدر عزِ صدور می گیرد کہ چون بالفعل وقت مقتضی آن نیست کہ در بابِ طلب آن نجابت پناہ ببارگاہِ خلافت ، عرضداشت توان کرد مع ہذا خدمتی کہ بتقریبِ آن در حصولِ مامولِ او سعی نمودہ شود ، نیز درین صورت (ص : ۱۸۴ ب) روی نداده ، بنابران باید کہ خاطرِ خود را ازین رہگذر نگران نساختہ ، توجہ خاصِ سلطانی را ، شاملِ حال و کافلِ آمالِ خویش شناسد و بہیچ وجہ مکدر نبودہ ، منتظرِ لطایفِ غیبی باشد کہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ، بعنوانِ لایق ، نقدِ آرزو در جیبِ امید خود دیدہ ، کامیاب خواہد گشت ۔ اشیای کہ برسمِ پیشکش ارسال داشتہ ، از نظرِ مبارک گذشتہ عزِ قبول یافت و پسند آمد ۔ سپرِ کہنۂ خوش اندامِ ضخیم پیدا کردہ ، ارسال خواہد داشتن ۔ عنایت و التفاتِ ما را دربارۂ خویش روز افزون تصور کند ۔

—:o:—

ل ۳

میرزا سلطان کو سہ ہزاری کا منصب عطا کرکے ٹھٹھہ کا صوبیدار بنایا جا رہا ہے ، مگر اسے اس منصب کے قبول کرنے میں پس و پیش ہے -

چونکہ لاہور اور ملتان کے صوبے اس زمانے میں دارا شکوہ کے پاس تھے اور ٹھٹھے کا صوبہ بھی ملتان سے متعلق تھا ، اس لیے قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ دارا شکوہ نے یہ کوشش کی ہو گی کہ میرزا سلطان اورنگ زیب کے پاس جانے کی بجائے اس کی سرکار سے متعلق رہے - میرزا سلطان نے ٹھٹھہ جانے سے انکار کر دیا ہے - شاہ جہان اور دارا شکوہ کی طرف سے برابر یہ کوشش ہوتی رہی کہ اورنگ زیب کے جان نثار ملازمین کو اس کی سرکار سے نکال لیا جائے -

میرزا سلطان : سیادت پناہ ، صفوت و نجابت دستگاہ ، سزاوار مراحم بیکران ، شایستہ انواع لطف و احسان ، میرزا سلطان بعنایت بیغایت خاص عز اختصاص یافتہ بداند کہ عرضداشت ، مشتمل بر اظہار خلوص عقیدت و یکرنگی کہ در جواب نشان مکرمت عنوان ، بدرگاہ اقبال بارگاہ ارسال داشتہ بود ، بوساطت حاضران محفل عالی ، از نظر خجستہ اثر گذشتہ ، مقدمہ عنایت منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار ، بشرط صوبہ داری تہٹہ و سبب توقف آن سیادت مرتبت ، در قبول این خدمت مفصلاً بوضوح پیوست و کیفیت احوال نقابت پناہ ، خلاصہ خاندان مصطفوی میرزا نوذر[1] ، پیرایہ معلومیت گرفت -

امر رفیع القدر زینت صدور می یابد کہ اگرچہ تقدیم خدمات پادشاہی ، متضمن سعادات دو جہانی است و ایستادگی در پذیرفتن آن ، از خانہ زادان لایق نہ ، لیکن نظر بہ مآل کار آنچہ اندیشیدہ بجاست - باید کہ بعنایات و تفقداتی کہ دربارۂ ضمیر منیر ما ست مستظہر بودہ ، اصلا از

---

۱ - توڈر -

وقوع امور مکدر نگردد ، بهمین وتیره ، بر جادهٔ ارادت استقامت ورزیده ، سر رشتهٔ اخلاص و اعتقاد را ، از دست ندهد که عنقریب نتایج و ثمرات آن بظهور خواهد رسید - سپر وغیره که برسم پیشکش فرستاده ، هرگاه از نظر انور بگذرد ، درجهٔ پذیرائی خواهد یافت - وظیفهٔ حسن اعتقاد آنکه پیوسته سوانح حالات معروض داشته ، خود را فرایاد خاطر عاطر سلطانی میداده باشد و عواطف ما را ، نسبت به نمویش ، روز افزون شناسد -

——:o:——

ل ۴

اورنگ زیب مرزا سلطان کو اطلاع دیتا ہے کہ ہم نے غضنفر خان کی تقصیرات کو معاف کر دیا ہے اور اسے خلعت سراپا سے نوازا ہے -

بمیرزا سلطان : بعنایت بی غایت خاص شرف اختصاص یافته ، بداند که دو عرضداشت آن مرتضوی انتساب ، اولین مشتمل بر ادای شکر عنایت نشان مرحمت عنوان و دومین متضمن اظهار عقیدت و اخلاص جمعی که بمقتضای سعادت مندیٔ آن مخلص یک رنگ را ، وسیلهٔ کسب شرف بندگی و ارادت این بارگاه ساخته اند ، از نظر انور گذشته ، موجب از دیاد (ص : ۱۸۵ ل) توجهات خاص ، نسبت بآن شایستهٔ گوناگون الطاف گردید - یقین که بهمین وتیره طریق دولتخواهی و خیر اندیشی مسلوک داشته ، در تالیف قلوب سعی خواهند نمود و ملتمسات خود را در این باب مبذول خواهند شناخت -

حسب الالتماس آن سیادت پناه ، نشان والا محتوی بر نوید عفو زلات و تقصیرات و مژدهٔ شمول عنایات با خلعت سراپا مکرمت و سعادت ، بنام غضنفر خان صادر شده و برادر کلانش نیز بآن مواهب شگرف سرافرازی یافته - باید که آن قابل صنوف احسان ، آنها را به ایصال این عطایا ، کامیاب ساخته ، بتلطفات بیدریغ سلطانی امیدوار تر گرداند و هر که بقاید توفیق ، از روی صدق ، آرزوی این دولت عظمی نماید او را نیز مستمال ساخته و مطمئن نموده ، حقیقت را ، معروض می داشته باشد و در خور

درستیٔ اخلاص ، امیدوارِ نتایجِ نیکو بوده ، التفاتِ خاطرِ عاطرِ ما را ، دربارۂ خویش روز افزون شناسد و در این امور سررشتۂ حزم و احتیاط از دست ندہد ۔

——:o:——

ل ۵

اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ میرزا سلطان آگرے پہنچ گیا ہے ۔ اورنگ زیب خطوط کے جواب میں بہت باقاعدگی اور مستعدی سے کام لیتا ہے ۔

میرزا سلطان نے لکھا ہے کہ اورنگ زیب کے خطوط پہنچنے میں تاخیر ہوئی ہے ۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ ان کے دیر میں پہنچنے کی وجہ یہ ہوئی کہ تمہاری عرضداشتیں ہی بہت دیر میں پہنچتی ہیں ۔

میرزا سلطان : بہ عنایتِ بیغایتِ سلطانی مباہی گشتہ بداند ۔ عرضہ داشتی کہ در این ولا با عریضۃ الاخلاص سزاوارِ الطافِ بی پایان غضنفر خان ارسال داشتہ بود ، بوساطتِ واقفانِ بساطِ سلطنتِ مناط ، از نظرِ انور گذشتہ ۔ کیفیتِ آمدنِ آن مرتضوی انتساب حسب الحکم الاعلیٰ بمقرِ سلطنت اکبر آباد و حسنِ مآل تقریبی کہ باعثِ آمدنِ او بود ، معلومِ رای خورشید ضیا گردید ۔

امرِ رفیع القدر از مکمنِ وفورِ عاطفت ، زینتِ صدور می یابد کہ تاخیر در امثلۂ گرامی ، از رہگذرِ دیر رسیدنِ عرایض آن مخلص بوقوع آمدہ و الا چہ گنجایش دارد کہ آن عقیدت آئین از حاشیۂ خاطر دور شدہ باشد ۔ ہمواره منظورِ نظرِ عنایتِ پیشگاہِ سلطنت بودہ و خواہد بود و بعد ازین زود زود بورودِ صحایفِ والا ، سربلندی خواہد یافت بہمین وتیرہ بر جادۂ صداقتِ ارادت و اخلاص مستقیم بودہ ، بہمہ جہت مطمئن باشد ۔ نشانی کہ در جوابِ عرضداشتِ خانِ مشار[1] الیہ صادر شدہ بود ، نزدِ آن سیادت و نجابت پناہ[1] فرستادہ شد ۔ بایصالِ آن ، تارکِ افتخار او را ،

---

۱ ۔ یہاں نسخے میں 'پناہ' کا لفظ رہ گیا ہے ۔

باوج اعتبار رسانیده ، بنوید تلطفات خاص ما ، بیشتر از پیشتر ، سرگرم امیدوار سازد ـ عنایت بیدریغ را دربارهٔ خویش روز افزون شناسد ـ

——:o:——

ل ٦

میرزا سلطان اور میرزا نوذر دونوں سادات میں سے ہیں اور غالباً ایک دوسرے کے عزیز بھی ہیں ـ اس خط میں میرزا نوذر کی خیر و عافیت کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے ـ

میرزا سلطان : سلالهٔ خاندان سیادت و نجابت ، قابل المرحمت و الاحسان ، میرزا سلطان بعنایت بی غایت اختصاص یافته بداند ، عرضه داشتی که در این ولا پس از مدتی بدرگاه اقبال ارسال داشته بود ، بوساطت حاضران انجمن والا (ص : ١٨٥ ب) از نظر خجسته اثر گذشته ـ صورت صدق عقیدت و رسوخ اخلاص آن مورد مراحم ، در آئنهٔ ضمیر منیر منعکس و جلوه گر گشت ـ از آنجا که آن سیادت مرتبت را ، از محلصان یک رنگ کامل الاعتقاد تصور فرموده ، نظر توجه و مرحمت باو دائم ، باید که بر جادهٔ اخلاص مستقیم بوده ، پیوسته خود را بوسیلهٔ عرایض ، مذکور محفل گرامی ساخته ، عنایت خاص ما را شامل حال و کافل آمال خویش می دانسته باشند ـ

امر رفیع القدر ، زینت صدور می یابد که چون از دیریاز خبری از احوال خلاصهٔ دودمان مرتضوی میرزا نوذر[1] نرسیده ، معلوم نیست که در چه کار است و خاطر دریا مقاطر ، بمقتضای فرط شفقت ، خواهان حصول اطلاع ، بر این معنی است ـ بنابران باید که آن نجابت دستگاه کیفیت احوال مومیٰ الیه را مفصلاً در عرایض خود مندرج می نموده باشد ـ

——:o:——

١ ـ نوذر ـ

ل ۷

یہ مکتوب غالباً اس زمانے کا ہے جب شاہ جہان نے دربار کے بہت سے امرا کو مہم بیجا پور میں حصہ لینے کے لیے دکن روانہ ہونے کا حکم دیا تھا ۔ چونکہ میرزا سلطان کو اس مہم پر مقرر نہیں کیا گیا ، اس لیے وہ بادشاہ کی عدم توجہی کی شکایت کرتا ہے ۔ اورنگ زیب سمجھاتا ہے کہ تمھاری زندگی کا بڑا مقصد بادشاہ کی دولت خواہی ہے ۔ اس لیے اس کے پیش نظر ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہیے ۔

بمیرزا **سلطان** : بعنایت و توجہات خاص ، اختصاص یافتہ بداند کہ عرضداشت آن شایستہ الطاف بیکران ، از نظر خجستہ اثر گذشتہ ۔ آنچہ از صدق عقیدت معروض داشتہ بود ، معلوم رای خورشید ضیای عالی گردید ۔

امر رفیع القدر از مکمن عاطفت شرف صدور می یابد کہ این قسم اندیشہای بمقتضای وقت ، مناسب نیست چہ ازانجا کہ حقیقت عدم توجہ و بی التفاتیہا ، نسبت بہ آن سیادت و نجابت پناہ ، در پیشگاہ خاطر ملکوت ناظر اعلیٰ حضرت پیر و مرشد حقیقی ہویداست ظن غالب آنست کہ از روی خانہ زاد نوازی ، آن مخلص خیر اندیش را ، تکلیف رفتن بمہم نفرمایند و بر تقدیریکہ این معنی صورت نگرفتہ ، سفر لازم [نہ] شود ۔ متوہم ظہور امری کہ وابستہ بمشیت و تقدیر است ، از امتثال حکم اعلیٰ سر باز زدن ، خلاف آئین حزم و احتیاط است ۔ زیرآنکہ درین صورت معاندان مجال سعایت و بدگوئی یافتہ ، مزاج مقدس را بشورش خواہند آورد و تدارک آن دشوار خواہد گشت و معہذا جمعی کہ مرتبہ سابق درین مہم رفیق بودند ، بآنہا آسیبی و مضرتی جز این نرسیدہ کہ برای اطاعت حکم پیر و مرشد حقیقی ، روزی چند تحمل بد سلوکیہا نمودند ۔ ہرگاہ آن فدوی راسخ الاعتقاد خود را از پیش قدمان شاہراہ فدویت و دولت خواہی قرار دادہ باشد ، باید کہ از مقصود غافل نگشتہ ، اصلا باین اندیشہا نپردازد ۔ سلوک پسندیدہ گو مباش مصرع :

"رنج راحت دان چو مطلب شد بزرگ"

در جمیع اوقات و احوال ، تکیه بر حفظ و حمایت ایزد متعال نموده ، بتوجهات خاص مستظهر باشد ۔

—:o:—

ل ۸

میرزا سلطان کا برابر اصرار ہے کہ اورنگ زیب اسے صوبہ دکن میں بلائے ۔ کہتا ہے کہ میں ۳ شعبان کو اورنگ آباد پہنچ رہا ہوں ۔ اس کے بعد تمہاری طلبی کے لیے بادشاہ کو عرضداشت کروں گا ۔

میرزا سلطان : بعنایت بیغایت مستظهر گشته بداند که عرضداشت آن مخلص بی ریا بعز مطالعهٔ عالی رسیده ، مطالب معروضه (ص : ۱۸۶ [1]) سمت وضوح گرفت ۔ امر رفیع القدر زینت صدور می یابد که صفای جوهر اخلاص و عقیدت آن سیادت و نجابت مرتبت هویدا تر ازان است که احتیاج باظهار آن باشد و دیگران را در این پایه با او چه مساوات ۔ ازانجا که علامت صدق اعتقاد آنست که وقوع بعض امور ، موجب تردد و تذبذب نشود و ازان رهگزر خللی به بنای ایقان راه نیابد ۔ یقین که آن خلاصهٔ خاندان مصطفوی که از مخلصان صادق است ، بر جادهٔ قویم قدیم مستقیم خواهد بود و بقدر مقدور در تسلیهٔ جمعی که تقلید آنها بتحقیق نه رسیده ، مذبذبین بین ذالک اند ، سعی خواهد نمود خواهش آمدن او بحضور پرنور ، بمرتبهٔ لیست که حاجت التماس او دران باب باشد ۔ درینوقت که تقریبی دست داده ، انشاء الله بعد ورود موکب نصرت آئین ، بمستقر سلطنت اورنگ آباد که سیوم شهر شعبان المکرم بوقوع خواهد آمد ، در وادی طلب آن نقاوهٔ دودمان صفوت ، بدرگاه جهان پناه عرضداشت خواهیم نمود ۔ خاطر اخلاص مآثر خود را من جمیع الجهات ، جمع داشته ، توجه خاص مارا شامل حال خویش شناسد ۔

—:o:—

ل ۹

اورنگ زیب ۳ شعبان کو اورنگ آباد پہنچ گیا ہے ۔ مرزا سلطان نے اپنے مکتوب میں حیدر آباد کی فتح اور قطب الملک والیٔ گولکنڈہ کی دختر سے شاہزادۂ محمد سلطان کی کتخدائی پر مبارکباد دی تھی ۔

اورنگ زیب اس خط میں مرزا سلطان کو اطمینان دلاتا ہے کہ اس نے اورنگ زیب کی ملازمت میں داخل ہونے کا جو ارادہ ظاہر کیا ہے ، اس سے وہ غافل نہیں ۔ وہ حکم دیتا ہے کہ آتے ہوئے سعد اللہ خان مرحوم کے بعض پرانے ملازمین کو بھی ہمراہ لے آئے ۔

بمیرزا سلطان : بتوجہات خاص اختصاص یافتہ بداند ۔ عرضداشتی کہ در این ولا بتقریب تہنیت ظہور این فتح نمایان و مبارکباد جشن کد خدای فرزند سعادت مند برخوردار کامگار نامدار والا گہر ، سمی المکان محمد سلطان ارسال داشتہ بود ، بعز مطالعۂ عالی رسید ، موجب ازدیاد عنایت و مرحمت ، دربارۂ آن سیادت و نقابت مرتبت گردید ۔ فتاح علی الاطلاق جل شانہٗ ہمواره اولیای دولت ابد مدت را ، مورد فتوحات داراد ۔ جواب مطالب عریضۂ سابق ، از مطاویٔ نشانی کہ قبل ازین صادر شدہ ، سمت وضوح خواہد یافت ۔ در حصول مامول آن مخلص صافی عقیدت ، حتی الامکان توجہ مبذول خواہد گشت ، ازان رہگذر [ ] نبودہ ، مارا منتظر وقت مناسب داند ۔ از جملہ نوکران خان مرحوم کہ ارادۂ بندگیٔ درگاہ دارند ، اگر یک دو کس را بمزید شایستگی امتیاز داشتہ باشند ۔ با چندی از برادران خوب آنہا با خود بیاورد گنجایش دارد ۔ تفصیل این مقدمہ را معتمد خیر اندیش ، عیسیٰ بیگ ، بآن مورد مراحم بیکران مذکور خواہد ساخت ۔ رایات عالیات بفرخندگی و دوست کامی شب سیوم شعبان المکرم سایۂ سعادت ، برساحت بلدۂ فاخرۂ اورنگ آباد ، انداخت ۔ باعتضاد توجہات ما مستظہر بودہ ، آئینۂ خاطر خود را از ہیچ ممر ، غبار آلود تفرقہ نسازد ۔

——o:——

ل ۱۰

گولکنڈہ کی پیشکش کے معاملے کی وجہ سے بادشاہ کو اورنگ زیب سے بدگمانی ہوگئی ہے اور اورنگ زیب بادشاہ کی خدمت میں کسی کی عرضداشت نہیں بھیج رہا ۔ اس لیے وہ بادشاہ کی خدمت میں جو درخواست میرزا سلطان کی ملازمتِ دکن کے بارے میں کرنا چاہتا تھا ، وہ بھی معرضِ تعویق میں پڑ گئی ہے ۔

بمیرزا سلطان بالقابہ : بعنایتِ بی نہایت ، اختصاص یافتہ بداند ۔ عرضہ داشتی کہ بعدِ وصولِ سعادت حصولِ نشانِ والا شان ، ارسال داشتہ بود (ص ۱۸۶ ب) بتوسطِ محرمانِ حضورِ پرانور ، از نظرِ فرخندہ گذشتہ ، مطالبِ معروضہ ، پیرایۂ وضوح گرفت ۔ امرِ جلیل القدر از مکمنِ وفورِ شفقت و عاطفت ، شرفِ صدور می یابد کہ خواہشِ خاطرِ دریا مقاطر بآمدنِ آن سیادت و نجابت پناہ بیش ازان است کہ توان نوشت و توجہِ گرامی ہمواره ، بترتیبِ مقدماتِ حصولِ این مدعیٰ مصروف است ۔ چون دریں وقت ، تقدیمِ مہمِ گولکنده و انصرامِ چنین خدماتِ نمایان ، بعکس نتیجہ داده ، بیموجبی محض ، برای خاطرہا ، سببِ عتاب و خطاب شده و ازین رہگذر ملالی بطبعِ مبارکِ عالی راه یافته ، مقرر نموده ایم کہ تا این غبار فرو ننشیند ، ابوابِ عرایض و التماس مسدود باشد و برتقدیری کہ درین قسم ہنگامہ ، درباب طلبِ آن خلاصہ مخلصان عرضداشت نموده آید ، یحتمل کہ معاندان را دستگاہِ بدگوی بہم رسیده با مری کہ تدارکِ آن دشوار باشد ، متحیر گردد ۔ بنابران یکچند توقف درین کار بمقتضایِ مصلحت مناسب می نماید ۔ انشاء اللہ تعالیٰ در وقتِ صالحہ ، توجہ والا در حصولِ آن مامول ، بوجہی[1] کہ باید ، مبذول خواہد گشت ۔ آن نقاوۂ دودمانِ صفوت و نجابت ، خاطرِ اخلاص مآثر خود را جمع داشتہ ، در این وادی اضطراب و تعجیل نکند و منتظرِ قابو باشد ۔ در بابِ جمعی کہ ارادۂ بندگیِ این درگاہ دارند ، آنچہ رایِ صواب نمای اقتضا فرموده ، پاسِ مقتضایِ وقت و حال

۱- توجہی

داشتن ، از لوازمِ خبرت و کاردانی است و السلام علیٰ من اتبع الهدیٰ ۔

—:o:—

ل ۱۱

معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کی بدگمانی کچھ کم ہو گئی ہے ۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ عنقریب دکن میں تمہاری طلبی کے لیے بادشاہ کی خدمت میں عرضداشت بھیج دی جائے گی ۔ اس ضمن میں اورنگ زیب اس کے لیے ایک نئی جگہ نکالنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ اورنگ زیب کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی کہ وہ کارآگاہ اور کارگزار لوگوں کو اپنی سرکار سے منسلک کرتا رہے ۔ میرزا سلطان کو لکھتا ہے کہ تم آتے ہوئے مصری بیگ کو ہمراہ لے آؤ ۔ سفر خرچ کے لیے اورنگ زیب نے عیسیٰ بیگ کو لکھ دیا ہے جو غالباً دربار میں اس کا وکیل ہے ۔ بادشاہ کی بدگمانی دور ہونے کا تذکرہ اس سے پہلے کے خطوط میں آچکا ہے ۔

بمیرزا سلطان : بعنایتِ بیغایت مباہی گشتہ بداند کہ عرضداشتِ آن خلاصۂ مخلصان ، بوساطت باریافتگان محفلِ اقبال نشان ، بعزِ مطالعۂ عالی رسیدہ ، مطالبِ معروضہ بوضوح انجامید ۔ امرِ والا قدر شرفِ صدور می یابد کہ آنچہ در بابِ التماسِ طلبِ او بحضور پرنور ، بمقتضایٔ وقت ، بخاطرِ عاطر پرثوابِ الداختہ بود، قبل ازین در مطاوی بعضِ گرامی امثلہ مندرج گردیدہ ۔ یقین کہ تا حال بران اطلاع یافتہ باشد ۔ چون آن خیر اندیشِ عقیدت کیش مکرراً برای حصولِ خود کہ عین مطلب ما است ، معروض داشتہ ، در این باب مبالغہ را از حد بردہ ، بنابران می خواہیم ٢ کہ درین چند روز بتقریبِ خدمتی کہ بخاطرِ مبارک رسیدہ ، التماسِ طلبِ اورا بدرگاہِ جہان پناہ عرضہ داشت کنیم ۔ باید کہ از ہیچ وجہ مکدر نبودہ مارا متوجہ احوالِ خویش شناسد و در صورتی کہ انشاء اللہ تعالیٰ این مطلب موافقِ خواہش از قوہ بفعل آمد ، شجاعت شعار مصری بیگ را با چندی از برادرانِ کارآمدنیٔ او رفیق خود سازد۔ درابابِ خرجی آن جاعہ بمعتمدِ قابل المرحمت ، (ص : ۱۸۷ ل)

---

٢ خواہم ۔

عیسیٰ بیگ امر شده ، مطابق آن بعمل خواهد آورد ۔ توجهات خاص را شامل حال و کافل آمال خویش شناسد ۔

——:o:——

ل ۱۲

میر جملہ وزارت کے عہدے پر فایز ہوگیا ہے اور اورنگ زیب نے اسے لکھا ہے کہ وہ میرزا سلطان کی ملازمت دکن کے بارے میں پوری کوشش کرے ۔ اس خط کی ایک نقل وہ مرزا سلطان کو بھی بھجوا رہا ہے ۔

بمیرزا سلطان : بعنایت بیغایت، مباہی گشته بداند ، عرضداشتی که بعد ورود سعادت آمود نشان عاطفت عنوان ، بحضور موفور السرور ، ارسال داشته بود ، بوساطت مقربان بارگاه اقبال نشان ، از نظر خجسته اثر گذشته ۔ کیفیت آرزومندیٔ او بادراک ملازمت وافی کرامات و التماس بذل توجه عالی ، برای حصول این مامول بوضوح انجامید ۔

امر رفیع القدر شرف صدور می یابد که وقوع توقف در پذیرایٔ این ملتمس اختیاری نبود ازانجا که کارها در گرو وقت است ، انتظار رسیدن هنگام می کشیدیم ۔ اکنون که خاطر از استقلال خان رفیع مکان سعادت نشان ، دستور وزرایٔ دوران ، بواقعی جمع گردید و نقش ایشان بر وفق خواهش نشست ۔ حسب الالتماس آن سعادت و نجابت مرتبت ، نشان والا شان ، مشتمل بر انجاح مرام او ، بآن عمدة الخوانین صادر گشت که هرگاه مناسب دانند ، مضمون آن را بعرض مقدس معلیٰ رسانیده ، در این باب سعی حتی المقدور بظهور آورند و نقل آن قدسی صحیفه را بآن دیباچهٔ عزت و شرف نزد آن مخلص راسخ العقیدت ، ارسال داشتیم تا بر حقیقت آنچه دربارهٔ او بخاطر آورده ایم ، آگهی یافته ، اندازهٔ الطاف و اشفاق مارا ، نسبت بخود بداند ، والسلام ۔

——:o:——

ل ۱۳

میرزا سلطان کو اس امر سے پریشانی ہوگئی ہے کہ اس کی ملازمت دکن کا معاملہ تعویق میں پڑتا جا رہا ہے - اس نے اس کا اظہار اورنگ زیب کے وکیل دربار عیسیٰ بیگ سے بھی کیا ہے - چونکہ دربار میں ریشہ دوانیوں کا زور ہے - اس لیے اورنگ زیب احتیاطاً اس کے بارے میں میرزا سلطان کی بجائے عیسیٰ بیگ کو لکھ رہا ہے -

بمیرزا سلطان : بعنایت بیغایت سلطانی مباہی گشتہ ، بداند ، عرضہ داشتی کہ در این ولا بحضور موفور السرور ارسال داشتہ بود ، بتوسط باریافتگان قدسی انجمن ، از نظر خجستہ اثر گذشتہ ، وجہ تشویش خاطر ، نوعی کہ معروض داشتہ ، معلوم رای عالی گردید - امر جلیل القدر پیرایہ ورود می گیرد کہ جواب این مقدمہ از نوشتہ کہ حسب الامر والا ، بمعتمد دولتخواہ عیسیٰ بیگ زینت نگارش یافتہ ، معلوم آن سیادت و نجابت منزلت خواہد شد - ازآنجا کہ پاس مقتضای وقت لازم است باید کہ در ہمہ حال بحفظ و صیانت ایزد متعال واثق باشد - بیت

اگر تیغ عالم بجنبد ز جای نبرد رگی تا نخواہد خدای

یقین کہ خاطر اخلاص مآثر خویش را ، بہیچ فکر و اندیشہ غبار آلود تفرقہ نخواہد ساخت و توجہات و تلطفات خاص ما را ، شامل حال و کافل آمال خود خواہد ساخت -

—:o:—

ل ۱۴

میرزا سلطان دکن میں اضافہ منصب کے ساتھ تعینات ہوگیا ہے - اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اس کے لشکر کی روانگی کی تاریخ ۱۲ ربیع الثانی ۱۰۶۷ ھ طے پائی ہے - اورنگ زیب اس موقع پر مہم بیجاپور کے لیے روانہ ہو رہا ہے - میرزا سلطان کو بھی دکن میں ملازمت غالباً اس وجہ سے ملی ہے کہ اس موقع پر شاہ جہان نے دربار سے بہت سے امراء کو اس مہم پر تعینات کیا تھا -

بمیرزا سلطان : بعنایتِ بی نهایت مباهی گشته ، بداند که در این ولا ، استماعِ خبر تعین گردیدنِ آن مخلصِ عقیدت آئین بدین صوب صواب انتما ، و اضافهٔ که باو مرحمت شده خاطرِ عاطرِ والا را ، بغایت سرور و مبتهج ساخت ـ الحمد لله تعالیٰ که آنچه از دیر یاز[1] مکنونِ ضمیرِ آن صفوت و نجابت مرتبت می بود ، باحسنِ وجهی ، صورتِ حصول گرفت و عنقریب بشرف ملازمت (ص : ۱۸۷ ب) فایز خواهد گشت ـ ازانجا که ساعتِ نهضتِ موکبِ ظفر قرینِ نصرت اقترانِ دو ازدهم شهرِ ربیع الثانی قرار یافته و بمقتضای فرطِ عاطفت ، اشتیاقِ ملاقاتِ آن خلاصهٔ مخلصان ، زیاده ازان ست که بتحریر در آید ، باید که در طیِ مراحل ، تعجیل بکار برده ، هرچه زود تر ، خود را بخدمتِ ما برساند ـ امید از فضلِ الهی چنانست که این خدمت عمدهٔ نمایان ، بحسنِ سعیِ دولت خواهان ، نوعی بتقدیم رسد که سببِ مزید بهجت اولیای دولت و موجبِ افزونیِ حسرتِ اعدایِ پست فطرتِ زشت طینت گردد و نتایجِ آن ، بروزگارِ مخلصانِ عقیدت آئین ، عاید شود ـ توجهات خاصِ ما را ، شاملِ حالِ خویش شناسد ـ

——:o:——

ل ۱۵

میرزا سلطان دکن کے لیے روانہ ہو چکا ہے ـ مہمِ بیجا پور کے لیے بادشاہ نے میر جملہ کو بھی دکن روانہ کر دیا تھا ـ میرزا سلطان میر جملہ کے ہمراہ عازم دکن ہے ـ اورنگ زیب اسے برسبیل استعجال پہنچنے کی تاکید کرتا ہے ـ

بمیرزا سلطان : بعنایتِ بی غایت مختص بوده بداند ـ عرضداشتِ آن زبدهٔ مخلصانِ خاص که بعدِ دستوری یافتن ، از پیشگاهِ خلافت و روانه شدن بدین صوب ارسال داشته بود ، بوساطتِ مقربانِ بارگاهِ اقبال بعزِ مطالعهٔ عالی در آمده ، مسرت افزایِ خاطرِ عاطر گردید ـ امرِ جلیل القدر ، از مکمنِ

---

[1] دیر باز

وفورِ عاطفت ، شرفِ صدور می یابدکه این خبرِ بهجت اثر، پیش از وصولِ عریضهٔ آن صفوت و نجابت مرتبت ، مطاویٔ عرایضِ وکیلِ دربارِ گردون مدار ، بمسامعِ علیه رسیده بود - در ہان ایام ، نشانِ مرحمت عنوان بآن موردِ مراحمِ بیکران ، زینتِ نگارش یافته - یقین که تا حال پرتوِ ورود انداخته سعادت افزایٔ آن مخلص شده باشد - با ہمراہ گرفتنِ فرزندان که برای اثباتِ دعویٔ خلوصِ عقیدت و صفایٔ طویت دلیلی است روشن ، بسیار مناسب و لایق بود - انشاء الله تعالیٰ ، از ثمرات نخل برومند صدقِ اخلاص و خیر اندیشی شیرین کام خواہد شد - رفاقتِ خانِ رفیع مکانِ ما را مغتنم دانسته ، پاسِ آن را نوعی که سزد و شاید ، بدارد و در طیٔ مراحل توقف روا نداشته ، مارا مشتاقِ خود شناسد -

—:o:—

ل ١٦

صوبهٔ دکن چار صوبہ جات پر مشتمل تھا - اس میں برار اور خاندیش کے صوبے پایاں گھاٹ کے صوبے کہلاتے تھے - ان کا صدر مقام برہان پور تھا - دولت آباد اور احمد نگر کا علاقہ بالا گھاٹ کہلاتا تھا - اس کا صدر مقام دولت آباد تھا - اورنگ زیب کا قیام اورنگ آباد میں تھا ، جسے اس نے ترقی دے کر ، کھڑکی نام ایک قصبے سے ایک بڑے شہر میں تبدیل کردیا تھا - چونکہ ابھی تک وہاں اچھے مکانات کی کمی تھی اس لیے میرزا سلطان کے قیام کے لیے برہان پور میں ایک حویلی کو تجویز کیا ہے - منصب داروں کے لیے رہائشی انتظام کی ذمہ داری حکومت پر ہوتی تھی -

بمیرزا سلطان : بعنایتِ بی غایت مختص بوده بداند - عرضه داشتی که بیست دویم شہرِ ربیع الاول ، بعد وصولِ سعادت و کرامت شمولِ نشانِ والا شان ، ببارگاہِ اقبال ارسال داشته بود ، بعزِ مطالعهٔ عالی رسیده ، بهجت افزایٔ خاطرِ دریا مقاطر گردید و مضمون بوضوح انجامید - امرِ رفیع القدر

زینت صدور می یابد که چون در بلدهٔ خجسته بنیاد اورنگ آباد بالفعل خانه که گنجائی متعلقان آن صفوت و نجابت دستگاه تواند داشت ، خالی نیست ۔ بنابران حسب الالتماس آن مورد مراحم بیکران ، به لایق المرحمت والاحسان ، عنایت الله امر فرمودیم که حویلیٔ خوبی ، بجهت بودن متعلقهٔ آن شایستهٔ صنوف مکرمت مقرر نماید ۔ (ص : ۱۸۸ ا) آن نقاوهٔ دودمان مرتضوی ، کس به برهانپور بفرستد ، تا مکان مناسبی بتصرف در آورده ، پیش از رسیدن او ، بتصفیهٔ آن بپردازد ۔ اشتیاق را حدی و نهایتی نیست و حصول ملاقات در اسرع اوقات مطلوب ۔ یقین که درطیٔ مراحل کوتاهی ننموده ،تا ساعت نهضت موکب نصرت قرین ، بخدمت والایٔ ما خواهد رسید ، والسلام ۔

——·o·——

ل ۱۷

یه خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب نے آگرے میں زمام حکومت اپنے ہاتھوں میں لے لی تھی ۔ اس خط کے القابات فرمان شاہی کے ہیں ۔ اورنگ زیب میرزا سلطان کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی جمعیت کے ساتھ اکبر آباد روانہ ہو جائے ۔

بمیرزا سلطان : بعواطف شاهی مفتخر و مباهی گشته ، بداند که چون درین هنگام میمنت آغاز خجسته انجام که آفتاب عالم تاب سلطنت و اجلال ، از افق فضل و افضال ایزد متعال طلوع نموده و صبح فتح و فیروزی ، بتائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی که همواره قرین حال فرخنده مآل دولت خواهان سعادت اشتمال است ، از مطلع اقبال رسیده ، اعدای دین و دولت مقهور و بندهای نصرت اقتران ، مظفر و منصور گردیده اند و اعلیٰ حضرت ظل الهی ، قلعهٔ اکبر آباد را بما عنایت فرموده ، زمام مهام جهانبانی به ید اختیار و قبضهٔ اقتدار ما سپرده اند ، او را بحضور

مورد النور طلب نموده ایم ـ بنابران حکم اشرف عز نفاذ می گیرد که آن مهبط مکارم ، بمجرد اطلاع ، بر قدسی مضامین مثال لازم الامتثال ، عزیمت بارگاه جاه و جلال را مصمم ساخته ، باتمامی جمعیت خود ، روان گردد و در طی مراحل ، سرعت بکار برده ، هر چه زود تر ، باستیلام عتبهٔ رفیعهٔ سلطنت ، جبین عزت بیاراید ـ در این باب ، توقف و تاخیر جایز نداشته ، در عهده شناسد ـ

——:o:——

میرزا مراد کے نام

م ل

اورنگ زیب نے شاہزادہ محمد شجاع کا مقابلہ کرنے کے لیے صوبہ الہ آباد کا رخ کیا ہے اور دریائے گنگا کے کنارے کیمپ لگا لیا ہے۔ میرزا مراد محمد شجاع کے ہمراہ ہے۔

اورنگ زیب کو اطلاع ملی ہے کہ وہ محمد شجاع کا ساتھ چھوڑ کر اورنگ زیب کی خدمت میں باریاب ہونا چاہتا ہے۔ اورنگ زیب اسے حکم دیتا ہے کہ وہ فوراً اس کی خدمت میں حاضر ہونے کی کوشش کرے ورنہ ندامت و پشیمانی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

بمیرزا مراد: خلاصہ خاندانِ سیادت و نجابت، نقاوۂ دودمانِ صفوت و نقابت، مخلصِ وافی اعتقاد، میرزا محمد مراد، بعنایتِ شاہی، مفتخر و مباہی گشتہ، بداند کہ درین ہنگام خجستہ آغاز فرخندہ انجام کہ اعلامِ وافر الاحتشام، محفوف بتائیداتِ ملک علام، بصوبِ الہ آباد، مرتفع گردیدہ، کنارِ دریای گنگ، از پرتوِ ماہچہ رایاتِ فیروزی آیات، فروغِ تازہ یافتہ، بسامعِ حقایق مجامع رسید کہ آن سزاوارِ لطف و احسان، با لشکرِ نکبت اثرِ بنگالہ کہ بارادہای باطلِ بی ماحصل، از جای خود، حرکت نمودہ، غبارِ فتنہ و فساد، در ممالکِ محروسہ پادشاہی بر انگیختہ، بہمراہ آمدہ اگرچہ ارتکابِ این امرِ شنیع کہ سراسر کفرانِ نعمت است، از نجابت و فہمیدگی او بغایت بعید و بدیع نمود۔ چہ تا حال ازان سلسلہ احدی چنین نکردہ کہ، کرتاً بعد اخریٰ، پاسِ نمکخوارگی نداشتہ، با ولی نعمت، طریقِ نفی سپرد۔ لیکن چون از مضمونِ عرضداشتِ نتیجۃ العظام قابل المرحمت والاحسان، مکرم خان، سمتِ وضوح گرفت

که رفاقتِ او با اهلِ عناد اضطراری بود ـ اکنون ، برهبریٔ بختِ بیدار (ص : ۱۸۸ ب) و یاوریٔ طالعِ سارگار ، به ارادهٔ بندگیٔ درگاهِ آسمان جاه ، امیدوارِ عفوِ هفوات و زلات است ـ

بنابران حکمِ آفتاب شعاعِ خورشید التماع ، پرتوِ نفاذ می اندازد که آن لایق الالتفات ، خاطر بهمه جهت جمع داشته ، بمجردِ وصولِ این منشورِ لامع النور ، روانهٔ رکابِ فیروز ی‌انتساب شود که بعدِ ادراکِ عزِ استیلامِ عتبهٔ رفیعهٔ خلافت ، بگونا گون عنایت و رعایت سرافرازی یافته ، مشمولِ انواعِ تلطفات و تفقدات خواهد گشت ـ عبودیت و بندگیٔ درگاهِ جهان پناه ، بهمین ذریعه بهبودِ دنیا و آخرت شناخته ، هر چه زود تر ، از فیضِ ملازمتِ کیمیا خاصیت ، بهره مند گردد ـ بهیچ وجه از تحصیلِ این موهبتِ عظمیٰ باز نایستد و الا هر چه بیند از خود خواهد بود ـ دران وقت ندامت و پشیمانی سودی نخواهد داشت ـ درین باب تاکیدِ تمام دانسته در عهده شناسد ـ

——:o:——

م ۲

میرزا مراد نے اورنگ زیب کے ہاں لڑکا ہونے پر تہنیت کا خط لکھا ہے ـ اورنگ زیب اسے خلعتِ خاص بھیج رہا ہے ـ

بمیرزا مراد کام : سیادت و نجابت پناه ، صفوت و نقابت دستگاه ، خلاصهٔ مخلصانِ دولت خواه ، میرزا مراد کام ، بعنایتِ خاص ، اختصاص یافته ، بداند که عرضداشتِ آن مخلصِ وافی عقیدت ، مشتمل بر اظهارِ مراسمِ مبارک باد و تهنیتِ ولادتِ با سعادتِ فرزند که در این هنگامِ خیر انجام ، بعنایتِ الهی ، قدم بعرصهٔ وجود گذاشته ، از نظرِ خجسته اثر گذشت ـ قبل ازین نشانِ والا ، متضمن برین مژدهٔ مسرت افزا ، با خلعتِ خاص ، مصحوب ملازمِ سرکارِ فیض آثار ، که نشان عالی شان ، برایٔ

عمدة الملک رکن السلطنة شاه نواز خان می برد ، به آن خلاصهٔ خاندان صفوت ارسال داشته بودیم ، غالباً ، پیش از رسیدن او ، آن سیادت پناه ، روانهٔ درگاه خلافت بارگاه ، شده باشد ـ حق تعالیٰ قدوم لزوم آن نوباوهٔ گلشن اقبال ، بر سائیر خیر اندیشان و هوا خواهان ، مبارک و خجسته کناد ـ بعنایت خاص سلطانی مختص گشته ، التفات قدیم را نسبت به خویش ، روز افزون داند ـ

——:o:——

ملتفت خان کے نام

ن ۱

ملتفت خان اورنگ زیب کے دوسری بار صوبیدار دکن مقرر ہونے کے وقت برہان پور کا دیوان تھا - یہ خط جاگیر کے انتظام کے بارے میں ہے -

اورنگ زیب کو اب ملتان کے بجائے دکن میں جاگیر دی گئی ہے -

اورنگ زیب خود ابھی تک راستے میں ہے اور دکن نہیں پہنچا - وہ حکم دیتا ہے کہ اس کی جاگیر کے لیے کاردان کروڑی بطور محصل مقرر کر دیے جائیں - کروڑیوں کے ذمے ایک کروڑ دام لگان کی تحصیل کا کام ہوتا تھا - اورنگ زیب خود ذی الحج کے اوائل میں برہان پور پہنچ رہا ہے - وہ ہدایت کرتا ہے کہ اس کے آنے تک قلعۂ برہان پور کی عمارتوں کی سفیدی اور مرمت وغیرہ کا کام مکمل ہو جانا چاہیے - اورنگ زیب ۱۵ ربیع الاول ۱۰۶۳ھ کو برہان پور پہنچا تھا -

بملتفت خان : سیادت پناہ ، نجابت دستگاہ ، لایق المرحمت ، قابل الاحسان ، ملتفت خان ، بعنایتِ بیغایتِ سلطانی مخصوص بودہ ، بداند کہ چون در این ایامِ خجستہ انجام ، صوبجاتِ دکن از ابتدای خریف یونت ئیل ، بوکلایٔ سرکارِ عالی متعلق گشتہ ، و وزارت و رفعت پناہ ، فدویٔ با اخلاص محمد طاہر ، با جمعی از بندہا دستوری یافتہ کہ پیش از وصولِ موکبِ اقبال قرین ، خود را بدان صوب رساند و بہ وزارت و کفایت مرتبت ، دیانت خان ، نشانِ والا ، بصدور پیوستہ کہ تا آمدنِ موصی الیہ ، کروریانِ کاردان را (ص : ۱۸۹ ل) ، بمحالِ جاگیر سرکارِ عالی کہ در تعلقۂ دیوانیٔ اوست ، تعین کند - باید کہ آن خلاصۂ مخلصان نہز ، بمحالی کہ بموجبِ فرمانِ لازم الاذعان ، بجاگیرِ وکلایٔ ما تن شدہ ،

کروریان متدین فهمیده فرستاده ، قدغن بلیغ نماید که از باز خواست سلطانی پر حذر بوده و کفایت سرکار و رفاهت رعیت و افزونی عمارت و زراعت را در نظر داشته ، از خلاف آن محترز و مجتنب باشند و خود از همه جا با خبر بوده ، این معنی را موجب ازدیاد عنایت و توجه خاص ما که همواره شامل حال آن دولتخواه است ، داند و تا وصول رایات فیروزی آیات ، که انشاء الله تعالیٰ اوایل ذیحجه دست بهم خواهد داد ، عمارت دولت خانه پادشاهی را ، که درون قلعه برهانپور است ، تصفیه و سفیدکاری و تعمیر و مرمت ضروری نموده ، بزودی مرتب سازد و وجه اخراجات آنرا ، بموجب همین نشان عالی شان ، حاصل تیول سرکار فیض آثار مقرر داند ۔

—:o:—

ن ۲

چونکہ دیوانی کا کام دارالخلافہ میں بھی وزیر کے ذمے ہوتا تھا ۔ اس لیے اورنگ زیب ملتفت خان کو جو صوبائی دیوان ہے وزارت و امارت دستگاہ کے لقب سے خطاب کرتا ہے ۔ اس خط میں اورنگ زیب دکن کے لیے عازم سفر ہے ۔ وہ ۲ ذی قعدہ ۱۰۶۲ھ کو دریائے چناب کو عبور کر چکا ہے ۔ اورنگ زیب کو جو جاگیر ملی ہے ، وہ ملتفت خان کی دیوانی میں ہے ۔ اس خط میں بھی جاگیر پر اچھے امین اور عامل مقرر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور اس امر کی خاص تاکید کرتا ہے کہ رعایا پر کسی قسم کی تعدی نہیں ہونی چاہیے۔ نیز علاقے کی معموری اور آبادانی کے لیے پوری کوشش کی جائے ۔

ملتفت خان : سیادت و نجابت پناه ، وزارت و امارت دستگاه ، قابل المرحمت والاحسان ، ملتفت خان ، بتلطفات خاص سربلند بود بداند ، عرضداشتی که درینولا از رسوخ اخلاص ، بدرگاه عالی ارسال داشته بود ، بیست و نهم شوال ختم بالاقبال ، بعز مطالعه رسیده ، اطلاع بر مضمون عقیدت مشحون آن ، موجب ازدیاد توجه و عنایت ، نسبت به حال آن خلاصه مخلصان صافی طویت گشت و آنچه بمقتضای دولت خواهی از حقیقت صوبجات دکن معروض داشته بود ، سمت وضوح گرفت ۔

قبل ازین پیش از مرخص شدن از بارگاه خلافت ، نشان والا مشتمل بر نوید نهضت رایات سلطانی ، بصوب ولایت دکن ، بنام آن مورد مراحم زینت صدور یافته و به ڈاک چوکیان پادشاهی حواله رفته که در برهانپور برسانند و چون آنها نشان والا را بملتان برده بودند ، باین سبب ، درنگی در وصول آن واقع گردید - صورت مطالب آن را ، از مطاوی نقلی که با این نشان خجسته عنوان فرستاده شد ، معلوم خواهد نمود - موکب نصرت قرین سلطانی ، بعد رخصت از حضور مقدس دوم ذیقعده ، از آب چناب عبور و ازانجا کوچ بکوچ عازم مقصد شویم - انشاء الله تعالی ، عنقریب سایه ورود بر آن حدود انداخته ، بتوفیق الهی ، سکنه و اهالی آن ولایت را که در این مدت از دست تطاول حکام ، در تفرقه بوده اند ، باشاعت آثار معدلت و صنوف احسان و مکرمت که همت والا نهمت ، مصروف آن بوده و هست ، نوازش خواهیم فرمود و آنچه آن دولت خواه بلا اشتباه ، در باب پرداخت آن ولایت ، بعرض (ص : ۱۸۹ ب) برساند ، بشرف قبول ، مقرون خواهد شد -

فدوی با اخلاص محمد طاهر که نوزدهم رمضان المبارک ، با جمعی از بندهای اخلاص ، رخصت یافته روانه پیش شده ، اواسط ذیحجه ، شاید به برهانپور برسد - تا آن زمان باید که آن وزارت دستگاه ، از محال متعلقه جاگیر وکلای سرکار نامدار ، که داخل دیوانی اوست ، بواقعی با خبر بوده ، اسناد عمال که خاطر او از فهمیدگی و امانت آنها جمع باشد ، تعین نموده ، نگذارد که مال واجبی تلف شود و بر رعیت حیفی رود - دست اقویا را از دامن حال ضعفا کوتاه داشته ، پرداخت مهمات را ، نوعی قرار دهد که جاگیرداران و کروریان ، بر رعایا و زیر دستان که بدائع ودایع حضرت آفریدگار اند ، تعدی نتواند نمود و در همه کار عدالت و سویت را منظور داشته ، در معموری و آبادی ولایت و تکثیر و افزونی زراعت و عمارت ، اهتمام تمام بجا آورد و عنایت ما را شامل حال خویش دانسته ، منتظر وصول رایات عالیات فیروزی آیات ما باشد که پس از ادراک شرف ملازمت ، درخور صدق و اخلاص و عقیدت ، بگونا گون عنایت سرفراز خواهد شد -

ن ۳

یہ مکتوب (ن - ۲) سے بہت بعد کا ہے - اس کا تعلق اس زمانے سے ہے جب اورنگ زیب نے برہان پور میں آٹھ ماہ کے قیام کے بعد اپنا صدر مقام اورنگ آباد میں تبدیل کر لیا تھا - اس خط میں 'مہم' سے مراد مہم گولکنڈہ ہے -

اورنگ زیب اس مہم سے فارغ ہو کر ۳ ماہ حال کو اورنگ آباد پہنچ گیا ہے - اورنگ زیب ۱۴ جمادی الثانی ۱۰۶۶ھ کو مہم گولکنڈہ سے واپس ہوا - وہ رجب کے مہینے میں اورنگ آباد پہنچا ہوگا -

ملتفت خان : سیادت و نجابت پناہ ، موردِ مراحمِ بیکران ، مہبطِ مکارمِ بی پایان ، خلاصۂ دولت خواہان ، ملتفت خان ، بعنایتِ بی نہایت مخصوص گشتہ ، بداند کہ دو عریضۂ آن سزاوارِ احسان ، متواتر بوساطتِ ہاریافتہای قدسی محفل ، از نظرِ انور گذشتہ ، مطالبِ معروضہ ، معلومِ رایِ بیضاءِ ضیایِ عالی گردید - امرِ والا قدر شرفِ صدور می یابد کہ رایاتِ ظفر آیات ، شبِ سیومِ شہرِ حال ، بمبارکی و خجستگی ، سایۂ سعادت و اقبال بر ساحتِ بلدۂ فرخندہ بنیادِ اورنگ آباد انداخت و تا انقضایِ موسمِ بر شگال ، موکبِ نصرت آئین ، دراں بلدۂ فاخرہ ، اقامت خواہد نمود - چوں آن خلاصۂ مخلصان ، از رویِ صدقِ عقیدت می خواہد کہ ادراکِ ملازمتِ گرامیِ ما بیابد ، بنابراں امر می شود کہ بعدِ ورودِ این مثالِ سعادت تمثال ، خانہ زادِ لایق المرحمت والتربیتِ ہوشدار را ، با تمامی جمعیتِ خود در قلعہ گذاشتہ و خاطر از بندوبست و ضبط و ربط آنجا وا پرداختہ ، جریدہ و سبک ، عازمِ استیلامِ عتبۂ والا گردد کہ پس از حصولِ مامول ، بزودی مرخص خواہد شد - اظہارِ کیفیتِ ماجرای این مہم کہ موافقِ خواہشِ اولیای دولت ، صورتِ انجام یافتہ و آنچہ در برابرِ چنین خدمتی نمایاں ، از سعایتِ معاندان بعرضہ ظہور آمدہ ، تعلق بزبانِ حضور دارد - عنایاتِ ما را نسبت بخود ، روز افزون داند -

——:o:——

ن ۴

اس خط کا زمانہ مہم بیجا پور کا ہے ۔ اس مہم میں ملتفت خان نے بیجاپور کے لشکر کو احمد نگر کے محاذ پر روکنے میں بڑی نمایاں خدمات انجام دی تھیں ۔ مہم بیجا پور کے لیے شاہجہان نے میر جملہ کو جو اس وقت وزارت دیوان کے عہدے فائز تھا ، آگرے سے خاص طور پر بھیجا تھا ۔ اس نے جو خدمات انجام دی ہیں ، اس کی اطلاع اورنگ زیب کے منشی ابوالفتح نے ملتفت خان کو بھیج دی ہے ۔

بملتفت خان : بعنایت بی نہایت (ص : ۱۹۰ ا) مباہی گشتہ بداند ، عرضہ داشتی کہ بعد وصول بمنزل مقصود و داخل شدن بقعلۂ احمد نگر ارسال داشتہ بود ، بشرف مطالعۂ گرامی رسیدہ ، کیفیت وفور بارش و طیغان رود خانہا و صعوبت راہ و الم مفارقت از خدمت حضور پر نور ، سمت وضوح گرفت ۔ امر والا قدر ، زینت صدور می یابد کہ اگرچہ از تصور تعینی کہ در حین اوقات ہنگام طیٔ مراحل ، رو می دہد ، نمی خواستیم کہ آن مخلص فدوی را باین زودی رخصت نمائیم لیکن چون مکرر ، بمبالغہ درین باب التماس کردہ بود ، در پذیرای ملتمس او توقف نرفت ۔ خانہ زاد قابل الاحسان مارا ، تا سورت و شدت باران فرونشیند نگذارد کہ ارادۂ ادراک ملازمت با سعادت نماید ۔ بعد از چند روز کہ راہہا وا شود ، او را روانہ سازد و دستوری یافتن خانہ زاد لایق المرحمت داراب نیز ، بہمین سبب در عرصۂ تعویق افتادہ ۔ آن مورد مراحم ، پس از انقضای فصل برشگال کہ موسم سیر و شکار در رسد ، اگر خواہد ، مشارٌ الیہ را در قلعہ گذاشتہ ، بخدمت ما بیاید و چندگاہ از فیض حضور موفور السرور ، کامیاب مراد گردیدہ ، معاودت کند ۔ حقیقت پیش آمد کار خان رفیع مکان ، معظم خان ، از مکتوب معتمد قابل التربیت ، ابوالفتح منشی ، ہویدا شدہ باشد ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

—:o:—

ن ۵

پسر شاہو سے مراد سیواجی ہے۔ ملتفت خان کا عسکری مرکز احمد نگر تھا اور اس محاذ پر اس نے سیواجی اور دوسرے مرہٹے سرداروں کو شکستوں پر شکستیں دیں، جس پر مجبور ہوکر سیواجی نے ایک عریضے میں چند شرائط کے ساتھ شاہی متابعت پر رضا مندی کا اظہار کیا ہے۔ اس مکتوب میں اس کے اسی عریضے کی طرف اشارہ ہے۔

بملتفت خان: بعنایتِ خاص سر بلند گشتہ بداندکہ دو عرضہ داشتِ آن موردِ مراحمِ بیکران، اولین مشتمل بر تہنیتِ کامیابیٔ خانِ بلند مکانِ سعادت نشانِ معظم خان، با مکتوب پسرِ شاہو و نقل خطی کہ باو نوشتہ و دویمین کہ بعد وصولِ نشانِ مرحمت عنوان، فرستادہ بود، متواتر بوساطتِ باریافتہای قدسیِ انجمن از نظرِ انور گذشت۔ امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد کہ بعد ازین نیز، طریقِ ارسال مراسلات را با مومیٰ الیہ مفتوح داشتہ، مقدماتِ دلاسای و استمالت کہ موجبِ ترغیبِ او بر دولت خواہیٔ درگاہ تواند بود، باو می نگاشتہ باشد، تا بیشتر سرگرم گردد و ازانجا کہ مطالعۂ عرایضِ آن مخلص، سببِ مزیدِ انبساطِ طبعِ مبارکِ عالیت باید کہ بہمین نمط، دراں باب کوشیدہ، متواتر احوالِ خود را معروض می داشتہ باشد و توجہِ خاصِ مارا، شاملِ حال و کافلِ آمالِ خویش شناسد۔

——:o:——

ن ۶

یہ بھی مہمِ بیجا پور کے زمانے کا خط ہے۔ اورنگ زیب کا ارادہ ہے کہ وہ کچھ عرصہ احمد نگر کے قلعے میں گزارے، اس لیے وہ ملتفت خان کو عمارات کی تیاری اور مرمت کے بارے میں ضروری ہدایات دیتا ہے۔ خط لکھنے کے دوران اسے عادل خان کی وفات کی خبر ملی ہے۔ یہ خط منشی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ آخر میں

عادل خان کی وفات اور عزمِ بیجا پور عزمِ سفر کے بارے
میں چند سطور کا اضافہ اورنگ زیب نے اپنی قلم سے کیا ہے ۔
عادل خان کی وفات ۲۶ محرم ۱۰۶۷ ھ کو ہوئی تھی ۔

بملتفت خان : بعنایتِ خاص اختصاص یافتہ ، بداند کہ عرضہ داشتِ آن موردِ مراحمِ بیکرانَ ، مشتمل برکیفیتِ عمارتِ باغِ فرح بخش ، از نظرِ خجستہ اثر گذشتہ ۔ آنچہ معروض داشتہ بود پیرایۂ وضوح گرفت ۔ امرِ رفیع القدر ، زینتِ صدور می یابد کہ مارا ، ہمگی سہ نشیمن درکار است ، جایٔ برایٔ دیوانِ خاص و عام و مکانی بجہت غسل خانہ و محلی کہ آرام گاہ باشد ۔ اگر آن خلاصۂ مخلصان بداند کہ در (ص : ۱۹۰ ب) عمارتِ باغِ مذکور ، این مقدار جا خواہد بود ، درین صورت ، بزودی معروض دارد تا بمتصدیان بفرمائیم کہ مصالحِ ضروری را ، بی توقف رو براہ ساختہ ، ارسال دارند و الا روزی چند کہ ما بمبارکی و فرخندگی ، آن سرزمین را ، مرکزِ رایاتِ فیروزی آیات خواہیم ساخت ، خیمۂ دولت خانہ در ہان باغ برپا نمودہ ، بدولت و کامرانی بسر خواہیم برد ۔ توجہاتِ علیہ را ، شاملِ حالِ خویش شناسد ۔

شرحِ دستخط خاص

آن زبدۂ مخلصان و خلاصۂ دولت خواہان معلوم نماید کہ حالِ تحریر کہ یک پہر و سہ گہری از روز یکشنبہ دومِ شہرِ صفر ختم بالخیر والظفر گذشتہ ، خبرِ مشخصِ رحلتِ عادل خان و تنصیب ۱ پسر خواندۂ او باستصواب خان محمد رسید و انشاء اللہ تعالیٰ ما تکیہ برکرمِ کریمِ کارسازِ بندہ نواز کردہ و نظر بر مرضیٔ اعلیحضرت داشتہ ، بژدہمِ شہر مذکور ، بخیر و خوبی ، عازمِ صوبِ بیجا پور میشویم و ازین جا ، در عرضِ دہ روز باحمد نگر می آئیم ۔ آن خلاصۂ مخلصان کہ مشتاقِ ملازمت است ، عمارت و باغِ آنجا را صفا دادہ ، منتظرِ وصولِ موکبِ عالی باشد ۔

——:o:——

۱ - نصیب

ن ۷

اورنگ زیب نے فوج بیجا پور کے افسروں کو ساتھ ملانے کے لیے خاص احکامات صادر کر دیے ہیں اور حکم دے دیا ہے کہ جو بیجا پوری افسر محمد امان کا جو دربار بیجا پور میں اورنگ زیب کا سفیر تھا ، خط لائے اسے قلعہ احمد نگر کے خزانے سے زر مساعدہ دیا جائے۔ اور قلعے کے خزانے کا تحویل دار اس سے باقاعدہ رسید وصولی لکھوا لے ۔

ملتفت خان : بعنایتِ بی غایت مختص بوده ، بداند که چون در این هنگام سعادت فرجام ، بموجب حکم جهان مطاع گیتی مطیع ، همگی توجه والا ، مصروف استمالهٔ و تالیف قلوب سپاه بیجا پور است و از عرضه داشت معتمد خیر اندیش ، محمد امان ، ملازم سرکار نامدار که بحجابت آن سرفرازی دارد ، بعرض عالی رسید که اکثر مردم ، مستمال شده ، ارادهٔ بندگیٔ درگاه آسمان جاه نموده اند و از رهگذر پریشانی و بی سامانی ، بدون امداد وجه خرج نمی توانند از سرحد گذشت ، بنابران امر رفیع القدر زینت صدور می یابد که تا حین نهضت موکب اقبال قرین و ارتفاع رایات فیروزی آیات بدان صوب ، هرکس را که حاجب مذکور امیدوار ساخته بفرستد و بآنجا رسیده ، نوشتهٔ ومحل الیه را که تجویز خرجی مشتمل باشد ، ظاهر کند ۔ آن سیادت پناه ، مطابق مکتوب ملازم سرکار فیض آثار ما ، از خزانه عامرهٔ آن قلعه ، زر به او داده ، قبض الوصول بگیرد تا سر انجام خود نموده ، ببارگاه والا بشتابد که ثانی الحال دیوان صوبه هرچه در وجه مساعدهٔ مردم بیجا پور داده شود ، بموجب فیوض آنها ، بخرج تحویل دار ، مجرای خواهد داشت ۔ بر حسب فرموده کاربند گشته ، توجه خاص مارا دربارهٔ خویش روز افزون شناسد ۔

——:o:——

ن ۸

اورنگ زیب نے احمد نگر میں باغِ فرح بخش کی بجائے باغِ بہشت میں قیام کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور وہاں کی عمارات کی مرمت کا حکم دے دیا ہے ۔ اس کے لیے اس نے دیوانِ صوبۂ دولت آباد کو رقم بھیجنے کی ہدایت کر دی ہے ۔

بملتفت خان: بعنایتِ بی غایت ، مختص بوده بداند دو عریضۂ آن خلاصۂ مخلصان که در جوابِ دو نشانِ خجسته عنوان ارسال داشته بود ، متواتر بنظرِ انور درآمده ، مطالبِ معروضه ، پیرایۂ وضوح گرفت ۔ امرِ جلیل القدر از مکمنِ (ص : ۱۹۱ ل) وفورِ عاطفت ، زینتِ صدور می یابد که چون محلِ دولت خانۂ عالی ، حوالیٔ باغِ بہشت خواہد بود و باغ فرح بخش که عمارتِ آن ، شایستگیٔ دولتخانه ندارد ، سیرگاہ خوبی است و البته در مدت اقامت ، دران نواحی ، سیرِ باغ اتفاق خواہد افتاد ۔ بنابران باید که آن موردِ مراحمِ بیکران ، نوعی که قرار داده ، یک خانه را ، از جملۂ عمارات آن باغ ، مصفا ساخته ، آماده نماید و تعمیرِ باقی امکنه را موقوف دارد ، درینولا ، حسب الالتماس آن سیادت و نجابت پناه ، بدیوانِ صوبه فرمودیم که مبلغ بیست هزار روپیه از تحویلِ مبارک خزانچی نزد تحویلدارِ قلعۂ احمد نگر بفرستد ۔ چنانچه چهار هزار هون سره[1] که موافقِ مبلغ مذکور است، بسیادت مرتبت قابل المرحمت هوشدار، سپرده شد که بزودی ارسال دارد و آن مهبطِ الطافِ بی پایان ، تا رسیدنِ رایاتِ فیروزی آیات بآن حدود ، هر کس از آن طرف بیاید و نوشتۂ معتمدِ خیر اندیش ، مهد امان ، ملازمِ سرکار نامدار ظاهر سازد ، مطابقِ تجویز از جمله ، همین مبلغِ زر باو رسانیده قبض الوصول بگیرد که ثانی الحال بموجبِ تمسکاتِ آن مردم ، هرچه برسمِ مساعدت داده شود ، بخرجِ تحویلدار از آنجا که مجری و محسوب خواہد گشت ۔ توجهاتِ خاصِ ما را ، دربارۂ خویش ، روز افزون دانسته ، امیدوار باشد که عنقریب از دریافتِ دولتِ ملازمتِ والا ، کامیاب گردیده ، بدین موہبتِ کبری که بمحضِ صدقِ ارادت ، نصیبِ او شد ، تارکِ مباہات ، باوجِ سماوات خواہد

۱۔ کره

بر افراخت و بحصول این عطیه ، براقتران و همسران امتیاز خواهد یافت والسلام -

——:o:——

ن ۹

فوج بیجا پور کے دو افسر ترمبک بھونسلہ اور بسویت اورنگ زیب کی ملازمت میں شامل ہونے کے لیے اس کی خدمت میں باریاب ہونے کی غرض سے روانہ ہو چکے ہیں - بادشاہ نے میر جملہ کو بھی ۲۳ ہزار سواروں کے ساتھ ۱۸ صفر کو اس مہم میں شامل ہونے کی اجازت دے دی ہے -

اورنگ زیب کا لشکر ۱۲ ربیع الثانی ۱۰۶۷ ھ کو عازم بیجا پور ہو جائے گا -

بملتفت خان : بوفور توجه خاطر والا ، مختص بوده بداندکه عرضداشت آنخلاصهٔ مخلصان ، بانوشتهٔ خانه زاد قابل المرحمت داراب ، بوساطت سعادت اندوزان بزم حضور پر نور ، بعز مطالعهٔ عالی رسیده ، حقیقت آمدن ترمبک[1] بهوسله ، بامید حصول بندگی درگاه آسمان جاه ، پیرایهٔ وضوح گرفت -

امر جلیل القدر شرف صدور می یابد که اگرچه موصی الیه مرد مجهول بی ماحصلی است و شایستگی خدمت این درگاه ندارد لیکن ازانجا که در این وقت ، تالیف قلوب سران سپاه بیجا پور ، لازم و همگی همت علیا ، باستمالهٔ آنها ، مبذول می گردد آن دولتخواه کار آگاه ، اورا امیدوار نموده ، روانهٔ بارگاه عالی سازد و زبدة الامثال والاقران بسویت مصطفی خانی که در سلک اعیان سپاه آنجا منسلک است و برهبریٔ طالع ، توفیق دولتخواهی یافته ، از راه احمد نگر ، ارادهٔ رسیدن برکاب ظفر انتساب دارد ، هرگاه بآن حدود بیاید ، فراخور حالت ، باو سلوک نموده وا گذارد که از (ص : ۱۹۱ ب) سرحد

۱- ہرنبک

گذشته ، بمعسکرِ نصرت قرین برسد و همچنین شجاعت و شهامت دستگاه غازی خان ولد رندوله و هر که از متعینان لشکرِ بیجا پور ، غاشیهٔ بندگی را ، آرایشِ دوشِ عزتِ خود ساخته ، خواهد که ازان طرف ، داخلِ سرحد شود و نشانِ استمالت و طلب ظاهر کند ، مزاحمِ او نگردد ۔ خانِ رفیع مکان با بیست هزار سوار ، هژدهمِ شهرِ صفر دستوری یافته ، بیست و سیوم بدین صوب شتافته اند و رایات فیروزی آیات ، انشاء الله تعالیٰ دوازدهمِ شهرِ ربیع الثانی ، بعدِ وصولِ آن عمدة الخوانین ، بسمتِ بیجا پور ارتفاع خواهد یافت ۔

رجا بکرمِ ایزد و منان نعماؤه ، واثق است که در این سفرِ خیر اثر تائیداتِ ازلی ، قرینِ روزگارِ اولیایِ دولت گردیده ، فتوحاتِ نمایان نصیب شود ۔ آن موردِ مراحم بیکران ، از بندوبستِ مهماتِ سرحد با خبر بوده ، دقیقهٔ از دقایقِ از حزم و احتیاط ، فروگذارد و توجهِ خاصِ ما را ، دربارهٔ خود ، روز افزون شناسد ۔

——:o:——

ن ۱۰

سیواجی کا عریضہ اورنگ زیب کی خدمت میں پیش ہو چکا ہے ۔ اس کے نام عنقریب حکم جاری کر دیا جائے گا ۔ اس خط میں اورنگ زیب نے تسخیر قلعۂ بیدر کی تیاری کی تفصیل دی ہے ۔

چونکہ اورنگ زیب کا خیال ہے کہ بیجا پور کی فوج احمد نگر کی جانب نیا محاذ کھولنے کا ارادہ کر رہی ہے ، اس لیے اس نے شاہ نواز خان اور راؤ کرن وغیرہ کو اپنی جمعیت کے ساتھ احمد نگر روانہ ہونے کا حکم دے دیا ہے ۔

اگر کوئی فوج قطعِ منازل میں سستی کا اظہار کرتی تھی تو اس کے لیے سزاول مقرر کر دیے جاتے تھے ۔

اورنگ زیب نے میرزا خان کی فوج پر سزاول مقرر کیا ہے ۔

بملتفت خان : بعنایتِ پیشگاهِ والا سر بلند گشته ، بداند ۔ عرضه

داشتی که بپارگاه اقبال ارسال داشته بود ، با مکتوب سیواجی بهوسله ، از نظر انور گذشته ، مطالب معروضه ، پیرایهٔ وضوح گرفت - امر جلیل القدر زینت صدورمی یابد که وکیل موصی الیه نیز ، پیش ازین ، چند روز با عرضه داشت او بحضور والا آمده ، ملتمسات و مدعیات مشار الیه را ، بمسامع علیا رسانیده و عنقریب ، نشان خجسته عنوان باو صادر خواهد گشت - بعد ازان که نقل آن مثال لازم الامتثال ، بآن سیادت و نجابت مرتبت برسد ، جواب را ، برطبق آن قلمی نموده ، نزد او بفرستند - موکب نصرت قرین ، در ضمان حفظ رب العلمین ، ساحت بیدر را از فرنزول خود آراسته و افواج قاهره بمحاصرهٔ آن قلعه پرداخته ، مورچالها ، بکنار خندق رسیده و بضرب توپ برج و باره و فصیل و کنگرهٔ حصن مسطور ، هموار شده و می شود - در وادیٔ پرساختن خندق مساعیٔ نیکو بظهور آمده و می آید - امید بکرم الهی چنان است که تا آخیر این ماه ، قابویٔ یورش دست بهم داده ، قلعهٔ شهر مفتوح گردد و پس ازان ، بزودی قلعهٔ ارک نیز بتصرف در آید - چون در این ولا ، بعرض عالی رسیده که خان محمد سرکردهٔ زنگیان تیره روزگار ، باتمامیٔ مدبران دیار ، بارادهٔ مقابله و مجادله ، قصد صوب بیدر دارد ، بنابران مصلحت وقت منظور داشته ، رکن السلطنة العظمی ، عضدالخلافة الکبری ، عمدة الملک شاه نواز خان را . با زبدة الاشباه راو کرن ، بحضور پرنور طلب فرمودیم [1] - (ص : ١٩٢ ظ) بنتیجة العظام میرزا خان امر نمودیم که بی درنگ خود را باحمد نگر رسانیده ، بیرون شهر ، رو بسرحد ، در مکانی مناسب فرود آید - اگر فوجی از لشکر نوبت اثر غنیم لئیم جدا شده ، قصد آن طرف کند او پیش دستی نموده ، بسرحد برود و نگذارد که ازان مخذولان آسیبی ، بسکنه و رعایایٔ آن حدود تواند رسید و برایٔ تاکید ، شجاعت شعار بهرام ملازم سرکار نامدار دستوری یافت که خان مذکور را سزا ولی نموده ، بآنجا ببرد و عرضداشت آن مورد مراحم را گرفته مراجعت کند - آن سزاوار مکرمت و احسان نیز ، از قلعه و سرحد با خبر بوده و بیش از پیش بمراسم حزم و

---

١ فرمود

احتیاط و آگهی و هشیاری بپردازد و جاسوسان جلد و چسپان بر گماشته ، در تفحص احوال مردودان کوتاهی نورزد و گوش بر آواز نوید وصول فتح و فیروزی داشته ، امیدوار مژدهٔ نصرت و ظفر باشد و توجهٔ خاص مارا شامل حال خویش شناسد ۔

—:o:—

ن ۱۱

بیدر کا قلعہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۰۶۷ھ کو فتح ہوگیا ہے ۔ اس خط میں اس کی اطلاع دی گئی ہے ۔

بملتفت خان : بعنایت بیغایت ، عز افتخار یافته ، بداند که دراین هنگام خجسته آغاز فرخنده انجام ، نسیم عنایت از مهب افضال ایزد متعال بر ساحت آمال اولیای دولت بی زوال وزیده ، ریاحین نصرت و ظفر در گلشن اقبال بشگفت و بمحض تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی ، روز یکشنبه بیست و سیوم شهر جمادی الاخری که شرف نیر اعظم و ساعت در غایت سعادت بود ، صبح فتح و فیروزی از مطلع جلال رسیده قلعهٔ محمد آباد بیدر که از نهایت متانت و حصانت و وسعت و رفعت بمثابه ایست که تعریف بحیز تحریر در نیاید و از آغاز بنای حصن مذکور تا این زمان ، سایه کمند تسخیر به کنگرهٔ آن نیفتاده ، باحصار و ارک که سه خندق عریض عمیق، بر دور آن در سنگ فرو برده اند و در تمامی قلاع دکن نظیر ندارد ، بتصرف بندهای درگاه جهان پناه در آمد و بفضل عمیم آلهی و اقبال کشورکشای پادشاهی ، در اندک فرصتی چنین فتح نمایان نصیب گردیده، دولتخواهان و خیر اندیشان مارا ، اسباب نشاط و انبساط فراهم آمد و پشت استظهار اهل ادبار شکسته ، بداندیشان را سرمایهٔ مذلت و خذلان سمت تزاید گرفت ۔ فلله الحمد ۔ آن خلاصهٔ مخلصان ، بدین مژدهٔ مسرت افزا ، ابواب بهجت و شادمانی ، بر روی روزگار خویش کشوده ، امید وار نوید فتوحات دیگر باشد و بمراسم شکر فتاح علی الاطلاق عزاسمه پرداخته و ظایف سپاس گزاری بجا آورده ، عنایات ما را ، شامل حال خویش

دانسته ، با خاطرِ جمع دلِ قوی بسر برد و از رعایتِ لوازمِ حزم (ص - ۱۹۲ ب) و احتیاط غفلت نورزد -

——:o:——

ن ۱۲

مانا جی اور گھور گھو جی بھونسلہ بیجا پور کے دو افسر شاہی ملازمت میں منسلک ہوگئے ہیں - اورنگ زیب نے حکم دیا ہے کہ انھیں ق صد سوار دو ہزار روپے کے حساب سے قلعۂ احمد نگر کے خزانے سے زر مساعدہ ادا کر دیا جائے اور رسید لے لی جائے -

بملتفت خان - بعنایتِ پیشگاہِ والا مستظہر گشتہ ، بداند کہ چون در ینولا ، مانا جی و گھور گھو جی بھوسلہ بدلالتِ بخت بیدار و طالعِ سازگار توفیقِ دولتخواہی یافتہ ، در سلکِ بندہای درگاہِ جہان پناہ منسلک گردیدہ اند بنابران امر جلیل القدر عزِ نفاذ می یابد کہ آن موردِ مراحمِ بی کران ، بعد وصولِ مشار الیہا باحمد نگر ، جمعیتِ آنہارا ، بنظر در آوردہ سرِ صد سوار مبلغ دو ہزار روپیہ ، از خزانۂ آنجا تنخواہ نماید و قبض الوصول بستاند کہ ثانی الحال بموجبِ آن ، بخرجِ تحویل دار مجری داشتہ خواہد شد - در این باب تاکید دانستہ ، مطابقِ فرمودہ بعمل آورد و توجہِ خاصِ مارا دربارۂ خویش ، روز افزون شناسد -

——:o:——

ن ۱۳

ملتفت خان نے مرہٹہ غارت گروں کے تعاقب میں قلعۂ احمدنگر کو خالی چھوڑ دیا ہے - اس پر اس کو سخت قدغن کی گئی ہے اور ہدایت کی گئی ہے کہ وہ فوراً قلعے میں واپس آ جائے اور اپنی جگہ دوسرے افسروں کو دشمن کی سرکوبی کے لیے تعین کردے - اورنگ زیب نے ان افسروں کے نام احکامات صادر کر دیے ہیں -

بملتفت خان : بعنایت پیشگاه سلطنت مباهی گشته ، بداند ـ عرضه داشتی که در این ولا ، ببارگاه اقبال ارسال داشته بود ، بوساطت سعادت اندوزان بزم حضور پرنور بعز مطالعهٔ گرامی رسیده ، کیفیت مطالب معروضه ، پیرایهٔ وضوح گرفت ـ امر رفیع القدر زینت صدور می یابد که ازان مورد مراحم بی کران بغایت بدیع و بعید نمود که اضطراب را بخود راه داده ، در چنین وقتی ، قلعه را خالی گذاشته ، بدفع مقهوران پردازد و از رعایت مراسم حزم و احتیاط ، غفلت ورزیده ، از قلعه برآید ـ این حرکت که تا اکنون از حارسان قلاع مصدر آن نگردیده ، بسیار بیجا و نامناسب بود ـ بهمه حال بمجرد وصول این مثال لازم الامتثال برگشته داخل قلعه شود و خانه زاد قابل المرحمت والا حسان هوشدار را ، که رسیده خواهد بود ، باجمعیتی که همراه او تعین فرموده ایم و عبدالمنعم و داراب و بیشتر از تابینان خود ، بمقابلهٔ مخذولان بی عاقبت بفرستد ، تا باتفاق عمدة الاشباه والاعیان راؤ کرن که شاید تاحال ، خود را به احمد نگر رسانیده باشد دمار از روزگار آن مدبران بر آورده ، آنهارا ازان مرزوبوم بدر کند و پس از رسیدن فوجی که بسرکردگی خلاصهٔ مخلصان نصیرخان تعین گردیده ، تمامی بندها متفق شده ، بولایت غنیم لئیم و دست از نهب[1] و غارت و تاخت و تاراج مواضع و محال آن سر زمین ، کوتاه نداشته ، خاک آن ناحیه را بباد برد هندو هر قدر خرابی که توانند نمود دران ولایت بکنند ـ

——:o:——

ن ۱۴

اس خط سے پتہ چلتا ہے کہ اورنگ زیب سرحدی علاقوں میں ، جہاں سیواجی کی گھڑ چڑھی فوج کے دستے اکثر لباہی مچاتے تھے، رعایاکی خبرگیری اور اُن کی آبادانی کا خاص خیال رکھتا تھا۔ بعض امرا اور ان کی جمعیت کو انتظام پرگنات اور آبادانی کے لیے مخصوص

---

۱ ـ نہیب

کر دیا گیا تھا - ۱۰۶۷ھ میں جب اورنگ زیب بیجاپوری قلعوں کے محاصرے اور فتح میں مشغول تھا ، اس زمانے میں سیوا جی نے جنیر اور احمد نگر کے نواح میں شورش پھیلائی ہوئی تھی -

ملتفت خان - بعنایت پیشگاہ والا مباہی گشتہ بداند عرضداشتی کہ بجناب سلطنت مآب ، ارسال داشتہ بود ، بتوسط باریافتہای قدسی انجمن از نظر انور گذشتہ ، مطالب معروضہ ، پیرایہ وضوح گرفت امر جلیل القدر زینت صدور می یابد کہ آن سیادت (ص - ۱۹۳ ل) و نجابت مرتبت ، بسیار خوب کردہ کہ خانہ زاد لایق المرتبہ داراب را با نارو بخشی خود ، برای بندوبست پرگنات و استمالہ رعیت فرستادہ - اگر بوقتش این تدبیر می کرد شاید این مقدار خرابی ، بمحال آن حدود راہ نمی یافت - بہمہ حال در این وقت کہ مورد مراحم بیکران ، نصیرخان را بافوج سہ ہزار سوار بدان طرف تعین فرمودہ ایم و قابل المرحمت والاحسان ہوشدار را ، دستوری دادہ کہ زبدۃ الاشباہ والاعیان راؤ کرن را کہ عازم رکاب ظفرانتساب بودہ ، باخود ببرد و بعمدۃ الملک ، رکن السلطنت العظمیٰ ، عضدالخلافۃ الکبریٰ ، خان جہان امر نمودہ ایم کہ جمعیت یک ہزار سوار ، از ہمراہان خویش ، بدان صوب بفرستد کہ بہ تنبیہ مقہوران پرداختہ ، نگذارند کہ از وجود آن گروہ مردود ، اثرے ، در آن حدود بماند بیش از پیش باستمالہ و تسلیۃ رعایا و سکنہ قیام نمودہ ، در این باب مساعی جمیلہ بظہور آورد تاوصول افواج قاہرہ جماعہ دیگر را نیز نوکر کردہ ، بمقابلہ اہل خذلان برگمارد و تدارک مافات را لازم دانستہ دقیقہ از دقایق جد و جہد فرو نگذارد و کیفیت حالات معروض می داشتہ باشد - توجہ خاص مارا ، دربارۂ خویش ، روز افزون شناسد -

—:o:—

ن ۱۵

اس خط سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اورنگ زیب میں ایک منتظم کی کیسی کیسی خوبیاں موجود تھیں - مکتوب

---

۲ - بزبدۃ

(ن ۱۳) میں وہ متلفت خان سے بہت سختی سے احتساب کرتا ہے لیکن اس مکتوب میں اس کی کارگزاری اور کاردانی پر صد رحمت و آفریں بھیجتا ہے ۔ اس مکتوب میں سیوا جی کے صدر مقام پونا اور چاکنہ وغیرہ کی مہم کے بارے میں تفصیلی ہدایات دیتا ہے ۔ اس کے بعد اس کامیاب جنگ کی تفصیل دیتا ہے ، جس میں اس نے بیجا پور کی اس فوج کو جو وزیر بیجا پور خان محمد کے تحت تھی ، عبرت ناک شکست دی تھی ۔ یہ جنگ اس زمانے میں ہوئی تھی جب وہ کلیانی کا محاصرہ کر رہا تھا ۔ کلیانی کا قلعہ یکم ذی قعدہ ۱۰۶۷ھ کو فتح ہوا تھا ۔

بملتفت خان : بعنایتِ بیغایت ، مباہی گشتہ بداند ، دو عرضداشتِ او کہ پس از داخل شدنِ قلعۂ احمد نگر ، بوالا درگاہ ، ارسال داشتہ بود ، متواتر بتوسطِ حاضرانِ قدسی انجمن ، بعزِ مطالعۂ گرامی رسیدہ ، کیفیتِ سوانحِ آن حدود و حسنِ سعیٔ و تلاشِ[1] آن موردِ مراحمِ بیکران و تہاونی کہ از جمعیتِ عمدۃالملک رکن السلطنت و زبدۃ الامثال راو کرن در تنبیہہ سیوایٔ بیعاقبت بوقوع آمدہ و آنچہ بشرافت و نجابت مرتبت نصیرخان کہ قصدِ تاختِ حوالیٔ قلعۂ پرندہ دارد ، نوشتہ ، مفصلاً پیرایۂ وضوح گرفت ۔

امر رفیع القدر شرفِ صدور می یابد کہ صد آفرین و رحمت برآن مخلصِ تمام عقیدت باد کہ سررشتۂ کاردانی را از دست ندادہ ، بقدرِ مقدور، در اظہارِ آثارِ دولتخواہی کوشیدہ ، موافقِ چشم داشت ، از قوہ بفعل آوردہ ، حقیقتِ نیکو خدمتیٔ او را ، بعوانِ شایستہ ، بدرگاہِ جہان پناہ عرضداشت نمودہ ایم ۔ امیدوارِ ظہورِ ثمراتِ نخلِ برومند عنایت خاص باشد ۔ حق تعالیٰ جمیع بندہایٔ و خانہ زادگانِ بارگاہِ معلیٰ را توفیقِ ادای حقوقِ ولی نعمت ، نصیب کند ۔ از آنجا کہ اصل کار ، تادیبِ سیوایٔ نکوہیدہ اطوار و مناہیٔ نکبت شعار و تخریب مواضع و محالِ آن دیار است و قبل ازین بکرات ، از روی قدغن بخانِ مومیٰ الیہ و راؤ مذکور نشانہا

۱- تیلاش ۔

صادر گشته که بی توقف بدین امور پرداخته ، تا خاطر اولیای دولت ، ازان رهگذر جمع نشود ، دست از گوش باز ندارند ـ باید که آن سیادت و نجابت مرتبت (ص : ١٩٣ ب) نیز، دراین وادی مساعی جمیله بظهور آورده ، قابل المرحمت والاحسان هوشدار را با همراهان او و تابینان خود و سلالة الکرام عبدالمنعم و تاتار بیگ که آنهارا بمحافظت تهانه چار کونده تعین نموده ، بر تقدیری که مصلحت داند ، دستوری دهد که با افواج دیگر ملحق گردیده ، باتفاق بپونه و چاکنه[1] درآمده با نهب[2] و غارت آن سرزمین پرداخته ، از پان راه ، ولایت غنیم را تاخته و خراب ساخته ، بعد مراجعت ازان طرف ، جدا شده بچار کونده بیایند والا آنهارا ، نوعی که قرار داده بجهت بند و بست مهمات چار کونده ورای سره وغیره باز داشته اگر قابو بیابد با آنها بگوید که جریده شده ، مواضع پیش روی خود را ، از سرحد غنیم آنچه توانند بتازند و یکسر آتش غارت بخشک و تر آن درزده خراب کنند ـ آن خلاصه مخلصان در عرض سوانح ، بهمین وتیره ، جد بلیغ مصروف داشته ، دقیقه از دقایق آگهی و هوشیاری فرو نگذارد و کمال حزم و احتیاط بسربرده ، باصلاح مهمات پرگنات سرحد که فتوری بدان راه یافته، چنانچه از کاردانی و فهمیدگی او سزد و شاید قیام نماید و فراخور حسن خدمت ، چشم نتایج داشته ، امیدوار باشد ـ

پوشیده نماند که چون زنگیان تیره روزگار که درین چندگاه که محاصرهٔ قلعهٔ کلیان درمیان است ، شلاق خوبی نخورده ، ضرب دست بهادران نصرت قران را ، چنانچه باید ندیده بودند ، خیره شده ، بشش کروهی معسکر اقبال رسیده ، بنگاه نمودند و از آنجا جریده ، بدو کروهی اردو آمده ، شبها بان اندازی می کردند و توقف در تنبیه آنها ، مصلحت نمی نمود ـ بنابران روز جمعه بیست و چهارم شهر شعبان المکرم تکیه بر تائیدات ازلی نموده ، بنفس نفیس خود ، متوجه دفع آن جماعه که قریب سی هزار سوار بهیائت

---

١ ـ چاگنه

٢ ـ نهیب

اجتماعی افواج ترتیب داده ، بیک کروهی لشکرگاه آمده بودند ، گردیدیم و پس از تلاقی فریقین ، شیران بیشه وغا و نهنگان بحر هیجا ، آمادهٔ کارزار گشته ، فوج هراول ، بجملهٔ اول ، پسران بهلول را که هراول غنیم لئیم بودند ، بر داشته جمعی را بزخمهای جان ستان ، بر خاک هلاک انداختند و گروهی را مجروح گردانیده ، تیغ سبز فام را ، از خون آن سیه بختان لعل گون ساختند و خان محمد غول که در غول بود ، از مشاهدهٔ این حال ثبات قدم نورزیده ، رو گردان شده و همچنین میمنه و میسرهٔ سپاه ظفر دستگاه ، بر افواج مقابل خود حمله آورده ، کوششهای مردانه و دست بردهای دلیرانه نموده ، آن مدبران را منهزم ساختند و تا دو پاس هنگامهٔ ستیز و آویز گرم بوده -

بالآخره چون زنگیان تیره روزگار که چهار بار در برابر مجاهدان فیروزی نشان پا قایم کرده ، هر مرتبه هزیمت یافته (ص : ۱۹۴ آ) و طایفه را بکشتن داده ، روگردان میشدند تاب مقاومت نیاورده ، فرار برقرار اختیار نمودند - عساکر منصوره گرم گیرا بتعاقب شتافته ، مقهوران را زده زده از بنگاه آنها که شش کروهی جریبی بود بگذرانیدند و دست نهب[1] و غارت اسباب و اشیای که از آنها مانده بود ، دراز کرده ، غنیمت بسیار از اسلحه و کنیزان و اسپ و گاو و اجناس و دیگر برگرفتند و آتش بخیمه های آن شور بختان درزده و آن سرزمین را مجا روب تاراج روفته ، سالماً و غالباً ، در ظل رایت فتح آیت ، شادیانها نواخته ، شامگاه بمعسکر رسیدند و آن بی حمیتان بنهٔ خویش به پالان داده و خاک بی نامی و رسوای بر فرق روزگار خود انداخته آوارهٔ دشت ادبار گردیدند و این قسم روز سیاهی که هرگز بر آنها نگذشته بلکه تعقل آن ننموده ، برای العین دیده ، طاقت آن نداشتند که برسم معهود از پی لشکر منصور درآمده شوخی و بان اندازی توانند کرد -

المنته لله تعالی که چنین فتحی نمایان اولیای دولت قاهره را بتازگی روزی شده ، باعث مزید استظهار بندهای ظفر شعار گردیده - آن مخلص

---

۱ - نهیب -

بدین مژده ، ابوابِ شادمانی بر روئ خویش کشوده ، شکر و سپاسِ ایزدی را ، بجا آوردہ توجہاتِ ما را شاملِ حالِ خود شناسد ۔

—:o:—

ن ۱۶

اس مکتوب میں ان بیجا پوری سرداروں کو جو شاہی خدمت سے وابستہ ہونے پر آمادہ ہیں ، ہر سو سوار پر دو ہزار روپے زرِ مساعدہ دینے کا حکم کرتا ہے ۔ اس سے پہلے ایک خط میں آ چکا ہے کہ اس نے دو مرہٹہ سرداروں کے لیے جو بیجا پوری فوج میں تھے ، اسی طرح احمد نگر کے خزانے سے زر مساعدہ کی ادائیگی کے احکام صادر کیے تھے ۔

ملتفت خان : بعنایتِ بیغایت ، اختصاص یافتہ بداند کہ چون در این ولا ، جمعی از دکنیان ، بوساطتِ شرافت و نجابت مرتبت ، موردِ مراحمِ بی کران نصیرخان مستمال گردیدہ ، ارادۂ بندگئ درگاہِ جہان پناہ نمودہ اند و خانِ مذکور مامور شدہ کہ از آن جماعہ ، ہرکس نزدِ او آمدہ باشد یا بعد ازین بیاید ، ملاحظہ جمعیتِ او کردہ ، سرِ صد سوار ، مبلغ دو ہزار روپیہ ، از خزانۂ قلعۂ احمد نگر گرفتہ ، در وجہ مساعدہ باو برساند ۔

بنابران امرِ رفیع القدر عزِ صدور می یابد کہ آن خلاصۂ مخلصان ، بموجبِ منطوقِ این مثالِ لازم الامتثال کاربند گشتہ ، موافقِ تجویز خانِ مزبور ، ہر کدام از دکھنیان کہ حلقۂ غلامی و بندگی را ، آرایشِ گوشِ افتخار خویش ساختہ ، رجوع آوردہ ، سرِ صد سوار دو ہزار روپیہ از خزانۂ آنجا تن کند کہ ثانی الحال مطابقِ قبض الوصولِ آن گروہ ، بخرجِ تحویلدار مجریٰ و محسوب خواہد شد ۔ در این باب قدغن دانستہ ، باستنادِ این نشانِ والا شان ، در تنخواہِ وجہِ مساعد بآن جماعہ تعلل نورزد و بی توقف و امہال بر حسبِ فرمودہ بعمل آوردہ ، توجہِ خاصِ ما را شاملِ حالِ خویش شناسد ۔

—:o:—

ن ۱۷

ملتفت خان نے مرہٹہ گردی کے اس مختصر دور میں رعایا کی خیر خواہی اور حفاظت کا حق ادا کیا ہے ۔ اس پر اورنگ زیب اظہار استحسان کرتا ہے ۔ ملتفت خان نے اہل احمد نگر کی ہی حفاظت نہیں کی بلکہ وہاں کے باشندوں کے مال و متاع کو بھی اپنی حفاظت میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا ہے ۔ سیوا جی کو شاہی علاقے پر حملہ کرنے کی محض اس لیے جرأت ہوتی تھی کہ مغلیہ کمانڈروں کی آپس میں نا اتفاقی تھی اور وہ اس کا پورا پورا فائدہ اٹھاتا تھا ۔ اس مکتوب میں اورنگ زیب نے ملتفت خان کو نصیحت کی ہے کہ وہ نصیری خان کے ساتھ تعاون کرے ، کیونکہ مہموں کی ناکامی کا اصل سبب سالاروں کا باہمی نفاق ہوتا ہے ۔ مفتوحہ علاقے کی آبادکاری کے لیے اورنگ زیب نے مرشد قلی خان کو اس علاقے میں کام کرنے کا حکم دیا ہے ۔ مرشد قلی خان اس دور میں دیوانی اور آبادانیٔ رعایا کے کام کا ایک عدیم المثال ماہر ہو گزرا ہے ۔

بملتفت خان : بعنایت بیغایت ، مختص بوده بداند کہ دو عرضہ داشت آن دولت خواہ بی اشتباہ ، متواتر بواسطت باریافتہای محفل اقبال از نظر انور گذشتہ ، مطالب معروضہ مفصلاً پیرایۂ وضوح گرفت ۔

امر رفیع القدر زینت صدور می یابد (ص : ۱۹۴ ب) کہ کیفیت حسن سعی و تدبیر و اہتمامی کہ در محافظت شہر احمد نگر و نقل اموال سکنۂ آنجا نموده و آنچہ از رویٔ داسوزی و دولتخواہی ، در ہر باب معروض داشتہ ، موجب خرمی گردیده ، مستحسن افتاد ۔ بمقتضایٔ مخلص پروری مجدداً حقیقت نیکو خدمتیٔ او را ، بعنوان شایستہ بدرگاہ جہان پناہ عرضداشت نموده ایم ۔ باید کہ باتفاق مورد مراحم بی کران نصیرخان ، نوعی بمراسم بندوبست آن ولایت و استمالہ و دلاسایٔ رعیت پردازد کہ

دل نهاد عمارت و زراعت گردیده ، در کار کشت تهاون نورزند و هنگام تخم ریزی و تردد نگذشته ، فرصت از دست نه رود ـ

بخان مومی الیه امر شده که چون سیوای مقهور تا حال آوارهٔ دشت گمنامی گشته ، بصوب سر زمین متعلقهٔ خویش نرفته باشد ، او با رفقای خود در برابر پرنده بسر برده ، از چار کونده و کره و بست پرگنات آن سمت خبر بگیرد و زبدة الاشباه راؤ کرن را با خود نگاهداشته ، کار طلب خان را ، در خیبر و نتیجة العظام عبدالمنعم را در کره نمونه[1] بگذارد و دیگر هر چه بمقتضای وقت مصلحت داند ، از قوه بفعل آورد ـ آن سیادت و نجابت مرتبت نیز ، بحکم قضیهٔ زمین بر سرزمین ، در آنچه صلاح کار تصور نماید ، باتفاق خان مشار[2] الیه بکوشد و از ناسازگاری ، که عمدهٔ اسباب اختلال مهمات است احتراز لازم داند ـ

وزارت و امارت منزلت ، مرشد قلی خان ، حسب فرموده[2] ، عنقریب بجهت پرداخت آن ولایت بدان حدود خواهد رسید ـ آن مخلص کاردان هر چه مناسب داند ، خاطر نشان او نماید ـ مجری خدمت عبدالمنعم بواقعی شده ، شمهٔ از کار طلبی او را بحضور اقدس عرض داشته ایم و در باب مساعده نیز ، بخان مذکور نوشته ایم که مبلغ ده هزار روپیه باین صیغه باو تنخواه دهد تا جمعیت پدرش متفرق نشود ـ آن دولتخواه او را ، بنوید عنایات ما ، سرگرم خدمت داشته ، بیش از پیش امیدوار گرداند و ازانجا که سیوا و دیگر مخذولان را ، که غبار شورش بر انگیخته بودند ، درین وقت که شدت بارش و طغیان رود خانهاست و احدی را مجال تردد در ملک بیگانه نمانده ، تاب و طاقت آن نخواهد بود که در ولایت پادشاهی ، اقامت تواند نمود ـ

باید که بخاطر جمع و دل قوی ، در تنظیم و تنسیق مهام آن مرزوبوم که درهم گردیده ، مساعی جمیله بظهور آورد و بقدر نیکو

---

۱ ـ نمونه ـ

۲ ـ حسب الفرموده ـ

بندگی و حسنِ خدمت ، امیدوارِ نتایج بوده ، بتقصیر از خود راضی نشود ۔ از روئ مزیدِ عاطفت ، خلعتِ خاصہ عنایت فرمودہ ایم ، بوصولِ آن گرامی عطیہ ، امتیاز حاصل خواہد نمود ۔

—— :o: ——

ن ۱۸

اس مکتوب میں مغلیہ کمانڈروں کی نا اتفاقی پر کچھ روشنی پڑتی ہے ۔ ملتفت خان نصیرخان کو مجبور کر رہا ہے کہ وہ اپنی جمعیت کے ہمراہ احمد نگر کے گرد و نواح میں رہے ، حالانکہ اورنگ زیب کا خیال ہے کہ اس وقت جب شورش فرو ہو گئی ہے ، نصیری خان کو سرحدِ پرندہ پر جانا چاہیے ۔ یہ قلعہ بالکل مرہٹوں کے راستے میں تھا اور صلح نامۂ بیجا پور کی رو سے علی عادل شاہ نے اس کو مغلیہ سلطنت کے حوالے کر دیا تھا ۔

ملتفت خان : بعنایتِ خاص ، اختصاص یافتہ بداند کہ عرضداشتِ آن مخلصِ بی اشباہ ، بوساطتِ باریافتہائ درگاہ اقبال بارگاہ ، بر مطالعۂ (ص : ۱۹۵ ا) والا رسیدہ ، کمیتِ مبلغی کہ بموجبِ نوشتۂ موردِ مراحمِ بیکران نصیرخان و عبدالمنعم و ترنبک بہوسلہ از خزانۂ آنجا تنخواہ نمودہ ، بوضوح انجامید ۔

امر می شود کہ چون قبل ازین بوزارت و امارت مرتبت ، مرشد قلی خان فرمودہ بودیم کہ مبلغ دہ ہزار روپیہ ، از خزانۂ احمد نگر ، در وجہِ مساعدۂ عبدالمنعم تن کند ، یقین کہ تا حال فرستادہ باشد ۔ آنخلاصۂ مخلصان ہزار ہونی کہ باو رسانیدہ ، مطابقِ سندِ خانِ مشار'' الیہ ، بخرجِ تحویل دار مجریٰ دادہ ، تتمہ را نیز باو رساند تا جمعیتی کہ ہمراہ دارد پریشان نشود ۔ سندِ زری کہ ترنبک تنخواہ کردہ ، متعاقب وکیلِ او گرفتہ ، ارسال خواہد داشت ۔

دیگر امرِ والا قدر زینتِ صدور می یابد کہ وجہِ تکلیفِ ماندن

سلالة الکرام نصیرخان در حوالیٔ احمد نگر که آن خیر اندیش در آن باب مبالغه می نمود ، از عرایضِ او معلوم نشد ـ هرگاه که سیوای بی عاقبت ، آوارهٔ دشتِ ادبار گردیده ، بجای خود رفته و زبدة الاشباه والا عیان راؤ کرن و شجاعت و شهامت مرتبت کار طلب خان ، در حدودِ خیبر و کره نموده ، به بندوبستِ آن محال می پرداخته باشند و در تمامیٔ آن ضلع امنیتی بظهور آمده ، غبارِ شورش فرو نشسته ، رفتنِ خانِ مذکور با باقیٔ جمعیت ، بسرحدِ پرنده که پیش روی مقهوران است ، چه نقص داشت ـ موجبِ این اندیشه که بخاطرِ او راه یافته بود ، معروض دارد ـ

ازانجا که سیادت مآب ، قابل الاحسان ، هوشدار را ، بخدمتِ فوجداریٔ چار کوند و کره و بست سرافراز فرموده ، اضافهٔ شرطیٔ سابق را بشرطِ این خدمت بحال داشته ایم و رعایتِ دیگر نیز انشاء الله تعالیٰ بوقتش نسبت باو خواهیم فرمود ـ باید که موصیٰ الیه را ، برایٔ ضبط و ربطِ آن محال و سعی و اهتمام در این باب ، تاکیدِ بلیغ نماید تا بواقعیٔ خبر دار بوده ، خدمتِ مرجوعه را نیکو بتقدیم رساند ـ عنایت و توجهِ ما را دربارهٔ خویش روز افزون شناسد ـ

——:o:——

ن ۱۹

یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب بیجا پور کے ساتھ صلح کا عہد و پیمان ہو چکا ہے اور بیجا پور نے قلعۂ پرندہ اور کوکن کا علاقہ مغلوں کو دے دیا ہے ۔ اورنگ زیب ہدایت کرتا ہے کہ قلعہ دار پر کڑی نگرانی رکھی جائے تاکہ وہ قلعے کو حوالے کرنے سے پہلے وہاں کی توپوں اور دوسرے لوازم کو قلعۂ شولا پور میں منتقل نہ کر دے ۔ بیجا پور کے ساتھ صلح ، قلعۂ کلیان کی فتح کے بعد ہوئی تھی ۔ اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب ہر مہم میں اس کی جزوی تفصیلات پر بھی نظر رکھتا ہے ۔

بملتفت خان : بعنایتِ خاص ، مستظهر گشته بداند که عرایضِ آن مخلصِ عقیدت آئین ، متواتر ، بعزِ مطالعهٔ والا رسیده ، آنچه بتقریبِ

تهنیت و مبارک باد فتح کلیان ، از روی وفور اخلاص و خیر اندیشی معروض داشته بود ، با سائر مطالب ، پیرایهٔ وضوح گرفت -

امر یرفیع القدر زینت صدور می یابد که چون قلعهٔ پرنده [با] محال متعلقهٔ خود و ولایت کوکن با اکثر قلاع داخل مصالح شده ، عنقریب بتصرف اولیای دولت قاهره در می آید و تنبیه سیوای مخذول و گرفتار گردیدن او ، بجزای بدکرداری خویش لازم است ، تا غبار فساد او دران سرزمین فرونشیند ، انشاء الله تعالیٰ بعد فراغ ازین مهم سترگ که بمحض تائیدات ازلی بعنوانی که اوهام اهل روزگار ، بدان را نمی یافت ، بانجام رسیده ، حسرت افزای (ص : ۱۹۵ ب) اعدا می گردد ، افواج نصرت امتزاج ، بقصد استیصال آن نکوهیده مآل ، تعین می فرمائیم که دمار از روزگار آن برگشته بخت که قدر بندگی و دولتخواهی ندانسته ، طریق جرأت و بی باکی سپرده بر آورند - آن مورد المراحم تا آن زمان ، بیش از پیش بمراسم بندوبست خدمت مرجوعه پرداخته ، منتظر وصول نویدهای تازه باشد و ازانجا که شاید در این وقت قلعه دار پرنده ، بمقتضای کوته اندیشی ، توپی از توپهای نامی ما ، از دیگر لوازم قلعه چیزی بقلعهٔ شولا پور که نزدیک است تواند کشید -

بنابران به شرافت و نجابت مرتبت ، شایستهٔ صنوف عاطفت و مرحمت ، نصیرخان امر شده که از این معنی ، با خبر بوده ، نگذارد که قلعه دار آنجا چنین اراده از قوه بفعل تواند آورد - آنخلاصه مخلصان نیز خبر گیر آن باشد تا اگر این قسم اندیشه پیرامن متخیلهٔ او گردیده ، خواهد که سوای مایعرف خود و همراهان ، چیزی از آنچه بقلعه منسوب بدر برد ، باتفاق خان موصی الیه ، دست او را ازین حرکات کوتاه تواند ساخت - توجه خاطر دریا مقاطر را ، دربارهٔ خویش ، روز افزون شناسد -

---

۱ - سوئے -

ن ۲۰

ملتفت خان نے شہزادۂ اکبر کی ولادت پر تہنیت و تبریک کی عرضداشت بھیجی تھی - یہ مکتوب اس کے جواب میں ہے - اس زمانے میں شاہ جہان کی علالت کا آغاز تھا اور زمامِ اختیار دارا شکوہ کے ہاتھ میں آ چکی تھی ، اس نے مہمِ بیجا پور کے بعض سربرآوردہ امرا کی حاضریٔ دربار کے احکام باشاہ سے صادر کرا دیے تھے - دارا شکوہ کا اصل مقصد ان امرا کو اورنگ زیب کے اثر سے دور رکھنا تھا - اورنگ زیب کو یہ ڈر ہے کہ نصیری خان کو جو سیوا جی کے خلاف مہم پر مامور تھا ، آگرے واپس بلا لیا جائے گا - اس لیے وہ احمد نگر کے علاقے میں قیامِ امن کے لیے ہدایات جاری کر رہا ہے - شہزادۂ اکبر دل رس بانو بیگم کے بطن سے تھا ، جس کی وفات ان ہی دنوں ۱۰ محرم ۱۰۶۸ھ کو ہوئی - اس وقت شہزادہ اکبر محض ایک ماہ کا تھا -

ملتفت خان : بعنایتِ بیغایت ، مختص بودہ بداند - عرضداشتی کہ مشتمل بود ، بر ادایٔ مراسمِ تہنیتِ ولادتِ با سعادتِ تازہ نہالِ بوستانِ سلطنت ، چراغِ دودمانِ عظمت کہ درین ہنگامِ خجستہ انجام ، قدمِ اقبال توام ، بعرصۂ وجود گذاشتہ ، بوساطتِ باریافتگانِ محفلِ والا ، از نظرِ فرخندہ اثر گذشت -

امرِ عالی قدر شرفِ صدور می یابد کہ چون در این ولا ، مہابت خان و راؤ ستر سال و دیگر امرا ، بموجبِ حکمِ اقدسِ اعلیٰ ، روانۂ درگاہِ آسمان جاہ ، گردیدہ اند و شرافت و نجابت مرتبت نصیرخان نیز ، ہر چند از پیشگاہِ قدسی مامور است کہ تا استخلاصِ قلعۂ پرنده و فرِ اقبالِ اولیای دولت ابد اتصال از این مہم ، در آن حدود توقف نمودہ ، مانندِ دیگر بندہا ، اضطراب و سراسیمگی را بخود راہ ندہد ، شاید بعدِ وصولِ فرمانِ طلب کہ باو صادر شدہ ، مکث نتواند کرد - بنابران باید کہ آن موردِ مراحمِ بیکران ، خاطر نوعی کہ شاید ، از بندوبستِ قلعۂ احمد نگر وا پرداختہ ، با جمعیتِ خویش مستعد و آمادہ باشد ، تا اگر ثانی الحال کہ خانِ مومی الیہ مطابقِ امرِ گرامی کاربند نگشتہ ، قرارِ

اقامت در آن مرزوبوم با خود نتواند داد و سیوای مقهور ، عرصه را از افواج قاهره خالی دیده ، قصد دست انداز کند ، بقدر مقدور ، محال ولایت پادشاهی را ، از آسیب آن مدبر ، محافظت تواند نمود و سیادت مآب قابل المرحمت هوشدار را ، با جمعیتی که سابقاً همراه داشت ، به تهانه چار کونده یا جای دیگر که خان مشار الیه بالفعل در آنجاست بفریسند که در کمال (ص : ۱۹۶ ا) بیداری و هشیاری سر برده ، خبردار باشد - موکب اقبال قرین بمبارکی و فیروزی ، شب پانزدهم شهر حال ، داخل ظفر آباد گردید و پس ازانکه پرنده به تصرف اولیای دولت درآمده ، خاطرها ازین رهگذر جمع شود ، انشاء الله تعالیٰ نهضت بصوب احمد نگر خواهد افتاد -

آن مخلص عقیدت آئین ، بعنایات خاص مستظهر بوده ، بیش از پیش لوازم حزم و احتیاط را ، مرعی دارد - از روی وفور مرحمت ، خلعت خاصه عطا فرموده ایم - بدان عطیه سامی ، مباهی خواهد گشت - توجه ما را ، دربارهٔ خویش ، روز افزون شناسد -

——:o:——

ن ۲۱

یہ مکتوب امرا کی مختلف مقامات پر تعیناتی پر مشتمل ہے - اہم سرحدی قلعوں کے لیے ہر قلعے کا قلعدار علیحدہ طور پر مقرر کیا جاتا تھا اور اس کے علاوہ مستقل طور پر ایک عہدہ علاقے کے فوجدار کا بھی ہوتا تھا - سرحدی قلعوں کے قلعہ داروں کا منصب دوسروں سے قدرے اونچا ہوتا تھا - اس مکتوب میں ملتفت خان کو قلعۂ پرندہ کی قلعہ داری پر مقرر کیا جا رہا ہے اور اس کے منصب میں اضافہ کیا جا رہا ہے -

ملتفت خان : بعنایت و توجه خاص ، عز اختصاص یافته ، بداند که چون در این ولا ، عمدهٔ خوانین زمان ، قدوهٔ وزرای دوران ، خان رفیع مکان را که بصوب پرنده روانه گردیده اند ، امر فرموده ایم که انشاء الله تعالیٰ بعد ازانکه قلعهٔ مذکور بتصرف اولیای دولت قاهره

در آید ، آن موردِ مراحمِ بیکران از احمد نگر طلب داشته ، خدمتِ حراستِ پرنده را ، باو و خدمتِ فوجداریِ محالِ متعلقهٔ آن را ، به مخلصِ عقیدت شعار هوشدار ، مفوض دارند و خلاصهٔ خاندانِ مصطفوی و نقاوهٔ دودمانِ مرتضوی ، مهبطِ الطافِ بی پایان ، میرزا سلطان را ، بقلعه داریِ احمد نگر تعین کنند ۔

بنابران امرِ جلیل القدر زینتِ صدور می یابد که آن سیادت و نجابت مرتبت ، قدرِ این عنایت را دانسته ، هرگاه قلعهٔ مذکور بحوزهٔ تصرف در آید و آن عمدهٔ امرای کاردان ، او را طلب نماید ، مقالیدِ قلعهٔ احمد نگر را ، بمرزایِ مشار الیه سپرده و قبض الوصول گرفته ، نزدِ ایشان برود و حفظ و حراستِ آن حصنِ حصین را بعهدهٔ خویش مقرر شناخته ، نوعی که از چنان بندهٔ معتمدِ دولت خواه سزد و شاید ، بمراسمِ این خدمت بپردازد ۔ پان صد سوار بشرطِ خدمتِ مزبوره ، بر اصلِ منصبِ او ، یکصدی ذات ، و یکصد سوار ، بر منصبِ هوشدار اضافهٔ مرحمت فرموده بدرگاه جهان پناه عرضداشت خواهیم نمود ۔ مطابقِ مسطورِ این مثالِ لازم الامتثال ، کاربند گردد و توجهِ خاصِ ما را ، شاملِ حال و کافلِ آمالِ خویش شناسند ۔

——:o:——

ن ۲۲

صلح بیجا پور کی رو سے علی عادل شاہ نے کوکن کا علاقہ اور قلعهٔ پرندہ مغلیہ سلطنت کو دینے کا وعدہ کیا تھا ، مگر بیجا پور کی فوج صلح نامے کی شرائط کی خلاف ورزی کر رہی ہے اور قلعهٔ پرندہ کو حوالے کرنے میں پس و پیش کر رہی ہے ۔ اس لیے شہزادهٔ محمد سلطان کو اس قلعے پر قبضہ کرنے کے لیے تعینات کیا جا رہا ہے ۔ میر جملہ معظم خان کو دربار سے علاقهٔ کوکن اور قلعهٔ پرندہ پر قبضہ کرنے کا کام تفویض کیا گیا تھا ۔ اس نے اپنی مدد کے لیے شہزادهٔ محمد سلطان کو بھیجنے کی درخواست کی تھی ۔

ہملتفت خان ؛ بعنایتِ بیغایت ، مختص بوده بداند عرضه داشتی که

درینولا ، بحضورِ پرنور نموده ، بوساطتِ باریافتگانِ محفلِ اقبال منزل ، بعزِ مطالعهٔ عالی رسید ۔

امرِ والا قدر زینتِ صدور می یابد که چون از نظرِ سلوک و تغیرِ اوضاعِ بیجا پوریانِ کوته اندیش ظاهر گردید که آن روباه بازان محیل ، اندیشه نموده اند که سرانجام پیشکشِ او ، تفویض قلعه پرنده را ، بلطایف الحیل در تعویق انداخته ، روز بگذارند ۔ بنابران فرزندِ سعادت مند نامدارِ کامگارِ والا تبار را ، با جمعیتی که ملازمِ رکابِ ظفر انتساب بود ، بدان صوب تعین فرمودیم ، تا آن گروهِ بیعافیتِ کم فرصت (ص : ۱۹۶ ب) از گران خوابِ غفلت بیدار گردیده ، از ارادهای[۱] باطل باز آیند و موافقِ تعهدِ خویش ، بعمل آورده بی تاخیر این مقدمه را صورت دهند ۔

آن مخلصِ عقیدت آئین ، سیادت مآب قابل المرحمت هوشدار را ، که برفاقت و همراهیِ دوحهٔ حدیقهٔ سلطنت و اقبال مامور است ، قدغن نماید که خود را بآن قرهٔ باصرهٔ دولت برسانید و ازانجا که موکبِ ظفر قرین نیز، سرهایِ اعلام[۱] باورنگ آباد کشیده ، در ضمانِ حفظ و تائیداتِ ایزدی ، متوجه آن طرف خواهد گشت و احتمال هست که روزی چند ، ساحتِ احمد نگر از پرتوِ ماهچهٔ رایاتِ فیروزی آیات ، زینتی تازه و ضیایِ بی اندازه بیابد که آن مورد مراحم هرچه زود تر ، بتعمیر و تصفیهٔ عمارات آنجا که شایستهٔ نزولِ والا تواند بود ، پردازد و مراسمِ بندوبست قلعه و شهر را ، از قرارِ واقعه مرعی داشته ، دقیقه از دقایقِ آن فرونگذارد ۔

انشاء الله تعالیٰ بعد ازان که حصنِ پرنده مستخلص گردیده ، بتصرفِ اولیای دولتِ بیزوالِ ابد اتصال در آید و تفویضِ حراستِ آن نوعی که مرکوزِ خاطرِ متاطر است ، بآن خلاصهٔ مخلصان مقرر گردد ، پرداختِ احوالِ او بوجهی که باید ، از قوه بفعل خواهد آمد ۔ توجهات خاصِ مارا ، شاملِ حالِ خویش شناسد ، والسلام ۔

—:o:—

۱۔ یہاں نسخے میں 'اعلام' کا لفظ رہ گیا ہے ۔

ن ۲۳

اس مکتوب سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاہجہان کو صحت ہو گئی ہے اور دربارِ خاص و عام میں تو نہیں لیکن کم از کم غسل خانے میں بادشاہ نے دربار کرنا شروع کر دیا ہے ۔ لیکن اورنگ زیب اپنی طرف سے بدلتے ہوئے حالات کے لیے پورے طور پر تیار ہو رہا ہے ۔ اسی لیے اس نے شہزادۂ محمد سلطان کے لشکر کو پرندہ کے سرحدی قلعے کے خلاف بھیجنے کی بجائے بیڑ میں پہنچنے کا حکم دے دیا ہے ۔ دارا شکوہ کے خلاف آنے والی کشمکش کے پیشِ نظر وہ شہزادے کو اپنے قریب رکھنا چاہتا ہے ۔

بملتفت خان : بعنایتِ بیغایت مباہی گشتہ بداند عرضداشتی کہ بعدِ اطلاع بر قدسی مضامینِ نشانِ والا شان ، ببارگاہِ اقبال ، ارسال داشتہ بود ، بوساطتِ سعادت اندوزانِ بزمِ جضورِ پرنور ، بعزِ مطالعہ رسید ۔

امرِ رفیع القدر شرفِ صدور می یابد کہ چون بالفعل ، نہضتِ موکبِ نصرت قرین ، بدان حدود موقوف شد ، فرزندِ سعادت مند بالقابہ مامور گردیدہ کہ باتفاقِ عمدۂ خوانینِ زمان ، قدوۂ امرایٔ دوران ، لشکرِ ظفر اثر از حوالیٔ پرندہ برداشتہ بہ بیر بیاید ، بنابران باید کہ آن خلاصۂ مخلصان ، در تصفیۂ عمارات آنجا سعی نمودہ و ہمگیٔ جد و جہد صرف بندوبستِ مراسمِ حراستِ قلعۂ احمد نگر ساختہ دقیقۂ از دقایقِ این کار فرونگذارد و خدمتِ قلعداری حصنِ[1] مذکور بدستورِ سابق بعہدۂ خویش دانستہ از پیش بلوازمِ آن بپردازد ۔ المنتہ للہ تعالیٰ و تقدس کہ اعلیٰ حضرتِ ظلِ آلہی را ، صحت[2] کامل و شفایٔ عاجل نصیب شدہ ،

---

۱ حسن

۲ صیحت

عوارضِ بدنی برطرف گردیده و بضابطهٔ قدیم ، بغسل خانه تشریف آورده ، بندهای حضور را ، از راتبهٔ دیدارِ با انوار ، کامیاب و بهره مند می سازند عالم و عالمیان را اسبابِ آرامش و آسایش دست داده ، مهماتِ عباد و بلاد که باختلال آمده بود ، انتظامِ تازه یافته ـ آن دولت خواهِ بی اشتباه ، بدین مژدهٔ مسرت افزا و نویدِ بهجت پیرا ، ابوابِ شادمانی ، بر روئی روزگارِ خویش کشوده ، وظایفِ حمدِ الهی بتقدیم رساند (ص : ۱۹۷ ا) و عنایتِ خاصِ ما را دربارهٔ خود ، روز افزون شناسد ـ

——:o:——

*

نصیری خان کے نام

و ۱

یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب قندھار کی دوسری مہم کے بعد دکن کو روانہ ہو رہا تھا ۔ یہ خط لاہور پہنچنے سے پہلے کا لکھا ہوا ہے ۔ اس مہم کے بعد اورنگ زیب ۱۲ رمضان ۱۰۶۲ ھ کو کابل میں بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ۲۲ رمضان کو دکن کے لیے روانہ ہو گیا ۔ اورنگ زیب کے ذاتی ملازمین کی جاگیریں اس وقت تک صوبۂ ملتان میں تھیں ۔ نصیری خان کو حکم دیا گیا ہے کہ چونکہ اس کا راستہ نصیری خان کی جاگیر کے قریب پڑتا ہے تو اس موقع پر اس کی خدمت میں حاضر ہو ۔

بنصیریخان : موردِ مراحمِ بیکران ، سزاوارِ عنایاتِ بی پایان ، نتیجۂ امرایٔ عظیم الشان ، مخلصِ صادق الاعتقاد نصیریخان ، بعنایاتِ سلطانی سرافراز بوده بداند ۔ عرضہ داشتی کہ درین ولا ، مشتمل بر اظہارِ رسوخِ عقیدت ، بعدِ ورودِ نشانِ والا ارسال داشتہ بود ، بوسیلۂ باریافتہایٔ محفلِ اقبال ، از نظرِ خجستہ اثر گذشتہ ، مضمونِ آن سمتِ وضوح گرفت ۔ رایاتِ عالیاتِ ما ، انشاء اللہ تعالیٰ ، عنقریب بہ لاہور رسیدہ ۔ ازانجا کہ بمارکی و فرخی بسرعتِ ہر چہ تمامتر روانۂ دکن است ، ہرگاہ عبورِ موکبِ عالی ، از نواحیٔ جاگیرِ آن موردِ مراحم واقع شود ، بدریافتِ سعادتِ ملازمت فایز گشتہ ، از تلطفاتِ بی پایان ، بہرہ مند خواہد شد ۔ باید کہ برجادۂ عقیدت و بندگی ثابت قدم بودہ ، عنایاتِ ما را ، شاملِ حالِ خود داند و پیوستہ احوالِ خویش ، معروض می داشتہ باشد ۔

—:o:—

و ۲

نصیری خان بھی مہم قندہار پر گیا ہوا تھا ۔ لیکن اب تک واپس آ چکا ہے ۔ اس مکتوب میں خط بھیجنے میں تاخیر کی شکایت کی گئی ہے ۔

بنصیریخان : امارت و ایالت دستگاہ ، قابل المرحمت والاحسان ، نصیریخان بعنایت سلطانی ، مباہی گشتہ بداند ۔ دبریست کہ عرایض او بدرگاہ والا نرسیدہ و کیفیت حالات مذکور محفل عالی نگشتہ ۔ در این ولا کہ از یساق قندہار مراجعت نمودہ و عذرہا برطرف شدہ بایستی تفصیل احوال خود را معروض می داشت ۔ ازانجا کہ خاطر دریا مقاطر ، ہمواره متوجہ این معنی ست ، باید کہ در ارسال عرایض زیادہ برین تاخیر روا نداشتہ ، پیوستہ خود را فرایاد سعادت اندوزان انجمن اقبال می دادہ باشد و عنایت ما را شامل حال و کافل آمال خویش شناسد ۔

—:o:—

و ۳

نصیری خان نے شہزادۂ اعظم کی ولادت پر تہنیت کا خط لکھا تھا یہ مکتوب اس کے جواب میں ہے ۔ شہزادۂ اعظم ۱۰۶۳ھ میں دولت آباد میں پیدا ہوا تھا ۔

بنصیریخان : بعنایت خاص سلطانی ، شرف اختصاص یافتہ ، بداند ۔ عرضداشت آن مورد مراحم کہ مشتمل بود ، بر ادای مراسم تہنیت ولادت با سعادت فرزند عزیز بجان پیوند ، سلطان محمد اعظم طال عمرہ بایثاری کہ فرستادہ ، از نظر خجستہ اثر گذشت و حقیقت حسن عقیدت و صدق ارادت آن نجابت مرتبت ، مجدداً بوضوح پیوست ۔ باید کہ بہمین وتیرہ ، بر جادۂ اخلاص و یکرنگی ، ثابت قدم بودہ ، امیدوار ظہور گوناگون نتایج آن باشد و عنایت و توجہ ما را ، شامل حال خویش شناسد ۔

—:o:—

و ۴

اس مکتوب میں تاکید کی گئی ہے کہ وہ رسل و رسائل کا سلسلہ برابر جاری رکھے -

بنصوبخان : بعنایتِ بیغایتِ سلطانی ، مباہی گشتہ بداند کہ عرضداشتِ آن موردِ مراحمِ بی کران ، کہ از روی وفورِ عقیدت و فزونیٔ ارادت ، ارسال داشتہ بود بتوسطِ سعادت اندوزانِ بزمِ حضور ، از نظرِ اکسیر[1] اثر گذشتہ ، اطلاع بر مضامینِ اخلاص آئینِ آن ، موجبِ مزیدِ توجہ و التفات دربارۂ او گشت - امرِ والا قدر شرفِ نفاذ می یابد کہ چون آن شایستۂ الطاف را (ص : ۱۹۷ ب) از بندہای راسخ الاعتقادِ خود تصور می فرمائیم ، صورتِ یکرنگیٔ او بوجہ احسن در مرآتِ خاطرِ دریا مقاطر ، پرتو انداختہ - باید کہ بہمین وتیرہ ، در استحکامِ اساسِ اخلاص و عقیدت کوشیدہ ، پیوستہ بوسیلۂ عرایض خود را ، مذکورِ انجمنِ اقبال می ساختہ باشند و توجہاتِ خاصِ ما را ، کافلِ آمالِ خویش شناسند -

——:o:——

و ۵

یہ خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب اپنے بیٹے شہزادۂ محمد سلطان کو بادشاہ کی خدمت میں بھیج رہا تھا - نصیری خان نے اپنے علاقے سے چودہ ہاتھی بادشاہ کی خدمت میں ارسال کیے تھے - وہ ہاتھی دربار میں پہنچ چکے ہیں - یہ ہاتھی دیو گڑھ کی ریاست کی مہم میں دستیاب ہوئے تھے - معلوم ہوتا ہے کہ ان کو آگرے میں پہنچانے کی ذمہ داری نصیری خان کے سپرد تھی ، جو غالباً اس مہم میں ہادی داد خان کے ماتحت کام کر رہا تھا - شہزادۂ محمد سلطان مندسور کے مقام پر جو مالوہ کا صوبائی دارالحکومت تھا ، شاکر خان اور نصیری خان کے ساتھ مل کر عازمِ آگرہ ہو جائے گا -

---

۱ - اکثیر -

اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اس سفر میں تمہارا شہزادے کے ہم رکاب ہونا اتفاقات حسنہ میں سے ہے ۔ شہزادۂ محمد سلطان دربار میں ۱۰۶۵ھ میں حاضر ہوا تھا ۔

بنصیرخان : سیادت و نجابت پناہ ، امارت و ایالت دستگاہ ، مورد مراحم بیکران ، نصیرخان ، بعنایت بیغایت ، مباہی گشتہ بدانند ۔ عرضداشتی کہ بعد استسعاد بورود کرامت آمود نشان والا شان و وصول چہاردہ فیل بدرگاہ اقبال ارسال داشتہ بود ، از نظر خجستہ اثر گذشتہ ۔ کیفیت بندوبست محال تیول آن سیادت مرتبت و تنبیہ زمینداران آنجا و حسن اہتمامیکہ در این وادی نمودہ ، سمت وضوح یافتہ پسندیدہ گشت ۔ ازان قابل الاحسان ، چشمداشت خدمات نمایان تر ازین ہست ۔ انشاء اللہ تعالیٰ توفیق آن بیابد ۔ معروض داشتہ بود کہ آن امارت[1] منزلت ، بموجب فرمان عالی شان ، باتفاق عضد الخلافۃ الکبریٰ عمدۃ الملک شایستہ خان ، روانۂ درگاہ جہان پناہ شدہ ، در مندسور توقف خواہد گزید ۔

امر رفیع القدر زینت صدور می یابد کہ چون در این ولا ، حسب الحکم الاقدس ، فرزند سعادت مند کامگار نامدار بختیار ، غرۂ ناصیۂ دولت ، قرۂ باصرہ امہت ، ثمرۂ دوحۂ حشمت ، نور حدیقۂ شوکت ، والا گہر ، سمی المکان محمد سلطان را رخصت خواہیم فرمود کہ براہ مندسور ، بادراک ملازمت با سعادت اعلیٰ حضرت ، بشتابد و یرلیغ معلیٰ بنفاذ پیوستہ کہ در مندسور ، رکن السلطنۃ ، با تمامیٔ لشکر تعینات مالوہ ، رفیق آن تازہ نہال بوستان اقبال بودہ ، روانۂ حضور مقدس گردد ۔ بنابران باید کہ آن نجابت دستگاہ کہ بر عقیدت و یکرنگیٔ او ، اعتماد تمام است و در این سفر نصرت اثر ، در موکب گیہان شکوہ خواہد بود ، مراسم صدق اخلاص و خیر اندیشی ، در خدمت آن والا تبار ، نوعی بتقدیم رساند کہ سبب رضامندی و خرسندیٔ خاطر دریا مقاطر ما باشد و از اول تا آخر خبردار بودہ ، در این وقت ، ہمراہیٔ آن کامگار را مغتنم و از اتفاقات

---

۱ ۔ عمارت ۔

حسنه تصور نموده ، بلوازم آن نیکو بپردازد و عنایات خاص ما را ، شامل حال خویش شناسد ۔

——.o:——

و ٦

اس مکتوب میں عرائض کو باقاعدگی سے بھیجنے کی تاکید ہے ۔

بنصیریخان : بعنایت سلطانی ، عز افتخار یافته بداند که عرضداشت او بوساطت حاضران محفل والا از نظر اکسیر[1] اثر گذشته ، مطالب آن مفصلاً بوضوح پیوست ۔ باید که همین وتیره بوسیلهٔ عرایض خود را ، (ص : ۱۹۸ ا) فرایاد خاطر عاطر می داده باشد ۔ از رویٔ مزید لطف و مکرمت ، خلعت فاخره باو مرحمت فرمودیم ۔ بوصول آن سربلند خواهد گشت ۔ عنایت خاص ما را ، دربارهٔ خویش روز افزون دانسته ، امیدوار ظهور نتایج آن باشد ۔

——:o:——

و ۷

اس خط میں اس پیشکش کا ذکر ہے جو بادشاہ کی خدمت میں بھیجی جا چکی ہے ۔

بنصیریخان : بعنایت والایٔ سلطانی ، مختص بوده بداند ۔ عرضداشتی مشتمل بر اظهار شکر عطیات پیشگاه سلطنت که دراینولا ، ، بحضور پر نور ارسال داشته بود ، بوسیلهٔ سعادت اندوزان قدسی انجمن ، از نظر فرخنده اثر گذشت ۔ امر عالی قدر زینت نفاذ می یابد که چون آن شایستهٔ الطاف بی پایان ، نقد عقیدت و اخلاص خود را نوعی که شاید بمحک امتحان رسانیده و از رویٔ قدردانی او را از زمرهٔ مخلصان خاص تصور می فرمائیم ، باید که همواره امیدوار ظهور مراحم بیکران بوده ، برجادهٔ قویم

---

۱ ۔ اکثیر ۔

رسوخِ ارادت و صفای طویت ، مستقیم باشد و توجهات علیہ را ، در جمیع اوقات ، شاملِ حال و کافلِ آمالِ خویش شناسد ۔

—:o:—

و ۸

اس مکتوب میں علاقے کے متمردین کی تنبیہ و تادیب جس طریق سے کی گئی ہے ، اس پر اورنگ زیب اظہارِ استحسان کرتا ہے ۔

بنصیریخان : بعنایتِ بیغایتِ پیشگاہِ سلطنت ، مباہی گشتہ بداند ۔ عرضداشتی کہ دراینولا از روی وفورِ عقیدت و اخلاص ، در جوابِ نشانِ والا شان ، بدرگاہِ اقبال ارسال داشتہ بود ، بتوسطِ حاضرانِ دولت مناط ، از نظرِ خجستہ اثر گذشتہ ، کیفیتِ تنبیہ و تادیبِ بعض متمردانِ سر زمین کہ بحسنِ سعی و اہتمامِ آن قابلِ صنوفِ احسان ، بوقوع آمدہ معلومِ رایِ خورشید ضیایِ عالی گردید ۔ باید کہ بہمین نمط ، در استیصالِ اہلِ طغیان و ضلال کوشیدہ ، از بندوبستِ محالِ تیولِ خویش غافل نگردد و امثلۂ گرامی کہ متواتر در جوابِ عرایضِ او زینتِ صدور یافتہ ، یقین کہ تا حال پرتوِ ورود انداختہ ، امتیاز افزای او شدہ باشد ۔ عنایت و التفاتِ خاصِ سلطانی را ، شاملِ حال و کافلِ آمالِ خود دانستہ ، بیشتر از پیشتر در ارسالِ عرایضِ اخلاص ، اہتمام لازم شناسد ۔

—:o:—

و ۹

نصیری خان نے ایک خود سر زمیندار جگرسین کی سرکوبی اور تھانہ جات کا بندوبست کیا ہے ۔ اس کے بارے میں خوشنودی کا اظہار کیا گیا ہے ۔ اس زمانے میں نصیری خان غالباً صوبۂ خاندیش میں مامور تھا ۔

بنصیریخان : امارت و ایالت مرتبت ، سیادت و نجابت منزلت ، موردِ مراحمِ بیکران ، قابل اللطف والاحسان ، نصیریخان ، بعنایت بیغایت

سلطانی ، شرف استظهار و عز افتخار یافته بداند ، عرضداشتی که بعد وصول سعادت حصول نشان خجسته عنوان که بخط خود قلمی نموده بود ، بوساطت حاضران بساط اقبال مناط ، از نظر انور گذشته ، کیفیت تنبیه و تادیب جگرسین مخذول و بندوبست تهانجات آن ضلع که بحسن سعی و اهتمام آن نتیجة الکرام ، بوقوع آمده ، معلوم رای خورشید ضیای عالی گردیده ، موجب تحسین و آفرین شد - باید که بهمین وتیره ، بلوازم خدمت مرجوعه پرداخته ، در قلع و قمع مفسدان (ص : ۱۹۸ ب) و ضبط محال جاگیر خویش ، مساعی جمیله ، بظهور آورد و خاطر دریا مقاطر ما را ، بیش از پیش ، متوجه احوال خود دانسته ، در ارسال عرایض و عرض حقایق ، تاخیر روا ندارد که هر آئینه ، این معنی سبب ازدیاد عنایت و التفات خاص ، دربارهٔ او خواهد بود ، والسلام -

——:o:——

و ۱۰

عمدة الملک سے مراد شائسته خان ہے جو اس زمانے میں مالوے کا صوبیدار تھا - بادشاہ نے شائسته خان اور نصیری خان کو دربار میں حاضری کا حکم دیا ہے - یہ غالباً اس زمانے کا مکتوب ہے جب دارا شکوہ نے قندہار کی مہم کا ارادہ کیا تھا - اورنگ زیب اس سفر میں شہزادے کے ساتھ شائسته خان اور نصیری خان کی رفاقت پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے - اس مکتوب میں ان دونوں امرا کی دربار میں حاضری کی طرف اشارہ ہے - شہزادۂ محمد سلطان نے آگرے کا یہ سفر ۱۰۶۵ھ یعنی ۲۸ سنہ جلوس شاہ جہانی میں کیا تھا -

بنصیرخان : بعنایت بیغایت سربلند گشته ، بداند - عرضداشتی که بعد وصول سعادت حصول نشان عالی شان ، مشتمل بر شکر عطیهٔ تازه بدرگاه اقبال ارسال داشته بود ، با عرایض دیگر ، از نظر انور خجسته ثر گذشته ، مطالب معروضه ، سمت وضوح گرفت - امر رفیع القدر زینت صدور می یابد که چون موکب نصرت قرین معلی ، بمبارکی و فیروزی ، درین زودی بصوب کابل ، نهضت خواهد نمود ، بعمدة الملک

رئیس السلطنة حکم اقدس صادر شده که درین یساق خیر مساق ، ملازم رکاب ظفر انتساب باشند و معلوم نیست که آن مخلص عقیدت آئین ازین تکلیف معاف است یا بموجب حکم جهان مطاع در این مهم شریک خواهد بود - بنابران باید که کیفیت این مقدمه را مفصلاً معروض دارد ، تا خاطر دریا مقاطر که بمقتضای ذره پروری ، باقصی الغایات ، متوجه احوال آن سیادت و نجابت مرتبت است ، ازین رهگذر مطمئن گردد - عنایت خاص ما را ، شامل حال خویش شناسد -

—-o-—

و ۱۱

نصیری خان کے علاقے میں بہادر حسین زمیندار رام گڑھ کا کوئی جھگڑا تھا - اس ضمن میں ایک امیر دیبی سنگھ نے جو غالباً نصیری خان کے ماتحت تھا ، عمدہ خدمت انجام دی ہے - اورنگ زیب دیبی سنگھ کی کارگزاری پر اس خط میں استحسان کا اظہار کرتا ہے - اس زمانے میں نصیری خان صوبۂ خاندیش میں تعینات تھا -

بنصیریخان : بعنایت بیغایت سلطانی ، مباهی گشته بداند که عرضداشت او ، بوساطت حاضران قدسی انجمن ، از نظر خجسته اثر گذشته ، صورت مقدمهٔ بهادر حسین زمیندار رام گده و انچه بمقتضای عقیدت ، دربارهٔ او ، از عمدة الاشباه دیبی سنگه بعمل آمده ، در آئینهٔ خاطر دریا مقاطر مرتسم گشت - امر رفیع القدر زینت صدور می یابد که چون سیادت و نجابت مرتبت را ، از مخلصان صادق الاعتقاد تصور فرموده ایم ، یقین که خیر الندیشی این درگاه را ، بر ذمهٔ عقیدت خویش لازم دانسته ، زبدة الاعیان موصی الیه و دیگر سالکان سلک اخلاص را ، بیشتر از پیشتر ، سر گرم دولتخواهی خواهد ساخت - فراخور حسن ارادت و رسوخ بندگی ، امیدوار تلطفات بوده ، عنایات ما را ، شامل حال و کافل آمال خویش شناسد -

—:o:—

۱۲ و

یہ اس زمانے کا مکتوب ہے ، جب اورنگ زیب مہم گولکنڈہ کی تیاریاں کر رہا تھا - اس مہم کا مقصد محمد امین پسر میر جملہ کو شاہ گولکنڈہ کی قید سے آزاد کرانا تھا - دربار کی طرف سے شائستہ خان صوبیدار مالوہ کو بھی فرمان پہنچا تھا کہ وہ بھی مالوے کی جمعیت لے کر اورنگ زیب کے لشکر میں شامل ہو جائے - اورنگ زیب نے نصیری خان کو ہدایت کی ہے کہ وہ بھی اس مہم میں شریک ہونے کے لیے تیار رہے - مہم گولکنڈہ کے لیے پہلی فوج شہزادۂ محمد سلطان کی سرکردگی میں ۸ ربیع الاول ۱۰۶۶ھ کو بھیجی گئی -

بنصیریخان : خلاصۂ مخلصان ، زبدۂ دولتخواہان نصیریخان ، بعنایت خاص ، اختصاص یافتہ بداند عرضداشتی کہ از روئے نہایت اخلاص ارسال داشتہ بود ، رسید - چون از پیشگاہ خلافت بعمدۃ الملک ، شایستہ خان حکم رسیدہ کہ بندہای تعین مالوہ مستعد بودہ ، منتظر ورود حکم باشد و بمجرد وصول بریغ جہان مطاع ، خود را در دکن بخدمت ما برساند - یقین کہ آن عمدۂ نصیریخان ، پیش از ہمہ ، آمادۂ ادراک سعادت ملازمت والا خواہد شد ، تا بموجب حکم معلیٰ (ص : ۱۹۹ ا) فرزند عزیز را ، ہشتم ماہ ، با تمامیٔ لشکر این صوبجات بہ گلکنده ، برای آوردن میر جملہ قطب الملک کہ او را ، اعلیٰ حضرت داخل بندہای درگاہ آسمان جاہ فرموده اند و استخلاص پسرش کہ قطب الملک ، از غایت کوتہ اندیشی او را محبوس ساختہ ، رخصت نمودہ ، سیوم ربیع الثانی خود نیز ، باعانت ربانی متوجہ آن طرف خواہیم گردید - توجہ ما را شامل حال خود داند - از حقیقت بہادر حسین و محال زمینداریٔ او ، کہ بچہ صورت قرار یافتہ ، مفصل خواہد نوشت ، والسلام -

—:o:—

و ۱۳

اس مکتوب میں عرضداشتوں کے سلسلے کو جاری رکھنے کی تاکید کی ہے۔

بنصیرخان : بعنایتِ سلطانی ، مباہی گشتہ بداند ۔ عرضہ داشتی کہ درینولا بعدِ وصولِ سعادت حصولِ نشانِ خجستہ ، بدرگاہِ اقبال ارسال داشتہ بود ، بوساطتِ باریافتہایٔ بزمِ حضورِ سراسر سرور ، از نظرِ اکسیرِ اثر گذشت و حقیقتِ یعقوب بیگ نوعی کہ معروض گردانیدہ ، بوضوح پیوست ۔ امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد کہ آنچہ بمقتضایٔ وقت ، دربارۂ موسیٰ الیہ ، بخاطرِ عالی گذشتہ ، از نوشتۂ خواجہ نور ، بر آن سیادت و نجابت مرتبت ، ہویدا خواہد گشت ۔ چون از رویٔ ذرہ پروری او را ، از مخلصانِ صافی طویتِ وافی عقیدت ، تصور می فرمائیم و مطالعۂ عرایضِ آن موردِ مراحمِ بیکران ، موجبِ مزید انبساطِ خاطرِ قدسی مآثر است ۔ باید کہ بہمین نمط ، در این وادی سعی نمودہ ، خود را مذکورِ انجمنِ والا می ساختہ باشد و توجہِ خاصِ ما را ، نسبت بخویش ، روز افزون شناسد ۔

——:o:——

و ۱۴

معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کی طرف سے کسی صوبے یا علاقے کے زمینداروں کو جو خلعتیں بھیجی جاتی تھیں ، وہ صوبیدار ، فوجدار یا قلعدار کی معرفت ارسال کی جاتی تھیں ۔ اس میں گڑھ کے زمیندار کو خلعت بھیجنے کا ذکر کیا گیا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے اس علاقے کے زمینداروں کی سرزنش میں نصیری خان نے خاص مستعدی سے کام کیا ہے ۔ یہ مکتوب بھی اسی زمانے کا ہے ، جب نصیری خان خاندیش میں تھا ۔

۱۔ اکثیر

بنصیرخان : بعنایت خاص ، عز اختصاص یافته ندابد - عرضه داشتی که بعد وصول بمقصد ، ارسال داشته بود ، با عرایض دیگر ، از نظر انور اکسیر اثر گذشته ، آنچه در باب ایصال عطیهٔ خلعت بزمیندار کده ، بخاطر آورده ، سمت وضوح یافته ، مستحسن افتاد - امر جلیل القدر شرف صدور می یابد که چون بمقتضای وفور عاطفت و مرحمت که دربارهٔ آن مخلص عقیدت آئین ، مبذول است ، می خواهیم که همواره کیفیت احوال او ، با خصوصیات آن مرزوبوم ، از عرایض آن نتیجة العظام ، بمسامع علیه می رسیده باید که این معنی را ، وسیلهٔ افزونی التفات ما دانسته ، تساهل دران جایز ندارد و بهمین وتیره ، در استمالهٔ و دلاسای جمعی که بحسن سعی او حلقهٔ اخلاص در گوش کشیده و غاشیهٔ عقیدت بر دوش افگنده اند ، جد موفوره بظهور آورد - توجهات خاص ما را ، شامل حال و کافل آمال خویش شناسد -

——:o:——

و ۱۵

عادل شاہ کی وفات پر بادشاہ کی اجازت سے مہم بیجا پور کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں جس کے لیے شاہجہان میر جملہ کو بھی آگرے سے بھیج رہا ہے - نصیری خان مالوے میں ہے - اورنگ زیب کا حکم ہے کہ نصیری خان اس کے نام دربار کا فرمان پہنچتے ہی مہم میں شریک ہونے کے لیے روانہ ہو جائے - میر جملہ مہم بیجا پور کے لیے آگرے سے ۲۳ صفر ۱۰۶۷ ھ کو روانہ ہوا تھا -

بنصیرخان : بعنایت بیغایت ، اختصاص یافته بداند که چون در این ولا ، عادل خان از جهان رفته ، تسخیر بیجا پور وجه همت علیا ست و بعد وصول خان رفیع مکان ، سعادت نشان ، دستور وزرای دوران که بازدهم شهر صفر ، با بیست هزار سوار ، از پیشگاه خلافت ، بدین صوب رخصت شده ، (ص : ۱۹۹ ب) انشاء الله تعالی موکب اقبال قرین ، در ضمان حفظ و تائیدات نصرت بخش حقیقی ، دوازدهم ربیع الثانی ، متوجه

آن حدود خواهد گشت و حکم اقدس اعلیٰ شرف صدور گرفته که پس از ظهور کیفیت این واقعه که بکام دولتخواهان ، بسیار بوقت روی داده ، بندهای تعین صوبهٔ مالوه را ، بخدمت عالی طلب فرمائیم - بنابران امر جلیل القدر ، زینت نفاذ می یابد که اگر تا حال ، از درگاه معلیٰ چنین حکمی بآن مخلص عقیدت آئین رسیده باشد ، در این صورت بمجرد اطلاع بر مضامین این نشان خجسته عنوان ، توقف را مجال نداده ، روانهٔ حضور پرنور گردد و طی مراحل و سرعت سیر ، کوتاهی نورزیده ، هرچه زود تر ، از ادراک ملازمت با سعادت ما ، کامیاب شود و الا همین که حکم برسد ، بی تعلل و امهال ، عزیمت این صوب را مصمم سازد -

—:o:—

و ۱۶

اورنگ زیب سہم بیجا پور کے لیے احمد نگر کا رخ کر رہا ہے اور نصیری خان کو فہمائش کر رہا ہے کہ اس نے سفر میں بہت تاخیر کی ہے - اسے اورنگ زیب کے احمد نگر پہنچنے تک حاضر خدمت ہو جانا چاہیے - سہم بیجا پور ۱۰۶۷ ھ میں ہوئی تھی -

بنصیریخان : بعنایت بیغایت ، مباہی گشته بداند - عرضداشتی که بجناب سلطنت مآب عالی ارسال داشته بود ، بوساطت باریافتهای قدسی انجمن ، از نظر انور گذشت - امر جلیل القدر شرف صدور می یابد که ازان مخلص عقیدت آئین ، بغایت مستبعد نمود که باوجود وفور آرزومندی ادراک ملازمت والا ، در طی مراحل ، این مقدار تانی و تاخیر ، روا دارد - ازانجا که ساعت نهضت موکب اقبال قرین نزدیک رسیده ، بمقتضای مرحمت خاص ، همگی توجه خاطر گرامی ، بزود آمدن آن خلاصهٔ مخلصان مصروف است - باید که بسرعت هرچه تمام تر ، قطع منازل نموده و مکث و درنگ مناسب نداشته ، آنچنان مرحله پیما گردد که پیش از وصول رایات ظفر آیات باحمد نگر ، خود را بسعادت ملازمت ما ، فایز تواند ساخت - عنایت خاص ما را ، شامل حال و کافل آمال خویش ، شناسد و ما را ازحد

افزون ، مشتاقِ خود داند ، والسلام -

——:o:——

و ۱۷

یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب بیجا پور کے حالات بگڑ چکے تھے اور سیواجی احمد نگر کے علاقے میں مغلیہ سرحدوں کو عبور کر آیا ہے - اورنگ زیب نصیری خان کو سختی سے قدغن کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد احمد نگر کے علاقے میں پہنچ کر سیواجی کی زیادتیوں کا سدِ باب کرے اور ہدایت کرتا ہے کہ وہ خاص امرا اور شائستہ خان کے لشکر کو ہمراہ لے کر اس کی خاطر خواہ گوشمالی کرے - یہ مکتوب غالباً ۱۰۶۷ ھ کے اواخر کا ہے -

بنصیرخان : بعنایتِ پیشگاہ والا ، مباہی گشتہ بداند کہ اگرچہ تا حال عرضداشت او ، مشتمل بر کیفیتِ حالات نرسیدہ و معلوم نیست کہ در چہ کار است لیکن چون در این ولا از نوشتہٗ خانہ زادِ شجاعت آئین محمد امین ، پسرِ امارت مرتبت ، شاہ بیگ خان ، پیرایہٗ وضوح گرفت کہ آن نتیجۃ العظام ، بیست و ہشتمِ شہرِ رجب المرجب ، داخلِ پرگنہٗ بیڑ شدہ ، باوجودِ اطلاع بر غنمِ لئیم کہ بہ ہشت کروہی پرگنہٗ مذکور رسیدہ ، غبارِ فتنہ برانگیختہ و مشاہدۂ خرابیٔ آن ولایت ، توفیقِ رفعِ مقہوران نیافتہ ، دومِ شہرِ حال ، بصوبِ آستی روان -

بنابران امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد کہ ظہورِ این تہاونِ بی موقع و تعللِ بیجا پور کہ در تنبیہِ مفسدان جایز داشتہ ، از شہامت و فہمیدگیٔ او ، بغایتِ مستعبد ، (ص : ۲۰۰ ا) و نازیبا بود - بایستی کہ بمجردِ آگہی بر این معنی ، اولاً تادیبِ آن بی عاقبتان را کہ در سرِ راہِ او بودند نصب العین ساختہ ، آنہا را زدہ زدہ ازان حدود بر می آورد و پس ازان روانہ سمتِ احمد نگر و جنیر شدہ نوعی کہ مامور گردیدہ ، بتاخت و تاراجِ ولایتِ بیجا پور ، علی الخصوص آنچہ بسیوایٔ مقہور متعلق است ، می پرداخت - ازان مخلص کاردانِ عقیدت آئین ، چشمداشت نہ این بود -

بهمه حال ، چون سیوای کوته اندیش ، از شنیدن خبر وصول انواج قاهره ، دست تعرض از قصبه و مواضع جنیر باز داشته ، آوارهٔ دشت ادبار شده و مینا وغیره مردودان نیز ، بحسن سعی سیادت و نجابت پناه ، ساتفت خان و پسر میرزا خان ، از چار کونده و دیگر محال برآمده ، بسر حد رفته اند سزای این جسارت و بی اندامی را درکنار روزگار سیوای ملعون گذاشتن لازم - باید که آن مورد مراحم ، تدارک مافات را بر ذمهٔ عقیدت و عبودیت متحتم شناخته ، مطابق آنچه مکرراً باو فرموده ایم ، عمل نموده ، بهیئت اجتماعی با عمدة الاعیان راو کرن و سیادت مآب هوشدار و عبدالمنعم و تابینان رکن السلطنة العلیا عمدةالملک خان جهان جریده شده ، بی اندیشه و توهم ، بولایت آن بیعقبت در آید و آتش نهب [1] و غارت ، بآن مرزوبوم درزده ، هرچه تواند از قوه بفعل آورد ، تا جای که دست او برسد بتازد و خراب سازد -

برتقدیری که آن مردود ، قدم بوادی مقابله بگذارد ، تیغ بیدریغ ، بخار پندار از سر پر شور آن ادبار شعار برآورده ، نوعی که باید تنبیهه او نماید و بعد حصول اطمینان خاطر ازان ریگذر و از بندوبست مهمات آنجا ، باهمراهان ببیڑ آمده تا انقضای برشگال در آن طرف ، تا فتح آباد بسرحد برود - مترصد ظهور آثار غنیم لئیم بوده ، اگر مخذولان بقصد دست انداز بولایت مابین بیڑ و فتح آباد بیایند ، بخلاف گذشته در مدافعه آنها مساعی جمیله مصروف داشته ، نگذارد که داخل سرحد شده ، آسیبی بسکنه و رعایای ولایت پادشاهی توانند رسانید - در این باب قدغن دانسته ، بهتر ازین در تقدیم خدمت مرجوعه بکوشد و تهاون و تساهل نورزیده ، در عهده شناسد -

——:o:——

و ۱۸

اس مکتوب میں اورنگ زیب نصیری خان کے لشکر کی سست

۱- نهیب

رفتاری کی شکایت کرتا ہے ۔ اس مکتوب کا انداز برہمی کا ہے ۔ سیواجی نے اظہارِ اطاعت کے بعد دوبارہ سرکشی اور تمرد کا اظہار کیا ہے ۔ اورنگ زیب نے سرحد کے مختلف محاذوں کو علیحدہ علیحدہ اُمرا کے سپرد کیا ہے ۔ اس کا حکم ہے کہ نصیری خان سیواجی کو خیبر کے علاقے سے نکال کر اس کا تعاقب اس کے وطن پونا اور چاکنہ تک کرے اور اس کے پورے علاقے کو تباہ و برباد کر دے ۔ اس مکتوب میں ایک اشارہ اس جانب بھی ہے کہ نصیری خان کو اس کے والد کے حقوقِ قدیمی کے صلے میں کارگزاری دکھانے کا یہ موقع دیا جا رہا ہے ، جس سے اسے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے ۔ اورنگ زیب دشمن کے مقابلے میں سوختن و سوزانیدن کی پالیسی کا قائل معلوم ہوتا ہے ۔ اس سے علاقے کے لوگوں کی قوتِ مدافعت اور ان کے ہمت اور حوصلے پر ضربِ کاری لگتی تھی ، اور اس طرح حوصلے پست ہونے کی وجہ سے وہ دشمن کی امداد کا خیال بھی نہیں لا سکتے تھے ۔ دوسرے اس سے دشمن کے لیے رسد کی فراہمی کا مسئلہ بھی دشوار ہو جاتا تھا ۔

بنصیری خان : بعنایتِ پیشگاہ والا ، مباہی گشتہ بداند کہ ازان نتیجۃ العظام متوقع نبود کہ باوجودِ قدغن و تاکید ، مراحلِ این ہمہ تاخیر و تانی روا داشتہ ، اصلا موجبِ آن را عرضداشت نہ کند ۔ با آنکہ اخبارِ شورش و فساد کہ در[1] حدودِ احمد نگر و جنیر بہم رسیدہ ، استماع نمودہ ، می داند کہ بچہ مصلحت تعین شدہ و چہ قسم مہمی در پیش است ، تاحال این مسافتِ قلیل را طی نکردہ ۔ معلوم نیست کہ کدام راہ پیش گرفتہ است ؟ (ص : ۲۰۰ ب) و بکجا رسیدہ ؟ تہاون در عرضِ سوانح ، علی الخصوص در چنین اوقات ، بی سببی ، از قانونِ مزاج دانی و فہمیدگی بیرون است ۔

بالجملہ چون در این ولا ، از عرایضِ موردِ مراحمِ بیکران ، ملتفت خان و قابل الاحسان عبد المنعم خلفِ میرزا خان ، بمسامعِ علیا رسیدہ کہ پیش از وصولِ فوجی کہ از حضورِ پرنور تعین گردیدہ ، آنہا با ہمان قدر

۱۔ یہاں نسخے میں 'آن' زاید ہے

جمعیتی که داشته ، مقهوران را ، از چار کونده و پرگنات آن حوالی بر آورده ، آوارهٔ تیه ادبار ساخته اند و عنقریب غبار آشوب آن مخذولان ، بواقعی فرو خواهد نشست و سیوای مقهور از دیر رسیدن افواج قاهره بآن سرحد ، خیره گشته پرگنه جنیر را تاخته ، در آنجا رحل اقامت انداخته ـ

بنابران امر والا قدر زینت صدور می یابد که آن مهبط الطاف بی پایان ، بمجرد اطلاع بر قدسی مضامین آن گرامی صحیفهٔ کرامت ، بهیر و احمال و اثقال را در جای از سرحد پادشاهی که خاطر او جمع گیرد ، گذاشته ، خود با تمامی جمعیتی که بهمراه دارد ، بصوب ولایت متعلقهٔ سیوای بیعاقبت ، که بعد اظهار بندگی ، داعیهٔ تمرد نموده ، مرتکب چنین خرابی گردیده ، شتافته ، بتاخت و تاراج پونه و چاکنه که وطن اوست و دیگر محال که بآن مخذولی منسوب ست ، بپردازد و دست نهب[1] و غارت و قتل و اسر از ناطق و صامت و ضیاع و عقار آن دیار باز نداشته ، خاک آن مرزوبوم را ، بباد فنا بر دهد و داد قزاق و دشمن براندازی داده ، دقیقهٔ از دقایق در تخریب سر زمین متعلقهٔ آن بی دین فرونگذارد تا آن مدبر تیره روزگار ، از مشاهدهٔ این حال ، خود بخود از کردهٔ ندامت گزیده ، بفکر کار خویش بیفتد و در اثنای تاخت آن ولایت اگر جمعی از مخاذیل معارض شده ، بوادی مقابله و مجادله در آیند ، قلو را پاس داشته ، با خاطر جمع و دل قوی ، باتنبیه و تادیب آنها پرداخته ، تیغ ازان طایفه دریغ ندارد و تقدیم این خدمت را ، که بمحض نسبت باپدر[2] مرحوم او ، بآن خلاصهٔ مخلصان فرموده ایم ، موجب ترقی عظیم دانسته ، بهمگی سعی و جهد ، مصروف آن سازد که موافق فرموده بجا آمده ، تلافی و تدارک انچه ازان بخت برگشتهٔ چند ، در محال سرحد پادشاهی ظاهر شده ، از قرار واقع صورت وقوع بیابد ـ صد برابر آن خرابی بگروه مشئوم ملوم برسد ـ

پیداست که در امتثال اوامر مطاعه ، توقف و امهال را مجال نداده ،

۱- نهب

۲- مالدار

لوعی کہ باید ، بمراسمِ دولت خواہی و خدمت گزاری خواہد پرداخت ۔

—:o:—

و ۱۹

اس مکتوب میں اورنگ زیب لشکر کی تیزیٔ حرکت اور برق رفتاری پر زور دے رہا ہے ، اور نصیری خان کی غیرت کو مہمیز لگانے کے لیے لکھتا ہے کہ اس کا ہم منصب ملتفت خان قلعدار احمد نگر ، احمد نگر کے قلعے کی عافیت کو چھوڑ کر سیواجی کی جمعیت کو چار کونڈہ کے علاقے سے پسپا کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ گویا بین السطور اشارہ ہے کہ وہ زیادہ مستعدی سے کام لے کر بہ سرعت تمام احمد نگر کے مفاضات میں پہنچ کر دشمن کو سرحد سے نکال دے اور اس کے بعد جنیر کے علاقے میں پہنچ کر اتنی تباہی مچائے کہ سیواجی کو اپنی پڑ جائے ۔ اس ضمن میں دشمن کے علاقے میں لوٹ مار ، قتل و غارت اور قیدی بنانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھے ۔

بنصیری خان : بعنایتِ بیغایت ، مباہی گشتہ بداند کہ تا این زمان ، از آن مخلصان (ص : ۶۰۱ [1]) خبری نداریم و معلوم نیست کہ خود را باحمد نگر رسانیدہ یا ہنوز در راہ است بایستی کیفیت را عرض داشت می نمود ۔ چون در این ولا ، از نوشتہ سلالۃ العظام نتیجۃ الکرام ملتفت خان ، مذکور قدسی انجمن گردید کہ موصی الیہ مصلحتِ وقت را منظور داشتہ ، از قلعۂ احمد نگر بر آمدہ و بدفعِ مقہورانی کہ پرگنہ چار کونڈہ را بتصرف در آوردہ بودند روانہ شدہ ، بیست و چہارم شہر رجب المرجب ، تہانۂ آنجا مستخلص ساختہ ، بقدرِ مقدور بتدارک مافات پرداختہ ، لیکن ہنوز آن مخذولان ازان حوالی بدر نرفتہ ، بہ تہیجِ غبارِ شورش و فساد می پردازند ۔

بنابران امرِ رفیع القدر شرف نفاذ می یابد کہ موردِ مراحمِ یکران ، اگر تا حال باحمد نگر رسیدہ باشد فبہا و الا بسرعت ہرچہ تمام تر ، خود را

رسانیده ، بالفاق عمدة الاشباه راؤ کرن و سیادت مآب عبد المنعم پسر میرزا خان که باجمعیت پدر ، درانجا ست ، به تنبیهه و تادیب مردودان پرداخته ، آنها را زده زده ، از ملک پادشاهی برآورد و بعد فراغ از بندوبست محالی که فتوری بدان راه یافته ، تاخت و تاراج ولایت بیجاپور را که بسرحد متصل است ، نصب العین خود ساخته ، آتش نهب[1] و غارت بر تر و خشک آن مرزوبوم در زند و خاک آن بباد فنا بر داده ، دقیقهٔ از قتل و اسر فرو گذاشت ننموده ، این خدمت را نوعی که سزد و شاید ، بتقدیم برساند و بهمگی سعی و جهد مصروف آن سازد که اثری از وجود مردود اهل ادبار ، دران دیار نمانده، عرصهٔ آن نواحی از خس و خاشاک آن تیره بختان ، پاک شود و بازای آنچه از مفسدان بی عاقبت بوقوع آمده ، خرابی بسیار ، بولایت آنها راه یافته بمثابهٔ متنبه گردند که بفکر کار خود افتاده ، دیگر چنین جرأت و جسارت نتوانند نمود - توجه ما را شامل حال خویش شناسد -

چون بعد تحریر این خجسته مثال از نوشتهٔ شجاعت شعار بختان بیگ ، ملازم سرکار نامدار که بفوجداری جنیر سرافراز است ، بعرض والا رسید که سیوای مقهور ، پسر ساهو بهوسله آن حدود را از افواج قاهره خالی دیده ، از کوته اندیشی بحوالی جنیر آمده ، سر فتنه پردازی دارد ، بنابران امر می شود که آن مهبط الطاف بی پایان ، بی توقف ، جماعهٔ مخذول العاقبت را که در نواحی احمد نگر غبار شورش برانگیخته اند ، ازانجا بدر کرده ، بجناح استعجال ، بصوب جنیر بشتابد و جریده بولایت متعلقهٔ آن تیره بخت در آید و دست غارت و قتل و اسر دراز کرده ، دقیقهٔ از دقایق آن مهمل نگذارد تا آن نکوهیده اطوار ، از مشاهده این حال و اندیشهٔ خرابی ولایت خود ، بفکر کار خویش افتاده (ص : ۲۰۱ ب) ارادهٔ که نموده نتواند از قوه بفعل آورد - یقین که در این وادی ، مساعی نیکو بظهور رسانیده ، خود را معاف نخواهد داشت -

——:o:——

۱- نهب

و ۲۰

اس مکتوب میں اورنگ زیب دشمن کے خلاف ملتفت خان اور اپنے لشکر کی کارگزاریاں بتا کر نصیری خان کے ضمیر کو ٹھونکا لگانا چاہتا ہے ۔ اورنگ زیب کے ذہن میں، سیواجی کے خلاف مختلف محاذوں کی صورت حال ایک نقشے کی طرح واضح ہے ۔ سرحدی محاذ احمد نگر کے مضافات بیڑ اور فتح آباد پر مشتمل ہے ۔ اگرچہ سیواجی کی حرکت اس کی گھوڑ چڑھی فوج کی وجہ سے بے حد تیز اور غیر متوقع ہوتی ہے ۔ تاہم وہ دشمن کے لشکر کی حرکات اور جنگی چالوں کے بارے میں معلومات رکھتا ہے ۔ یہ سب اس کے جاسوسوں کی اچھی تنظیم کی وجہ سے ہے ۔ اس کا سب سے اہم مقصد سیواجی کے علاقے اور خاص طور پر اس کے عسکری مرکز پر حملہ کرکے اس کے حوصلوں کو پست کرنا ہے ۔ اس کی جنگی چال کا انحصار قلعۂ پرندہ پر حملے کرکے مرہٹہ مرکز کی جانب لشکر کا راستہ صاف کرنا ہے ۔

وہ قلعۂ کلیانی کے محاصرے کے ضمن میں فوج بیجاپور کے خلاف اپنے لشکر کی کامیابی کا بھی بہت جرأت افروز الفاظ میں بیان کرتا ہے ۔ اس کا مقصد تعلی نہیں بلکہ نصیری خان کے دل میں حوصلہ اور جرأت کا جذبہ پیدا کرنا ہے ۔

بنصیری خان : بعنایت پیشگاہ والا ، مباہی گشتہ بداند کہ اگرچہ باوجود اصدار نشانہای متواتر ، عرضداشت او تا حال نرسیدہ لیکن در این ولا ، از عریضۂ مورد مراحم بیکران ، ملتفت خان ، پیرایۂ وضوح گرفت کہ آن نتیجۃ العظام از بیڑ بسرحد احمد نگر در آمدہ ، قصد آن دارد کہ مضافات قلعۂ پرندہ و آن نواحی را بتازد ۔

امر رفیع القدر زینت نفاذ می یابد کہ آنچہ در ہر باب بآن قابل الاحسان ، بایستی فرمود ، در مطاوی امثلۂ سابقہ مندرج گردیدہ ۔ چون از دیر رسیدن افواج قاہرہ ، سیوای بیعاقبت ، قدم جرأت پیش گذاشتہ ، دست بخرابی قصبہ و مواضع جنیر دراز کردہ ، اکنون کہ خبر قرب وصول بندہای پادشاہی شنیدہ ، پای واپس کشیدہ ، سرگرم فساد است و تنبیہ

آن مردود بواقعی لازم و نیز جمعی از مقهوران که خبر اجتماع آنها در بیڑ بآن سلالة الکرام رسیده بود و تادیب آنها ننموده، آغاز شورش کرده ، ببعضی مواضع فتح آباد دست انداخته اند ـ

بنابران باید که آن شایستهٔ الطاف ، بتدارک تهاونی که در طیّ مراحله نموده، پرداخته ، چنانچه قبل ازین مامور گردیده ، اولاً مواضع پرنده را ، که سر راه پونه و چاکنه باشد تاخته ، بآنگاه بولایت متعلقهٔ آن مخذول در آمده ، نهب[1] و غارت ، بتر و خشک آن مرزوبوم در زده و آن کوته اندیش را ، از قرار واقعه گوشمال داده ، بصوب فتح آباد بشتابد و سزای کردار گروهی را که در طرف بیڑ و فتح آباد و آن سمت غبار فتنه برانگیخته اند ، در کنار آنها گذاشته ، زده و کوفته ، از ولایت پادشاهی بدر کند و تا خاطر ، نوعی که باید از تنبیهم مخاذیل جمع نشود ، از آنها و از تاخت و تاراج آن ولایت باز نداشته ، دقیقهٔ از دقایق جد و جهد ، فرو نگذارد و بعد فراغ از این مقدمات ، باهمراهان خویش در پرگنهٔ بیڑ یافتح آباد ، پرجا مناسب داند ، ایام برشگال را بسر برده ، از آن حدود با خبر باشد ـ

در این هنگام خجسته آغاز فرخنده انجام ، نسیم نصرت و ظفر ، از مهب عنایت ازلی بر اعلام وافرالاحتشام وزیده ، فتح نمایانی نصیب اولیای دولت قاهره گردید ـ تفصیل این اجمال آن که اگرچه مقصود از نهضت موکب اقبال قرین بجانب کلیان ، بجز تادیب بیجا پوریان برگشته بخت نبود لیکن چون محاصرهٔ آن قلعه بمیان آمد ، قرار داده بودیم که بعد فتح آن حصن حصین ، عازم مدافعهٔ آن تیره روزگاران خواهیم شد ـ ثانی الحال که آن مقهوران ، از روی (ص : ۲۰۲ ل) جرأت و بی باکی ، بشش کروهی معسکر رسیده ، بنگاه نمودند و ازانجا جریده ، بدو کروهی ، اردو آمده ، شوخی می کردند ـ

بنابران تکیه بر تائیدات ایزدی نموده ، روز جمعه بیست و چهارم شهر

۱ـ نهیب

شعبان المکرم ، بنفسِ نفیسِ خود متوجہ تنبیہ مخالفان گردیدیم - چون تلاقیٔ فریقین اتفاق افتاد ، فوجِ ہراولِ پسرانِ بہلول را ، کہ ہراولِ غنیم بودند ، بحملۂ اول برداشتہ و جمعی را بزخمہای جان ستان از خانۂ زین بزمین انداختہ ، رو گردان ساختند و خان محمد غول کہ در غول بود ، از مشاہدۂ این حال ، ثباتِ قدم نورزیدہ ، عنان از محاربہ تافت - ہمچنین ، افواجِ میمنہ و میسرۂ غنیم ، مقابلِ خود را ہزیمت دادہ براندند و مخذولان چہار مرتبہ در برابرِ بہادرانِ فیروزی قران ایستادہ چپقلش نمودند و ہر بار شلاق[1] خوردہ رویٔ ادبار بوادیٔ فرار نہادند - و عساکرِ گردون مآثر ، بتعاقبِ آنہا شتافتہ تاشش[2] کروہ جریبی رانده ، از بنگاہِ آنہا بگذرانیدند و آن بی حمیتان بنہِ خویش را بغارت دادہ ، بصد فلاکت و دشواری و در نہایتِ رسوایٔ و خواری ، آوارۂ دشتِ نکبت گردیدند و بتازگی ، چنین مجاہدانِ نصرت نشان را روزیٔ موادِ بلندِ آوازگی ، قوت گرفت - آن مخلص بدین مژدۂ مسرت افزا مستبشر و مستظہر گشتہ ، وظایفِ سپاسِ الہی بجا آورد - با خاطرِ جمع و دلِ قوی بدانچہ مامور است ، بپردازد و عنایتِ خاصِ ما را شاملِ حالِ خود شناسد -

—:o:—

و ۲۱

اس سے پہلے کے مکاتیب تاریخ وار معلوم ہوتے ہیں - ان میں اورنگ زیب نصیری خان کو خاصے سخت الفاظ میں مستعدی اور تیز رفتاری کی ہدایت کرتا رہا ہے - اس خط میں لکھتا ہے کہ ہدایات اور فہمائش کی یہ سختی محض عطوفت اور مرحمت کی بنا پر تھی - اندازِ تحریر میں اس ملائمت کی شاید ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نصیری خان کو دشمن کی بہت بڑی تعداد سے مقابلہ کرنا پڑ گیا ہے اور اسے مغلیہ سالاروں کے آپس میں نفاق اور نا سازگاری کی

۱- یہاں نسخے میں 'با' کا لفظ زاید ہے

۲- تامیش

کی وجہ سے بھی دقت پیدا ہو رہی ہے - اس مکتوب میں مفتوحہ علاقوں کے انتظام کے بارے میں ہدایات دیتا ہے جس میں سب سے پہلے اس رعیت کے دلاسے اور دلدہی کی تاکید کی ہے جس کے علاقے پر مغلیہ فوج قابض ہو چکی ہے - اس علاقے میں امن و امان قائم کرنے کے لیے تھانے بٹھانے پر زور دیتا ہے -

بنصیرخان : بعنایتِ بیغایت ، مستظہر گشتہ بداند ، کہ عرایضِ آن مخلص ، متواتر بعزِ مطالعہٗ والا رسیدہ ، مطالبِ معروضہ ، بپرایہٗ وضوح گرفت -

امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد کہ آنچہ در مطاویٔ امثلہٗ گرامی ، مندرج گردیدہ و رنگی از تعرض داشت ، مقصود ازان محض ارشاد بود - چون ازان نتیجۃ العظام ، چشمداشتِ خدمات عمدہ داریم و درین وقت ، در طیٔ مراحل ، سرعتی کہ بایست بکار نرفتہ - بنابران بمقتضایٔ عطوفت و مرحمت لازم می نمود کہ او را آگاہ سازیم - باید کہ خاطرِ خود را ، از توجہات جمع داشتہ بر وفقِ معروضِ خویش ، باتفاقِ فوجی کہ از حضور تعین شدہ و زبدۃ الاشباہ والاقران راؤ کرن ، کثرتِ جمعیتِ مخذولان را ، بخاطر نیاوردہ ، بولایتِ متعلقہ بہ سیوای مقہور در آید و دستِ تعرض ، از دامنِ حالِ رعایا و سکنہٗ آنجا کہ بمواضعِ سرحدِ پادشاہی پناہ آوردہ باشند ، کوتاہ و کشیدہ داشتہ ، بقتلِ راہبر جمعی کہ در اماکنِ خویش سکونت دارند بہ نہب[1] و غارتِ مال و منالِ آنہا بپردازد و پیش رفتِ کار را نصب العینِ خود ساختہ ، از موجباتِ نفاق و ناسازی ، محترز باشد و نوعی کہ از چنان بندۂ دولتخواہ (ص : ۲۰۲ ب) و نصیری سزد و شاید ، جد و جہد بظہور آوردہ ، آن سرگروہِ کوتہ اندیشان وخیم العاقبت را ، ضربِ دست نماید و خاک سر زمینِ وطنِ او را بباد تاراج بر دادہ ، غبارِ شورشِ آن سرزدود و دیگر مدبرانِ تیرہ روزگار را ، بآبِ شمشیرِ آتش بار فرو نشاند و بعد از تنبیہ مفسدان و تدارک مافات کہ شاید ، تا ازین

---

۱ - نہیب .

زمان که از قرارِ واقع بعمل آمده باشد ، عنانِ معاودت منعطف ساخته و جا بجا تهانجات قایم نموده ، ایامِ بر شگال را ، در هر جا مناسب داند بگذارد و فرصت را پاس داشته ، نوعی که مطلوب است ، همت به دفعِ مخاذیل بر گمارد ۔ عنایتِ ما را دربارهٔ خویش ، روز افزون شناسد ۔

——:o;——

و ۲۲

نصیری خان نے حوالیٔ احمد نگر سے دشمن کو نکال کر امن بحال کر دیا ہے ۔ اب اس نے اورنگ زیب سے قلعۂ پرنده پر حمله کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے ۔ اورنگ زیب دشمن سے خالی شده علاقے کی آبادانی اور رعیت کی مواسات اور دلاسا گیری پر زور دے رہا ہے ۔ اس نے صوبہ بالا گھاٹ کے دیوان مرشد قلی خان کو حکم دیا ہے کہ اپنے محکمے کے ملازمین کو رعیت کی گرد آوری اور زراعت کے نسق کے لیے مقرر کرے ۔ ''گرد آوری'' اور ''نسق'' دونوں محکمۂ مالیات کی اصطلاحیں ہیں ۔ ایک ہوشیار اور بیدار منتظم کی طرح وہ اس علاقے میں فوجداری کی تعیناتی اور مقامی انتظام کا کام پورے کا پورا نصیری خان کے سپرد کر رہا ہے ۔ بلکہ امرا کے سواروں کی تصحیح کے کام میں بھی وہ بخشی کے ساتھ ساتھ نصیری خان کو بھی شریکِ کار بنا رہا ہے ۔ اس کے ماتحت افسروں کو مساعده یا زرِ اعانت بھی نصیری خان کی سفارش پر دے رہا ہے ۔

مختصراً اورنگ زیب جب کسی امیر کی لیاقت اور صیانت کو ایک بار جانچ لیتا تھا تو اس کے بعد اس پر پورا اعتماد کرتا تھا ۔

بنصیرخان : بعنایتِ بیغایت ، مباہی گشته بداند که دو عرضداشتِ آن مخلصِ عقیدت آئینِ متواتر رسیده ، بوساطتِ سعادت اندوزانِ بزمِ حضورِ پرنور ، از نظرِ خجسته اثر گذشت و مطالبِ معروضه ، پیرایهٔ وضوح گرفت ۔

امرِ والا قدر زینتِ صدور می یابد که ترکِ اقامت در حوالیٔ

احمد نگر و عزیمت سرحد پرنده که نظر بمصلحت وقت و پیش رفت کار انسب و اولیٰ است ، مستحسن افتاد - یقین که بمقصد پیوسته ، نوعی که باید ، بمراسم حفظ و حراست ولایت بادشاهی خواهد پرداخت ، تا رعایا و برایا ، از بیم دست انداز مقهوران ایمن گشته ، بفراغ بال سرگرم کشت و کار تواند شد و امنیتی در آن حدود بهم رسیده ، مهمات آنجا انتظام یابد و مفسدان ، قدم جرأت پیش گذاشته ، نتوانند بآن ولایت درآمد - بوزارت و امارت مرتبت مرشد قلی خان که رفتن او برای پرداخت محال آن ضلع ، بحسب مصلحت موقوف شده ، امر فرموده ایم که معتمدان کاردان را ، بجهت استمالهٔ و دلاسا و گردآوری رعیت و نسق زراعت تعین کنند -

گذاشتن زبدة الاشباه والاعیان راؤ کرن و شجاعت و شهامت دستگاه کار طلب خان در چڑه و کره نموده و تفویض تهانه کهیر ، بخان مذکور بجا بود - ازانجا که ضبط و ربط آن مرزوبوم را ، بعهدهٔ آن شرافت و نجابت پناه گذاشته ایم - بمقتضیٔ "قضیهٔ زمین بر سر زمین" هر چه مناسب داند بعمل آورد - مجریٰ خدمت نتیجة العظام عبد المنعم بواقعی شده ، بمرشد قلی خان نشان گرامی صادر گشته که ده هزار روپیه بصیغهٔ مساعده از خزانهٔ قلعهٔ احمد نگر تنخواه نموده ، سند بفرستد - مبلغی که بموجب نوشتهٔ آن خیر اندیش باو رسیده ، ازانجمله محسوب خواهد شد ، مومیٰ الیه را مستمال ساخته ، با خود نگاه دارد و حسب الالتماس او ، پرتو توجه بپرداخت احوال کار طلب خان انداخته ، او را مشمول عنایت خواهیم فرمود - دراینولا ، خدمت فوجداریٔ چار کونده و کره و بست ، بسیادت مآب قابل الاحسان هوش دار مفوض داشته (ص : ۲۰۳ ل) باو قدغن نموده ایم که بخلاف گذشته ، به بندوبست آن محال بواقعی پرداخته ، بتقصیر از خویش راضی نگردد - تنخواه جاگیر ولی بیگ و امان بیگ در محل مناسب خواهد شد - تصحیحهٔ تا بینان مورد مراحم ایرج خان را ، قابل الاحسان رستم که بخشیٔ آن لشکر است ، باستصواب آن زبدهٔ نصیریان خواهد دید و همچنین داغ اسپان سوایت ترنبک بهوسله نیز کار بخشی است - عنایت و توجه خاص ما را شامل حال خود شناسد -

——:o:——

و ۲۳

سیوا جی کی جمعیت کو پرنده کے علاقے میں نصیری خان کے ہاتھوں ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا ہے ۔ اورنگ زیب ہدایت کرتا ہے کہ اس امر کی پوری احتیاط کرنی چاہیے کہ دشمن قلعے سے شکست کھا کر دوبارہ نواحیٔ پرنده میں کسی اور جگہ جم کر نہ بیٹھ سکے ۔ اورنگ زیب کا حکم ہے کہ نصیری خان اور اس کے ساتھی فوجوں کو واپس نہ لائیں اور بارش کے موسم میں بھی وہیں قیام کریں ۔

بنصیرخان : بعنایتِ بیغایت ، مبابی گشته بداند ۔ عرضداشتی که در این ولا ، ببارگاهِ اقبال ارسال داشته بود ، مطالبِ آن ، بوساطتِ سعادت اندوزانِ بزمِ حضورِ پرنور ، معلوم رایٔ مملکت آرای خورشید ضیای گردید[1] ۔

امرِ رفیع القدر عزِ صدور می یابد که اگرچه ازان موردِ المراحم ، در تنبیه سیوایٔ مقهور کوتاهی نرفته و آنچه از وقوع آمده ، بغایت مستحسن و پسند لیکن بایستی بهان روز از معرکهٔ جنگ روگردان [نه] شده بود یا بعد ازان که اسپان نفس راست کرده بودند ، بتعاقبِ او می تاخت ، تا آن بیعاقبت ، در نواحی پرنده ، رختِ اقامت انداخته ، دستِ تصرف بولایتِ پادشاهی دراز نمی ساخت و مردمِ خود را جا بجا برایٔ تحصیل نمی گذاشت ۔ بالجمله چون دفعِ فسادِ آن بد نهاد لازم است ، اگر تا حال آن کوته اندیش ، مطابقِ معروضِ آن نتیجة العظام ، آوارهٔ دشت ادبار گردیده ، بصوبِ سرزمینِ خویش رفته باشد و اثری از آثارِ آن نکبت شعار و همراهانِ او ، در آن دیار نمانده ، درین صورت با رفقا ، در سرحدِ چارکونده و بست ، در برابرِ پرنده بسر برد و راؤ کرن را در جنیر و عبدالمنعم را در کره نموله بگذارد که فصلِ با رندگی[2] را در آنجا بسر آرند تا رعایا از آسیبِ مفسدان ، ایمن و مصئون بوده ، بزراعت و عمارت بپردازند و استیصالِ آن سرِ حلقهٔ اهلِ ضلال را ، بهنگامِ دیگر موقوف داشته ، نوعی که مقرر

---

۱ - گرداند ۔
۲ - زندگی ۔

فرموده ایم ، در پیان حدود بگذارند و بقدرِ مقدور ، در استمالهٔ رعیت و بندوبستِ مهماتِ محال و پرگنات آن نواحی بکوشند - دیگر هر چه بمقتضای مصلحت مناسب داند ، از قوه بفعل آورد و توجهاتِ خاصِ ما را شاملِ حالِ خویش شناسد -

—:o:—

و ۲۴

اورنگ زیب سیوا جی کی جنگی چالوں کو خوب سمجھتا ہے اور لکھتا ہے کہ اس نے دھوکا دے کر اس مرتبہ جنیر کے راستے سے احمد نگر پر حملہ کیا ہے - اس مکتوب میں وہ نصیری خان کی مستعدی اور جانفشانی پر صد رحمت و صد آفرین بھیجتا ہے - اس مکتوب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سیوا جی کا پورا علاقہ دو قلعوں کے سوا فتح کر لیا گیا ہے - دیوانی کی رو سے امرا کے بنیادی منصب اور تنخواہ کے احکامات دیوان اعلیٰ آگرے سے صادر کیے جاتے تھے ، لیکن وقتی اور فوری ضروریات کے پیشِ نظر زرِ مساعدہ وغیرہ جیسی مالی اعانت صوبیدار کی طرف سے دی جاتی تھی -

بنصیریخان : بعنایت مختص بوده ، بداند که عرایضِ آن خلاصهٔ مخلصان ، متواتر رسیده ، بوساطتِ بهره اندوزانِ بزمِ حضورِ پرنور ، از نظرِ خجسته اثر گذشت و کیفیت محاربه که اولیایِ دولتِ قاهره را ، با سیوایِ مقهورِ بیعاقبت که پی غلط کرده ، از سمت جنیر[1] بصوب احمد نگر آمده بود ، روی داده و صورتِ حسنِ سعی و تلاشِ آن نتیجة العظام مفصلاً پیرایهٔ وضوح گرفت -

امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد که چون مقصود از تعینِ افواجِ نصرت قرین بدان سر زمین و آنهمه قدغن و تاکید که موجبِ ملال و کدورتِ آن سلالة الکرام گردیده ، تنبیه و تادیبِ آن سرحلقهٔ مدبران

---

۱ - چنر -

لعین بود ، الحمد لله تعالیٰ که این معنی بر حسب خواهش از قوه بفعل آمده ، ادبار کیش ، ضرب دست بهادران عرصهٔ فیروزی را ، نوعی که بایست ، دیده ، آوارهٔ دشت گمنامی گردید و بندهای درگاه جهان پناه را ، چنین فتحی نمایانی روزی شده ـ

صد رحمت و هزار آفرین بر آن مخلص عقیدت آئین باد که خود را جلد و چسپان رسانیده مراحل دور و دراز را ، بسرعت هر چه تمام تر قطع کرده ، موافق آنچه ازو متوقع بود بظهور آورده ، حقیقت این ماجرای را ، بعنوان پسندیده ، ببارگاه معلیٰ معروض داشته ، همگی توجه والا مصروف آن خواهیم فرمود که نیکو بندگیٔ آن زبدهٔ نصیریان فدوی ، در پیشگاه خلافت بواقعی هویدا شود و در اسرع اوقات نتایج آن بروزگار او عاید گردد ـ ایرج خان و کار طلب خان و عبدالمنعم و رستم و عبدالنبی و دیگر بندها را که مصدر ترددات شده اند ، بعنایات علیه امیدوار ساخته ، سرگرم خدمتگذاری و جانفشانی بدارد و در این وقت که سیوایٔ مخذول ، فرار برقرار اختیار نموده ، رویٔ هزیمت ، بصحرای ادبار نهاده و پشت طاقت و استظهار آن تیره روزگار و همراهان نابکار او درهم شکسته ، اگر قابو داند ، از استیصال آن بد مآل غافل نگشته ، تا جایٔ که بدنبال او تواند رفت ، برود و دست ازو باز ندارد و رعایا و سکنهٔ ولایت متعلقهٔ او را که با تمامیٔ قلاع داخل ممالک محروسه شده دلاسا و استمالت نموده ، هر کس پناه بمحال سرحد بیاورد ، او را امان دهد و هر که بجنگ مبادرت کند ، ابقای او را مصلحت ندانسته ، نیست و نابود سازد ـ در بندوبست مهمات آن حدود و اصلاح فتوری که بولایت پادشاهی راه یافته ، مساعیٔ جمیله بجا آورده ، بیش از پیش ، خود را مورد تحسین و آفرین گرداند ـ

عمدهٔ خوانین زمان ، دستور وزرایٔ دوران ، جملة الممالک ، طلب نقدیٔ ایرج خان و برادرانش را ، لغایت خور داد تن نموده اند و بعد ازین نیز بهمین قرار تنخواه شد ـ ترلبک بهوسله را که تنخواه تمام منصب یافته ، حسب الالتماس آن مخلص خاص ، چهار هزار روپیه بصیغهٔ مساعده از خزانهٔ احمد نگر مرحمت فرمودیم ـ عنایت ما را شامل حال خویش شناخته ،

سوانح را متواتر معروض می داده باشد ۔

——:o:——

و ۲۵

اورنگ زیب کا حکم ہے کہ نصیری خان اور اس کی جمعیت برسات کے موسم میں بھی اسی علاقے میں قیام کرے ، تاکہ رعایا فراغت سے عمارت و زراعت کا کام شروع کر دے ۔ بیجا پور کی فوج کے جو سردار مغلیہ سرکار کی خدمت میں منسلک ہو رہے ہیں ، انھیں فی سو سوار دس ہزار ہون سالانہ کے حساب سے زرِ مساعدہ دیا جا رہا ہے ۔

بنصیریخان : بعنایتِ بیغایت ، مباہی گشتہ بداند ، عرضداشتی کہ بیست و ہفتمِ شہرِ شوال ختم بالظفر والاقبال ، بدرگاہِ والا (ص : ۲۰۳ ا) ارسال داشتہ بود ، بتوسطِ سعادت اندوزانِ بزمِ حضورِ پرنور ، از نظرِ خجستہ اثر گذشت ۔

امرِ رفیع القدر ، زینتِ صدور می یابد کہ چون مقصود از بودنِ افواج درآن حدود آنست کہ مفسدانِ ادبار نشان ، الدیشہ در آمدنِ بولایتِ پادشاہی نتوانند نمود ، آن موردِ مراحمِ بیکران ، با ہمراہان پیشِ روی آن تیرہ بختان را داشتہ باشد ، تا رعایا بفراغِ خاطر بمراسمِ عمارت و زراعت توانند پرداخت ۔ بنابران باید کہ ایامِ بارش را ، در جای کہ این مراتب نیکو بفعل تواند آمد ، بسر برد ۔ جمعی از دکھنیان را کہ توفیقِ بندگی یافتہ ، بآن شرافت و نجابت مرتبت رجوع آوردہ اند ، مستمال ساختہ بطلبد و بہر کدام از آنہا بنویسد کہ موافقِ ضابطہ سر صد ، دہ ہزار ہون سالیانہ مرحمت خواہد شد ۔ ہر قدر جمعیتی کہ توانند آورد بیاورند ، بعد ازانکہ باین قرار راضی شدہ ، اختیارِ ملازمت و بندگی نمایند ، فراخورِ خرجی سرافرازی خواہند یافت ۔ توجہِ خاصِ ما را ، شاملِ حالِ خویش شناسند ۔

——:o:——

و ۲۶

اورنگ زیب نصیری خان کو قلعۂ کلیان کی فتح یابی کی خبر دے رہا ہے ۔ لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اس خبر سے نصیری خان کی خاطر جمع اور اس کا دل قوی ہو اور وہ سیوا جی کے مقابل میں اپنی جد و جہد کو اور تیز کر دے ۔

معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب کو نصیری خان کی کارگزاری سے بہت اطمینان ہے لیکن اس نے اس کے لیے منصب میں جتنے اضافے کی کوشش کی تھی ، اس میں اب تک کامیاب نہیں ہو سکا ۔

بنصیریخان : بعنایت بیغایت ، مختص بوده بداند که عرضداشت آن مخلص عقیدت آئین ، بوساطت حاضران انجمن اقبال موطن ، از نظر خجسته اثر گذشته ، آنچه معروض داشته ، پیرایۂ وضوح گرفت ۔

امر جلیل القدر شرف صدور می یابد که در این ولا ، نسیم نصرت و فیروزی از مهب الطاف ایزدی وزیده ، قلعۂ کلیان که در متانت و حصانت بی نظیر است ، بمبارکی و فرخندگی مفتوح گردید و اولیای دولت قاهره را استظهاری تازه و مخالفان تیره بخت را حسرت و خذلان بی اندازه ، حاصل شد و خان محمد با تمام سپاه بیجاپور ، از آب بهیوره گذشته ، بدان صوب رفته ، اثری ازانها در این طرف آب نمانده ۔ بنابران باید که آن مورد مراحم بی کران ، بدین مژدۂ نشاط افزا مستبشر گردیده ، با خاطر جمع و دل قوی ، در آن حدود بسر برد و در تجسس و تفحص اخبار سیوای نکبت شعار و سایر مقهوران آن نواحی ، جد و جهد مبذول داشته ، با خبر باشد و همگی سعی مصروف آن سازد که رعایا و برایا ، از تفرقه برآمده ، سرگرم زراعت و امارت توانند گردید و مهمات آن ولایت نسق یافته ، غبار شورش که مرتفع شده بود ، بواقعی فرو نشیند ۔ اضافۂ پانصد سوار که از پیشگاه خلافت ، بآن سزاوار لطف و مرحمت ، عطا شده ، مبارک باشد ۔ اگرچه در برابر خدمتی که ازو بوقوع آمده و آنچه دربارۂ او عرضداشت نموده بودیم ، بایستی عنایت بیش ازین بظهور آمد ۔ لیکن چون هنوز کار بسیار است و ازان مخلص جلادت نشان ، چشم داشت خدمات

نمایان داریم ، انشاء الله تعالیٰ در ترقیٔ مراتب او هیچ گاه (ص : ۴۰۲ ب) توجه والا دریغ نخواهد گشت ۔

——:o:——

و ۲۷

اورنگ زیب نے نصیری خان کو سیوا جی کی مہم پر تعینات کیا ہے ۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ نصیری خان کے بعض افسروں ، مثلاً تاتار بیگ وغیرہ نے حق الخدمت بطریق احسن انجام دیا ہے ۔ اورنگ زیب ان کی کارکردگی کے بارے میں رپورٹ مانگتا ہے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی کے لیے ان کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے ۔ اس کی سند دفتر دیوانی سے جاری کی جاتی ہے ۔ اس خط کے مطالب سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ سیوا جی امان کا خواستگار ہے ۔ یہ خط تاریخی ترتیب کے لحاظ سے پہلے کا معلوم ہوتا ہے ۔

بنصیربخان : بعنایت پیشگاه والا ، مستبشر گشته بداند که دو عرضداشت آن خلاصهٔ مخلصان ، متواتر بوساطت سعادت اندوزان بزم حضور پر نور ، بشرف مطالعهٔ عالی رسیده ، مطالب معروضه ، معلوم رای خورشید ضیای ممالک آرا گردید ۔

امر والا قدر زینت صدور می یابد که آنچه از تلاش و تردد تاتار بیگ عرضه داشت نموده ، پیش ازین بسامع علیا رسیده ، عیوض جاگیر موصیٰ الیه که تغیر شده ، در پرگنهٔ کره نمونه مرحمت فرموده ، امر نمودیم که دیوانیان سند تنخواه بدهند ۔ طلب اضافهٔ اوهم ، بعد ازان که حکم پذیرای از درگاه معلیٰ برسد ، تنخواه خواهد گردید ، او را مستمال ساخته ، سرگرم خدمت بدارد که فراخور جانفشانی ، سربلندی خواهد یافت ۔ چون بآن نتیجة العظام ، از بارگاه خلافت ، پرلیغ رفته که حقیقت جمعی را ، که با او تردد نموده اند ، بپایهٔ سریر سلیمانی عرضه دارد ، تا موافق حالت ، باضافه سرفراز شوند ، تا برای برادر خود و رستم ، بدرگاه والا جاه عرضداشت کند ۔ آنچه در جواب مکتوب سیوای مخذول منکوب نوشته ، مستحسن افتاد ۔ اگرچه استیصال آن بد مآل لازم است ،

بعد ظهورِ عصیان و عدوان ، چهرهٔ امان را در آئینهٔ خیال نخواهد دید ۔ لیکن اگر مطابقِ نوشتهٔ آن مورد المراحم ، کاربند گردیده ، معتمدی را بفرستد و ملتمساتِ او ، قابلِ آن باشد که معروض توان داشت ، صورتِ مدعات و مطالبِ او را ، بوسیلهٔ عرایض مسامعِ والا برساند ۔ در پاسِ مراسمِ حزم و احتیاط و آگهی و هوشیاری ، دقیقهٔ از دقایق نا مرعی نداشته ، توجهِ خاصِ ما را ، شاملِ حالِ خویش شناسد ۔

——:o:——

و ۲۸

بیجا پور کی فوج سے اورنگ زیب کی صلح ہوگئی ہے اور صلح نامے کے مطابق انھوں نے پرلدہ کا قلعہ نصیری خان کے سپرد کر دیا ہے ۔ اورنگ زیب چھوٹی سی چھوٹی جزئیات پر بھی نظر رکھتا ہے اور ہدایت کرتا ہے کہ بیجا پوری فوج جب قلعے کو خالی کرے تو اس پر کڑی نگرانی رکھی جائے تاکہ وہ قلعۂ پرندہ کی توپیں اپنے ساتھ نہ لے جا سکیں ۔

بنصیریخان : بعنایتِ بیغایت ، مباہی گشته بداند ۔ عرضداشتی که بعد وصولِ سعادت حصولِ نشانِ والا شان ، ارسال داشته بود ، بوساطتِ باریافتگانِ قدسی انجمن از نظرِ انور گذشته ۔ مطالبِ معروضه پیرایهٔ وضوح گرفت ۔

امرِ رفیع القدر ، زینتِ صدور می یابد که چون در این وقت ، بیجا پوریان از خوابِ پندار بیدار شده ، تن بقبولِ احکامِ مطاعه در داده اند و قلعهٔ پرنده داخلِ مصالح گردیده و احتمال دارد که از توپخانه و اشیایِ دیگر که در آن قلعه موجود است ، چیزی بر آورده ، بشولا پور که قلعهٔ مذکور چندان دور نیست ببرند ۔ بنابران باید که آن مخلصِ عقیدت آئین ، بمراسمِ حزم[1] و احتیاط پرداخته ، خبردار باشد تا قلعه دارِ آنجا ، پیرامنِ چنین حرکتی نتواند گشت و بر تقدیری که این قسمِ اندیشه بخاطرِ او راه یابد و خواهد که توپی از توپهای کلانِ آنجا را ، بشولا پور

۱۔ حزن ۔

نقل کند ، بمنعِ او پرداخته نگذارد که اراده از قوه بفعل آید و حقیقت را معروض دارد ۔ در این باب (ص : ۲۰۵ ا) تاکید دانسته ، دقیقهٔ از دقایق آگہی و ہوشیاری ، فرو نگذارد و توجہِ خاصِ ما را ، شاملِ حالِ خود شناسد ۔

—:o:—

۲۹ و

قلعهٔ پرنده اور اس کے مضافات کا علاقہ ممالکِ محروسہ میں شامل ہو چکا ہے ۔ نصیری خان کو ہدایت کرتا ہے کہ مغلیہ فوج کے سپاہی یا بیجا پوریوں کے حوالہ دار رعیت پر زیادتی نہ کریں ۔

بنصیریخان : بعنایت و بیغایت ، مباہی گشته بداند ۔ عرضداشتِ آن مخلصِ عقیدت آئین ، بوساطتِ باریافتگانِ قدسی انجمن ، بعزِ مطالعهٔ گرامی رسیده ، امرِ والا قدر شرفِ صدور می یابد که چون پرنده و مضافاتِ آن با سایر ولایتِ کوکنِ نظام الملک ، داخلِ ممالکِ محروسهٔ پادشاہی گردیده ، عنقریب جمیع قلاع و محالِ آنجا ، بتصرفِ اولیای دولتِ قاہره خواہد در آمد و دلاسا و استمالهٔ رعایا در نگاہبانی و صیانتِ آن ولایت ، از دست انداز و تاراج لازم ، بنابران باید که آن مورد المراحم ، ہمین که بآن حدود برسد ، محافظت و حراستِ مواضع و محالِ آن ضلع را وجہِ قصد ساخته ، در این باب اہتمامِ تمام ، بظہور آورد و نگذارد که لشکرِ ظفر اثر یا از عمال و حوالہ دارانِ بیجا پوری آسیبی بسکنهٔ آن ولایت تواند رسید ۔ بموجبِ فرموده عمل نماید و توجہِ خاصِ ما را ، شاملِ حالِ خویش شناسد ۔

—:o:—

۳۰ و

نصیری خان سیواجی کی گھڑ چڑھی فوج پر کڑی نظر رکھ رہا ہے ۔ اور اس کی اطلاعات برابر اورنگ زیب کو بھیج رہا ہے ۔ اورنگ زیب سیواجی کے معاملے میں احتیاط اور ہوشیاری سے کام

لیتا ہے ۔ غالباً اسی لیے اس نے اس سے پہلے کا مکتوب اپنے منشی سے بھی پوشیدہ رکھنے کے لیے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے ۔ سیوا جی کی ابھی تک خاطر خواہ طور پر سرکوبی نہیں ہوئی ہے ۔ اس لیے نصیری خان کو یہی ہدایت ہے کہ وہ اپنی جگہ سے ہرگز حرکت نہ کرے ۔

بنصیریخان : بعنایتِ بیغایت ، مختص گشتہ بداند کہ عرایضِ آن مخلصِ عقیدت آئین ، متواتر بعزِ مطالعہ رسیدہ ، مطالبِ معروضہ ، معروضِ رایٔ خورشید ضیای عالی گردید و کیفیتِ ارادۂ سیوایٔ بد نہاد ، بہ نمطی کہ در عرضداشتِ اخیر مندرج بود بوضوح انجامید ۔

امرِ جلیل القدر زینتِ صدور می یابد کہ چون عمدۂ خوانینِ زمان ، قدوۂ وزرایٔ دوران ، خانِ رفیع مکان ، معظم خان ، دویمِ شہرِ حال ، از قدسی خدمت دستوری یافتہ ، بجناحِ استعجال ، بصوبِ پرنده شتافتہ ، عنقریب بآنجا می رسد و در این وقت ، آن مقہورِ تیرہ رای چنین اندیشہ نمودہ ، در صددِ تہیجِ غبارِ فساد است ، خالی گذاشتنِ آن ضلع ، صلاحِ دولت نیست و بندہای پادشاہی کہ از عدمِ دور اندیشی و معاملہ دانی ، بمقتضایٔ مصلحت ، کارِ پیر و مرشد و ولی نعمتِ خود را منظور نداشتہ ، عازمِ بارگاہِ خلافت بگردیدہ[1] اند ۔ حسب الحکمِ جہان مطاع ، معاودت نمودہ ، درین چند روز ، بموکبِ نصرت طراز ، خواہند پیوست ۔

بنابران باید کہ آن خلاصۂ فدویان از استماعِ حکمِ طلب کہ باو صادر شدہ ، خود را ، مضطرب نساختہ ، مطابق منطوقِ گرامی مثالی کہ پیش ازین بخط مبارکِ عالی قلمی گردیدہ ، بعمل آورد تا رسیدنِ خانِ مشارٌ الیہ ، با ہمراہانِ خویش ، در جایٔ کہ ہست ، باستقلالِ تمام بسر برده ، اصلا ازان مقام حرکت نکند و بہ ہمین وتیرہ ، در تجسسِ اخبارِ آن مخذولِ ادبار شعار ، جدِ فراوان مصروف داشتہ از تذبذب و نگرانی بر کنار باشد و بعدِ وصولِ خانِ رفیع مکان بآن حدود ، و فراغِ خاطرِ اولیایٔ

---

۱ ۔ نگردیدہ ۔

دولتِ گردون مآثر ، از ضبطِ قلعهٔ پرنده ، بصلاحِ آن (ص : ۲۰۵ ب) عمدة الخوانین، بموجبِ حکمِ اقدسِ اعلیٰ کاربند شود ۔ در بابِ مساعدهٔ جمعی از دکھنیان کہ بدلاسای او آمده اند ، امرِ والا عزِ نفاذ می یابد کہ نظرِ بجمعیتِ آنها نموده ، سرِ صد سوار ، دو ہزار روپیہ ، از خزانهٔ احمد نگر گرفته ، بآنها بدہد ۔ سیادت و نجابت مرتبت ملتفت خان بر طبقِ نشانی کہ باو صادر گشته ، در تنخواهِ زر ایستادگی نخواهد کرد ۔ تجویزِ تعمیرِ شکست و ریختِ قلعهٔ سرکانو و گذاشتنِ تهانه در آنجا ، مستحسن افتاد ، بضیاء الدین امین تاکید کنند کہ بزودی مرمتِ ضروریِ قلعه نموده ، بہ استحکامِ آن بپردازد ۔

عنایتِ خاصِ ما را ، دربارهٔ خویش ، روز افزون شناسد ۔

—:o:—

و ۳۱

نصیری خان بیجا پوریوں کے ساتھ صلح نامے کے بعد برہان پور جا چکا ہے ۔ اس خط میں اسے اورنگ زیب نے از سبیلِ استعجال واپس آنے کا حکم دیا ہے ۔ ظاہر ہے کہ یہ مکتوب بہت پہلے کا ہے ۔ نصیری خان کی اصلی تعیناتی خاندیش کے صوبے میں تھی ۔ برہان پور اس کا صدر مقام تھا ۔

بنصیریخان : بعنایتِ موفوره ، مستبشر گشته ، بداند کہ چون در این ولا ، بیجا پوریانِ بی عاقبت ، از راهِ کوته اندیشی ، در سرانجامِ پیشکشِ بادشاہی و تسلیمِ قلاعِ ولایت ، باظہارِ آثارِ تعلل و تهاون پرداخته ، مستوجبِ تنبیه گردیده اند و این معنی را ، بدرگاهِ جهان پناه معروض داشته ، التماس نموده ایم کہ بآن موردِ مراحمِ بیکران و دیگر بندہای بارگاهِ معلیٰ کہ در برہان پور عنان باز کشیده اند ، فرامین و احکامِ مطاعه صادر شود کہ تا انصرامِ این مہم ، در این حدود بسر برده ، لوازمِ خدمت بجا آورند ۔ بنابران امر می شود کہ آن خلاصهٔ مخلصانِ عقیدت آئین ، بمجردِ اطلاع ، بر قدسی مضامینِ این گرامی مثال ، عزیمتِ دریافت

ملازمت را مصمم ساخته ، با قابل المرحمت والاحسان ، رستم[خان] ، بجناح استعجال بشتابد و مکث و امهال را مجال نداده ، بسرعت هر چه تمامتر ، روان شود ـ توجهات خاص ما را ، شامل حال و کافل آمال خویش دانسته ، خاطر اخلاص مآثر ، از جمیع جهات ، مطمئن دارد ، والسلام ـ

——:o:——

و ۳۲

اس فرمان کی تاریخ معین کی جاسکتی ہے ـ اورنگ زیب تخت شاہی پر جلوس اجلال کر چکا ہے ـ نصیری خان غالباً ابھی تک دکن میں ہے اور اس پر صورت حال پورے طور پر واضح نہیں ہوئی ـ اورنگ زیب اسے فوری طور پر آگرے میں حاضر ہونے کا حکم دیتا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ اسے پنج ہزار ذات اور سوار کا منصب اور خان دوران کا خطاب عطا کیا جائے گا ـ

بنصیریخان : سیادت و نجابت پناه ، امارت و ایالت دستگاه ، مورد مراحم بیکران ، سزاوار صنوف مکرمت و احسان، نصیری خان ، بعنایت بیغایت پیشگاه سلطنت، مستظهر گشته بداند ـ عرضداشتی که بعد وصول سعادت حصول مثال مکرمت تمثال ، ببارگاه جاه و جلال ، ارسال داشته بود ، بوساطت حاضران محفل اقبال منزل ، بعز مطالعهٔ گرامی رسیده ، مطلوب معروضه ، پیرایهٔ وضوح گرفت ـ

حکم اقدس اعلیٰ از مکمن ذره پروری ، شرف صدور می یابد که اگرچه سوابق عواطف و مراحمی که بر وجه اتم ، شامل حال او ، گردیده و حسن عقیدت و ارادتی که آن مهبط الطاف بیکران ، نسبت باین درگاه دارد ، مقتضیٔ آن بود که خاطر اخلاص مآثر را ، از رهگذر بعض امور جزئیه ، متردد نساخته و بمجرد اطلاع ، بر نوید عفو هفوات ، سر از پا نشناخته ، بحضور پر نور بشتابد و التماس اصدار عهد نامه که شیوهٔ بیگانگان است ، ننماید ـ

لیکن چون برایٔ مزید احتیاط ، این قسم خواهشی کرده بحصول

این مامول مستدعی گشته بود ، بنابران بمقتضای فرط (ص - ۲۰۶ ا)
بنده نوازی ملتمس اورا پایهٔ قبول بخشیده ، این منشور لامع النور را ،
که بخط قدسی نمط خاص و نقش پنجهٔ مبارک زینت نفاذ یافته ،
صادر گردانیدیم و مقرر نمودیم که برگاه آن مورد مراحم بی پایان ،
بسعادت ملازمت رسیده ، از استیلام عتبهٔ علیه ، ناصیه افروز شود ، اورا
بمنصب پنج هزاری ذات و سوار و خطاب خان دوران سرفراز فرمائیم و
تاوقتیکه امری منافی صدق اعتقاد و رسوخ اخلاص ازو سر نزند ، سخن
غرض آلود هیچکس را ، در حق او نشنویم و نظر عنایت و التفات خاص
ازو دریغ نداریم - باید که بدین مژدهٔ دولت افزا ، اعتضاد و استظهار
فراوان ، حاصل نمود و خاطر بهمه جهت جمع داشته ، عزیمت آستان بوس را
تصمم دهد و هرچه زود تر ، بامضای قصد خویش پرداخته ، باجهان جهان
امیدواری ، روان گردد -

انشاء الله تعالیٰ بیش ازانچه بتصور او در آید ، مشمول عنایت
و مراحم گشته ، بگوناگون تلطفات ، امتیاز خواهد یافت -

——:o:——

و ۳۳

نصیری خان جو نوازش شاہانہ اور خطاب سے سرفراز ہو چکا ہے
محمد شجاع کے تعاقب میں مشرق صوبوں کی طرف بھیجا گیا ہے - اسے
صوبہ الہ آباد کا صوبیدار مقرر کیا گیا ہے - نصیری خان دریائے کوسی
کو پار کر کے الہ آباد کا رخ کر رہا ہے - اپنی عادت کے مطابق
اورنگ زیب کی ہدایات، مہم کی جزئیات پر بھی مشتمل ہیں -

بنصیریخان ملقب بخطاب خاندوران : بعنایت بیغایت پیشگاه
خلافت ، سر بلند گشته بداند که چون درینولا ، از مفاوضهٔ پادشاه زادهٔ
جهان و جهانیان که بیست هشتم شهر رمضان المبارک ، مرقوم شده و نقل
آنچه در جواب رقیمهٔ سطور نگارش یافته ، نزد آن خلاصهٔ مخلصان مرسل

گردیده ، پیرایهٔ وضوح گرفت که آن والا مقدار ، تعاقب ملحد زادهٔ گلان را تقریب ساخته ، از کوسی[1] گذشته قصد سمت اله آباد نموده اند ـ

بنا بران حکم جهان مطاع آفتاب شعاع ، شرف صدور می یابد که آن زبدهٔ فدویان خاص ، در طیّ مراحل و قطع منازل ، سرعت هرچه تماتر بکار برده ، پیش ازانکه ایشان بدان حدود بیایند ، خود را به اله آباد برساند و قلعه دار آنجا را ، بایصال فرمان لازم الاذعان پادشاهی و منشور لامع النور شاهی ، سرافرازی بخشیده ، حصن مذکور را بهر عنوان که دست دهد و میسر شود ، مستخلص ساخته ، بتصرف در آورد و سر انجام قلعه بواقعی نموده ، باتمامیّ بندهای درگاه جهان پناه ، مثل مورد مراحم بیکران ، اخلاص خان وغیره که بهمراهیّ او تعین شده اند و بهر کدام از آنها دراین باب فرمان رفته ، نوعی بمراسم بندوبست ولایت و ضبط معابر و سبل بپردازد که بزودی ، آثار امنیت و آبادی بظهور آمده ، مهمات مالی و ملکی نسق شایسته پذیرد و لشکر آن طرف را مجال آن نماند که از سرحد پٹنه ، قدم بیشتر تواند گذاشت و در وادیّ تفحص استخبار ، سعی موفور نموده ، سوانح و وقایع آن سمت را ، مفصل و مشروح ، بتواتر و توالی معروض دارد و مراسم حزم و احتیاط را ، نوعی که در چنین اوقات مرعی باید داشت بجا آورده ، در این باب بتقصیر (ص : ۲۰۶ ب) از خویش راضی نگردد ـ

بر تقدیری که قبل از وصول آن امارت و ایالت دست گاه ، باله‌آباد و بدست آمدن قلعهٔ ایشان ، در ره نوردی استعجال نموده ، بآن حوالی بیایند و این خبر مطابق نفس الامر ، مسموع شود ، باید که بهر جا این مقدمه برو ظاهر گردد عنان باز کشیده ، توقف کند و بگردآوری همراهان و حسن سلوک با آنها و فراهم آوردن جمعیت و استمالهٔ و تالیف قلوب زمینداران که اصل کارهان است ، بآئین نیکو بپردازد و باعتضاد و تائیدات

---

۱ - کوی ـ

نا متناهیٔ الٰهی و میامنِ آثارِ اقبال لایزالِ پادشاهی ، مستظهر گشته ، باخاطر جمع و دلِ قوی ، بند و بستِ ولایت متعلقهٔ صوبه داریٔ خود را ، وجهِ قصد سازد و حقیقت را عرضداشت نماید ـ

ازانجا که تربیتِ آن شایستهٔ الطافِ بی پایان ، مطمحِ نظرِ خورشید اثر گردیده ، باوجودِ علم بظهورِ بعضی مراتب ، اورا عزِ اختصاص بخشیده ایم که شاید مصدرِ کاری نمایان تواند شد ، تابدان وسیله آنچه در بارهٔ مکنونِ ضمیرِ منیر است ، بر فرازِ بندهای جلوه نموده ، تارکِ امتیازِ او ، از همسران بلک از فرقِ فرقدان بگذرد ـ یقین که قدرِ این الطافِ خاص دانسته ، چنانچه از صدقِ عقیدت و بندگیِ چنان مخلصِ فدوی سزد و شاید ، در تقدیمِ خدمتِ مرجوعه ، خواهد کوشید ـ توجهاتِ ظاهری و باطنیٔ اشرف را ، دربارهٔ خویش ، افزون شناسد ـ

——:o:——

*

شاہ بیگ خان کے نام

۱۵

یہ صوبیداری دکن کے آخری زمانے کا مکتوب ہے جب کہ اورنگ زیب نے بیجا پور سے کوکن کا علاقہ لے لیا تھا ۔ دربار بیجا پور کی طرف سے اس علاقے کا حاکم ملا احمد تھا ، جو در پردہ اورنگ زیب سے مل گیا تھا لیکن اُس کا دل صاف نہیں تھا ۔ اس کے ملازمین نے سرحد جنیر پر ایک نیا قلعہ تعمیر کیا تھا جس کو منہدم کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ ظاہر ہے کہ اس دور دراز سرحدی علاقے میں جہاں ابھی تک سیواجی اپنی تخریبی کارروائیوں سے باز نہیں آرہا تھا ، ایک نئے قلعے کی تعمیر خطرے سے خالی نہیں تھی ۔

بشاہ بیگ خان : امارت و ایالت دستگاہ ، قابل المرحمۃ والا احسان ، شاہ بیگ خان ، بعنایتِ سلطانی ، مباہی گشتہ بداند کہ چون در این ولا ، بمسامعِ اقبال رسیدہ کہ گماشتہای عدالت و نصفت مرتبت کہ متکفلِ مہماتِ کوکن اند ، در سرحدِ جنیر قلعۂ جدید احداث نمودہ اند ۔ بنابرانِ شجاعت شعار ممریز فوجدارِ جنیر ، ملازمِ سرکارِ نامدار و سایر بند ہای پادشاہی کہ در آن حدود جاگیر دارند ، مامور گردیدہ اند کہ باتفاق بدان طرف رفتہ ، قلعۂ مذکور را منہدم و مسمار ساختہ ، اثری ازان نگذارند ۔ باید کہ آن موردِ مراحمِ بیکران نیز ، بمجردِ ورودِ این دیباچۂ عزت و شرف بموجبی کہ قبل ازین ، از مکتوبِ امارت و ایالت منزلت ، مرشد قلی خان معلوم شدہ ، پسرِ خود را باجمعیتِ دویست ؟ ہزار از مردانِ کار تعین کنند کہ جلد و چسپان ، بشجاعت شعارِ مومیٰ الیہ رسیدہ و در تقدیمِ این خدمت با او شریک گشتہ ، مساعیٔ جمیلہ بظہور آورند و شرایطِ اتفاق بواجبی بجا آوردہ ، تا آن قلعہ را با زمین برابر نسازند ، مراجعت ننمایند ۔ در این باب ، قدغنِ تمام دانستہ ، امرِ لازم الامتثال را ،

بقدمِ اذعان تلقی کند و عنایتِ ما را دربارۂ خویش ، روز افزون شناسد ۔

—:o:—

۲۵

اورنگ زیب مہمِ گولکنڈہ پر روانہ ہو رہا ہے ۔ وہ گولکنڈہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۰۶۶ھ کو پہنچا تھا ۔ شاہ بیگ خان کو جو اس زمانے میں احمد نگر کا قلعہ دار تھا ، حکم دیا گیا ہے کہ وہ لشکر میں شریک ہونے کے لیے روانہ ہو جائے ۔

بشاہ بیگ خان : بعنایتِ والا ، مباہی گشتہ بداند ، عرضداشتی کہ در این ولا ، ببارگاہِ اقبال ارسال داشتہ بود ، بوساطتِ حاضرانِ سلطنت مناط ، از نظرِ فرخندہ اثر گذشت ۔ امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد کہ مقتضای[1] کارِ طلبی و حسن عقیدتی کہ اورا در خدمتِ ماست ، آن بود کہ در این وقت کہ رایاتِ عالیات ، بمبارکی متوجہِ ولایتِ گلکنڈہ است ، آن امارت مرتبت ، التماس بودنِ خود ، در رکابِ نصرت انتساب می نمود ۔ اکنون کہ آن سزاوارِ احسان را ، بندۂ قدیمِ کارآمدنی[2] باجمعیت تصور فرمودہ ، می خواہیم[2] کہ درین مہم ، ملازمِ موکبِ ظفر قرین باشد و سیادت و نجابت پناہ ، ملتفت خان را ، بجای[2] حراستِ قلعۂ احمد نگر تعین نمودہ ، سیومِ شہرِ ربیع الثانی کہ ساعت نہضتِ والا بصوبِ مقصد است ، رخصتِ آن طرف خواہیم فرمود ۔ باید کہ آن شایستہ عنایت ، بمجردِ رسیدنِ خان مومی الیہ بآنجا ، مقالیدِ قلعہ را بدو سپردہ ، باتمامی[2] جمعیتِ خویش ، روانہ حضورِ پر نور گردد ۔ توجہ خاص ما را شاملِ حالِ خود شناسد ۔

—:o:—

۱ ۔ بمقتضای

۲ ۔ خواہم

۳۵

اس مکتوب کی تاریخ ایک حد تک متعین کی جا سکتی ہے۔ مہم گولکنڈہ میں شہزادہ سلطان نے حیدر آباد کا شہر فتح کر لیا ہے اور اورنگ زیب بھی عنقریب وہاں پہنچنے والا ہے۔ شاہ بیگ خان کو بیڑ کا پرگنہ جاگیر میں عطا کیا گیا ہے۔ دکن میں مرشد قلی خان، دیوان صوبہ نے علاقے کی آبادی اور معموری کے ضمن میں بہت کام کیا تھا۔ اورنگ زیب ہدایت کرتا ہے کہ شاہ قلی بیگ بھی اپنی جاگیر کے علاقے کی ترقی اور بہبود پر خاص توجہ دے۔

شاہ گولکنڈہ ۵ ربیع الثانی ۱۰۶۶ھ کو حیدر آباد کا شہر چھوڑ کر قلعۂ گولکنڈہ میں قلعہ بند ہو گیا ہے۔

بشاہ بیگ خان ۔ بعنایت والا، مباہی گشتہ بداند عرضداشتی کہ در این وقت بدرگاہ اقبال ارسال داشتہ بود، بوساطت باریافتہای محفل فیض منزل، از نظر انور گذشتہ، مطالب معروضہ سمت وضوح گرفت۔

امر رفیع القدر زینت صدور می یابدکہ بمقتضای عطوفت و ذرہ پروری، نظر بانکہ جمیع محال تیول او، بیکبار در عین تحصیل تغیر بشود عوض دو محال پرگنہ وزدوال را، بجہت تنخواہ او بخاطر آوردہ بودیم۔ اکنون کہ آن مورد مراحم بی کران، در باب پرگنہ بیڑ التماس نمودہ، از روی بندہ نوازی، ملتمس آن سزاوار احسان را درجۂ پذیرای بخشید۔، پرگنۂ مذکور را بجاگیر او مقرر فرمودیم۔ باید کہ قدر این عنایت نمایان را دانستہ، در ازدیاد آبادی و معموری آن پرگنۂ عمدۂ وسیع کہ وزارت و کفایت دستگاہ، مرشد قلی خان، در این چندگاہ، بحسن سعی و اہتمام، آن را بسیار پیش آورد، مساعی نیکو بتقدیم رساند و محمد امین پسر خود را با صد سوار بآنجا فرستادہ، خود با باقی جمعیت، بی توقف بملازمت لازم السعادت ما بشتابد۔

و از آنجا کہ فرزند عزیز سعادت مند کامگار نامدار، بتائید ایزد متعال، پنجم شہر حال، لشکر نکبت اثر قطب الملک مدبر را منہزم

ساخته ، بلدهٔ حیدر آباد را مسخر گردانیده و رایات عالیات ظفر آیات ما ، در ضمان تائید ربانی بیستم این ماه ، بر ساحت گلکنده ، پرتو سعادت خواهد انداخت و بعون عنایت الهی ، بهان روز بمحاصرهٔ قلعهٔ مذکور پرداخته ، سعی در تسخیر آن مصروف خواهیم داشت ۔ بنابران آن سزاوار الطاف بی پایان ، در طیٔ مراحل (ص : ۲۰۷ ب) سرعت نموده ، بزودی خود را بخدمت ما برساند تا در این مهم ، با اولیای دولت ، شریک بوده ، بمراسم تردد و جان فشانی تواند پرداخت ۔ توجه و التفات ما را شامل حال خویش شناسد ۔

—:o:—

۴۵

یہ مکتوب فتح حیدر آباد کا ہے ۔ شاہ گولکنڈہ کے ساتھ صلح نامے کی شرائط میں پیشکش کی ادائیگی اور قلعهٔ رام گڑھ کا حوالے کرنا تھا ۔ چونکہ شاہ گولکنڈہ حسب عادت شرائط کو پورا کرنے میں بہت لیت و لعل کر رہا ہے ، اس لیے اورنگ زیب کا حکم ہے کہ اس وقت تک شاہ بیگ خان اپنی جمعیت کے ساتھ گولکنڈہ کے علاقے میں قیام کرے ۔ اس کے لشکری واپسی کے لیے بہانے تراش رہے ہیں ۔ اورنگ زیب ان کی حیلہ جوئی کو بڑی سختی سے مسترد کرتا ہے ۔ اس ضمن میں ان کے لیے فراہمیٔ رسد کے انتظام کا حکم بھی جاری کرتا ہے۔

بشاہ بیگ خان : بعنایت والا ، مباہی گشته بداند ۔ عرضه داشتی که بعد وصول سعادت حصول نشان خجسته عنوان ، بدرگاه اقبال ارسال داشته بود ، بوساطت باریافتهای قدسی انجمن ، از نظر فرخنده اثر گذشته ، مطالب معروضه سمت وضوح گرفت ، حسب الاستدعایٔ بندهای پادشاهی که با او تعین اند بموقف عرض رسانیده که آنها مدت هفت ماه در یساق بوده اند و اسهان سواهیان لاغر و زبون شده ، از کار رفته و چون بر شگال

قریب است ، ہنگامِ مراجعت ، عبور از دریای گنگ وغیرہ ، دشوار خواہد بود و از رہگذرِ آذوقہ صعوبتی روی خواہد داد ۔

امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد کہ اظہارِ این مقدمہ ، از آن جماعہ کہ قدرِ عافیت و رفاہیت را ندانستہ ، کفرانِ نعمت می ورزند ، لغو و بی معنی است ۔ اگر آن ہا نیز مثلِ بندہای حضورِ معلیٰ و تیول دارانِ ہندوستان ، متواتر یساقِ قندہار می کشیدند و از جاگیر و خانمان جدا افتادہ ، انتظارِ مہم در کابل بسر می بردند معلوم آنہا می گردید کہ تعب و عسرت چہ می باشد ۔ ازین کہ روزی چند بنابرِ مصلحت ، در ولایتِ پادشاہی کہ ہمہ چیز در آنجا بہم می رسد ، باید بود ، اظہارِ این مقدارِ اضطراب چہ فایدہ دارد ۔ تا صورت یافتنِ مقدمہ وصولِ پیشکش و تسلیمِ قلعہ رام گڈہ بوکلای سرکارِ نامدار ، اقامت در آن حدود لازم است ۔

بدیوانِ صوبہ تلنگانہ ، نشانِ والا صادر شد کہ بدستورِ سابق ، در ارسالِ رسد تساہل نورزیدہ ، از ہر جنسِ آذوقہ کہ درکار باشد ، بآنہا رساند ، آن امارت مرتبت ، این قسم سخنانِ بی مغز و نا سپاہیانہ ، از آن جماعہ نہ شنود[۲] تا انصرامِ خدمتِ مرجوعہ در آنجا بودہ ، بہمین وتیرہ ، دستِ تعدی و نہب[۳] و غارتِ اہلِ لشکر را ، از سکنہ ولایتِ پادشاہی و قطبِ سیای شوکت و ابہت ، کوتاہ [نہ] سازد ۔

—:o:—

۵۵

یہ مکتوب خط (۵۰-۴) کے بعد کا ہے ۔ عہد نامے کی رو سے کرناٹک کے علاقے کو شاہِ گولکنڈہ اور میر جملہ معظم خان کی جاگیر میں تقسیم کر دیا گیا تھا ۔ لیکن علاقے کی حدود کو تعین

---

۱ ۔ آذقہ ۔
۲ ۔ نشود ۔
۳ ۔ نہیب ۔

کرنے کے بارے میں دونوں میں جھگڑا تھا ۔ شاہی فرمان کے مطابق اورنگ زیب شاہ بیگ خان کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر عازم کرناٹک ہو جائے اور اس علاقے میں فتنہ و فساد کا سدباب کرے ۔

بشاہ بیگ خان : بعنایت والا ، مباہی گشتہ بداند ۔ عرضہ داشتی کہ در جواب نشان والا شان ، بدرگاہ اقبال ارسال داشتہ بود ، بوساطت بازیافتہای قدسی انجمن ، از نظر انور گذشتہ ، مطالب معروضہ پیرایہ وضوح گرفت ۔

امر رفیع القدر شرف صدور می یابد کہ چون درینولا ، حکم جہان مطاع لازم الاتباع ، عز نفاذ یافتہ کہ آن امارت پناہ را ، با اکثری از بندہای تعین این صوبہ ، بکرناٹک بفرستیم کہ بسرعت ہر چہ تمامتر ، طی مراحل نمودہ ، خود را بقاضی محمد ہاشم وغیرہ (ص : ۲۰۸ ا) گماشتہای خان رفیع مکان ، سعادت نشان ، دستور وزرای دوران ، معظم خان ، رسانیدہ ، بدفع فتنہ ، کہ دران حدود بہم رسیدہ ، بپردازد و بعد فراغ از بندوبست و ضبط و ربط مہمات آن مملکت ، مراجعت نمودہ ، بقدسی خدمت بیاید ۔

بنابران امر می شود کہ آن مورد مراحم بیکران ، اطاعت حکم اقدس اعلیٰ را ، بر ذمہ عبودیت و بندگی لازم شناختہ ، بمجرد وصول این گرامی مثال کہ بمصحوب شجاعت شعار محمد رشید ، ملازم سرکار نامدار صادر شدہ ، توقف و اہمال را مجال نداداہ ، با تمامی جمعیت روانہ ناندیر گردد ۔ تا اجتماع افواج قاہرہ کہ بہمراہی او تعین شدہ اند ، در آنجا بسر بردہ ، ہمین رفقا باو ملحق گردند ، تکیہ بر عنایت الہی و اقبال لایزال پادشاہی نمودہ بصوب مقصد شتابد و این خدمت عمدہ را ، وسیلہ ترقیات نیکو دانستہ ، در تقدیم آن مساعی جمیلہ بظہور آورد و ہمگی اہتمام مصروف آن سازد کہ بعد درآمدن ، بولایت قطب الملک ، امری کہ سبب شورش و فساد تواند بود ، از کسی سرنزند ۔

——:o:——

٦٥

یہ مکتوب بھی مندرجۂ بالا مضمون کے ضمن میں لکھا گیا ہے۔ شاہ بیگ خان کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ بہ سرعت تمام کوچ کرتا ہوا میر جملہ کے گماشتے قاضی ہاشم سے ملحق ہو جائے، چونکہ اس کا گزر گولکنڈہ کے حدود سے ہوگا، اس لیے اسے ہدایت کرتا ہے کہ اس بات کی پوری احتیاط کرے کہ اس کے لشکری گولکنڈہ کی رعایا پر دست درازی نہ کریں۔

بشاہ بیگ خان: بعنایتِ پیشگاہِ سلطنت، مباہی گشتہ بداند کہ عرضداشت آن امارت[1] پناہ کہ بعد روانہ شدن بصوب کرناٹک، بدرگاہِ اقبال ارسال داشتہ بود، بوساطتِ باریافتہای گرامی محفل، از نظرِ خجستہ اثر گذشت۔

امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد کہ چون توجہِ عالی، در بابِ زود رسیدنِ آن موردِ مراحم بیکران، بسرحدِ منزلِ مقصود، متعلق است و خواہشِ خاطرِ دریا مقاطر آنکہ، او بسرعت ہر چہ تمام تر، بشجاعت مرتبت، قاضی محمد ہاشم پیوستہ، در تنبیہ و تادیبِ کوتہ اندیشان کہ در این ولا، باقبالِ روز افزون، مخذول و منکوب شدہ اند، با او شریک گردد۔ بنابران باید کہ در طیِ مراحل و قطعِ منازل کوتاہی نورزیدہ، کوچ در کوچ، بدان طرف بشتابدو انتظارِ فراہم آمدنِ تمامیِ ہمراہان نکشیدہ، با ہر قدر جمعیتی کہ تا وصول بسرحد با او تواند رسید، جلد و چسپان خود را برساند۔

و از آنجا کہ قطبِ سپاہیِ شوکت و ابہت، از رویِ عجز و الحاحِ تمام، التماس نمودہ اند کہ عبورِ افواجِ قاہرہ، از میانِ ولایتِ ایشان، اختلالِ مہماتِ آن مملکت است، امر می شود کہ اگر بعدِ وصول بسرحد، برآن ایالت دستگاہ ظاہر گردد کہ ورایِ طریقی کہ کیفیتِ آن، قبل ازین

---

۱ - عمارت۔

را او نوشته شد ، راهی دیگر مابین ولایت ایشان و ولایت بیجا پور جاری است و لشکر[1] ظفر اثر ، بآسودگی و زودی ، از آن راه بکرلاٹک خواهد رسید ۔

درین صورت ، جمعی را از گماشتهای آن مرکز دائرهٔ نیک اختری ، برسم راه بری همراه گرفته ، از میان ولایت ایشان بگذرد و بشرطی (ص : ۲۰۸ ب) که باین تقریب توقف واقع نشود و مقام نباید کرد و الا بهان طریق که مامور است روانه گشته ، اهتمام نماید که احدی ، دست تعرض ، برعایا و سکنهٔ ولایت آن محیط بسیط ابهت دراز نتواند کرد ۔ در این باب قدغن دانسته ، مطابق فرموده بعمل آورد و از تجویز تاخیر و درنگ پر حذر بوده ، در طی مسافت ، دقیقهٔ از دقایق سرعت ، فرو نگذارد ۔

——:o:——

۷۵

اورنگ زیب جب کسی لشکر کو مہم پر بھیجتا تھا تو لشکر کو بہ سرعت تمام سفر کرنے کے لیے متواتر ہدایات دیتا رہتا تھا ۔ یہ خط بھی اسی نہج کا ہے ۔ اس میں رسد رسانی کی فراہمی کے بارے میں بھی صریح احکامات ہیں ۔

بشاہ بیگ خان : بعنایت پیشگاه والا ، مباہی گشته بداند که چون در این ولا ، بمسامع علیه رسید که آن امارت مرتبت ، بحوالی سرحد ولایت قطب سپای شوکت و ابهت رسیده ، بجهت سرانجام غله مایحتاج دیگر در این طرف مانده ، پیش نمی رود ۔

بنابران امر رفیع القدر زینت صدور می یابد که باوجود آن همه کید و قدغن که در باب زود روانه شدن و سرعت طی مراحل فرموده ، ازان مورد مراحم بیکران ، مستبعد نمود که باین تقریب عنان باز

---

۱ ۔ بلشکر ۔

کشیده ، هنوز از سرحد نگذشته ، ازانجا که حسب الامر والا ، حاجب مقیمیٔ آن مرکز دایرهٔ نیک اختری ، بایشان نوشته که مردم سرحد خود را ، آگاه سازند که بعد وصول آن قابل اللطف والاحسان ، همه جا سرانجام آذوقهٔ ضروری می نموده باشند ، تا ازین رهگذر ، آسیبی برعایای محال ولایت ایشان نرسد ۔

باید که آن شجاعت و شهامت دستگاه که از روی وفور اعتماد بدین خدمت سرفرازی یافته ، در بند آذوقه نبوده ، اگر گاشتهای آن عمدهٔ اماجد کرام ، بموجب مقرر ، مایحتاج لشکر ظفر اثر را ، بی توقف و تعلل ، رو براه سازند و خاطر ازان مرجع گردد ، فبها و الا برای این مطلب ، مکث و امهال روا نداشته ، قدم براه گذارد و بعنوانی که میسر شود ، از ولایت ایشان ، آذوقه بدست آورده ، منزل بمنزل ، بصوب مقصد بشتابد و بهیچ وجه ، در سرعت سیر و زود رسیدن بکرناٹک کوتاهی ننموده ، از سوء ثمره تقاعد و تهاون ، پر حذر باشد و در عهده شناسد ۔

——:o:——

۸۵

مغلیہ فوج کو دکن کی مہمات میں سب سے بڑی دقت جو پیش آتی تھی ، وہ افسروں کی بد دیانتی اور ان کا تساہل تھا ۔ گولکنڈہ اور بیجا پور کی ریاستیں مغلیہ منصب داروں کو در پردہ رشوت دے کر اپنے ساتھ ملا لیتی تھیں اور وہ اپنے کارہائے منصب کی انجام دہی میں جان بوجھ کر تغافل اور تساہل سے کام لیتے تھے ۔ شاہ بیگ خان نے گولکنڈہ کے آدمیوں کی رہنمائی میں قریبی راستے کو چھوڑ کر ایک اور راستہ اختیار کر لیا ہے ۔ اورنگ زیب اسے حریص گردآوری مال کا طعنہ دیتا ہے اور اسے نہایت سختی سے راہ راست پر سفر کرنے کا حکم دیتا ہے ۔

بشاہ بیگ خان : بعنایت پیشگاہ سلطنت ، مباہی گشته بداند ۔ مدتیست که عرضداشت آن شجاعت و شهامت مرتبت ، نرسیده و معلوم

نیست که تا حال خود را بکرب که قابل المرحمت والاحسان ، قاضی محمد هاشم ، در آنجاست ، رسانیده یا هنوز در راه است و باین رفتاری که قرار داده تاکی بمقصد خواهد پیوست -

ازان امارت منزلت ، بعنایت مستبعد نمود که باوجود آن همه قدغن و تاکید در طیِ مراحل ، بدین مثابه کوتاهی ورزیده ، باغوای روباه بازان مزور ، از راهِ راست نزدیک منحرف گردیده ، طریقِ نا متعارف (ص : ۲۰۹ ل) در پیش گرفته و اختیار را بدستِ مجهولی که با او همراه نموده اند ، سپرده ، نمی داند بکجا می رود - اگر می دانستیم که آن سزاوارِ مرحمت ، درین سن و سال ، تا باین حد ، حریصِ گرداوریِ مال است و حقوقِ بندگیِ چهل ساله را فراموش کرده ، بخلافِ فرموده ، عامل خواهد گشت ، اصلا او را بدین خدمت تعین نمی فرمودیم -

بهمه حال ، اگر تا وصولِ این نشانِ والا شان بسرِ منزلِ مقصود رسیده باشد ، فبها و الا بمجردِ اطلاع ، بر قدسی مضامینِ این مثالِ دولت و اقبال ، ازان طریق که پیش گرفته ، منحرف گردیده ، براهِ راست روان شود و بزودی خود را بقاضیِ مومیٰ الیه رسانیده ، باتفاقِ او بمراسمِ بندوبستِ آنجا بپردازد و بعدِ فراغ از ضبط و ربط مهماتِ آن ولایت ، بصلاحِ مشار الیه ، عزیمتِ این صوب را تصمم داده ، مراجعت نماید - رفاقتِ کسِ قطبِ سپهرِ شوکت و ابهت ، تا آبِ کشن گنگ ، بس بود - از آنجا که او را پیش بردن معنی نداشت ، اکنون نیز اگر گماشتهٔ ایشان بر نگشته باشد ، او را رخصت کند و بهمگی سعی مصروفِ آن سازد که از عبورِ لشکرِ فیروزی اثر ، آسیبی بولایتِ متعلقه خانِ رفیع مکان جملة الممالک نرسیده ، مزروعاتِ آن سر زمین پامال نشود و از باز خواست آنچه ازو بوقوع آمده ، پر حذر بوده ، در عهده شناسد -

—10:—

۱- دانستم

۹۵

مہم گولکنڈہ کے بعد والئی گولکنڈہ نے وعدہ کیا تھا کہ کرناٹک میں مبر جملہ کی جاگیر کو واگزار کر دے گا ۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کے افسر ابھی تک اس کے بعض علاقوں پر قابض ہیں ۔ اورنگ زیب ہدایت کرتا ہے کہ شاہ بیگ خان اپنے ایک معتمد خاص کو بھیج کر علاقے کی حدود کی تشخیص کرائے ۔ اپنی ہدایات میں وہ احقاق حق اور رفع خصومت پر زور دیتا ہے ۔

بشاہ بیک خان : بعنایت پیشگاہ والا ، مباہی گشتہ بداند کہ چون در اینولا ، از عرضہ داشت خان رفیع مکان ، سعادت نشان ، قدوۂ وزرای دوران ، جملۃ الممالک کہ بخدمت عالی ارسال داشتہ بودند ، پیرایہ وضوح گرفت کہ گماشتہای قطب سیای شوکت و ابہت ، سوای محالی کہ از بارگاہ معلیٰ بایشان مرحمت شدہ ، برخی از پرگنات ولایت متعلقہ آن عمدۃ الخوانین را کہ تفصیل آن ، از نوشتجات جداگانہ ہویدا خواہد شد ، متصرف گردیدہ ، قدم از حد خود بیرون گزاشتہ اند و از پروانچہ آن مرکز دایرۂ نیک اختری کہ ہم در این ایام بحاجب مقیمی خود نگاشتہ اند ، بظہور انجامید کہ مردم آن زبدۂ امرای نامدار می خواہند کہ برسر محال اودکر کہ از قدیم ، در تصرف گماشتگان ایشان بودہ و حالا بآن سلالہ مجد و اعتلا مفوض گشتہ ، بیایند و جانبین ، برای تشخیص حدود ، التماس تعین معتمدی از بندہای حضور پر نور نمودہ اند ۔

بنابران امر رفیع القدر زینت صدور می یابد کہ چون امارت مرتبت ، تا حال از سرحد گذشتہ ، براہ راست روانہ مقصد شدہ ، عنقریب بآن حوالی خواہد رسید و با وجود مثل او بندۂ عمدہ ، دیگری را ، بدین خدمت مامور ساختن ، تحصیل حاصل است ، باید کہ آن مورد مراحم بیکران ، بمجرد وصول سعادت حصول این نشان عالی شان ، شرافت منزلت عبدالمعبود را کہ بر فہمیدگی (ص : ۲۰۹ ب) و راستی و درستی او اعتماد می توان کرد ، در این باب نشانی باو مرحمت فرمودہ ایم ، پیش از خود بانجا بفرستد کہ از قرار واقع ، بحقیقت این قضیہ وا رسیدہ ، اگر ظاہر شود کہ گماشتہای

قطب سپهر شوکت و ابهت ، مصدر چنین جرأت و بیباکی گردیده اند ، غیر کهم که از پیشگاه خلافت بقطب فلک ایالت عنایت شده ، بر قدر محالی که از ولایت متعلقهٔ خان رفیع مکان بتصرف در آورده باشند ، کام و ناکام از آنها گرفته ، بکسان خان مشار'' الیه بسپارد و سوای جمعی که بجهت ضبط مهمات بعض ولایت ایشان که در آن طرف است ، درکار بوده باشند ، باقی جمیعت آن سلالهٔ اکارم عظام را ، ازانجا بدر کرده ، روانهٔ حیدر آباد سازد و ڈاک چوکی خان رفیع مکان را ' بدستور قدیم دران راه بنشاند ۔

اگر قضیه بعکس این باشد ، درین صورت ، بشجاعت و شهامت دستگاه ، قاضی محمد هاشم ، که باو نیز نشانی مشتمل بر این مراتب ، صادر گردیده بگوید که مطابق آنچه در ظهر فرمان والا شان که قبل ازین ، از پیشگاه خلافت ، بنام او شرف صدور می یافته و نقل آن دراینولا مرسل شده ، مرقوم است و ثانی الحال کهم ازان مستثنیٰ کشیده عمل نموده تجاوز آن ، جایز ندارد و در پرگنات متعلقهٔ اودکر که در منشور مسطور مثبت نباشد ، دخل نکند ۔

یقین که آن قابل المکرمت والاحسان ، حسب فرمودهٔ کاربند گردیده ، بی مساهله و مداهنه ، در احقاق حق و رفع خصومت طرفین و نصب ڈاک چوکی خان دستور الوزرا و برآوردن جمعیت قطب سپهای شوکت و رفعت ازان مکان و فرستادن آنها بحیدر آباد مساعی جمیله بظهور خواهند آورد و خود را بزودی متعاقب عبد المعبود بقاضی مشار'' الیه رسانیده ، بدانچه مامور است ، قیام خواهد نمود ۔ عنایت ما را شامل حال خویش شناسد ۔

——:o:——

۱۰۵

اورنگ زیب کو اطلاع ملی ہے کہ جھگڑا حدود بندی سے

۱- حسب الفرموده

تجاوز کر گیا ہے اور گولکنڈہ کے افسر اپنی جمعیت کے ساتھ سرحد سے ۸۰ کوس بڑھ کر کرناٹک کے اور علاقے پر قابض ہو گئے ہیں ۔ وہ ہدایت کرتا ہے کہ شاہ بیگ خان افسرانِ گولکنڈہ کی زیادتیوں کا اچھی طرح سدِ باب کرے ۔

بشاہ بیگ خان : بعنایتِ پیشگاہِ والا ، مباہی گشتہ بداند کہ قبل ازین بآن ایالت مرتبت نشانِ عالی شان صادر شدہ کہ شرافت مآب عبدالمعبود را ، پیشتر از خود ، برایٔ تشخیصِ منازعت کہ بتقریب بعض محال ، میانِ گماشتہایٔ قطبِ سیہایٔ شوکت و ابہت و مردم خانِ رفیع مکان ، عمدۂ امرایٔ زمان ، قدوۂ وزرایٔ دوران ، بہم رسیدہ بفرستد کہ از قرار واقع بتفتیشِ این معاملہ پرداختہ نگذارد کہ جانبین از حدودِ متعلقۂ خود تجاوز بتوانند نمود ۔

در اینولا امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد کہ آن موردِ مراحمِ بیکران ، رفتنِ موصیٰ الیہ را بدان طرف موقوف داشتہ ، بر تقدیری کہ روانہ شدہ باشد ، باو بنویسد کہ پیش نرود و چون از عرایضِ خانِ مشار'' الیہ ہویدا گردیدہ کہ گماشتہایٔ قطبِ سپہرِ (ص : ۲۱۰ ل) امارت و ایالت ، سوای کہمم و قلعہ اودکر ، با مضافات آن کہ از بارگاہِ معلیٰ بایشان عطا شدہ و برخی از محالِ ولایتِ خانِ مذکور را بتصرف در آوردہ و از حدِ ولایتِ متعلقۂ خود گذشتہ ، قریبِ ہشتاد کروہ پیش رفتہ ، سرحد کردہ اند ۔ بنابران باید کہ آن خلاصۂ مخلصان ، بسرعت ہرچہ تمام تر ، بآنجا رسیدہ ۔

اگر ظاہر شود کہ گماشتہایٔ آن عمدۂ اماجدِ کرام ورای کہمم و مواضع اودکر ، چیزی کہ از محالِ ولایتِ خانِ رفیع مکان را ، متصرف گردیدہ اند ، ہرچہ گرفتہ باشند ، جبراً و قہراً از آنہا انتزاع نمودہ ، بمردمِ خانِ دستور الوزرا ، بسپارد و نگذارد کہ یک کورہ دیہی ازآن ولایت در تصرفِ آنہا بماند ۔ در این باب قدغنِ عظیم دانستہ ، از اغماض[1] و مداہنہ

۱۔ اغماز

پر حذر باشد و بزودی این مقدمه را ، باتفاق کسان سعادت نشان ، صورت داده ، تهاون مرضی و مستحسن نشناسد و هرچه قرار یابد ، کیفیت آن را ، مفصلاً عرضداشت نماید ۔

—:o:—

۱۱۵

اورنگ زیب پر اس قضیے کی صورت پورے طور پر واشگاف ہو گئی ہے ۔ اس کے احکام کی زبان سخت اور الفاظ نہایت جاندار ہیں ۔ وہ گولکنڈہ کے آدمیوں کو قصبہ[1] اودگر اور اس کے مضافات سے نکالنے کے احکام صادر کرتا ہے ۔ نیز لکھتا ہے کہ پٹواریوں کے کچے اندراجات سے اس کل رقم کا حساب بھیجا جائے جو گولکنڈہ کے آدمیوں نے کسانوں سے وصول کی ہے ۔ اودگر کا قلعہ قطب الملک نے اپنی لڑکی کی شادی کے جہیز میں شہزادۂ محمد سلطان کو دیا تھا ۔

بشاہ بیگ خان : بعنایت پیشگاہ والا ، مباہی گشتہ بداند کہ چون در این ولا کذب و بطلان دعوی[2] قطب سیای[3] شوکت و ابہت ، ہویدا گردیدہ بیقین معلوم شد کہ از مضافات قلعہ[4] اودگر ، ہیچ چیز قصبہ[5] نیز ، در تصرف گماشتہای[6] ایشان نبودہ و بمحض تزویر و تلبیس می خواستند کہ برخی از محال آن قلعہ را ، متصرف شوند و این ارادۂ نا صواب ، خلاف حکم اقدس اعلی است ۔

بنابران امر رفیع القدر ، زینت صدور می یابد کہ آن امارت مرتبت ، بمجرد وصول سعادت حصول این نشان لازم الاذعان ، سوای[7] قلعہ[8] اودگر آنچہ در این چند روز ، از قصبہ و مضافات قلعہ[9] مذکور ، بقبض[10] کسان آن عمدۂ اماجد کرام درآمدہ ، جبراً و قہراً از دست آنہا بر آوردہ ، بگماشتہای[11] زبدۂ خوانین زمان ، اسوۂ وزرای[12] دوران ، خان رفیع مکان ، جملۃ الملک تسلیم نماید و از محصول آن مواضع و محال ، ہرچہ عمال آن رفعت

۱۔ قضیہ

۲۔ نقیض

و ایالت پناه تحصیل کرده باشند ، کمیت آن را از کاغذ خام پٹواریان ، بواقعی تحقیق نموده ، معروض دارد ۔ از مردم ایشان که در آن ولایت[1] اند[2] بجز قلعه دار اودگر ، احدی نگذارد که در آن طرف تواند بود ۔

در این باب قدغن عظیم دانسته ، بی توقف و تعلل ، بموجب فرمودهٔ عالی ، کاربند گردد و از باز خواست مداهنه و مسامحه پرحذر بوده ، در عهده شناسد ۔

—:o:—

۱۲۵

یہ خط قلعهٔ کلیانی کی فتح کے بعد نہایت قریبی زمانے کا ہے ۔ ایک افسر کار سرکار میں مارا گیا ہے ۔ اس کے دو بیٹوں کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ انہیں دربار میں حاضر کیا جائے تاکہ ان کے حالات کے مطابق ان کی امداد کی جا سکے ۔ کلیانی کا قلعہ آخری شوال ۱۰۶۸ ھ کو فتح ہوا تھا ۔

بشاه بیگ خان : بعنایت بیغایت ، مباهی گشته بداند ، عرضداشتی که بعد وصول سعادت حصول نشان والا شان ارسال[3] نموده ، بتوسط باریافتگان محفل اقبال منزل ، از نظر خجسته اثر گذشته ، کیفیت بندوبستی که در آن ولایت ، بحسن سعی و اهتمام آن امارت مرتبت و دیگر بندهای درگاه (ص : ۲۱۰ ب) جهان پناه بظهور آمده ، پیرایهٔ وضوح گرفته ، مستحسن افتاد ۔

امر رفیع القدر زینت صدور می یابد که چون آن مورد المراحم را ، از روی[3] وفور اعتمادی که بر فرط شهادت و کاردانی او حاصل است ، بجهت پرداخت مهمات آن مملکت تعین فرموده ایم ۔ یقین که در تردد و تلاش بتقصیر از خود راضی نشده ، مهام آنجا را نوعی که باید ، سمت انتظام

۱۔ ولا

۲۔ یہاں 'ارسال' کا لفظ رہ گیا ہے

۳۔ آرزوی

خواهد بخشید و امید وار نتایج نیکو خدمتی بوده ، دقیقہ از دقایق جد و جهد فرو نخواهد گذاشت ۔ پسران شرزہ کہ در راہ بندگی بکار آمدہ ، بعد ازانکہ بحضور پرنور رسیدہ ، ملازمت نمایند ، فرا خور حالت ، مشمول عنایت و رعایت خواهند شد ۔ آنہارا امیدوار ساختہ سرگرم خدمت بدارد ۔ در این ولا بعنایت الہی و اقبال لایزال پادشاہی قلعہ کلیان ، کہ ہمت علیا متوجہ تسخیر آن بود ، در متانت و استحکام عدیل ندارد ، مفتوح شدہ ، بتصرف اولیای دولت قاہرہ در آمد و بتازگی چنین فتحی نمایان نصیب روزگار فرخندہ آثار گردید ۔ بدین مژدۂ بہجت افزا ، مسرت اندوز گشتہ ، مراسم شکر ایزد منان تعالیٰ بجا آوردہ و تا سہ روز شادیانہا نواختہ ، بہ بسط بساط نشاط و انبساط بپردازد ۔

عنایت ما را ، دربارۂ خویش روز افزون شناسد ۔

——:o:——

۱۳۵

شاہ بیجا پور نے صلح نامے کے مطابق قلعہ پرندہ اور کوکن کا علاقہ مغلیہ سلطنت کے حوالے کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔ ان علاقوں پر قبضہ کرنے کے لیے بادشاہ کی طرف سے معظم خان میر جملہ دیوان اعلیٰ کو مقرر کیا گیا ہے ۔ ان انتظامات کے پیش نظر شاہ بیگ خان کو ہدایت کی جا رہی ہے کہ اپنی جمیعت کے ساتھ کرناٹک سے واپس آ جائے ۔

بشاہ بیگ خان : بعنایت والا مبابی گشتہ بداند کہ چون در این ہنگام فرخندہ فرجام کہ آوان طلوع نیر اقبال اولیای دولت ابد اتصال و زمان نکبت و خذلان مقہوران بد مآل است ۔

بمسامع علیا رسیدہ کہ ساہوی بی عاقبت فتنہ سرشت ، از بندہ ہای پادشاہی و جمعیت عمدۂ خوانین زمان ، اسوۂ وزرای دوران ، خان رفیع المکان ، شکست برشکست خوردہ ، آوارۂ دشت ہزیمت گردیدہ و جوہر حبشی ، قلعہ دار کہول پر ، از ارادۂ خویش پشیمان شدہ ، قدم ادبار پس کشیدہ و

بندوبست آن ولایت ، صورت نیکو گرفته ، عنقریب خاطر دولتخواهان ، بواقعی از مهمات آنجا جمع خواهد گشت ـ

بنابران امر رفیع القدر شرف صدور می یابد که بعد از فراغ ، از مهم کوکنوار و کورم گنده که شرافت مآب ، قابل المرحمة والاحسان ، قاضی محمد هاشم و بندهای درگاه جهان پناه ، بدان طرف رفته اند و بزودی سمت انجام خواهد یافت و مراجعت قاضی مشارٌ الیه ، عزیمت این صوب را تصمیم دهد و براهی که قاضیٔ مذکور تجویز کند ، باتمامی همراهان ، بحضور پرنور شتابد و عرضداشت موسی الیه را ، در این باب ، با خود بیارد مجریٔ حسن خدمت آن مورد المراحم و رفقائی [از] آفریننده امیدوار نتائج باشد ـ

عنایت ما را ، دربارهٔ خود ، روز افزون ، شناسد و در عهده داند ـ

——:o:——

علی عادل خان حاکم بیجا پور و قطب الملک کے نام

ی ۱

یہ مکتوب اُس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب شاہ جہان کی علالت کی خبر سن کر آگرے کا رخ کر رہا تھا ۔ وہ علی عادل شاہ کو صورتِ حال سے آگاہ کرتا ہے کہ اس نے شہزادہ محمد سلطان کو برہان پور کی طرف کوچ کرنے کا حکم دے دیا ہے اور شہزادہ اعظم کو دکن کا صوبیدار مقرر کیا ہے ۔ وہ علی عادل شاہ کو ہدایت کرتا ہے کہ اپنے عہد و پیمان پر قائم رہے ۔ شہزادہ محمد سلطان یکم جمادی الاول ۱۰۶۸ء کو برہان پور کے لیے روانہ ہوا تھا ۔

بعلی عادل خان حاکم بیجا پور بالقابہ ۔ بعنایات علیہ و توجہات سنیہ ، مستبشر و مستظہر گشتہ ، بداند

عرضداشتِ آن سلالۂ اکارمِ عظام کہ ببارگاہِ سپہر احتشام ، ارسال داشتہ بود ، با عہد نامۂ مؤکد بہ ایمانِ کثیرالایقان و اشیائے مرسولہ ، مصحوب معتمد دولتخواہ قاضی نظاما رسیدہ بود ۔ بوساطت سعادت اندوزانِ محفلِ والا ، از نظرِ انورِ خورشید اثر ، گذشت و اطلاع بر کیفیتِ صدق عقیدت و ارادتِ آن امارت مرتبت کہ از مطاویٔ عریضہ و وثیقت نامہ و از تقریرِ مومی الیہ بابلغ وجہی ہویدا بود و موجبِ ازدیادِ موادِ توجہ و التفاتِ خاصِ خاطرِ فیض مآثر ، دربارۂ آن شوکت و ابہت دستگاہ گردید ۔

امرِ رفیع القدر از مکمنِ وفورِ مرحمت و عاطفت شرفِ صدور می یابد کہ چون دراین آوانِ میمنت اقتران کہ ہنگامِ طلوعِ نیرِ عالم افروزِ اقبال و آوانِ سطوعِ صبحِ گیتی آرای بیزوال است ، انتظامِ مہامِ جہان بانی

و کشورستانی ، وجه قصد مبارک گردیده ، همگی همت حق طویت ، مصروف برانست که باجنود تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی ، پای سعادت ، برکاب نصرت در آورده ، بتدارک آنچه از رهگذر نقیض امور بظهور آمده ، توجه مبذول فرمائیم ، تا غبار فتوری که در برخی از ممالک محروسه بلند شده ، بآب تیغ آتش بار بندهای ظفر شعار فرو نشسته ، ساحت مملکت کثیرالبسطت ، گلشن امنیت گردد وسیل فتنه که بتحریک میر جمله ، بولایت موروثی آن زبدهٔ مخلصان ، رو آورده در راه است ، رخ بگرداند -

چنانچه فرامین مطاعه که از پیشگاه خلافت پرتو نفاذ انداخته بود ، بعینه نزد دولت خواه عقیدت نشان ، محمد زمان ، مرسل گشته ، بصدق این ماجرا ناطق است - متوجه استیصال آن خاندان که حراست و صیانت آن ، از نتایج الطاف این درگاه است ، نتواند شد و رعایا و برایا که ودایع بدایع حضرت آفریدگار اند ، از حوادث و نوایب ، مصئون و محروس باشند و ابواب کامیابی و کامرانی ، بر روی روزگار اقاصی و ادانی ، مفتوح گردیده ، گلهای امانی در ریاض دولت جاودانی ، بشگفد -

بنا بران فرزند سعادت مند کامگار نامدار عالی مقدار نو باوهٔ بوستان سلطنت ، گزین ثمرهٔ شجرهٔ عظمت ، غرهٔ ناصیهٔ عزت و اقبال ، قرهٔ باصرهٔ ابهت و اجلال ، والا گهر ، سمی المکان ، محمد سلطان را ، با افواج قاهره و توپخانه از حد زیاده غرهٔ جمادی الاولی ، برسم منقلا ، بصوب بلدهٔ فاخرهٔ برهانپور ، عز دستوری بخشیدیم[1] و فرزند عزیز ارجمند ، برخوردار گرامی تبار ، فروغ خاندان شوکت و کامگاری ، چراغ دودمان دولت و بختیاری ، بیدار بخت فرخندهٔ طالع ، سلطان محمد معظم را ، با امارت و ایالت مرتبت ، شاه بیگ خان و جمعیت شایسته ، از امرا و بندها تعین فرمودیم که در دولت آباد (ص ۲۱۱ - ب) بسر برده ، از بندوبست حدود آن ولایت خبردار باشد و موکب ظفر لوا نیز ، در ضمان حفظ و

---

۱ - بخشیدم

حمایت ایزد متعال ، دوازدهم شهر مذکور ، بجانب دارالسرور نهضت خواهد نمود .

امید بکرم کارساز جلت عظمته ، واثق است که عنقریب نسایم فتح و نصرت ، از مهب عنایت بیغایت او جل شانه ، بر پرچم اعلام اولیاء دولت لازم الدوام وزیده ، روز بازار بهجت و مسرت خیر اندیشان و هوا خواهان ، گرمی پذیرد و منافقان و نا دولتخواهان را ، سرمایهٔ عیش و زندگانی بباد رفته ، قرین گوناگون خذلان و خسران گردند .

آن نقاوهٔ دودمان شوکت وابهت که از میامن دستگیری و عاطفت بی نهایت ما ، بمنتهای متمنیات رسیده ، در مستقر حشمت خویش قرار گرفته و مشمول صنوف مراحم و اشفاق گردیده ، بانواع تفقد و اصطناع اختصاص یافته ، حقوق تلطفات بی اندازهٔ ما را ، در نظر عاقبت بین مآل اندیش داشته ، قدم از شاهراه اطاعت و بندگی بیرون نه نهد و بیش از پیش باظهار مراسم دولتخواهی و خدمت گذاری پرداخته ، سر موی ، از تعهدات خود که بمقتضای سعادتمندی نموده و قواعد آن را بروابط ایمان مغلظه و معتبره مشید ساخته ، تجاوز نورزیده ، سلوک را بنهجی قرار دهد که روز بروز آثار رسوخ عقیدت و خلوص و صدق طویت و اخلاص و ارادت ، ظاهر و باهر شده ، متانت و استحکام مبانی عهود و مواثیق پیدا گردد و از تجویز امری که منافی عهد و پیمان تواند بود ، احتراز لازم دانسته ، چشم عبرت بکشاید و بجریدهٔ احوال عدالت پناه مرحوم که موافق قول و قسم، توفیق عمل نیافته ، سر در سر نقض عهد نموده ، نگاه کند تا از شناعت پیمان شکنی که مستجلب سخط الهی و منتج زوال دولت و نعمت است ، در امان باشد و باعلی مدارج قدر و منزلت و اسنی معارج مکنت و قدرت ترقی نماید و بهمگی جد و جهد مصروف آن سازد که حدود متعلقهٔ آن امارت و ایالت دستگاه ، از تعرض مفسدان و بی باکان ایمن بوده ، گرد اختلال ، بر دامن احوال سکنه و رعیت آنجا نه نشیند و با حاجب درگاه

اسعات

سلطنت بارگاہ ، سررشتۂ حسنِ سلوک را از دست نداده و اورا در خدمتِ مرجوعہ ، افزون از سابق ، مستقل شناختہ ، راضی و خورسند بدارد و بہمین وتیرہ ، بارسالِ عرایض ، خود را فرایاد خاطرِ ملکوت ناظر آوردہ ، بامطلب و مآربی کہ روی دہد ، بوسیلۂ عرایضِ اخلاص ، بمسامعِ اقبال مجامع ، می رسانیدہ باشد ۔

انشاء اللہ تعالیٰ ، بزودی شعشعۂ تائیداتِ سبحانی متعال کہ پیوستہ شاملِ حالِ نیازمندانِ درگاہ او بودہ و خواہد بود ، پرتوِ ظہور انداختہ، چہرہ افروزِ شاہدِ مرادِ مخلصان و خیراندیشان و خرمن سوزِ معاندان و نفاق کیشان (ص - ۲۱۲ ا) خواہد شد و دولت خواہانِ صادق الاخلاص فرا خورِ نیکو بندگی ، بانتایجِ بلند و ثمراتِ ارجمند رسیدہ ، جمالِ عرایسِ آمانی را ، درلباسِ کامرانی مشاہدہ خواہند نمود و مخالفانِ بی عاقبت ، بجزایِ کردارِ ناہنجارگرفتار آمدہ ، دیدۂ حسرت و ندامت ، بر نقدِ پاداشِ عملِ خویش ، خواہند کشود ۔

از روئ مزیدِ شفقت و رافت ، جیغۂ مرصع ، مصحوبِ معتمدِ سزاوارِ احسان ، میرک سلطان ، ملازمِ جنابِ والا مرسل شدہ بود بوصولِ آن گرامی عطیہ ، مبتہج گردیدہ ، بتوجہاتِ بی نہایات ، امیدوار باشد ۔

——:o:——

ی ۲

یہ مکتوب ایک عہدنامے کی حیثیت رکھتا ہے ۔ اس پر اورنگ زیب کے دستخط اور پنجۂ مبارک کا نقش ہے ۔ اورنگ زیب شاہ جہان کی علالت اور انتشارِ مملکت کی خبریں سن کر آگرے کا ارادہ کر رہا ہے ۔ وہ چاہتا ہے کہ ایسے وقت میں حکمرانِ بیجاپور اُس کی عدم موجودگی میں عہد و پیمان پر قائم رہے ۔ وہ اس کی مملکت کی حدود کے تعین ، ادائیگی پیش کش اور سرداران بیجاپور کو شاہی ملازمت میں لینے کے معاملات میں اسے خاص رعایات دینے کا وعدہ کرتا ہے ۔

بعلی عادل خان حاکم بیجاپور : بعنایات بیغایات و بتوجهات کثیر البرکات ، عز استظهار و شرف استبشار یافته ، بداند که چون آن خلاصهٔ دولتخواهان راسخ‌الاعتقاد ، از صدق نیت و صفای طویت ، [دست] تضرع و نیاز ، بدامن دولت و اقبال طراز عالی در زده و از مشاهدهٔ آثار مراحم بی منتهیل که درین چندگاه ، تارهٔ بعد اخری ، بر وجنات احوال آن نقاوهٔ دودمان اعتلا پرتو انداخته ، سرمایهٔ جمعیت و پیرایهٔ عافیت صغار و کبار آن دیارگردیده ، بمزاید اشفاق پیشگاه والا امیدوار شده و عرض مدعات و متمنیات را ، از لوازم حسن عقیدت و خلوص ارادت دانسته اظهار آن را ، بتقریب سیادت و نجابت مرتبت ، خیر اندیش موتمن ، میر ابوالحسن ، حواله نموده ، مکرراً معروض داشته بود که موصل الیه در محفل حضور پرنور باریافته ، مامول آن مرکز دایرهٔ نیک اختری را ، بمسامع علیه برساند ـ

بنابران دراین هنگام فرخنده فرجام که همگی همت گردون نهمت ، بر حصول آمانی و آمال مخلصان حق شناس ، مصروف است ـ میر مذکور را بقدسی انجمن طلب داشته ، از کیفیت ملتمس آن امارت و ایالت پناه ، استفسار نمودیم و بعد وضوح مدعیل و کشف مبتغیل که درخواست تخفیف در تکالیف بارگاه خلافت نموده بود ، بمقتضای عاطفت جبلی و رافت فطری ، حقوق خدمات سابقهٔ آن خاندان ، منظور نظر قدردانی گردیده توجه خاطر دریا مقاطر فیض مآثر ، بنجاح حاجات آن محیط بسیط ابهت و ناموری ، سمت تزاید گرفت و مسئول بدرجهٔ قبول رسیده ، باقتضای مکارم ملکانه و مراحم شاهانه ، چنین قرار یافت که قلعهٔ پرنده که باستخلاص آن تعین گشته بود ، با مملکت کرناٹک که از پیشگاه خلافت بعادل خان مرور عطا شده ، سوای قلاع و محالی که از انتقال میر جمله ، بخالصهٔ سرکار فیض آثار تعلق گرفته ، بدستور سابق در تصرف گماشتگان آن شوکت و مکنت دستگاه باشد و از جملهٔ مبلغ یک کرور روپیه ، هفتاد لک از نقد و جنس سامان پذیرفته ، بسرکار گردون مدار برسد و سی لک بآن دولت خواه بی اشتباه (ص : ۲۱۲ ب) معاف باشد ـ

باید که آن خلاصهٔ مخلصان ، قدر این عنایات تازه و تفقدات بی

اندازه را بواقعی شناخته ، زبان مدحت بیان را ، بادای شکر مواهب بی قیاس ما ، بیاراید و شاهد سپاس گذاری ، بحلیهٔ حسن عقیدت و هواداری زینت بخشیده ، بازای این قسم تلطفات نمایان ، نوعی بمراسم دولتخواهی قیام نماید که آثار صدق و راستی هویدا گردیده ، روز بروز مواد توجهات خاص بیفزاید و نهال آمال او ، از چشمه سار مکرمت و افضال ما ، بهتر ازین بیاراید و بی تعلل و توقف بدین موجب کاربند گشته ، بندوبست آن ولایت را نصب العین خود سازد و مهمات آن نواحی را باصلاح آورده ، سیوای تیره رای مقهور را ، که در بعض قلاع کوکن خزیده ، غبار فساد بر انگیخته ، زده زده ، از انجا برآورد و اگر خواهد که آن مخذول را نوکر خود کند ، جاگیر او در کرناٹک تن نماید ، تا از حدود ممالک محروسه ، دور بوده ، شورش افزا نگردد -

و مبلغی که در اینولا بمحض ذره پروری در وجه پیشکش مقرر شده ، از نقد و جنس سرانجام نموده ، ارسال دارد و بر همه وقت ، برجادهٔ قویم حق شناسی و اطاعت و فرمانبرداری مستقیم بوده ، بظاهر و باطن ، طریق کفران نعمت که سراسر وبال و خسران است گذاشته ، موید پاس عهد و پیمان را ، وسیلهٔ ترقی درجات دو جهان و سبب خوشنودی رحمان و ذریعهٔ دخول جنان و نقض میثاق را بخلاف ، مثمر هوان و خذلان و باعث وصول بدرکات نیران تیقن نموده ، بحکم کریمهٔ فاعتبروا یا اولی الابصار ، چشم عبرت بکشاید و صورت ماجرای عدالت پناه مرحوم را که میر مزبور[1] ازان آگاه است ، آئینهٔ بصیرت افزای خویش شناخته ، حصول سعادت دارین را ، ثمرهٔ رعایت حقوق نعمت و حفظ شرایط بندگی و عقیدت تصور کند و بهمگی جد و جهد ، مصروف آن سازد دولتازان امارت و ایالت منزلت و منتسبان او ، امری که مخالف و منافی که خواهی و نیکو بندگی بوده باشد ، سر نزند و ولایت کرناٹک که بخالصهٔ سرکار گردون مدار متعلق است ، از آسیب تعرض زمینداران اطراف و جوانب ، مصئون گردیده ، غبار شورش و فساد ، درآن عرصه

---

۱ - مذبور -

بر نخیزد ـ بر تقدیری که احدی از مردم کوته اندیش واقعه طلب ، قصد مزاحمت بآن مملکت نموده ، گرد وحشت بر انگیزد ، تنبیه او را لازم دانسته ، نگذارد که قدم ازحد خود ، فراتر تواند نهاد ـ

و ازانجا که در این آوان سعادت اقتران ، موکب ظفر شعار نصرت لوا ، در ضمان حمایت و حراست ایزد توانا ، با عساکر فیروزی مآثر و سپاه عدو بند کشور کشا ، بعزم ارتفاع اعلام جهان بانی ، بصوب وسعت آباد هندوستان توجه فرموده ، چنانچه این معنی مفصلاً از مطاوی (ص : ۲۱۳ ل) خجسته مثالی که مصحوب معتمد قابل الاحسان ، میرک سلطان ، مرسل شده ، هویداست و عدالت پناه مغفور در حین حیات خود تعهد نموده بودند که هرگاه رایات عالیات ، بجهت چنین مصلحتی ، بدان حدود ، نهضت فرماید ، ایشان جمعیتی شایسته ، آماده و مهیا ساخته ، برکاب سلطنت مآب بفرستند ـ

اگر آن مهبط الطاف بیکران نیز ، بهان قرار داد را منظور داشته ، درینوقت که هنگام اظهار جواهر اخلاص و عقیدت است ، کمر خدمت بر میان دولتخواهی به بندند و هرچه زود تر ، جمعیتی نیکو از مردم کار آمدنی خود که از ده هزار سوار کمتر نباشد ، جدا نموده ، بسر کردگی یکی از سران عمدهٔ خویش ، تعین کنند که بموکب منصور پیوسته ، با سایر بندها ، در تقدیم لوازم خدمت گذاری شریک باشند ، از حق شناسی دور نخواهد بود ـ

انشاء الله تعالی بعد ازانکه جمعیت آن زبدهٔ ارباب دول ، موافق حکم عالی برسد ، او را بخطاب شاهی سرافرازی بخشیده ، همین که نیر عالم افروز اقبال از مشرق عنایت ذوالجلال ، شارق گشته ، صبح گیتی آرای دولت بی زوال ، از مطلع لطف و مرحمت ایزد متعال طلوع نماید و مهام سلطنت لازم الدوام ، بر وفق مرام صورت یافته ، ابواب کامرانی بر روی روزگار اقاصی و ادانی ، مفتوح شود ـ عنایت بیکران ، دربارهٔ آن عضاده خاندان عزت و رفعت ، بیش از آنچه با عدالت پناه مرحوم معهود بود ، بظهور آمده دقیقهٔ از دقایق شفقت و عاطفت ، نا مرعی نخواهد گشت و از دولت خدا داد ، بنصیبهٔ کفی و حرهٔ وافی ، اختصاص یافته ، بعنایت متمنیات

خویش خواهد رسید و تا کنار دریای گنگ باو مرحمت خواهد شد و اگر ساهو بهوسله و پسران بهلول و دیگر ملازمان و منسوبان آن محیط بسیط ابهت و ناموری ، ارادهٔ بندگی نموده ، در باب عنایت قبول التماس آنها درجهٔ پذیرای نیافته ، پرتو التفات بر اعانت و حمایت آنها نخواهد افتاد ـ

تا وقتی که ازان مهبط الطاف علیه و اولاد احفاد و اخلاف ، عهود و مواثیقی که اساس آن بایمان کثیرالایقان ، مشید شده و منافی قاعدهٔ دولتخواهی بوقوع نیاید ، الطاف و اعطاف پیشگاه سلطنت ، دربارهٔ او و اعقاب روز افزون خواهد بود و از مریدان و بندهای این درگاه ، بهیچ وجه ، آسیبی بآن ولایت نخواهد رسید و اگر کسی از جانب هندوستان قصد مملکت آن شوکت و ابهت دستگاه نموده ، خواهد که ازین ممر اذیتی باو برساند ، لوازم اعانت و حمایت ، بهمه وجوه مرعی خواهد گشت و این قرار قرناً بعد قرن ثابت و استوار بوده ، فتوری بدان راه نخواهد یافت ـ

حسب الالتماس آن عمدة الاماجد ، میر مشار الیه را (ص : ۲۱۳ ب) رخصت معاودت ارزانی داشته ، این نشان مرحمت عنوان مکرمت بنیان را ، که برای وفور وثوق و اعتماد و بدستخط خاص و نقش پنجهٔ مبارک مزین شده ، مصحوب او ارسال داشتیم ـ آن مصدر آداب خیر خواهی ، نیز بحکم منطوق آیت وافی هدایت "وان شکرتم لازیدنکم" در مقام سپاس گذاری ایستاده ، این شیوهٔ پسندیده را ، گزین وسیلهٔ افزایش انعام و احسان منعم حقیقی و مجازی شناسد و در جمیع امور ، انچه بر ذمهٔ عقیدت خویش لازم گردانیده ، مطابق تعهد بعمل آورده ، سررشتهٔ بندگی را ، از دست ندهد و حتی الامکان در تحصیل اسباب دوست کامی و نیکو سرانجامی کوشیده ، بتقصیر از خود راضی نشود و در امتثال اوامر مطاعه ، تهاون ننموده و از عهد و پیمان تجاوز نورزیده ، راست گفتاری و درست کرداری را ، سرمایهٔ حسن مآل و بختیاری خود تصور نماید ، تا از موارد عنایات و تلطفات گوناگون ، همواره کامیاب و کام روا باشد و در عهده داند ، والسلام ـ

——:o:——

ی ۳

اس مکتوب میں وہ فتح اجین کے بارے میں اطلاع دیتا ہے جس میں راجہ جسونت سنگھ اور قاسم خان، میر آتش کے لشکر نے اورنگ زیب اور شہزادۂ مراد بخش کے مقابلے میں شکست کھائی تھی ۔ اس موقع پر شہزادۂ سلطان نے بڑی بے جگری کا مظاہرہ کیا تھا ۔ جنگ اجین ۱۲ رجب ۱۰۶۸ھ کو دھرمات پور کے مقام پر ہوئی جو اجین سے سات کوس کے فاصلے پر ہے ۔

بعلی عادل خان حاکم بیجا پور : بالطاف سنیۂ بی کران و الطاف منیۂ بی پایان ، فرق افتخار باوج کیوان ، افراختہ بداند کہ اگرچہ احصای آلای بی منتہای الہی کہ از ابتدای طلوع آفتاب شوکت و بختیاری و ظہور تباشیر صبح عظمت و کامگاری ، از درگاہ احدیت و بارگاہ صمدیت ، قرین روزگار فرخندہ آثار ما گردیدہ ، از احاطۂ نطاق نطق و بیان بیرون و از حوصلۂ عبارت و اشارت افزون ، است ۔ بیت :

فضل خدای را کہ تواند شمار کرد ؟

یا کیست آنکہ شکر یکی از ہزار کرد ؟

لیکن چون در این ہنگام میمنت آغاز سعادت انجام ، از میامن صدق منیت حق طویت علیا ، کہ ہمواره بر تشئید قواعد شریعت غرا و تاسیس قوانین ملت بیضا و رعایت ضوابط نصفت و عدالت و محو مآثر بدعت و ضلالت و ترفیۂ کافۂ برایا و عامۂ رعایا ، مصروف بمقتضای ''من کان للہ کان اللہ لہ''[۱] ، اشعۂ مواہب مجددۂ ایزد منان عز اسمہ ، برو جنات احوال اولیای دولت ابد اتصال پرتو انداختہ و از ہبوب نسیات تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی ، گلہای مراد در گلشن سلطنت خدا داد شگفتہ ،

۱۔ من کان اللہ کان اللہ لہ ۔

ابواب فیوضات تازه و نصرت های بی اندازه ، بروی اقبال مفتوح گشته ـ زبان حال بدین مقال ، مترنم شده ـ رباعی :

افراختیم در همه عالم ، لوای فتح
انداختیم در همه عالم ، صدای فتح
از فضل کردگار ، بما می رسد ، زغیب
گاهی نوید نصرت و گاهی ندای فتح

بنابران بجهت مزید استبشار آن خلاصه مخلصان وافی عقیدت (ص : ۲۱۴ ا) ، شطری از کیفیت آن عطیه عظمی و منحت کبری رقم پذیر می گردد که چون موکب گیتی نورد جهان کشا ، در ضمان حفظ و حراست حی توانا ، از دریای نربده عبور نموده ، بعد از طی مراحل و قطع منازل ، بهفت کروهی رسید و برادر مجان برابر ، اعز ارشد کامگار گراسی تبار ، رفیع مقدار ، از احمد آباد آمده ، درآن مکان مسرت پیرا ، از فیض ملاقات والا بهره مند و کامیاب گردیدند ، جسونت سنگه و قاسم خان و دیگر سپاه که باراد های و اندیشهای لا طائل ، در آن حدود اقامت نموده ، اسباب وبال و نکال خویش ، آماده می ساختند ، از اطلاع بر وقوع این قران السعدین که زمان ادبار آنها بود ، بخار غرور و پندار بکاخ دماغ خود راه داده ، و در غایت نخوت و استکبار ، باغوا و تحریک اعدای دین و دولت ، بجمع افواج نکبت آثار پرداخته ، باسی هزار سوار جرار و پیادهٔ بسیار و فیلان جنگی و توپ خانه ، بیرون از حیز حصر و شمار ، بقصد محاربه و مجادله ، قدم جرأت و جسارت پیش گذاشته ، بدو کروهی معسکر ظفر مقر رسیده ، رزم طلب گردیدند ـ

و ازانجا که تنبیه آن مخاذیل ، واجب التذلیل ، که سنگ راه مقصود مجاهدان فیروزی قران شده ، در تهیج غبار فتنه و آشوب می کوشیدند ، بر ذمت همت والا نهمت ، لازم می نمود ، باعتضاد اعانت هادی الرشاد ،

ا ـ التذلیل

ملهم السداد ، جل جلاله و عم نواله، روز جمعه بیست و دویم شهر رجب المرجب ، پای سعادت برکاب نصرت در آورده ، متوجه میدان نبرد گردیدیم و عساکر قاهره که بآئین شایسته ، تربیت یافته بود ، مانند قضای مبرم که بهرچه روی نهد ، در دفع آن ، تدبیر مفید نیاید ، محرکت آمده ، در برابر آن گروه ابتر بد اختر ، صفها بیاراستند و پس از تلاق فریقین ، بیت

دریای نبرد گشت جوشان
گشتند مبارزان خروشان

و از جانبین کوششهای مردانه و دست بردهای دلیرانه ، بظهور آمده ، تا وقت استوا که هنگام زوال عمر اعدا بود ، نایرهٔ قتال و آتش جدال ، نوعی التهاب و اشتعال داشت که مزیدی بران متصور نباشد و چون کار از توپ و تفنگ گذشته ، بسیف و سنان رسید و تمامی مقهوران ، دست از جان شسته و دل بر هلاک نهاده و امید از حیات گسیخته باشد و صلابتی که کوه گران سنگ ، تاب صدمهٔ آن نیاورده و زهرهٔ شیر ژیان و پیل دمان ، از نهب آن آب شود ، بتعصب هرچه تمامتر ، روی تهور ، بعرصهٔ جلادت آوردند و سلسلهٔ اجتماع و اتفاق اهل شقاق ، بمثابهٔ درهم بسته بود که انقطاع و افتراق آن دشوار می نمود ، بر حسب اشارت وافی بشارت ما ، فرزند سعادت مند کامگار نامدار عالی مقدار والاتبار نو باوهٔ بوستان سلطنت ، گزین ثمرهٔ شجرهٔ عظمت ، غرهٔ ناصیهٔ عزت (ص : ۲۱۴ ب) و اقبال ، قرهٔ باصرهٔ ابهت و جلال ، چراغ دودمان حشمت ، فروغ خاندان شوکت ، گرامی نسب ، سمی المکن ، محمد سلطان بهادر که در حین مبارزت ، گوی مبارزت و مسابقت ، از شیران بهرام صولت ربوده و در روز وغا ، از تیر جان گزای پناخن شیران بیشه ، تفوق بیجا کرده - بیت

چوشمشیرش آهنگ خون آورد
ز سنگ آب و آتش برون آورد

و عضدالخلافة الکبری ، رکن الدولة العظمی ، زبدهٔ پیش قدمان مضمار شجاعت و مردانگی ، خلاصهٔ مبارزان شهامت و فرزانگی ، عمدهٔ پردلان جان سپار ، نقاوهٔ مخلصان عقیدت آثار ، قدوهٔ خوالین بلند مکان ، اسوهٔ امرای رفیع الشان ، نجابت خان که در جلدوی این خدمت نمایان ،

بخطاب خان خانان بهادر سپه سالار ، سرافرازی یافته ، بافوج هراول و دیگر امرا و سرداران که انتظام برانغار و جرانغار و طرح یمن و یسار ، بعهدهٔ شهامت آنها مقرر شده بود و بهادران فوج غول که در ظل رایت فتح آیت قیام داشتند ، بهیئات اجتماعی حمله آوردند و دلیران لشکر و دلاوران صفدر ، در عرصه کروفر ، داد جلادت و تهور داده ، بزخم تیر آبدار و تیغ آتشبار و نیزهٔ اژدها کردار ، دمار از روزگار آن باد پیمایان خاکسار ، برآوردند و جمعی کثیر را بدارالبوار فرستاده ، ازکشتها پشتها ساختند و گروهی راخسته و مجروح بر خاک هلاک انداخته ، قریب شش هفت هزار سوار خونخوار را ، بامعظم سرداران از هندو و مسلمان ، ببادیهٔ فنا فرستادند و موسی الیها را ، از مشاهدهٔ این حال ، پای ثبات و استقلال از جای رفته ، دود حیرت بسرآمد و در غایت اضطراب و سراسیمگی ، زخمهای منکر برداشته ، کحمر مستنفره[1] فرت من قسوره ، با بقیة السیف ، مغلوب و مقهور ، روی بهزیمت نهاده ، آوارهٔ صحرای گمنامی گشتند و سپاه منصور ، دست تسلط نهب[2] و غارت برکشاده ، غنیمت فراوان ، برگرفتند و تمامی بنگاه را ، با توپ خانه و فیل خانه و خزانه ، بباد تاراج بر داده ، اثری ازان نگذاشتند - بیت :

کنجشک را تحمل چنگال باز کو ؟
روباه راچه قوت زور غضنفر است ؟

المنة الله تعالی و تقدس که از مهب عنایت "والله[3] یوید بنصره من یشاء" در چمن آمال ریاض نصرت و فیروزی ، بتبسم درآورده و نسایم ظفر و بهروزی ، بر پرچم اعلام وافرالاحتشام اولیای دولت گردون غلام ، و زیده ، این قسم فتحی که مقدمهٔ فتح هندوستان و طراز فتوحات نمایان تواند بود ، روی نمود ، بکرم کریم کارساز بنده نواز واثق است که عنقریب مکنون ضایر مرکوز خواطیر دولتخواهان صادق الاعتقاد ، بوجه احسن (ص : ۲۱۵ [ل]) بمنصهٔ شهود جلوه گر گردیده ، چهره افروز شاهد مراد مخلصان و خرمن سوز منافقان و معاندان شود -

---

۱- مستفره
۲- نهیب
۳- والیه

آن مهبط بسیط ناموری که از خیر اندیشان صافی طویت این درگاه آسمان جاه است ، بدین نوید نشاط افزا ، مستبشر گشته ، وظائف شکر الهی بجا آورده و بر جادهٔ رسوخ عقیدت و صدق اخلاص ، بیش از پیش ثبات قدم ورزیده ، سررشتهٔ اطاعت و انقیاد را که متضمن صلاح حال و مآل اوست ، از دست ندهد و نوعی باظهار مراسم نیکو بندگی و خدمت گذاری ، بپردازد که ثانیاً حال ، مشمول الطاف و اعطاف علیه گردیده ، نهال آمال او ، از رشحات سحاب مکرمت و افضال ما ، طراوت تازه و نضارت بی اندازه پزیرد و از ارتکاب اموری که منافیٔ حدود و موانیق تواند بود ، احتراز و اجتناب واجب شناخته ، همگی سعی مصروف آن سازد که از تبعات بازخواست ، مصئون و محروس بوده ، اوقات حیات را ، بدوست کامی بسر برد -

——:o:——

ی ۴

یہ خط قطب شاہ والیٔ گولکنڈہ کے نام ہے - خطوط عالمگیری کے مؤلف نے اسے علی عادل شاہ کے مکاتیب کے ضمن میں شاید اس لیے شامل کرلیا ہے کہ یہ بھی ایک والئی ریاست کے نام ہے -

اس خط کے لکھنے سے پہلے اورنگ زیب تخت شاہی پر متمکن ہو چکا ہے - والئی گولکنڈہ کی حیثیت ایک ماتحت کی ہے - اس لیے اورنگ زیب اس فرمان کے ساتھ ایک دستور العمل بھیج رہا ہے اور تاکید کرتا ہے کہ ریاست گولکنڈہ میں اس کے مطابق عمل کیا جائے - اس میں مساجد میں اورنگ زیب کے نام کے خطبے اور اس کے نام کے سکے ڈھالنے کی تاکید ہے - اورنگ زیب آگرے میں ۱۰ رمضان ۱۰۶۹ ھ کو داخل ہوا تھا -

بقطب الملک بالقابہ : بجلایل عنایت پادشاہی ، مستبشر و مباہی گشته بداند که بر هوشمندان دانش آئین و دیده‌وران عالی فرهنگ ، ظاهر و هویداست که حکمت بالغهٔ قادر حکیم ، تقدست اسماوه ، و ارادت کاملهٔ مالک الملک قدیم ، جلت کبریاؤه ، چنین اقتضا فرموده که انتظام سلسلهٔ

ایجاد و نظام کارگاه کون و فساد و تنسیق احوال عباد و تنظیم اوضاع بلاد و تشئید مبانیٔ ملک و ملت و تاسیس قواعد دین و دولت و سرانجام اسباب معاش و معاد جهانیان و ترتیب لوازم معیشت عالمیان ، بوجود فایض الجود پادشاهان دین پرور والا شکوه وسلاطین داد گستر معدلت پژوه ، که بمقتضایٔ کریمه ''ولقد کرمنا بنی آدم'' فرق عزت شاهان ، بتاج کرامت ''و جعلنا کم خلایف فی الارض'' آراستگی یافته ، باوج سعادت رسیده و بمودایٔ آیت وافی هدایت ''اطیعو ا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم'' ، امتثال اوامر ایشان ، تالیٔ اطاعت خدایٔ بی همتا و رسول مجتبیٰ است ، علیه من الصلواة اتمها ، منوط و مربوط باشد ـ

و سنت ایزد خبیر ''الذی بیده الملک و هو علیٰ کل شیئ قدیر'' بران جاری شده ، ''ولن تجد لسنة الله تبدیلا'' که در هر عصری از اعصار ، یکی از نظر یافتهایٔ درگاه احدیت و برگزیدهایٔ بارگاه صمدیت که از مبادیٔ فطرت ، توفیق تهذیب مکارم اخلاق و تکمیل محاسن صفات و تحصیل شرایف کمالات یافته ، از نشاء کمال جامعیت که مناط استحقاق فرمانروای و خلافت یهان تواند بود ، سرخوش و تازه دماغ باشد و نهال مآل او ، از چشمه سار رحمت الهی ، سرسبز و شاداب بوده ، نخل دولتش (ص : ۲۱۵ ب) در گلشن عدالت ، سر بر کشد و لمعات تیغ همتش ، زنگ زدای ظلمت کفر و الحاد آمده ، رشحات سحاب مکرمتش ، افسردگیهای حدایق بی آب و رنگ روزگار را ، طراوت و نضارت[1] بخشد و از فیض معدلتش ، چهار چمن ملک ، رشک بهشت شود و بدستیاریٔ سیاستش ، خار بن فتنه و آشوب ، از بیخ دین برکنده آید ، زینت افزایٔ انجمن هستی گردیده بتکفل این کار و تحمل این بار ، تن دردهد و بتائید ملک علام ، زمام مهام انام ، بقبضهٔ اختیار خویش در آورده ، طبقات امم و طوایف بنی آدم را که ودایع بدایع آنحضرت اند ، در مهاد امن و عافیت بپرورد و ببسط بساط معدلت پرداخته ، با ضعفا و زیردستان ، طریق شفقت و رافت مسلوک دارد ـ اقویا و ستم پیشگان را ، بسر پنجهٔ قهر و سطوت ، بر خاک مذلت

۱ـ نظارت

انداخته ، بنیانِ عدوان براندازد و در اعلایِ معالمِ دینِ متین و احیای مراسمِ شرعِ مبین افضلِ المرسلین ، علیه و علیٰ آله و اصحابه ، افضل تحیات الاولین والآخرین ، کمرِ اجتهاد برمیانِ جان بسته ، از جویبارِ شمشیرِ آبدار ، لوث[1] وجودِ مبتدعانِ بد فرجام را ، از ساحتِ اسلام فرو شوید ـ "ذالک فضل الله یوتیه من یشاء" ابیات :

درین نوبت گهِ یزدان پرستی
زند هرکس بنوبت کوسِ هستی
گر از گردون نه گردد نورِ مه کم
نتابد خور ازین فیروزِ طارم
زمستان از چمن بار ار نه بندد
ز تاثیرِ بهاران گل نخندد

تفصیلِ این اجمال و تبئینِ این مقال ، آنکه چون بحکمِ سوابقِ عنایتِ ازلی ، استعدادِ این کراتِ کبریٰ و شایستگیِ این رتبهٔ عظمیٰ و درجهٔ علیا ، در طینتِ حق سرشتِ والا ، ودیعت نهادهٔ قدرتِ ایزد تعالیٰ بود ـ چنانچه از آغازِ سطوعِ صبحِ شوکت و بختیاری ، انوارِ گیتی ستانی ، از ناصیهٔ احوالِ سعادت انتهال می تافت و روایحِ جهان بانی ، از عنفوانِ عظمت و کامگاری ، بمشامِ ادراکِ عارفانِ انفس و آفاق می رسید و از ابتدایِ سنِ رشد و تمیز و شناختِ هر چیز ، تا این آوانِ میمنت قرین که سفر بر پایِ شهور وسنین بمرحلهٔ اربعین قدم گذاشته ، همواره همتِ گردون نهمت ، بترویجِ تاثیرِ شریعت غرا و تنفیذ احکامِ ملتِ بیضا و رعایتِ ضوابطِ نصفت و عدالت و محوِ آثارِ بدعت و ضلالت و ترفیهٔ قاطبهٔ رعایا و عامهٔ برایا ، مصروف می گشت و زمانی که افلاک در چندین ادوار ، انتظامِ ظهورِ آن می بردند و دوری که انجم بچندین قرانات فرصتِ وقوعِ آن می جستند ، در رسیده ، آفتابِ عالمتابِ اقبال ، از مطلعِ افضالِ دادارِ بیهال

۱- لوس

طالع گردیده و نیر جاه و جلال ، از افق مراحم قادر متعال (ص : ۲۱۶ ا) ، ارتفاع یافته ، عرصهٔ گیتی را ، نورآگین ساخت و نسایم تائیدات بیغایات ، از مهب الطاف قاضی الحاجات ، بر ریاض متمنیات وزیده ، فتوحات نمایان و نصرت های بی پایان که هیچ یک از سلاطین نامدار و خواقین صاحب اقتدار را ، در هیچ عهدی ، روی ننموده ، نصیب روزگار فرخنده آثار ما گردید و بمحض فضل الهی و توجه روح پر فتوح حضرت رسالت پناهی ، رتق و فتق مهمات فرمانروای وسعت آباد هندوستان که چار دانگ ربع مسکون است ، برای خورشید ضیای عالم آرای ما ، تفویض گرفت و اعدای دین و دولت که بکرات مرات ، تهیه اسباب و بال و نکال خویش نموده ، سر ستیز و آویز ، با قضا و قدر داشتند ، در هر بار مخذول و منکوب ، روی ناکامی ، بوادی ادبار نهادند و ساحت ممالک محروسه ، نوعی که باید ، از خس و خاشاک مخالفان ، پاک شده خاطر ملکوت ناظر ، از ضبط و ربط امور مملکت کثیر البسطت و قلع و قمع معاندان بد سرشت بی عاقبت ، فراغ کلی یافت و جهان بکام دولت خواهان گردیده ، غلغلهٔ بنده پروری و مخلص نوازی و صیت عدو سوزی و دشمن گدازی ، شش جهت عالم را فرو گرفت و ناظمان مناظم کون و مکان ، ندای بشارت در دادند و نورسان زمین و آسمان ، بمژدهٔ امن و امان ، رطب اللسان گشته ، زبان حال ، بدین مقال برو کشادند - مثنوی :

کای گهر بخت بخاتم تر است
دور شهنشاهی عالم تر است
گوش فلک باز ، پی کوس تست
بخت هوا خواه ، قدمبوس تست
برسر دل ، تاج شرافت تر است
خطبهٔ خود خوان که خلافت تراست

وظایف شکر آلای بی منتهای ایزد منان که ''توتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء'' از آیات بینات قدرت کاملهٔ اوست ، تعالی و تقدس ، بتقدیم رسانیده - مصرع :

'بساعتی که شود مشتری از آن مسعود'

در دارالخلافهٔ شاه جهان آباد ، پرتو التفات بادشاهانه ، بر ترتیب جشنی عالی و مجلسی والا که عبرت افزایِ نظارگیانِ انجمنِ بالا تواند بود ، الداخته ، روزِ دو شنبه بیست و چهارم شهرِ رمضان المبارک سنه سالِ هزار و شصت و نه از هجرتِ مقدسه ، خلعتِ عزت و اعتلا در بر و تاجِ کرامت و اجتبا بر سر، قرینِ گوناگون نصرت و ظفر ، تختِ سلطنتِ ابدی و اورنگِ خلافتِ سرمدی را ، از فرِ جلوسِ میمنت مانوس ، ارتفاعِ آسمانی و فروغِ جاودانی بخشیدیم و خطبهٔ فرمانروائی و کشورکشائی ، بنام نامی و القابِ سامی ، سامعه افروز شده ، سکهٔ سعادت در دارالضرب (ص : ۲۱۶ ب) اقبال ، باسمِ همایون فال ، زینت پذیرفت و پیرایه بندانِ کارگاهِ سلطنتِ سراپای خطبت را ، بزرگرفته بگنجینه دارانِ بارگاهِ خلافت ، خرمن خرمن ، زر و جواهر نثار نمودند ـ

هم دران روزِ عالم افروز که فی الحقیقت روزِ بهارِ دین و دولت بود ، اقسامِ نقود از سکهٔ اقبال ، بمعیارِ کمال رسیده ، دینار بسرخ روی افروخته و درهم بسفید چهرگی آراسته گردید و از وفورِ مواهب و عطایایِ این روزِ جهان آرا ، مستمندان را کامِ دل بحصول آمد و آرزومندان را جیب از گوهر آسود و دامنِ نیاز پر زر شد و ارکانِ دولت و اعیانِ سلطنت که بعز خدمتِ حضورِ پرنور ، شرف اختصاص داشتند ، درخورِ حالت و شایستگی بازدیادِ مراتب و مناصب ، تارکِ امتیاز افراخته ، بانواعِ تفضلات و عنایات سرافرازی و جبینِ اخلاص ، بسجودِ این موهبتِ عظمیٰ و عطیهٔ کبریٰ نورانی ساخته ، زبانِ دعا و ثنا ، بنوای تهنیت بیاراستند و عمومِ خلایق را که چشمسارِ عیش و زندگانیٔ آنها ، درین چندگاه ، از غبارِ شورش و فسادِ بیدادگرانِ اشرار مکدر بود ، جمعیت و امنیت بچنگ افتاد و گلزارِ احوالِ صغار و کبار ، از پژمردگی برآمده و جهانِ پیر جوانی از سر گرفت و کارِ اهلِ روزگار ، رونقی تازه یافته ، مصالحِ ملک و ملت ، از نو ، سمتِ انتظام پذیرفت ''فحمد الله ثم حمد الله'' ـ

حکمِ آفتاب شعاعِ خورشید التماع پرتوِ نفاذ می یابد که آن عمدهٔ مخلصانِ صافی عقیدت ، بوصولِ این بشارتِ قدسی اشارت ، ابواب شادمانی و بهجت ، بر رویِ روزگارِ خود مفتوح داشته ، مراسمِ حمد و سپاس

الهی ، بآئینی که سزد و شاید ، بجا آورد و گوشِ اقاصی و ادانیٔ آن مرزوبوم را ، بدین مژدهٔ نشاط افزا و نویدِ مسرت پیرا ، گرانبارِ سرور و استبشار ساخته ، درآن دیار ، روشِ منابر و وجوهِ دنانیر را ، بخطبهٔ دولت و سکهٔ سعادت بیاراید و در تنفیذ و اجرایٔ اوامر و احکامی که بهجت افزایش و آرامشِ عباد و بلاد و مزیدِ استحکامِ بنایٔ آثارِ شرعِ مبینِ مصطفوی و اذخارِ ذکرِ جمیل دینوی و تحصیلِ اجرِ جزیلِ اخروی ، در این وقت از پیشگاهِ خلافت ، بصدور پیوسته ، مطابق دستور العملی که با این فرمانِ والا شانِ لازم الاذعان ، مرسل شده ، بعمل آورد و از باز خواستِ دارین پر حذر بوده ، در مشیتِ امر و داوری ، از جادهٔ قویمِ عدالت و رعیت پروری و شارعِ مستقیمِ نصفت و معدلت گستری ، قدم بیرون ننهد -

——:o:——

ی ۳

اس مکتوب میں اورنگ زیب علی عادل شاہ کو سمو گڑھ کی جنگ کی تفصیلات بتاتا ہے اور ہدایت کرتا ہے کہ وہ زیادہ توقف کیے بغیر پیشکش بھیجنے کا انتظام کرے اور بادشاہ کی تہنیتِ جلوس کے مراسم کو احسن طریق پر بجا لائے - سموگڑھ کی جنگ ۷ رمضان ۱۰۶۸ھ کو ہوئی تھی - اس کی تخت نشینی کی رسم یکم ذی قعدہ ۱۰۶۸ھ کو دہلی میں ہوئی تھی -

بعلی عادل خان حاکمِ بیجا پور : بعنایاتِ بیغایات و توجهاتِ بی نهایات ، مستظهر گشته بداند که کیفیتِ فتحِ نمایانی که بعدِ وصولِ موکبِ ظفر لوا ، بحوالیٔ اوجین نصیبِ بندهایٔ فیروزی انتما ، گردیده بود (ص : ۲۱۷ ل) یقین که از مطاوی والا منشور که در بهان آوان بآن زبدهٔ مخلصانِ عقیدت نشان ، زینتِ صدور یافته ، پرتوِ ظهور انداخته باشد -

در این ولا ، آنچه از مواهبِ مجددهٔ ایزدِ متعال ، شاملِ حال اولیایٔ دولتِ ابد اتصال شده ، مرقومِ قلم سعادت رقم می گردد و تفصیلِ این اجمال بدین منوال است که چون مقصود ، از این نهضتِ گیتی آرای مملکت

پیرا ، آن بود که ساحت دیار اسلام از لوث وجود مبتدعان بد فرجام ، مصفی شود و بنیاد فتنه و آشوب بر افتاده ، زمان و زمانیان را آئینی تازه و جمعیتی بی اندازه پدید آید و آثار ظلم و اعتساف محو گردیده ، انوار عدل و انصاف ، چهرهٔ جهان را بیاراید و شاهباز بلند پرواز همت کشورکشا ، صید دیگر در نظر داشت .

بنابران تکیه بر تائیدات نا متناهیٔ الهی نموده ، از حوالیٔ اوجین ، بی توقف ، بصوب اکبر آباد توجه فرمودیم - در اثنایٔ طیٔ مراحل و قطع منازل ، روز بروز ، مواد استظهار مجاهدان فیروزی قران ، سمت ازدیاد گرفته ، اسباب شوکت و اقتدار غازیان بامکنت و توان ، افزون تر می‌گشت و چون بادشاهزادهٔ بی شکوه که عرصه را خالی دیده ، زمام مهام وسعت آباد هندوستان را ، بقبضهٔ اختیار خویش در آورده بود و بترویج آئین کفار و احیایٔ رسوم ذمیمهٔ فجار پرداخته ، در تحریف دین متین و تزییف[1] شرع رسول امین ، علیه من الصلوات اتمها و من التحیات اعمها ، غایت جهد مبذول می داشت و بخار عجب و غرور بکاخ دماغ خود راه داده ، بغفلت و نخوت ، روزگار می گذرانید ، از استماع طنطنهٔ نهضت رایات نصرت آیات ، از گران خواب پندار بیدار شده ، با لشکر انبوه که عدد آن از هفتاد هزار سوار جرار متجاوز بود و توپخانهٔ فیلان جنگیٔ بی شمار ، از اکبر آباد برآمده ، عزم رزم جزم نموده و بعد از رسیدن موکب والا نهضت ، گروهی از مقر خلافت ، قدوم محاربه گذاشته ، صف آرا گشت .

هفتم شهر رمضان المبارک ، باعتضاد توفیقات ازلی ، رویٔ اقبال ، بدفع و استیصال آن گروه ضلال نهادیم و آتش پیکار بالا گرفته ، کارزاری بوقوع آمد که روزگار را کارنامهٔ رستم و اسفندیار ، از یاد برفت و مبارزان طرفین ، بتعصب هر چه تمامتر ، گرم ستیزه و آویز گردیده ، با شدت و صلابتی که کوه گران سنگ از تاب صدمهٔ آن عاجز آید ،

---

۱ - تزلیف .

بهم در آویختند ـ کوششهای بهادرانه و ترددات دلاورانه نموده ، داد جان ستانی و سر افشانی بدادند و از اول روز تا حین زوال آفتاب که فی الحقیقت هبوط کوکب بخت واژون اعدا و زمان صعود اختر طالع همایون اولیا بود ، هنگامهٔ قتال و جدال (ص : ۲۱۷ ب) گرمی پذیرفته ، تیغ خونریز آتش بار و نیزهٔ جان ادبار اژدها کردار ، از کثرت طعن و ضرب ، کمند و سنان دندانه دار گشت و از بسکه مرغان سهام اجل ، نامها بدشمنان می رسانیدند ، ترکشهای تهی مانده ، زمین ناوردگاه نیستان می نمود و ازانجا که طغرای غرای جهان بانی و فرمان روایٔ چهار دانگ هندوستان ، از دیوان ارادت مالک الملک علی الاطلاق ، جل شانه و تعالیٰ سبحانه که ''توتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء'' از آیات بینات قدرت کامله و مشیت شاملهٔ اوست و بنام نامی و القاب سامیٔ ما ، زیب و زینتی بود و قلم تقدیر حی قدیر بران رفته که کافهٔ برایا و عامهٔ رعایا که ودایع بدایع آن حضرت اند ، در این چندگاه ، گرفتار انواع تعب[1] و محنت بوده ، چشمه سار عیش خود را ، از غبار فتنه و آشوب اشرار مکدر می یافتند ، در سایهٔ سعادت پیرایهٔ عواطف و مراحم ما ، قرین گوناگون امنیت و جمعیت ، بیاسایند و حدایق روزگار از پژمردگی بر آمده ، آب و رنگی تازه پذیرد و جهان ، جوانی از سر گرفته ، مصالح ملک و ملت ، از نو بانتظام آید ـ بالآخر مهب عنایت ''والله یوید بنصره من یشاء'' نسیم نصرت و ظفر ، بر پرچم اعلام وافر الاحتشام بندهای درگاه اقبال مقام وزیده ، از پردهٔ غیب و حجاب لاریب ، عروس فتح و فیروزی و شاهد سعادت و بهروزی ، روی نمود و افواج قاهره غالب آمده ، جمعی کثیر از معاندان شریر را ، بر خاک هلاک انداختند و گروهی خسته و مجروح را ره گرای بادیهٔ فنا ، ساخته ، چندی از سران و سرداران نامور را ، مثل رستم خان و راو ستر سال با ده هزار سوار دیگر ، طعمهٔ تیغ خون آشام گردانیدند و تمامیٔ بنگاه غنیم با فیل خانه و توپ خانه و خزانه بباد تاراج بر رفته ، غنایم موفوره ، فتوح غازیان نصرت انتما گشت و بی

---

۱ - تعجب -

شکوه رو از معرکه برتافته ، پشت ادبار بنمود و بحالی که تخیل آن نکرده بود ، آوارهٔ تیه ناکامی شده ، بصوب پنجاب شتافت و قلعهٔ اکبر آباد بتصرف بندها درآمده ، اعلیٰ حضرت خلافت منزلت ، سلیمان مرتبت ، ظل سبحانی ، از غایت عاطفت و قدردانی ، رتق و فتق مهمات فرمانروای و جهان بانی را ، برای خورشید ضیای عالم آرای ما مفوض فرمودند و عرصهٔ وسعت آباد ممالک محروسه ، از خس و خاشاک مخالفان پاک شده ، جهان بکام مخلصان و دولتخواهان گردید ـ 'فحمداً لله ثم حمداً لله' ـ

حکم آفتاب شعاع خورشید التماع ، پرتو صدور می اندازد که آن خلاصهٔ خیر اندیشان وافی عقیدت ، بدین بشارت قدسی اشارت ، ابواب بساط و انبساط ، بر روی روزگار خویش (ص : ۲۱۸ ا) مفتوح داشته ، بادای سپاس آلای بیقیاس ایزدی ، قیام نماید و درین وقت که تخت دولت ابدی و سریر سلطنت سرمدی ، از جلوس میمنت مانوس ما ، آرایشی تازه و زینتی بی اندازه گرفته ، تاج عزت و کرامت ، از فرق فرقد سای مبارک ، برفعت ، از کیوان برتری جسته و همت گردون نهمت ، ببسط بساط مرحمت و اظهار آثار سطوت ، پرداخته ، غلغلهٔ بنده پروری و مخلص نوازی وصیت عدو سوزی و دشمن گدازی ، بشش جهت عالم رسیده ، سامعه افروز دولت خواهان و خرمن سوز معاندان گردیده ، خاطر اخلاص مآثر را ، بهمه جهت مطمئن داشته ، بتفقدات و تلطفات بی دریغ ما که کرهٔ بعد اخریٰ ، دربارهٔ آن مورد الطاف بیکران ، مبذول شده و ثبات و استقلال او ، دران مملکت از نتایج آن است ـ

امیدوار تر باشد که انشاء الله تعالیٰ ، بیش از پیش ، مشمول اشفاق بی پایان که از ثمرات نخل برومند خدمتگذاری و نیکوبندگی است ، اختصاص یافته ، کامیاب متمنیات خواهد شد و تدارک مافات را ، گزین وسیلهٔ عفو هفوات و زلات گذشته که از تیره رای کوته اندیشان ، بوقوع آمده بود دانسته ، بسر انجام پیشکش که در آوان اقامت موکب گیهان نورد در آن حدود ، بسبب موانع دست نداده ، موجب خجالت او شده بود ، بپردازد و مراسم تهنیت جلوس ابد قرین سعادت آئین ، بوجهی که سزد و شاید ، بجا آورده ، همگی سعی و جهد صرف آن سازد که

عنقریب آثار صفای طویت و خلوص عقیدت ، بظهور آمده ، حسن خدمت و ارادت او هویدا شود و یک کرور پنجاه لک روپیه وجه پیشکش ، از نقود و جوا هرنفیسه و اقیال پسندیده آماده و مهیا گردیده ، بعد مراجعت رایات فیروزی آیات که باستظهار اعانت پروردگار ، بتعاقب بی شکوه و اخراج او ازان دیار بسمت لاهور ، ارتفاع یافته ، انشاء الله تعالی بزودی ، بانیل مقصود ، پرتو وصول بر ساحت دارالخلافه شاهجهان آباد ، خواهند انداخت ـ

پیشکش آن عمدهٔ خیر خواهان اطاعت کیش ، بوساطت ایستادهای پایهٔ سریر سلطنت مصیر ، بعرض اقدس رسیده ، از نظر انور بگذرد و از جملهٔ ملک نظام الملک آنچه در حین مصالح داخل ممالک محروسه گردیده بود و بنابر شرایطی که ثانی الحال آن عمدة الاماجد ، از قوه بفعل نتوانست آورد ، اسراع آن موقوف شده ، بی اهمال بتصرف بندهای درگاه اقبال واگذاشته ، در این باب ، مضایقه روا ندارد و باید که لوح باطن را ، از نقوش ریب و ریا فرو شسته ، در طریق بندگی سلوک بنهجی نماید (ص : ۲۱۸ ب) که مورد تحسین و آفرین و در تشئید مبانی عهد و میثاق و استحکام قواعد یکرنگی و وفاق کوشیده ، بهیچ وجه راضی نشود که رنگ خجلت ، برجبین عقیدت او نشسته ، جرأت اخلاص ، رنگ کدورت پذیرد و در همه حال برجادهٔ مطاوعت و فرمانبرداری استقامت ورزیده ، از حد خود ، قدم فراتر نه نهد ، تا از حوادث و نوایب ، در امان بوده ، از نهال آمال ، گل حسرت نچیند و بهار آمانی او ، آفت خزانی نبیند ـ

احکام مطاعه را ، بامتثال تلقی نموده ، بی توقف پیشکش را ، سرانجام و بارسال آن پردازد و کمر خدمت گذاری ، برمیان جان بسته ، همچنان که بعنایت عمیم امیدوار است ، از سورت سطوت عظیم هراسان باشد ـ

——:o:——

ی ۶

یہ مکتوب شاہ گولکنڈہ کے نام ہے ۔ اس مکتوب میں محمد شجاع کے خلاف کامیاب مہم ، جنگ سمو گڑھ اور دارا شکوہ کے آوارۂ

دشت ادبار ہونے کا ذکر ہے ۔ شاہ گولکنڈہ کے گماشتوں نے کرناٹک میں معظم خان میر جملہ کی جاگیر کے بعض علاقوں پر قبضہ کیا ہوا ہے ۔ ان کو فوری طور پر خالی کرنے کا حکم دیتا ہے ۔

بقطب الملک حاکم گولکنڈہ : بعنایت پیشگاہ خلافت ، امتیاز یافتہ بداند عرضداشت آن زبدۃ الاماجد کہ بعد ورود مسعود فرمان عالی شان لازم الاذعان ، مصحوب شجاعت شعار محمد صالح ، ملازم سرکار گردون مدار ، بدرگاہ سلاطین پناہ ارسال داشتہ بود در حینی کہ موکب گیہان نورد و کشور کشا ، از تنبیہ و تادیب پادشاہزادہ محمد شجاع کہ قدر عافیت ندانستہ ، از روی حسد و حق ناشناسی ، ارادہای دور از کار نمودہ ، باغوای کوتہ اندیشان بیخرد ، قدم از حد خود فراتر گذاشتہ ، در مقام تہیج غبار شورش و فساد بود ، قریب سی ہزار سوار زمیندار و مردم بی روزگار فراہم آوردہ و اسباب قتال و جدال را آمادہ گردانیدہ ، سر ستیز و پیکار داشت ، بعنوانی کہ شنیدہ باشد وا پرداختہ و از کار بی شکوہ ادبار پژوہ نیز کہ باجہان جہان حسرت و ناکامی ، از لاہور بصوب ٹھٹھہ آوارہ گشتہ ، از ولایت گجرات سربرآوردہ بود و باستظہار زری کہ از خزانہ لاہور و گجرات بدست آوردہ ، حشری انبوہ جمع نمودہ ، در دارالخیر ، پای جہالت افشردہ ، سودای خام ، بمقابلہ و صف آرای می پخت و آخرالامر ، جمعی کثیر را طعمہ تیغ بی دریغ غازیان نصرت قران ساختہ ، بحالی کہ راندہای درگاہ الہی را ، در خورد سزا باشد ، بتماسی مال و منال و اموال و اہل و عیال ، سپاہ تباہ روزگار خود را گذاشتہ ، مرحلہ پیمای بادیہ نکبت گردید ، بعنایت ایزد منان ، فراغ یافتہ ، قرین گونا گون فتوحات تازہ و نصرت پای بی اندازہ ، متوجہ دارالخلافہ شاہجہان آباد شدہ ، بوساطت ایستادہای پایہ سریر سلطنت مسیر ، از نظر انور اظہر گذشت و مطالب معروضہ ، پیرایہ وضوح گرفت ۔

حکم جہان مطاع خورشید شعاع ، عز نفاذ می یابد کہ از مآل اندیشی و عاقبت بینی آن امارت و ایالت مرتبت (ص : ۲۲۹ ا) بسیار غریب و عجیب است کہ این وجہی ناموجہ را معروض جناب معلی ساختہ ، برکاکت آن پی نبرد و با آنکہ مکرر باو فرمودہ ایم کہ ہوای ولایت کرناٹک ، متعلقہ

معظم خان بالقابه را که داخل ممالک محروسه است ، از سر بدرکرده بهیچ تاویل پیرامن آن نگردد، اصلا از خواب غفلت و غرور بیدار نشد،از اصرار در نافرمان برداری ، اجتناب نورزند و وخامت آن را ، نظر در نیاورده ، بمعاذیر نا دلپذیر مستمک شود و در توسعهٔ مجال تعلل و امهال که جز خسران و وبال ثمره ندارد ، کوشیده ، مذکور عهد و پیمان که توفیق ایفای یک شرط از چندین شرایط آن نیافته ، بمیان آورد - این مقدار ندانند که در برابر کدام حسن خدمت و نیکو بندگی شایسته چنین عنایتی تواند شد -

چون آن ولایت ، بمقتضای فرط عاطفت و مرحمت ، بانعام خان موصی الیه مقرر شده و از تزویر و تلبیس کسی تغیر پذیر نخواهد بود و هر گونه جد و جهدی که آن سلالة الاکارم درین باب بکار برد ، عبث و بیفایده است ، بنابران باید که چنانچه در حضور ملازم درگاه سپهر بارگاه ، قرار داده و از عرضداشت معتمد قابل الاحسان ، عبدالمعبود ، بمسامع جاه و جلال رسیده ، بی توقف جمعیت خود را ، از آن طرف بطلبد و قلاع و محالی که انتزاع نموده ، به آئین پیشین بگماشتای خان مشار الیه که بحراست وضبط آن می پرداخته ، سپرده ، بیش ازین ، در صدد سرانجام اسباب دشمن کامی خویش نباشد و الا چون بتوفیقات ازلی و تائیدات لم یزلی ، عساکر منصوره را ، از مهمات جهانبانی و گیتی ستانی ، بوجهی که شاید ، فراغ حاصل شده ، ساحت وسعت آباد هندوستان ، از خس و خاشاک معاندان دین و دولت ، مصفی گردیده و مهام ملک و ملت بانتظام آمده ، انشاء الله تعالی ، پس ازانقضای ایام برشگال ، خان مذکور بامعظم جنود اقبال ، دستوری خواهد یافت که روی قهر و تسلط بدان مرزوبوم نهاده ، جزای کفران نعمت و پاداش پندار و نخوت ، در کنار روزگار او اندازد و گلکنده را با ولایت کرناٹک بحوزه ضبط و تصرف در آورد -

اگر روز دولت او بسر نیامده باشد ، یقین که گردن از اطاعت نپیچیده ، بموجب حکم اقدس اعلی خواهد نمود و برتقدیری که هنگام استیصال او رسیده ، عنقریب عرضهٔ سهام حوادث و نوایب گردیده ،

کاخِ عزتِ خود را ، با خاکِ مذلت یکسان و بنیانِ شوکتِ خویش را ، از صدماتِ عساکرِ قاهره ، ویران خواهد دید ـ چشمِ بصیرت از مشاهدهٔ جمال (ص : ۲۱۹ ب) بهبودِ حال و مآل نپوشیده ، هرچه بکند فهمیده بکند ، تا گرفتارِ دامِ ادبار نگشته ، انگشتِ ندامت ، بدندانِ حسرت نکند و بالمره دست از ملک و مال شسته ، از پا درَ نیاید ـ

——:o:——

*

محمد بیگ کے نام

الف ب ۱

محمد بیگ اس وقت غالباً صوبۂ مالوہ کا دیوان تھا ۔ اس مکتوب میں تاکید کرتا ہے کہ جس دن ہمارا فرمان ملے ، اسی دن اس کا جواب لکھا جائے ۔ میر جملہ نے ہمیشہ اورنگ زیب کا ساتھ دیا تھا ۔ اس لیے اس کی جمعیت کے بارے میں ان کی امداد اور تالیفِ قلوب کی ہدایت کرتا ہے ۔ بعض حالات میں بادشاہ کی طرف سے اہلِ لشکر کو مساعدت کی رقم ملتی تھی یعنی وہ زرِ امدادی جو سپاہی یا منصب دار کو گھوڑے خریدنے اور ضروریات کے لیے علی الحساب عطا کیا جاتا تھا ۔ اورنگ زیب علی الحساب بخشش کو پسند نہیں کرتا ۔ اس کی ہدایت ہے کہ میر جملہ کی جمعیت کو ان اصولوں کے مطابق امداد کی جائے جو اس فرمان میں مندرج ہیں ۔ اس زمانے میں شہروں اور قصبوں کے گرد حفاظت کے لیے فصیل بنائی جاتی تھی ۔ اس کے اخراجات سرکاری خزانے اور اس رقم سے لیے جاتے تھے جو اہالیٔ شہر سے اس مقصد کے لیے وصول کی جاتی تھی ۔ شاہ گنج کے باشندوں نے بادشاہ کی خدمت میں فصیلِ شہر کے لیے زیادہ رقم وصول کرنے کے خلاف استغاثہ کیا ہے ۔ اس کے بارے میں حکم دیتا ہے ۔ یہ خط فوج کی تنخواہ وغیرہ کی ادائیگی پر بھی روشنی ڈالتا ہے ۔ فوج کا خرچ کبھی بالراست خزانے سے اور کبھی کسی علاقے کے جمع شدہ محصول کی مد سے دیا جاتا تھا ۔

بمحمد بیگ : شجاعت و شہامت دستگاہ ، مخلصِ بی اشتباہ ، فدوی دولتخواہ ، موردِ مراحمِ بیکران محمد بیگ ، بعنایتِ پیشگاہِ سلطنت ، مباہی گشتہ بداند ۔ عرضہ داشتی کہ بیست و نہمِ ربیع الثانی ، در جوابِ دو نشانِ والا شان نمودہ بود ، با افراد رسیدہ ، بوساطتِ باریافتگانِ قدسی

انجمن ، از نظرِ فرخنده اثر گذشت و مطالبِ معروضه ، معلوم رایِ جهان آرای خورشید ضیا گردید .

امرِ جلیل القدر عزِ صدور می یابد که تاخیر در فرستادنِ عرایض ، علی الخصوص پس از ورودِ مسعودِ امثلهٔ گرامی ، گنجایش ندارد . غالباً از رهگذرِ عدمِ اطلاع بر ضابطهٔ کوتاهی رفته . من بعد بهان روز که نشانِ والا پرتوِ وصول اندازد ، باید که جوابِ آنرا معروض می داشته باشد و همچنین بتقریبِ مقدماتِ ضروری العرض که در آنجا روی دهد ، متواتر عرایض ارسال دارد و همگی سعی مصروفِ آن سازد که حقایقِ آن حدود ، پیهم بمسامعِ علیه برسد . سیادت مرتبت عبدالرحمن را که باری قلعهٔ آسیر بجاگیرِ او مرحمت شده و در حضورِ پر نور ، تعهدِ ضبط آن نموده ، بتاکید بنویسد که زود تر از زود ، خود را بآنجا برساند واگر ظاهر شود که مومیٰ الیه از قرار دادِ خویش سر باز زده ، در مقامِ دفع الوقت است ، کیفیتِ حال را معروض دارد تا دیگری بدان خدمت تعین گردد ، در بابِ نوکرانِ میر جمله اسهانِ آنها در راه ضایع شد و جمعی دیگر که یک اسپه اند ، بموقفِ عرض رسانیده که مساعدت طلب اند امری شود که چون تنخواه مساعدت مرضیٰ نیست ، چندی ازان مردم که اسپ نداشته باشند و کار آمدنی داند و گروهی را که یک اسپه اند و می خواهند که دو اسپه باشند ، سوایِ یک ماههٔ که برسمِ علی الحساب ببندهای جدید حکم شده ، یک ماهه نیز پیشکشی تن کند ، تا هرکس که اسپ نداشته باشد بخرد و هر که اسپ دویم درکار دارد سرانجام نماید . از پیادهای بندیله و بکسریهٔ باندار وغیره ، هر قدر تواند ، انتخاب نموده ، نگاه دارد . سکنه کرن پوره که تن بساختنِ دیوار قلعه در نمی دهند ، بعد ازانکه راؤکرن از برهانپور بگذرد، در این باب مضایقه نخواهند نمود .

رعایایِ شاه گنج و مردمِ دیگر را ، که استغاثه نموده الد مستمال ساخته ، تفحص کند ، سببِ تظلمِ آنها چیست ؟ اگر موافقِ آنچه توجیه شده ، ازانها تحصیل نموده اند و حیفی در حقِ آنها بوقوع نیامده ، استغاثه (ص : ۲۲۰ : ل) بیمعنی است و اگرافزون از مبلغِ مقرر ، محله داران و عملهٔ کوتوال

خانه و کلانتران و چودهریان طمع کرده باشند ، بحقیقت آن وا رسیده ، حق بحقدار برساند و متعدیان را تنبیه بلیغ نماید تا باعث عبرت دیگران آن گردیده ، احدی را مجال مردم آزاری نماید ـ مقصود از ساختن قلعه ترقیه حال سکنه و رعایا است ـ عذر آن جماعه ، در ادای مبلغی که موافق قانون قدیم توجیه می شود ، مسموع نیست و رفع تعدی لازم ـ آن خلاصه مخلصان خیر اندیش در اتمام این کار مساعی جمیله بظهور آورده نوعی اهتمام نماید که بزودی حصار شهر مرتب گشته ، موقوف نماند و در توجیه زر ، سویت و برابری بعمل آمده ، برکسی ستم نرود و زیاده از معمول پیشین ، رعایا را ، تکلیفی روی ندهد و بر تقدیری که بعد صرف شدن زر توجیه مبلغی دیگر درکار شود از خزانهٔ عامرهٔ سرکار خرج نماید ـ بوزارت و امارت پناه مرشد قلی خان امر فرمودیم که دو کس از بندهای درگاه تعین کند که یکی ببالاپور رفته ، دو هزار من شوره ازانجا برداشته ببرهانپور برساند و یکی بسورت رسیده ، گوگرد و زر بیخ ابتیاع نماید و از همان راه ببلدهٔ مذکور ببرد و سرب در برهانپور و هاندیه آن قدر که باید هست ـ باروت و رنجک ، در رکاب مهد سلطان بالقابه که غرهٔ شهر حال دستوری یافته روانهٔ آن صوب شده ، فرستاده ایم ـ چون آن تازه نهال بوستان اقبال ، مامور گردیده که داخل شهر نگشته ، در شاهجهان پور فرود آید ـ در شهر ، حویلی برای نزول آن جوان بخت بیدار طالع ، درکار نیست و درآمدن بارک قلعه مناسب نه ـ کرن کهنجی را ، که بامید واری استیلام عتبهٔ والا برهانپور آمده ، بعنایت علیه سرگرم ساخته ، بحضور پرنور بفرستد ـ دو هزار روپیه از خزانهٔ هاندیه باو مرحمت شده ـ اگر یافته باشد فبها و الا آن قدوی مبلغی مسطور ، از خزانهٔ برهانپور باو داده ، رخصت کند که بدرگاه بیاید ـ

دیگر امر رفیع القدر زینت صدور می یابد که چون شجاعت شعار سلطان بیگ ، مامور است که سوای جمیعت که با اوست ، از مردم کار آمدنی آن طرف ، قریب پانصد سوار و پانصد پیاده ، باتفاق وزارت مآب ، لطف الله نگاهدارد باید که آن دولتخواه بلطف الله بیگ بنویسد که مطابق فرموده ، عامل گردیده ، جمعی از سوار و پیاده را ، که مشار الیه بدلاسا طلب نماید ، بعلوفهای مناسب ، نوکر کرده ، از محصول سرکار

پیجاگڈھ کہ رسید است ، یک ماہہ بآنہا بدہد ۔ از ہمراہانِ شجاعت و شہامت مرتبت ، رعد انداز جمعی کہ از حضور تعین شدہ بودند ، با او ببرہانپور خواہند آمد و دیگر مردم را بیقین کہ در آنجا (ص : ۲۲۰ ب) خواہد گذاشت ، در تحقیقِ اخبار مالوہ بیش ازین و بہتر ازین ، ساعتی نہ بودہ ، آنچہ قابلِ عرض داند ، متواتر معروض می داشتہ باشد و در کمالِ آگہی و ہوشیاری ، بسر بردہ جمعیتِ نیکو فراہم آوردہ و اینِ مطلب را عمدہ دانستہ ، در این باب ، جد مبذول دارد ، توجہاتِ خاصِ ما را ، دربارۂ خویش ، روز افزون شناسد ۔

——:o:——

*

شہزادہ مراد بخش کے نام

الف ج ۱

مراد بخش کو قلعہ کلیان کی فتح کے بارے میں اطلاع دیتا ہے ۔
کلیانی کا قلعہ ۱۰۶۷ ھ کے شوال کی آخری تاریخ کو فتح ہوا تھا ۔

بپادشاہزادہ محمد مراد بخش : برادرِ عزیزِ جان برابرِ کامگارِ نامدارِ عالی مقدارِ من، از نخلِ حیات و زندگانی بہرہ مند و برخوردار بودہ ، مسرت قرین باشند ۔ دیری است کہ مطالعہ مفاضاتِ مہر افزای آن گرامی برادر ، بہجت خاطرِ مشتاق نگردیدہ ، موجبِ آن معلوم نشد ۔ ما بعنایتِ الٰہی از فتحِ قلعہ کلیان وا پرداختہ ، یازدہمِ محرمِ مکرم داخل ظفر آباد بیدر شدیم و عنقریب مقدمہ مصالح را صورت دادہ ، عزیمت اورنگ آباد مصمم خواہیم ساخت ۔ اخبارِ دربارِ جہان مدار نوعی کہ مذکور می شود ، یقین کہ از نوشتجاتِ وکیل پویدا گردیدہ باشد ۔ از آنجا کہ خاطر ، خواہانِ خبرِ خیریت اثرِ آن برادرِ عزیز بود ، این نوشتہ را ، مصحوبِ الہ یار ، ملازمِ خود فرستادیم ۔ جوابِ باصواب نزدِ وی ارسال دارند ۔ اشتیاقِ صحبت وافی مسرتِ آن کامگار ، افزون تر از آن ست کہ بتحریر در آید و حصولِ این امنیت بر نہجِ مرغوب مطلوب ، والسلام ۔

——:o:——

الف ج ۲

اورنگ زیب نے شہزادہ مراد کے ساتھ کچھ عہد و پیمان کیے تھے ۔ اس مکتوب میں ان کی مکرر توثیق کی گئی ہے ۔ یہ وہی زمانہ ہے جب بادشاہ کے اختلالِ مزاج کی وجہ سے دارا شکوہ کا

اقتدار بڑھتا جا رہا تھا ۔ احتیاط کے طور پر یہ مکتوب خطِ مخترع یا خفیہ کوڈ میں لکھا گیا ہے ۔ مراد بخش کو لکھتا ہے کہ آئندہ کی خط و کتابت بھی خطِ مخترع میں ہونی چاہیے ۔

بمحمد مراد بخش مذکور : برادرِ عزیز بجان برابرِ عالی مقدارِ من ، از نہالِ زندگانی برخور دار و از آشوبِ نوایب برکنار باشد ۔ رقیمۃ الودادی کہ نگاشتہ خامۂ اتحاد و یگانگی بود ، در عینِ انتظار رسید ۔ بہجت افزا گشت ۔ پوشیدہ نماند کہ آنچہ اخبار تازہ ، بران برادرِ گرامی ظاہر شدہ باشد ، ما نیز از عرایضِ وکیل دربار معلوم نمودہ ایم و بعدِ اطلاع ، بر کیفیتِ حالات ، مکتوبی متضمن بر مراتبِ اتحاد و یک جہتی ، بآن عزیز نگاشتہ ، مصحوبِ الہ یار ، ملازمِ خود ارسال داشتہ ایم و برخی مطالب کہ از حوصلۂ نامہ بیرون بود ، بتقریرِ او حوالہ شدہ ، یقین کہ تا حال آگہی یافتہ باشند قرار بہان ست کہ فیابین معہود گشتہ و انشاء اللہ تعالیٰ جز آن بعمل نخواہد آمد ۔ ما بعنایتِ الٰہی ، از فتحِ قلعۂ کلیان و مہماتِ این طرف بقدرِ فرصت وا پرداختہ ، ششم شہرِ محرم ، از ظفر آباد ، بصوب اورنگ آباد توجہ نمودیم ۔ آن برادر نیز ، از انجا مقرر شدہ ، ہیچ وجہ میل ننمودہ ، در آن مقام ثابت باشند و خاطرِ جمع و دلِ قوی فرا خورِ قرارداد ، از قوہ بفعل آورند و حقایق را متواتر و متواتر ، قلمی نمایند ۔ د ر این چند روز دو مرتبہ ازین مقولہ بخدمتِ (ص : ۲۲۱ ل) پادشاہزادۂ جہانیان آنچہ بایستی نوشت ، معروض داشتہ ایم و عریضۂ آن برادرِ عزیز را کہ بگرامی خدمتِ ایشان مرقوم بودہ ، مصحوبِ جلو دارانِ سرکارِ آن کامگار فرستادیم ۔ از عرضداشتِ وکیل کہ دوازدہمِ شہرِ مزبور نوشتہ بود ، بیست و چہارم رسیدہ ، سمتِ ظہور گرفت کہ استقلالِ مخالف و رتق و فتقِ مہمات و تغیرِ متصدیانِ پیشگاہِ معلیٰ و تفویضِ خدمات بملازمان خود ، بحدی کہ نباید ، انجامیدہ و ہمگی سعی مصروفِ فراہم آوردنِ خزاین و اجتماعِ عساکر ساختہ و غالباً چیزی کہ وقوعِ آن مظنون بود ، یقین پیوستہ تا ببینیم چہ از پردہ بیرون می آید ؟ ازانجا کہ رعایتِ حزم و احتیاط لازم است ، درین وقت راہِ اعلام مقاصدِ بلند از جانبین جاری خواہد بود و نوشتنِ بعضی مطالب بخطِ متعارف ، مناسب نمی نماید ۔ بنابران خط مخترع مرسل خواہد گشت ،

تا بعد ازین ، ہرچہ نوشتنی باشد ،بہان خط می نوشتہ باشند ۔

——:o:——

الف ج ۳

مراد بخش نے دونوں بھائیوں کے اشتراکِ عمل اور آیندہ کے لائحہ عمل کے بارے میں کچھ استفسارات کیے ہیں ۔ ان کے جواب مقدمات سے ان ہی سوالات کے جوابات کی طرف اشارہ ہے ۔

بہادشاہزادہ محمد مرادبخش : برادرِ عزیز جان برابرِ کامگارِ نامدارِ من ، از نہالِ آمال بہرہ مند باشند ۔ محبت نامہٗ کہ مصحوبِ روح رفیق اللہ یار مرسل بود ، بیست و ششم صفر ختم بالخیر والظفر ، در عینِ انتظار مسرتِ وصول بخشیدہ ، مضامینِ آن بوضوح انجامید و خاطرِ عطوفت مآثر ، از اطلاعِ برقرار دادن برادرِ عزیز ، اطمینانِ بی پایان حاصل گردید ۔ جوابِ مقدماتی کہ بر کاغذِ جداگانہ ثبت بود ، مفصلاً نگارش یافتہ ، معلومِ آن برادرِ گرامی خواہد شد ۔ اندیشہٗ دویٔ و جدایٔ را ، اصلا پیرامنِ خاطرِ عزیز خویش راہ ندہند کہ انشاء اللہ تعالیٰ ، از دقایقِ اتحاد ، مہمل نخواہد گشت ۔ روح اللہ قابلِ تربیت است ۔ از اشتیاق چہ نوشتہ شود کہ بشرحِ شمہٗ ازان ، وافی توالد بود ۔ حق سبحانہ تعالیٰ باحسنِ وجوہ ، دیدارِ آن برادر برخوردارِ نصیب کناد ، والسلام ۔

——:o:——

*

پادشاہزادۂ محمد شجاع کے نام

الف د ۱

محمد شجاع کو دارا شکوہ کی ریشہ دوانیوں کی اطلاع دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ اس کی ترغیب پر بادشاہ کی طرف سے صوبیدار کے طور پر شاہ شجاع اور مراد بخش کی جگہ دارا شکوہ کے حامیوں کا تقرر کر دیا گیا ہے۔

پادشاہزادۂ محمد شجاع: مخلص خیر اندیش بعد گزارش مراسم اخلاص معروض می دارد کہ آنچہ از روئے صدق موالات، این نیازمند را نظر بہ اخباری کہ مسموع شدہ بود، بایستی بگرامی خدمت نوشت۔ قبل ازین متواتر معروض داشتہ و ہر چہ در این ولا ظاہر گردید، برین منوال است کہ اعلیٰ حضرت فی الجملہ صحبتی یافتہ در فکر عدو اللہ اند و ازانجا کہ تا حال، صورت عزم و ارادۂ آن مشفق مہربان معلوم نگشت و جواب عرایض رسید و مجدداً از نوشتجات وکیل دربار، سمت وضوح گرفت۔ چون مذکور مونگیر درمیان است، ملحد زادہ خود را با چیلہ ستر سال و دیگر مردم، بصوب الہ آباد و پٹنہ تعین می نمایند و صوبۂ گجرات را، (ص: ۲۲۱ ب) از برادر عزیز تغیر کردہ، کسی را می خواہند بفرستند و خبر است کہ مہابت خان و قاسم خان را بآن طرف تعین می کنند، بنابران بتازگی متصدع می گردد کہ ہرگاہ کیفیت معاملات، برین نہج بودہ باشد، پیش نہاد خاطر عاطر چیست و تدبیر این کار کہ روی دادہ، چہ قسم اندیشیدہ اند و این نیازمند را، کہ بی صلاح و صوابدید ایشان، قدم پیش نمی تواند گذاشت، چہ باید کرد؟ و بر تقدیریکہ تغیر صوبۂ گجرات وقوع یابد، ملحد زادگان با جسونت سنگھ و جمعی کثیر کہ قرار

داده اند ، بمالوه بیایند و خود در ایامِ امتدادِ مرض می فرمودند که همین می خواهیم که یک مرتبه صحت یافته ، خاطرِ خلیفه محمود را ، از بندوبست ملک بواقعی جمع سازیم ـ تامعاملات بجایٔ که نباید برسیده ، مصلحت چیست ـ امید که هرچه زود تر جوابِ این مراتب را عنایات فرموده ، قلمی نمایند و از وجهِ قصد و ما فی الضمیرِ منیر ، آگهی بخشند تا پیش از فوتِ فرصت و گذشتنِ وقت ، آنچه صلاح باشد بعمل آید ـ

——:o:——

الف د ۲

شہزادۂ مراد اور اورنگ زیب کے مابین جو سوال و جواب ہوئے ہیں ان کی اطلاع محمد شجاع کو بھیج رہا ہے ۔ اس سے پیشتر تینوں بھائیوں نے اس قرار داد پر اتفاق کیا تھا کہ ان کے لشکر ایک ہی وقت میں حرکت میں آئیں ۔ لیکن چونکہ بادشاہ کی صحت بحال ہو رہی ہے ، اس لیے اس فیصلے پر نظرثانی کی جا رہی ہے ۔ اورنگ زیب کا کہنا ہے کہ اس وقت دارا شکوہ کے سیاسی اقدامات پر کڑی نظر رکھی جائے اور آئندہ کا قدم اس کی روشنی میں ہی اٹھایا جائے ۔ اس مکتوب میں بدلتے ہوئے حالات کے تحت جن اقدامات کی ضرورت ہوگی ، ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔

بپادشاہ زادہ محمد شجاع : صاحبِ مشفقِ مہربانِ سلامت ـ درینولا برادرِ عزیزِ بجان برابر ، از راہِ یکجہتی و یگانگی مطلبی چند باین جانب نوشتہ ، استدعایٔ جواب نمودہ بودند و این خیر خواہ را ، آنچہ در ہر باب بخاطر رسیدہ ، بآن کامگارِ نامدار نگاشتہ ، مصحوبِ ملازمِ ایشان ارسال داشت ـ لیکن چون کیفیتِ این مراتب را ، بگرامی خدمت معروض داشتن لازم می نمود ، بنابران صورتِ سوال و جواب را مفصلاً بمسامعِ علیہ می رساند تا بعد اطلاع بران ، اگر نوشتہ این مخلص ، پسندِ شریف گردد فبہا ، و الا آنچہ بخاطرِ عاطر پرتوِ صواب اندازد و قلمی فرمایند کہ مطابقِ آن مقرر دانستہ ، ایشان را نیز ، بران آگاہ سازد ـ

اولاً مرقوم بود که مخالف را ، فرصت آن نباید داد که بخود پردازد - چه اگر مردم باو بگروند[1] و استقلالی که هرگز بنصیبش مبادا پیدا کند ، تدبیر کار او دشوار خواهد شد - پس برین تقدیر ، متوجه دفع فتنهٔ او گردیده ، ساعت نهضت آطرف را ، مقرر باید ساخت و همدگر را ازان اطلاع باید داد و طی مراحل بنمطی قرار گیرد که در یک وقت از هر سه جانب ، مکان مقرر ، رسیده شود و اگر این حرکت بالفعل مناسب نباشد ، وجه آن بایشان نوشته آید - در جواب نگارش یافت که آنچه آن برادر عزیز اندیشیده اند ، مستحسن و پسندیده داشت و ما نیز برانیم که تا مخالف خودرا جمع نکرده ، باو باید پرداخت - اما چون خبر وقوع قضیهٔ ناگزیر تا حال نرسیده ، روز بروز آثار صحت ظاهر می شود ، از جای خویش حرکت کردن و باظهار بعض مراتب پرداختن ، مناسب نمی نماید - بلکه آن گرامی برادر (ص : ۲۲۲ ا) نیز بایستی ، پیش ازین استفسار و تحقیق اخبار ، غبار شورش نمی انگیختند و لشکر را بصوب سورت نمی فرستادند و قلعهٔ آنجا را محاصره نمی نمودند - اکنون که کار بجای که نبایست برسد ، رسید - بزودی از استخلاص آن حصن ، خاطر جمع سازند ، با جمعیتی که فراهم آورده اند در رکاب ایشان باشد - بعد ازانکه ارادهٔ توجه مصمم گردد ، از تاریخ ساعت اطلاع داده خواهدشد -

ثانیاً قلمی شده بود که چون از نوشتجات وکیل هویدا گشته که قصد مخالف آنست که یک چندی برای مصلحت ، تعرض حال اخوان نگردیده ، از راه محبت و دوستی در آید اگر احیاناً نوشته مشتمل بر این معنی ازآن جانب برسد[2] در برابر آن چه باید نوشت ، جواب این مقدمه بدین عنوان مرقوم شد که اگرچه این قسم گفتگوها اعتماد را شایان نیست و الحال که آن عزیز بجان برابر ، پرده از روی کار برداشته اند ، اظهار ملایمت ازان طرف ، نسبت بایشان متصور نه ، لیکن بر تقدیری که چنین نوشته بیاید ، سررشتهٔ رفق و مدارا از دست دادن و چیزی چند که موجب غفلت معاند تواند

۱- نگروند

۲- نرسد

بود ، در جواب نگاشتن و بدین افسانهٔ شیرین او را بخواب خرگوش داشتن ، انسب و اولیٰ است و بعزم معهود نقصانی ندارد ۔

و ثالثاً مکتوب بود که از جملہ قرارداد ہای آن وقت یکی آنست اگر مخالف بایکی از برادران بمقام پرخاش در اید و دلی دیگر مدد و معاون بودہ نگذارند که ارادۂ فاسد او بفعل تواند آمد و بر تقدیر وقوع قضیہ ، صورت اعانت چیست و بچہ نہج از ہم دگر خبر توان گرفت ۔ در جواب نگاشتہ شد که قرار داد ہمان است که بود ۔ انشاء اللہ تعالیٰ فتوری بدان راہ نخواہد یافت ۔ اگر مخالف بی دین ، قصد آن طرف کند ، این نیاز مند بی توقف ببرہانپور رسیدہ ، متوجہ پیش خواہد گشت و ازین جانب ، صاحب مشفق مہربان ، عزیمت سمت پٹنہ خواہند فرمود ، تاقدوۃ الملاحدہ باتمامی جمعیت تفرقہ قرین خود ، نتواند بیک طرف پرداخت و ہمچنین اگر بجوانب دیگر روی ادبار آورد ، باین عنوان ، ارکان ثبات و قرار او متزلزل باید ساخت ۔ این بود تفصیل سوال و جوابی که بمیان آمدہ ، امید که این مراتب را بخاطر گرامی آورده ، ہرچہ زود تر ، مقتضیات رای صواب نمای اعلام فرمایند ۔ زیادہ چہ ؟

——:o:——

الف د ۳

پہلے شاہ شجاع کو خطوط آگرے کے راستے بھیجے جاتے تھے ۔ اب اورنگ زیب انھیں اڑیسہ کے راستے ارسال کرنے کا ارادہ کر رہا ہے ۔ نیز اس کا مشورہ ہے کہ تینوں بھائی اپنے دربار میں دوسرے بھائیوں کے سفیر یا وکیل مقرر کریں ۔ جن کے ذریعے دوسرے بھائیوں کے بارے میں جلد از جلد اطلاعات پہنچتی رہیں ۔ اس کے لیے ڈاک چوکی کے انتظام کی ضرورت کی طرف بھی اشارہ ہے ۔

پادشاہزادۂ شاہ شجاع : بعد از گزارش مراسم مخالصت و موالات ، معروض می دارد که درین چندگاہ ، دو عریضۃ الاخلاص که مشتمل بر برخی از مطالب که بمقتضای وقت ، اخبار و استخبار ازان ، لازم می نمود ،

بگرامی خدمت نگاشته از راه اکبر آباد ارسال داشته ، لیکن چون بر امنیت
(ص : ۲۲۲ب) طرق اعتمادی نیست و معهذا از اخبار تازه معلوم شد که
صورت معاملات دربار جهان مدار ، برنگی که نباید برآمده ، کاروبار آنجا
دگرگون است ـ

بنابران نقل عریضهٔ دویمین را ، ازان دو عریضه عرضداشت ، با دیگر
مقدمات نوشته ، مصحوب جلوداران برادر عزیز پادشاه زادهٔ محمد مراد بخش
که عریضهٔ ایشان را ، از راه اودیسه ، بخدمت والا منزلت می برند ،
روانه نمود تابران مراتب اطلاع حاصل شود ـ امید از اشفاق صمیمی آن ست
که این مخلص بی ریا را ، بزودی ، از پیش نهاد خاطر و قصد و عزیمتی که
در آئینهٔ ضمیر منیر ، پرتو صواب انداخته باشد آگاه فرمایند که نظر بان
نموده بسر انجام لوازم امری که فرصت و تاخیر در تمشیت آن خلاف
مصلحت و منافیٔ معهود است ، بپردازد و با مواد استقلال و اقتدار آن
صرف بیفزوده و خاطر خاص و عام بباطل میل نکرده ، توجه مبذول
داشته آید ـ پیداست که آن مشفق مهربان درین باب آنچه اندیشیده
باشند ، اصوب و اصلح خواهد بود ـ از مضمون عنایت نامه که ببرادر
عزیز مرقوم خواهد گشت، این خیر خواه خلق الله را نیز اطلاع دهند تا فهمیده
مطابق آن بنویسد و تاکید نماید ـ صاحب من اگر در این وقت، یک یک
آدم فهمیده از جانبین ، بعنوان سفارت و وکالت مقرر شود و نوشتها ، خواه
بڈاک چوکی ازینجا بسرحد اودیسه ، مردم این خیر اندیش و از انجا تا
را جمحل[1] متصدیان سرکار نامدار سرانجام نمایند ، قاصدان[2] و سواران جلد
بیایند و تردد در پیش رفت مطلب ، بغایت دخیل است ـ

و برتقدیرے که این معنی صورت تجویز بیابد ، از فرستادهای این
نیازمند ، سیادت مآب میر شاه را ، در خدمت کثیرالموہبت نگاه دارند و

۱- را جمجل ـ

۲- بقاصدان ـ

جواب این عریضه را ، مصحوب یکی از همراهان او ، با ملازم سرکار عالی که این جا خواهد بود ، بفرستند ـ دیگر هر چه رای گرامی اقتضا فرماید، عین صوابست ـ

ایام شفقت بماناد ـ

——:o:——

الف د ۴

اس مکتوب میں ایک نامعلوم الاسم امیر کو اطلاع دی گئی ہے کہ مہابت خان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنی فوج کے ساتھ قلعہ جنیر کا رخ کرے اور غنیم کی گوشمالی کرے ـ

یہ خط اورنگ زیب کی تخت نشینی کے بعد کا ہے ـ کافر بد انجام سے غالباً یہاں سیواجی مراد ہے جس نے ان دنوں قلعۂ جنیر پر قبضہ کر لیا تھا ـ

یکی از امرای[1] : بداند که چون درین ولا ، فرمان عالی شان سعادت عنوان ، بنام مهابت خان بالقابهٔ کرامت صدور یافته که آن مورد مراحم نمایان را ، با دوازده هزار سوار جرار ، از نصرت مندان عساکر فیروزی شعار ، برای انتزاع قلعهٔ سلطان گده و محافظت دیگر حصون گذاشته ، خود با افواج قاهره ، بقصد گوشمال غنیم خسران مآل ، بجانب جنیر بشتابد ـ

حکم جهان مطاع عالم مطیع صادر می شود که بپای قلعه مذکور اقامت ورزیده و آن را محاصره نموده ، بعنایت الٰهی مسخر سازد و در حراست و خبرداری دیگر قلاع و ملک پادشاهی ، دقیقهٔ از دقائق ، غیر مرعی نداشته ، آنچنان نماید که از مقابیر آسیبی بدان نرسد (ص : ۲۲۳ ـ ل) و

۱ـ امرایے ـ

تلافیٔ غفلتی کہ موجبِ اختلالِ مہام و باعثِ تسلطِ کافر بد انجام گردیدہ ، کماینبغی بظہور پیوندد ۔ درین ابواب قدغن داند و تقدیم خدمت را ، با آئینِ پسندیدہ موجبِ مجری شناسد ۔ مطالبِ دیگر بارشد خان بالقابہ را فرمودہ ایم ، بنہجے کہ مہبطِ اعطافِ نمایان ، بنویسد عمل نماید ۔

——:o:——

جہان آرا بیگم کے نام

الف ر ۱

یہ مکتوب اُس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب قندھار کی دوسری مہم کے بعد کابل اور لاہور ہوتا ہوا دکن جا رہا تھا ۔ جہاں آرا کا خط اُسے واپسی کے سفر میں غزنی میں ملا تھا ۔ بادشاہ اُس وقت کابل میں تھا ۔ شاہی منجموں نے بادشاہ کے ساتھ اُس کی ملاقات کی تاریخ ۱۵ رمضان ۱۰۶۲ء مقرر کی تھی ۔ مگر اُس کو بدل دیا گیا ہے ۔ بادشاہ خود بھی ۱۵ رمضان کو کابل سے دہلی کی طرف روانہ ہو رہا ہے ۔

مکاتیبی کہ بنواب عصمت قباب ناموس العالمین صاحبۃ الزمانی جہان آرا بیگم نوشتہ :

مخلصِ مشتاق ، وظایفِ اخلاق ، بجا آوردہ ، معروض می دارد ۔

عنایت نامہ نامی کہ حسب الحکم الاقدس در جوابِ عرضداشتی کہ از غزنی ، بدرگاہِ سلاطین پناہ ارسال داشتہ ، قلمی شدہ بود روزِ پنجشنبہ در اثنای راہ عزِ وصول یافتہ ، بغایت خوش وقت ساخت و بر مضمونِ عنایت مشحونِ آن اطلاع حاصل نمود ۔ الحمد للہ تعالی کہ این خیر خواہ عاشقِ فرمان برداری و تابعِ امتثالِ حکمِ اشرف است و این معنی را حاصلِ زندگانیٔ خویش دانستہ آرزوی جزاین ندارد و ہرگز لافِ درویشی نزدہ ، مشقِ ساختگی کہ از لوازمِ نشاءِ تعلق است کمتر کردہ ۔ از انجا کہ عنانِ اختیارِ مریدانِ محکوم بدستِ حق پرستِ مرشد کامل است و ہرکس را موافقِ لیاقت و شایستگیٔ او ، سرفراز می فرمایند ، دربارۂ این مرید ، ہدانچہ بخاطرِ ملکوت ناظر ، پرتو الدازد ، عینِ صواب ست و طاعتِ آن لازم ۔

صاحبِ مہربانِ من سلامت ! این خیر اندیش ، ہشتم شہرِ حال بمقام گذرگاہ ، نزول خواہد نمود ۔ ساعتِ ملازمتِ اقدس ، پانزدہم رمضان

که تاریخ نهضت موکب جهان نورد بصوب باصواب دارالخلافه شاهجهان آباد است ، حکم شده و منجمان پادشاهی که همراه لشکر ظفر اثرند می نمایند که نظر برانچه طالع این هوا خواه ، نزد اختر شناسان هند ، ساعت مذکوره ، برای ملازمت ، خوب نیست ـ اکنون بهر ساعتی که منجمان حضور سرا سر نور ، اختیار کنند و حکم شود ، بهان ساعت مسعود ، ادراک این دولت نماید ـ زیاده گستاخی نرفت ـ

—:o:—

الف ر ۲

قندھار کی دوسری مہم کے بعد اورنگ زیب کو صوبیداری ملتان سے تبدیل کرکے دکن کا صوبیدار مقرر کیا گیا تھا اور لاہور کی صوبیداری کے ساتھ ساتھ ملتان کی صوبیداری بھی دارا شکوہ سے متعلق کر دی گئی تھی ـ دارا شکوہ کے ملازمین نے شکایت کی ہے کہ اورنگ زیب کے ملازمین نے ملتان میں سرکاری عمارتوں کے دروازوں اور لکڑی کو اتارکر یا تو فروخت کر دیا ہے یا جلانے کے کام میں لے آئے ہیں ـ اس مکتوب میں اس الزام کی صفائی پیش کی ہے ـ

بصاحبة الزمانی : خیر خواه بی اشتباه ، مراسم اخلاص بجا آورده ، معروض می دارد که بوصول دو عنایت نامه نامی که اولین در جواب عریضه این خیر اندیش و دویمین حسب الحکم اقدس ، زینت نگارش یافته بود ، فراوان بهجت اندوخت و برگرامی مضمون آن آگهی یافت ـ حقیقت ارسال چندین عرایض که مدتی انتظار جواب آن داشت و سبب تقصیر چند روز تاخیری که دران باب روی داده پیش ازین نگاشته ، کلک عذر خواهی شده ـ یقین که تا حال بعز مطالعه رسیده باشد ـ «شفقه مهربان من ، کسی که همگی نشاط و شادمانی را ، منحصر در یاد عنایتهای خاص قدردان خود می‌دانسته باشد ، غافل چه گونه خواهد بود ؟ (ص : ۲۲۳ ب) صورت اخلاص هرکس ، برخاطر عطوفت مآثر ظاهر است مصرع :

دعا گوی توام هرجا که هستم

ترقیم قلم التفات رقم شده بود که چون از عرضه داشت دادا بهای جی که از ملتان بدرگاه والا فرستاده بودند ، کیفیت عمارات آنجا که مردم این خیر اندیش خراب نموده ، چوب و دروازهٔ آنرا سوخته و فروخته اند ، بعرض مقدس رسید ، برزبان ارشاد بیان مرشد جهانیان گذشت که این قسم کاری ، از مردم آن مرید ، خوب نبود - بهان ملک و همه جا از ماست ، هر که مصدر این تقصیر شده باشد ، او را تنبیه نماید -

مهربان من ! بر اعلیحضرت هویدا خواهد بود که این مرید بدین طریقه کمتر آشنا است و مردمی که دارد نیز ، در هیچ صوبه مرتکب چنین حرکتی که قبح آن بر همه کس آشکار است ، نشده اند ، در ملتان خود چه گنجایش دارد و باوجود آنکه ، قبل ازین وقتی که این معنی از واقعهٔ ملتان فرستاده ، شیخ موسیل معروض بارگاه خلافت شده و حسب الحکم ، سید علی فرد واقعه را ، پیش این مرید آورده ، موجب خرابی عمارات آنجا ، بعد از تحقیق و رسیدن عرایض متصدیان ملتان که بآنها از روی توبیخ و سرزنش ، نوشته شده بود نوعی که هست ، محمد مصطفیل داخل واقعه نموده -

عجب است که صورت حال بعرض اقدس نرسید - حقیقت راست قلمیهای واقعه نویس ملتان آشکارا نشده باشد - برگاه درحضور گماشتهای دادا بهای جی و شیخ موسیل ، مردم شهر از غفلت و بیخبری آنها ، پس از برآمدن مردم این مخلص ، عمارتها را درهم شکسته ، مصالح را تاراج کرده باشند و ثانی الحال شیخ مسطور ، دروازه ها و مجرها و چوبهای عمارت را ، از خانهای سکنه آنجا برآورده ، آنها را ، صاحب تقصیر ساخته ، جرمانها گرفته باشند ، مردم این مرید را چه گناه اگر تقصیری بر آنها لازم می گشت ، بهان وقت بسزای کردار خویش می رسیدند وچه امکان دارد که این فدوی جز استرضای خاطر ملکوت ناظر ، هیچ امر دیگر ، مطمح نظر او نبوده و نیست - تجویز چنین اداهای سهل که از ادنیل مردم نیز ، نتوان پسندیده نمود ، پی برکاکت آن نبرد -

---

۱- قهر

للہ الحمد کہ صورتِ قصدِ ہر کس ، در مراتبِ ضمیرِ خورشید نظیرِ اقدس، منعکس و جلوہ گر است ، زیادہ متصدع نگشت ۔

——:o:——

الف ر ۳

اورنگ زیب نے لشکر کی بے سرو سامانی کے پیشِ نظر بادشاہ سے امداد کی درخواست کی ہے ۔ لیکن دربار میں دارا شکوہ اور اس کا گروہ بادشاہ کو بدگمان کر رہے ہیں ۔ ان کا آخری الزام یہ ہے کہ اورنگ زیب نے دولت فراوان جمع کرلی ہے اور وہ اسے لشکر پر خرچ کرنے کو تیار نہیں ۔ بادشاہ نے ان تمام انعامات کا گوشوارہ تیار کرنے کا حکم دیا ہے جو اُسے دربار سے عطا ہوئے ہیں ۔ اس مکتوب میں مالی معاملات کی صفائی پیش کی گئی ہے ۔ یہ خط صوبیداریٔ ملتان و ٹھٹھہ کے زمانے کا ہے اور اس وقت لکھا گیا ہے جب اورنگ زیب دوسری مہمِ قندھار کی تیاریاں کر رہا تھا ۔

بصاحبۃ الزمانی : مخلصِ بی اشتباہ ، بعد ادایٔ مراسمِ اخلاص و نیاز مندی ، معروض می دارد کہ عنایت نامۂ عطوفت پیرای ، در بہترین وقتی پرتوِ وصول انداختہ ، مسرتِ بی اندازہ بخشید ۔ نگارش یافتہ بود کہ حقیقتِ موقوف شدنِ سفر ٹھٹھہ ، از ربگذرِ طغیانِ آب و شدتِ باد و عزیمتِ صوب (ص : ۲۲۲ ل) بہکر کہ این مخلص بخدمتِ شریف معروض داشتہ بود ، بعرضِ اقدس رسید و بر زبانِ مبارک گذشت کہ ہرگاہ چنین است ، رفتن بہکر ہم موقوف باشد ۔

صاحبۂ من سلامت ! ارادہ چنان بود کہ روزی چند برسمِ سیر و شکار جانب بہکر رفتہ ، پرداخت مہمات آنجا نمودہ آید ۔ چون در این ولا ، معلوم شد کہ قحطِ غلاتِ آن حوالی بمرتبۂ کمال است و براہِ کشتی عازم گردیدن ، از احتیاط دور بود و در راہِ خشکی اگرچہ ما را بعنایتِ پیر و مرشدِ حقیقی ، اسبابِ تنعم و فراغت ازخسخانہ وغیرہ بوجہ احسن میسر است لیکن احتمال داشت کہ در این صورت ، دوابِ لشکر از حرارتِ ہوا ، تلف شود ، بنابران عزیمتِ آن طرف نیز موقوف گشت ۔ رقم پذیرِ خامۂ عاطفت شما شدہ

بود که بندگان اعلیحضرت می فرمودند که ما را آنچه داد نی است داده ایم ، اگر نگاه نتوانند داشت ماچه کنیم و بجمدة الملکی حکم شده که تفصیل انعاماتی که از ابتدای جلوس میمنت مانوس تا حال ، دربارهٔ این مرید فدوی ظهور یافته ، نوشته ، بعرض اشرف رساند .

صاحبه مهربان من سلامت ! تفصیلات و انعامات شاهی ، مانند نعمتهای الهی نهایت ندارد . مثنوی :

اگر بر موی من گردد زبانی
کند لطف ترا شرح و بیانی
نیا رم گوهر لطف تو سفتن
سر موی ز احسان تو گفتن

اما بحمد الله تعالی که این نیاز مند بخلاف دیگر مریدان ، از ابتیاع جواهر و بادله محظوظ نیست و آنچه در این مدت ، از عنایات و تفصیلات اعلیحضرت رسیده و می رسد ، همه را صرف سرانجام سپاه می نماید . چنانچه حسب الحکم مقدس ، قبل از مهم قندهار و بعد ازان ، قریب پنج هزار سوار بیش قرار ، از مردم کار موجود داشته و هرگز راضی نبوده که مذکور پریشانی سپاه ، بسامع جاه و جلال برسد و این که در این وقت ، خبر بی نوائی و بی سامانی لشکر ، باعث گرانی خاطر ملکوت ناظر گشته ، بسبب آنست که قبل ازین ده ماهه نقدی تنخواه می یافتم و الحال جاگیر مرحمت شده که سراسری هفت ماهه نیست و مع هذا سه فصل متصل آفتها روی داده و در ربیع گذشته ، آفت ملخ و در خریف آسیب خشکی و در ربیع حال علت غرق و طغیان آب و جمعیت همه جا بدستور موجود است . ازانجا که مریدان را ، در حالت عسر و یسر ، غیر از عنایت مرشد ، پناهی و آرامگاهی نیست ، اگر احوال خود را ، بخدمت قبلهٔ جهانیان عرض نکند چه کند ؟

اشارتی رفته بود که چرا اشرفیها را بسپاه نمی دهند ؟ صاحبه مشفق سلامت ! اشرفی آن قدر نیست که بعد ادای قرض که حقیقت آن بر آئنهٔ

ضمیر منیر هویداست ، بیک ماهه مردم کافی باشد و این همه برچه بود بسپاه داده شد لیکن (ص : ۲۲۳ ب) بدین طریق بسر بردن و معاش کردن سخت دشوار است ـ بالفعل پیش رفت کار خود را ، منحصر درین سه شق دانسته مصدع می گردد اگر بتوجه گرامی ، یکی از شقوق مقرر شود ، یحتمل که سپاه و مردم را بقدر ، رفاهتی دست بهم دهد و الا روز بروز تفرقه و پریشانی بیشتر خواهد بود ـ

اول آن که بلدهٔ ملتان را که حاصل آن سوای سایر معلوم است ، بجاگیر مقرر ساخته ، سکهر و لوهری از سرکار بهکر بجهت سرانجام ضروریات قلعهٔ و حویلی تهٹه و پرگنهٔ ککراله را که مجموع این محال یک کرور دام و کسری خواهد بود ، عوض العاسی که در سیوستان مرحمت شده ، عنایت فرمایند و تتمه نقد حکم شود و در این صورت زیاده از سه هزار سوار همراه خود بقندهار می تواند برد ـ

ثانی آن که دو کرور دام در ملتان و محال تهٹه تخفیف داده ، عوض آن نقد تنخواه کنند که برین تقدیر ، لشکر را سررشتهٔ جمعیتی بدست می تواند افتاد ـ ثالث آن که صوبه تهٹه را سوای حویلی و پرگنه ککراله که برای مصالح بندر نو آباد درکار است ، بخالصه شریفه ضبط نموده ، بجاگیرداران تن کرده ، عوض آن نقد مقرر فرمایند و این شق اخیر را دو دارالخلافهٔ شاهجهان آباد ، خود بزبان مبارک فرموده بودند لیکن چون آن صوبه بتازگی مرحمت شده بود ، بی سبب ظاهری ، گذاشتن آن مناسب ننمود که شاید اهل غرض که از اصل کار ، آگهی ندارند ، این معنی را دست آویز ساخته ، مجال لفیفه سازی و بهنگامه طرازی بیابند ـ

مهربان من ! این همه تلاش محض برای آن ست که مبادا این جمعیت متفرق شود و موجب ازدیاد ملال خاطر مقدس گردد و گرنه قلت و کثرت سپاه و مردم پیش این نیاز مند مساویست ـ از روی اعتمادی که بمهربانیهای آن صاحب دارد ، بی تابانه بعرض احوال ، مبادرت نمود ـ امید که آنچه لایق باشد ، پرتو ظهور اندازد ـ

—:o:—

الف ر ۴

جہاں آرا بیگم نے کچھ پھل ، تحفے کے طور پر بھیجے ہیں ان کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔ جہاں آرا بیگم اورنگ زیب کو برابر تحفے تحائف بھیجتی رہتی تھی جن کا ذکر اکثر اس کے خطوط میں آتا ہے ۔

بنواب صاحبة الزمانی مخلص بی ریب ، بعد تمہید قواعد اخلاص و یکرنگی و تشیید مبانیٔ مصادقت و یکجہتی ، باجہانِ جہان شوق ، دریافت صحبت وافی بہجت کہ اہم مطالب مخلصان بی ریاست ، معروض خدمت گرامی می دارد کہ از عنایت فواکہ کہ در این ایام خجستہ انجام ، بمقتضایٔ محبت و اتحاد سمت ظہور یافتہ بود ، چمن اخلاص طراوت بی اندازہ پذیرفت و آداب تسلیات بتقدیم رسید ۔ شکر این التفات و عنایت را بچہ بزبان ادا تواند نمود ۔ حق تعالیٰ و تقدس ، ذات عطوفت آیات را ، در کنف الطاف خویش ، داشتہ ، نسبت بخیر اندیشان ، مشفق و مہربان داراد ! (ص : ۲۲۵ ا) امید بمکارم اخلاق آنست کہ این شیوۂ مرضیہ را رعایت فرمودہ ، بتوسط بہمین نمط ، ابواب لطف و عنایت را مفتوح دارند ۔ گلشن دولت و اقبال ، بریاحین آمانی و آمال ، قرین داراد ۔

——:o:——

الف ر ۵

اس میں بھی میوے بھیجنے کا شکریہ ادا کیا ہے ۔ یہ مکتوب قندھار کی دوسری مہم سے لوٹتے ہوئے سفر میں لکھا گیا ہے ۔ اورنگ زیب اٹک کے قریب پہنچ چکا ہے ۔

بصاحبة الزمانی : خیر اندیش وفا کیش ، پس ازگذارش مراسم اخلاص و یکجہتی ، معروض می دارد ، عنایت نامۂ التفات عنوان ، روز سہشنبہ ، در عین انتظار پرتو ورود انداختہ ، نشاط افزای خاطر آرزو مند گشت و ہنگامۂ شوق را گرم تر ساخت و از الم جدایٔ وسوز متعارف دوریٔ ضروری ، چہ نویسد و تا چند نویسد ۔ بیت

ز دیده دوری و از دل نمی روی بیرون
خدا بکس ننماید وصالِ ہجر آمیز !

از عنایتِ میوہ ، خوش گشتہ ، تسلیات بجا آوردہ ۔ در چنین صحرا با میوہ بسیار غنیمت است ۔ امید کہ ہمین وتیرہ یاد فرمودہ ، توجہٗ گرامی دریغ نداند و باظہارِ مہربانیہا ، امتیاز می بخشیدہ باشند ۔ واقعہٗ بدیع الزمان عبرت بخش است ۔ بیچارہ عبث ضایع شد ۔ فردا انشاء اللہ تعالیٰ حسب الحکم ازین منزل کہ جای بسیار بفیض و دلنشین است ، کوچ نمودہ ، نزدیک بدریای اٹک می رود ۔ درین مکانِ ہزیمت نشان اکثر این بیت بر زبان می گذشت ۔ بیت

ہر کاخ کہ ہست بیدری لیست
صحرا تو خوشی کہ در نداری

—:o:—

الف ر ٦

اورنگ زیب کو بادشاہ کا وہ فرمان مل چکا ہے جس میں اس کی ملتان سے دکن کی تبدیلی کا حکم ہے ۔ اس کو صوبہٗ ملتان کی بجائے دکن میں صوبیداری کے منصب کی جو جاگیردی گئی ہے ، اس کی آمدنی بہت کم ہے ۔ اس پر اپنی پریشانی کا اظہار کرتا ہے ۔ آل تمغا سے وہ جاگیر مراد ہوتی تھی جو شاہی خاندان کے افراد کو ان کی خاندانی حیثیت کی بنا پر عطا کی جاتی تھی ۔ بکلانہ کا علاقہ اورنگ زیب کو بہ صیغہٗ آل تمغا ملا تھا ۔

بصاحبۃ الزمانی : خیراندیشِ سراسر اخلاص ، مراسمِ عقیدت بتقدیم رسانیدہ ، معروض می دارد ۔ عنایت نامہٗ گرامی کہ در این ولا ، بعد از مدتی موصول بود ، روز پنجشنبہ بیست و پنجم شعبان ، در عینِ انتظار پرتوِ وصول بخشیدہ ، سرمایہٗ مسرت و ابتہاج گردید ۔

حسب الحکمِ جہان مطاع ، سمتِ اندراج یافتہ کہ این خیرخواہ را ، پس از دریافتِ ملازمتِ اشرف ، بصوبِ دکن رخصت خواہند فرمود ۔

بمردم خود بنویسند که از ملتان بلاهور بیایند - برضمیر عطوفت مآثر پوشیده نخواهد بود که این هوا خواه در جمیع اوقات ، حکم اقدس را ، سرمایهٔ سعادت جاودانی دانسته ، مطلبی جزاسترضای خاطر مقدس اعلیحضرت ندارد و بهرچه مامور می گردد ، صلاح کار خود انگاشته ، بر خلاف اهل روزگار ، غرض خویش را ، بنظر در نمی آورد ، اما چون در این ولا دول جاگیر دکن که از پیشگاه والا ، بدستور الوزرا رسیده بود ، حسب الحکم الاعلی مطالعه نمود - از تفاوت یافت و خلاف آمد طالع ، بغایت متعجب است که آیا سبب این همه کمی چه خواهد بود -

اگر مرضیٔ طبع مبارک آن ست که این اخلاص منش در گوشه بسر برد ، درین صورت تنها ! بکلانه که سابقاً بصیغهٔ آل تمغا مقرر بود ، کافی است و اگر از رویٔ مزید نوازی و ذره پروری ، بخدمت (ص : ۲۲۵ب) صوبهٔ عمده سر افراز می شود ، پس پرداخت احوال نوعی فرمایند که ثانی الحال در اقرا نو دلیداران دکن ، انفعال روی ندید و در پیشگاه خلافت مقصر نبوده ، مورد عتاب و خطاب نگردد - بیت :

من نگویم که لطف و احسان کن
بنده ام هرچه بایدت آن کن

صاحب من - مشفق من ! در اثنای تحریر عرضداشت بیتی مناسب حال بخاطر رسیده ، گستاخی نمود - بیت

گر تو ای گل گوش بر آواز بلبل می کنی
کار مشکل می شود بر بی زبانان چمن

مجملاً بر صاحب قدردان ظاهر است که این صوبهٔ دکن بهان است و بنده بهان - امید که کیفیت ماجرا را ، بعرض اقدس رسانیده ، هرچه زود

۱- لنها

تر ، بورود جواب باصواب تسلی بخشند ، تا فهمیده ، فکر طلب خانه‌زادان نماید - سایهٔ رافت و عطوفت گسترده بماناد !

——:o:——

الف ر ۷

معلوم ہوتا ہے کہ جہاں آرا بیگم کی سفارش پر اس کی آل تمغا کی جاگیر کو صوبیداری کی جاگیر میں شامل نہیں کیا گیا - اس کا شکریہ ادا کرتا ہے - خان سعادت نشان سے یہاں سعداللہ خان دیوان اعلیٰ مراد ہے- جو قندھار کی دونوں مہموں میں اورنگ‌زیب کے ہمراہ تھا - اس سے پہلے سعداللہ خان بلخ و بدخشاں کی مہم میں بھی اس کے ساتھ رہا -

بصاحبہ الزمانی : مخلص خیر خواہ مشتاق ملازمت ، پس از گذارش مراسم اخلاص ، معروض می دارد - عنایت نامهٔ سامی که در جواب عرضداشت این خیر اندیش ، مرقوم قلم عطوفت رقم شده بود ، شب چهار شنبه دوم رمضان المبارک مسرت وصول بخشیده ، بهجت افزای خاطر اخلاص مآثر گشت - عز اندراج یافته بود که بکلانه را سوای این دول بانعام مرحمت فرمودند - از ظهور این عنایت پادشاہانه سرافراز گشته ، تسلیمات مریدی بتقدیم رسانید - حق تعالیٰ ، سایهٔ فلک پایهٔ اعلیحضرت را بر مفارق بندها مبسوط داراد - مرقوم بود که دو حصه جاگیر و یک حصه نقد حکم شده - صاحب مهربان من سلامت ! هرچند اظهار امثال این مطالب ، در پیشگاه اقدس مرشد کامل که دانای حقایق رموزند ، ترک ادب و جرأت محض است ، لیکن چون سرانجام مصالح خدمت از ضروریات است ، ناگزیر بعرض مقدمات جسارت می رود - دیگر آنچه بخاطر اقدس رسید ، عین صواب خواهد بود - از ردوبدل جاگیر اشارتی رفته - انشاء الله تعالیٰ ، این مقدمه بعد دریافت ملازمت باسعادت ، بعرض اشرف خواهد رسید - امید که عنقریب این دولت عظمیٰ که بهترین آرزوہاست میسر گردد - شب تحریر عریضه که سوم ماه است ، خان سعادت نشان ، حسب الحکم الاقدس ، از منزل یک آب باستیلام عتبهٔ رفیعهٔ خلافت ، روان گشته

و راجہ جی سنگھ و جمعی دیگر از بندہا نیز ، بقصدِ احرازِ این دولت ، باایشان رفاقت جستند ۔

——:o:——

الف ر ۸

یہ خط رمضان کے مہینے میں لکھا گیا ہے۔ اورنگ‌زیب نے بادشاہ سے کابل میں ۱۲ رمضان ۱۰۶۲ کو ملاقات کی تھی ۔ اس عرضداشت کی تاریخ رمضان کے پہلے ہفتے میں سے کسی دن کی ہو گی ۔ یہ ایک سفارشی مکتوب ہے ۔ اس خط میں جہاں آرا بیگم سے شاہ نواز خان کی سفارش کرتا ہے ۔ شاہ نواز خان اورنگ زیب کا خسر تھا اور متعدد بار صوبیداری کے منصب پرفائز رہا تھا ۔ شاہ نواز خان دوسری مہمِ قندھار میں اورنگ زیب کے ساتھ تھا۔ اورنگ‌زیب اس سفر میں رمضان کے روزے نہیں رکھ رہا ۔

بصاحبة الزمانی :

شمارِ شوق ندانستہ ام کہ تا چند است

جز این قدر کہ دلم سخت آرزو مند است

مخلصِ سراپا اشتیاق ، بعد ادایٔ مراسمِ اخلاص ، معروض می دارد ۔ عنایت نامۂ سراسر لطف و مہربانی ۔ (ص : ۲۲۶) روزِ یکشنبہ ، مسرتِ ورود بخشیدہ ، باعثِ ابتہاجِ خاطرِ آرزو مند شد و شوقِ دریافتِ ملازمتِ وافی بہجت را ، افزون تر ساختہ ۔ از عنایتِ میوہ خوش وقت‌گشتہ ، تسلیمات بجا آورد ، بیت :

مہربانیت را شماری نیست

زندگانیت را شمار مباد !

صاحبِ من ! اگرچہ این خبر اندیش ، درین سفر روزہ نمی کرد ، اما ظہورِ این التفات ، دافعِ صفرای کلفتہای گشت ۔ در عنایت نامۂ گرامی مندرج بود کہ در ہر باب نوعی کہ حکمِ اقدس نفاذ می یابد ، نگاشتہ می

آید - از ظہورِ این عاطفتِ تازہ ، بہجتِ بی اندازہ دست داد - توجہاتِ آن مشفقۂ مہربان را ، نہایتی نیست - شکرِ آن را چگونہ تواند نمود - راستی گواہ است کہ خاطرِ ہوا خواہ ، ہیچ گاہ در بندِ این مراتب کہ اہلِ روزگار شیفتۂ آنند نبودہ ، جمیع امور را ، وابستہ بتقدیرِ ایزدِ قدیر تعالیٰ شانہ می داند و بدان خورسند است - درینوقت کہ شوقِ دریافتِ ملازمتِ وافی مسرت ، سراپای خاطر را فرو گرفتہ ، امثالِ این مطلب کجا منظور تواند بود -

صاحب من ! اگرچہ شاہ نواز خان کہ بندۂ با اخلاصِ آن صاحب است ، نظر بآن کہ بہای مراد بخش باو قسمی سلوک نمودہ بودند ، رفتنِ دکن تن در نمی دہد ، لیکن چون بودنِ این طور بندۂ عمدۂ کاردانِ کارطلب ، در آن سرحد ، ضرور است - ازآنجا کہ بی عنایتِ صاحب ، وسیلہ ندارد و در یساقِ قندہار ، اخراجات زیادتی بسیار کشیدہ ، این خیر خواہ امیدوار است کہ مہم سازیٔ او ، بتوجہِ آن مشفقۂ قدردان ، کمتر از سابق قرار نیابد - سایۂ رافت بماناد !

——:o:——

الف ر ۹

اورنگ زیب دہلی کے بہت قریب پہنچ چکا ہے - اگلے روز اس کا ارادہ فردوس مکان ہمایوں کے مقبرے کی زیارت کرنے کا ہے - جہاں آرا بیگم نے اورنگ زیب کو اس ساعتِ مسعود کی اطلاع دے دی ہے- جب اورنگ زیب کو بادشاہ کی خدمت میں باریابی کی اجازت دی گئی ہے - یہ خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب پہلی مہمِ قندہار کے بعد بادشاہ سے مشورہ کرنے کے لیے دہلی گیا تھا - وہ اس سفر کے لیے ۱۴ ذی الحج ۱۰۶۰ھ کو ملتان سے روانہ ہوا تھا اور ۱۹ محرم ۱۰۶۱ھ کو دہلی پہنچا تھا -

بصاحبۃ الزمانی :

طیٔ زماں کن اے فلک وعدۂ وصلِ یار را !
پارۂ از میان ببر ، این شبِ انتظار را !

مخلص مشتاق ، مراسم اخلاص بتقدیم رسانیده ، بر زبان شوق بیان ، معروض می دارد دو عنایت نامهٔ نامی ، سراسر لطف و مهربانی که یکی مشتمل بود ، بر تعین ساعت با سعادت ملازمت اقدس و دیگری مبنی از خبر زیارت نمودن روضهٔ متبرکهٔ حضرت فردوس مکانی انار الله برهانه متواتر پرتو ورود انداخته ، بهجت بی اندازه بخشید - کاغذی که منجان حضور موفور السرور فرستاده بودند ، رسیده ، کیفیت بوضوح پیوست - انشاء الله تعالیٰ بهمین ساعت مسعود مقرر ، شرف پائبوس مقدس حاصل نموده ، دیده و دل را از مشاهدهٔ انوار دیدار فیض آثار صاحب خود ، منور خواهد ساخت - از خوبیٔ مکان نزهت نشان روضهٔ منوره آنچه نگارش یافته ، مطابق بیان واقع است - بیت :

تکلف گر نباشد خوش توان زیست
تعلق گر نباشد خوش توان مرد

انشاء الله تعالیٰ فردا زیارت نموده بمنزل خواهد رفت (ص : ۲۲۶ ب) از عنایت الوش میوهٔ مربا محظوظ و مبتهج گشته ، تسلیمات بجا آورده ، استیلای آرزوی ملازمت گرامی را چه سان شرح دهد ، بزودی و خوبی میسر باد -

—:o:—

الف ر ۱۰

یہ خط اس زمانے میں لکھا گیا تھا جب اورنگ زیب قندہار کی دوسری مہم سے فارغ ہو کر واپس آ رہا تھا - اس نے عید رمضان نوشہرہ میں کی اور اس کا ارادہ ۲ شوال ۱۰۶۲ھ کو دریائے اٹک پار کرنے کا تھا - شاہ جہان دوسری مہم قندہار کے وقت کابل میں تھا - اس زمانے میں دارا شکوہ اور دوسرے بندگان شاہی بھی کابل سے مراجعت کر رہے تھے -

بصاحبہ الزمانی : خیر اندیش بی شک و ریب ، مراسم اخلاص و اختصاص بجا آورده ، معروض می دارد - عنایت نامهٔ عطوفت عنوان ، شب

عید در نوشهره پرتو وصول انداخته ، خاطر مشتاق را ، نشاط چندین عید و نو روز بخشید ۔ حق تعالیٰ این روز سعادت افروز برآن صاحب مهربان ، مبارک و فرخنده گردانیده ، ایام عمر گرامی را ، از عید خجسته تر دارد ۔

این ہوا خواه می خواست که دوم شوال بگذر اتک رسیده ، بی توقف عبور نماید لیکن معلوم شد که از طغیان آب پل بسته نشود و مردم پادشاہزادۂ جہانیان تا حال می گزرند و بسیاری از بندہای پادشاہی بکنار آب جمع آمده اند و کشتیها آن مقدار نیست که این ہمه مردم بزودی توانند گذشت ۔ بنابران قرار داده که روزی [چند] در نوشهره مقام کند تا اگر در این ضمن ، پل مرتب گردیده ، مجال گذار بیابد ، فهو المقصود و الا بکشتی از آب عبور نموده ، کوچ بکوچ عازم مقصد شود ۔ صاحب من ! پادشاہزادۂ جہانیان ! گر دو سه روز دیگر ، در این طرف دریا توقف کرده ، عنان باز می کشیدند ، ملاقات ایشان بزودی دست می داد ۔ الحال در لاہور شاید میسر شود ۔

انشاء الله تعالیٰ ہرگاه ، صحبت مسرت افزای ایشان که از مدتها آرزومند آن مت ، حاصل آید ۔ اظہار عنایت و مہربانی صاحب که نسبت بایشان دارند ، نموده خواہد شد ۔

——:o:——

الف ر ۱۱

یہ مکتوب قندہار کی پہلی مہم میں قندہار جاتے ہوئے لکھا گیا ہے ۔ اس کے مندرجات میں ہے کہ کوتل (درہ) سے گزر کر علی مسجد تک تمام پہاڑ سرسبز ہیں ۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ درے سے کابل کا رخ کر رہا ہے ۔ اس راستے پر سعد الله خان دیوان اعلیٰ اور اورنگ زیب ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے اور جہاں آرا بیگم بادشاہ کے ہمراہ اسی راستے سے کابل پہنچ رہی تھی ۔ اسی لیے لکھتا ہے کہ اگر یہاں کی فضا اسی قسم کی رہی تو آپ بھی بہت محظوظ ہوں گی ۔

بصاحبہ الزمانی : خیر خواہ بلا اشتباہ ، مراسم اخلاص بجا آوردہ ، معروض می دارد ۔ التفات نامہ سراسر عنایت کہ مرقوم قلم عطوفت رقم شدہ بود ، صبح شنبہ مقارن طلوع آفتاب ، پرتو ورود انداختہ ، روشنی افزای باصرۂ عقیدت گشت و این خیر اندیش را بتوجہات آن صاحب ، امیدوار تر ساخت ۔ آنچہ درین دو سہ روز مہجوری ، بر خاطر مشتاق می گذرد و بی تابی کہ دل اخلاص منزل ، از محرومی ملازمت سامی دارد ، چگونہ اظہار می نماید ۔ پرگاہ این مخلص ، صدق محبت و مودت صاحب مہربان خود را ، سرمایہ سود دو جہانی می دانستہ باشد از مراتب تفقدات علیہ کہ در این مرتبہ ، نسبت بحال خویش مشاہدہ نمودہ ، چسان غافل خواہد بود ۔

از گرمی ہوا آنچہ نگاشتہ بودند ، بجاست ۔ شب شنبہ در منزل خیر سرا[1] اندک تقاطری شدہ ، ہوا را ، خیلی بیش آورد و حالت تحریر کہ اول شب یک شنبہ است ، نیز بی ترشح نیست و از فیض این بارش ، تمام این راہ ، (ص : ۲۲۷ ا) از کوتل گذشتہ تا علی مسجد ، چون کوہہا سبز شدہ ۔ بغایت نظر فریب و دل کشاست ۔ اگر ہوا بہمین کیفیت بماند ، شاید صاحب نیز ، ازین سر زمین بسیار محظوظ شوند ۔ توقع آنست کہ خیر اندیش صمیمی را ، ہمواره بہمین طریق ، بارسال عنایت نامجات ممتاز ساختہ ، التفات قدیم را ، از حال مخلص دریغ نفرمایند ۔

—:o:—

الف ر ۱۲

یہ خط قندہار کی دوسری مہم کے خاتمے پر واپسی کے سفر کے دوران لکھا گیا ہے ۔ متن سے ظاہر ہوتا ہے کہ خط کی تاریخ ۱۵ شوال ۱۰۶۲ھ کے بعد کی ہے ۔ اس تاریخ کو اورنگ زیب نے اٹک کو پار کیا ہے ۔ اس نے پل باندھنے کے انتظار میں چند دن کے لیے نوشہرہ میں قیام کیا ہے ۔

---

۱ ۔ ممکن ہے یہ 'خیبر سرا' ہو ۔

بصاحبہ الزمانی : خیر خواہِ بی اشتباہ ، مراسمِ محبت و وداد و لوازمِ خلت و اتحاد ، بجا آوردہ ، با ہزاران شوق معروض می دارد ۔

عنایت نامہ التفات عنوان کہ در جوابِ عریضہ این مخلص زینتِ نگارش یافتہ بود ، در خجستہ تر ساعتی بہجتِ وصول بخشیدہ ، طراوت افزای گلشنِ یکجہتی گشت و دلِ آرزومند را ، پس از انتظارِ بسیار ، از مضامینِ صداقت آئینِ آن ، حضوری و سروری دست دادہ ، خاطرِ اخلاص منش ، بتوجہ و مہربانیہای آن صاحب ، امیدوار تر شد و موادِ اتحاد سمتِ ازدیاد یافت ۔ ترقب کہ بہمین نمط ، از روی شفقت ، بارسالِ عنایت نامجاتِ گرامی ، خوش وقت می فرمودہ باشند و این خیر اندیش را بر جا باشد ، ہوا خواہِ صمیمی تصور نمودہ ، از گوشہ خاطرِ عاطر فراموش نسازند ۔

مخلصِ مشتاق ، روزِ پنجشنبہ پانزدہمِ شوال ، از آبِ اٹک عبور نمودہ ، کوچ بکوچ روانہ مطلب است ۔ چون پادشاہزادۂ جہانیان ، پیش ازین بکشتی گذشتہ بودند ، این محبت کیش ، حسب الحکم الاقدس ، تا بستہ شدنِ پل ، چند روز در حوالی نوشہرہ توقف داشت ۔ بنابران ملاقاتِ ایشان از این طرفِ آب میسر نشد ۔ شاید پیشتر دست بہم دہد ۔

——·o·——

الف ر ۱۳

یہ مکتوب اس سفر میں لکھا گیا ہے جب اورنگ زیب شاہ جہان سے قندہار کی دوسری مہم کے سلسلے میں مشورہ کرنے کے لیے دہلی گیا تھا ۔ وہ ۱۴ ذی الحج ۱۰۶۱ھ کو ملتان سے روانہ ہوا اور ۲۳ ماہ حال یعنی ذی الحجہ کو لاہور کے نزدیک پہنچ گیا ہے ۔

اس خط میں وہ باغ فیض بخش اور فرح بخش کا ذکر کرتا ہے ۔ اس سے شالا مار مراد ہے ۔ وہ مختصر تیکھے ترشے الفاظ میں باغ کی ایسی منظر کشی کرتا ہے کہ اس کی تصویر آنکھوں کے سامنے پھرنے لگتی ہے ۔ مثلاً درخت ارغوان کے بارے میں لکھتا ہے

"سراپا یک گل می نمود"۔ دوسرے پھولوں کی تعریف میں بھی اس کا قلم اسی قسم کی ہو قلموں نیرنگیاں دکھاتا ہے۔

اس خط میں وہ جہاں آرا بیگم کے اس باغ کا بھی ذکر کرتا ہے جو ابھی تک مکمل نہیں ہوا نیز اس کے بارے میں کچھ تجاویز بھی پیش کرتا ہے۔

بصاحبہ الزمانی : مہجور مشتاق ، مراسم اخلاص و یکتا دلی و لوازم اتحاد و یکرنگی کہ بہین ثمرۂ نخل محبت و یگانگی است ، بتقدیم رسانیدہ و خاطر شوق گزین صداقت آئین را ، از اندیشہ شرح داستان اشتیاق و قصہ الفت و وفاق ، فراہم آوردہ و بساط گفتگو را ، در نور دیدہ ، معروض می دارد کہ پنجشنبہ بست و سوم شہر حال ، بحوالی دارالسلطنۃ لاہور رسیدہ ، زمانی بتماشای باغ فیض بخش و فرح بخش پرداخت و یک کروہ از آ چہرہ گذشتہ ، منزل نمود۔

از خوبیہای این باغ و عمارتہا ہرچہ نوشتہ شود کم است ۔ اگرچہ لالہ و یاسمن زرد در کمال طراوت و شگفتگی است و شگوفہ ناشپاتی و شفتالو قابل تماشا ست ، لیکن آب و تاب سوسن زیادہ تر ازان ست کہ زبان متصدی وصف آن تواند شد ۔ مجملاً درین مدت ہرگز سوسن باین کیفیت دیدہ نشدہ و یک درخت ارغوان بنظر درآمد کہ در ارغوان زار کابل ہرگز درختی باین خوبی نخواہد بود ۔ برگ اصلا نداشت و سراپا یک گل می نمود ۔ بعد ازان لحظہ بسیر (ص ۲۲۷ ب) باغ سرکار علیہ نشاط افزای خاطر مشتاق گشت و از مشاہدۂ تالاب و عمارتی کہ بتازگی اساس یافتہ ، بہجت فراوان [افزود][1] ۔ جای دل کشا است ۔ اگر عمارت فراست خان را ، برطرف ساختہ در آنجا بقرینہ ایوانی کہ در برابر آن مرتب می شود ، نشیمن ترتیب یابد و بعض تصرفات مناسب بعمل آید ، سیرگاہی بی نظیر می شود ۔ یقین کہ بعد از تشریف آوردن ، قابلیت آن مکان را ملاحظہ فرمودہ ، پرتو التفات ، از ترتیب و تعمیر آن باز نخواہند گرفت ۔

---

۱ - یہاں نسخے میں کوئی لفظ رہ گیا ہے جو غالباً 'افزود' ہے ۔

صاحبِ من ! از گاشتهٔ دادا بهای که در لاہور می باشد ، طرفه ادای مشاہده رفت ۔ ظاہرا او بقصدِ استقبالِ ایشاں ، از شہر برآمده بود ۔ روزی که این نیازمندِ درگاہِ بی نیاز ، در حوالیٔ لاہور نزول کرد ، او از جایٔ خود سوار شده و نزدیک باردو گذشته ، باز رو بشہر نہاد ، معلوم نشد که باعثِ این حرکتِ خنک چه بوده ؟ غالباً باشارهٔ صاحبِ خود مرتکبِ چنین ادا ہای بی موقع گردیده باشد ۔ مطلب از اظہار آنست که صاحبِ مہربان ، بمراتبِ التفاتِ ایشان پی برده ، سرِ حساب باشند ۔

الله بس و ماسواه ہوس ۔

——:o:——

الف ر ۱۴

یه خط بھی اسی سفر کے دوران میں لکھا گیا ہے جب وہ عازمِ دہلی تھا اور اس مکتوب کے جواب میں ہے جو جہاں آرا بیگم نے دہلی سے لکھا تھا ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اورنگ زیب ۲۳ ذی الحجہ ۱۰۶۱ھ کو لاہور کے نزدیک پہنچ گیا ہے ، جہاں اس نے چند روز قیام کیا ہے ۔ اس زمانے میں دارا شکوہ لاہور کا صوبیدار تھا ۔ اس مکتوب میں اس نے بڑے بھائی کے ساتھ ملاقات کا بھی ذکر کیا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تقریب کے موقع پر نغمہ و موسیقی کی مجلس ضرور ہوتی تھی ، مگر عشرۂ محرم کے احترام میں اسے منعقد نہیں کیا گیا ۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مکتوب عشرۂ محرم ۱۰۶۲ھ میں لکھا گیا ہے ۔ لاہور کے شالا مار باغ اور جہاں آرا بیگم کے باغ کا تو پہلے ایک مکتوب میں بھی ذکر کر چکا ہے ۔ اس خط میں لکھتا ہے کہ اس نے عمارات بادشاہی کی بھی سیر کی ۔ ان سے قلعۂ لاہور کی وہ عمارات مراد ہوں گی جو شاہ جہان نے تعمیر کرائی تھیں ۔

بصاحبہ الزمانی :

جدا دل از تو ، بعیش آشنا نشد ہرگز
بسانِ غنچهٔ پژمرده ، وا نشد ہرگز

مخلص بی اشتباه ، مراسم اخلاص و یکرنگی بجا آورده ، معروض می دارد که بوصول عنایت نامهٔ سراسر التفات که از دارالخلافهٔ شاهجهان آباد نگارش یافته بود ، جهان جهان نشاط و انبساط اندوخت - م :

اے وقت تو خوش که وقت من خوش کردی !

تشریف آوردن بدارالخلافه و عمارات و باغات آنجا را آرایش و صفای تازه بخشیدن ، مبارک و خجسته باد - ایمای رفته که این مهجور مشتاق بسبب ملاقات دیگران ، از یاد عنایات قدردان خود غافل است - مهربان من ! تغافل و بی التفاتی شیوهٔ صاحبان است و از آنها سزاوار - این سراپا اخلاص ، مستغرق عنایات و تفقدات ، چگونه لمحه از تصور آن مراتب ، ذاهل گردیده ، کفران نعمت خواهد نمود - عجب که آن مشفق ، بندهٔ درست اخلاص خویش را ، هنوز از قرار واقع در نیافته اند و الا بکسی که خاطر از مهر دیگران وا پرداخته ، به محبت آن صاحب ، مالا مال ساخته - این معنی را چسان نسبت توان کرد - مصرع[1] :

"توی بجای همه ، هیچ کس بجای تو نیست"

حقیقت ملاقات پادشاه زادهٔ جهانیان و تماشای باغ جهان آرا پیش ازین معروض داشته - بحمد الله تعالیٰ که از توجهات سامی ، صحبتها خوب بر آر کرده ، از ملاقات ایشان خوش وقت شده - چون در دهم محرم نغمه نمی شنوند ، صحبت راگ میان نیامد - شکر عنایات (ص : ۲۲۸ ا) صاحب می نمودند - درین زودی ، دیدار بهجت آثار بهای مراد بخش نیز ، بتوجه صاحب ، میسر خواهد شد - تعریف رسیده خواهد بود روز سیر عمارات پادشاهی ، لحظه در بیان جا بسر برده ، ازان مکان های عالی ، بغایت مسرور و محظوظ شد - اما دیدن آست که در بندگی قدردان خود میسر گردد -

حق تعالیٰ ، ذات قدسی صفات را فراوان سال ، زینت افزای عرصهٔ وجود ، داشته ، بر هواخواهان مهربان تر داراد !

—.o:—

۱ - بیت -

الف ر ۱۵

یہ خط اس دور کا ہے جب اورنگ زیب ۱۰۶۳ھ میں دوسری بار صوبیدارِ دکن مقرر ہوا اور نو ماہ برہانپور میں قیام کے بعد ۱۶ محرم ۱۰۶۴ھ کو دولت آباد میں داخل ہوا ۔ جہاں آرا بیگم نے دولت آباد کی سردی کے بارے میں دریافت کیا ہے ۔ اس خط کی تاریخ ۱۴ محرم ۱۰۶۴ھ کے تھوڑے عرصے بعد کی ہوگی ۔ کارخانۂ سرکارِ معلیٰ سے یہاں برہانپور کا سرکاری خزانہ مراد ہے جس میں بادشاہ اور شاہی خاندان کے افراد کی پوشاکوں کا کپڑا تیار ہوتا تھا ۔ دولت آباد اور خاص طور پر مالوہ ، انگور کی کاشت کے لیے مشہور تھے ۔ مغلوں کو نئے نئے پودوں کی کاشت کا بہت شوق تھا اسی لیے جہاں آرا بیگم نے انگوروں کے پودوں کی فرمائش کی ہے ۔

بصاحبہ الزمانی : مخلصِ آرزو مند ، بعد گذارشِ مراسمِ اخلاص ، معروض می دارد ۔

عنایت نامۂ گرامی کہ حسب الحکم والا ، نگارش یافتہ بود ، مسرتِ وصول بخشید و بر مضامینِ آن آگہی دست داد ۔ از کیفیت ہوای دولت آباد استفسار شدہ کہ در ماہِ دی و بہمن چگونہ بودہ ، مہربان صاحبِ من ! تا اواخرِ بہمن ، احتیاجِ پوشش نبود ۔ اولِ روز نیمہ آستین پوشیدہ می شد و میانہ روز قبا گرمی می کرد ۔ درین ولا کہ ماہ اسفندار در آمد ، بجامہ دولای بسر می رود ۔ در بابِ کارخانۂ سرکارِ معلیٰ کہ سرانجامِ آن از تغیرِ ملتفت خان ، بمیر نصیر نامی مقرر گشتہ ، بموجبِ حکمِ اقدس بعمل خواہد آمد و اسبابِ فرمایش در ہمان جا تمام خواہد شد ۔ این مرید جانِ خود را ، فدای حضرت می سازد تا بمال چہ رسد ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہرگاہ اسبابِ قابلِ ارسال درگاہ ، طیار شود ، سعادتِ خود دانستہ ، روانۂ حضورِ پرنور خواہد نمود ۔ نہالِ انگور متعاقب بدرگاہِ والا خواہد رسید ۔

ایام رافت بماناد !

——:o:——

الف ر ۱۶

اس خط میں میر آتش خان بخشی کی بیوہ کا تذکرہ ہے جس کی جہاں آرا بیگم امداد کرنا چاہتی ہے ۔

بصاحبہ الزمانی : مخلص بی ریب ، وظایف اخلاص بجا آورده ، معروض می دارد ۔ عنایت نامہ کہ بموجب حکم اشرف اعلیٰ نگارش یافتہ بود ، پرتو وصول انداخت و آنچہ کوچ آتش خان بخشی ، بمسامع جاہ و جلال رسانیده ، سمت وضوح گرفت ۔

صاحب مہربان من ! کیفیت دعوی او نوعی کہ پیش این خیر اندیش گزشتہ و آنچہ درین امر ، مقتضای شریعت غراست ، بتفصیل از کاغذ جداگانہ معلوم خواہند فرمود ۔ اگر بخاطر رسد ، بیان نوشتہ را از نظر انور اطہر بگذرانند ، تا ہرچہ در این باب از حضور اقدس حکم شود ، مطابق آن بعمل آید ۔ مبلغی کہ او صرف تعمیر مقبرۂ شوہر نمودہ ، موافق بر آورد معماران آنجا ، شش صد روپیہ بیش نیست ۔

سایۂ عنایت و رافت مستدام باد !

——:o:——

الف ر ۱۷

جہاں آرا بیگم نے خوش طرح اور تازہ طرز کا کناری کپڑا تحفے کے طور پر بھیجا ہے ۔ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔

بصاحبہ الزمانی : دعا گوی با اخلاص ، بعد ادای مراسم عقیدت معروض می دارد ۔ سرافراز نامۂ نامی کہ مصحوب خواجہ سرای سرکار گرامی با کناریہای طرح تازہ وغیرہ کہ از روی مہربانی عنایت شدہ ، در احسن اوقات رسیدہ ، موجب سر بلندی گردید ۔ تسلیمات بجا آورده ، بوصول آن بہجت اندوخت ۔ حق تعالیٰ آن صاحب مہربان را بکام (ص : ۲۲۸ ب) دعا گویان خیر اندیش ، سلامت دارد ۔ کناریہای بسیار خوش طرح و تازہ است ۔ ازین جنس آنچہ بزیب النسا بیگم مرحمت شدہ

بود ، تسلیمات نموده گرفت و شکرِ تفقدات و عنایاتِ آن مشفقه که بقلمِ عطوفت رقم در عنایت نسبت باو نگارش یافته ، بتقدیم رسانیده ، با سایرِ خانه زادان گوشهٔ خاطرِ عاطر محو نساخته ، بارسالِ عنایت نامجات ، سرافراز می فرموده باشند ۔

زیاده جرأت ننمود ۔ سایهٔ التفات مبسوط بماناد ۔

—— :o: ——

الف ر ۱۸

اورنگ زیب بادشاہ کے لیے برہانپور اور دولت آباد کے آم ڈالی میں ڈاک چوکی کے ذریعے بھیجتا تھا ۔ شاہ جہاں نے جہاں آرا بیگم سے شکایت کی تھی کہ آم اچھی حالت میں نہیں پہنچ رہے ہیں ۔ اس معاملے میں اپنی صفائی پیش کرتا ہے ۔

بصاحبہ الزمانی : خیر اندیشِ صمیمی ، بعد اظہارِ اشتیاق ، معروض می دارد ۔ عنایت نامہ کہ حسب الحکم الاعلیٰ مرقوم بود ، رسیدہ ، مسرت بخشید ۔ نگارش یافتہ کہ پیر و مرشد حقیقی می فرمایند کہ انبہ ازانجا خوب نمی رسد ۔ ظاہرا بی وقت و خام می چیدہ باشند یا ڈاک چوکی دیر می آرد یا در راہ ڈالی را بر زمین زنند یا از ہمہ جا انبہ ارسالی بدولت آباد می برند و از آنجا روانهٔ حضورِ اشرف می گردد ۔

مشفقهٔ من سلامت ! چون تا حال انبہ خوب نرسیدہ بود ، شاید ڈالی کہ پیش ازین ، محمد طاہر از برہانپور فرستادہ ، انبہ اش بوقت نچیدہ باشند ۔ حالا کہ رسیدہ است خام [چرا] چنیند ، چرا ڈاک چوکی‌ہا را تاکید نرفتہ کہ ہفت یا نہ روز شدن ، ڈالی می رسانیدہ باشد بر چٹھی جداگانہ نوشتہ می شود و تاریخ رسیدن را ملاحظہ نمودہ ۔ اگر تفاوتی ظاہر شود آنہارا تنبیہ کند ۔ درین راہ چند جا در سرویخ و اکبر آباد مردم را گماشتہ کہ اہتمامِ تمام نمودہ نگذارد بر زمین افتد ۔ انبهٔ دکن از دوجا بدرگاہ مرسل می شود ، برہانپور و دولت آباد ۔ آنچہ در برہانپور و مضافاتِ آن قابلِ ارسال است ، محمد طاہر باحتیاط می فرستد و انبهٔ دولت آباد و حوالیٔ آن از پیشِ این مخلص می

رود ۔ انبہٗ برہانپور را ، بدولت آباد آوردن و ازانجا روانہٗ حضور ساختن چہ گنجایش دارد ۔ بعد ازین حسب الحکم مقرر نمودہ خواہد شد کہ بران پارچہٗ کاغذ کہ ہمیشہ با ڈالی می فرستند ، می نوشتہ باشد کہ انبہ از کجاست ۔

مہربانِ من ! در اہتمام و احتیاط کوتاہی نرفتہ و نخواہد رفت ۔ چیزی کہ تصرفِ خاصہٗ قبلہ و کعبہٗ حقیقی خواہد رسید ، مساہلہ و غفلت در ارسالِ آن چہ امکان خواہد داشت ۔ دیگر کار بعنایت است ۔ از خوبیٔ ہوای دارالخلافہ مرقوم بود ۔ الحمدللہ کہ ہوای آنجا موافقِ خواہشِ اعلیحضرت است ۔ ہمواره چنین باد ۔ تا بستانِ اینجا ، بخلافِ ما سبق ، بشدت است و ہوایٔ دولت آباد ، بسیارگرم شدہ ۔ بالفعل بی خسخانہ نمی توان بود ۔ زیادہ چہ تصدیع دہد ۔

ایام رافت بماناد !

—:o:—

الف ر ۱۹

اس خط میں عید کی مبارکباد اور بارش کی وجہ سے موسم میں خوشگوار تبدیلی کا تذکرہ ہے ۔

بصاحبہٗ الزمانی : مخلصِ دعا گو ، پس از تقدیمِ مراسمِ اخلاص ، معروض می دارد کہ پیش ازین ، حقیقتِ کمیٔ بارانِ ولایتِ بالاگھاٹ دکن را ، بخدمتِ قدسی مرتبت عرضداشت نمودہ ۔ دراینولا بمحضِ کرمِ الہی و بمنِ توجہِ پیر و مرشدِ حقیقی ، از ابتدایٔ بیست و ہفتمِ رمضان المبارک ، شروع در بارش شدہ و تا امروز کہ یازدہم شہرِ شوال است ، شب و روز کم و بیش می بارد و ہوا بغایت خوب شدہ بی قبا و نیمہ آستین ، نمی توان بود ۔ ایام شریفِ عید برآن صاحبِ مہربان مبارک و خجستہ باد ۔

خدایِ تعالیٰ آن مشفقہٗ تمامِ عطوفت را ، فراوان سال کامیاب دارد !

—:o:—

الف ر ۲۰

یہ مکتوب تعزیت نامے کے طور پر ہے - لیکن کسی عنوان سے
یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کس کے بارے میں ہے ؟

بصاحبہ الزمانی : بعد گزارش مراسم اخلاص ، معروض می دارد کہ از استماع قضیہ نا گزیر کہ درینولا بتقدیر حی قدیر بوقوع آمدہ ، خاطر نہ بدان مثابہ متالم گشتہ کہ شرح کیفیت آن بتحریر در آید - ازانجاکہ درین جہان ناپائدار گذران ، از ظہور امثال ابن وقایع چارہ نیست و آفریدہ را باقضای آفریدگار مقاومت میسر نہ ، امید کہ آن مشفقہ ، دست اعتصام ، بحبل المتین صبر و شکیبای استوار نمودہ ، حزن و اندوہ را ، بخاطر گرامی راہ ندہند -

ایزد متعال سایہ بلند پایہ اعلیحضرت را ، بسی سال ، مستدام و پاینده بداراد !

—:o:—

الف ر ۲۱

اس میں دولت آباد کے موسم بہار کی کیفیت بیان کی ہے -

بصاحبہ الزمانی : عنایت نامہ سامی مسرت وصول بخشیده ، بہجت افزای خاطر آرزومند گردید - وجہ تغیر مرزا جان از عرضداشتی کہ در جواب فرمان والا شان ، بدرگاہ والا مرسل شد ، بمسامع جلال خواہد رسید - بتکرار آن متصدع نگشت - ہوای فروردی و اردی بہشت استفسار فرموده بودند - مشفقہ من ! تا امروز کہ چہارم ماہ اردی بہشت است ، نصف آخر شب بلحاف و دولای احتیاج می شود و اول روز ہم بی جامہ و دولای نمی توان بود - میانہ روز فی الجملہ ہوا رو بگرمی دارد و آن نیز، ہم چنان نیست کہ حاجت بخسخانہ باشد - بعد ازین تاچہ شود ؟

—:o:—

الف ر ۲۲

شاہجہان شکار گاہ میں گھوڑے سے گر گیا تھا ، لیکن کوئی چشم زخم نہیں پہنچا - اس ضمن میں اورنگ زیب اور شہزادۂ محمد سلطان کی جانب سے صدقے کی رقم جہاں آرا بیگم کو بھیجی جا رہی ہے -

بصاحبہ الزمانی : بعد ادائے مراسم اخلاص ، معروض می دارد کہ از نوشتۂ وکیل دربار جہان مدار ، چنین ظاہر شد کہ اعلیحضرت ظل الٰہی کہ جانہای مریدان و بندگان ، فدائے خاک پائے ایشان سزا ست ، در ہمین ایام ، روزی در شکارگاہ خاص از اسپ جدا شدہ بودند و چون حفظ و حمایت ایزدی شامل حال ذات مقدس است ، بخیر گذشت - از استماع این مقدمہ، خدا گواہ است کہ بر این مرید فدوی و خانہ زاد درگاہ چہ گذشتہ ! الحمدللہ تعالیٰ کہ چشم زخمی روی نداد و بطالع مریدان ، آسیبی بوجود فایض الجود آنحضرت کہ واسطۂ انتظام عالمیان است نرسیدہ ، یک ہزار مہر کہ این مرید برسم تصدق ، (ص : ۲۲۹ ب) ارسال داشتہ و دو ہزار روپیہ کہ محمد سلطان فرستادہ ، از توجہ آن صاحب مہربان ، بعرض والا خواہد رسید -

——:o:——

الف ر ۲۳

خط بھیجنے میں کوتاہی کی معذرت کرتا ہے -

بصاحبہ الزمانی : برادر مشتاق ، بعد گذارش مراسم اخلاص ، معروض می دارد کہ التفات نامۂ گرامی کہ در این ولا از روی شفقت مرسل گردیدہ بود ، در خوش ترین وقت مسرت وصول بخشیدہ ، بہجت افزائے خاطر آرزومند گشت - از دیر رسیدن عرایض این مخلص ، ایمائے شدہ - مشفقۂ من ، چون از اکثر اشتغال خدمات پادشاہی فرصت آن نیست کہ بچیز دیگر توان پرداخت - کوتاہی کہ در باب ارسال عرایض رفتہ ، ازین رہگذر خواہد بود - بحمداللہ تعالیٰ کہ در اخلاص ، فتوری نیست و

ہمہ وقت بیادِ ایشان ، خاطرِ مشتاق را تسلی می دہد ۔ توقع کہ بہمین وتیرہ ، شیوۂ یادآوری ، بظہور می رسیدہ باشد ۔ زیادہ اطناب نرفت ۔

—:o:—

الف ر ۲۴

حسام الدین خان جسے وہ بندہ آباد کاراں سے تعبیر کرتا ہے ۔ غالباً اورنگ زیب کے ماتحت دیوان کے محکمے میں ہوگا ۔ اس کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ رعایا کی آبادکاری کرنے والے ملازمین کو نہایت قدردانی کی نظر سے دیکھتا تھا ۔ یہ سفارش کا خط ہے ۔

بصاحبہ الزمانی : مخلصِ خیر خواہ وظایف عقیدت بجا آوردہ ، معروض می دارد کہ درینولا حسام الدین خان کہ بندۂ آبادان کار ، سزاوارِ تربیت و مرحمتِ درگاہِ پناہ است ، مرتضیٰ قلی پسرِ خود را ، کہ خانہ زادِ کارآمدنی است و خالی از جوہرِ قابلیت نیست ، باعتمادِ عنایاتِ علیہ کہ دربارۂ او بظہور رسیدہ ، بحضورِ اقدس روان داشتہ ۔ اگر پرتوِ لطف و مرحمت ، بر احوالِ او بیفتد ، موجبِ سرافرازیٔ خانِ موصیٰ الیہ و بسیار بموقع خواہد بود ۔ زیادہ عمر و دولت آن مشفقۂ مہربان مطلوب است ۔

سایۂ عنایت مستدام باد !

—:o:—

الف ر ۲۵

کسی وجہ سے اورنگ زیب کے کئی ایک مکاتیب کے جواب میں جہان آرا بیگم کی جانب سے کوئی خط نہیں ملا ۔ اس کی دلچسپ اندز میں شکایت کرتا ہے ۔

بصاحبہ الزمانی :

مارا چو روزگار فراموش کردۂ
آیا شکایت از تو کنم یا ز روزگار ؟

خیر اندیشِ تحقیقی ، مراسمِ اخلاص بجا آوردہ ، بعرض می رساند ۔

مدتی شد کہ از گلزار ہمیشہ بہار التفات ، نسیمی نوزیدہ و از گلشن عطوفت بوی ، بمشام جان نرسیدہ وراہ ورود عنایت نامجات نوعی مسدود شدہ کہ از جملہ چندین عرایض ، بجواب یکی خوش وقت نگشتہ ، سبب این ہمہ بی عنایتی چہ خواہد بود ؟ و این خیر خواہ ، بی بتقصیر خود نمی برد ۔ باعتقاد خویش ، در طریق اخلاص کوتاہی ندارد ۔ بحسب بشریت خطای سرزدہ باشد ، از روی مہربانی برآن آگاہ سازند تا عذر خواہی نمودہ ، دیگر چنان نکند ۔ از عنایت آن صاحب قدردان عجب است کہ مخلص صادق خود را ، کہ خو کردۂ التفات ایشان است ، بیک بار چنین از خاطر عاطر فروگذاشتہ ، بجواب عرایض ، خوش وقت نفرمایند ۔ التماس آن ست کہ پرتو توجہ خاص ، دریغ نداشتہ ، زیادہ برین ، روا دار فراموشی نگردند ۔ گستاخی از حد می گذرد ۔

ایام عطوفت بماناد !

—:o:—

الف ر ۲۶

جہاں آرا بیگم نے محمد تقی نام ایک سوداگر کو برہانپور اور مچھلی پٹن (مسولی پٹم) اپنے لیے کچھ سامان خریدنے کے لیے بھیجا ہے ۔ یہ خط بھی مندرجہ بالا خطوط کی طرح دکن کی دوسری صوبیداری کے زمانے کا ہے ۔ برہانپور پائیں گھاٹ کا صدر مقام تھا جو دکن میں شامل تھا ۔ شاہی خاندان کے افراد کی پوشاکیں یہیں کے شاہی کارخانے میں تیار ہوتی تھیں ۔ لیکن ایک داروغہ کے آنے کی وجہ سے وہاں سے حسب فرمائش کپڑا تیار کروانے میں دقت ہو گئی ہے ۔ اورنگ زیب جزئیات میں بھی دور اندیشی کا ثبوت دیتا ہے ۔ جہان آرا بیگم نے محمد تقی سوداگر کے ہمراہ تفصیل اسباب کی فہرست نہیں بھیجی ۔ اورنگ زیب کا خیال ہے کہ اس فہرست کا ہونا نہایت ضروری ہے ، ورنہ ممکن ہے ، یہ سوداگر بچہ اس صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے ۔ یعنی جہاں آرا کی فرمائش کے ساتھ ساتھ اپنے لیے تجارتی مال بھی رعایتی نرخ پر حاصل کرنے کی کوشش کرے ۔

بصاحبه الزمانی : بعد تمهید قواعد اختصاص ، (ص : ۲۳۰ ل) معروض می دارد - عنایت نامهٔ که مصحوب محمد تقی نام سوداگر که برای سرانجام اسباب فرمایش برهانپور و مچهلی پٹن ، از گرامی خدمت رخصت شده ، مرسل بود ، مسرت وصولی بخشید -

بران مشفقه پوشیده نماند که مقصود از فرستادن مومیٰ الیه آنست که او بامداد متصدیان اینجا ، در برهانپور کارخانه برپا کند - هرچند این خیر اندیش را در این باب مضایقه نیست اما دست بهم نخواهد داد - چه از پیشگاه خلافت مکرراً قدغن شده که در برهانپور ، غیر کارخانهٔ پادشاهی و یک دو کارخانهٔ دیگر نباشد - چنانچه کارخانهٔ بهای مراد بخش را ، که در آنجا بود ، پیش ازین مدتی برطرف ساخته آمد و کارگران را برده -

چون داروغهٔ کارخانهٔ سرکار والا که خدمت واقعه نویسی برهانپور نیز باو ست ، مرد سبکی است - در صورتی که بجهت سرانجام اسباب فرمایش ایشان ، از کارخانهٔ خود ، جمعی کار گران جدا نموده شود که بمعرفت فرستادهٔ ایشان ، اسباب قرق را تمام سازند - یقین که او این معنی را داخل واقعه خواهد نمود و شاید طبع مقدس را خوش نیاید -

و اگر مطلب ان باشد که موافق پوشاک خاصهٔ آن صاحب ، هر سال سرانجام یابد - درین صورت ، تفصیل ملبوس یک ساله کار برهانپور را نوشته ، ارسال دارند تا درکارخانهٔ این جانب روبراه شده باشد - اگر پیشکش قبول افتد زهی منت والا - بهرطریق که خواهند حساب کند -

حسب الارشاد محمد تقی مذکور ، نشانی در باب امداد و اعانت او ، بجانب حاکم گلکده نوشته شد - چون او تفصیل فرمایش را با خود نیاورده و سوداگر است ، احتمال هست که در ملک بیگانه بتصرف فرمایش سرکار آن مشفقه ، دست گاهی قرا ردهد - اگر تفصیل اسباب مچهلی پٹن نیز بفریسند مناسب خواهد بود - زیاده متصدع نگشت -

ایام التفات بماناد !

---

۱ و ا

الف ر ۲۷

اس خط میں اورنگ زیب نے اپنی مشفقہ بہن کے سامنے وہ شکایات پیش کی ہیں جو اسے شاہجہان اور دارا شکوہ کے رویے سے پیدا ہوگئی ہیں ۔ صوبیدار دکن کی حیثیت سے بیجاپور اورگولکنڈہ کے تمام معاملات اورنگ زیب کے ذریعے طے ہونے چاہیے تھے ، مگر دارا شکوہ کی بے جا حمایت سے والیانِ دکن خیرہ چشم ہوگئے ہیں ۔ وہ کھلے الفاظ میں کہتا ہے کہ میں اس بے عزتی کو برداشت نہیں کر سکتا ۔

بصاحبۂ الزمانی : خیر اندیش آرزو مند ، بعد از اظہارِ اشتیاق معروض می دارد کہ بر خاطرِ عطوفت مآثر ، پوشیدہ نخواہد بود کہ در این مدت کہ اعلیحضرت از غایتِ عنایت ، این مریدِ فدوی را ، بمنصبِ امتیاز بخشیدہ ، بہر خدمتی کہ از پیشگاہِ خلافت مامور شدہ ، بقدرِ مقدور و استقلال ، آن را بتقدیم رسانیدہ ، ہیچ باب کوتاہی ننمودہ و اطاعت و بندگیٔ پیر و مرشدِ حقیقی را ، سعادتِ خویش دانستہ ، در جمیع کارہا ، نظر بر امترضایٔ خاطرِ مقدس داشتہ ، نمی داند کہ در این وقت ، چہ تقصیر و خطا ازین مرید سرزدہ کہ اموری کہ لایق بحالِ صدقِ ارادت و بندگی نیست و موجبِ خفت و عدمِ اعتبار ، پیشِ دور و نزدیک است ، بظہور می رسد ۔

اول مقدمۂ قلعۂ آسیر کہ قبل ازین ، باین مرید مرحمت شدہ بود و بعد ازان بہان دستور ، با بہایٔ مراد بخش عنایت شدہ و در این مرتبہ نیز باین فدوی لطف فرمودہ ۔ ثانی الحال کہ آن عنایت نمایان بر ہمہ کس اشکارا گشت ۔ حکم شد کہ قلعہ دارِ این مرید ، بآن جا نرود و سببِ آن ہیچ ظاہر نمی شود ۔ اگر بواسطۂ قبول نکردنِ نسبت است ، خود چہ گنجایش دارد ، زیرانکہ در حضورِ اعلیحضرت ہرگاہ این مقدمہ بمیان آمد ، می فرمودہ ہودند کہ اگر آن مرید خواہد و راضی باشد بکند و چون از رہگذر بعض چیزہا ، خواہشِ این معنی نبودہ و نیست ، حقیقتِ واقعی معروض می شود ۔ اگر پیر و مرشدِ حقیقی حکم جزم می کردند ہرچند بمقتضایٔ معدلت ، در این قسمِ امور بر ادنیٰ بندہ جبر نفرمودہ ، این مرید چارہ نداشت و اگر از این

مرید امری که خلاف رضاجوی و منافیٔ اعتماد باشد ، بخاطر اقدس راه یافته ، زهی خسارت و ندامت و کم طالعیٔ این مرید - که باوجود آنکه مدت بیست سال صرف خدمت و بندگی نموده ، در طریق عقیدت بجان و مال مضایقه نه کرده . هنوز برابر برادرزادهٔ بی بهال[1] هم شایان اعتماد نیست و قبله و ولی نعمت اورا چنین تصور فرمایند - اگر سبب آن دیگر است ، از راه ارشاد ، بران آگهی یابد ، تا متنبه گشته عذر خواه شود و من بعد ارتکاب آن ننماید -

دیگر آنکه ، درینولا دادا بهایٔ جی که مهربانیٔ سرشار خاص ایشان که بر این مرید حضرت دارند ، بر ضمیر منیر پیر دستگیر هویدا ست ، ملا شوق تام ملازم خود را برایٔ رسانیدن بعض بشارات و قبول ملتمسات حاکم بیجا پور که باعث مزید خیرگی و جرات او و امثال اوست ، بانجا فرستاده اند -

مشفقهٔ من ! اگرچه این فدوی ، هرگز خود را ، داخل مریدان و بندها نشمرده ، بجز غلامی دعوی ندارد ، بهر وضعی که می دارند ، خورسند است ، لیکن ازانجا که از دولت اعلیحضرت عمری بعزت ناموس گذرانیده و در همین ولایت ، مدتی باستقلال بسر برده و درین ولا نیز ، پیر و مرشد حقیقی ، خواهش و اظهار این مراتب بمحض تفضل ، ایالت این ملک را ، باین اخلاص آئین مرحمت فرموده اند و ظهور این امور ، خلاف مرید پروری و بنده نوازی و سبب خفت و اهانت و عدم استقامت حال فدویان است -

ازین رهگذر این مرید بگرداب حیرت افتاده ، نمی داند که آیا دربارهٔ این عقیدت سرشت که بعد ایزد جهان آفرین عز شانه ، غیر از ذات والا صفات قبله و کعبهٔ خود ، پناهی ندارد ، مرکوز خاطر مقدس چیست ؟ اگر بواسطهٔ رعایت خاطری یا مصلحتی ، مرضیٔ طبع مبارک ، چنان است که از جمله مریدان ، این فدوی بالفعل ، ببی عزتی زندگانی نموده ، آخرکار بطریق نامناسب ضایع شود ، (ص : ۲۳۱ ل) از اطاعت گزیری نه - مصرع :

۱- بیتهل

هرچه رود بر سرم چون تو پسندی رواست

حسبتالله و نعم الوکیل - اما چون بدین آئین زیستن ومردن دشوار است و لطفی ندارد و برای امور فنی ناپایدار ، در رنج و آزار نمی توان بود ، بهان بهتر که بحکم اعلیحضرت که سر و جان مریدان فدای ایشان است ، از ننگ چنین حیات وارهد ، تا مصلحت ملکی فوت نشود و خاطرها ازین فکر بیاساید - این مرید پیش ازین ، بده سال این معنی را دریافته ، وجود خود را محل مطلب دانسته ، استغفار نموده بود -

ثانی الحال محض بجهت خوشنودی پیر و مرشد حقیقی که اهم مقاصد این فدوی است باین وضع تن در داده ، کشید آنچه کشید - بایستی بهان وقت معاف می فرمودند تا گوشه اختیار نموده ، غبار خاطر کسی نمی شد و باین کشمکش نمی افتاد - الحال نیز تدبیر این کار وابسته ، برای صواب نمای اعلیحضرت است - در آنچه صلاح حال و مآل این مرید باشد ، صریح بفرمایند ، تا بر مرضی مقدس آگاه گشته ، در آن بکوشد - از همه تازه تر ، طلب ملک [حسین] هست ، بدرگاه جهان پناه و عنایت منصب باو و جمع دیگر که باسم نوکری این مرید با او رفیق شده اند ، هرچند او خانه زاد اعلیحضرت است و این مرید اورا برای کار حضرت تربیت کرده و جمعیتی که دارد ، بجهت تقدیم خدمات پادشاهی است -

لیکن هرگاه این راه وا شود و تابینان این فدوی ، از نوکری نوکر ، بندگی درگاه معلی سرفراز گردند و مناصب[۲] زیاده از جانب خود بیابند ، معلوم است که کسی پیش این مرید نخواهد ماند و بعد ازانکه این جماعه که در مدت بیست سال فراهم آمده اند ، باین طریق متفرق شوند ، از عهدهٔ خدمات چگونه توان برآمد - اگر مصلحت درین است ، حکم اعلی صادر گردد ، تا جمیع نوکران کارآمدنی را ، بطیب خاطر روانه حضور پرنور ساخته ، آمادهٔ حصول مطلب عزیزان باشد و اگر اعلیحضرت ، بمقتضای

۱- مطلب

عطوفت ، ہنوز این مرید را ، از درجۂ اعتبار نینداختہ اند و حقوق فرمان برداری و خدمتگاری چندین سالہ اورا منظور داشتہ ، در سلک غلامان تصور می فرمایند ، تجویز این امور چراست ؟ دل شکستہ مجروح این مرید را ، بمرہم عنایت نوعی مداوا کنند کہ از قرار واقع ، بخدمات مرجوعہ پرداختہ ، از باز خواست و انفعال ایمن تواند بود ۔ ہرگاہ در حضرت الہی ، طاعت و بندگی بندہا ضایع نباشد ، در درگاہ ظل الہی کہ متخلق باخلاق مالک علی الاطلاق اند ، چگونہ ضایع خواہد بود و آنچہ آفریدگار جہان ، بر عباد خود روا ندارد ، ایشان بر سر مریدان و بندہا چہ سان خواہند پسندید ۔

توقع کہ آن مشفقۂ مہربان این مراتب را ، (ص : ۲۳۱ ب) در خلوت ، بمسامع جلال رسانیدہ ، بر آنچہ از زبان الہام بیان بشنوند ، اطلاع دہند تا از بحر حیرت ، بکنار آمدہ ، درخواست تقصیرات خود نماید ۔ زیادہ متصدع نگشت ۔ ایام مہربانی بماند ۔

—:o:—

الف ر ۲۸

اس نسخے میں یہ خط ناتمام ہے اور بقول نجیب اشرف صاحب مؤلف رقعات عالمگیری یہ مکتوب تمام نسخوں میں یک بیک ختم ہوجاتا ہے ۔ بظاہر اس خط کا مضمون بھی اس سے پہلے کے مکتوبات کے سلسلے کی ہی کڑی ہے۔ غالباً جہاں آرا بیگم نے مکتوب (ار-۲۷) کی شکایات کو بادشاہ کی خدمت میں گوش گذار کیا ہے اور میں شاہجہان کی رائے کے بارے میں اورنگ زیب کو اطلاع دی گئی ہے ۔ اورنگ زیب کا مکتوب جہان آرا بیگم کے کسی ایسے ہی کا خط جواب معلوم ہوتا ہے ۔

بصاحبہ الزمانی : مخلص خیر اندیش ، معروض می دارد ۔ عنایت نامۂ گرامی کہ حسب الحکم الاقدس ، در جواب عریضۂ این نیاز مند درگاہ بی نیاز کہ مشتمل بود بر شرح برخی از احوال خود و استفسار وقوع

سبب بعضی مقدمات نه بر قانون سابق نگارش یافته بود پرتو وصول انداخته ۔ آنچه در هر باب هر زبان قدسی بیان گذشته واضح گشت ۔ مشفقه من ! در راه اعلیحضرت ، بجان مضایقه نمی کند ۔ اما هرگاه در برابر قلعه آسیر که پارچه کوهی بیش نیست و بنده التماس آن نکرده[1]

——:o:——

OSMANIA UNIVERSITY
LIBRARY
HYDERABAD

۱۔ یه خط بظاہر ناتمام معلوم ہوتا ہے ۔ بقول نجیب اشرف صاحب :
'یه خط ان تمام نسخوں میں جن کو میں نے دیکھا ہے یک بیک یہیں پر ختم ہو جاتا ہے ۔ ('رقعات عالمگیری' ص ۔ ۲۵۲)

منشی الممالک ابوالفتح قابل خان کے مکاتیب

الف س ۱

اورنگ زیب درباری ریشہ دوانیوں کی خبریں کئی ایک ذرائع سے حاصل کرتا تھا ۔ ان میں سے ایک ذریعہ ذاتی خطوط کا بھی تھا ۔ ابوالفتح اورنگ زیب کو اپنا ایک ذاتی مکتوب بھیج رہا ہے جو اس کے نام دہلی سے آیا ہے ۔

عرایضی کہ منشی الممالک در جنابِ سلطنت سلطانِ سلاطین و بعضی خواقین معروض داشتہ

قبلۂ جہان و جہانیان و کعبۂ عالم و عالمیان سلامت ! ذرہ وار بموقفِ عرض والا می رساند کہ ہمین زمان شیخ عبدالقوی ، مکتوبِ پیر غلام را کہ روزِ آمدن از دارالخلافۂ شاہجہان آباد ، بہ کمترین فلان نوشتہ ، ارسال داشتہ بود ، نزدِ این بندۂ بی مقدار فرستاد ۔ چون بعد مطالعۂ آن بخاطرِ فاتر رسید کہ شاید بعض حقایق بکیفیتی کہ پیر غلام نگاشتہ ، از نوشتجاتِ دیگر بمسامعِ علیہ نرسیدہ باشد ، بنابران جرأت نمودہ آن نوشتہ را بحضورِ پرنور فرستاد ۔ اگرچہ طویل الذیل است و خطش لایق نہ ، لیکن اگر پرتوِ مطالعۂ عالی بر آن افتد ، صورتِ آنچہ از معاندان ، نسبت باولیای این دولتِ قاہرہ بعمل آمدہ از قرار واقع ظاہر خواہد گشت ۔ زیادہ بی ادبی از حدِ بندگی دور است ۔

ظلِ دولتِ سرمدی ابدی التظلیل بماناد !

—:o:—

الف س ۲

صوبیداریٔ دکن کے بالکل آخری دور میں ابوالفتح کو اس کے منشی گری کے عہدے سے تبدیل کر دیا گیا تھا ۔ ویسے بادشاہ بننے کے

بعد اسے جلوس کی تقریب میں چار ہزار روپیہ انعام اور منشی الممالک کی خدمات انجام دینے کے صلے میں قابل خاں کا خطاب بھی دیا گیا لیکن ابوالفتح اس دور میں ملازمت سے دل برداشتہ معلوم ہوتا ہے اور یہ عریضہ اسی دور کی یاد دلاتا ہے ۔ ایامِ شہزادگی میں اورنگ زیب کے نشان یا حکم نامے اور امثلۂ گرامی منشی الممالک خود لکھتا تھا اور اس کا عملۂ خوش نویساں ان کی تسوید کرتا تھا ۔ لیکن اب اس کام کو اورنگ زیب کے دیوان کی شرکت میں کرنا پڑ گیا ہے ۔ اس پر ابوالفتح عرضداشت کرتا ہے کہ اسے کوئی اور خدمت سپرد کر دی جائے ۔

عرضداشت : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ، بموقفِ عرض والا می رساند کہ درین مدت کہ رہمنوئی طالعِ سعادت غلامیٔ این درگاہِ جہان پناہ دریافتہ ، کسبِ ادب و بندگی می نماید ۔ بحمد اللہ تعالیٰ کہ مصدرِ امری ، مخالفِ قانونِ عقیدت و ارادت ، نگردیدہ و خدمتِ مرجوعہ را ، دست آویزِ اخذ و جر نساختہ بہ بندہ پروریٔ قبلہ و کعبۂ دو جہانی خورسند بودہ و با آنکہ بہمین عنایت و تربیت ، از حضیضِ گمنامی ، باوجِ شہرت رسیدہ ، منظورِ نظرِ رحمت ، است ، بعرضِ مطلبی کہ مظنۂ منفعتی درآن تواند بود ، کمتر مبادرت جستہ ۔ چنانچہ شاید بوساطتِ منہیان بمسامعِ ولا رسیدہ باشد ۔

چوں در ابن ولا ، دیوانِ سرکارِ نامدار ، متوجۂ گرد آوریٔ عواید این خدمت گردیدہ ، بجد تمام ، در این وادی ساعی است (ص : ۲۳۲ ا) و اکثر نشانہای ، معرفتِ این بندۂ از خاک بر گرفتہ ، تسوید و تحریر می یابد ۔ اگر بخاطرِ ملکوت نظرِ پیر و مرشدِ حقیقی کہ جانہایٔ جہان جہانِ چون منِ غلام تربیت پذیر فدایٔ رضای طبعِ مقدسِ ایشان سزاست ، پرتوِ صواب اندازد ، حکم شود تا این سپاس آئین ، بتقدیمِ خدمتِ تسویدِ مطالبِ ضروری و نشانہایٔ خاص کہ از اول بدان سرفراز است ، می پرداختہ باشد و تمامیٔ امثلۂ گرامی کہ بخطِ خوش نویسان مرقوم می گردد ، تسوید و تحریرِ آن بدیوانِ وزارت تعلق یابد تا شراکتِ برکاکت نہ انجامد و سر رشتۂ کار از دست نرود و اگر نظر بآن کہ این ذرہ مستعدِ استفاضۂ انوارِ آفتابِ جہانتابِ تربیت ، روز بروز نمایشی پیدا کند ،

بعنایتِ خدمتی دیگر ، از خدماتِ حضورِ پرنور تارکِ امتیاز بر افرازد ، زہی عزت و شرف و بخت و دولت ۔

اگرچہ عرضِ این مطالب ، از قانونِ ادب و شگفتگی برون بود لیکن چون ارادت کیشانِ یک اندیش را ، در ہر باب چشمِ ارشاد و توجہ ، از مرشدِ کاملِ آگاہ دل است ، از حد تجاوز نمود ۔

ظلِ ظلیلِ عالی ، بر مفارقِ اسافل و اعالی مبسوط بماناد !

—:o:—

الف س ۳

ابوالفتح کو درد مفاصل کی شکایت ہے اور اس کے معالجے کے لیے رخصت پر جانا چاہتا ہے ۔ اس کی درخواست ہے کہ اسے بلدہ خجستہ بنیاد جس سے اورنگ آباد مراد ہے ، جانے کی اجازت دی جائے تاکہ وہاں اپنا علاج کرا سکے ۔

عرضداشت : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح از روی اضطرار و عدمِ اختیار ، بعرضِ مطلبی کہ اندیشہ آن ہرگز بخاطرش خطور نکردہ بود ، مبادرت نمودہ ، معروض می دارد کہ این خو پذیرِ الطاف و مراسمِ علیہ کہ دوام خدمتِ حضورِ پرنورِ قبلہ و کعبہ دو جہانی را ، وسیلہ حصولِ آمال و امانی دانستہ ، در مدتِ بندگی ، لمحہ ازین سعادت محروم نبودہ ، در این آوان ، از رہگذرِ بیماریِ مرضی کہ بمشیتِ الٰہی عارض گردیدہ ، نوعی ضعیف و ناتوان شدہ کہ اکثر اوقات از فرطِ کدورت و ملال ، باستیلام عتبہ اقبال نمی تواند رسید و بمراسمِ خدمتِ مرجوعہ بواقعی نتواند پرداخت و دردِ مفاصل استیلا یافتہ ، نہ طاقتِ ایستادن و حرکت کردن دارد و نہ تابِ نوشتن و دماغ بفکر سوختن و ازانجا کہ مرض روز بروز در قوت است و قوی در ضعف ۔

اگر در تدبیرِ معالجہ بیش ازین غفلت رود ، شاید در اندک زمانی ، از درجہ انتفاع افتادہ ، از غایتِ ضجرت و تنگدلی بگذرد ۔ امیدوار است

که تا حینِ اقامتِ موکبِ نصرت قرین ، درین سر زمین ، رخصتِ رفتن به بلدهٔ خجسته بنیاد که از وطنِ مالوف بآن خیر البلاد خرسند است ، دریافته ، در انجا بعلاجِ این دردِ بی درمان اشتغال نماید و روزی چند از متاعب و ریاضاتِ جسمانی و روحانی بر کنار بوده ، بخوردن چوب چینی و یا داروی دیگر که حکما تجویز کنند پردازد - مگر حکیم علی الاطلاق ، از دارالشفای (ص : ۲۳۲ ب) فضلِ عمیم خویش ، شربتِ صحت عطا فرماید و امراضِ درونی و بیرونی را چارهٔ پدید آید -

خدا گواه است که این بی مقدار که ذره کردار ، محوِ انوارِ آفتابِ دیدارِ آن قبلهٔ اخیار و احرار است و یک لحظه از خدمتِ والا جدا بودن بغایت دشوار ، آنچنان از رنجوری زار و نزار گشته که سر رشتهٔ شکیبائی و اصطبار بیک بار از دست رفته و اگر نه چنین می بود حاشا که بعرضِ این قسم مطلبی که تخیل و تصورِ آن موجبِ خجلت و انفعال است ، جسارت می نمود - حق تعالیٰ توفیق بخشد که انفاسِ معدودهٔ عمرِ مستعار ، در خدمتِ این درگاه بسر آمده ، برخی از حقوقِ تربیت و ذره پروری ادا شود و غول نفسِ این نادان را ، سرگردانِ تیهٔ بی پایانِ حرص که مزلت و خذلان ، سرِ منزلِ آن ست نسازد - محرمتِ آنان که از خود رسته ، بدو پیوسته اند و از غیر بریده ، با دوست نشسته بیت :

یا رب سرخیلِ کامیابان باشی !
فرماندهِ آسمان خیابان باشی !
تا سایه و آفتاب باشند بهم
در سایهٔ آفتاب تابان باشی !

——:o:——

الف س ۴

اس خط کی تاریخ خان محمد وزیر بیجا پور کے قتل سے متعین کی جا سکتی ہے - یہ شاہ جہان کی علالت اور دارا شکوہ کے بڑھتے ہوئے اقتدار کا دور ہے - اس زمانے میں میر جملہ جیسے وہ خان رفیع مکان

اور عمدۃ الخوالین کے القاب سے معنون کرتا ہے ۔ بیجا پور کے ساتھ صلح نامے کے مطابق کوکن اور قلعۂ پرندہ کا انتظام کرنے کے لیے بالا گھاٹ کے علاقے میں مقیم تھا ۔ ابوالفتح سے اس کی ملاقات اورنگ آباد میں ہوتی ہے ۔ اس ہنگامہ خیز زمانے میں تمام خط و کتابت ، خطِ مرموز یعنی خفیہ کوڈ میں ہو رہی تھی ۔

ابوالفتح فرداً فرداً سب اراکینِ دولت سے ملتا ہے اور اورنگ زیب کے مطالعے کے لیے دربار اور امرا کے مابین خط و کتابت کی نقلیں تیار کرتا ہے تاکہ اورنگ زیب کو صورت حالات کا صحیح نقشہ معلوم ہو سکے ۔ بین السطور مطالب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابوالفتح اورنگ زیب کو اس امر کے بارے میں بھی مطلع کر دینا چاہتا ہے کہ آنے والے سیاسی تصادم کے پیشِ نظر اس کے ساتھ کون کون ہوں گے اور کون مخالف ہونگے ۔

عرضداشت : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح بعد از ادای وظایفِ بندگی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ، بموقفِ عرضِ اشرفِ اقدس ، می رساند کہ چوں این کمترین را ، بی سعادتی گریبان گیر گشتہ ، از خدمتِ حضورِ فایض النور ، محروم و مہجور ساخت ۔ حسب الحکم بامر سر منزل قرار دادہ ، اول شبِ شنبہ شانزدہم ، بآنجا رسید و از گردِ راہ نیا سودہ بدیدنِ خانِ رفیع مکان رفتہ ، ایشان را بایصالِ والا منشور و خلعتِ خاصِ مبارک ، سر بلندی بخشید و تا آخرِ شب ، در صحبتِ آن عمدۃ الخوانین بسر بردہ ، مراتبی کہ باظہارِ آن مامور بود ، مذکور نمود و روزِ شنبہ بملازمتِ شاہزادۂ جوان بختِ بلند اقبال شتافتہ و دو سہ گھری در خدمتِ گرامیٔ آن غرہ ناصیۂ سعادت بودہ ، رخصت شد و در حینِ مراجعت از دولت خانۂ سلطانی ، قصدِ ملاقاتِ میرزا سلطان کہ ڈیرۂ ایشان در سرِ راہ بود ، نمودہ ، آن سیادت مرتبت را نیز برسانیدنِ نشانِ مرحمت عنوان و خلعتِ فاخرہ مفتخر و مباہی ساخت و ساعتی نشستہ ، برخاست و ازانجا پیشِ زبدۂ امرایٔ کاروان آمدہ ، تا آخرِ روز بایشان گرم گفت و شنید بود و برقرار دادِ ارادہ ، بقدرِ مقدور اطلاع یافتہ ، جوابِ مقدمات زبانی را حاصل نمود و چون در این اثنا ، جلودارِ سرکارِ نامدار رسید ، این بی مقدار بورودِ مثالِ دولت و اقبال ، تارکِ افتخار ، باوجِ اعتبار افراختہ ،

پس از تقدیم مراسم غلامی ، بر قدسی مضامین آن صحیفهٔ شرف و سعادت ، (ص : ۲۳۳ ا) آگاه شد ، بی توقف نزد خان عالی شان رفته ، نشان عنایت ترجمان را ، با نقل نوشتهٔ پادشاهزادهٔ جهانیان که تجویز ارسال آن ، محض کرامات پیر دستگیر بود و نقل عرایض وکیل بمطالعهٔ ایشان در آورد - بدین تقریب بعض مراتب را از سرگرفته بمیان آورد - انشاء الله تعالیٰ ، بعد ادراک عز آستان بوس ، هر چه در آن باب مذکور شده ، بمسامع حقایق مجامع قبلهٔ مقبلان خواهد رسانید -

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! نقل نوشته تمام مرموز ، پیش از آمدن بنده ، چند روز بخان وافی خبرت رسیده و حسب الحکم خلیفه محمود مردود ، برآن دستخط کرده که این نقل نوشته مرموز است که اعلیٰ حضرت بجهت مزید اعتماد ، عنوان آن را بخط خاص مزین ساخته اند - بعد از ترجمه معلوم شد که نقل ساختهٔ نشان محمد طاهر را ، دست آویز گفتگو کرده ، ازان قسم مقدمات مهر گسل عداوت افزا که محرمان حضور پرنور نیز استنباط نموده اند ، باین مرید نگاشته اند و در باب ترک رفاقت و زود آمدن مبالغها فرموده ، از روی احتیاط ، ترجمه را ، با عرضداشت نفرستاد و هم چنین مکتوب ملا احمد را که هشتم شهر حال در جواب رقیمهٔ خان نوشته بود ، فردا که دو شنبهٔ هژدهم است ، حسب الصلاح عمدة الخوانین شیخ برهان را ، فرستاده که ملا پیش از هشتم ، روانه شده برسد فبها و الا تا شام در این جا بسر برده ، شب سه شنبه عازم دریافت کعبهٔ مقصود خواهد شد - نوشتجات را با خود خواهد آورد - مسودهٔ نشان قاضی نظاما ، با یک مسودهٔ دیگر ، بقصد تحریر درآمده بود ، بدریوزهٔ اصلاح فرستاده ، امیدوار است که فقرهٔ از فقرات این منظور گردد -

خدیو زمین و زمان و قبلهٔ عالم و عالمیان سلامت ! خان کادران خبر کشته شدن خان محمد را ، قبل ازین داخل عرضداشت نموده ، مصحوب قلندر بیگ و قادر قلی ارسال داشته اند و نقل آن را ، با مکتوب این کمترین فرستاده ، چنانچه بعز مطالعهٔ عالی نیز رسیده و عرضه داشت نمودن مقدمهٔ مراجعت به پیر ، مرضیٔ ایشان نیست - صاحب

و قبله بعنوانی که شایان باشد ، در عرضه داشت عالی داخل فرمایند - نقل مذکور که نزد کمترین موجود بود ، فرستاده تا مجدداً از نظر اطهر بگذرد - امید که معامله بیجا پور ، موافق مرضیٔ طبع مبارک ، در فرصتی اندک صورت بیابد و بزودی خاطر دولتخواهان ، ازان ممر باحسن وجهی مطمئن گردد - تعین شاهزادهٔ والا تبار ، به برهانپور ، غالباً خلاف رایٔ مستشار موتمن بوده باشد - وجوه آن از تقریر بنده ، بعرض خواهد رسید - (ص : ۲۳۳ ب) رفتن منافقان مردود ازل و ابد که نقد نامردیٔ خود را بمحک امتحان رسانیده ، آوارهٔ دشت ناکامی وتیره سرانجامی گردیده اند ، بر انصار فیروزی آثار و بندهای جان سپار عقیدت کردار ، مبارک و خجسته باد -

چون کوچک ابدال حبشی چنین حرکتی کرده ، ظن غالب آنست که قدوهٔ حشیشان روزگار یعنی پدر بزرگوار آن نا برخوردار نیز که تمامی آلات و ادوات کار در برهانپور گذاشته ، راه وفاداری نسپرد - عمدة الملک ، سلمه الله تعالیٰ میرزا گل بهشت را ، بیاد نصایح گرفته ، بغایت متردد بسوختن ساخته اند و بمحال طلبی ، رهنمونی فرموده در اظهار جوهر بزرگی و بزرگ منشی ، دقیقهٔ از دقایق توجه ، نامرعی نمی گذارند - سعی در تالیف و استمالهٔ حضرت ، همان مثل گردگان و گنبد است - او تیره رای را که بی وساطت ایشان ، دلالت می فرمودند ، یحتمل که از ارادهٔ خویش باز می آمد - اکنون نیز بطریقی که خان تمام اخلاص صلاح دیده ، به کمترین گفته اند و بعرض خواهد رسید ، توجه بحال او مبذول باید فرمود - اگر توفیق بیابد ، زهی شرف و عزت او و الا فی النار والسقر - مصرع :

کس نخارد پشت من جز ناخن انگشت من

انشاء الله تعالیٰ عواقب امور ، مقرون بخیر است و آنچه رو می دهد ، بی حکمت و مصلحت نیست و نخواهد بود - بیت :

تو با خدایٔ خود انداز کار و دل خوش دار
که رحم گر نکند مدعی ، خدا بکند

برای رفتن کهاسی ، عبارت خس کم جهان پاک، طابق النعل با النعل[1] بود - چون حق تعالیٰ ، بمحض حکمت بالغهٔ خویش ، خواهد که یکی از برگزیدهای خود را ، بمنتهای کمالی که مستعد آن ست برساند ، این قسم چیزها بر روی کار می آید ، تا آن بلند نهمت پاک اعتقاد وسایط را ، از نظر اعتبار محو نموده ، بظاهر و باطن ، از درگاه الهی ، مستعین و مستمال باشد و جمال عرایس آمال را ، در آئنهٔ فضل او ، مشاهده کند - وجود این کلهٔ گوساله شیر مست که بدامادی و عروسی و پسری و دختری آدم اند ، ازان کمتر است که خاطر ملکوت ناظر ، از رهگذر بود و نابود آنها متاثر شود -

زیاده جرأت و جسارت ، از حد ادب دور دیده ، امیدوار عفو فضولی و دراز نفسی است - سایهٔ[2] ازلی لایزال باد -

——:o:——

الف س ۵

اپنی بیماری اور علاج معالجہ کے بارے میں رپورٹ کرتا ہے - یہ خط غالباً اورنگ آباد سے لکھا گیا ہے ، جہاں وہ علاج کے لیے مقیم ہے - اس کا ارادہ جلد از جلد اورنگ زیب کی خدمت میں لوٹ جانے کا ہے -

عرضداشت : ذرهٔ بی مقدار ، ابوالفتح ، زمین خدمت بلب ادب بوسیده ، وظایف بندگی و غلامی بجا آورده ، از سر صدق و ارادت ، بعرض ایستادهای پایهٔ[2] سریر خلافت مصیر می رساند که این فدوی ، خوردن چوب چینی را که فرصت معتدبها می خواست موقوف داشته ، چهار روز است که شروع در معالجه (ص : ۲۳۴ ا) دیگر نموده در روز پنجشنبه ، محض برای غرض این مقدمه ، بملازمت اقدس رسیده بود ، لیکن چون

---

۱ - من النعل -

۲ - سایهٔ -

محال نیافت مایوس شده ، بپای ناکامی باز بشهر آمد ۔ اکنون امیدوار است که تا آخر ماه ، بمداوا پرداخته اگر از میامن توجهات پیر دستگیر ، اثری مترتب شود ، زهی بخت و طالع ، و الا بهر عنوانی که دست دهد از سرانجام ملبوس و خیمه و سایر لوازم سفر وا پرداخته ، عازم رکاب ظفر انتساب گردد ۔ اگر بمعتمد خان ، حکم والا صادر شود که باین بی دست و پا ، در تهیای بعض ضروریات امداد نماید ، از بنده نوازی دور نخواهد بود ۔

حق علیم است که اختیار محرومی ، از خدمت حضور پرنور و اضطراری است و الا ذرهٔ حقیر را ، از آفتاب کثیرالتنویر جدا بودن ، خط محو بر صفحهٔ وجود خود کشیدن است ۔ زیاده جرأت از حد ادب دور دیده ، دوام دولت و اقبال ، از ایزد ذوالجلال مسئلت می نماید ۔

سایهٔ بلند پایهٔ خلافت ، بر مفارق جهانیان ، تا انقراض دوران ، مبسوط بماناد !

—:o:—

الف س ٦

اس کو بیماری سے افاقہ نہیں ہوا۔ وہ اورنگ زیب سے آگرے جانے کی اجازت مانگتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ اسے فرائض منصب یا نوکری سرکار سے معاف رکھا جائے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کے چیلوں کو جن کا منصب آئین اکبری میں واضح کیا گیا ہے ۔ داغ و تصحیحہ کی شرائط کے بغیر خزانے سے ماہانہ تنخواہ مل جاتی تھی ۔ ''میسور سیورغال'' سے یہی رقم مراد ہے ۔

عرضداشت : ذره صفت ، بموقف عرض مقدس می رساند که این عقیدت سرشت را ، ترک ملازمت رکاب سعادت هرگز بخاطر خطور نکرده ۔ مکنون ضمیر منیر چنان است که پیوسته ، مانند ظفر و اقبال ، همراه باشد و التماس رخصت اکبر آباد برای تدبیر معالجهٔ بیماری های مزمن است که این ضعیف را ، از درجهٔ انتفاع انداخته ، همواره بیدماغ دارد و کفی بالله شهیداً ۔

ازانجا که در عالمِ صدقِ اخلاص و یکرنگی ، اظهارِ آن چه مطمحِ نظر تواند بود ـ لازم می نماید ، خواهش آن ست که من بعد تا وقتی که در خدمت والی سعادت باشد ، بی کدورت و کلفت بسر برد و از رهگذرِ تشتتِ خاطرِ این بی مقدار ، غبارِ ملالی بر ساحتِ طبعِ مقدس نه نشیند ـ بنابران امیدوار است که بقبولِ ملتمساتی که در ذیل معروض گردیده ، سرافرازی یابد ، تا بقیه ایامِ زندگانی را ، در تحتِ اقدامِ پیر و مرشدِ حقیقی گذرانیده ، از وحشت بر آید ـ اول آنکه از تکلیفِ منصب و نوکری معاف گردیده ، در سلکِ غلامان و چیلهها در آید و مبلغ یک هزار روپیه وصولِ در ماهه از خزانهٔ عامره ، بی تعبِ توجیه و برات و داغ و تصحیحه می یافته باشد که ازان خبر از وجه خانه زادان بگیرد و در سرانجامِ ضروریاتِ خود در نماند ـ دیگر آن که بعد جمعیتِ خاطرِ مبارک ، از استیصالِ اعدایِ بدمآل ، پنج لکهه دام برسمِ سیور غال ، باسمِ خانه زادان در گوشهٔ وطن مرحمت شود ـ دیگر آنکه بالفعل چهل روزه رخصت بیابد که در اکبر آباد بمعالجهٔ خود بپردازد ـ

زیاده چه دراز نفسی نماید ؟ (ص : ۲۳۴ ب) مرادات دو جهانی میسر و محصل باد !

—— :o: ——

الف س ۷

یه عرضداشت اورنگ زیب کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد کی ہے ۔ اس میں بھی وہ بیماری کی وجہ سے ملازمت کو ترک کرنا چاہتا ہے اور اپنے خاندان کے لیے گزارے کے بندوبست کا طلبگار ہے ۔ لیکن اس جملے سے کہ ''این خار را از گلزار بیرون کنند'' سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ اپنے منصب اور اس کے اختیارات سے زیادہ مطمئن نہیں ۔ اس کا ارادہ مستقل طور پر برہانپور یا اورنگ آباد میں سکونت اختیار کرنے کا ہے ۔

مغلیہ دور میں جاگیر منصب دار کے مرنے پر بحق سرکار واپس لے لی جاتی تھی ۔ البتہ خاندان کے لیے گزارے کا انتظام کر دیا جاتا تھا

عرضداشت : ذرهٔ بی مقدار ، زمین خدمت ، بلب ادب بوسیده ، بموقف عرض اقدس اعلیٰ می رساند که آنچه مراد و مقصود بندهای دولتخواه ، با هزاران نیاز ، از درگاه الهی مسئلت می نمود ، المنته لله و تقدس که باحسن وجهی از مکمن غیب بمنصهٔ شهود جلوه‌گر گردید و کارهای ، بر وفق خواهش صورت یافت ـ صیت جهان بانی و کشورستانی ، بگوش اقاصی و ادانی رسید و عرصهٔ وسعت آباد هندوستان ، از خس و خاشاک معاندان و مخالفان مصفا گشته ، بحیطهٔ فرمان روایٔ در آمد ، فحمداً لله ثم حمداً لله ـ

چون این ضعیف که در مدت بندگی ، توفیق شایستهٔ خدمت نیافته ، همواره از کوتاهی و تقصیر خویش ، عرق خجلت بر جبین داشت ، با خدایٔ قاضی الحاجات عهد کرده بود که هرگاه گلشن آمال و آمانیٔ قبلهٔ دو جهانی ، از رشحات فیض یزدانی ، طراوت تازه پذیرد و این مطلب سترگ که اهم خیر اندیشان ، مصروف حصول آن می بوده ، از قوه بفعل آید ، دست از تردد باز داشته ، بقیه ایام حیات را ، در گوشهٔ از ممالک محروسه بسر آرد و ترک این وضع که عالمی را وسیلهٔ جمعیت و راحت و این فقیر زادهٔ پست فطرت را سرمایهٔ تفرقه و محنت است نموده ، اگر نفسی چند از عمر ناپایدار مانده باشد ، بی تعب جسمانی و الم روحانی که از لوازم اشغال این نشاء فانی است ، بگذراند ـ مع هذا تاب و طاقت تحمل مشاق[1] خدمت حضور ، از ضعف بنیه و امراض مزمنه در خود ندیده ، جز شرمندگی و سر افگندگی حاصل ندارد ـ

بنابران امیدوار است که این غلام خام ناتمام را که احتیاجی بوجود او نبود و نیست ، حسبتاً لله ، بتصدق فرق مبارک ، آزاد فرمایند تا در برهانپور یا اورنگ آباد بدعاگوئی مشغول باشد و ازانجا که نقد جوانی ، صرف خدمت این درگاه نموده ، ازین سودا جز حسرت نیندوخته ـ اگر بمقتضای تفضل ، قلیلی بجهت قوت خانه زادان کر حسب الحکم از وطن مالوفه ،

---

۱ ـ مشتاق ـ

آوارهٔ غربت شده ، مقرر گردد ، زهی ذره پروری و بنده نوازی و الا برزقِ مقسوم راضی و خورسند است ۔ امید که بحکم ''احسن کما احسن اللہ الیک'' ملتمسِ این حقیر را پیرایهٔ قبول بخشیده ، به بخشیانِ عظام فرمایند تا دستکِ راهِ برهانپور داده ، این خار را ازین گلزار بیرون کنند ۔

آفتابِ سلطنت و اقبال از مطلعِ سعادت تابان بماناد !

——:o:——

الف س ۸

اس مکتوب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے منصب سے غیر مطمئن ہو کر ملازمت نہیں چھوڑنا چاہتا بلکہ ثوابِ اخروی کے لیے زندگی کے آخری ایام عبادت میں گزارنا چاہتا ہے ۔ فارغ الخطی کے ساتھ ساتھ وہ اپنے کنبے کے لیے وجہ کفاف کی بھی درخواست کرتا ہے ۔ اورنگ زیب کے زمانے میں منصب داروں کی اس قسم کی اور بھی مثالیں موجود ہیں ، جنھیں اس مقصد کے لیے ملازمت سے معاف کر دیا گیا تھا اور معقول پنشن پر رخصت کیا گیا تھا ۔

عرضه داشت : ذرهٔ بی مقدار ابوالفتح ، زمینِ خدمت ، بلبِ ادب بوسیده ، بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند که اگرچه این حقیرِ سراسر تقصیر ، ازان ہنگام خجسته فرجام ، (ص : ۲۳۵) که بشرفِ بندگیِ درگاهِ اقبال مقام ، فایز شده ، مصدرِ ہیچ گونه خدمتی نگردیده و وجود و عدمِ خود را ، در حضورِ پرنور مساوی دانسته ، عنایات و مراحمِ علیه را ، که دربارهٔ خویش مشاہده می نمود ، محض تفضل و ذره پروری می انگاشت ۔

لیکن ازانجا که بانواعِ گناه و زلات ظاہر و آلودگی و کدورتِ باطن ، از جانبِ اہل اللہ ، بملازمتِ این درگاهِ آسمان جاه ، مامور شده بود ، بی استعدادی و عدم لیاقتِ خود را بنظر در نیامده ، دستِ دعا ، از دامنِ

۱۔ ذات

دولت جهان پیرا که آغازش بانجام رساند ، باز نمی داشت و مدت ده سال اقبال وار ملازم سلاطین پاسبان بوده ، بانتظار طلوع صبح سلطنت وگیتی ستانی بسر می برد و اراده چنان داشت که اگر از امل مهلتی باشد ، بعد حصول مطلب مامول بندهای خیر اندیش ، التماس خط آزادی نموده ، بقلیلی از فیوضات عامه خورسند گشته ، در گوشهٔ از بلاد ممالک محروسه ، رحل اقامت اندازد و قدر بقیهٔ عمر ، عزیز دانسته ، آینده را مثل گذشته نگذارد و ابواب مناهی و ملاهی بر روی طبع فضول مسدود ساخته ، باجمعیت خاطر ، جبین ندامت ، بر زمین توبه و انابت بساید . چنانچه این معنی مکرر بمسامع حقایق مجامع رسیده .

چون درینوقت بتائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی ، مهمات ملک و ملت و معاملات دین و دولت ، بآئینی که مکنون خاطر اولیا بود ، صورت انتظام یافته ، درگاه عالمیان پناه ، مجمع مستعدان و ناموران هر طبقه گردیده و بوجود امثال این مقدار اصلاً کاری نمانده ، داعیهٔ قدیم ، سمت تجدید پذیرفته ، همگی مراد و مقصود آنست که حضرت ظل الهی بمقتضای عاطفت جبلی و مرحمت فطری ، برین خاکسار ، که نقد صحت و جوانی از کف داده ، از زندگی خویش شرمسار است و دلش از کاروبار بی مدار دنیای غدار گرفته شده ، طاقت محن و شاق لا یطاق ندارد ، رحم فرموده ، اورا از تکلیف نوکری معاف دارند و بازای حقوق دعا گوی خانه زادان درگاه را ، که واجب‌النفقهٔ این ضعیف اند بتعین وجهی که کفاف معیشت آن ها را شاید بنوازند و مستغنی سازند ، تا از میامن مکارم پادشاهانه ، انفاس معدودهٔ حیات بی تفرقه بسر آید و این مکرمت نمایان سبب[1] اذخار ذکر و اجر جزیل گردد .

اگر از ضعف طالع ناساز و زبونی بخت ناموافق ، بخاطر ملکوت ناظر ، پرتو انداخته که این حقیر در اردوی گیهان پوی ، از نفوس معطله بوده ، بی کار و بی اعتبار ، گرفتار گردو غبار روزگار باشد و عار دنائت همت

۱ـ بسبب

و پستیٔ فطرت ، اختیار نموده ، بوضعی کمتر از اوضاعِ مردمِ ہیچ کارۂ (ص : ۲۳۵ ب) بی نسبت بسازد و بتقریب مشتِ پولی که بسرانجامِ مصالحِ دولت و انعام کاں نیست و صد برابر آن ، بی سابقۂ خدمت و جانْ سپاری ، بچندین جاہلِ بی ماحصل ، ازین دولتِ جاوید بقا می رسد ، پیشِ آشنا و بیگانه خفت و خجلت می کشیده باشد، جز این که تن بخسارتِ دینی و دنیوی در داده ، چندگاہِ دیگر ، نیز بکلفت و کدورت بگذارند ، چه چاره دارد ۔

امید که بیواسطهٔ غیری ، بجوابِ این عریضه سرافراز گردیده ، از گردابِ حیرت و سرگردانی بر آید و زیاده بر این ، از وضعِ نامشخصِ خویش ، در تعب و محنت نباشد ۔ بیت :

''ای وایٔ بران مرغِ گرفتار که از وی
صیاد شود غافل و در دام بمیرد''

ظلِ ظلیلِ خلافت و معدلت ، ابدی التظلیل بماناد ۔

——:o:——

الف س ۹

اس مکتوب میں بھی وہ ملازمت چھوڑنے پر اصرار کر رہا ہے اور لکھتا ہے کہ اس نے دور اندیشی اور قناعت کو اپنے بزرگوں سے ورثے میں پایا ہے ۔ اس کا ارادہ لاہور میں سکونت اختیار کرنے کا ہے ۔ خاندان کے لیے صوبۂ لاہور کے علاقے میں سیور غال ، سرکاری مکانوں میں سے ایک حویلی اور صد بیگھ زمین بنجر کی درخواست کرتا ہے ۔ اس کو دو لاکھ دام بطور امداد کے مل چکے ہیں ۔ وہ اپنے چھوٹے بچوں کے لیے بھی وظیفۂ نقد اور زمینِ افتادہ کا خواستگار ہے ۔

بنجر زمین عطا کرنے کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ فارغ ملازمین ان زمینوں کو آباد کریں۔

عرضه داشت : قبلهٔ آگاه دلان و کعبهٔ حق پرستان سلامت ! بعزة الله تعالیٰ و کفی به شهیدا ، که این حقیر از مبداء شعور ، طبع خود را از اوضاع متعارفهٔ اهل جاه نفور یافته ، درویشی و بیخبری و بینوای و قلاشی را بمیراث دارد و از اسلاف که ارشد آنها عبدالجلیل پیر غلام است ، هیچ یک از ارباب لاف و سفل[1] نبوده و اظهار این اراده ، نه از را افزون طلبی و بی عنایتی و بی اعتباری ست - چه اندیشهٔ این امور ، کفران نعمت و ناسپاسی خواهد بود - بلک معمول آن می رود که چون درین وقت ، بندهای قدیم الخدمت ، بمدارج دولت ، ترقی می نمایند ، این مسکین نیز بآرزوی دیرین رسیده ، از عنایت بی دریغ پیر و مرشد حقیقی ، بکنج خورسندی توانگر شود - از اسباب دنیا بهان قدر که دو سه برده از عهدهٔ ضبط آن بیرون توانند آمد و خانه زادان را مایهٔ سدر مقی باشد در برابر حقوق خدمت ده ساله ، از مکارم پادشاهانه و فتوت و مروت خداداد ، چشم می دارد - بیت :

در دهر هرآنکه نیم نانی دارد
و از بهر نشستن آشیانی دارد

نه خادم کس بود نه مخدوم کسی
گو شاد بزی که خویش جهانی دارد

ملتمس بندهٔ دعا گوی ابوالفتح آنکه چون صوبهٔ ٹھٹہ که وطن مالوف این ملهوف است ، خراب مطلق شده ، جای تعیش نیست و اراده چنان ست که در صوبهٔ لاهور اختیار توطن نموده ، بقیه عمر ، بدعای بقای دولت خداداد مشغول باشد - امیدوار است که تنخواه وجه تصدق ، در محلی از محال صوبهٔ مذکور برسم سیورغال مقرر گردد و ازانجا که اکثر اوقات در شهر لاهور بسر خواهد رفت و جماعهٔ کثیر از خانه زادان درگاه معلیٰ و باز ماندهای پیر غلام همراه اند و احداث منزل بالفعل ، مقدور نیست ،

۱- سلف

از خانهای نزولیٔ آنجا بجهتِ سکونت و صد بیگه (ص : ۲۳۶ ا) زمینِ بنجر در حویلیٔ بلدهٔ لاهور ، برای گورخانه مرحمت شود - و چون حاصلِ مبلغِ دو لک دام که باین درویش عنایت شده ، باخراجاتِ تمام قبیله کفایت نخواهدکرد ، باز ماندهای صغیر نیز ، بوظیفهٔ نقد ، سرفرازی یابند ، باسوازی افتاده ، بموجبِ فرمانِ عالی شان ، در بعضِ محالِ صوبهٔ لاهور بآنها مرحمت شود -

ظلِ ظلیلِ خلافت و جهان بانی ، ابدی التظلیل بماناد !

—:o:—

الف س ۱۰

یہ عرضداشت شہزادۂ مہدسلطان کے نام ہے جو ۲۸ھ جلوسِ شاہجہان یعنی ۱۰۶۵ھ میں شاہجہان کے حکم سے دربار میں حاضر ہوا تھا - اس میں وہ تفصیلی ہدایات اور دستور العمل ہیں جو اورنگ زیب کی طرف سے شہزادے کو دیے گئے - ان میں سفر اور حضر کے روزانہ پروگرام کا تعین زبانِ عربی اورترکی کی تعلیم ، شب و روز کے اوقاتِ تقسیم کا دستور العمل ، طعام ، نماز کی ادائیگی اور ورزش کے اصول درج ہیں -

عرایض که بیست و ہفتم ذی حجه و سنهٔ بسیت و ہشت از جلوسِ اعلیحضرت فردوس آشیانی ، بخدمت نواب قدسی القاب ، شاہزادهٔ والا گہر ، خجسته اختر معروض داشته :

عرضه داشت بجناب : ذرهٔ بی مقدار ، ابوالفتح ، وظایفِ عقیدت از خلوصِ طویت بجا آورده ، معروض دارد که دو نشانِ خجسته عنوان که بنامِ این کمترین زینتِ نگارش یافته بود ، تسلیماتِ اخلاص بتقدیم رسانیده ، بوصولِ آن گرامی صحایف ، مباہی گشت -

حسب الامرِ سلطانی در بابِ عنایتِ کمیٔ منصبِ ابراہیم بیگ قراول بیگی ، التماس نموده ، ده روپیه از جملهٔ آن ، بر منصبِ حالِ او اضافه

فرمودند و چون مکرر این مطلب معروض می داشت ، بر زبان الهام بیان گذشت که بانعام این که ایشان بقراولی ، او ، یک نیله شکار کرده باشند ، این مقدار کافی است ـ بعد ازانکه خدمت او ، بران والا تبار کامگار ظاهر شود ، باقی نیز مرحمت خواهد گشت ـ تا حال تصدیق اضافهٔ اورا ، از بخشیان حضور پرنور نگرفته ـ و الا بوقت دیگر موقوف نمی توان‌داشت ـ جواب التماس رفاقت سلطان جی در سواری شکار ، بدین عنوان فرمودند که ما ازین که ایشان را پیش از وقت ، در خدمت خود ، بشکار برده ایم ، تاسف داریم ـ چه آن بلند اقبال تا لذت شکار یافته اند ، از اکتساب کمالات ، از خواندن و نوشتن و مانند آن ، دست باز داشته ، چندان رغبتی باین امور ندارند ـ ایشان را چون خواهیم گذاشت که بدین شغل از کسب کمال باز مانند ـ در باب عوض غوغای ، ببخشیان حکم شده بود که اورا تعین خدمت گرامی نموده ، دستک دهند و چون آن تیره روزگار ، بدین معنی راضی نشد ، در قلعهٔ دولت آباد محبوس گردید ـ

صاحبزادهٔ جهانیان سلامت ! از آنجا که بمسامع علیه رسیده بود که اوقات قدسی ساعات ، بنهجی که باید مضبوط نیست و این معنی بر طبع مبارک گران آمده ، لهذا امر شد که این بی مقدار ، حسب الحکم طریق تقسیم ساعات شبانروزی را ، بعنوان دستورالعمل ، بخدمت سامی عرضداشت نموده و نقل آن را پیش محمد طاهر و شیخ نظام ارسال نماید ، (ص : ۲۳۶ ب) تا سر حساب بوده ، اگر آن والا گهر رعایت آن مراتب بواجبی بفرمایند بهتر ـ در صورتی که عرض و التماس آنها پذیرفته نشود ، حقیقت را

بدرگاه عالی عرضه داشت کنند ـ چنانچه آن عرضه داشت نیز ، با این عریضه ، از نظر مبارک خواهد گذشت ـ این بندهٔ خیر اندیش امیدوار است که آن صاحب بلند قدر ، تمام فرهنگ مطالب عرضداشت حسب الحکم را ، محض ارشاد پیر و مرشد حقیقی تصور فرموده ، موافق آن عمل خواهند نمود که هر آئینه این معنی ، سبب مزید خشنودی و رضامندی قبله و کعبهٔ تحقیقی خواهد بود ـ

و نیز بعرض می رساند که چون معلوم رای عالی شده بود ، که آن

جوان بخت کامگار ، گاه گاه ، در تهٔ نیمه و پیرهن بناز در می آیند ۔ بنابران باین غلام خطاب رفت که بگرامی خدمت ، عرضه داشت کند که برگاه ایشان همواره در خدمت ما بسر برده ، اوضاع و اطوار قدسی و طرز نشست و خاست عالی را ، فرا گرفته باشند ، وقوع این مقدمه ، بسیار عجیب است ۔ یقین که بمقتضای سعادت مندی جبلی ، پیوسته بمطالعهٔ نسخهٔ جامع که از فیض تربیت و خدمات ماحصل نموده اند ، پرداخته ، آن را فهرست ابواب دولت و کامرانی دو جهانی تصور خواهند فرمود و حصول رضای خاطر را ، مثمر برکات و سعادات دارین انگاشته ، همگی همت در تحصیل آن مصروف خواهند ساخت ۔ زیاده قدم از حد خود فراتر ننهاده ، بدعا ختم می نماید ۔

حق تعالیٰ کافل آمال و آمانی آن گزین ثمرهٔ شجرهٔ سلطنت و جهان بانی باد و توفیق کسب مکارم اخلاق و محاسن صفات ارزانی داراد !

——:o:——

الف س ۱۱

یہ عرضداشت بھی شاہزادۂ سلطان کے نام ہے اور اس کے مندرجات بھی کم و بیش پہلے خط سے ملتے جلتے ہیں ۔

عرضداشت : ذرهٔ بی مقدار ، بادای مراسم عقیدت و اخلاص ،ز معروض می دارد که چون خاطر قدسی ماثر قبله و کعبهٔ دو جهانی ، از روی عاطفت و مهربانی ، متوجه آنست که لحظه ، از اوقات گرامی آن صاحب زادهٔ والا گهر ، بی شغل پسندیده نگذرد و در سفر و حضر ، ساعات شبان روز بوجه شایسته قسمت یافته ، اوضاع و احوال سامی ، بواقعی منتظم و مضبوط گردد ، بنابران آنچه در آن باب ، ارشاد فرموده اند ۔

حسب الامر جلیل القدر ، سمت تحریر می یابد ، تا آن کامگار عالی تبار ، آن دستور العمل سعادتمندی را نصب العین خود ساخته ، مطابق آن

بعمل آورند و بهیچ وجه ازان تجاوز ننموده ، رضامندی و خشنودیٔ کعبه و قبلهٔ حقیقی را ، درآن منحصر شناسند ـ

بر زبان الهام بیان که در سفر و حضر ، سه گهڑی از شب مانده ، بیدار شوند و یک گهڑی بورزش شنا پرداخته ، پس ازان تهیهٔ نماز بامداد نموده ، یک گهری مانده بنماز بر آیند و بعد فراغ از نماز و (ص : ۲۳۷ ا) اوراد مقرره ، یک جز مصحف تلاوت کنند و پس ازان ، باندرون تشریف برده ، ما حضر تناول نمایند ـ

اگر در سفر اند و روز کوچ باشد ، دو گهڑی از روز برآمده ، سوار شوند و در اثنایٔ راه ، اگر شغل شکار پیش آید ، قصد کنند که وقت دوپهر بمنزل برسند و اگر شکار نباشد ، هرگاه مسافت راه طی کرده ، فرود آیند و بعد نزول بمنزل اگر دماغ وفا نماید و وسعت باشد ، چیزی از عربی بخوانند و الا باستراحت پرداخته ، همین که دوپهر یک گهڑی بگذرد و زوال آفتاب شود ، بنماز برآمده ، با جماعت نماز بگذارند و پس ازان اگر اشتها باشد ، بطعام میل کرده ، باز پهلو بر بستر آرام بگذارند و الا استراحت را بر غذا مقدم داشته ، تا رسیدن هنگام نماز عصر بمشق خط و نوشتن عرایض و نشانها اگر روی دهد ، بپردازند و الا بمطالعه و سماع کتب فارسی ، از نظم و نثر اشتغال نموده ، وقتی که پنج گهری از روز بماند ، بنماز دیگر و بعد فراغ از نماز ، بخواندن عربی مشغول شده ـ چون یک گهڑی از شب بگذرد استراحت نمایند ـ

و اگر در سفر اند روز مقام باشد ، مقدماتی که تا تناول ما حضر مسطور شده ، بهمان دستور بعمل آورده ، دو گهری به تیر اندازی و غیر آن صرف نموده ، چهار گهری روز بلند شود ، بخاص و عام بر آیند و مقدار دو گهری در آنجا نشسته ، اگر کاری رو دهد ، محمد طاهر و چندی دیگر را از اهل خدمت که رجوعی بآنها باشد ، طلبیده دو سه گهری ، موافق کار ، خلوتیٔ غسل خانه مانند ، قرار دهند و بعد ازان قیلوله بکنند و اگر مطلبی نباشد ، غسلخانهٔ خلوت را موقوف داشته ، تا چهار گهری بخواندن عربی بپردازند ـ پس ازان استراحت نموده بوقت معین ، بنماز

ظهر برآمده ، بعد نماز ، یک جزو مصحف تلاوت کرده ، باندرون تشریف ببرند و در آنجا بمشق و اموری که مذکور شده ، اشتغال نمایند و پس ازان ، تا یک پاس شب نوعی که در صدر نگارش یافته ، بعمل آورند و روز کوچ ، دو جزو روز مقام ، سه جزو مصحف باید که تلاوت کرده شود ۔

و در حضور که عبارت از ایام بودن در حضور اقدس است ، روزی که اعلیٰ حضرت نشاط پیرای شکار گردند ، آن جوان بخت بلند اقبال ، تلاوت یک جزو قرآن را ، بوقت دیگر انداخته ، بعد ادای نماز بامداد ، پیش از طلوع آفتاب ، به حاضری میل نموده روانه ، دربار شوند و چون مردم در سواری مجرا خواهند کرد و در تمامی مدت اقامت آن والا گهر ، در اردوی معلیٰ خاص و عام خواهد بود ۔ از دربار بدولت سرای خود آمده ، استراحت نمایند و بوقت معهود نماز ظهر پرداخته پس ازان (ص : ۲۳۷ ب) بقضای تلاوت یک جزو مصحف و خواندن و نوشتن مشغول گشته ، باندرون تشریف ببرند و طعام نوش جان کرده ، بنماز عصر قیام نمایند و تا دو گهری بکهان داری و دیگر مراتب اشغال ، سه گهڑی یا دو گهڑی از روز مانده ، متوجه دربار شوند و نماز مغرب و عشا در خدمت اعلیٰ حضرت خوانده ، همین که بیایند ، یک گهڑی یا بیشتر ازان بغسل خانه نشسته ، و وظیفه تلاوت بجا آورده استراحت فرمایند ۔

روزی که سواری شکار درمیان نباشد ، بعد از تناول ما حضر و تلاوت قرآن وپیش از برآمدن حضرت بخاص و عام ، بدر رفته ، باقی روزی را تا یک پاس شب بنمطی که نگاشته اند مصروف سازند و محملاً باید که اوقات قدسی صفات را ، مطابق ارشاد قبله دین و دنیا ، گذرانیده این معنی را ، بموجب رضامندی و خلاف آن را عیاذاً[1] بالله منه ، سبب خلاف رضای خاطر مبارک تصور فرمایند ۔

——:o:——

الف س ۱۲

یه مکتوب خان عالی شان یعنی میر جمله معظم خان کے نام لکھا

---

۱ ۔ العیاذ ۔

گیا ہے ۔ اس میں واشگافانہ انداز میں بتایا گیا ہے کہ وہ ملازمت کے حالات سے غیر مطمئن ہے ۔ اسے منشی الممالک کے کام کی بجائے اونٹوں اور گھوڑوں کی نگرانی پر لگا دیا گیا ہے ۔ اس لیے وہ خطِ آزادی یعنی ملازمت سے استعفیٰ کا خواستگار ہے ۔

بواحدِ من الامراءِ العظام :

ہرگز چنین نبودم کز دردِ دل نبالم
این بار بر دلِ من غم می کند گرانی

خانِ عالی شان ، اعتضادِ محبان ، پیوستہ کامیابِ کامرانی باشند ۔ پوشیدہ نماند کہ این حقیر را در مدتِ بندگیٔ درگاہ آسمان جاہ ، کمتر روی دادہ کہ بتقریبِ اظہارِ احوالِ خویش متصدعِ عزیزان گردد ۔

چون درین ہنگام کہ جہانی ببہجت و دوست کامی است ، این مستہام را کہ عمری بعقیدتِ ثابت و اخلاصِ درست ، صرف خدمتِ سراسر سعادت نمودہ امیدواریہا داشت ۔ از ضعفِ طالعِ خود ، اسبابِ کلفت و کدورت فراہم آمدہ ، اوقاتِ بیمزگی و ملال می گذرد و میر مرحوم کہ دوستِ مہربانِ قدردان بود ، ازین محنت آباد نجات یافتہ ، سرخرویٔ جاوید اندوختہ و عزیزی دیگر کہ درین قحط سالِ مردمی ، توقعِ کار خیری ازو توان داشت غیر آن ملاذ نبود ۔

بنابران بتصدیعِ ایشان راضی شدہ ، چشم آن دارد کہ توجہ دریغ نداشتہ ، در محلِ مناسب ، بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ برسانند کہ ابوالفتحِ گناہگار ، ضایعِ روزگار کہ دہ سال در سایۂ عنایت و مرحمتِ سرشار ، تارکِ افتخار می افراخت و بویٔ بی عنایتی بمشامِ عقیدت نرسیدہ و ہنوز از کیفیتِ تفقداتِ عمیم ، تازہ دل و تازہ دماغ است ، خود را آن مقدار ، معطل و بیکار تصور نمی کند کہ در این وقت بمذلت و خواری ، تن در دادہ ، بوضعی کہ نفوسِ معطلہ را ، درخور و سزاست ، بسر تواند برد و ماشاکہ حضرتِ الٰہی نیز ، بمقتضایٔ ذرہ پروری ، بندۂ از خاک بر گرفتہ

خود را که در همه باب اگر از تربیت کردهای دیگران بهتر نباشد ، کمتر هم نخواهد بود - در برابر سابق نیکو بندگی (ص : ۲۳۸ ز) میان آشنا و بیگانه بدان طور و روش بپسندند ، جرایم آن سراپا تقصیر ، اگر قابل عفو و تجاوز است و بخاطر اشرف باشد که او چند گاه در این درگاه ، بمراسم بندگی بپردازد -

درین صورت امیدوار است که بتلقین توبه و انابت ، اختصاص یافته ، بیش ازین سرگردان تیه خسران نباشد و آنچنان مشغول عزیزیت گردد که در وضع اهل دنیا که حقیقت بر اذکیا[1] هویداست ، خجالت نکشیده بکاری تواند آمد و اگر بفوات آن گناهکار کثیرالاعتذار ، بخشایش پذیر نیست و حد حسن خدمت چندین ساله و استعداد و قابلیت ، از بد مددیهای طالع او ، همین نتیجه دهد که باوجود امیدواریها ، در پایه پست بیکاری و بی اعتباری مانده ، بدین سبب باشتغال خسیسه که ادنی ازان ، تیمار اسپ و شتر و مکالمه با پواج ، از حیوان کمتر است ، مبتلا باشد -

برین تقدیر ، چون او از غایت دناءت همت ، از عهدهٔ این قسم معیشت بیرون نمی تواند آمد و باین وضع بودن ، بر او دشوار است ، امید که بخط آزادی سرافراز گردیده ، داخل دعا گویان باشد تا در گوشه فروکش نموده ، انفاس معدودهٔ حیات را ، بهر کیفیتی که بگذرد ، بدعای بقای عمر و دولت پیر و مرشد حقیقی بسر آرد - شیخ سعدی شیرازی در سفته آنجا که این دو بیت گفته - ابیات :

یکم روز بر بندهٔ دل بسوخت
که می گفت فرماندهش می‌فروخت

ترا بنده از من به افتد بسی
مرا چون تو خواجه نباشد کسی

---

۱ - اذکیا -

دردِ سر از حد گذشت ، معذور دارند و توجه برآن گمارند که دیگر از دراز نفسیٔ من ، دراز نکشد ۔ همگنان را ، سرانجامِ نشائین رفیق باد ۔

—:o:—

الف س ۱۳

یہ خط اورنگ زیب کے نام ہے ۔ اسے شکایت ہے کہ دوسرے بندگانِ قدیم الخدمت کی طرح اس پر نوازشاتِ شاہی نہیں ہوئیں ، اس لیے وہ برہانپور چلا گیا ہے ۔ بادشاہ نے اس کی طلبی کے لیے ایک سے زیادہ فرمان بھیجے ہیں ۔ یہ عرضداشت ان کے جواب میں ہے ۔ یہ عرضداشت اس زمانے کی ہے جب اورنگ زیب نے زمامِ سلطنت اپنے ہاتھ میں لے لی تھی ۔

عرضداشت : بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند که این پیرِ غلام که ایامِ جوانی را در بندگیٔ درگاهِ خلایق پناه گذرانیده ، امیدوار بود که در هنگامِ پیری ، از فیضِ دولتِ خداداد ، مانندِ امثال و اقران ، بگونه گونه عنایات سرافرازی یافته ، بآبرو خواهد زیست و در آن وقت که بدیگر بندهای قدیم الخدمت ، انواعِ نوازش بظهور می آمد ، چون این کمترین مشمولِ مرحمت نگردید ، این معنی را زبونیٔ طالعِ خود دانسته ببرهانپور رفت که درآن گوشه بدوامِ دولت مشغول باشد ۔ ثانیاً الحال[1] که فرامینِ خاص ، در طلبیدنِ قدوی رسید ، از سر قدم ساخته ، خود را برکابِ سعادت رسانید و تا حال ، از سستیٔ بخت ، بجز خفت و مذلت چیزی نمی بیند ۔ اگر این بندهٔ پیر قابلِ خدمتِ درگاهِ آسمان جاه باشد ، امیدوار است که در عزت و اعتبار ، از همچشمان باز نماند و الا رخصت بیابد که اسبابِ نوکری را ، در سرانجام زادِ راهِ حرمین شریفین صرف نموده ، ازین (ص : ۲۳۸ ب) سعادت محروم نگردد ۔

---

۱ ۔ حال ۔

ظلِ خلافت ابدی التظلیل بماناد ۔

——o——

الف س ۱۴

اس سے آگے کی عرضداشتیں شہزادہ محمد سلطان کے نام ہیں اور اس دور کی یادگار ہیں ، جب شہزادہ دربار میں مقیم تھا ۔ ان عرضداشتوں کا عام نہج یہ ہے کہ اورنگ زیب شہزادے کے لیے ابوالفتح کی زبانی ہدایات دیتا ہے اور ابوالفتح انھیں بادشاہ کی طرف سے ذاتی عرضداشت کی صورت میں شہزادے کو بھیج دیتا ہے ۔ جب شہزادے کا جواب آتا ہے تو بادشاہ کو دکھا کر ابوالفتح کی عرضداشت کے ذریعے سے ہی شہزادے کو مزید ہدایات بھیجی جاتی ہیں ۔

اس خط میں شہزادے کے لیے روز و شب کا دستور العمل بنا دیا گیا ہے ۔ یہ مکتوب سنہ ۱۰۶۵ ھ کا ہے ۔

عرضہ داشت بپادشاہ زادہ : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح وظایف عقیدت و اخلاص بجا آورده ، معروض می دارد کہ اگرچہ صاحب و قبلۂ دین و دنیا ، حضورِ پرنور ، ضوابطِ قواعدی کہ دستور العملِ سلاطین تواند بود ، مفصل ارشاد فرموده اند لیکن حسب الامرِ والا قدر ، برایٔ مزید احتیاط ، برخی ازان مراتب و مقدمات سمتِ تحریر می یابد :

روزِ مقام ، چہار پنج گھڑی از روز گذشتہ ، بخاص و عام بر آیند و تا دو گھڑی ، اگر کاری روی ندہد ، و الا موافقِ کار نشستہ ، باندرون تشریف برند و بندہای پادشاہی و ملازمانِ سرکارِ عالی را رخصت نمودہ ، غسلخانۂ روز موقوف دارند و اگر بمحمد طاہر و قباد بیگ وغیرہ متصدیان سخنی باید گفت ، لحظۂ در خلوت بآنہا پرداختہ ، باز بدرون رفتہ ، برایٔ نمازِ پیشین ، در خلوت بر آیند و آخرِ روز یک گھڑی ماندہ ، غسل خانہ کنند ۔ بعد ادایٔ نماز مغرب یک گھڑی و دیگر نیز ، اگر مطلبی بمیان نیاید ، نشستہ بر خیزند و الا وقتی کہ ضرور باشد ، باید نشست و نمازِ خفتن کردہ برخاستہ شوند و در غسل خانہ ، غیرِ اہلِ خدمت از بندہای پادشاہی و سرکارِ عالی کسی نیاید ۔

و روز کوچ اگر منزل نزدیک باشد ، ما حضر تناول کرده ، با برکاب بگذارند و بسیار پگاه ، پیش از طلوع آفتاب و بسیار دیر ، یک پاس روز بلند شده ، سوار نگردند که این هر دو صورت بی ضرورت مناسب نیست و پس از وصول بسر منزل ، اگر مقتضی باشد ، لمحهٔ خاص و عام توان نشست و الا بدستور مسطور ، آخر روز بغسلخانه بر آیند .

و اگر بنشاط شکار اشتغال نمایند ، فوج رابابخشیان براه راست روان ساخته با مردم پاره بشکار گاه متوجه شوند .

و اگر شکار نباشد ، فوج را تزک نموده ، بآهستگی و آرامیدگی ، قطع مسافت نمایند و از ملازمان سرکار ، غیر محمد طاهر و از بندهای پادشاهی تا دو هزاری ، هیچ کس را نگذارند ، که از فوج پیش تواند آمد ، مگر وزیر بیگ او جلا یا رو ناظر که اگر چپ و راست آن والا گهر رفته باشند ، قصوری ندرد و همگی اهتمام مصروف آن باید ساخت که باهر کدام ازین جماعه که پیش پیش خواهند بود ، زیاده از یک دو خدمت گار نباشد . زیرانکه هجوم پواج و پیش آمدن آنها از فوج ، انتظام و نسق فوج را مختل می گذارد .

و در جمیع اوقات ، بقدر ضرور سخن گفته ، چه در روی دیوان و چه در سواری از چیله و التفات بجمعی که قابل خطاب نباشند ، احتراز نمایند که این قسم چیزها ، شکوه هیبت را زیان دارد .

ترتیب ایستاده کردن (ص : ۲۳۹ ا) و نشانیدن بندهای پادشاهی و سرکار عالی در خاص و عام و غسل خانه ، مطابق نقشه که حسب الامر جلیل القدر درست شده ، مقرر دانسته ، آن را بمحمد طاهر بنمایند ، تا وا رسیده ، خاطر نشان سازد .

و دیگر امر والا بصدور پیوست که اگر مسودهٔ عرضداشت که از نظر انور گذشته بود ، ببیاض رفته باشد ، مقدمهٔ اختیار ساعت ملازمت اقدس را نیز ، دران مندرج باید ساخت و الا عرضداشتی که از برهانپور ، ببارگاه

خلافت خواهند نمود ، البته داخل کنند تا پس ورود حکم والا تاریخ ملازمت را در نظر داشته ، مرحله پیما گردند ۔

میر ابوالفضل معموری را که از خدمت سراسرسعادت قبلهٔ دو جهانی ، دستوری یافته ، برای رخصت می آید ۔ خلعتی مشتمل بر جامهٔ بافتهٔ بوته دار ، عنایت فرمایند و روز پنجشنبه ، ازین منزل کوچ کرده ، روز جمعه مقام نمایند و بعد ازان تا برهانپور [منزل][1] بمنزل روانه گشته ، در آنجا بقدر احتیاج اقامت ورزیده ، متوجه مقصد شوند ۔

نشان خجسته عنوان که در جواب عرضه داشت این بی مقدار ، بخط فرخنده اثر زینت نگارش یافته بود ، صباح روز سه شنبه ، بوصول آن مباهی گشته ، تسلیات بجا آورده ، بموجب فرموده ، القاب بعضی امرا را ، بر افراد جداگانه نگاشته که با عنایت نامهٔ نواب والا گهر سلطان جی ، بحضور پرنور ارسالداشته بودند و نشان خجسته عنوان که در جواب عرضداشت این عقیدت آئین ، زینت نگارش یافته بود ، از نظر انور گذشته ، مطالب ، واضح رای خورشید ضیای قبلهٔ دین و دنیا گردید ۔

در باب مقدمهٔ اختیار ساعت ملازمت اقدس ، بر زبان الهام بیان گذشت که مقصود عرضداشت نمودن ، بدرگاه آسمان جاه ، آن بود که راه عرض بی وساطت غیری وا شود و احکام مطاعه در جواب آن بایشان صادر گردد و الا معلوم است که نیز وکیل این قسم مقدمات را معروض تواند داشت ۔ اکنون در این وادی بوکیل دربار جهان مدار امر خواهد شد ۔

و نیز امر والا بصدور پیوست که عرضه داشتی که ببارگاه خلافت می نمایند ، بعد ازان که سمت تحریر یابد ، مهر کرده و مرتب ساخته ، بحضور عالی بفرستند ، تا بنظر فرخنده اثر در آمده ، مصحوب ڈاک چوکیان سرکار مرسل شود ۔

۱۔ یہاں 'منزل' کا لفظ رہ گیا ہے

مقدمهٔ دیگر که در کاغذ جداگانهٔ مذکور ، مندرج بود ، وقتیکه از مسامع علیه برسد ، پرداخت آن خواهد شد - محمد طاهر اگر خواهد در شکار همراه باشد و الا بتکلیف اورا رفیق ساختن لازم نیست - فوج را (ص: ۲۳۹ ب) با خود گرفته ، براه راست می رفته باشند - در باب کوچ روز جمعه ، امر شد که آنچه بخاطر آن والا گهر رسیده ، صواب است - روز مسطور مقام ننموده ، متوجه منزل پیش شوند و روز پنجشنبه ، بیست و چهارم شهر حال ، بمبارکی برهانپور را ، از قرب قدوم خود ، زینت بخشند -

صاحب مهربان سلامت ! چون در این ولا از تقریر ملای ترکی خوان بعرض رسید که جوان بخت نامدار ، بخواندن ترکی رغبتی ندارد ، اورا همراه نگرفته اند - امر شد که تعطیل در خواندن ترکی ایشان ، عجب نمود - ازانجا که در حضور اقدس ، پیش ازین مکرر ، مذکور ترکی دانی آن والاگهر شده ، شاید در این وقت نیز ، یاد آن بفرمایند - در این صورت اگر اورا بطلبند و در اوقات فرصت با اوگفت گوی ترکی زبان آورده ، تقریر و سواد اورا درست تر وروشن تر ازین سازند ، موافق مرضی طبع عالی خواهد بود -

——:o:——

الف س ۱۵

اس عرضداشت میں شہزادے کو مکاتبات میں صحیح القابات اور درست انشا کی ترغیب دی گئی ہے - اس موضوع پر ابوالفتح نے القابات کی جو ایک طویل فہرست تیار کی ہے اور جو آداب عالمگیری میں شامل ہے ، وہ شاہزادے کی تعلیم کے لیے ہی مرتب کی گئی تھی -

عرضداشت : ذرهٔ بی مقدار ، مراسم اخلاص بجا آورده ، معروض می دارد - عرضداشت گرامی که در جواب نشان عنایت عنوان ، بوساطت تازه نهال بوستان اقبال ، نواب سلطان والا گهر ، بلند اختر ، بحضور پرنور مرسل بود ، شب مبارک دوشنبه ، در خلوت ، از نظر خجسته اثرگذشت

و از آنجا که در تمهید عریضه ، رعایت مراتب ، موافق آداب و قواعد نشده و بعض الفاظ مثل مرشد پرست و عقیدت کیش که نگارش آن در عرایض ، مرضیٔ طبع جویٔ حقیقت شناس نیست ، بقلم آمده و با آنکه قلم بندهای عمدهٔ پادشاهی ، در عرایض که بدرگاه معلیٰ و پادشاهزادها نویسند ، مذکور نمی شود - سید علی را ، که حالت و رتبت او معلوم ، سیادت مرتبت ، نجابت منزلت ، هرچند بیان واقع باشد ، نگاشته بودند و عبارت اختتام مشتمل بود بر کلمهٔ مطلع که بسراوق و اوتاد ربطی نداشت - چنانچه بعد از رجوع بنقل عرضداشت ، هویدا خواهد شد -

بنابران بمقتضایٔ وفور رافت و مرحمت ، از راه ارشاد و تربیت ، بر زبان الهام بیان رفت که ''این قسم سهوها برچه حمل توان کرد ؟'' عرایضی که بعد ازین خواهند نمود ، باید که تمهید آن بدین عنوان بوده باشد : ''بعد ادایٔ مراسم اخلاص و ارادت و پس از تقدیم وظایف بندگی و عقیدت ، بموقف عرض می رساند'' و لفظ پرستش و عبودیت را ، که مخصوص حضرت کبریاست ، اصلا در هیچ عرضداشت ننویسند و بجایٔ لفظ ''کیش'' ، اگر کلمهٔ 'آئین' مرقوم گردد مناسب است - سعدالله خان را ، خان سعادت نشان ، و شایسته خان نواز خان را 'عمدة الملک' و علی مردان خان را ، 'امیرالامرا' یا 'عضدالخلافت' می نویسیم (ص : ۲۴۰ ا) و جمعی که در رتبهٔ ایشان باشند ، مجرد نام آنها کافی است و هرجا خطاب ضرور شود ''صاحب و قبلهٔ دین و دنیا یا صاحب و قبلهٔ حقیقی یا قبلهٔ آمال و آمانی'' و امثال این عبارات که ''زمین خدمت یا زمین عبودیت بلب ادب بوسیده ، ذره مثال بمسامع جاه و جلال یا بعرض اقدس اعلیٰ می رساند'' احتراز نمایند ، امرا را احکام ننویسند که حکم خاصهٔ پیشگاه خلافت است و چون بعد دریافت ملازمت سراسر سعادت مقدس شاید بتقریب برخی از مطالب ایشان را حسب الحکم الارفع بحضور موفور السرور قبلهٔ دو جهانی عرضداشت باید کرد - محتمل که آن عرایض از نظر انور اشرف بگذرد و در این صورت اگر در نوشتن احتیاط نرود و عبارت مطابق داب و قاعده نباشد ، جایٔ انفعال است -

در اوقات فرصت بمطالعهٔ کتب نیز علیٰ الخصوص اکبر نامه پرداخته ،

از مشق انشا غافل نگردند و همگی جهد ، مصروف آن سازند که تقریر و تحریر ، پاکیزه و پسندیده شود ، تا معانیٔ الفاظ و ربط مناسبت آن بواقعی خاطر نشان نگردد ، درگفتن و نوشتن بکار نبرند و هرچه بگویند وبنویسند ، باید که فهمیده و سنجیده باشد ۔

زیادت جرات حد خود ندیده ، بدعا ختم می نماید ۔ امید که در سایهٔ عنایت و تربیت قبلهٔ جهانیان و کعبهٔ عالمیان ، بمرادات دینی و دنیوی و مقاصد صوری و معنوی فایز شوند ۔

——:o:——

الف س ۱۶

شاہزادے نے اپنے خطوط میں ابوالفضل کی طرز تحریر کا تتبع کیا ہے اس پر بادشاہ کی طرف سے نکتہ چینی کی گئی ہے ۔ اس خط میں ترکی زبان کی تعلیم پر مزید زور دیا گیا ہے ۔

عرضداشت : ذرهٔ بی مقدار ، معروض می دارد ۔ نشان گرامی که پس از مطالعهٔ عرضداشت این عقیدت آئین ، زینت نگارش یافته بود ، بوصول آن معزز گردید ۔ از نظر انور قبله و کعبهٔ دو جهانی گذرانید و چون در آن سامی صحیفه ، بخلاف سنت و ضابطه ، بجایٔ بسم اکبر جل جلاله ، نوشته شده بود و این نشان را بنشان والا ، وصف فرموده ، مهر شریف را مهر خاص نگاشته بودند ۔

بنابران بر زبان پیر و مرشد حقیقی گذشت که ''مقصود از خواندن اکبر نامهٔ شیخ ابوالفضل ، تتبع عبارات آن کتاب است نه اتباع مذہب مصنف که از روی بدعت ، اسلوب مسنون را ، تغیر داده و بزرگان والایٔ ایشان که مهر خود را مهر خاص بنویسند ۔ نشان عالی و مهر مبارک را بچه عنوان موصوف خواهند داشت ۔ تا حال در عرایضی که ببارگاه خلافت می فرستیم و نوشتجاتی که بیقین می دانیم که از نظر اقدس خواهد گذشت ، برای مراسم ادب هرگز این قسم ننوشته ایم و نمی نویسیم ۔

"آن والاگهر چرا از رتبهٔ خویش غافل گشته و در یک هفتهٔ جدائی ، از خدمت باسعادت ما ، سررشتهٔ ادب از دست داده ، آداب را مرعی (ص : ۲۴۰ ب) نمی دارند - کسی که خواهد بیام بلند بر آید ، اگر بپایه عروج بکند ، بآسانی بمقصد می رسد و اگر اراده نماید که از نخستین پایه ، دست بلب بام برساند ، یقین که بفعل نیامده ، در جای خود می ماند - م

پایه پایه ، رفت باید ، سوی بام

در باب مقدمهٔ ملای ترکی خوان ، زبان کرامت ترجمان ، چنین ناطقه پیراگشت - پیری و توانائی او عذر نمی شود و اگر باشد ، عذر سفر است - آن جوان بخت در حضر نیز اورا معدوم انگاشته ، درین یک سال که او نوکر است و مبلغها در وجه مواجب ، از سرکار نامدار یافته ، اصلا التفاتی بخواندن ترکی نداشته وجهته همت عالی از تعین معلمان ، کسب کمالات ایشان است و الا این همه مؤنت آن مردم ، چرا بایستی کشید -

بارگاه آن والاگهر ، قدر این عواطف ندانسته و فرصت را مغتنم نداشته ، در تحصیل اموری که سبب آراستگی و کمال نفس انسانیت و ابای سلاطین را ، پیرایهٔ خوش تر ازان نیست ، سبقت نمایند ، ما را چه زیان ؟ الحال که بهوش آمده اند و نیک را از بد می شناسند ، در آنچه بهبود ایشان باشد ، خود کوتاهی نخواهند نمود ، ما بعد ازین عبث بآن جاعه چرا چیزی بدهیم -"

خودی که نزد محمد محسن مانده بوده پیش ازین بدو روز ، مصحوب یکی از سواران ، تعین خدمت آن صاحب زادهٔ والا قدر ، روانه ساخته ، حسب الالتماس ، سر پیچ زره که قبلهٔ دین و دنیا مکرر تبرک فرموده اند ، مقتضای وفور رحمت ، باعطر کرنه مرحمت شده ، خواهد رسید و التماس همراهی هوشدار تا برهانپور بنابر آن که در منازل پایان کهات همراه برده ، ازانجا رخصت معاف باید داد -

و دیگر از روی نهایت عاطفت و شفقت ارشاد فرمودند آنکه "ورزش پوشیدن اسلحه را ، بتدریج بکمال باید رسانید و در هنگام برآوردن جبه و جامه و فرود آمدن خود ، احتیاط بسیار بکار برده ، تا عرق سرد و بدن خشک

نشود ، اضطراب نباید نمود که مبادا خدا نخواسته پیکرِ گرامی‌ازین رهگذر ، آزار نیابد ۔"

و ازانجا که کاغذِ نشانِ عنایت عنوان ، مقراض نا کرده و زبون بود ۔ بسیار از بی دماغی ، نگارش یافته و بخط و کاغذِ مکتوبی که بخدمتِ عظمة الدنیا مرقوم کرده ، مناسبتی نداشت ۔ امر شد که هرچه بنویسند ، دست نگاه داشته بر کاغذی لایق می نوشته باشند و از بی پرواهی حسنِ خط را برسم نزنند ۔

——:o:——

الف س ۱۷

اس میں سورت کی بندرگاہ میں اورنگ زیب کے جہاز کی تیاری کا مسئلہ ہے ۔ جس پر شاہجہان نے اعتراض کیا تھا ۔ اس کی اطلاع شہزادہ سلطان نے دربار سے بھیجی ہے ۔ اس خط کا زمانہ بھی سنہ ۱۰۶۵ ھ کا ہے ۔

جہان آرا بیگم اور روشن آرا بیگم دہلی میں ہیں ۔ شہزادہ محمد سلطان کو ہدایات دی جا رہی ہیں کہ ان سے ملتے وقت کن آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنے کی ضرورت ہے ۔ نیز جو تحائف ان کی خدمات میں پیش کرنا ہیں ان کے بارے میں بھی ہدایات ہیں ۔

عرضداشت : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح ، وظایفِ اخلاص و عقیدت از خلوصِ طویت بجا آورده ، معروض می دارد که نشانِ عنایت تر جهان ، سراسر نگاشتهٔ قلم خجسته رقم (ص : ۲۴۱ ل) و نوشتهٔ حسب الامر که بخطِ گرامی مزین بود ، بوصولِ سعادت حصولِ آن ، معزز و مباهی گشته ، تسلیاتِ بندگی بتقدیم رسانید ۔

عرضداشتی که بعد عبور از گهاٹِ چالده بخدمتِ قدسی ارسال داشته بودند ، بانشانِ سامی ، از نظرِ انورگذشت ۔ پیش از اطلاع بر مقدمه ساختنِ جهاز که از رویِ نوشتهٔ وکیلِ عمدة الملک شایسته خان در نشان والا

اندراج یافته‌بود، فرمودند[۱] که دو ''این قسم مطالب را، بدون تحقیق کیفیت آن، باین عبارت ، عجب است که صاحب و قبله چنین فرموده باشند ، مرقوم نمودن از آداب دانی دور است ـ بر تقدیری که اعلام مثل این مقاصد که از عرایض وکیل نیز ، مذکور محفل عالی می شود و احتیاج آن نیست که ایشان بنگارش آن پردازند ، لازم می دانسته باشند ، بعنوانی بهتر ازین می توان نوشت ـ

بالجمله اگر در پیشگاه خلافت ، ذکر این مقدمه بمیان آید ، آن بلند اقبال بمسامع جلال برسانند که جهاز نوی در سورت[۲] بندر فرمایش نه کرده اند ـ جهازی که در عمل مغل خان ، در ٹهٹه نیم تیاری مانده ، بدست زمیندار پرگنه ٔ ککرالہ افتاده بود ، بخالصه ٔ شریفه تعلق گرفته ـ ثانیاً حال بصاحب و قبله ٔ دو جهانی مرحمت شده ـ چون پیش ازین بچندگاه آن را باجهاز سلامت رس ، از بندر ٹهٹه[۳] بسورت[۴] آورده بودند و مرمت طلب بود ، بموجب امر والا ، متصدی آنجامی خواست که بتعمیر ضروری ٔ آن پردازد و اگر این معنی ، مرضی ٔ طبع مقدس نباشد ، مرمت جهاز مذکور که بیش از چند چوب صرف آن نخواهد شد موقوف گردد ـ در این باب آنچه برکن السلطنة ، از حضور پرنور عالی ، عنایت فرموده اند ، بدون عرض ، در گرفتن آن تامل دارند ـ امر شد که ''دو مقصود از اخفا آن بود که خلوص عقیدت و یک رنگ ٔ آن عمدة الملک ، بدین تقریبات ، بر بعض معاندان آشکارا نشود ـ هرگاه چنین مناسب دیده اند ، مضایقه نیست ـ

بعرض اقدس برسانند که صاحب عالمیان در اینولا فیلی با تلایر ، مصحوب نواب سلطان جیو برای ٔ بنده فرستاده ـ یقین که حکم ارفع نافذ خواهد گشت که بگیرد ـ یادداشت اضافه ٔ ابراهیم بیگ را که درست شده بود ، بحضور گرامی ارسال داشت ـ بخشیان رکاب نصرت انتساب ، وجه اضافه را ، از تاریخ عرض مکرر باو تنخواه خواهند داد ـ مقدمه ٔ که در

۱ـ فرمود
۲ـ صورت
۳ـ بندوٹهه
۴ـ صور

عرضه داشت مندرج بود غالباً خاطر دریا مقاطر را ، خوش نیامده ، باین حقیر شرف خطاب بخشید ـ بر زبان الهام گذرانیدند که "ایشان را از کجا معلوم شد که ما توجهی پرداخت مهمات نداریم (ص : ۲۴۱ ب) و کلفت و کدورت قضیهٔ نا مرضیه باقی ست ـ نصیحت و موعظت باین لفظ و معنی ، از ایشان چه گنجایش دارد ـ

بر جهانیان هویداست که دریافت مراتبی که دانش خداداد ما احاطهٔ آن نموده ، کار همه کس نیست ـ" شعری که داخل عرضداشت شده ، هر چند نظر برفعت پایهٔ مخاطب ، نوشتن آن مناسب نبود ، بقبله و ولی نعمت نمیتوان نوشت و خطاب کرد ـ مصرع :

تو گر برهم زنی سودای دل ، باری زبان داری

لیکن چون قماش خوشی داشت ، مکرر بر زبان مبارک آورده اند خواندن آن خوش وقت گردیدند ـ

نشان عاطفت عنوان که در جواب عرضداشت عمدة الملک پیرایهٔ ورود گرفته ، پرتو وصول خواهد انداخت ـ عرایضی که در این مدت ، ببارگاه عالی مرسل گشته ، رسیده ، و از نظر اکسیر اثر گذشته ـ در جواب اکثری از آن ، نشانها صادر شده ، سبب انتظار اجوبه خواهد بود ـ ظاهرا عرایض این کمترین نیز از نظر گرامی نمی گذرد و الا حقیقت ، معنوم رایهٔ منیر می شد ـ کیفیت ادراک ملازمت با سعادت اقدس ، از عرضه داشت عیسیٰ بیگ که غرهٔ صفر ، روز ملازمت نوشته بود ، معروض انجمن عالی گردیده ، نشاط افزای خاطر عاطر شد و بغایت شگفتگی فرمودند ـ

صاحب و صاحبزادهٔ حقیقی سلامت ! ازانجا که نواب تقدس القاب بیگم صاحب در این ایام عنایت تمام ظاهر می سازند و ارسال مفاوضات مفتوح شده و عنایت نامه که در این ولا فرستاده اند ، مشتمل است بر لطف و مهربانی بی اندازه ، دربارهٔ آن بلند قدر رفیع مقدار ـ

بنابران امر عالی بصدور پیوسته که آن والا تبار ، فرخنده اطوار ، در خدمت ایشان بادب بوده ، نوعی سلوک نمایند که موجب رضامندی

و خشنودی شود و اظهارِ عقیدت و اخلاص ، بوجه اتم ، لازم دانسته ، بسیار پسندیده ، در این مقام در آیند و چون ظنِ غالب آن ست که اعالی حضرت آن قرة العینِ سلطنت را تا دارالخلافه همراه ببرند و درین صورت البته ، ملازمتِ نوابِ روشن رای بیگم جی دست خواهد داد و صحبتِ این دو بزرگ باهم قسمی نشسته ، احتیاط باید کرد که هیچ طرف ، از طرز و اختلاط و گرمیٔ آن نامدار مکدر نشود[1] و ازانجا که برایٔ مصلحت ، جانبِ نواب بیگم جی را رعایت نمودن بهمه باب اهم است ـ در خدمتِ عمهٔ محترمه دیگر عذر خواهی خواهند نمود و معذرتِ نیاوردنِ سوغات ، بجهتِ ایشان بدین عنوان باید کرد که چون می دانستیم که در اجمیر بآستانِ بوسِ اعلی فائز گردیده ، مرخص خواهیم شد ، بنابران ارمغان (ص : ۲۴۲ ل) همراه نگرفتیم ـ الحال که بخدمتِ قبلهٔ دین و دنیا معروض داشته ایم ، متعاقب خواهد رسید ـ

خواجگی عنایت الله چیله ، شاید تا ساخِ شهرِ حال ، بخدمتِ سامی برسد ـ اشیایٔ که حوالهٔ او شده ، خواهند فرمود تا نوعی که قبل ازین غلامان ، حسب الامرِ والا ، عرضداشت نموده ، بخدمتِ نواب علیه عالیه و محلِ فتحپوری و اکبر آبادی برسانند و احتیاط باید کرد که نواب علیه ، از سوغاتِ این دو کس اطلاع نیابند ـ

انگشتری الماس و جمدهر منبت اگر تا حال رسیده باشد امر فرمایند که خبرِ وصولِ آن به بنده بنویسند تا بعرضِ والا برساند ـ آنچه بعدِ ملازمت و در مدتِ اقامت ، روی داده و خواهد داد ، هر چند مفصل و مشروح ، در عرایض و نشانها مندرج گردد ، انسب خواهد بود ـ سایهٔ عنایت و مرحمت بر مفارقِ بندهای بی ریا مستدام باد ـ

—:o:—

۱ ـ لشود ـ

الف س ۱۸

یہ عرضداشت بھی شاہزادۂ سلطان کے نام ہے - اس میں دربارِ شاہی کے آداب اور قیامِ آگرہ کے بارے میں ہدایات ہیں - شائستہ خان کے بارے میں شہزادے کے سخت کلمات پر گرفت کی گئی ہے - ۱۰۶۵ھ میں بادشاہ نے شائستہ خان کو بھی دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا تھا -

عرضداشت : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح ، مراسمِ صدقِ اخلاص و عقیدت ، از صفایٔ طویت بجا آوردہ ، معروض می دارد کہ در این ولا ، از روزنامچہ وقایعِ حضورِ موفور السرور ، بعرضِ والا رسید کہ در حینی کہ اعلیٰ حضرت ظلِ الہی بدولت و سعادت از پیشِ دولت خانۂ عالی عبور فرموده اند ، آن کامگار باستقبال بر نیامده اند و مجریٰ نکرده و بمراسمِ نثار پیشکش نپرداخته -

امرِ رفیع القدر زینتِ صدور گرفت کہ وقوعِ این غفلت کہ مخالفِ رسم و عادت است ، ازان نامدار بغایت مستبعد نمود ، بایستی بمجردِ استماعِ این مژده ، از دولت خانہ برآمده ، وظایفِ کورنش بتقدیم می رسانیدند و کمرِ مرصع کہ عادل خان برایٔ آن بلند مقدار فرستاده ، بازہ گیرِ مرصع کہ در جواہر خانۂ ایشان موجود بود ، پیشکش نمودند و بر تقدیری کہ در آن زمان ، گذرانیدنِ اشیایٔ مذکوره میسر نمی شد ، روزِ دیگر با خود برده ، حاضر می ساختند - باوجودِ ادعایٔ آداب دانی ، این فرو گذاشت را ، برچہ حمل توان کرد - فکر باید نمود کہ از این ممر بخاطرِ مقدس چہ رسیده باشد -

و نیز از افرادِ واقعہ مذکورِ محل قدسی گردید ، کہ آن عالی نسبِ رفیع مقدار ، نشانی را کہ درجوابِ عرضداشتِ عمدة الملک شایستہ خان ، پیرایۂ ورود گرفتہ بود ، واکرده خوانده اند و چون محمد طاہر در این باب بعرض رسانیده ، فرموده اند کہ او منافق است ، نشان را ، چرا باو باید داد ؟

امر شدکہ ''بدون[۱] حکم، مہرِ نشانِ والا برداشتن و یکی از عمدہای

---

۱ - بدین -

دولت ابد مدت را ، کہ پیشگاہ عالی ، بپاس خاطر او ، معمور شدہ باشند ، بدین عنوان در مجاس یاد کردن ، از ایشان لایق نبود ۔ عجب است کہ بر چنین جرأت گستاخی اقدام نمودہ (ص : ۲۴۲ ب) ، از مآل آن ، غافل گشتہ اند ۔ درین چند روز ، محرومی از خدمت سراسر سعادت ، این مقدار تفاوت ، در اوضاع و اطوار چراست ؟ ہنوز ایشان را ، آن قدر و منزلت بہم نرسیدہ کہ از پیش خود ہرچند خواہند بعمل آورند ۔"

صاحب زادۂ دانش پژوہ عالی فطرت سلامت ! این مقدمہ و مقدمۂ اظہار نسبت و مبالغہ در التماس منصب ، نوعی بر طبع مبارک گران آمدہ کہ اگر کیفیت آن مشروح معروض گردد ، البتہ شورش افزای خاطر گرامی خواہد بود ۔ بعد دریافت شرف ملازمت ، بعرض خواہد رسید ۔ فی الواقع گنجایش داشت کہ این نوع امور کہ قبح ان بر ہمہ کس آشکار است ، از ایشان بظہور نرسد ۔ بالجملہ بندہ را آگاہ فرمایند کہ نشان ، بخان مشار" الیہ رسیدہ یا نہ ؟ امید کہ باسترضای خاطر عاطر قبلۂ دو جہانی موفق بودہ ، در سایۂ عنایت ایشان ، بسعادات دارین فائز گردند ۔

——:o:——

الف س ۱۹

ابوالفتح کا یہ فریضہ بھی تھا کہ شہزادہ کی تمام عرضداشتیں اور اس سلسلے کے اور کاغذات اورنگ زیب کے سامنے پیش کرے اور اس سے ہدایات لے کر انھیں عرضداشت کی صورت میں شہزادے کو روانہ کر دے ۔ اس عرضداشت میں شاہ جہان کے اس شبہے کا تذکرہ ہے کہ اورنگ زیب اسے خط اپنے ہاتھ سے نہیں لکھتا ۔ شہزادے کو اس غلط فہمی کے دور کرنے کی فہمائش کی گئی ہے ۔ نیز سرزنش کی گئی ہے کہ اس نے اپنی والدہ اور بہنوں کی تسلیمات کو جہاں آرا بیگم کی خدمت میں کیوں عرض نہیں کیا ۔

نیز اس عرضداشت میں شہزادۂ محمد سلطان کے چیرۂ بادلہ کے باندھنے پر جو شرعی اعتراض بادشاہ کی طرف سے کیا گیا تھا اس کا تذکرہ بھی ہے ۔ اورنگ زیب کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے کہ شیخ

نظام سے جس گو محض ایسے ہی مسائل کے جواب کے لیے شہزادے کے ہمراہ بھیجا گیا تھا ۔ مشورہ کرکے بادشاہ کے سامنے اس معاملے کی صفائی پیش کریں ۔ شیخ نظام طبقۂ علما میں اورنگ زیب کے نزدیک نہایت قرب رکھتا تھا ۔ آگے چل کر 'فتاوی عالمگیری' کی تالیف کا کام بھی شیخ نظام کے ہی سپرد کیا گیا تھا ۔

عرضداشت : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح ، وظایف عقیدت از صفای طویت بجا آورده ، معروض می دارد که عرضداشت گرامی ، مشتمل بر اظهار کیفیت ادراک ملازمت اقدس و شرح عنایات اعلیٰ حضرت که دربارۂ آن والاگهر بظهور رسیده ، با عنایت نامۂ که بنواب سلطان جیو و نشانی که برای سرافرازی این کمترین ، زینت نگارش یافته بود ، شب جمعه پانزدهم شهر حال ، از نظر خجسته اثر گذشت ۔ نشان عاطفت عنوان که در جواب عرضداشت ، بخط مبارک پیرایۂ تحریر گرفته ، پرتو وصول خواهد انداخت ۔ این احقر ، در ارسال عرایض و عرض اخبار لازم الاخبار ، کوتاهی ننموده ، شاید تا حال عرایضی که مصحوب جلوداران سرکار شریف و بدست ڈاک چوکی فرستاده ، بعز مطالعۂ سامی رسیده باشد ۔ چون از مطاوی عرضداشت هویدا بود که عرضه داشت صاحب و قبلۂ دو جهانی ، بوساطت آن نامدار عالی تبار ، از نظر اشرف اعلیٰ گذشته و ایشان چنانچه قرار گرفته اند که تاریخ تحریر بخط دیگری نوشته شده و اعلیٰ حضرت نیز تصدیق این معنی فرموده اند ۔

بنابران بر زبان الهام بیان گذشته که ''ازان سعادت مند جوان بخت ، بغایت بعید نموده که باوجود انکه مکرر مسودات عرایض درگاه جهان پناه ، حضور ایشان ببیاض رفته و می دانند که قلم دیگری دران محرم نیست و خط قدسی نمط را می شناسند ، این قسم چیزی ، در حضور پرنور ظاهر ساخته اند ۔ بر تقدیریکه اعلیٰ حضرت می فرمودند که تاریخ بخط مبارک نمی ماند ۔ بایستی آن تازه نهال بوستان اقبال بمبالغه معروض می داشتند که خط صاحب و قبله ، پرگاه سه بند بخط خود نوشته باشند (ص : ۲۴۳ ل) ، این دو کلمه چگونه ، بخط غیری خواهد بود ۔ بالجمله وقوع این مقدمه پسند طبع مبارک نیفتاده ، عذر آن را ، نوعی که بخاطر سامی پرتو صواب

اندازد ، عرضداشت نمودن لازم است ـ

دیگر معروض می دارد که درین ولا بعرض عالی رسید که آن گرامی نسب ، نشان والا را ، که دوازدهم محرم مکرم ، بنام نامیٔ ایشان صادر شده بود و درآن صحیفهٔ سعادت مندرج گردیده که بعض مقدمات که عبارت از مقدمهٔ نسبت است ، از نشانی که بمحمد طاهر زینت صدور یافته ، معلوم خواهد شد ، بعینه از نظر مقدس گذرانیده اند و اعلیٰ حضرت بجهت اطلاع برآن مطالب ، نشان محمد طاهر را طلب فرموده اند و او مصلحت در اظهار آن ندیده ، تغافل گزیده[1] و ثانی الحال که خاطر ، ازان چه بر ظهر نشان نوشته شده بود ، بنحوی جمع نموده ، بدست ایشان داده که بگذرانند ـ

امر رفیع القدر بنفاذ پیوسته که نمودن نشان مذکور که اصلا مقدمهٔ قابل عرض در طیّ آن مرقوم نگشته ، بهیچ وجه مناسب نبود ـ پرگاه که بر مضامین نشان محمد طاهر آگاه شده و چگونگیٔ آن را دریافته ، بیقین می دانسته باشند که این مطالب ازان قبیل نیست که آشکارا شود ، نشان خود را ، که نمودن آن سبب افشایٔ مسطور آن نشان است ، ظاهر ساختن لطفی نداشت ـ معلوم نشد که آن کامگار ، چه اندیشه تجویز این معنی نموده باشند ـ در این مدت اندک ، این مقدار تفاوت در اوضاع ، چه حمل توان کرد ـ

صاحب زادهٔ دانش پژوه سلامت ! الحق این مقدمه ، خوب واقعه نشده ، چه اگر نشان از نظر انور نمی گذشت ، چندان قصوری نداشت ـ مطالب نشان طاهر که بر پشت آن قدسی صحیفه مرقوم بود ، بر تقدیری که بعرض اشرف ارفع می رسید ، خود می دانند که قبح آن در چه مرتبه بود ـ باری بخیر گذشت ـ احتیاط در این امور از واجبات است ـ اگر مقدمات مسطورهٔ ظهرهٔ نشان ، علاج پذیر نمی بود ، نمودن آن مشکل و اخفا ، ازان دشوار تر می شد ـ دیگر معروض می دارد که در این ولا ، از عنایت نامهٔ نواب تقدس احتجاب ، بیگم صاحب جیو ، که بقبله وکعبهٔ

---

۱ ـ گردیده ـ

حقیقی نگاشته بودند ، چنین لایح گشت که آن گزین ثمرهٔ دوحهٔ سلطنت ، تسلیات همشیرهٔ کلان و والدهٔ ماجده و همشیرهٔ محترمهٔ ایشان را ، بخدمت نواب بیگم صاحبه جیو ، عرض نکرده اند و چون ایشان ، در هنگام وداع ، تسلیات خود را ، بتقریر دلپذیر آن والا گهر حواله نموده بودند ، خیلی آزار کشیدند و طبع والای قبلهٔ دین و دنیا را نیز ، این معنی خوش نیامد ـ

صاحب زادهٔ بلند فطرت وافی خبرت سلامت ! هر چند سینهٔ سعادت گنجینه ، از غبار کدورت و کینه ، نسبت بعزیزان مصفا ست ، لیکن بی توجهی و عدم التفات بمراتب که وجه همت اهل رسم و عادت است ، دلیل آن می شود که ، چون در باطن (ص : ۲۴۳ ب) خواهشی و محبتی نیست ، از روی تعصب ، درین جزئیات مضایقه می رود ـ خود بدولت انصاف دهند که اختلاط چنین کسی را چه نام کنند ـ بحمد الله که دانش و فرهنگ آن نامدار بلند مقدار ، افزون تر ازان ست که برکاکت این قسم چیزها پی برند ـ اگر بعنوانی شایسته ، توجیه این مقدمه و مقدمهٔ نمودن نشان کرده آید ، البته بجا خواهد بود ـ کیفیت استفسار اعلیٰ حضرت ، از مشروعیت چیرهٔ بادله باف و دستارا سرخ که آن عالی تبار بسته بودند و جوابی که ایشان عرض کرده اند ، از مطاوی نشانی که بنام این عقیدت کیش ، صادر شده بود و مفصلاً از عرضداشت عیسیٰ بیگ که آخر روز پنجشنبه هفتم شهر حال ، روانه نموده ، بوضوح پیوست ـ بر زبان الهام بیان کرامت ترجمان ، گذشت که ''این طور سخنی را که چندین طرف و پهلودارد ، مطایبه انگاشتن و تفصیل آن نه نگاشتن گنجایش نداشت ـ لایق چنان بود که این مقدمه را ، داخل عرضداشت می نمودند که اعلیٰ حضرت بعلمای حضور در این باب چه فرمودند و آهسته خطاب بآن گرامی نسبت کرده ، چه چیز بر زبان مبارک آوردند ـ اظهار این که یک سال است ، تا این قسم دستار در برهانپور مشروع شده است و این روایت پیش ازین بیک سال در آن بلده بهم رسیده و شاید بعد ازین تا مشروع شود ـ بنابر بی دماغی و آزردگی است که پس از مطالعهٔ عرضه داشت روی داده ـ

۱ـ راسته

۲ـ بنگاشتن ـ

تعجب است کہ آن والا تبارِ حق پژوہ ، این نوع مقدمہ را ، سراسری دانستہ اند ۔ در حینی کہ از علمای حضور استفسار رفت ، بایستی آن رفیع مقدار ، مجد عرض می کردند کہ مشروع است و مسئلہ را ما بشما خواہیم نمود و از شیخ نظام کہ رفاقتِ او در گرامی خدمت بہمین مصلحت است ، صورتِ آن را ، تحقیق نمودہ ، نوشتہ می بردند ۔ اکنون نیز اگر فرصت از دست نرفتہ باشد ، بہ شیخ مومیٰ الیہ بفرمایند کہ مسئلہ را چنانچہ در حضورِ عالی معروض داشتہ ، از کتب فتاویٰ برآوردہ ، خاطر نشان سازد و ما را این گمان نبود کہ ایشان در امثالِ این مقدمات ، فرو گذاشت خواہند نمود ۔

حقیقتِ وصولِ انگشترِ الماس بعرض رسیدہ ، مادہ فیل و اشیای پیشکش تا سلخِ ماہ شاید برسد ۔ آنچہ از ممرِ گذرانیدنِ نشانِ والا ، از نظرِ اقدس بخاطرِ عاطر گذشتہ و بزبانِ مبارک جاری شدہ ، تا کجا معروض توان داشت ؟ وجہ ننوشتنِ عرایض بخدمتِ ہمشیرۂ کلان ، بیشتر باعثِ وحشت گردیدہ میفرمودند کہ ''بر ما غیر از عنایت و التفاتِ ایشان نسبت بآن بلند قدر چیزی ظاہر نشدہ (ص : ۲۴۴ ا) ازینکہ ایشان را رجوعی و مطلبی با ہمشیرۂ کلانِ خود نباشد لازم نمی آید کہ مکتوب ننویسند ۔ این چہ تعصب و خود رای و تبعیتِ نفس است'' ازین گونہ کلماتِ بسیار مذکور فرمودند ۔

حق تعالیٰ آن سموالمکان را باسترضای خاطرِ ملکوت ناظرِ پیر و مرشدِ حقیقی موفق گرداند !

——:o:——

الف س ۲۰

اس سے پہلے کی عرضداشتیں اس زمانے کی ہیں جب شہزادۂ محمد سلطان دربار میں مقیم تھا ۔ یہ مکتوب مہمِ گولکنڈہ کے زمانے کا ہے ۔ یہ خط اس دور کا ہے جب شہزادۂ محمد سلطان حیدر آباد میں وارد ہوا اور شاہِ گولکنڈہ محل کو چھوڑ کر قلعۂ گولکنڈہ

میں پناہ گزین ہو گیا ۔ اس مکتوب میں مہم کے بارے میں ضروری ہدایات ہیں ۔ اورنگ زیب اطلاع دیتا ہے کہ وہ خود بھی عنقریب حیدر آباد پہنچ رہا ہے ۔ شہزادے کو مہم گولکنڈہ پر ۸ ربیع الاول ۱۰۶۶ھ کو رخصت کیا گیا تھا ۔ اورنگ زیب وہاں ۲۰ ربیع الثانی کو پہنچا تھا ۔

عرضداشت : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح ، وظایف اخلاص و عقیدت بجا آورده ، معروض می دارد ۔ نشان عالی شان که شب یکشنبه نهم ، از پیشگاه سلطنت و اقبال ، مصحوب نظر بیگ چیله مرسل گشته ، یقین که تا حال پرتو وصول انداخته باشد و بر قدسی مضامین آن ، اطلاع بحصول پیوسته ۔

در این ولا بموجب امر پیر و مرشد حقیقی ، این کمترین بندها ، بعرض گرامی می رساند که آنچه در آن صحیفهٔ سعادت مندرج گردیده ، نظر بنامردی و جبن و بد دلی و غفلت و بی پروائی قطب الملک است ۔ چه او را نوعی که نشان می دهند و اظهر من الشمس است ، از شجاعت و مردمی و غیرت و جمعیت بهره نیست و بسیار نامرد و ترسنده است لیکن ازانجا که در این وقت ، کیفیت اوضاع و اطوار او ، بمسامع علیه نرسیده و معلوم نیست که اکنون نیز ، هرچه آفت اصلی با جرأت و دلیری که بمقتضای طینت است او درو بخود آمده ، داعیهٔ مردمی و مردانگی از باطنش سربرزده ۔

بنابران اگر آن نامدار کامگار بحقیقت کار او پی برده باشند ، موافق مضمون نشان والا شان ، عمل نموده ، بزودی فهمیده و سنجیده در آیند و محمد بیگ را چنانچه امر شده ، بامردم توپخانه و باقی جمعیت ، برسر حویلی او تعین فرموده ، هادی داد خان و محمد طاهر را با فوجی بفرستند که راه گریختن بقلعهٔ گلکنده ، برو بگیرند و خود باتمامی بندهای پادشاهی ، برای پشت گرمی محمد بیگ ، متوجه شوند ، تا موصی الیه باستظهار آن کامگار نامدار ، از دل و جان بکوشد و اگر ظاهر شود که او از خواب غفلت بیدار گشته ، ببندوبست شهر قیام نموده و حرکت المذبوحی می کند ، درین صورت

تا وصولِ نصرت مشمول موکبِ ظفر قرین ، افواج را ، از چار طرف ، بمحاصرهٔ شهر معین ساخته ، بگذارند که او بدر تواند رفت ۔

و بر تقدیرِ اول ، پیش از درآمدن و فرستادنِ محمد بیگ ، بوساطتِ بندهٔ فهمیده ، باو پیغام کنند که در این چند گاه که ما باینجا رسیده ایم ، منتظر بودیم که شاید او توفیقِ ملازمت یافته ، بمراسمِ ضیافت و اقامت بپردازد ۔ چون اورا توفیقِ ادراکِ این سعادت و شرف میسر نشد ، ما خود بآنجا تشریف می آریم و مقارنِ تبلیغِ این رسالت ، بی تحاشی برسرِ او بروند و اگر دست دهد ، گردنِ اورا از بارِ سر سبک سازند ۔

بالجمله در تمشیتِ این قسم ، بعدِ مراعاتِ مراسمِ حزم و احتیاط ، چستی و جلدی و سبکدستی است ۔ پیداست که آن بلند قدرِ عالی مقدار ، نوعی که باین ناموسِ دولت را در خورو سزا باشد ، بتقدیمِ این امر ، توجه خواهند فرمود و ارشادِ پیر و مرشدِ حقیقی را ، دستور العمل ساخته وقت و قابو را ، مغتنم تصور خواهند نمود ۔ زیاده جرأت از حدِ ادب دور است ۔

——:o:——

الف س ۲۱

ابوالفتح اپنی عرضداشت کے ساتھ دوسرے متعلقہ کاغذات بھی شہزادہ محمد سلطان کو بھیجتا رہتا ہے تاکہ اسے اورنگ زیب کے دربار کے حالات سے آگاہی ہوتی رہے ۔

عرضداشت : ذرهٔ بی مقدار ، ابوالفتح ، مراسمِ اخلاص بجا آورده معروض می دارد که مثال گرامی مصحوب خواجه خسرو ، پرتوِ وصول انداخته ، سرمایهٔ سرافرازی گردید ۔ تسلیمات بجا آورده ، بر قدسی مضامینِ آن صحیفهٔ عزت ، شرف آگهی یافت ۔ حق تعالیٰ آن تازه نهالِ بوستانِ سلطنت و اقبال را ، فراوان سال ، در سایهٔ عنایت و تربیتِ پیر و مرشد حقیقی ، باعلیٰ مراتبِ دولت فایز کناد !

مسودهٔ عرضداشت بامسودات دیگر ، بقدرِ دریافتِ ناقصِ خود ، ترتیب

داده ، ارسال نموده ۔ امید کہ بمطالعۂ گرامی در آمده ، پیرایۂ قبول بیابد ۔ مریدا حسب الحکم عالی ، صورت وقایع حضور پرنور را ، متواتر بقدسی خدمت ، معروض خواہد داشت ۔ در این باب تاکید بلیغ باو نموده ، حقیقت خواجہ سرای مذکور را بعرض مبارک رسانید و فرستادن مستحسن افتاد ۔ بشیخ عبدالقوی امر فرمودند کہ موافق شرع ، فیصل دہد ۔ موصی الیہ خواجہ درد مند را قسم داده ، رخصت نمود ۔ قضیہ آخرشد ۔ تفصیل را او بزبانی کہ دارد بعرض خواہد رسانید ۔ نشان گرامی را چون مرضی نبود ، بنظر انور در نیاورد ۔ زیاده چہ عرض نماید ۔ سایۂ عنایت ، بر سر بندہای با اخلاص ، مستدام باد ۔

—:o:—

الف س ۲۲

یہ عرضداشت اس زمانے کی ہے جب شہزادہ سلطان دربار شاہی میں تھا ۔ اس میں شہزادہ سلطان کی کتخدائی کا تذکرہ ہے ۔ اس معاملے میں اورنگ زیب کی طرف سے شہزادے کو اپنی شریک حیات کے انتخاب میں مکمل آزادی دی گئی ہے ۔ لیکن بادشاہ کا استصواب ضروری ہے ۔ شہزادے کو ہدایت کی گئی ہے کہ شہر کی بجائے قلعے میں قیام کرے ۔ شہزادہ دربار میں سنہ ۱۰۶۵ ھ میں حاضر ہوا تھا ۔ محمد صادق انبالوی مؤلف 'آداب عالمگیری' نے دیباچے میں ہی صراحت کردی ہے کہ ان مکاتیب کی ترتیب تاریخ وار نہیں ہے ۔

عرضداشت : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح ، بعد ادای مراسم عقیدت و اخلاص بموقف عرض عالی می رساند کہ عریضۂ گرامی ، بوساطت این حقیر ، بنظر انور اطہر در آمده ۔ حکم اقدس زینت صدور گرفت کہ بقدسی خدمت معروض دارد کہ این اخبار کہنہ ، پیش ازین ، بدو روز بمسامع جاہ و جلال رسیده ۔ نگارش آن ماحصلی نداشت ۔ بایستی جواب آنچہ این بی مقدار حسب الحکم والا عرضہ داشت نموده بود ، باکیفیت سوانح تازہ

---

۱. لرہدن ۔ ممکن ہے یہ لفظ 'بدیدن' ہو

که روی داده باشد ، معروض می داشتند ـ اکنون نیز ، هرچه بعدگذرانیدن عرایض آوردهٔ خسرو چیله و اطلاع بر مقدماتی که از تقریر موسیٰ الیه ظاهر شده بود ، برزبان الهام بیان اعلیحضرت گذشته باشد ، قلمی نمایند ـ در باب کتخدائی چنان ارشاد فرمودند ـ مصرع :

"در کار خیر حاجت هیچ استخاره نیست"

"اگر آن والا تبار رفیع مقدار می خواسته باشندکه این مقدمه (ص : ۲۴۵ ل) بطمطراق و آئینی که باید ، از قوه بالفعل آید ، صبیهٔ خان جهان و جعفر صادق مناسب است و اگر خواهش چنان باشد که از بنات اوساط مردم یکی را بگیرند ، آن نیز باحسن وجهی صورت پزیر می تواند گشت ـ بر این تقدیر ،کسی را که بنظر در آورده باشند ، بنویسند تا فهمیده ، اجازت فرموده شود ـ اگر تا حال انتخابی نرفته و اختیار این کار را ، بتجویز رایٔ خورشید ضیای ، واگذاشته باشند ، عرضه دارند تا جایٔ لایقی بخاطر آورده ، حکم کرده شود ـ بهمه حال ما را مضایقه نیست ـ بهر شقی که راضی باشند مبارک است ـ"

دیگر حکم می شود که بودن ایشان در شهر ، از مصلحت دوراست ـ بمجرد وصول این عریضه ، بقلعه تشریف برده ، در آنجا بسربرند و ذوالفقارخان را ، بی توقف بحضور پرنور دستوری فرمایند ، تا بسعادت ملازمت رسیده ، باز رخصت معاودت بیابد ـ امید که مراتب را بخاطر عاطر آورده ، خان موسیٰ الیه را بحضور بفرستند و جواب مطالب عریضهٔ سابق را ، عرضداشت نموده ، در باب مقدمهٔ کدخدای ، انچه بعد تامل و تدبر قرار بیابد ، بوالا خدمت معروض دارند ـ

زیاده دراز نفسی ننموده ، حصول مطالب و مآرب دارین ، از درگاه ایزدی مسئلت می نماید ـ

—:o:—

الف س ۲۳

معلوم ہوتا ہے کہ شہزادے کے نام تمام خطوط ہمیشہ ابوالفتح

ہی نہیں لکھتا تھا بلکہ بعض اوقات اورنگ زیب اپنے ہاتھ سے بھی لکھتا تھا ۔ اورنگ زیب بادشاہ کو جو عرضداشتیں لکھتا تھا ، ان کی نقلیں ، نیز دربار کے امرا اور اورنگ زیب کے وکیل دربار کے وہ مکتوب جو اورنگ زیب کو ملتے تھے ، ان کی نقلیں اطلاع کے طور پر ابوالفتح کے زیر اہتمام شہزادے کو بھیجی جاتی تھیں ۔

عرضداشت : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح ، بعد تقدیم وظایف عقیدت و اخلاص ، معروض می دارد کہ از ورود نشان مرحمت عنوان ، تارک افتخار این کمترین ، باوج فلک دوار رسید ۔

عرضداشتی کہ بحضور پرنور مرسل بود ، از نظر اطہر گذشت ۔ والا منشوری کہ بخط مبارک در جواب آن قلمی شدہ ، پرتو وصول خواہد انداخت ۔ نقل عریضہ کہ بخدمت اقدس اعلیٰ حضرت نگارش یافتہ ، بمطالعہ گرامی خواہد در آمد ۔ بعد ازین ہرچہ بدرگاہ نوشتہ شود ، نقل آن بسامی خدمت ، مرسل خواہد گشت ۔ محمد شفیع منشی را کہ خال خانہ زاد آن صاحب است و محض بفرمودۂ عالی ، ترک نوکری جعفر خان نمودہ ، باندک تربیت والا ، آن قدر خدمت خواہد کرد کہ بندہ سرخرو شود و او را ترقی روی دہد ، بموجب امر عالی روانہ حضور موفورالسرور نمودہ ، در پیش خان مذکور یک اسپہ صد روپیہ وصول می یافت و اوقاتش بعسرت می گذشت ۔ این عقیدت کیش امیدوار است کہ بمقتضای قدردانی اورا ، بعنایت منصبی لایق سرفراز فرمایند ۔ تا پاکیزہ و رنگین ، با خاطر جمع ، سرگرم کسب آداب بندگی و آدای مراسم خدمتگاری گردد ۔ اسپی از سرکار مرحمت شود و خلعتی ضمیمہ آن گردد ، از ذرہ پروری دور نخواہد بود ۔

اگرچہ خاطر اخلاص مآثر ، از بندہ نوازی آن صاحب مہربان ، بواقعی جمع است لیکن از غایت محبتی کہ با او دارد ، فضولی (ص : ۲۴۵ ب) کردہ ، برین جسارت اقدام نمود ۔ رختی کہ بہ بندہ مرحمت شدہ بود ، تا حال نرسید ۔ امید کہ پرتو التفات دریغ نگردد ۔ ملبوس مکرر در این

ایام ، تازه تر و پاکیزه تر از سابق ، بعرضها باید آمد ۔

محمد شفیع برادرِ خورد که حسنِ خطی و بقدر قابلیتی دارد همراه آورده اگر او نیز ، در سلکِ ملازمانِ سرکارِ فیض آثار ، منسلک گردد ، باعثِ مزید سرفرازی است ، زیاده چه گستاخی نماید ۔

سایهٔ مرحمت ، بر مفارقِ بندهای راسخ العقیدت پاینده بماناد !

—10—

الف س ۲۴

اورنگ زیب کو دارا شکوہ سے یہ شکایت تھی کہ وہ اس کے ملازمین کو ترغیب دے کر بادشاہ کی ملازمت میں منسلک کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔ اس خط میں اس کے ایک امیر اسلام خان کے شاہی ملازمین کے زمرے میں شامل ہونے کی شکایت کرتا ہے ۔ اس خط میں دارا شکوہ کی اسی قسم بدعنوانیوں اور اس کے ذاتی ملازمین کی زیادتیوں کا تذکرہ ہے ۔

عرضداشت : ذرهٔ بی مقدار ، ابوالفتح ، مراسمِ عقیدت و اخلاص ، بجا آورده ، معروض می دارد که دو عرضداشتِ گرامی متواتر رسیده و از نظرِ انورِ اطهر گذشت و مطالبِ معروضه ، معلوم رایِ خورشید ضیایِ والا گردیده ۔

حکمِ اشرفِ اقدس ، زینتِ صدور گرفت که این کمترین ، بقدسی خدمت ، عرضداشت کند که سببِ ملازمت نمودنِ اسلام خان بهادر چه بود ۔ این معنی بخواهشِ خانِ مذکور بوقوع آمده ، یا آن نونهالِ سلطنت و اقبال تجویز فرموده ؟ از پیشگاهِ والا همین قدر اجازت شده بود که اگر خانِ مشار[1] الیه ، در خدمتِ آن عالی قدرِ رفیع مقدار ، بدربار بیاید و اعلیحضرت بتقریبی اورا ، طلب فرمایند ، بسعادتِ کورنش رسیده ، ملازمت

۱۔ بعرضه

کند ـ امید که صورت این مقدمه را ، نوعی که روی داده باشد ، باین بندهٔ حقیر بنویسند تا بعرض مقدس برسد ـ

بر خاطر عاطر پوشیده نماند که چون پادشاهزادهٔ خرد پرور ، قدر تلطفات و عنایات پیر و مرشد حقیقی ندانسته ، زندگانی بقاعده نمی نمودند و درین ایام تغیر به اوضاع ایشان راه یافته ، در دلاسای مردم جد بلیغ مبذول می داشتند و رجوع سپاه روز بروز افزون تر شده ، حرکات خارج دایرهٔ ادب از ایشان سر می زد ـ چنانچه جمعی از بندهای پادشاهی را ، که در سلک ملازمان این درگاه ، منسلک گردیده بودند ، اغوا نموده و از راه برده ، بمقتضای کلان می فریفتند و از نوکران ایشان ، گونا گون تعدی و بیداد ، نسبت بسکنهٔ اکبر آباد بظهور آمده ـ نزدیک بود که فتنهٔ عظیم از خامکاری های ایشان ، حادث شود ـ

و امروز بعد از مدتی بخدمت والا رسیده بودند ـ در التماس رخصت یافتن بصوب پنجاب ، مبالغه از حد گذرانیده ، سعی تمام داشتند که در ساعت مرخص شده ، بدانجانب بشتابند ـ بنابران نظر بمصلحت وقت و صلاح دولت نموده ، ایشان را نگاه داشتند و چون موکب اقبال قرین ، متوجه شاهجهان آباد است،ایشان نیز بهمان وضع (ص:۲۳۶ ا) تا آنجا همراه برده بعنوانی که باید در قلعه خواهند گذاشت ـ ازانجا این قضیه در حضور پرنور اعلیحضرت البته مذکور خواهد شد ـ اگر از کیفیت و سبب آن استکشاف نمایند ، این مراتب را ، با آنچه از جور و تعدی ملازمان ایشان ، بران والا تبار هویدا است ، بعرض برسانند ـ

این کمترین را ، بخاطر می رسد که بمجرد اطلاع بر مضمون این عریضه اگر عرضداشتی مشتملبر تهنیت این فتح ، بدرگاه آسمان جاه فرستاده شود ، مناسب خواهد بود ، زیاده چه گستاخی نماید ـ نیر عظمت و اقبال از ، مطلع مکرمت و افضال ایزد متعال ، درخشنده باد !

—:o:—

الف س ۲۵

اس خط میں شہزادہ سلطان کے ملازمین کے لیے قلعے کے قریب رہائش کا انتظام کرنے کے بارے میں تجاویز کی گئی ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت کے وقت اگر رعایا کے مکانوں کی ضرورت ہوتی تھی تو یا تو مکان کے عوض دوسری عمارت دی جاتی تھی یا اُسے قیمتاً خرید لیا جاتا تھا - اگر مکان پہلے سے ہی کرائے پر چڑھا ہوتا تھا تو اس کا کرایہ ادا کیا جاتا تھا - اس قسم کے انتظامات دیوانِ سرکار کے سپرد ہوتے تھے -

عرضداشت : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح ، بعد ادایٔ مراسمِ عقیده و اخلاص ، معروض می دارد که قبل ازین ، حسبِ التماسِ امارت و ایالت مرتبت ذوالفقار خان ، حکمِ اقدس اعلیٰ ، بسیادت و نجابت پناه ، اسلام خان بهادر صادر شده بود که خانهایٔ حوالی و نواحیٔ قلعهٔ اکبر آباد را ، بجهتِ سکونتِ بندهایٔ تعینِ آنجا که بودنِ آنها نزدیک بقلعه لازم است و بنابرِ ضرور ، در جاهایٔ دور دست فرود آمده اند ، مقرر نماید - چون در این ولا ، مجدداً از عرضداشتِ خانِ موسیٰ الیه ، معروضِ محفلِ معلیٰ گردید که منازلِ مزبوره ، تا حال بتصرفِ آن مردم در نیامده و بدستورِ سابق ، در اماکنِ بعیده ساکن اند و این معنی از پاسِ شرایطِ حزم و احتیاط دور است -

حکمِ ارفعِ اعلیٰ پرتو نفاذ انداخت که این کمترین ، بسامی خدمتِ بلند اقبالِ عالی مقدار عرض دارد که وزارت مآب ابوالقاسم ، دیوانِ سرکارِ نامدار را ، امر فرمایند که بتحقیقِ منازلِ مسطور پرداخته ، وا رسد که آن حویلیها نزولی است که یا مالکی دارد ؟ بر تقدیر اول ، فراخورِ حال ، بهر کدام ازان جاهه ، خانهٔ تعین باید کرد و بر تقدیرِ ثانی ، از دو حال بیرون نیست - یا مالکان خود در آن حویلیها سکونت دارند ، یا بکرایه داده خواهند بود - در صورتِ نخستین ، وجهِ قیمتِ خانه یا عوض و در صورت دومین کرایه از سرکارِ فیض آثار ، مقرر باید نمود - خانها را بملازمانِ درگاه سپرد تا نزدیک بقلعه بوده گاه بیگاه حاضر باشند - امید که هرچه قرار بیابد ، کمترین را بران آگاهی بخشند ، تا بعرضِ مقدس برساند -

صاحب بنده نواز مهربان سلامت ! اگرچه این داعی در ارسال عرایض متعاقد و مقصر است لیکن در پاس مراتب خیر الدیشی و استدعای ترقیات صوری و معنوی و حصول سعادات دینی و دنیوی ، بکوتاهی از خود راضی نبوده و نخواهد بود ـ مصرع :

"ز دست من چه بر آید بجز دعای شما"

عنایت ملبوس خاصه که مصحوب وکیل بود ، موجب سرفرازی این خوکردهٔ الطاف علیه گردید (ص : ۲۴۶ ب) و تسلیمات بجا آورده ، بدعای خیر نشأتین ، مواظب تر گشت ـ از کلفت بیماری نتوانست ، دران وقت شکر عنایت والا را ، بخدمت عالی رقبت عرضداشت کند ـ

چون این غلام قدیم الخدمت نظر حقوق بندگی خود نموده ، برسمیات کمتر می پردازد و پیر و مرشد حقیقی نیز ، همین معنی را منظور فرموده ، باوجود زلات و تقصیرات ، پرتو عنایات عمیم ، از حال فدوی ، دریغ نمی دارند ـ امید که آن صاحب کریم الاخلاق نیز ، بندهای صادق الاخلاص را بکوتاهی ظاهری ، بمعرض باز خواست در نیاورده ، معاف می داشته باشند ـ

ذره پروریهای که دربارهٔ محمد شفیع منشی بظهور آمده ، شکر آن را ، بکدام زبان ادا تواند نمود ؟ اورا محض برای کسب آداب بندگی ، در قدمی خدمت سپرده و الا استعداد بندها چه خواهد بود که پیرایه قبول یابد ـ چون این غلام را باوجود بی استعدادی و هیچ مدانی ، بمحض تفضل ، از خاک بر گرفته ، بافلاک رسانیده اند ، یقین که هرکسی از برادران این فدوی ، بملازمت درگاه آسمان جاه ، سر افراز شود ـ استعداد او منظور نخواهد بود ـ زیاده جرأت ننمود ـ طغرای سلطانی را ، که از نظر انور گذشته ، بزیور قبول محلی شده بود ، بخدمت عالی فرستاده ، مجری طغرا نویس خواهد شد ـ

در سایهٔ بلند پایه عواطف خدیو زمین و زمان ، پادشاه جهان و

جہانیان ، بکمالِ مراتبِ دولت و سلطنت فایز گردیدہ ، باسترضایٔ خاطرِ ملکوت ناظرِ پیر و مرشدِ دارین ، موفق باشند ، آمین !

—:o:—

الف س ۲۶

یہ خط شہزادہ معظم کے نام ہے ۔ اورنگ زیب اپنے بیٹوں کے مکاتیب ان کی زبان ، طرزِ تحریر اور ان کی خطاطی پر اکثر رائے دیتا تھا ۔ ابوالفتح کی عرضداشتوں کے ذریعے شہزادگان کو ان کے بارے میں اطلاع دی جاتی تھی ۔ اورنگ زیب شہزادہ معظم خان کے خطِ نسخ کی بہت تعریف کرتا ہے ۔ شہزادہ معظم خان علمِ حدیث کا بہت اچھا عالم تھا اور عربی سے دلچسپی کی وجہ سے اسے خطِ نسخ کا بھی شوق پیدا ہو گیا ہوگا ۔

ابوالفتح کو ایک سرکاری مکان ظفر آباد بیدر کے قلعے میں ملا تھا ۔ یہ خط غالباً اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب جنگِ برادران کے پیشِ نظر شمال کا رخ کرنے والا تھا ۔ اور اس نے شہزادہ معظم کو دولت آباد میں دکن کا صوبیدار مقرر کیا تھا ۔ ابوالفتح شہزادے سے استدعا کرتا ہے کہ وہ امان بیگ کو جو غالباً بیدر کا قلعدار ہے ، اس کے مکان کی مرمت اور سفیدکاری کا حکم صادر کر دے ۔

بخدمتِ پادشاہ زادۂ عالی مقدار ، فرخندہ شیم ، محمد معظم

عرضداشت : ذرۂ بی مقدار ، ابوالفتح ، مراسمِ اخلاص بجا آوردہ ، معروض می دارد ۔ نشانِ گرامی کہ پس از مدتی ، بسرافرازیٔ این عقیدت آئین ، صادر شدہ بود ، در اعزِ ازمنہ پرتوِ ورود انداختہ ، سرمایۂ مباہات گردید ۔ بموجبِ اشارتِ قدسی بشارت ، مسودۂ عرضداشتِ تہنیت را ، بقدر یافتِ ناقصِ خود ترتیب دادہ ، بسامی خدمت ارسال داشتہ ۔ امید کہ بنظرِ قبول در آید ۔

عرضہ داشتی کہ بخطِ نسخ بدرگاہِ معلیٰ مرقوم شدہ ، در حینی کہ از نظرِ انورِ قبلہ و کعبۂ دو جہانی مدظلہ العالی می گذشت ، بندہ حاضر بود ۔ تعریفِ حسنِ خط بسیار فرمودہ ، تحسین نمودند و عبارتِ عرایضی کہ بخدمتِ شاہزادۂ جوان بختِ والا تبارِ بلند مقدار ، مشتمل بر سوانح و حقایق

مرقوم می گردد ، بغایت مربوط و استوار است و مکرر این غلام را مخاطب می فرمایند که تقریر و تحریر فارسی ایشان درست تر از دیگران است و انشاء الله تعالی ترقی[1] بسیار خواهند نمود ـ اخلاص کیش نیز ، سررشتهٔ عقیدت مندی را ، از دست نداده ، آنچه سبب خشنودی و رضامندی پیر و مرشد حقیقی (ص: ۲۴۶ ل) می داند، بهمه وقت بعرض رسانیده، از خود بتقصیر راضی نمی شود ـ امیدوار است که گاه گاه ، بتقریب خدمات ، باصدا لشانهای سربلندی می یافته باشد ـ

صاحب زادهٔ اقبال مند سلامت! چون توجه قبله و کعبهٔ دارین ، از روی بنده نوازی ، مصروف آن ست که کلبهٔ فقیر که در ارک ظفر آباد عنایت شده ، مرتب گردد و امان بیگ کوتاهی بسیاری نموده ، تا حال کاری نساخته و این معنی بعرض مبارک رسیده ، بکمترین حکم شد که بقدسی خدمت عرضداشت کند ـ بنابران معروض می دارد که مومیالیه را تاکید فرمایند تا بزودی آن خانه را تعمیری که باید نمود ، موقوف ندارد ـ ایام شریف عید سعید ، بر ذات ملکی آیات ، خجسته و مبارک باد ـ در سایهٔ بلند پایهٔ خدیو زمین و زمانیان ، پیر و مرشد جهانیان ، بسعادت صوری و معنوی فایز شوند ـ

—:o:—

۱ـ هرسی

معظم خان میر جملہ کے نام

الف ص ۱

ابوالفتح میر جملہ کو منصبِ جلیل القدر کی مبارکباد پیش کرتا ہے ۔ یہ خط اس زمانے کا ہے جب شاہ جہاں نے میر جملہ کو دکن سے بلا کر دیوانِ اعلیٰ کا عہدہ عطا کیا تھا اور اس کے ساتھ معظم خان کا خطاب بھی دیا تھا ۔ میر جملہ کو یہ فرمان ۱۰۶۶ھ میں اس زمانے میں ملا تھا ۔ جب وہ مہمِ گولکنڈہ میں شریک ہونے کے لیے حیدر آباد میں مقیم تھا ۔ اس خط میں اورنگ زیب نے شاہ جہاں کے بارے میں شکایت کی ہے ۔ پہلے سے یہ اصول چلا آ رہا تھا کہ گولکنڈہ کی پیشکش میں ہاتھی اور جواہرات تو بادشاہ کی خدمت میں بھیج دیے جاتے تھے اور نقود کو صوبائی خزانے میں داخل کر دیا جاتا تھا ۔ اب بادشاہ نے نقدِ زر کو بھی دارالخلافہ میں بھیجنے کا حکم صادر کر دیا ہے ۔ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ دارا شکوہ نے بادشاہ کو یقین دلا دیا تھا کہ اورنگ زیب نے پوشیدہ طور پر شاہِ گولکنڈہ سے بہت سا زر و جواہر حاصل کر لیا ہے ۔ ادھر شاہِ گولکنڈہ نے اپنے وکیلِ دربار کی معرفت دارا شکوہ کو بہت بیش قرار تحائف پیش کر کے اپنا طرفدار بنا لیا تھا ۔ دارا شکوہ کی اس خفیہ تائید کی بنا پر شاہِ گولکنڈہ کرناٹک کے علاقے پر اپنا دعویٰ جتا رہا ہے ۔ اورنگ زیب اطلاع دیتا ہے کہ چونکہ کرناٹک کا علاقہ پہلے سے میر جملہ کی جاگیر میں ہے ، اس لیے اسے اس ضمن میں دربار سے فرمان جاری کرانا چاہیے ۔

سوادِ مکاتیبی کہ منشی الممالک بخانِ
رفیع الشان منیع المکان معظم خان نوشتہ :

حدایق آمال و آمانی و ریاض اقبال و کامرانی ، نواب مستطاب المستغنی عن الالقاب ، خان رفیع مکان عظیم الشان ، عمدهٔ خوانین زمان ، قدوهٔ وزرای دوران ، لازال مدارج دولته و شوکته مضاعفة و مراتب عزته و رفعته متزایدة ـ پیوسته از جویبار الطاف سبحانی و چشمه سار اعطاف اعلای خاقانی[1] ، سرسبز و شاداب باد !

بعد ادای مراسم صدق عقیدت و اخلاص و ابدای تحیات ، مبرا از شائبهٔ ریا و التباس ، مرفوع ضمیر منیر و مشهود خاطر خطیر می گرداند که از استماع نوید مسرت افزا و مژدهٔ بهجت پیرا ، یعنی از وصول بشارت ترقی بدرجات علیه و تصاعد بمدارج سنیه و حصول مطالب بلند و مآرب ارجمند که بر وفق خواهش خیر اندیشان و استدعای مخلصان ، قرین حال خجسته آمال نواب کامیاب گردیده ، آن مقدار نشاط و شادمانی نصیب هوا خواهان صمیمی شده که شمهٔ ازان بدستیاری بیان و پامردی قلم ، در حیز شرح و بیان گنجایش ندارد ـ

المنته لله تعالی و تقدس که گلشن آرزوی اخلاص کیشان ، بگلهای مراد ، آراستگی یافت و آنچه مکنون ضایر عقیدت ذخایر بود ، بوجه مطلوب ، از مکمن غیب بمنصهٔ شهود جلوه نمود ـ امید که ایزد عز شانه پایه افزای مسند مجد و اعتلا را ، همواره مورد عنایات و مطرح تائیدات خویش داشته ، این منصب جلیل القدر ، بر ایشان مبارک گناد و روز بروز ، گونا گون ترقیات دیگر ، روزی گرداناد ـ

و قبله و کعبهٔ دو جهان ، پیر و مرشد حقیقی که ظهور این محض ، از توجهات باطن فیض مواطن ذات مقدس ایشان است (ص : ۲۴۷ ب) ازین دوست کامیها ، بمرتبهٔ مسرور و مبتهج اند که اظهار هزار یکی آن بتقریر و تحریر صورت پذیر نیست و چرا نباشد که رونق کار ایشان ، فی الحقیقت متضمن ترقی جاه و جلال اولیای این دولت است ـ بیت :

---

۱ ـ اعلیخاقانی ـ

شکر خدای را که تواند شمار کرد
یا کیست آنکه شکرِ یکی از هزار کرد

فحمداً له ثم حمداً له ـ

بر رایِ مهر انجلایِ دقیقه کشای محتجب نماند که چون در آغازِ مهمِ عاقبت محمودِ گلکنده ، مکرراً فرامینِ مطاعه سراسر نگاشته خامه اعلیٰ ، بصاحب و قبلهٔ دین و دنیا صادر شده بود که از پیشکشِ قطبِ سمایِ شوکت و ابهت ، جواهر و افیال ، تعلق بسرکارِ گردون مدارِ پادشاهی دارد و نقود هرچه گرفته شود ، بسرکارِ عالی متعلق است و وکلایِ جنابِ سلطنت انتساب ، مبلغی در حینِ ذهاب و ایاب ، بتقریبِ بعض مصالحِ متعلقه این مهم ، از خزاینِ صاحبزادهایِ والا تبار ، بطریقِ دستگردان قرض کرده ، صرف نموده بودند ـ

بناءبران در این وقت که نتیجهٔ چنین خدمتِ عمده بعکس قرار یافته ، حکمِ اقدسِ ارفعِ اعلیٰ نافذ گشت که تمامیِ نقود و اجناس را داخلِ خالصهٔ شریفه سازند و بآن نیز خرسند نشده ، تا حال بتحقیقِ خیانا توجه مبذول دارند ـ در این باب اظهار مناسب ندیده ، جواهر و افیال و اطلالات را ، بحضورِ پرنور ارسال داشتند و نقد آنچه مانده بود ، مطابقِ حکم ، بخزانهٔ عامرهٔ دولت آباد سپردند و ازانجا که طلبِ شاهزادهای گرامی گهر ، در سرکارِ نامدار باقی بود ، باعتمادِ آنچه ، در والا مناشیر مثبت ، مبلغ پانزده لک روپیه ، عوضِ قرض بسرکارِ عالی گرفته ، بمرشد قلی خان فرمودند که حقیقتِ این مقدمه را بدرگاهِ جهان پناه معروض دارد ـ چون ایشان بر جمیع مراتب آگاه اند ، اگر در وقتی که این مطلب ، مذکورِ پیشگاهِ خلافت گردد ، بعنوانی که مناسبِ رایِ صوابِ اندیشِ ایشان باشد ، در این باب بعرضِ مقدس رسانیده ، چنان کنند که اگر ازین خدمت نفعی نباشد و چیزی بسرکار عاید نکرده ، بعضی نقصان روی ندهد و گرفتنِ این مبلغ موجبِ طیش نشود ، دور از کار نخواهد بود ـ

از جمله یک کرور پنج لک روپیه ، سوایِ ده لک روپیه بوکلای

سرکار عنایت شده باشد ، پیداست که بمقتضای حق شناسی ، در دولت خواهی و بهبود جوی و اظهار حسن خدمت بندهای درگاه والا ، دقیقهٔ از دقایق سعی و کوشش ، فرو گذاشت نخواهد شد -

بر ضمیر فیض پذیر ، پوشیده نماند که در این ولا ، قطب الملک عرایض مشتمل بر التماس ولایت کرناتک ، بدرگاه آسمان جاه و خدمت نواب تقدس احتجاب مرتب نموده بحضور عالی ارسال داشته بود (ص : ۲۴۸ ا) و امید آن داشت که پیر و مرشد حقیقی نیز ، در این باب برسم سفارش ، عرض داشت ببارگاه معلی بنویسند و عرایض مومی الیه ، نزد وکیل سرکار فرستاده آید ، تا بوساطت او از نظر اطهر بگذرد -

و قبلهٔ دو جهانی دست رد بر قبول ملتمس آورده ، بر این معنی اقبال نفرمودند و عرایض مذکور را ، سید حسن حاجب مقیمی ، محبوب قاصدان خود ، پیش ملا عبدالصمد ، مهوب روان ساخته که بتوسط شخصی که ملای مزبور فرش دربار اوست بگذارند - درین صورت ، هر چند فرمان جهان مطاع ، متضمن بر عنایت ولایت کرناتک ، بگماشتهای سرکار ایشان زود تر صادر گردد ، بهتر خواهد بود ، زیاده چه تصدیع دهد -

ایام دولت و اقبال ، در ترقی و تزاید باد !

—:o:—

الف ص ۲

ایک فوجی سردار آدم خان خویشگی کے لیے سفارش کا خط ہے -

بخان عظیم الشان معظم خان : بعد ادای مراسم عقیدت و اخلاص ، مشهود رای مهر انجلای قمر ضیامی گرداند که چون حقیقت وفور توجه و التفات نواب خدایگانی که دربارهٔ این خیر اندیش صادق الاعتقاد مبذول است ، بر همگنان ظاهر شده و بدین سبب اهل حوایج رجوع آورده ، باعث بر تصدیع می گردند و این مخلص نیز ، تحصیل مثوبات اخروی را منظور داشته ، رد سوال آنها نمی تواند کرد -

بنابران امیدوار است که اگر بعض اوقات ، برای حصول مطالب جمعی ، جرأت می نموده باشند ، این معنی ، بر خاطر عطوفت مآثر گران نیاید ۔ مصداق این حال آنکه شجاعت شعار آدم خان خویشگی ، حامل این نیازنامه ، جوان کارآمدنی و سپاهی بی نظیر است و مدتی ملازم سرکار شاهزاده مراد بخش بوده ۔ ثانی الحال بحسب قسمت ، از ایشان جدا شده ، ببیجا پور رفته و باوجود آنکه مهم سازی او در انجا ، صورت مناسب می یافت ، چون از پیشگاه سلطنت ، نشان والا شان ، بطلب صادر شده بود ، از روی امیدواری ، بحضور پرنور عالی آمده ، ملازمت نمود ۔ لیکن ازانجا که بمنصب پانصدی ذات یکصد سوار که قبله و کعبه دو جهانی ، برای او تجویز فرموده بودند ، راضی نشد ، دستک گرفته عازم درگاه جهان پناه گردیده ،

چون سپاهی کار طلب با تردد است ، اگر در سلک بندهای سرکار فیض آثار نواب خدایگانی ، بعلاقه لایق امتیاز یابد ، فهو المطلوب و الا امیدوار است که بتوجه گرامی ، داخل بندهای درگاه سلاطین سجده گاه ، شرف انسلاک یافته ، فراخور شایستگی خویش ، سربلند گردد ۔ زیاده جسارت ترک ادب دانسته ، بدعا ختم نمود ۔

مراتب دولت و عزت و کامرانی و دوست نوازی و دشمن گدازی در تزاید باد ۔

—:o:—

الف ص ۳

اورنگ زیب کو اس کے وکیل دربار سے آگرے کے حالات کی اطلاع پہنچتی رہتی تھی ۔ اسے اس بات کا بھی پتہ چلتا رہتا تھا کہ دارا شکوہ اس کے بارے میں بادشاہ کے دل میں کیسی کیسی بدگمانیاں پیدا کرتا رہتا ہے اور کس طرح میر جملہ تصویر کا دوسرا رخ پیش کرنے کی کوشش میں رہتا ہے ۔ اس وقت میر جملہ کے لیے نئی پریشانی کا باعث یہ ہے کہ شاہ گولکنڈہ نے اپنے ملازم

عبد الجبار کو کرناٹک بھیج کر میر جملہ کی ڈاک چوکی کے انتظام کو ختم کر دیا ہے اور علاقے میں انتشار اور بدامنی پھیلا دی ہے ۔ اس کے بارے میں اورنگ زیب نے فوری طور پر انتظامات کر دیے ہیں ۔ نیز قطب الملک کو بھی سخت قدغن کا پیغام بھیجا ہے ۔ اورنگ زیب نے اس خط میں ایک شکایت کا اظہار بھی کیا ہے کہ میر جملہ نے اورنگ زیب اور قطب الملک کے اس عہدنامے کی نقل بادشاہ کو کیوں دکھا دی ہے جس کی رو سے اس نے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس کی وفات کے بعد گولکنڈہ کی مملکت شہزادۂ محمد سلطان کے نام منتقل کر دی جائے گی ۔ شہزادہ سلطان قطب الملک کا داماد تھا ۔

معظم خان : توفیقاتِ ازلی (ص : ۲۴۸ ب) و تائیداتِ لم یزلی ، همواره بروزگار فرخنده آثار نواب مستطاب والا جناب ، المستغنی عن الالقاب ، خانِ رفیع مکانِ عظیم الشان ، عمدۂ خوانینِ زمان ، قدوۂ وزرایٔ دوران ، سلمه الله تعالیٰ و ابقاه ، قرین باد ۔

بعد گزارشِ مراسمِ عقیدت و اخلاص ، مرفوعِ ضمیرِ منیر و مشهودِ خاطرِ خطیر ، می گرداند که درینولا ، صورتِ آنچه نوابِ مستطاب ، روزِ یکشنبه ہفتمِ شهرِ حال ، بمقتضایٔ فرطِ عقیدت و اخلاص که بجنابِ سلطنت مآب دارند ، از صدقِ ارادت و صفایٔ طویت و صفاتِ حمیده و اخلاصِ پسندیدۂ قبله و کعبۂ دو جهانی ، در خلوت ، بعرضِ مقدس رسانیده بودند ، از مطاویٔ عرضداشتِ وکیلِ دربارِ گردون مدار ، مذکورِ محفلِ عالی گردیده ، سببِ مزید خشنودی و خورسندیٔ خاطرِ عاطرِ پیر و مرشدِ حقیقی گشت و بر زبانِ مبارک گذشت که چشم داشتِ ما را از ایشان بیش ازین است و یقین می دانیم که در دولت خواهی و بهبود جویٔ ما ، دقیقهٔ فرو گذاشت ننموده ، بهتر ازانچه ما ارشاد فرمائیم ، در هر باب سعی و تلاش دریغ نخواهند داشت ۔

و نیز مومیٰ الیه ، داخلِ عریضهٔ خود ساخته بود که پادشاهزادۂ کلان بعرضِ اقدس رسانیده اند که وکلایٔ سرکارِ عالی ، از عادل خان هم چیزها گرفته اند و پیشکشِ همه ساله ، برایٔ خود قرار داده و آن رفیع

مکان ، در جواب معروض داشته اند که این مقدمه خلاف واقع است. بر ضمیر منیر مستور نماند که چون عادل خان در این مدت ، پیشکشی شایسته ، بدرگاه عالی نفرستاده ، همواره بلطایف الحیل گذرانید - دراین وقت که میر ابوالحسن بخدمت قدسی منزلت رسیده بود ، نه لک روپیه پیشکش قبول نموده ، یکی از ملازمان سرکار را ، برای سرانجام وصول آن ، باخود بیجاپور برد و ثانی الحال بهزار جر ثقیل ، از نقد و جنس ، قریب چهار لک روپیه ، عوض پیشکش ، از عادل خان تحصیل کرده ، مصحوب خویش می آورد - بعد آنکه ، بحضور موفور السرور بیاید و کیفیت آنچه همراه دارد ، ظاهر گردد ، بهمین عنوان والا برسانند - بر تقدیری که فرصت از دست نمی رفت و فرامین منع هم ، صادر نمی گشت - آنچه معاندان می گویند ، بوجهی که موجب حسرت آنها باشد ، از قوه بفعل می آمد -

دیگر از عرضداشت وکیل ، معروض انجمن قدسی گردید که خاطر شریف از استماع فتوری که بدانک چرکی ایشان راه یافته و رفتن عبدالجبار به سرحد کرناٹک ، بغایت متردد است و التماس اصدار نشان ، بقطب الملک نموده اند -

برای عطوفت اقتضای محتجب نماند (ص : ۲۴۹ ا) که الطاف و عنایات پیشگاه سلطنت دربارهٔ آن عمدهٔ خوانین دوران ، افزون تر ازان ست که در باب انتظام مهمات ایشان ، باستدعا و اظهار ، حاجت باشد - برگاه آن دستور الوزرای زمان را ، از مخلصان خاص و دولتخواهان با اخلاص خود ، تصور می فرموده باشند و فواید و عواید این ولایت نوعی که باید ، مذکور ضمیر منیر عالی است ، محض بواسطهٔ پاس خاطر ایشان ، دست رد بر ملتمسات قطب الملک زده ، اصلا در حصول تمنیات او توجه مبذول نمی دارند - در نگاه داشتن ولایت متعلقهٔ ایشان که فی الحقیقت تعلق بوکلای سرکار نامدار دارد ، تساهل و تهاون چگونه جایز خواهند داشت -

بمجرد اطلاع ، برنوبد کامیابی ایشان و حکم صدور فرامین مطاعه ، هفت قطعه نشان لازم الاذعان ، یکی بقاضی محمد هاشم و یکی بخواجه محمد عارف و پنج قطعهٔ دیگر بزمینداران و سران سپاه آنجا از جناب

سلطنت مآب ، مصحوب حاجی شفا وغیره دو نفر ملازم سرکار سمت ورود گرفته که بسرعت هرچه تمام تر ، بآنها رسانند .

و درین وقت نشان مشتمل بر قدغن تمام ، بقطب الملک ، پیش ازین چند روز نشانی از روی تاکید ، بقباد بیگ نافذ گشته ـ چنانچه نقل اکثری ازان گرامی امثله ، با این صحیفة الاخلاص مرسل شده ، ازانجا که قبله و کعبهٔ دو جهانی ، بمقتضای وفور رحمت و قدردانی ، در نظم و نسق مهام ایشان ، توجه بیش از مهمات سرکار خود ، می فرمایند .

در این ولا خبر رسیده که کشنیا ، باتفاق ملازمان سرکار ، و جمعی که قاضی محمد هاشم بسرحد فرستاده بود ، عبدالجبار را ، با همراهانش اولا بسزا نموده شکستی فاحشی داده اند و معاملات آن مملکت بر نهج مطلوب است و خللی در آنجا بوقوع نیامده ، خاطر شریف را بتردد و تفرقه آشنا نساخته ، توجهات صاحب بنده نواز مهربان را ، روز افزون شناسند و مناشیر والا را ، که تا حال مرتب شده خواهد بود ، بزودی ارسال دارند .

پوشیده نماند که چون در این ایام ، بعرض عالی رسید که ایشان نقل تعهد نامهٔ قطب الملک را ، که در باب تسلیم ولایت خود ، بوکلای سرکار شاهزادهٔ کامگار نامدار سپرده ، بنظر انور در آوردند و اعلیحضرت از ظهور مقدمه ، طیش فراوان می فرمایند و فکر و اندیشهٔ دور و دراز ، بخاطر مقدس راه یافته .

بنابران بر زبان الهام بیان گذشت که باعث اظهار این مقدمه که اعلیحضرت بران اطلاعی نداشتند و ایشان در این باب ، از ما اجازتی حاصل نکرده بودند ، معلوم شد ـ بر تقدیری که این معنی از راه دیگر ، بعرض اقدس می رسید و از ایشان استفسار می فرمودند (ص : ۲۴۹ ب) بدون آن که با ما صلاح نه بینند ، آشکارا ساختن آن گنجایش نداشت ، چه جای آنکه خود بادی شوند ـ اگرچه ما را ازین قول و عهد مطلب بجز دولتخواهی سرکار نبوده ، لیکن چون از مزاج پادشاهان پر حذر بودن لازم است و خدا داندکه ازین مقدمه چها استنباط فرموده باشند ـ اگر در این وادی تامل می رفت ، بصواب اقرب بود ـ ازانجا که برکاردانی و وفور خبرت ایشان ،

اعتماد تمام دارم و بیقین معلوم است که اظهار آن بی وجهی صحیح نخواهد بود - موجب تجویز این امر که باعث کدورت طبع اشرف شده بر نگارند تا هویدا شد که ایشان را چه برین داشته ؟ زیادہ گستاخی از قانون اخلاص و یکرنگی بیرون دانسته -

ازدیاد مراتب دولت و عزت و ترقی مراتب جاه و حشمت نواب مستطاب والا جناب را ، از درگاہ حق سبحانہ تعالیٰ مسئلت می نماید - امید کہ خیر اندیشان بی ریا را ، از گوشہ خاطر محو نفرمودہ ، بر جادۂ رسوخ اعتقاد مستقیم تصور نمایند -

——-o-——

الف ص ۴

شروع میں ابوالفتح ان تمام مسودات اور خطوط کی فہرست دیتا ہے جو اورنگ زیب کو اس کے وکیل معینہ دربار سے پہنچے ہیں - کی جاگیر کرناٹک میں ہے - ایک نئی سیاسی الجھن یہ پیدا ہو گئی میر جملہ ہے کہ قطب الملک کے علاوہ عادل خان والئی بیجاپور بھی کوشش کر رہا ہے کہ یہ علاقہ اس کے نام منتقل ہو جائے اور اس میں دربار کا ایک گروہ درپردہ اس کی بھی تائید کر رہا ہے - عادل شاہ نے اپنے وکیل اور ملازمین کے ذریعے دارا شکوہ کو بیش قرار تحائف دے کر اپنا ممد و معاون بنا لیا تھا - اورنگ زیب پر ایک الزام یہ بھی تھا کہ اس نے قطب الملک کی پیشکش میں بعض قیمتی اشیا اپنے لیے رکھ لی ہیں - اورنگ زیب نے کیفیت معاملہ کی پوری صفائی پیش کی ہے - وہ بادشاہ کی ان مستقل بدگمانیوں پر بددلی کا اظہار کرتا ہے -

معظم خان : حدایق آمال و امانی و ریاض اقبال و کامرانی نواب مستطاب مستغنی عن الالقاب خانی عالی شانی سلمہ اللہ تعالیٰ - پیوست از سحاب عنایات یزدانی سرسبز و شاداب باد ! بعد اہدای تحف تحیات زاکیات و استدعای ترقی مراتب و درجات کہ وظیفہ مخلصان است ، مرفوع ضمیر منیر می دارد کہ اگرچہ در این چندگاہ کہ از خدمت گرامی محرومی روی

داده ، در ارسال صحایف اخلاص تقاعدی رفته ـ لیکن در پاس مراسم صدق و اعتقاد ، بتقصیر از خویش راضی نبوده ، همواره حصول مطالب و مآرب ایشان را ، از درگاه حضرت واهب العطایا مستدعی است ـ امید که بزودی ابواب مرادات بر روی روزگار فرخنده آثار مفتوح گردیده ، بهجت افزای خیر اندیشان شود ـ

بر رای مهر انجلای پوشیده نماند که عنایات علیه و توجهات سنیه پیشگاه سلطنت ، نسبت به بایشان افزون تر ازان ست که خامه را محرم شرح و بیان آن توان ساخت ـ خلاصه اوقات قدسی ساعات ، در خلا و ملا ، بیاد ایشان مصروف و بحسب خواهش مخلصان دقایق رسوخ ، عقیدت و ارادت ایشان در جام جهان نمای باطن فیض مواطن صاحب مهربان قدردان پرتو انداخته ، تلطفات و تفقداتی که مخصوص دولت خواهان یک رنگ نیک اندیش تواند بود ، دربارهٔ ایشان روز بروز سمت افزایش دارد ـ رجا بکرم کارساز واثق است که بیمن نیت حق طویت قبله و کعبه دوجهانی مدظله العالی ، عواقب امور ، بمزید عزت و دوست کامی قرین گردد ـ نقل برخی از مطالب عرایض وکیل دربار (ص : ۲۵۰ ل) جهان مدار که موجب امر رفیع القدر ، قبل ازین ، بانشان خاص مرسل شده ، بیقین که تا حال بمطالعه شریفه رسیده باشد ـ

درین ولا ، حسب الحکم ، سواد نقل فرمانی که درین هنگام بقطب سیای شوکت و ابهت بصدور پیوسته ، با نقل مکتوبی که زبدهٔ خوانین زمان ، جعفرخان ، بموجب فرمودهٔ اقدس ، بعمدة الملک خان جهان نگاشته اند و نقل حقیقت گفتگوی که عادل خان را ، در باب ولایت کرناٹک ، با محمد تقی ملازم سرکار نامدار روی داده ، سواد بعض فقرات عرضداشت وکیل که تازه رسیده بود ، بخدمت سامی ارسال داشت ، تا بعد اطلاع بر کیفیت برخی از حالات عجیبه غریبه ، بر ایشان آشکار شود ـ

امارت و ایالت پناها ـ عالیجاها ! اگرچه همگی همت والا نهمت قبلهٔ حاجات عالمیان ، متوجه آن ست که ولایت کرناٹک که فواید و عواید آن آجلاً و عاجلاً پوشیده نیست ، از تصرف گماشتهای ایشان بدر رفته ،

بدستور قدیم مقرر باشد ـ اما ازانجا که عادل خان که همیشه در انتهاز چنین فرصتی می بود ، در این وقت ، برای حصول این مامول ، در سعی و تلاش کوتاهی نمی کند و عرایض و نوشتجات از طرق مختلفه ، بدرگاه آسمان جاه فرستاده و می فرستند و محتمل که تزاویر او مائور افتاده ، ثانی الحال از شامت جمعی ، نقش این کار بر وفق مدعی نشیند و نخواهند که آن ولایت ، داخل ممالک محروسه پادشاهی گردد ـ

بنابران رای خورشید ضیای پیر و مرشد حقیقی ، چنین اقتضا می فرماید که چون قطب فلک شوکت و ابهت ، در آن ولایت ، بیش از دیگران و عدم تفویض آن مملکت بمشار الیه ، محض برای مصلحت بود و برتقدیری که اکنون آن ولایت بعادل خان منتقل شود ، از جهات کثیر لطفی ندارد و درین صورت اگر مطلوب ، موافق خواهش از قوه بفعل نیامد ، همگی جد و جهد مصروف آن باید داشت که معاندان نیز ، بمراد خود فایز نگردند و حق بمرکز خویش قرار گرفته ، این منصوبه ، یک قلم از دست نرود ـ

دیگر بر زبان الهام بیان گذشت که چون اعلیحضرت چنانچه از نقل مکتوب خان مذکور پیوداست ، انوشتهٔ عمدة الملک مومی الیه متسلی نگشته ـ بعد ادراک ملازمت ، از ایشان نیز ، حقیقت پیشکش را استفسار خواهند فرمود تا بعض جنایا بظهور آید و عرض کیفیت لازم است اگر ازین مقوله مذکوری بمیان آمده ، سر این سخن وا شود و بپرسند که سوی یک کرور پانزده لک روپیه ، از جواهر و افیال ، بسرکار نامدار عالی و سرکار شاهزادهٔ جوان بخت والا تبار چه عاید شده ، ایشان بوجه لایق و آئین (ص : ۲۵۰ ب) پسندیده ، بمسامع جاه و جلال رسانید که تمامی پیشکش ، از جنس و نقد ، منحصر درین مبلغ است و آنچه از جملهٔ آن محسوب نشده ، ده زنجیر فیل و چند سراسپ و پارهٔ مرصع آلات است ، که والدهٔ قطب سپای امارت و ایالت ، روز ملازمت بپادشاهزادهٔ جهانیان شاهزاده والا گهر پیشکش نموده ، تحفگی ندارد ـ چنانچه خان جهان آن را دیده است بلک مکرراً واپس داده بودند و باز التماس خان مشار الیه درجه پذیرای یافته و این اشیا را ، نظر بکفایت سرکار پادشاهی داشته ، در مبلغ پیشکش مجری نداده اند و چیزی دیگر بهیچ صیغه و صفت آن عمدهٔ اماجد کرام ، بسرکار

ایشان نیامده ۔ اگر حکم شود آن را ، نیز بحضورِ پرنور ارسال دارند تا از نظرِ انور بگذرد و ہرچند معلوم نیست کہ بعدِ عرضِ این مقدمات نیز از سرِ باز خواست گذشتہ ، در این باب مظنہ شوند ۔ لیکن حتی المکان سعی باید نمود ، شاید رفعِ این خرخشہ حسابی شدہ ، دیگر ازین قسم گفتگوہای بوالعجب بمیان نیاید ۔

در از نفسی از حد گذشت ، زیادہ چہ تصدیع دہد ۔ موادِ دولت و اقبال در تضاعف باد ۔

——:o:——

الف ص ۵

خان جہان اور میر جملہ معظم خان کے مابین قدرے کشیدگی ہو گئی تھی ۔ آگے چل کر ایک مکتوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ معظم خان نے بادشاہ کی خدمت میں خان جہان کے بارے میں کچھ الزام لگائے تھے ۔ اس پر اورنگ زیب نے اس مکتوب میں اپنی ناخوشنودی کا اظہار کیا ہے ۔ اب چونکہ دونوں میں صلح صفائی ہوگئی ہے اور سلسلۂ خط و کتابت کا بھی دوبارہ آغاز ہو گیا ہے اس پر اورنگ زیب اطمینان کا اظہار کرتا ہے ۔ اس کے علاوہ اورنگ زیب نے میر جملہ کی جاگیر کرناٹک کی حفاظت کے ضمن میں جو احکامات صادر کیے ہیں ، ان کی تفصیل بتاتا ہے ۔

بمعظم خان : انجمنِ شریف و محفلِ منیف نوابِ مستطاب والا جناب ، المستغنی عن الالقاب ، خانِ رفیع مکانِ عظیم الشان ، عمدۂ خوانینِ زمان ، قدوۂ وزرایٔ دوران ، سلمہ اللہ تعالیٰ و ابقاء ، ہمواره مطرحِ فیوضاتِ غیبی و موردِ تائیداتِ لا ریبی باد !

پس از گذارشِ وظایفِ عقیدت و اخلاص ، مشہودِ ضمیرِ منیر می گرداند کہ نسیم توجہ و مہربانی کہ بعد از مدتی ، از مہبِ عاطفت و قدردانی و زیدہ بود ۔ یعنی وصولِ صحیفۂ سامی و نامۂ نامی ، مشامِ تمنایٔ مخلصانِ خیر اندیش را ، عطر آگین ساخت و اطلاع بر کیفیتِ التفاتِ گرامی کہ

دربارهٔ هوا خواهانِ صمیمی مبذول است ، موادِ امیدواری را ، سمتِ تزاید بخشید ـ حق جل شانه آن مستخدمِ ، اعاظم و مخدومِ اکابر را ، فراوانِ سال ، مسند آرایِ اقبال وکامرانی داشته ، باعلیٰ مدارجِ دین و دولت فایزگرداناد ـ

و بر رایِ مهر انجلای پوشیده نماند که آنچه در جوابِ ماجرایِ عمدة الملک خانِ جهان ، نگارش یافته بود بعرضِ پیر و مرشدِ حقیقی ، مد ظله العالی رسیده ، موجبِ خورسندیِ خاطرِ مبارک گردید و بر زبانِ الهام بیان گذشت که بر تقدیری که ازان رکن السلطنة ، بحکم بشریت ، در مراعاتِ بعضی مراسمِ متعارفه تهاونی رفته باشد ، چون در این وقت حق تعالیٰ بمحضِ فضلِ خویش ایشان را کامیابِ مراد ساخته ، انتقام و تلافیِ آن لایق نیست و توجهِ عالی ، باستحکامِ اساسِ ارتباط مبذول است ـ مقتضای طهارتِ طینت و (ص : ۲۵۱ [ا]) بزرگ منشی را ، کارفرموده از گذشته اغماض باید نمود و همگی سعی مصروفِ آن باید داشت که آثارِ محبت و اخلاص ، از جانبین بظهور انجامیده ، سببِ مزیدِ وداد اتحاد گردد ـ وکیل خان مذکور را ، نوعی مستمال باید ساخت که در انجاحِ مطالب با ایشان ملتجی بوده ، اندیشهٔ توسل بغیری نکند و بدین جهت ابوابِ مکاتبات از طرفین مفتوح شود ـ

دیگر امرِ والا بصدور پیوسته که اگرچه در نظمِ مهماتِ ولایتِ کرناٹک حتی المقدور کوتاهی نرفته و نمی رود و آنچه نهایتِ سعی و توجه است ، در این باب مبذول شده و می شود ، لیکن چون در این ولا ، باغوایِ این دو کوته اندیش ، رایل و زمینداران آن مرزبوم بشورش آمده ، غبارِ فساد بر انگیخته اند و راهها مسدود شده ، اخبارِ آنجا نمی رسد و آشوبِ طرفه درآن حدود روی داده ـ

چنانچه این معنی مجملاً از نقلِ مکتوبِ حاجی سلیمان ، قلعدارِ کندی کوٹه که بابراهیم بیگ بزودی نوشته بود و بمطالعهٔ شریف خواهد درآمد ، هویداست ـ بر فوتِ این قسم منصوبه افسوس نباید خورد و مقصود از نوشتنِ نشانی که قبلِ ازین ، با عرض داشتِ پادشاهی مرسل شده آنست که اگر صلاح داند ، در حینی که مطالبِ عرضداشت ، مذکورِ بزم حضورِ پرنور

گردد و سلسلۂ سخن باین جا برسد ، آن قدسی صحیفہ را ، بنظرِ انور در آوردہ ، بدان تقریب در وادیٔ سرانجامِ این مہم ، گفتگو توانند نمود ۔

بنابران رایٔ مملکت آرای ، چنین اقتضا فرمودہ کہ فوجی از بندہای پادشاہی را ، بر سرحد بفرستیم تا عبدالجبار وغیرہ ، فرستادہای قطب الملک کام ناکام ، از آن طرف برگردند و یکی از معتمدانِ کاردان را با جمعیتِ لایق تعین نمائیم کہ خود را بقاضی محمد ہاشم رسانیدہ ، بتدارکِ فتوری کہ بمہماتِ آنجا راہ یافتہ ، بپردازد و چون در تمشیتِ این مہم ، تحصیل اذن و حکم درکار است ، این معنی را ، صریح تر بجنابِ خلافت معروض خواہیم داشت ۔ ایشان قابو را ، از دست ندادہ در این باب بمقتضایٔ خبرت و کاردانی جہد نمایند کہ تدبیرِ این کارِ عمدہ منحصر در این است و اصلاحِ آنرا بتہدیدِ وعید قولی وا گذاشتن ، از مآل اندیشی بغایت دور ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بیمنِ توجہاتِ خاصِ قبلہ و کعبۂ مرادات عالمیان ، آنچہ مطلوب است باحسن وجہی ، از قوہ بفعلِ آمدہ ، مسرت افزایٔ دولتخواہان خواہد شد ۔ پاسِ وقت را از لوازم شمردہ ، دقیقہ از دقایقِ حسنِ تدبیر ، مہمل و نامرعی نباید گذاشت و این مطلوبِ عمدہ را ، سہل و سرسری نباید انگاشت ۔ زیادہ چہ گستاخی ۔

—— :o: ——

الف ص ٦

قطب الملک نے اپنا خاص معتمد ملا احمد میانہ کو بھیج کر کرناٹک کے مسئلے میں اپنے لیے راستہ ہموار کرنے کی کوشش کی ہے ۔ وہ اس کے لیے دارا شکوہ کا تعاون حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ اورنگ زیب کی رائے ہے کہ چونکہ میر جملہ کے بھی ملا احمد سے اچھے تعلقات ہیں ، اس لیے اسے ملا احمد کو سمجھانا چاہیے کہ وہ دارا شکوہ کی امتالت کی بجائے صحیح روش اختیار کرے ۔

اورنگ زیب نے بد دلی کی وجہ سے دکن میں دربارِ خاص و عام کا منعقد کرنا ترک کر دیا تھا ۔ لیکن چونکہ اب میر جملہ کی کوششوں سے بادشاہ کی بدگمانیاں کم ہو رہی ہیں ، اس لیے لکھتا

ہے کہ اب اس نے دوبارہ دربار کے فرائض انجام دینے شروع کر دیے ہیں ۔

بخان عظیم الشان معظم خان : ریاض ابہت و اقبال و حدایق حشمت و اجلال نواب مستطاب رفیع جناب ، عمدۂ خوانین زمان (ص : ۲۵۱ ب) قدوۂ وزرای دوران ، مستخدم الاکابر والاعاظم ، المستغنی عن الالقاب ، ہمواره چشمه سار الطاف و عنایات ایزدی ، سرسبز و شاداب باد !

بعد گذارش مراسم اخلاص که شیوۂ خیر اندیشان صمیمی است ، مرفوع ضمیر منیر عطوفت تاثیر می گرداند که اگرچه حقیقت ربط و باز گشت ملا احمد میانه[1] که بجاہای دیگر دارد ، بعرض مبارک قبله و کعبهٔ راستان رسیده ، این معنی چنانچه باید ، مذکور محفل عالی نگردیده ۔ لیکن چون درین ہنگام ، سمت وضوح گرفت که مومیٰ الیه ، بیش تر از سابق ، در وادیٔ اغوایٔ ولی نعمت خود ، که از غایت سفاہت ، آب از شراب باز نمی داند ، سعی مبذول داشته ، نمی گذارد که او بظہار عقیدت و اخلاص این جانب تواند پرداخت و ترک توسل بغیر نموده ، نوعی که شاید ، ببارگاه سلطنت رجوع تواند کرد و تاپایٔ استقلال مشار[2] الیه درمیان است ممکن نیست که او از دایرۂ کج روی بیرون آمده ، براه راست قدم تواند گذاشت و آن دستور العمل دانش و فرہنگ در زمان حصول شرف حضور پرنور بتقریبی مذکور نموده بودند که چون ملایٔ مزبور با ایشان ، نہایت اختصاص و النیام دارد ، آن نقاوۂ خاندان مجد و اعتلا ، او را بصوب سعادت رہنمون گردیده ، در سلک مخلصان دولت خواه ، عز انتظام خواہند بخشید و تا حال اثری ازانچه قرار یافته بظہور نیامده ، خلاف مشاہد و معاین می شود ۔

بنابران امر رفیع القدر زینت صدور گرفت که اگر ایشان را بر محبت و اخلاص مومیٰ الیه اعتمادی نیست و بحسن تدبیرات توانند او را از رجوع بدیگر جوانب ، باز آورد ، بحیثیتی[3] که علامات دولت خواہی و

---

۱ - ملاہه ۔

۲ - بخشی ۔

خیر اندیشیٔ او ہویدا گردد ، فبہا و الا از آنجا کہ دفعِ فسادِ او لازم شدہ و بیش ازین اغماض و تغافل گنجایش ندارد ، نوعی کہ صلاح باشد ، اشارہ نمایند ، تا فکرِ کار او ، بر اصل کردہ آید ۔

یقین کہ در این باب ہرچہ رایٔ صواب نمایٔ اقتضا فرماید نگاشتہ خامۂ التفات خواہد شد ۔ زیادہ افزونیٔ عمر و دولت و تزایدِ مراتبِ عظمت و رفعتِ نواب خدایگانی مطلوب است ، مرادات صوری و معنوی محصل و میسر باد ۔

بر رایٔ مہر انجلای پوشیدہ نماند کہ در این ولا ، از عرضداشتِ اسمی روح اللہ ، مذکورِ محفلِ عالی گردید کہ ظاہرا آن خدایگانِ مخلصان ، از استماعِ بر نیامدنِ قبلۂ دین و دنیا ، بدیوانِ خاص و عام و غسل خانہ و اظہارِ ملالی کہ می نمایند ، مکدر شدہ ، این معنی را در عالمِ صدق و اعتقاد پسند نفرمودہ ، بر زبانِ الہام بیان گذشت کہ اگرچہ (ص : ۲۵۲ ا) موجباتِ بی دماغی و ملالِ خاطر کہ متواتر بظہور رسیدہ و می رسد ، بر ایشان پوشیدہ نیست و بمقتضاءِ بشریت اگر آثارِ آن ظاہر شود ، گنجایش دارد ، لیکن ازانجا کہ امورِ عظیمہ ، وجہِ ہمتِ علیاست ، اصلا از رہگذرِ این مقدمات ، باطنِ قدسی مواطن ، نگران نیست ۔

سببِ بر نیامدن و بار ندادن اولاً ایام روزہ و ثانیاً عدمِ اتمامِ عمارتِ خاص و عام بود ۔ اکنون کہ آن عمارت مرتب شدہ و رمضان بمبارکی مقتضی گشتہ ، فتوری در رعایتِ این مراتب ، واقع نمی شود و اوقات ببشاشت و شگفتگی می گذرد و خاطرِ عاطرِ گرامی ، ازین جہت مطمئن دارند ۔ حق تعالیٰ ایشان را ، موافقِ خواہشِ ہواخواہان ، بمطالبِ علیہ و مدارجِ سنیہ فایز گناد کہ از دوست کامیٔ آن عمدۂ خوانینِ رفیع مقدار ، جمیع کارہا بوجہِ احسن صورت خواہد یافت ۔ ظنکم ممدود باد !

——:o:——

الف ص ۷

اورنگ زیب کرناٹک کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے جو نئے اقدامات کر رہا ہے ، اس کی تفصیل دیتا ہے ۔ سیوا جی کا والد

ساہو جی بھی اس زمانے میں کرناٹک میں تھا اور وہ کرناٹک کے اس حصے کے انتظام پر مامور تھا جو بیجا پور کے قبضے میں تھا ۔ اورنگ زیب نے اس کے نام بھی ایک حکم نامہ بھیجا ہے ۔ وہ میر جملہ کو اطمینان دلاتا ہے کہ وہاں کے حالات تھوڑے دنوں میں رو بہ اصلاح ہو جائیں گے ۔ اس خط میں مرشد قلی خان دیوان صوبہ اور ملتفت خان قلعہ دار احمد نگر کے بارے میں بھی سفارش کرتا ہے کہ ان لوگوں کی جو درخواستیں دربار میں ارسال کی گئی ہیں ، بادشاہ سے ان کی منظوری میں امداد کی جائے ۔

بخان عظیم الشان معظم خان : ایزد متعال ، نہال آمانی و آمال نواب مستطاب رفیع جناب معالی القاب ، خان والا شان بلند مکان ، مسند آرای دولت و اقبال ، انجمن افروز عظمت و اجلال ، مخدوم و امیدگاہ خیر اندیشان صمیمی ، سلمہ اللہ تعالیٰ را ، از چشمہ سار مکرمت و افضال خویش سرسبز و شاداب دارد !

بعد ادای مراسم اخلاص ، مشہود خاطر خطیر و مرفوع ضمیر منیر می گرداند کہ عنایات و توجہات پیشگاہ سلطنت کہ دربارۂ انتظام مہام ولایت کرناٹک مبذول شدہ و می شود ، بیش از آن ست کہ شطری ازان ، بدستیاری بنان و پایمردی قلم ، باز توان نمود ۔ دنیاداران اطراف ہرچند عرایض فرستادہ بوسیلہ تعہدات و تقبلات ، در این باب اظہار نمودند ، اثری مرتب نگشت و درین چند گاہ چندین گاہ ، نشان خجستہ عنوان ، مشتمل بر قدغن و تاکید بآنہا صادر شدہ کہ این آرزو را ، از خاطر بدرکردہ پیرامن چنین اندیشہ ہی دور ازکار نگردند کہ نتیجہ آن بجز خسران و وبال نخواہد بود و ڈاک چوکی سرکار ایشان ، بدستور سابق مقرر گردیدہ و اسماعیل بیگ ، ملازم سرکار نامدار ، با صد نفر سوار تعین شد کہ عبدالجبار نکوہیدہ اطوار را ، کام و ناکام بحیدر آباد بیاورد و حاجی شفا ، کہ نشان ، بنام قاضی محمد ہاشم و نشانہای زمینداران کرناٹک ، مصحوب او بود ، تا حال بآن حدود رسیدہ باشد و چند قطعہ نشان عالیشان کہ حسب الالتماس ساہو جی ، بصدور پیوستہ ، پیش ازین بچند روز روانہ شد ۔

مکتوبی کہ خواجہ عارف ، در جواب نوشتہ فقیر ، فرستادہ بود و

اطلاع بر مضامین آن ، موجب اطمینان خاطرها گشت ، با نقل مکتوب قاضی موسیٰ الیه که ابراهیم بیگ یزدی (ص : ۲۵۲ ب) ارسال داشته ، با این نیاز نامه ، بمطالعهٔ شریف خواهد رسید ـ کاش یک دیگر با اخلاص کشنیای حلال نمک ، از دولت خواهان ایشان می بود ـ اضطرار و اضطراب قاضی از نوشتهٔ ایشان پیداست ـ بهمه حال ، کارهای آنجا ، درین زودی نسقی شایسته خواهد یافت و آنچه غایت سعی و جهد است ، در این وادی مصروف شده و خواهد شد ـ خاطر عاطر ازین ممر جمع فرمایند که تا این مطالب موافق خواهش صورت نیابد ، مخلصان بی ریا را ، آرام حرام است ـ

بر رای مهر انجلای پوشیده نماند که چون درین ولا ، بسمع مبارک رسید که ایشان بتقریبی ، احوال عمدة الملک خان جهان را ، بعنوانی که نباید در محفل معلیٰ مذکور ساخته اند ـ بنابران بر زبان الهام بیان گذشت که درگاه ، اخلاص و عقیدت خان مشار الیه که در خدمت عالی دارند ، بران قوهٔ دودمان اصطفا ظاهر شده باشد ، بد ایشان را ، بر زبان آوردن گنجایش ندارد ـ ازانجا که نسبت بندگی خان موسیٰ الیه ، در این خاندان از عالم دیگر است ، محتمل که اعلیٰ حضرت را نیز این معنی خوش نیاید و قطع نظر از جمیع مراتب ، اگر ایشان را از صوبهٔ مالوه که همسایهٔ دکن است ، تغیر کنند و بجای ایشان بیگانه بیاید ، بما چه نفع خواهد داشت ـ بر تقدیری که از خان مذکور امری که موجب کدورت تواند بود ، بظهور می رسید ، اظهار شکایت لایق نه بود ، چه جای آنکه در حضور و غیبت بخیر نیکی از ایشان سر نزده باشد ـ

و نیز بموجب امر والا مصدع می گردد که چون از بندهای تعین این صوبه ، مرشد قلی خان ، مردی کارآمدنی دولت خواه دل سوز است و خدمات مرجوعه ، بوجه شایسته ، ازو بتقدیم می رسد ـ آن دستور الوزراء دوران ، از احوال او خبردار بوده ، النفات تمام دلی را ازو دریغ نفرمایند و ملتفت خان ولد اعظم خان مرحوم که دیوان پایان کمهات دکن بود ، اکنون بحراست احمد نگر قیام می نماید و خانه زاد درگاه سلاطین پناه است ، از مخلصان صادق الاعتقاد جناب عالی ، تصور فرموده ، در انجاح

مهاتی که او را در درگاهِ معلیٰ روی دهد و دران باب وکیلِ او بگراسی خدمتِ التماس کند ، توجه شریف مبذول باشد ـ

اخلاص نامهٔ که خانِ مومیٰ الیه ، بخدمتِ سامی نگاشته ، از نظرِ خجسته اثر خواهد گذشت ـ اگر از رویِ مهربانی ، مشار الیه را بجوابِ آن خوش وقت سازند ، از قاعدهٔ بزرگ منشی بیرون نخواهد بود ـ بر خاطرِ عطوفت مآثر مستور نماند که این مخلص که از آغاز تا انجام ، خود را وقفِ خدمتِ ایشان ساخته باعتقادِ خویش ، دقیقهٔ از دقایقِ خیر اندیشی ، (ص : ۲۵۳ ل) فرو نگذاشته ، امیدِ آن داشت که همواره بورودِ عنایت نامجات ، بهجت اندوز خواهد بود ـ

چون درین مدت ، باوجود ارسالِ چندین نیاز نامه ، بیش از یک بار ، باین التفات امتیاز نیافت ، بی تابانه جرأت می نماید که در این وقت که شاهدِ آرزویِ مخلصانِ بی ریا ، بوجهِ احسن از پردهٔ غیب ، رخ نما گردیده ، هنگامِ تلافی و تدارکِ خدمات رسیده ، بجوابِ صحایفِ عقیدت ، یاد آوری نفرمودن و دعا گویانِ قدیم را ، که توقعاتِ گوناگون ، از اشفاقِ ایشان دارند ، بالمرة از حاشیهٔ خاطرِ دریا مقاطرِ محو نمودن ، از قدردانی دور است ـ برگاه این مراتب ، که هیچ مطلب بدان باز نه بسته است ، از قوه بفعل نیامد ، دیگر امیدواریها چه سان صورتِ حصول خواهد گرفت ؟ ظاهرا این قضیه که ـ مصرع :

از دل برود آنچه از دیده برفت

دروغ نبوده ، امید که اخلاص مندانِ بی اشتباه را ، هرچند از بی مقداری و نامرادی ، شایستهٔ یاد آور نباشد ، بیک بار فراموش نسازند ـ

دراز نفسی از حد گذشت ـ عفوِ آن را از مکارمِ اخلاص مرتجی است ـ سایهٔ عواطفِ نیکان از سرِ مخلصان کم نشود ـ

—:o:—

الف ص ۸

کرناٹک کے انتظامی حالات دگرگوں ہو گئے ہیں ۔ اورنگ زیب اور خود میر جملہ کی یہی رائے ہے کہ والیانِ دکن کے خلاف فوج کشی کی جائے ۔ لیکن دکن کے مغلیہ توپخانے میں ایک بھی توپ ایسی نہیں جو گولکنڈہ جیسے مضبوط حصار کی فصیل کو توڑ سکے ۔ اس لیے اورنگ زیب کا خیال ہے کہ میر جملہ کے توپ خانے کو بھی مہم میں استعمال کیا جائے۔

بخانِ عظیم الشان معظم خان : ریاضِ اقبال و کامرانی و حدایقِ آمال و امانی ، نوابِ مستطابِ رفیع جناب ، خانِ عالی شان سعادت نشان ، عمدۂ خوانینِ زمان ، قدوۂ وزرایٔ دوران ، المستغنی عن الالقاب ، ہمواره از چشمه سارِ الطافِ ایزدِ منان ، سرسبز و شادمان باد !

بعد آدابِ مراسمِ عقیدت و اخلاص ، مشہودِ ضمیرِ منیر می گرداند کہ چون درین ولا ، حاجی شفا ، ملازمِ سرکارِ نامدار ، کہ بصوبِ کرناٹک رفته بود ، بصد دشواری . از آن طرف مراجعت نموده ، بیست و دویمِ شہر حال ، با عرضداشتِ قاضی و عرایضِ دیگر سرانِ سپاہِ آنجا ، بسعادتِ ملازمتِ والا رسید و آنچه از اختلالِ مہماتِ آن ولایت ، برایٔ العین مشاہدۂ او شده بود ، بوضوح انجامید ۔

بنابران امرِ رفیع القدر شرفِ صدور یافت کہ این خیر اندیشِ بی ریا ، مکتوبِ خواجه عارف را ، کہ بر تفاصیلِ احوالِ آن حدود محتوی است ، بگرامی خدمت ارسال داشته بر گذارد کہ بعدِ اطلاع بر کیفیتِ سوانحِ آن مرزبوم ، اگر مناسب دانند ، برخی از مطالبِ آن نوشته را ، بعرضِ مقدسِ معلیٰ برسانند و ازانجا کہ کارِ آن مملکت از کار گذشته و فرصتِ تدارک و تلافی بیشتر از دست رفته ، درین باب لوعی کہ رایٔ صواب اندیش ، اقتضا نماید ، بعمل آورند ۔ بر تقدیری کہ دفعِ خلل و فسادِ آن ناحیه مطمحِ نظر بوده باشد ، اصلاحِ آن را ، در عزیمتِ خویش منحصر دانسته ، بسرعتِ برچه (ص : ۲۵۳ ب) تمامتر ، بدین صوب بشتابند تا بقدرِ مقدور ، تمشیتِ

این مهم ، سعی نموده آید و الا ثانی الحال کوشش و تلاش ، سودمند نخواهد بود -

پیداست که آن مستخدم الاکابر که از خرد معامله دان و عقل دوراندیش ، بهرهٔ وافی اختصاص یافته اند ، در تدبیر این کار ، مراسم اجتهاد ، مرعی داشته ، بزودی فکر انتظام جهان این ولایت خواهند نمود - از پیش رفت این مطلب عمده غافل نگشته ، بارای ابنای روزگار که همت آنها مقصور[1] بر بهبود کار خود است ، توقف و امهال را مجال نخواهند داد - مصرع :

یک نکته ازین معنی گفتیم همین باشد

و نیز امر والا صادر گشت که چون توپهای قلعهٔ دولت آباد و سائر قلاع دکن ، ازان قبیل نیست که در هدم بنیان گلکنده و مانند آن حصنی دیگر بکار آید و مع هذا نقل آن بناندیر صعوبتی تمام دارد و از بعض عرایض اسمی روح الله چنین لایح گردید که در صورت تصمیم عزم این مهم ، نهضت موکب جهان کشا ، بسمت کابل موقوف خواهد شد - اگر امضای این قصد وقوعی است ، بعرض مقدس برسانند که توپ خانهٔ سرکار ایشان که هنوز از نانديز نگذشته و باب این کار است ، درین یساق همراه باشد -

دیگر بر زبان الهام بیان پیر و مرشد حقیقی گذشت که اگرچه بر محبت و دوستی اهل این زمانه اعتمادی نیست لیکن ازانجا که عمدة الملک رکن السلطنة العظمی ، شاه نواز خان و سیادت و نجابت مرتبت میرزا محمد مهدی ، خویش ایشان را بدرگاه طلب نموده اند و حقیقت روابط خان مشارالیه که در خدمت عالی دارند ، برآن دستور الوزرا پوشیده نخواهد بود ، اگر رفاقت ایشان را ، در این وادی سعی نمایند گنجایش دارد -

بر خاطر عاطر پوشیده نماند که چون شجاعت و شهامت منزلت ،

---

۱ - مقصود -

سیف الدین ولد تربیت خان مرحوم ، که در حضور اقدس بخدمت داروغگی توپخانه سرافرازی یافته ، از خانه زادگان راسخ الاعتقاد درگاه والاست ، مرضیٔ طبع مبارک چنان است که آن مخدوم عقیدت کیشان ، توجه از حال موصی الیه دریغ نداشته ، در پیش آمد کار او ، خود را معاف نفرمایند و بیشتر از پیشتر ، او را مستمال ساخته ، سرگرم بدارند - یقین که آثار فرمودهٔ عالی ، بوجهی شایسته ، سمت ظهور خواهد گرفت -

زیاده دراز نفسی ، از ادب دور دانسته بدعا ختم نمود - مراتب دولت و حشمت ، روز بروز بترقی و تضاعف باد !

—:o:—

الف ص ۹

اورنگ زیب شاہ بیگ خان کو پانچ ہزار سواروں کے ساتھ کرناٹک روانہ کر رہا ہے - صوبۂ دکن کی مالیاتی حالت ہمیشہ سے کمزور تھی اور یہاں کا خزانہ اس مہم کے بار کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا - اس کی رائے ہے کہ کرناٹک کے علاقے سے جو دو لاکھ ہون تحصیل کیے گئے ہیں ، ان کو اس مہم کے لیے کام میں لایا جائے - یہ بھی فیصلہ ہو چکا ہے کہ بیجا پور کی مہم کے لیے بادشاہ میر جملہ کو آگرے سے بھیجے گا -

بمعظم خان : حدایق آمانی و آمال و ریاض شوکت و اقبال ، نواب مستطاب رفیع جناب ، عمدهٔ خوانین زمان ، قدوهٔ امرای دوران (ص : ۲۵۴ ل) ، خان بلند مکان ، سعادت نشان ، المستغنی عن الالقاب ، لازال مراتب دولته متضاعفة و مدارج حشمته متصاعدة ، همواره از چشمه سار مکرمت و افضال ایزد متعال ، سرسبز و شاداب باد !

بعد گزارش مراسم اخلاص ، مرفوع رای قمر ضیای عطوفت اقتضای می گرداند که آنچه قبل ازین بدفعات ، حسب الامر والا قدر ،

---

۱ - دولت -

بسامی خدمت ، مرقوم خامهٔ عقیدت شده ، یقین که تا حال بگرامی مطالعه رسیده باشد - درینولا ، بموجب فرمودهٔ عالی ، متصدع می شود که اگرچه متفرق ساختن جمعیت این صوبه ، درین وقت که عادل خان فرو رفته و برای تسخیر بیجا پور قابوی چنین بدست آمده ، گنجایش نداشت ، لیکن چون حراست و نگاهبانی ولایت متعلقهٔ ایشان ناگزیر است و بر تقدیر تصمیم عزم مهم بیجا پور ازین مردم که کیفیت و کمیت آنها هویداست ، معلوم که چه خواهد کشود و تدبیر سرانجام آن نوعی که باید از حضور اقدس خواهد شد -

بنابران شاه بیگ خان را ، با پنجهزار سوار قلمی بدان صوب تعین نموده ، این معنی را بدرگاه جهان پناه معروض داشتیم و حسب الصلاح آن دستور الوزرا ، مقرر گردید که خان مذکور ، مقید فراهم آمدن تمامی جمعیت نموده ، بسرعت هرچه تمام تر بشتابد و همراهان او نیز جوق جوق از پی هم بدان طرف روان شوند - سزا ولان تعین گشتند که آنها را ، از جا بجا بر آورده ، بناندیر برسانند و نشانها ، مشتمل بر این خبر استظهار افزا بقاضی و کشنیان و عموم زمینداران و سران سپاه آن مملکت ، بصدور پیوست و اهتمام در این وادی باقصی الغایت مبذول شده و می شود - خاطر شریف ازین رهگذر جمع فرمایند که انشاء الله تعالی ، دقیقهٔ از دقایق جد و جهد ، نامرعی نگشته و نخواهد گشت -

دیگر امر شد که چون از جملهٔ خزانهٔ دکن ، بیست لک روپیه بموجب حکم جهان مطاع ، تعلق بذخیرهٔ قلعهٔ دولت آباد و قلعهٔ آسیر دارد ، تصرف در آن ، مرضی طبع اقدس نیست و قریب سی لک روپیه که سوای آن ، در خزانهٔ عامره موجود است ، بخرج یک سالهٔ این صوبه وفا نمی کند و استمالهٔ جمعی که از بیجا پور ، در آن طرف جدا شده ، بارادهٔ بندگی این درگاه رجوع می نمایند لازم ، و این قسم کارهای عمده ، بی زر صورت نمی تواند یافت و تالیف قلوب ، بی طمع امکان ندارد -

اگر آن مستخدم الاکابر که حقیقت این مراتب را بهتر و بیشتر از

---

۱ اخبرا -

همگنان می دانند ، این مقدمه ، بعرض مقدس معلیٰ رسانیده ، فکر این امر ضروری را ، بر اصل کنند و عجالة الوقت ، مبلغ دو لک پون که حاجی احمد سعید تحصیل نموده ، برای صرف سرانجام بعض لوازم ، بخزانهٔ دولت آباد فرود آید ، (ص : ۲۵۴ ب) مناسب می نماید ۔

و از انجا که برای تمشیت این مهم شاید که بعد ازین نوع ، قابو یافته نشود تا ایشان ، خاطر از تهیاء مصالح بواقعی نساخته ، با عساکر فیروزی مآثر ، متوجه آن حدود نخواهند گردید ۔ پیش رفتن موکب اقبال قرین از احمد نگر ، مصلحت نیست ۔ اگر این اراده از قوه بفعل خواهد آمد ، این همه توقف و اهمال گنجایش ندارد و بزودی تشریف بیاورند که بعنایت الهی ، جمیع مهمات باتفاق ایشان نسقی شایسته بیابد و الا بعد از فوت وقت ، فرصت تدارک دشوار خواهد بود و تاسف سودی نخواهد بخشید ۔ زیاده چه تصدیعه دهد ۔

—:o:—

الف ص ۱۰

اس خط میں ایک مرتبہ پھر پیشکش کا قضیہ دہرایا گیا ہے ۔ رایل راجہ کرناٹک نے کچھ تحائف میر جملہ کو بھیجے تھے ، جو اس نے والیٔ بیجا پور کو پیش کر دیے تھے ۔ ان میں سے بعض کم مایہ جواہرات کو اس نے اپنی نقد پیش کش کے ساتھ شاہجہان کی خدمت میں بھیج دیا تھا ۔ اس پر اورنگ زیب مزید تبصرہ کرتا ہے ۔

اورنگ زیب نے شاہ بیگ خان کے ماتحت کرناٹک کو فوج بھیج دی ہے اور اس کے ساتھ سزاول بھی ہیں جو لشکر کو سرعت رفتار سے چلنے پر مجبور کرتے رہیں گے ۔

بمعظم خان : بعد گذارش مراسم عقیدت و اخلاص ، مشهود ضمیر منیر می گرداند که در این ولا ، پیر و مرشد حقیقی ، قبله و کعبهٔ دوجهانی مدظله العالی امر فرمودند که این بی مقدار ، بموجب اشارت علیه بگرامی خدمت برنگارد که چون قبل ازین ، آن عمدة الخوانین ، بعرض مقدس معلیٰ

رسانیده بودند که بعض جواهر و مرصع آلات را که رایل برای ایشان فرستاده بود ، نزد عادل خان مرحوم ارسال داشته اند -

بنابران پادشاهزادهٔ کلان خصصه الله تعالیٰ بمزید الهوان و الخذلان، حسب الحکم جهان مطاع گیتی مطیع، نشانی محبوب چیلهای خود نوشته ، طلب اشیا نموده بودند و ازانجاکه خان متوفی پیش از اطلاع، بر حکم لازم الاتباع، از جملهٔ آن چیزها ، دو اربسی که یکی مشتمل بود بر چهار عین الهرا و چند یاقوت ریزه و دیگری مرصع از یک الماس و چهار زمرد کان مصر و یک تسبیح مروارید صدف نمای بی آب و یک انگشتری الماس زبون ، داخل نه لک روپیه پیشکش سرکار عالی نموده ، محبوب میر ابوالحسن فرستاده بوده و بعد وصول پرلیغ معلیٰ ، بمیر مذکور نوشته که چون اشیای مسطوره را ، بدرگاه طلب فرموده اند ، اگر امر شود ، صریح معروض دارد که این چند چیز را بقدمی خدمت فرستاده و الا جنس مذکور باو باز پس داده شود که بدرگاه ارسال دارد -

لهذا آن اشیا را ، که بکار نمی آید ، بمیر موسیٰ الیه سپرده بودیم که بفرستد و عوض آن ، زر نقد بسرکار واصل سازد - چنانچه میر مشار الیه آن چیز را ، محبوب پسر خود ، بیجاپور فرستاده بود - چون قبل از رسیدن او ، عادل خان ، بمقر معین خود رسیده بود ، آن اشیا را بجانشین او سپرد و اکنون جانشین مجهول آن ، چند چیز را با اشیای دیگر بچیلها حواله کرده که بحضور اقدس بیرند -

ازانجا که آن اجناس را ، البته بعینه بفرستاده اند و الا ، جانشین چگونه باین زودی دل ازان بر می کند و آنچه فرستاده اند (ص : ۲۵۵ [1]) و پارهٔ ازان بنظر انور درآمده ، قابل تعریف نیست و آن دستور الوزرا مرصع آلات فرستادهٔ رایل را ، در حضور مقدس تعریف بسیار نموده اند و احتمال قویست که آنحضرت ظل الهی ، آن چیزها را بجنس نزد ایشان بفرستند یا حقیقت را بایشان بنویسند و یقین که آن عمدهٔ امرای دوران نیز ، کیفیت آن را از قرار واقع بدرگاه معلیٰ معروض خواهند داشت -

---

۱- عین الهرا

و خاطرِ عاطر ، بظهور چگونگیٔ این ماجرا متعلق است ۔ اگر آن رفیع مکان ، بعد ازانکه این اشیا بدرگاه رسید ، ایشان را بران اطلاع حاصل شود ۔ این سرگذشت را بتفصیل بعرضِ عالی برسانند ، گنجایش دارد ۔

بر رایٔ مملکت آرای پوشیده نماند که امارت پناه شاه بیگ خان ، بیست و دویم شهرِ صفر ، از پرگنه بیڑ متعلقهٔ تیولِ خود ، روانهٔ کرناٹک شده و سزاولِ سرکارِ نامدار با او همراه است و کوچ درکوچ اورا می برد و دیگر تعیناتیانِ آنجا نیز ، بموجبِ قدغن و تاکیدکه بآنها شده ، سربدنبالِ او گذاشته ، بسرعت و شتاب می روند ۔ خاطرِ عاطر ازین رهگذر جمع فرمایند که پرداختِ مهماتِ آن ولایت و تدبیرِ دفع فسادی که دران مرزوبوم بهم رسیده ، بواقعی شده ۔ انشاء الله تعالیٰ آثارِ آن عنقریب مسرت اقترانِ مستخدم الاکابر خواهد گشت ۔ زیاده جرأت ترکِ آدابست ۔

—— :o: ——

الف ص ۱۱

میر جملہ آگرے سے دکن کی مہم پر روانہ ہو چکا ہے ۔ اورنگ زیب اس کے پہنچنے کے لیے کوئی تاریخِ مسعود معین نہیں کرنا چاہتا ہے ۔ میر جملہ آگرے سے ۲۳ صفر ۱۰۶۷ ھ کو روانہ ہوا تھا۔ وہ ابھی تک دکن نہیں پہنچا ۔

معظم خان : بعد گذارشِ مراسمِ عقیدت و اخلاص ، مرفوعِ ضمیرِ منیر و مشهودِ خاطرِ خطیر می گرداند که مژدهٔ قدومِ میمنت لزوم و نویدِ قربِ حصولِ ملازمتِ آن مخدوم که منتهای متمنیاتِ مخلصان پهان تواند بود ۔ ابوابِ مسرت و شادمانی بروی روزگارِ این ذرهٔ حقیر کشوده نسایمِ ابن بشارت ، مشامِ آرزومندانِ دریافتِ خدمتِ حضورِ موفور السرور را ، عطر آگین ساخته ۔

المنة لله تعالیٰ تقدس که نهالِ آمالِ خیر اندیشانِ صافی طویت ، بگلهایٔ مراد ، بارورگردید و حدیقهٔ آمانیٔ اخلاص کیشانِ وافی عقیدت ، طراوت از سر گرفت و آنچه از درگاهِ ایزدِ منان مسئول بود ، صورتِ حصول

رسانیده بودند که بعض جواهر و مرصع آلات را که رایل برای ایشان فرستاده بود ، نزد عادل خان مرحوم ارسال داشته اند -

بنابران پادشاهزادهٔ کلان خصصه الله تعالیٰ بمزید الهوان و الخذلان، حسب الحکم جهان مطاع گیتی مطیع، نشانی مصحوب چیلهای خود نوشته ، طلب اشیا نموده بودند و ازانجاکه خان متوفی پیش از اطلاع، بر حکم لازم الاتباع، از جملهٔ آن چیزها ، دو اربسی که یکی مشتمل بود بر چهار عین البهرا و چند یاقوت ریزه و دیگری مرصع از یک الماس و چهار زمرد کان مصر و یک تسبیح مروارید صدف نمای بی آب و یک انگشتری الماس زبون ، داخل نه لک روپیه پیشکش سرکار عالی نموده ، مصحوب میر ابوالحسن فرستاده بوده و بعد وصول یرلیغ معلیٰ ، بمیر مذکور نوشته که چون اشیای مسطوره را ، بدرگاه طلب فرموده اند ، اگر امر شود ، صریح معروض دارد که این چند چیز را بقدمی خدمت فرستاده و الا جنس مذکور باو باز پس داده شود که بدرگاه ارسال دارد -

لهذا آن اشیا را ، که بکار نمی آید ، بمیر موصیٰ الیه سپرده بودیم که بفرستد و عوض آن ، زر نقد بسرکار واصل سازد - چنانچه میر مشار الیه آن چیز را ، مصحوب پسر خود ، بپیجا پور فرستاده بود - چون قبل از رسیدن او ، عادل خان ، بمقر معین خود رسیده بود ، آن اشیا را بجانشین او سپرد و اکنون جانشین مجهول آن ، چند چیز را با اشیای دیگر بچیلها حواله کرده که بحضور اقدس ببرند -

ازانجا که آن اجناس را ، البته بعینه بفرستاده اند و الا ، جانشین چگونه باین زودی دل ازان بر می کند و آنچه فرستاده اند (ص : ۲۵۵ [1]) و پارهٔ ازان بنظر انور درآمده ، قابل تعریف نیست و آن دستور الوزرا مرصع آلات فرستادهٔ رایل را ، در حضور مقدس تعریف بسیار نموده اند و احتمال قویست که آنحضرت ظل الهی ، آن چیزها را بجنس نزد ایشان بفرستند یا حقیقت را بایشان بنویسند و یقین که آن عمدهٔ امرای دوران نیز ، کیفیت آن را از قرار واقع بدرگاه معلیٰ معروض خواهند داشت -

---

۱- عین البهر

و خاطرِ عاطر ، بظهور چگونگیٔ این ماجرا متعلق است ۔ اگر آن رفیع مکان ، بعد ازانکه این اشیا بدرگاه رسید ، ایشان را بران اطلاع حاصل شود ۔ این سرگذشت را بتفصیل بعرضِ عالی برسانند ، گنجایش دارد ۔

بر رایٔ مملکت آرای پوشیده نماند که امارت پناه شاه بیگ خان ، بیست و دویم شهرِ صفر ، از پرگنه بیڑ متعلقهٔ تیولِ خود ، روانهٔ کرناٹک شده و سزاولِ سرکارِ نامدار با او همراه است و کوچ درکوچ اورا می برد و دیگر تعیناتیانِ آنجا نیز ، بموجبِ قدغن و تاکیدکه بآنها شده ، سربدنبالِ او گذاشته ، بسرعت و شتاب می روند ۔ خاطرِ عاطر ازین رهگذر جمع فرمایند که پرداختِ مهماتِ آن ولایت و تدبیرِ دفعِ فسادی که دران مرزوبوم بهم رسیده ، بواقعی شده ۔ انشاء الله تعالیٰ آثارِ آن عنقریب مسرت اقترانِ مستخدم الاکابر خواهد گشت ۔ زیاده جرأت ترکِ آدابست ۔

—— :o: ——

الف ص ۱۱

میر جملہ آگرے سے دکن کی مہم پر روانہ ہو چکا ہے ۔ اورنگ زیب اس کے پہنچنے کے لیے کوئی تاریخِ مسعود معین نہیں کرنا چاہتا ہے ۔ میر جملہ آگرے سے ۲۳ صفر ۱۰۶۷ ھ کو روانہ ہوا تھا۔ وہ ابھی تک دکن نہیں پہنچا ۔

معظم خان : بعدِ گذارشِ مراسمِ عقیدت و اخلاص ، مرفوعِ ضمیرِ منیر و مشهودِ خاطرِ خطیر می گرداند که مژدهٔ قدومِ میمنت لزوم و نویدِ قربِ حصولِ ملازمتِ آن مخدوم که منتهای متمنیاتِ مخلصان پهان تواند بود ۔ ابوابِ مسرت و شادمانی بروی روزگارِ این ذرهٔ حقیر کشوده نسایمِ این بشارت ، مشامِ آرزومندانِ دریافتِ خدمتِ حضورِ موفور السرور را ، عطر آگین ساخته ۔

المنة لله تعالیٰ تقدس که نهالِ آمالِ خیر اندیشانِ صافی طویت ، بگلهایٔ مراد ، بارور گردید و حدیقهٔ آمانیٔ اخلاص کیشانِ وافی عقیدت ، طراوت از سر گرفت و آنچه از درگاهِ ایزدِ منان مسئول بود ، صورتِ حصول

یافته ، بهنگام کامیابی کامرانی معتقدان صمیمی رسیده و اسباب ظهور مرادات دولتخواهان قدیمی بوجهی که باید فراهم آمده ـ طالع این دعا گوی دیرین مدد نمود فحمداً لله ثم حمدآلله ـ امیدکه بزودی ، فیض ملازمت اکسیر تاثیر آن مستخدم الاکابر ، نصیب شود و میامن توجهات ایشان شامل حال خیر اندیشان گردد ـ

بر رای خورشید ضیای ممالک آرا پوشیده نماند که چون خاطر دریا مقاطر پیر و مرشد (ص : ۲۵۵ ب) حقیقی ، قبله و کعبه دو جهانی ، مدظله العالی ، بمقتضای وفور لطف و عنایت ، متوجه آنست که در اسرع اوقات ، از ملاقات نواب خدایگانی بهجت اندوز شوند تا این خبر خیر اثر ، بمسامع والا رسیده ، هیچگاه از یاد ایشان نمی باشد ـ بنابران ، نظر برکثرت اشتیاق که دارند ، بمنجان حضور پرنور فرموده بودند که ساعت ملازمت ایشان را ، اختیار نموده ، بعرض مبارک برسانند و اشارت علیه نافذ گشت که این بی مقدار ، نوشته منجان سرکار را ، بگرامی خدمت ارسال داشته ، بر گذارد که اگر در یکی از این ساعات خجسته ، بملازمت سراسر سعادت فایز توالد شد فبها و الا ساعتی که ایشان بخاطر آورده باشند ، قلمی فرمایند ، تا معلوم شود که بهنگام حصول این امنیت کدام است و درچه روز مسرت افروز ، این آرزو ، از قوه بفعل خواهد آمد ـ

زیاده گستاخی از ادب دور است ـ مراتب دولت و خشمت و مواد شوکت و ابهت ، در تزاید و تضاعف باد !

——:o:——

الف ص ۱۲

اس خط میں اس مسئلے پر بحث ہے کہ پہلے گولکنڈہ کو فتح کرنا چاہیے یا بیجا پور کو ـ اس خط کے ہمراہ ان امرا کی فہرست دی جا رہی ہے جو اب تک شاہ بیگ کی فوج میں شامل ہو چکے ہیں ـ

بمعظم خان : بعد گذارش وظایف اخلاص و خیر اندیشی ، مشهود

ضمیر منیر و خاطر خطیر می گرداند که چون ساعت نهضت موکب نصرت قرین ، دوازدهم شهر حال قرار یافته ، بعرض مقدس معلی رسیده ، تا این زمان بیقین معلوم نیست که رای صواب نمای ایشان، در اختیار یکی از دو مهم چیست و تقدیم عزیمت بیجا پور را ، که بچندین وجوه مرجح است ، ترجیح می دهند ، یا اولاً بتسخیر گلکنده پرداختن و انتظام مهام کرناٹک را ، وجه قصد ساختن ، مرضی است -

بنابران بر زبان الهام بیان وحی ترجمان قبله و کعبه دو جهانی ، مدظله العالی گذشت که اگر ارادهٔ قرارداد ایشان ظاهر شود و بدانیم که آن عمدهٔ خوانین بلند مکان نیز ، مصلحت در توجه رایات فیروزی آیات ، بصوب بیجاپور که برای استخلاص تمامی آن ولایت یا برخی ازان ، باپیشگاه گران که مطمح نظر است ، قابوی بهتر ازین بدست نخواهد آمد ، دانسته ، آغاز این مهم خواهند نمود و بعد ازان بر تقدیری که فرصت باشد ، در همین سال و الا در سال آینده ، بر جانب دیگر و تنسیق مهمات کرناٹک که در این صورت بخوبی و آسانی میسر است خواهند پرداخت - خاطر جمع نموده بساعت مختار که ساعتی ازان نزدیک تر ازان نشان نمی دهند و مکرراً معروض بارگاه خلافت گردیده ، که بدان تاریخ روانه خواهیم شد ، بصوب بیجا پور توجه فرمائیم - تا رسیدن ایشان ، در همین نواحی بسیر و شکار بسربردیم و اگر مقتضای رای خیر اندیش آن فهرست (ص : ۲۵۶ ل) مجموعهٔ خبر و هوشمندی و دیباچهٔ صحیفهٔ حزم و دور بینی ، بنابر مصالح دیگر ، نه این باشد ، ساعت مذکوره را ، موقوف داشته ، منتظر آمدن ایشان باشیم -

ازانجا که مقصود خاطر عالی از اظهار این مقدمات ، حصول اطلاع ، بر ما فی الضمیر نواب خجسته رای فرخنده تدبیر است - امید که بزودی هرچه مصلحت و مرضی باشد ، صریح بخدمت والا معروض دارند ، تا رفع تردد و تذبذب شده ، سمت عزیمت تشخیص بیابد و جهت نهضت موکب اقبال قرین معین گردد - افراد تفصیل آسامی جمعی از بندهای پادشاهی که تا حال بامارت مرتبت، شاه بیگ خان ملحق گشته اند ، با این نیاز نامه مرسل شده ، از نظر اکسیر اثر ، خواهد گشت -

مراتبِ دولت و حشمت و ابهت و کامرانیٔ نوابِ خدایگانی ، بتائید آسمانی در ترقی و تزاید بماناد !

——:o:——

الف ص ۱۳

اس کا موضوع بھی میر جملہ کے ورود کے لیے ساعتِ نیک کا تعین ہے -

بخانِ عظیم الشان معظم خان : ریاضِ اقبال و کامرانی و حدایقِ آمال و آمانیِ نوابِ مستطابِ رفیع جناب ، خانِ عالی شان ، سعادت نشان ، عمدۂ خوانینِ زمان ، قدوۂ وزرای دوران ، المستغنی عن الالقاب ، سلمہ اللہ تعالیٰ و ابقاہ ! ہمواره از جوئبارِ الطافِ ایزدِ منان سرسبز و ریان باد !

بعد گذارشِ مراسمِ اخلاص ، مشہودِ خاطرِ خطیر می گرداند - عنایتِ رقیمۂ کہ در جوابِ نوشتہ حسب الامرِ والا قدر ، بخطِ گرامی نگارش یافتہ بود ، بشتمِ شہرِ حال پرتوِ وصول انداختہ ، امید افزایٔ این خیر اندیش گردید و بعینہ از نظرِ انورِ قبلہ و کعبۂ دو جہانیٔ پیر و مرشدِ حقیقی مدظلہ العالی گذشتہ ، مضامینِ آن کریمہ ، معلومِ رایٔ خورشید ضیاء گشت و باین بی مقدار امر شد کہ بخدمتِ شریفِ نوابِ خدایگانی مرقوم نماید ، اگرچہ تعینِ جہتِ توجہِ موکبِ نصرت یزک ، موقوف بتشریف آوردنِ ایشان ست و آنچہ بعدِ ملاقات مقرر شود و بصوابدیدِ ایشان اصلح باشد ، از قوہ بفعل خواہد آمد - لیکن برایٔ حفظِ ساعت ، صبحِ روزِ دوازدہم کہ مختارِ منجمانِ حضورِ پرنور است ، رایاتِ فیروزی آیات ، بتقریبِ شکار آمدہ کہ سمتِ بیجا پور است ، از مقرِ سلطنت ارتفاع خواہد یافت وچون ایشان نیز بہمان روز،پس از انقضایٔ چہارده گھڑی روزِ حمل[1] پانزدہم ملازمت خواہند نمود باتفاقِ ایشان ، متوجہِ شکارگاہ شدہ ، در اثناء راہ بتمہید و مقدماتِ مشورت پرداختہ ، اگر نہضت بہان ظرف مصلحت باشد ،

۱- عمل -

فهوالمقصود و الا عنانِ توجه بصوبِ گلکنده منعطف خواهد شد ۔

امید که بزودی ، فیض حضورِ موفور السرورِ نوابِ رفیع جناب ، (ص : ۲۵۶ ب) نصیبِ مخلصانِ بی ریا گردیده ، مهماتِ مطلوب ، بروفقِ خواهشِ خیر اندیشان ، صورت بیابد و اسبابِ حصولِ مزیدِ سرخروی و نیک نامی ، نوعی که مکنونِ خواطرِ اخلاص مندانِ صافی طویت است ، دست بهم دهد ۔

زیاده دراز نفسی جرأت و گستاخی است ۔

—:o:—

الف ص ۱۴

یہ خط اس زمانے کا ہے جب کہ بیجا پور سے صلح نہیں ہوئی تھی ۔ کرناٹک میں میر جملہ کے ملازمین پر بیجا پور والوں نے حملہ کر دیا ہے ۔ اس خط میں میر جملہ سے دربار کی پالیسی کے بارے میں استفسار کیا ہے کہ آیا کرناٹک میں تھانوں کو قائم رکھنا ہے یا انھیں خالی کر دینا چاہیے ۔ اس کی اپنی رائے میں انھیں قائم رکھنے کی ضرورت ہے ۔

بمعظم خان : بعد گذارشِ مراسمِ اخلاص ، حسب الامرِ والا قدر متصدع می گردد که چون در این ولا ، از نوشتهٔ شیخ بهار ، تهانه دار کنجونی بمسامعِ علیه رسید که سیادت مآب شیخ میر ، در مواضع متعلقه نلدرگ و دیگر محالِ آن ضلع ، مردم را برای تحصیل گذاشته بود و ازانجمله دو نفر سوار و چند نفر پیاده ، در موضع موزم گانو ، از مفاضات نلدرگ بسر می بردند و دهم شهر حال ، جمعی از قلعهٔ نلدرگ برآنها ریخته ، یک کس را زخمی ساختند و یک را با اسپ و دو گاؤ پرتال و دو خدمتگار دستگیر کرده بردند و عبدالحمید دکهنی تهانه دار نکل کوٹ ، از استماعِ این خبر ، دل پای داده و ثباتِ قدم نورزیده ، برخاسته به الندا آمده ۔ و بر افواه چنان جاری است که افضل با گروهی از دریای بهوره گذشته ، قصدِ محالِ این روی آب دارد ۔

بنابران امر شد که چون هنوز مقدمهٔ مصالحه صورت نیافته و تا آن وقت ، برداشتن تهانجات مناسب نمی نماید و ظهور این قسم حرکات از بیجاپوریان ، موجب رعب بعض بی جگران می گردد ، اگر رایٔ صواب اندیش ایشان تجویز کنند که پیش از اطمینان خواطر اولیای دولت ، تهانها بدستور سابق جابجا قایم بماند ـ

برین تقدیر ، با ابراهیم خان بگویندکه باخلاص خان بنویسندکه روزی چند ، مردم خود را ، از جرأت و بی باکی باز دارند که پس از صورت یافتن این مطلب ، محال خارج مصالحه ، بآنها بازگذاشته خواهد شد و اگر احتیاج بضبط تهانجات نباشد ، بنویسند تا بندهای پادشاهی ازان سمت مراجعت نموده و تهانجات را خالی کرده ، برکاب ظفر انتساب بیایند ـ در این باب هرچه بخاطر خورشید مآثر ، پرتو صواب اندازد بنگارش آن توجه مبذول فرمایند ـ کیفیت جواب عرایض از نشان والا شان که بخط مبارک قلمی شده ، سمت وضوح خواهد گرفت ـ

عواقب امور ، بنصرت و فیروزی و خیر و صلاح پیوسته باد ! برب العباد !

—:o:—

الف ص ۱۵

یہ خط اس زمانے میں لکھا گیا تھا جب بیجا پور کے ساتھ عہد نامۂ صلح ہو چکا تھا ـ اس میں ابوالفتح نے اپنی بیماری کی پریشانی کا حال لکھا ہے ـ خط میں عہد نامے کی تین نقلیں مانگی گئی ہیں ـ

معظم خان : نواب مستطاب ، معلی القاب خدایگانی ، مخدوم الانامی مد ظله السامی سلامت ! بعد گزارش مراسم عقیدت و اخلاص ، مشهود رای خورشید ضیای می دارد که این گرفتار قید تقدیر (ص : ۲۵۷ ا) و اسیر بند قضاکه بحکم مشیت الهی بانواع بیماری که عارضهٔ تب نسبت

بآن عرقِ صحت تواند بود ، مبتلا است و عینِ محرومی از دریافتِ خدمتِ آن مستخدم الاکابر که روح و روانِ موانس بدانست ، علاوهٔ کانتهای او شده در این ایام نه آنقدرها ، وحشت قرینِ پریشان خاطر است که شرح پذیر باشد ۔ بیت :

زمانه را اگر این یک جفاست بسیار است
بجایِ من چه کزین صد[1] ہزار گونه جفاست

لیکن چون حدوثِ موجبات کلفت ، بارادتِ وہابِ بی ضنت است ، در مقامِ رضا و تسلیم ایستاده ، زبانِ سپاس بیان را ، بشکرانهٔ منعمِ حقیقی می آراید ۔ امید که ازین دعاگویِ خیراندیش که رہایِ او از چاہِ محنت و کدورت ، وابسته بحبل المتینِ توجهٔ نوابِ خدایگانی است ، پرتوِ اشفاقِ قدیمه دریغ نگردد و بذلِ ملتمسِ او ، از صحیفهٔ قدسیهٔ خاطرِ عاطر محو نشود ۔

بتقریبِ مسودهٔ نشانی که مطالبِ آن را ، منشیِ حضورِ ایشان دول کرده بود ، احتیاج بنقلِ عہدنامهٔ پادشاہی دارد و امر شده که آن سه نقل را که بتازگی از بیجا پور آورده و از نظرِ انور گذشته ، از گرامی خدمت التماس نموده بطلبد ۔ امید که التفات فرموده ، ارسال دارند ۔ تربوز و انار و ازین قبیل میوه اگر در رکابخانه موجود باشد ، بنصیبی ازان بہره مند فرمایند ۔ زیاده گستاخی نرفت ۔

—— :o:——

الف ص ۱۶

ایسے مسودات جن کا تعلق کسی اہم مسئلے سے ہوتا تھا ، مثلاً عہدنامے وغیرہ ، ان پر پنجهٔ مبارک کا نشان ہوتا تھا ۔ اورنگ زیب نے اس نشان کے ساتھ ایک حکم نامہ قلعهٔ پرنده کے قلعدار کو

---

۱ ۔ صدر ۔

بیجاپور ہے ۔ تاکہ وہ قلعے کی چابیاں میر جملہ کو سپرد کر دے ۔ یہ خط اس زمانے کا ہے جب بادشاہ کے حکم سے میر جملہ کو عہدنامے کے مطابق بیجاپور سے قلعۂ پرندہ اور علاقۂ کوکن کا قبضہ لینے کی ہدایت کی گئی تھی ۔ اس زمانے میں اورنگ زیب کی بیوی نورس بانو بیگم دولت آباد میں بیمار تھی ۔ دربار کے تشویش ناک حالات کے پیش نظر اورنگ زیب چاہتا ہے کہ میر جملہ قلعۂ پرندہ کا قضیہ کسی نوع جلد طے کرکے اس کے پاس آ جائے ۔

معظم خان : بعد گزارش مراسم اخلاص ، مشہود خاطر خطیر و مرفوع ضمیر منیر نواب مستطاب خدایگانی می دارد ۔ عنایت نامۂ کہ از وفور شفقت و مہربانی ، شب دوشنبہ سیزدہم شہر حال نگاشتۂ خامۂ خجستہ رقم شدہ بود ، روز جمعہ بیست و ہفتم پرتو وصول انداختہ ، سرمایۂ امتیاز مخلص خیراندیش گردید و با نقل عرضداشتی کہ بدرگاہ آسمان جاہ ارسال داشتہ اند ، از نظر انور قبلہ و کعبۂ دو جہانی گذشت ۔

نشان والا شان مشتملبر عنایات بیکران ، مزین بنقش پنجۂ مبارک کہ در این ولا ، بنام قلعہ دار پرندہ صادر گشتہ بود ، حسب الامر عالی بگرامی خدمت فرستادہ ، تا در صورتی کہ او توفیق یافتہ ، در تسلیم مقالید حصن مذکور مضایقہ و التماس صدور این قسم نشانی نماید ، در حصول مطلب او توقفی بوقوع نیاید ۔ کیفیت مضامین آن از نقل ہویدا خواہد شد ۔ امید کہ تا حال ، خاطر سامی از رہگذر این مدعا جمع شدہ باشد و در اسرع اوقات معاودت دست دادہ ، ملازمت گرامی نصیب ہواخواہان گردد ۔ از مطاوی نشان خاص کہ ہفدم نگاشتہ اند ، شاید خبر تازہ کہ جلودار و وکیل آوردہ بودند ، ظاہر گردیدہ باشد ۔ انچہ از قیاس و قرینہ (ص : ۲۵۷ ب) یافتہ می شود ، یقین کہ بر ضمیر منیر مستور نخواہد بود ، احوال بیماری کہ در دولت آباد است خوب نشان نمی دہند ۔ صحت طرفہ روی دادہ ۔ حق تعالیٰ عاقبت کارہا ، بفضل خود نیکو کند ، اگرچہ ہمہ چیز وابستہ بکرم الہی است لیکن در عالم اسباب از تہیاء مواد چارہ نیست ۔ درین وقت تشریف داشتن ایشان در حضور عالی ، اصوب است ۔ چنانچہ نگاشتۂ کلک فرخندہ رقم شدہ بود اگر در این دو سہ روز عقدۂ قلعہ کشایش یافتہ ،

کاری از پیش رود فبها ، و الا در بندِ آن نمی تواند بود ۔ دیگر آنچہ رایٔ خورشید ضیای اقتضا فرماید محضِ ثواب است ۔ مردِ معنی در این جا بنظر نمی آید و خاطرِ مبارک از نیرنگیہایٔ روزگار ، در شگفت است ۔ ہمگی توجہ مصروفِ آن باید داشت کہ مراجعت بزودی روی دہد و فرصتِ مہمات عمدہ فوت نشود ۔ بیت :

این طرفہ گلی نگر کہ ما را بشگفت
نی رنگ توان نمود ، نی بوی نہفت

زیادہ دراز نفسی ننمودہ ایامِ اقبال بماناد !

——:o:——

الف ص ۱۷

اورنگ زیب بیجا پور کی مہم کے بعد اورنگ آباد واپس آ رہا تھا تو اسے ایک منزل پہلے اپنی بیوی کی وفات کی خبر ملی ۔ لیکن سیاسی حالات کی نزاکت کا یہ تقاضا تھا کہ وہ اپنے خاندان کو دلاسا دینے کے لیے دولت آباد تک بھی نہیں جا سکتا تھا ۔ اس کا ارادہ ہے کہ پاتھری سے جہاں سے برہانپور کو راستہ علیحدہ ہوتا ہے ، ادھر کا رخ کرے گا ۔ برہان پور آگرے کے راستے پر ہے ۔ اگر بادشاہ کی وفات کی خبر تصدیق ہو گئی تو وہ برہانپور کو اپنا سفر جاری رکھے گا لیکن وہ یہ نہیں چاہتا کہ خبر کی تصدیق ہونے سے پہلے حتمی طور پر کوئی قدم اٹھائے ۔ اورنگ زیب کا اصلی منشا یہ ہے کہ میر جملہ کو دارا شکوہ سے علیحدہ رکھا جائے تاکہ آئندہ چل کر وہ اس کے سیاسی مقاصد کو پورا کرنے میں امداد دے سکے ۔

معظم خان : بعد تقدیمِ وظایفِ اخلاص ، مشہودِ خاطرِ عاطرِ خورشید مآثرِ نوابِ مستطاب ، رفیع جناب ، ممالک مدار ، المستغنی عنِ الالقاب ، سلمہ اللہ تعالیٰ و ابقاہ می دارد ۔ عرضداشتی کہ ہفدہمِ این ماہ ، بدرگاہ اقبال بارگاہ ، ارسال داشتہ بودند ، روز بیستم رسیدہ ، بعزِ مطالعۂ عالی درآمد و ازانجا کہ سہ شنبۂ بیست و یکم ، خبرِ کدورت اثر

کلفت ثمر ، قضیهٔ ناگزیر وفات نواب غفران قباب علیه عالیه که دیهم شهر حال ، بوقوع آمده بود در یک منزل ظفر آباد بمسامع والا رسیده ، هوش ربا و ملال افزا گردید و در چنین اوقات ، دل و دماغ را ، توجه ببعض امور نمی باشد .

بنابران بکمترین اشاره فرمودند که از وصول عریضة الاخلاص بگرامی خدمت بر نگارد و برخی از مطالب که بطریق اجمال در مطاوی نشانهای خاص اندراج یافته ، مفصلاً قلمی نماید . بر رای صواب نمای پوشیده نماند که اگرچه از سنوح این نایبه ، خاطر مبارک ، بغایت متاثر شده و از احوال حرم محترم علیل الخصوص نزدیکیان حریم سلطنت و شاهزادهای قدسی منزلت ، خبر گرفتن و باستمالت و دلاسا و دلجوی ایشان پرداختن لازم است . لیکن باوجود این حالت ، بمقتضای علو همت و فراخ حوصلگی قرارداده اند که تا پاتهری که راه برهانپور ازانجا جدا می شود ، بی آنکه در طی مراحل سرعت بکار رود ، تشریف ببرند و در این اثنا اگرچه خبر مشخص از دربار برسد ، موافق آنچه مقرر شده ، مقصود را منظور داشته و رفتن دولت آباد را موقوف نموده (ص : ۲۵۸ ا) ، بصوب برهانپور نهضت فرمایند و بر تقدیری که حال دربار بر بهان منوال ، ظاهر شود ، سری بدولت آباد کشیده ، مهمات آنجا بقدر انتظامی داده ، منتظر وصول خبر مشخص باشند . مصرع :

تا خود فلک از پرده چه آرد بیرون

و چون عارضهٔ طاری بمزاج اقدس استسقا است و این مرض چنانچه دیده و شنیده شده ، اغلب بامتداد می انجامد و عزیمت موکب والا ، بجانب برهانپور و همچنین فرستادن شاهزادهٔ کلان بآن طرف ، پیش از وقوع واقعه ، اصلا مناسب نیست . آن رفیع مکان عالی شان که دستورالعمل دانش و فرهنگ اند ، از سرانجام مهمی که یک سال اوقات مصروف آن گشته ، بحسن تدبیر ایشان ساخته شده ، بهیچ وجه دست باز نداشته ، بعنایت الهی هرچه زود تر ، آن را بدهند و تا رسیدن حکم طلب از حضور پرنور ، با خاطر جمع و دل قوی ، در انجا بسر برده سعی که ممکن و مقدور باشد ،

در پیش رفتنِ آن کار ، از قوه بفعل آورند و قلعه دار را ، بهر عنوان مستمال ساخته و ملتمساتِ او را پذیرفته ، از قلعه برآورند و راضی کنند ـ

و نیز بر زبانِ صدق بیان گذشت که چون درین وقت سر رشتهٔ اختیار ، از دستِ ما رفته ، نمی دانیم که سرانجامِ این مهمِ عمده که در نظر است ، چسان باید کرد ـ انواعِ کدورت و کلفت روی داده ، رایِ درست و تدبیرِ صائب بخاطر نمی رسد و مخلصی و دوستی غیرِ ایشان نداریم و بعد کرمِ ایزدِ جهان آفرین ، توقعِ خیر اندیشی و دولتخواهی و دلالت بطریقِ صواب و سداد از ایشان است ـ باید که در هر باب ، آنچه مقتضایِ رایِ عقده کشایِ آن قدوهٔ اربابِ خرد بوده باشد ، متواتر ما را ، برآن مطلع سازند ، تا موافقِ آن کاربند شویم ـ

و ازانجا که شاید آوازهٔ نهضتِ رایاتِ عالیات ، بمستقرِ سلطنت بدنیاداران رسیده ، سببِ توقف و تاخیر در آنجا ، این مطلب گردد ـ اگر صلاح باشد ، شاهزادهٔ والا گهر محمد سلطان را ، با لشکری که در رکاب است ، بسمتِ احمد نگر تعین نموده ، خود جریده متوجهٔ دولت آباد شویم ـ دیگر آنچه بخاطرِ شریفِ نوابِ مستطاب برسد ، عین صواب خواهد بود ـ

ونیز فرمودند که تا حال بدرگاهِ معلیٰ عرضداشت نکرده ایم و سببِ روان شدنِ خود بدولت آباد معروض نداشته ـ ایشان اگر مناسب دانند ، این مراتب را عرضداشت کنند ـ عنایت نامهٔ که با این عرضداشت ، بجهتِ سرفرازیِ خیراندیشِ صمیمی ، مرقومِ خامهٔ عطوفت شامه شده بود ، رسیده معزز ساخت ـ عرضداشتی مشتمل برسمِ تعزیت ، یقین که با جوابِ این نیازنامه قلمی خواهد گشت ـ

نوشتهٔ بمهرِ قاسم خان (ص : ۲۵۸ ب) محتوی بر مطلبِ مراد بیگ که در این ولا دو نفر گولنداز آورده بودند و متصدیانِ سرکار بنابرِ قدغن که بآنها شده بود ، آن رقیمه را با گوله اندازان بحضور فرستاده ، بخدمتِ گرامی ارسال داشت ـ در این باب نوعی که رایِ مبارک اقتضا فرماید ، بعمل آورده ، از صورتِ آنچه قرار یابد ، آگهی بخشند ـ

مراتبِ دولت و اقبال ، در ترقی و مطالب و مآرب ، بحصول مقرون باد !

——:o:——

الف ص ۱۸

دلرس بانو بیگم کا انتقال ۱۰ محرم ۱۰۶۸ھ کو ہوا ۔ یہ خط ۱۰ اور ۲۰ محرم کے درمیان کا ہے ۔ اورنگ زیب نے ایک نشان یا حکم نامہ قلعدار پرندہ کے نام صادر کر دیا ہے ۔ اورنگ زیب کو یقین ہے کہ شاہ جہان کا انتقال ہو چکا ہے مگر اس خبر کو پوشیدہ رکھا جا رہا ہے ۔ اس وقت اورنگ زیب کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ قلعۂ پرندہ کا جلد از جلد فیصلہ ہو جائے تاکہ میر جملہ ایسے نازک وقت میں اس کے پاس آ جائے ۔ حقیقت میں اورنگ زیب اس کی حرکات و سکنات پر کڑی نظر رکھنا چاہتا تھا ۔ اورنگ زیب کی بیگم نے اسی ماہ کی دسویں تاریخ کو انتقال کیا ہے اور وہ ۲۰ محرم کو دولت آباد روانہ ہو رہا ہے ۔

بمعظم خان : بعد گزارشِ مراسمِ اخلاص ، مشہودِ رای خورشید ضیایٔ عطوفت اقتضا می دارد ۔ عنایت نامۂ نامی کہ روز شنبہ شانزدہم شہر حال ، نگاشتۂ قلمِ خجستہ رقم شدہ بود و شبِ مبارک دو شنبہ بیستم کہ تاریخِ تحریرِ این نیازنامہ است ، پرتوِ وصول انداختہ ، امتیازِ فراوان بخشید و از نظرِ انورِ اطہر گذشتہ ۔ اطلاع بر مضمونِ مسرت مشحونِ آن گرامی رقیمہ ، طبعِ والا را منبسط ساخت ۔

بر ضمیرِ منیرِ مہر تنویر پوشیدہ نماند ، نشانِ مرحمت عنوان کہ از روے کرامات ، بعنوانے کہ نوابِ کامیاب اشارہ فرمودہ اند ، بنام قلعہ دار صادر شدہ بود ، مصحوبِ جورہ کشنا ، پیش از دوپہر روزِ یکشنبہ نوز دہم ، بخدمتِ سامی ارسال داشتہ ۔ امید کہ بسلامت برسد لیکن چون نامِ قلعدار غالب خان ، شہرت کردہ بود ، در نشان ہم ہمان اسم مندرج گشتہ اگر نامش شمشیر خان باشد نشان را وا کردہ غالب ، را شمشیر ، می توان ساخت ۔ مضمونِ آن نشانِ فرخندہ عنوان ، از نقلی کہ بہ بندہ با عریضۂ خود فرستادہ ، معلومِ رای خورشید ضیا خواہد گشت ۔

خبرِ تازه که درین تاریخ ، از دربارِ جهان مدار رسیده ، از ترجمهٔ نوشتهٔ وکیل که بانشانِ خاص ارسال داشته اند ، سمتِ وضوح خواهد گرفت ـ اختیار باصاحبِ معامله نمانده ، صورتِ معاملات آنجا رنگِ دیگر گرفته و احتمال[1] است که طامتِ کبری[2] روی داده باشد و از راهِ تدبیر تار سیدن جمعے که ازین طرف رفته اند ، اخفا را مصلحت دانسته ، روزی چند پنهان می داشته باشند ـ بهر حال امیدواری از کرمِ باری عزاسمه ، چنان ست که خاطر از استخلاصِ قلعه ، بزودی جمع گردد ومراجعتِ ایشان ، بخیر و خوبی دست دهد تابتنهیهٔ بعض کارهای که توقف و تا خیر دران جایز داشتن ، فرصت بغارت دادن است ، پر داخته آید ـ

اگرچه دوری از قدسی ملازمت بر گرامی خاطرِ آن مستخدم الاکابر دشوار خواهد بود لیکن خدا داناست که صاحب و قبلهٔ دو جهانی ، از روی قدر دانی ، چه مقدار از جدائی ایشان ، اظهار نا شکیبائی می فرمایند ـ (ص : ۲۵۹ ا) وچراچنین نباشد که وجودِ فایض الجود نوابِ خدایگانی ، در خدمتِ ایشان ، برہانِ ساطع و دلیلِ قاطعِ اقبال و قوتِ طالع است و امروز دولتخواه و خیر اندیش و مخلص ، غیرِ آن رفیع مکان ، وافی فرہنگ ، ندارند ـ

حق تعالیٰ ہمگنان را توفیقِ حق شناسی و پاسِ مراتب صدقِ عقیدت حسنِ اخلاص نصیب کند ـ ببارِ دولت آباد دہمِ این ماہ ودیعتِ حیات سپرده و نوابِ قدسی القاب ، فردا بیستم متوجهٔ آن سمت می شوند ـ

عواقبِ امور ، بظفر و نصرت قرین و مدارجِ دولت و حشمت ، در تصاعد باد !

—:o:—

الف ص ۱۹

اورنگ زیب لکھتا ہے کہ میر جملہ کو چاہیے کہ ، استمالت یا دلاسے سے کسی طور پر قلعہ دار کو آمادہ کر لے کہ وہ قلعے کی چابیاں میر جملہ کے حوالے کر دے ـ بادشاہ کی علالت کی خبر سن کر

۱- احتمال
۲- طامہ کبریٰ

سیواجی نے لوٹ مار کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا ہے ۔ جس وقت بیجاپور کا عہد نامہ ہوا تھا تو اس نے قدرے توقف کیا تھا ۔ اب کے اس نے جنیر کے فوجدار محمد یوسف کی فوج پر حملہ کیا ہے ۔ اورنگ زیب سرحدی قلعوں میں تجربہ کار اور وفادار ذاتی ملازمین کو مقرر کر رہا ہے ۔ پرندہ کے قلعہ دار کے لیے اس نے ملتفت خان کی تجویز کی ہے جو پہلے احمد نگر کا قلعہ دار رہ چکا ہے ۔

بخان عظیم الشان معظم خان : ہمواره توفیقات ازلی و تائیدات لم یزلی ، قرین حال خجسته مآل نواب مستطاب رفیع جناب ، ممالک مدار ، خوشید اشتهار ، المستغنی عن الالقاب ، سلمه الله تعالیٰ و ابقاه بوده ، نهال آمانی و آمال آن قدوهٔ ارباب اقبال ، از چشمه سار الطاف ایزد متعال ، سرشبز و شاداب باد !

بعد گذارش مراسم اخلاص ، مشهود خاطر عاطر عطوفت مآثر می دارد ۔ عرضداشتی که روز شنبه بیستم شهر محرم الحرام ، بعد وصول والا مثال مرقوم بود ، شب چهار شنبه بیست و دویم ، بعز مطالعهٔ گرامی رسیده ، مطالب معروضه ، پیرایهٔ وضوح گرفت و باین بی مقدار امر شد که جواب عریضه را بسامی خدمت بر نگارد ۔

بر رای مهر انجلای پوشیده نماند که هرچند عادل خان در باب تسلیم پرنده به بندهٔ درگاه جهان پناه بقلعدار تاکید نموده ، چنانچه از نقل نوشتهٔ که بابراهیم خان رسیده ، هویداست لیکن مقتضای وقت را منظور داشته ، در استماله و دلاسا و قبول مقرون بصواب او سعی باید نمود ، تا این عقده بزودی کشایش یابد ۔ نشانی که بنام قلعه دار التماس نموده بودند ، پیش ازین چند روز مرسل شده ، یقین که تا حال رسیده باشد ۔ نام او بر تقدیری که غالب خان نباشد ، شمشیر خان میتوان ساخت ۔

برفعت آیاب ، محمد امان ، نشان عالی شان ، بمضمونی که نگارش یافته بود ، زینت صدور گرفت ۔ آن عمدهٔ امرای کاردان را نیز ، هرچه باخلاص خان باید نوشت ، در این باب متواتر قلمی فرمایند ۔ محمد یوسف ، ملازم سرکار نامدار ، که بفوجداری جنیر سرفراز است نیز جلوی نموده از کلیان

پیش رفته و سرِ جیش خان نامی را که دران سر زمین سمت و سرداری داشت ، از تن جدا ساخته و چون درین اثنا قریب دویست سوار از سیوای ادبار شعار بکومک او رسیده بودند ، محاربهٔ سخت روی داده و همراهانِ ملازمِ سرکار ، بعد از زد و خوردِ بسیار ، ثباتِ قدم نورزیده جمعی (ص : ۲۵۹ ب) کشته شدند و برخی مجروح گشته و موسیٰ الیه با چندی برگشته جنیر آمده ، بعد اطلاع برین ماجرا ، در بابِ فرستادنِ جمعیت بآن طرف ، برچه بخاطر شریف برسد ، موافقِ آن بعمل آوردند ۔ ازآنجا که اعلیحضرت بکوفت تجویز قلعه داریٔ احمد نگر ، بالهام فرموده بودند و پایهٔ منصبِ میر کلان مقتضیٔ چنین خدمت نیست ، انشاء الله تعالیٰ ، پس از استخلاصِ قلعهٔ پرنده ، موسیٰ الیها را ، باتفاق روزی چند در آنجا بایدگذاشت و بعد ازانکه میرزا خان از برهانپور باورنگ آباد برسد ، اورا باحمد نگر فرستاده ، خدمتِ حراستِ پرنده را ، بملتفت خان مفوض خواهند داشت و صفوت و نجابت پناه میرزا سلطان ، بخدمت ایلچ پور امتیاز خواهد یافت ۔ تا حالتِ تحریرِ این نیاز نامه که روزِ چهار شنبه بیست و دویم است ، خبرِ تازه[1] از دربار نرسیده ، همین که نوشته بیاید ، بگرامی خدمت مرسل خواهد گشت ۔ التفات نامه که باین خیر اندیش قلمی شده بود ، با رقعهٔ سیادت و نجابت شیخ میر از نظرِ انور گذشت و حقیقت بوضوح انجامید ۔ بعضِ مطالبِ ضروری را ، دیروز حسب الامرِ والا نگاشته ، مصحوبِ جوره کشنا روان ساخته ۔ بعد ازین نیز هرچه روی دهد و بفرمایند ، بنگارشِ آن مصدعِ اوقاتِ قدسی ساعات خواهد گردید ۔ ایامِ دولت و شوکت و ظفر و نصرت بماناد !

—:o:—

الف ص ۲۰

یہ خط ۱۴ صفر سنہ ۱۰۶۸ ھ سے پہلے کا ہے کیونکہ اس تاریخ کو اورنگ زیب دولت آباد پہنچ رہا ہے ۔ اورنگ زیب کو وکیلِ دربار سے اطلاع ملی ہے کہ بادشاہ کو اب افاقہ ہے ۔ اس لیے وہ

---

۱ ۔ اصل 'تاز'

میر جملہ کو لکھتا ہے کہ اب قلعۂ پرندہ کے قضیہ کو اطمینان سے نپٹانے کی کوشش کرے اور بیجا پور سے پیشکش وصول کرنے کی سعی کرے ۔ آگرے کا رخ کرنے کا ارادہ وقتی طور پر ملتوی کر دیا گیا ہے ۔

بخانِ عظیم الشان معظم خان : گرامیٔ انجمن ، نوابِ مستطاب ، رفیعِ جناب ، المستغنی عن الالقاب ، سلمہ اللہ تعالیٰ و ابقاہ ! پیوستہ موردِ فیوضاتِ غیبی و مہبطِ فتوحاتِ لا ریبی باد و ایزدِ تعالیٰ گردِ ملالِ نوایب ، از ساحتِ خاطرِ فیض مآثرش ، دور داراد !

بعدِ گذارشِ مراسمِ اخلاص ، مشہودِ ضمیرِ منیر می دارد کہ حسب الامرِ والا قدر ، عرضداشتِ وکیل ، ہفتمِ شہرِ حال نوشتہ بود و امروز کہ پنجشنبہ بیست و سوم است رسیدہ ، بعینہ بسامی خدمتِ نواب خدایگانی مرسل شدہ ، تا اطلاع بر مضامینِ ان ، موجبِ رفعِ نگرانی و اطمینان خاطرِ ایشان گردد ۔ بعد مطالعۂ این عریضہ فرمودند کہ چون ازین اخبار ، آثارِ خفتِ عارضہ ہویداست و ظلمتی کہ عالم را فرو گرفتہ بود ، بکرمِ الٰہی بقدرِ منجلی گشتہ ، فرصتِ آن ہست کہ بی اضطراب بسرانجام این مہم توان پرداخت ۔ آن قدوۂ بخردانِ والا ہوشِ عالی فرہنگ ، ازین ممر متفکر نبودہ ، با دلِ قوی ، نوعی کہ از وفورِ کاردانیٔ ایشان سزد و شاید ، این مقدمہ را صورت دہند ۔ ہمگی جد و جہد (ص : ۲۶۰ ا) مصروفِ آن سازند کہ از بیجاپوریان ، خلافِ قرار دادی کہ نمودہ اند بعمل نیاید و در اسرعِ اوقات از استخلاصِ قلعہ و ولایت و تہیایٔ پیشکش فراغ دست دادہ ، مراجعت واقع شود و ازانجا بہ توجۂ نوابِ شاہزادۂ والا گہر سمو المکان محمد سلطان ، با عساکری کہ ملازمِ رکابِ ظفر انتساب اند ، بسمتِ احمدنگر ، در این وقت برای پیش رفتِ کار نافع است ۔ چنانچہ قبل ازین نیز این معنی را ، حسب الامرِ اشارۂ قدسی بشارۃ ، بگرامی خدمت مرقوم داشتہ ۔

رایٔ خورشید ضیای چنین اقتضا فرمودہ کہ موکبِ نصرت قرین بتانی طئی مراحل نمودہ ، چہاردہم شہرِ صفر ، داخلِ مقرِ سلطنت شود و شاہزادۂ

بلند قدر رفیع مقدار ، از راہ بصوب احمد نگر دستوری دہند ۔ در این باب پرچہ بخاطر صواب اندیش برسد ، بی توقف از کیفیت آن اعلام فرمایند ۔ امیدواری بکرم باری عزا سمہ ، چنان است کہ تا حال ، قلعہ پرندہ مفتوح شدہ باشد یا در این دو سہ روز این عقدہ کشایش یابد ۔ چون التفات والا ، بوصول اخبار بہجت آثار آنطرف بوجہ اکمل مبذول است ، یقین کہ در نگارش سوانح بہمین وتیرہ ، توجہ شریف روز افزون خواہد بود ۔ این خیر اندیش ، از عبارات عریضہ وکیل ، خبری استنباط کردہ ، بی گمان میداند کہ صورت در آئنہ طبع شریف منطبع خواہد گشت ۔ مصرع :

این رہ کہ تو می روی بترکستان است

ہمہ حال حصول مقاصد و مآرب و ترقی مدارج دولت و حشمت قبلہ و کعبہ دو جہانی و صلاح حال و مآل ایشان مطلوب است ، زیادہ گستاخی ننمود ۔ مراتب عظمت و اقبال متصاعد باد !

—:o:—

الف ص ۲۱

یہ مکتوب (الف ض : ۲۰) سے پہلے کا ہے ۔ ابھی تک وہ بیدر میں ہے ۔ اور (واپسی کے) سفر پر روانہ نہیں ہوا ۔ اس خط میں ایک مرتبہ پھر اورنگ زیب اپنی سیاسی منصوبہ بندی کو بروئے کار لا رہا ہے ۔ شہزادہ محمد سلطان لشکر کے ساتھ برہان پور کا رخ کر رہا ہے ۔ کچھ شاہی منصب دار ابھی تک مہم بیجا پور کے بعد واپسی کے سفر میں تھے ۔ ان میں سے جو لوگ ابھی دریائے نربدا پار نہیں کرسکے ان کے بارے میں اورنگ زیب کی کوشش ہے کہ شہزادہ سلطان کے برہان پور پہنچنے پر ان کو روکا جائے ۔ اس وقت اورنگ زیب کے سامنے آئندہ کی سیاسی کشمکش کے پیش نظر اپنی جمعیت بنانا ہے ۔

اس کا پروگرام یہ ہے کہ ظفر آباد بیدر سے روانہ ہوکر پاتھری پر رک جائے گا ۔ یہاں سے برہان پور کو راستہ جاتا ہے ۔ یہاں پر آگرے سے خبر مشخص کا انتظار کرے گا اور اطلاع حاصل کرنے کے بعد یا برہانپور کا رخ کرے گا یا اورنگ آباد چلا جائے گا

شہزادہ محمد سلطان کو میر جملہ کی تائید مزید کے لیے احمد نگر بھیج دیا دے گا۔

معظم خان: بعد گذارش مراسم اخلاص، مشہود خاطر دریا مقاطر می دارد۔ عرضداشت ایشان کہ شب بیست و سیوم شہر حال، مصحوب محمد شریف ملازم سرکار نامدار، بحضور پرنور مرسل بودہ، روز شنبہ بیست و پنجم، بعز مطالعہ والا رسیدہ، مضامین آن کہ محض خیر اندیشی و دولت خواہی است، معلوم رای عالم آرا گردید و این حقیر مامور شد کہ در جواب این مطالب، آنچہ بر زبان الہام بیان گذشتہ، بگرامی خدمت بر نگارد۔

بر ضمیر منیر پوشیدہ نماند کہ چون وکیل دربار از صعوبت بیماری و اشتداد مرض اعلیحضرت متواتر نوشت۔ چنانچہ آن رفیع مکان سعادت نشان را بر اکثر عرایض او اطلاع حاصل است و مع ہذا خبر گذشتن رفیع مکان از برہانپور و آب نربدا نرسیدہ بود۔ بنابران بصلاح ایشان کہ در حین رخصت معروض داشتہ بودند، نظر انداختہ، از ظفر آباد روان شدیم، تا آنکہ روز بیست و چہارم عرضداشت وکیل کہ دوازدہم نمودہ بود و نقل آن شب بیست و پنجم، بانشان والا بدست چیلہ سرکار، نزد آن عالی مقدار مرسل گشتہ، رسید۔ از مطاوی آن آنچہ مظنون بود متیقن شد۔

رای خورشید ضیا بران قرار گرفتہ کہ شاہزادۂ جوان بخت، بلند اقبال، تازہ نہال بوستان عظمت و اجلال، مہین سلطنت با لشکری کہ ملازم ظفر انتساب است، بصوب برہانپور، دستوری دادہ شود کہ درین صورت، شاید جمعی از بندہای پادشاہی را مثل نصیرخان کہ ببرہانپور نرسیدہ و یک دوکس کہ در آنجا بقدر توقفی نمودہ، از آب نگزشتہ اند، توان نگاہداشت و زمینداران اطراف، در خدمت آن قرۂ باصرۂ امہت، فراہم آیند و جمعیتی تازہ از مردم کار آمدنی را در سلک ملازمان توان در آورد۔

۱۔ پرندہ

۲۔ 'مبل'

لیکن ازانجا که در این مهم ، از آغاز تا انجام ، موافق صوابدید نواب مستطاب بعمل آمده ، از مقتضای رای ایشان ، هیچ باب انحراف نرفته و بعد از این نیز انشاء الله تعالی ، بصلاح آن عمدهٔ امرای زمان ، شروع در مهمات خواهد رفت - اگر پس از آگهی ، بر مضمون عریضهٔ اخیر وکیل ، رسیده خواهد بود ، مصلحت در آن باشد که باوجود شیوع چنین اخبار و اشتهار برج و مرجی که روی نموده ، مقدمهٔ مصالح و استخلاص قلعهٔ پرنده ، صورت خواهد یافت و دکهنیان کوته اندیش کم فرصت ، تن بقبول آنچه مقرر شده در داده ، سرباز بخواهند زد -

و بر این تقدیر ، چون با این لشکر ، توجه موکب عالی بدان طرف نمی نماید ، همین که نوشته برسد ، شاهزادهٔ اقبال مند ، با عساکر نصرت مآثر بجانب احمد نگر رخصت خواهند یافت که بسرعت هر چه تمامتر ، بانجا برسند و بصوابدید ایشان ، اگر تا پرنده نهضت ضرور باشد ، بشتابند و در صورتی که بعد اطلاع بر کیفیت اخبار مذکور ، تلاش در این باب نا مستحسن و بی ماحصل دانند و بخاطر شریف بر که سعی در امری که این همه اسباب اختلال داشته باشد نمودن ، آهن سرد کوفتن است و اشتغال بدان ، فرصت بغارت دادن - باید که در بند آن نبوده بنحوی که ثانی الحال یکچندی خاطر از کوته اندیشی بیجا پوریان جمع شود ، آنها را مستمال ساخته و قراری که اعتماد را شاید ، بطریق لایق نموده ، باورنگ آباد تشریف آورند تا باتفاق ایشان بسرانجام این مهم اهمی که پیش آمده و بمشیت آن ، از فضل و کرم بی دریغ الهی مامول است پرداخته آید - موکب منصور تا پاتهری[1] عنان کشیده می رود و شاهزادهٔ والا گهر ، ملازم رکاب خواهند بود و یقین که تا آن زمان ، جواب این نوشته نیز ، خواهد رسید -

ازانجا اگر صلاح باشد ، لشکرها در خدمت آن بلند اقبال متوجهٔ احمد نگر خواهند شد و رایات عالیات ، جریده و مخفف ، سایهٔ ورود بر ساحت

---

۱ - پالهری

اورنگ آباد خواہند انداخت ، تا در راہ برجِ سلطنت و پردگیانِ حرمِ عزت بدیدارِ فایض الانوار کہ سرمایۂ سرورِ عالمیان بودہ و خواہد بود ، از حزن و ملال بر آیند و الا بموجبی کہ مقرر شدہ ، شاہزادۂ بیدار بخت با عساکر ، راہِ برہانپور پیش خواہند گرفت و قبلۂ آمالِ جہان و جہانیان ، بنفسِ مبارک تا رسیدنِ ایشان ، دران بلدۂ خجستہ بنیاد توقف خواہند فرمود ۔

امید کہ بزودی جوابِ این رقیمۃ الاخلاص را ، ارسال دارند و از مقتضایٔ رایٔ عقدہ کشایٔ ممالک پیرایٔ خود اعلام نمایند ۔ مراتبِ دولت و حشمت ، در تزاید باد !

——o:——

الف ص ۲۲

اورنگ زیب اس بات پر زور دے رہا ہے کہ قلعۂ پرندہ گا قضیہ جیسے بھی ہو جلد نپٹا دیا جائے اور بیجا پوریوں کے ساتھ استمالت سے کام لیا جائے ۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بیجا پور کی بجائے پوری توجہ دارا شکوہ کی سرگرمیوں کو روکنے اور اس کی سازشوں کے سدِباب کے لیے ہونی چاہیے ۔ اورنگ زیب اس نازک موقع پر اپنی پوری جمعیت کو اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہا ہے ۔ اس نے شاہ بیگ خان کو بھی کرناٹک سے واپسی کے احکام صادر کر دیے ہیں ۔

بخانِ عظیم الشان معظم خان : بعد تمہیدِ وظایفِ اخلاص ، مشہودِ ضمیرِ منیر می گرداند کہ نوشتۂ متصدیٔ اکبر آباد را کہ بہاریافتگانِ خدمتِ عالی فرستادہ بود ، حسب الامرِ والا قدر ارسال داشت ، تا مضمونِ آن بحقیقتِ حال پی بردہ ، معلوم نمایند کہ اگر امری حادث نشدہ ، اظہارِ این مراتب چراست ؟ و موجبِ این ہمہ جرأت چیست ؟

بعد مطالعۂ نوشتۂ مزبور[1] آنچہ بر زبانِ الہام بیان گذشتہ ، باشارۂ

---

۱ - مذبور ۔

رسیده باشد ، حال ازین دو شق بیرون نیست ، یا سانحهٔ ناگزیر روی داده یا مرض از مداوا گذشته ، عنانِ اختیار از دست رفته است و در هر دو صورت سعی باید نمود که بزودی ازین مهم که انصرامِ آن بر وفقِ خواهش هیچ وجه امکان ندارد ، بنحوی که مقتضایِ رسایِ و کاردانیِ نوابِ مستطاب بوده باشد ، فراغ حاصل شود تا پیش از فواتِ فرصت ، بسرانجامِ مطلبی که اهم است ، پرداخته آید ـ

بر تقدیری که خبرِ صحت برسد و پایِ باز خواست بمیان آید ، ترکِ تشخیصِ مصالحه ، بآئینی که مقرر گردیده و عدمِ استخلاص ولایت و قلاع را ، عذرهای موجه می توان گفت و اگر قضیه نوعِ دیگر است ، بامیدِ حصولِ چیزی که انواعِ موانع دارد ، نمی توان ازکاری که تاخیر بر نتابد و بهر کیف همت بدان مصروف داشتنی است باز ایستاد ـ

و اصلح و اصوب چنان ست که از پاسِ وقت که حکمِ سیفِ قاطع دارد ، غافل نگشته ، مهمِ آنجا ، بعنوانی که (ص : ۲۶۱ ب) قرارداده بودند ، صورت بخشیده ، بیجا پوریان را ، بطریقی که دانند ممنون سازند و خاطر از جانبِ آنها ، نوعی که شایانِ اعتماد تواند بود جمع نموده ، عهد و پیمانِ استوار بگیرند که ثانیاً حال خلافِ آن بظهور نیاید و بإغوای کسی ، غبارِ فتنه و فساد ، در مملکتِ متعلقهٔ وکلایِ سرکارِ نامدار ، بر نخیزد و این مقدمه را بسرعتِ هر چه تمامتر فیصل داده ، توقف و امهال را جایز ندارند و بهان قدر که اصلاحِ این مهم برین نمط بشود ، دران حدود بسر برده ، بیش توقف ننمایند و بهگی جد و جهد مصروفِ آن سازند که زود تر از زود ، مراجعت بوقوع آید ـ

بالجمله چون کار ازکار گذشته ، هنگامِ آن نیست که درین طرف ، اوقات ضایع شود و اصلِ مقصود آنست که بیجا پوریان از عنایاتِ والا ممنون و مطمئن شده ، اندیشهٔ فاسد ننمایند و ازین رهگذر ، بحسنِ تدبیرِ ایشان جمعیتی روی دهد و وقتِ آن نمانده که این معنی از زبردستی از قوه بفعل آید و ناچار شیوهٔ مجاملهٔ مرعی باید داشت و هر چه زود تر ، بنحوی

که در حیزِ تیسیر باشد و بی طولِ مدت صورت پذیرد ، خاطر ازان وا باید پرداخت ۔

ازانجا که خبری از شاه بیگ خان و همراهانِ او ، تا این زمان نرسیده ، معلوم نیست که بوصولِ نشانِ طلب سرفرازی یافته یا نه ؟ امید که بر حقیقتِ اوضاعِ آن جاعه و ارسالِ نشانِ مسطور آگهی بخشند و بر تقدیری که نشان نرفته باشد ، بفرستند و از روی قدغن ، بقاضی بنویسند که آنها را روانهٔ رکابِ ظفر انتساب نماید ۔ زیرا که بودنِ آن مردم در حضور ، بجهتِ بندوبستِ محالِ این صوبه درکار تر است ۔ مراتبِ دولت و اقبال در تزاید باد !

—:o:—

الف ص ۲۳

یہ خط ۵ صفر ۱۰۶۸ھ کے بعد کا لکھا ہوا ہے ۔ اورنگ زیب اس وقت اورنگ آباد کا رخ کر رہا ہے جہاں وہ ۱۰ صفر ۱۰۶۸ھ کو پہنچ جائے گا ۔ اس نے شہزادہ محمد سلطان کو میر جملہ کی امداد کے لیے پرنده کی جانب روانہ کر دیا ہے ۔ میر ملک حسین کو محرم کی آخری تاریخ کو بھاندیریہ بھیج دیا گیا ہے تاکہ نربدا کے تمام پلوں اور گزرگاہوں کی نگرانی کرے اور دیو گڑھ اور چاندہ کے راجاؤں کو اورنگ زیب کی امداد پر آمادہ کرے ۔

بخانِ عظیم الشان معظم خان : بعدِ گزارشِ مراسمِ اخلاص ، مشهودِ خاطرِ دریا مقاطرِ خورشید مآثر می دارد ۔ عنایت نامهٔ نامی که شبِ سه شنبه ۲۸ محرم الحرام ، در جوابِ نوشته ، حسب الامر مرقومِ قلمِ صواب رقم گردیده بود ، روزِ پنجشنبه غرهٔ شهرِ صفر ختم بالخیر و الظفر ، پرتوِ وصول انداخته ، این خیر اندیشِ صمیمی را ، امتیازِ فراوان بخشید و بعینه از نظرِ انورِ اطهرِ قبله و کعبهٔ مقبلان گذشته ، مضامینِ آن معلومِ رایِ عالم آرای گشت و مکتوبِ غرایب اسلوب ، براعت و معانی انتساب قاضی نظاما بعزِ مطالعهٔ والا درآمد ۔ بیت :

در مستان زدم تا حال هشیاران شود پیدا
نهفتم قدر خود ، تا قیمت یاران[1] شود پیدا

حق سبحانه و تعالیٰ عواقب امور ، بصلاح و فلاح قرین گرداناد ! و همگنان را از تذبذب (ص : ۲۶۲ ظ) ، و اضطراب در اموری که وابسته بمشیت و تقدیر اوست ، صیانت کناد بیت :

اگر تیغ[2] عالم بجنبد زجای
نبرد رگی ، تا نخواهد خدای

اکنون شروع می نماید در نگارش آنچه زبان الهام بیان ، بدان ناطق شده - بر ضمیر منیر مستور[3] نماند که چون صاحب و قبلهٔ جهانیان ، از روی قدردانی و جوهر شناسی ، بر عقیدت و خیر اندیشی نواب مستطاب ، اعتماد کلی دارند و رای مملکت پیرا ، چنین اقتضا فرموده که در هیچ وقت و هیچ باب ، از صواب دید ایشان ، تجاوز نرود و بی مصلحت آن عمدهٔ خوانین کاردان که محض دولت خواهی است ، مهمات تمشیت نیابد[4]- بنابران وجوه ، ترجیح عدم توجه شاهزادهٔ بلند قدر عالی مقدار بصوب برهانپور ، مستحسن و منظور افتاده ، عزیمت آن تازه نهال بوستان سلطنت و اقبال ، بدان طرف موقوف گشت و مقرر شد که آن قرهٔ باصرهٔ عظمت و اجلال ، از پاتهری بجانب پرنده دستوری دهند و لشکری که در رکاب نصرت قرین موجود است ، ملازم ایشان باشد و ازانجا که تشریف بردن موکب عالی بدولت آباد ملازم شده ، خود بدولت به اورنگ آباد رسیده و باستاله و دلاسا داری برج سلطنت پرداخته ، مترصد خبر باشند -

و بر تقدیری که ضروری شود و خبر صحت مزاج اقدس برسد ،

---

۱ - باران -
۲- مع -
۳ - 'مسطور' -
۴ - 'بیاید' -

بجناح استعجال در ضمان تائیدات ایزد متعال ، بسمت پرنده توجه نمایند و تا این مهم ، بعنوانی که ثانی الحال موجب اطمینان خاطر اولیای دولت تواند ، بحسن تدبیر آن ارسطو فرهنگ ، افلاطون منش ، صورت پذیر نگردد ، متوجه کارهای دیگر نشوند - امید که بزودی و خوبی این اندیشه بوقوع آید و معاملات آن طرف ، بر نهج مطلوب و مرغوب بانصرام برسد -

بشاهزادهٔ جوان بخت آنچه باید ، ارشاد خواهند فرمود - نهضت ایشان را ، بجانب پرنده بموجبی که مرقوم شده بود ، شهرت خواهند بخشید - میر غازی احمق کوته اندیش و برکارهٔ هیچ کاره ، بمعرض وعید و تهدید در آمده ، نوعی که باید ، متنبه گردیدن و موکلان شدید بر آنها و میر ابوالحسن گماشته شد تا چیزی بجای نتوانند نوشت - خبری که از نوشتهٔ آن دو کذاب شهرت گرفته ، حاشا که فروغی از صدق داشته باشد و او را کی صرفه می کند که نسبت بمنسوبان آن رفیع مکان ، باظهار این چنین امری ، راضی شود - مضامین مکتوب قاضی نظاما نیز ازان قبیل است - پسر برکاره و برکاره مخفی را ، امر فرمودند که از اردوی ظفر قرین اخراج کنند -

کیفیت مطالب نشان والا شان (ص : ۲۶۲ ب) که مطابق صوابدید ایشان ، بقاضی نظاما زینت صدور یافته ، متعاقب از نقل آن سمت وضوح خواهد گرفت و بکمترین اشاره رفت که با این نشان ، حسب الامری علیحده مشتمل بر مراتبی که موصل الیه را بمقتضای وقت بعمل باید آورد ، نوشته ارسال دارد و در استخبار و استکشاف حقایق اطراف و جوانب ، اهتمام بیش از سابق درکار است و تعین ڈک چوکی بطریق پسندیدهٔ که تجویز نموده اند مناسب ، بزودی پرتو توجه بر نصب آن خواهد افتاد -

نوشتجاتی که متواتر ، مصحوب جلوداران بسمت بنگاله و گجرات رفته ، جواب آن پرگاه برسد ، ایشان را نیز بر صورت مضمون آگاه خواهند فرمود - عریضهٔ که از گجرات رسیده بود ، نقل آن مرسل شده و کشتن علی نقی بتحقیق پیوسته ، لیکن منشاء این اراده ، توهم بلکه تیقن قصد فاسد اوست که حسب الاشارهٔ مهین پور خلافت ، در حق ولی نعمت خود اندیشیده بود و بر ایشان ظاهر شد - مدار او اتفاق دشمن قوی با صاحب

بنگاله و گجرات احتمال ندارد ـ

و سیادت و شجاعت مرتبت ، میر ملک حسین کوکه ، دیروز که چهار شنبه سلخ محرم بود ، با جمعی دستوری یافت که بپهاندیریه رسیده ، بضبط تمامی معابر و گذرهای دریای نربدا[1] قیام نماید و نوعی که باید بمراسم آن پرداخته ، اگر تواند ، از مردم کارآمدنی جمعیتی شایسته نگاهدارد و بزمینداران عمده از دیوکده و چانده نشانها بنفاذ پیوسته که آمادهٔ خدمت حضور گردیده ، در برهانپور منتظر دریافت ملازمت والا باشند ـ

اندیشهٔ امری که بعد از رسیدن جمعی که از بیجاپور رفته اند ، محتمل الوقوع است ، از دایرهٔ تجویز عمل دور اندیش بیرون نیست ـ اما غالباً کار از اینها گذشته ـ بالجمله چون اصلاح این مهم و ترتیب مقدمات استمالهٔ و تالیف بادنیاداران ، بخوی که شاید و خاطر خیر اندیش ایشان ، بحسب کاردانی و رسای و عاقبت بینی ازان جمع گردد ، در استحکام قواعد دولت ، دخلی تمام دارد و سرانجام کارهای دیگر نیز ، از لوازم وقت می نماید ـ

همگی سعی و جهد مصروف آن دارند که بعد از توجهٔ نواب شاهزادهٔ بلند قدر ، بزودی معاملات آنجا به نسق آید ـ نشان مرحمت عنوان که باخلعت خاصه و کمر خنجر مرصع ، باخلاص خان صادر گردیده ، بگرامی خدمت فرستاده ، خواهد شد تا بعنوانی که مناسب دانند ، باو برسانند ـ

برای محافظت اسباب سرکار آن رفیع مکان ، بامارت مرتبت محمد طاهر (ص : ۲۶۳ ل) تاکید شده که بتقصیر از خود راضی نگردد ـ افیال و اشیای که در بهیلسه است اگر مرضی باشد بمیر ملک حسین امر شود که ازانجا بسلامت ببرهانپور برساند و الا بالفعل کسی را ، در مالوه یا رای آن نیست که جرأت بارتکاب چنین کاری تواند کرد ـ زیاده چه تصدیع دهد ـ

—:o:—

۱ـ نربده

الف ص ۲۴

یہ خط پنج شنبہ غرۂ صفر سنہ ۱۰۶۸ ھ کے بعد کا یعنی (الف ص : ۲۳) سے پہلے کا ہے ۔ چونکہ آگرے سے جو خبریں پہنچ رہی ہیں ، ان میں بادشاہ کی بحالیٔ صحت کے بارے میں بالکل مایوسی معلوم ہوتی ہے، اس لیے اورنگ زیب کا میر جملہ کو یہی مشورہ ہے کہ بیجاپوریوں کے ساتھ جلد از جلد سمجھوتہ کر لیا جائے اور ان سے وعدہ کر لیا جائے کہ اورنگ زیب تخت حاصل کرنے کے بعد تمام قلعے واپس کر دے گا اور پیش کش کا مطالبہ بھی نہیں کرے گا ۔ حالات کی روز افزون نزاکت کے پیش نظر شہزادہ سلطان کو پرنده کی سمت روانہ نہیں کیا جا رہا ۔ اس وقت اورنگ زیب ہر صورت میں اپنی جمعیت کو ایک جگہ اکھٹا کرنا چاہتا ہے ۔ ادھر دارا شکوہ ان افسروں کے نام جو شاہی خدمت سے متعلق ہیں اور ابھی تک دکن سے آگرے کو روانہ نہیں ہوئے ، واپسی کے اصلی یا وضعی احکام برابر جاری کر رہا ہے ۔

بخان عظیم الشان معظم خان : بعد گذارش مراسم اخلاص ، مشہود خاطر عاطر می دارد ۔ عنایت نامۂ گرامی کہ شب سہ شنبہ ۲۸ محرام الحرام ، در جواب نوشتۂ حسب الامر مرقوم شدہ بود ، روز پنجشنبہ غرۂ شہر صفر ختم بالخیر و الظفر ، پرتو وصول انداختہ ، این خبر اندیش صمیمی را ، امتیاز فراوان بخشید و بعینہ از نظر انور قبلہ و کعبۂ دو جہانی مد ظلہ العالی گذشتہ ۔ مضامین صواب تبیین آن معلوم رایٔ خورشید ضیاء عالم آرایٔ گردید ۔ مکتوب قاضی نظاما نیز بشرف مطالعۂ والا رسید ۔

امر رفیع القدر بصدور پیوست کہ چون اخبار دربار دلالت صریح می کند برآنکہ کار از کار گذشتہ ، عنان اختیار بید اقتدار دیگری در آمدہ ، ہر گونہ ارادہ کہ بخاطر او راہ می یابد ، از پیش می برد و از زوال مرض و حصول صحت ، یاس تمام دست دادہ ، اصلا خلاف رایٔ او تصور نمی توانند نمود ، تا باظہار چہ رسد و نزدیک است کہ پیش از ظہور ما فی الضمیر و قصد این جانب ، چنانچہ تغیر صوبۂ گجرات را بخاطر آوردہ ، بفکر ضبط مالوہ بیفتد و بتقریب اشتغال بدین مہم کہ آنجا آن نوعی کہ قرار یافتہ بود ، بزبردستی و زور بازو ، از دایرۂ امکان بیرون است ۔

فرصت فوت شده ، استقلالی که هرگز مباد ، اورا در این طرف روی دهد و معاشاة او با برادران که بهیچ وجه ازو مطمئن نمی توانند شد ، احتمال ندارد ، هرگز بوقوع نخواهد آمد و علاج منحصر در این است که بی توقف بتهیاء این کار پرداخته آید .

بنابران آنچه در این باب بخاطر ملکوت ناظر پرتو انداخته بود ، بوجوه شتی انسب و اصوب می نمود . قبل ازین ، شب بیست و هشتم محرم الحرام مفصلاً قلمی شده . اکنون نیز نگارش می یابد که معاملهٔ بیجاپوریان بدین عنوان مشخص باید کرد که آواز توجه نواب شاهزاده جوان بخت و نهضت موکب عالی بصوب پرنده و آن حدود و امثال این مقدمات را دست آویز ساخته ، بوساطت اخلاص خان ، مقرر نمایند و آن همه ستیزه و کاوش که در باب پیشکش و تسلیم پرنده و ولایت متعلقه نظام الملک باشد ، بجهت امتثال احکام بارگاه معالی بود و اکنون که قضایای آنجا صورت دیگر گرفته . بخاطر ما چنان آمده و از خدمت عالی التماس می نمائیم که شما را چنانچه باوجود تاکید و قدغن که در باب استخلاص (ص : ۲۶۳ ب) قلاع از درگاه ، صادر می گشت بقبول مصالحه سرافراز ساخته اند . پیشکش و ولایت را نیز بخشیده ، بدین عنایت بی اندازه اختصاص فرمایند و تکلیف ادای مبلغ و تفویض قلاع و مملکتی که داخل مصالحه شده بود ، ننموده از روی تفضل ، معاف دارند ، مشروط با آنکه ، آنها نیز قدر این بنده نوازی و دستگیری که در مخیلهٔ آنها نمی گذشت دانسته بر عهد و پیمان مستقیم باشند از سر دعوی ظفر آباد و کلیان و مضافات آن در گذشته ، در هیچ وقتی از اوقات ، اندیشهٔ تعرض بران ننمایند باغوای[۱] کسی از راه نرفته ، طریق نزاع و نفاق نسپرند و از صمیم قلب غاشیهٔ دولت خواهی و خیر اندیشی را ، آرایش دوش خود ساخته ، ارتکاب خلاف عهود و مواثیق میان آمده ، جایز ندارند و بمقتضای حق شناسی ، بازای این مراحم و اشفاق نمایان هرچه خواهند و مناسب دانند ، از نقد و جواهر خواه افیال والا برسم نیاز بفرستند تا بیجاپوریان ممنون گردیده ، بلطایف الحیل روزگار نگذرانند و معامله آنجا

۱- یاسوای

که بعد شسیوع چنین اخبار اصلاح پذیر نیست ، بطول نه انجامیده ، قابوی سرانجام آنچه اهم است ، از دست نرود -

عزیمت شاهزادهٔ والا گهر بصوب برهانپور ، پس ازانکه خبر گذشتن امرا از آب نربدا رسیده باشد ، فی الواقعه نفعی ندارد و پیش از وصول نوشتهٔ سامی ، دستوری یافتن ایشان بدان جانب موقوف شده لیکن فرستادن آن رفیع قدر عالیمقدار بسمت پرنده نیز ، از مصلحت دور است چه لشکر آن قدر که برخی ازان بایشان تعین شود و پارهٔ در رکاب بسر برد ، کجا ست ؟ و جمعی که هستند ، چون احکام اصلی یا وضعی بآنها نوشته اند ،چنانچه از نقل عرایض وکیل که درین ولا رسیده بود هویدا خواهد گشت ، چه سان باختیار قرار اقامت و رفاقت می توانندداد و برتقدیری که این اندک مایهٔ مردم ، در خدمت شاهزاده بآن طرف بیایند و خواهیم که کام و ناکام هرکس را که ارادهٔ رفتن هندوستان نماید ، نگاهداریم ، بکدام جمعیت توانیم ، این مطلب را از قوه بفعل آورد و تعین نمودن آن والا گهر ، بی افواج لایق ، چه سود دارد و در صورتی که ایشان را بهر طریق بدان صوب رخصت نموده آید ، اثری که بران مترتب می تواند شد کدام است ؟

بهمه حال از تحصیل پیشکش و تلاش انتزاع ملک و ولایت ، دانسته اغماض باید نمود و بهمین مقدار که بحسن تدبیر خاطر ، از فساد و عناد آن ها متسلی گردد و قواعد عهد و پیمان استحکام یابد ، خورسند باشند و این معنی را (ص : ۲۶۴) کار دست بسته نمایان باید انگاشت و بی مکث و تاخیر ، این مدعیل را نوعی که از پیش رود ، صورتی بخشیده آمادهٔ مراجعت باید گشت وقت پرخاش و اشتلم نمانده ،

و این مراتب که مرقوم شده ، قریب الوقوع و باعث رفع تردد و نگرانی خاطر است و بالفعل هیچ شق اسلم و اصلح ازان نمی نماید که آن عمدهٔ دولت خواهان کاردان مطابق این رای صایب که فواید آن بسیار

۱- پرنده

است ، بعمل آورده کار را کوتاه کنند و در این چند روز بآئینی که مرضی است ، ازان طرف وا پرداخته خود را برسانند ۔

——:o:——

الف ص ۲۵

یہ خط ۹ صفر ۱۰۶۸ ھ کے بعد کا ہے ۔ اورنگ زیب نے میر جملہ کے اصرار پر شہزادہ سلطان کو لشکر کے ساتھ ۷ صفر کو قلعۂ پرندہ کی جانب روانہ کر دیا ہے ۔ اورنگ زیب گولکنڈہ کے حالات سے مطمئن نہیں لیکن قطب الملک کی استمالت کے لیے برابر کوشش کر رہا ہے ۔

بخان عظیم الشان معظم خان : بعد گزارش مراسم صدق اخلاص و خیر اندیشی ، مشهود خاطر عطوفت مآثر می دارد ، عنایت نامۂ نامی که چهار شنبه هشتم شهر حال ، مرقوم قلم التفات رقم شده بود ، روز جمعه نهم ماه ، پرتو وصول انداخته ، سرمایۂ امتیاز این مخلص بی اشتباه گردید و از نظر انور قبله و کعبۂ دو جهانی پیر و مرشد حقیقی مدظله العالی گذشته ، مضامین صواب تبئین آن بوضوح انجامید و از روی قدردانی جمیع مراتب را ، که باعث بر اظهار آن مخلص دولتخواهی بود و تصدیق فرموده ، بر اصابت رای گرامی تحسینها نمودند ۔ چنانچه این معنی را از مطاوی نشان عالی شان ، سراسر نگاشته کلک دربار هویدا ست ۔

بر ضمیر منیر مستور نماند که چون از گرامی مکاتیبی که در جواب نوشتجات حسب الامر مکرر باین مخلص نگارش یافته و آنچه بسیادت و شجاعت مآب شیخ میر طاهر ساخته بودند ، واضح گردید که صلاح و صوابدید ایشان چنان است که البته شاهزادۂ والا تبار ، بدان صوب متوجه شوند ۔ بنابران بجهت استرضای خاطر خیراندیش ایشان ، موانع را ، منظور نداشته ، هفتم ماه ، آن تازه نهال بوستان عظمت و اجلال را ، ببدرقۂ تائیدات الهی ، رخصت فرمودند ۔ ارادهای دور از کار قطب الملک و ملای نایتہ[1] امروزی

۱۔ ملا عبدالصمد سے مراد ہے جو غالباً نوایت قبیلہ سے تھا ۔ ممکن ہے یہ لفظ 'بے نہایت' ہو کیونکہ آگے کے ایک مکتوب میں ملا کو اسی صفت سے موصوف کیا گیا ہے ۔

نیست ـ این کوته اندیشان را کدام وقت چنین خیالات فاسد بخاطر نمی گذشت ؟ ایمن بودن ازین گروه بی شکوه چه احتمال دارد ؟ نوشتهٔ میر طاهر هرچند رکیک تر ازان ست که التفات بجواب آن نموده آید لیکن آن عمدهٔ امرایٔ رفیع مکان ، یقین که آن سفیهِ بی خرد را که از نادانی و حماقت ، قدم در این وادی گذاشته ، ریش خند خواهند کرد و آنچه مناسب باشد خواهند نوشت ـ

اقامت در ظفر آباد بعد از انکه نشانِ والا با ترجمهٔ نوشتهٔ وکیل در نلدرگ بدستِ بیجا پوریان افتاده بود ، فایده نداشت ـ اگر آدمی را بوقوعِ حوادثِ سابقه علم می بود (ص : ۲۶۴ ب) ، هیچ چیز خلافِ مراد و مرضی روی نمی داد ـ بهمه حال ـ مصرع :

در طریقت هرچه پیشِ سالک آید خیرِ او ست

در استمالهٔ و دلجویٔ امرایٔ دکن و تالیفِ قلوبِ سکنه و رعایا ، بهیچ وجه کوتاهی نرفته و درین باب بیش از مقدور سعی و توجه مبذول شده ـ هرگاه طباعِ اهلِ روزگار بکفرانِ نعمت و حق نشناسی مایل باشد چه توان کرد ـ بعد ازین نیز موافقِ آنچه بنویسند بعمل خواهد آمد ـ سواری که از بنگاله بحیدر آباد رسیده ، خره صفوبدین صوب شتافته ، تا حال بسعادتِ ملازمت فایز نگشته ـ بعد از انکه بیاید نقلِ نوشته بخدمتِ سامی فرستاده خواهد شد ـ در پزیرائی ملتمسات اخلاص خان ، هرچه بخاطرِ صواب اندیش برسد ، مستحسن خواهد بود ـ مقصود آنست که بهر عنوان ، این مطلب صورت بیابد و بتعویق نه انجامد ـ از هرکارهٔ نلدرگ وشولا پور ، اثری در اردوی ظفر قرین پیدا نیست ـ کشنا پنڈت را تهدیدِ بلیغ شده ـ شاید خلافِ دولتخواهی ازو سرنزند ـ قادر بیگ خلف الصدقِ خاندانِ سیادت و نقابت خانِ اقبال مند ، با نلوهٔ سر بمهر که همراه داشت ، بهان روز که رسیده بود ، رخصت یافته ، عازمِ آن طرف گردیده ـ یقین که برکیفیتِ مضامین اطلاع خواهید بخشید ـ نقل نشانی که پیش ازین بچند روز ، بقاضی نظاما صادر شده ، مرسل گشت ـ صورتِ مطالبِ عریضهٔ محمد امان که درین ولا رسیده بود ، از نقلِ آن ، سمتِ وضوح خواهد یافت ـ در جوابِ

آن چیزی نوشته نشده ـ بعد ازین نیز پرچه بنویسند ، ارسال داشته خواهد شد ـ

—:o:—

الف ص ۲۶

یه مکتوب (الف ص ـ ۲۵) سے پہلے کا ہے ـ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ میر جملہ کی رائے کے مطابق شہزادہ سلطان کو برہانپور بھیجنے کا ارادہ ملتوی کر دیا گیا ہے اور اس کے بجائے شہزادہ بیدار بخت ، کو بھیجا گیا ہے ـ اورنگ زیب کہتا ہے کہ اس نازک موقع پر وہ میر جملہ کی رائے کے سوا کسی اور کے مشورے پر بھروسہ نہیں کر سکتا ـ

بخان عظیم الشان معظم خان : بعد گذارش مراسم اخلاص ، مشهود خاطر عاطر نواب مستطاب رفیع جناب ، المستغنی عن الالقاب ، سلمه الله تعالیٰ و ابقاه می دارد ـ گرامی التفات نامه که اول روز جمعه نهم شهر حال ، نگاشته خامهٔ عطوفت شده بود ، با نوشتجات خلف الصدق دود مان سیادت و نقابت خان اقبال مند که قادر بیگ آورده ، روز مبارک دو شنبه دوازدهم در اثنای راه پرتو وصول انداخته ، مراد امتیاز ابن خیر اندیش صمیمی را ، سمت تزاید بخشید و از نظر انور صاحب و قبلهٔ جهانیان مدظله العالی گذشته ، صورت مضامین ظاهر شد ـ برای صواب نمای پوشیده نماند که چون مطالب عرضداشتی که قبل ازین بوالا درگاه ارسال داشته بودند و عنایت نامهٔ مفصل که باین حقیر قلمی گشته ، محض دولت خواهی و خیر اندیشی و پیش بینی و متضمن صلاح حال و مآل اولیای دولت روز افزون بود ، اذعان فرموده (ص : ۲۶۵ ا) تصویب نمودند و بعد اطلاع بران مراتب و انکشاف مقتضای رای رزین دقیقه یاب مصلحت بین ، ارادهٔ سرعت توجه بصوب برهانپور را ، که موجب آن پاس مراتب حزم و احتیاط است ، موقوف داشته ، نواب شاهزادهٔ بیدار بخت خجسته طالع را ، با جمعیتی که سرانجام آن در وقت می گنجد ،

رخصت فرموده ، گوش سعادت نیوش آن تازه نهال بوستان عظمت و جلال را ، در بر باب گران بار درر نصایح ساختند ـ

خلاصه اش آنکه چون بآن ملهم دولت و اقبال ، در جمیع مقدمات و تمامی مهمات ، اعتماد بر خلوص عقیدت و صدق اخلاص آن عمدهٔ خوانین زمان نموده ، رای خبرت آرای ایشان را ، بر سائر امرا ترجیح می داریم آن کامگار نامدار نیز ، در تمشیت این مهم ، از صواب دید ایشان ، بیرون نروند ـ مطالب مذکوره جز قبول و تحسین اگر جوابی می داشت ، نگارش آن بتعویق نمی افتاد ـ مکتوبی که هشتم ماه قلمی بود در جواب آن نشان عنایت عنوان صادر شده و بعض مقدمات بنیاز نامهٔ مخلص حواله رفته ـ لیکن چون آن نوشته را ، بتقریب آن که مسودهٔ خط میر منور نیز ، بسهو دران پیچیده شده ، باز پس طلبیده بودند ، مصحوب سواران سرکار که حملهٔ نشان والا اند نرسیده ، در این ولا بالفعل نشان قاضی نظاما و نقل عریضهٔ محمد امان و نوشتهٔ مرموز که با آن رقیمه بود و نوشتجات خان اقبال مند ارسال داشت ـ بقاضی موصی الیه اگر نشانی دیگر نیز باید نوشت ، اشاره فرمایند تا حکم گرفته ، مطابق آنچه اعلام بخشند ، مرقوم شود ـ در عنایت نامهٔ حال مندرج بود که جواب عریضهٔ خان اقبال مند و نوشتهٔ تعلیمی ، بنمطی که ارشاد فرمایند ، نگاشته خواهد شد ـ

بر زبان الهام بیان گذشت ، ''نقان را بحکمت آموزی حاجت نیست ـ هر چه بخاطر ایشان برسد ، موافق قوانین حکمت علمی بنویسند'' ـ در برابر عنایت پیشگاه خلافت و بنده نوازیها که بظهور آمده ، وظایف شکر و سپاس بتقدیم رسانیده ، شطری از حقیقت احوال بیجا پوریان مزور کوته اندیش نگاشتن اولی و در جواب حسب الامر پادشاهزادهٔ بلند قدر که کیفیت آن اتم ، بر ایشان هویداست ، مقدمات حکیمانه نوشتن و جزای دروغ بدروغ دادن اصوب می نماید ـ یقین که بمقتضای خرد دور اندیش و عقل خدا داد و مشورت رای خورشید ضیاء عمل فرموده ، هر چه درخور و سزا باشد ، خواهند نوشت ـ

مطاعا ، امید گاها ، مخدوما ! از بعض کلمات که در حین (ص : ۲۶۵

ب) اظهار عنایت بر زبان اعلیٰ حضرت گذشته ، استشمام برخی از اندیشهای فاسد که پیرامن خاطر جفا اندیش آن بدکیش می گردد ، نموده ، متحیر گشت که این قسم نوای خارج آهنگ با مقام تلطف و مرحمت چه نسبت دارد ـ غالباً معقول ساخته باشد که اگر برای خوب و حصول اطمینان ، چنین چیزی در حضور خان اقبال مند ، بر زبان اقدس بگذرد شاید ایشان بشنوند و افسوس او مؤثر گردد ـ مصرع :

زهی تصور باطل زهی خیال محال

حق تعالیٰ عواقب امور بخیر مقرون داشته ، شر اشرار را از اخیار بمحض عنایت خویش کفایت کناد ! در حضور خلیفه محمود مکرر بر زبان الهام بیان آوردند[1] که اگرچه می دانیم که او خود خواهد آمد ، اما معاملات کرناتک برهم خواهد خورد تلمیح بلک صریح است ـ گفتگوی بیجا پوریان و لطایف الحیل قلعه دار بمسامع علیه رسید ـ

نواب مستطاب سلامت ـ مآل این مهم بهان وقت که فرامین صادر شده ، و امرا ارادهٔ دربار پیش گرفتند معلوم بود که چیست ـ این گروه کم فرصت بی عاقبت ، این قسم منصوبه را از خدا می خواستند و ازین جاست که مکرراً مبالغه می رود که در بند صلاح این کار ، بعنوانی که مرضی است ، نباید بود که صورت پذیر نیست و فرصت را زیان دارد ـ انشاء الله تعالیٰ ، بعد رسیدن شاهزادهٔ والا تبار بنحوی که خاطر ازان طرف جمع شود ، تا آن رفیع مکان ، از سعادت ملازمت قبلهٔ جهانیان و مخلصان ، از دریافت خدمت ایشان ، کامیاب و مسرور گردند و اسباب دولت و اقبال بصلاح و صوابدید ایشان ، سرانجام بیابد ـ

نشان عالی شان ، مشتمل بر وعید و تهدید بلیغ بمیر احمد صادر خواهد شد که بقطب سمای سفاهت و بیخبری نموده ، او را از اندیشهٔ فساد و افساد باز آورد و از امرای پادشاهی که پادشاه بیگ خان در کرناٹک اند ـ جیش خان با بخت یار خان با دیگری که ایشان مناسب

---

۱ ـ آوردن ـ

دانسته ، تجویز کنند ، تا وقتیکه خواهند در آنجا باشند - هرکس مقرر سازند ، نشان بنام او نوشته ، بخدمت گرامی ارسال دارد - و نشانی که بنام شاه بیگ خان نیز صادر خواهد گشت که آنکس را مستقبال گردانیده در آنجا نگذارد و در پس دو روز اخباری متواتر از دربار رسیده بود ، با نشان والا فرستاده شد -

هرگاه حال برین منوال باشد ، هرگونه دست دهد ، باید از دیگر کارها وا پرداخت و بدانچه وقت اقتضا کند ، قیام نموده و لشکر را بقدر مکان توزک و آماده ساخت - زیاده (ص : ۲۶۶ ل) دراز نفسی شرط ادب نخواهد بود - عزت و دولت متصاعد و سعادت نشاتین میسر و محصل باد -

——:o:——

الف ص ۲۷

معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب نے ابوالفتح کو میر جملہ کے پاس بھیجا تھا - یہ خط واپس آکر لکھا گیا ہے - اس مکتوب کی تاریخ خان محمد وزیر بیجا پور کے قتل سے متعین ہو سکتی ہے - اس واقعے کا ذکر اس مکتوب میں موجود ہے - چونکہ محاصلات دکن زیادہ نہ تھے، اس لیے یہاں کے اخراجات کے لیے مالوہ اور گجرات کے خزانے سے رقم ملتی تھی - اورنگ زیب ان رقومات کو برہان پور میں جمع کر رہا ہے تاکہ جب اس کا لشکر آگرے کا رخ کرے تو کام آئیں -

بخان عظیم الشان معظم خان : بعد گزارش مراسم اخلاص ، مشهود خاطر سعادت تنویر می دارد که گرامی مفاوضات التفات آئین ، متواتر پرتو وصول انداخته موجب ازدیاد عزت می گردد و در جواب مطالب آنچه حسب الارشار کثیر البشارت باید نوشت صورت می یابد - اگر تاخیری رفته ، ازان جهت خواهد بود که ارسال نوشتجات حضور عالی ، بسامی خدمت بی تردد سواران سرکار میسر نیست -

المنته لله تعالیٰ که بیمن توجهات نواب کامیاب ، احوال بخیر است و ضعفی که از بیماری کلیان است و در نقاهت آن ، از گرامی خدمت وداع

شده بود ، بقوت مبدل گشته اکثر اوقات در بزم حضور پیر و مرشد حقیقی دو جهانی ، سعادت اندوز خدمت و حصول آمال و آمانی و ترقی درجات حال و منال آن مستخدم الاکابر ، مستدعی ـ حق تعالی سعادت دارین ، قرین روزگار فرخنده آثار ایشان کناد ـ

بر رای شریف پوشیده نماند که خلاصه مکتوب قاضی با نوشته ملابی نهایته که بیست و یکم صفر ، با عنایت نامه مرسل بود ، از نظر انور گذشت ـ امر فرمودند که ملای مزبور را ، بهتر از ایشان نمی شناسد و هیچ شک نیست ـ درانکه تحریک سلسله قبل خان متوفی که باوجود تنبیه و تهدید زندگانی بغفلت کرده ، بدفع دشمن نپرداخته ، مفت جان در باخت ، ازو بوده ، در صورت اعتبار و استقلال ، خبث طینت او شاید ظاهر تر شود و اگر نظر بروابط معرفتی قدیمه نموده ، جواب درخور و لایق باو بنویسند تا عیار نقد کار او پیدا گردد ، به از تغافل است ـ برگاه بخان محمد که از برای خاطر او آشنائیهای قدیم بتفاوت جایز شده بود ، درمیان نمانده باشد و او باوی گردیده ، باعتمادی که بر ایشان داشت ، در اخلاص زده ، اگر جواب نوشته شود قصوری ندارد ـ

نواب مستطاب سلامت ! اگرچه حقیقت قدوة النوایب ، مکرراً در خدمت شریف مذکور شده و مکر و تزویر و روباه بازی او مخفی نیست لیکن چون می خواهد که بامداد آن رفیع مکان ، اسباب استقلال خود را ، آماده کند ، بر تقدیری که از صدق و صفای او خاطر مطمئن توان ساخت ، بجهت پیش رفت کار و صلاح دولت ، دستگیری می توان کرد با منصوبه که روی نموده می توان ساخت ـ خون اسود اگر بناحق ریخته اند ، نخواهد خوابید و می تواند بود که بدین طریق ، معاملات آنجا بنحوی که مصلحت وقت باشد ، صورت (ص : ۲۶۶ ب) بیابد و لشکرها یک چندی بیاسایند ـ

اگرچه نواب خود این مراتب را بهتر از همگنان می دانند و دقایق کاردانی را از همه نیکو می شناسند ، لیکن مخلص را نیز این از راه خیراندیشی بخاطر رسید و گستاخی نموده نشان بنام جیش خان ، بمضمونی که اشاره

شده بود نوشته مرتب است و متعاقب یساولان ، جلد باو خواهند رسانید تا نزد قاضی برسد - با او همراه خواهند بود -

در باب ڈاکچوکی نوعی که خاطر عاطر ایشان می خواست توجه والا مبذول گردید و پروانچه که بلهسالیه راؤ مرقوم بود ، باو خواهد رسید - نشان قاضی نظاما که در راه بدست مخالفان افتاده ، بموصل الیه نرسیده ، نقل آن ارسال داشت اگر خواهند بآن را نزد قاضی بفرستند - نشان زمین انعام افضل چون منشی نه بود - بنابران نقل و حرکت از دفاتر ، زود تر ترتیب نتوانست یافت - روز تحریر که بیست و چهارم است ، برای مهر اوزک فرستاده پیادهٔ سرکار که او را بهمین تقریب نگاشته خواهد آورد -

مکتوب ملا و نوشتجات قاضی و عرایض خان اقبال مند که مصحوب سیادت و نجابت مرتبت شیخ میر ، بحضور رسیده بود ، حسب الامر با اخلاص نامه فرستاده ، در باب گماشتهای سرکارخانی که چهل هزار ابراهیمی با خود آورده اند و مردم شاهزاده مراد بخش آنها را ، از آمدن باین صوب مانع آمده ، نشان والا بمحمد شریف پسر اسلام خان مرحوم صادر شد که اگر تواند آنها را با روشن ضمیر که او نیز ببرهانپور آمده ، ازانجا بدرگاه می رود ، روانهٔ این حدود نماید - افیال و نقودی که با اسباب دیگر در بهله مانده ، اگر جماعه دار از ملازمان خود ، تعین نمایند تا بدان تقریب جمعیتی لایق فرستاده ، تمامی اشیا ببرهان پور آورده شود ، میسر است - اخبار بنگاله و گجرات ، از مطاوی نوشتجات وکیل که با نشان والا ست ، سمت وضوح خواهد گرفت - تا این زمان جواب مکاتبتی که بهر دو طرف رفته ، نرسیده و اثری از میر مرتضی پیدا نیست - شاید درین دو سه روز کسی بجانب گجرات رفته برسد و مکتوبی از بنگاله نیز - شهباز جانباز بسورت نرسیده عنان باز کشیده بود و جمعی را بشهر فرستاد - قریب هفت لک روپیه بر سکنه توجیه کرده و مبلغ ازان واصل نموده باقی را کتبه گرفته ، ثانی الحال پشیمان شده ، مردم را ، از غارت و تاراج شهر دو لخت

باز داشته ، بتازگی نیز ، از این جانب هر چه بایستی نوشت ، میر منور نگاشته ، بدست سواران جلد روان ساخته اند ۔ خبری که برسد بگرامی خدمت (ص : ۲۶۷ ا) خواهد نوشت ۔ عرضداشت محمد امان را که اشارتی بدان رفته بود ، بعینه فرستاده شد ۔

——:o:——

الف ص ۲۸

اس نازک دور میں خط و کتابت کے سلسلے کے ساتھ ساتھ زبانی پیام کے ذریعے بھی اطلاع دی جاتی تھی ۔ اس پر آشوب زمانے میں بعض مکتوب مخالفین کے ہاتھ پڑ جاتے تھے ۔ اس لیے زبانی پیغام کا ذریعہ زیادہ محفوظ تھا ۔ ایک مرتبہ بیجا پور کی فوج کے ہاتھ دربار کی ڈاک آ گئی تھی اور اصل حالات سے مطلع ہو کر انھوں نے سیاسی سودا بازی میں اپنے موقف کو مضبوط بنا لیا تھا ۔ شہزادۂ مراد نے خط کے ذریعے صوبۂ گجرات کی ہنگامی کیفیت کا حال لکھا ہے ۔ اس کے بارے میں میر جملہ کو اطلاع دیتا ہے کہ گجرات کے صوبائی صدر مقام احمد آباد اور اورنگ آباد کے مابین ڈاک چوکی کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے ۔ نیز اورنگ زیب کو اپنے وکیل دربار کے ذریعے دارا شکوہ کے اقدامات کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ، ان کے بارے میں بھی میر جملہ کو اطلاع دیتا ہے ۔

اورنگ زیب ابوالفتح کی زبانی یہ پیام دیتا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ میر جملہ دکن اسی لیے آیا ہے کہ اورنگ زیب کے مراتب کو بلند کرے اور ہم نے خود اس کی زبان سے سنا ہے کہ اس کی دلی تمنا ہے کہ اورنگ زیب تخت سلطنت پر متمکن ہو ۔ چونکہ حالات دن بدن نازک ہوتے جا رہے ہیں ، اس لیے میر جملہ کو چاہیے کہ وہ اورنگ آباد آ جائے ، تاکہ بدلتے ہوئے حالات میں فتنہ و فساد بھڑکنے سے پہلے انسدادی تدابیر کو عمل میں لایا جا سکے ۔

بخان عظیم الشان معظم خان : بعد گزارش مراسم اخلاص و خیر اندیشی ، مرفوع ضمیر منیر عطوفت تاثیر می دارد که در جواب عنایت نامجات گرامی که متواتر پرتو ورود انداخته ، آنچه بایستی نوشت

قبل ازین نگاشته ، مصحوب سیادت و نجابت مرتبت شیخ میر ارسال داشته و بعض مراتب را ، که اظهار بر ذمهٔ صدق عقیدت لازم می دانست ، بتقریر حیدر بیگ ، که از برهانپور مراجعت نموده ، بحسب اتفاق بدیدن این نیازمند آمده بود سپرده ـ امید که تا حال جمیع مقدمات ، مکشوف و معلوم شده باشد ـ

درین ولا پیر و مرشد حقیقی ، از روی کرامات ، بتسوید دو قطعه نشان والا شان بیک مضمون بنام قاضی نظاما و محمد امان امر فرموده بودند ـ حسب الاشاره ، آن گرامی امثله را با نقل یکی ازان که فی الحقیقت نقل هر دو است ، بسامی خدمت فرستاد ، تا بعد اطلاع بر کیفیت مضمون ، نشانها را مصحوب شتر سواری که می رسد ، ببیجا پور ارسال دارند و نقل نشان حبش خان که روان شده ، نیز مرسل گشت ، تا خاطر از رهگذر آگهی بر مطالب آن نگران نباشد ـ در باب پسر خواجه جوهر مل ، بموجب نوشتهٔ ایشان ، بعرض مبارک رسانیده نشان حسب الامر ، بنام امارت منزلت محمد صابر و عدل ، فوجدار سرای میر حاصل نمود و کس او را با نیل مقصود مرخص ساخت ـ

بر رای شریف مستور نماند که بیست و ششم شهر حال ، ملازم سرکار پادشاهزادهٔ کامگار و عریضهٔ ایشان رسید و از مطاوی نوشته بتحقیق پیوست که لشکر ایشان شهر و ولایت بندر سورت را ، بتصرف در آورده ، بمحاصرهٔ قلعهٔ آنجا اشتغال نموده ، بجد هرچه تمامتر در استخلاص آن می کوشند ـ حقیقت مضامین عریضه برسم اجمال آنکه ، ما بر عهد و وفا خود ثابت و استوار یم و در هر باب ، از صاحب و قبله ، امید لطف و مهربانی داریم ـ مصلحت آنست که تا مخالف قوت نگرفته و باستیلای عساکر دور و نزدیک پرداخته ، باتفاق همت بر دفع فتنه گماشته ، اورا فرصت نبایدداد ـ پیش ازانکه استقلالی که هرگز روزیش مباد ، پیدا کند متوجه باید شد و ما را هرگاه اشاره فرمایند ، بجای که مقرر شود ، رسیده دانند و ازین مقوله خبری چند که دلیل صدق اخلاص و رموخ وفاق تواند بود ، معروض داشته اند و ازین جانب نیز برطبق آن هرچه بایست ، نگارش یافته و بجهت طلب

گماشتهای سرکار عالی بالغه رفته و حسب الالتماس والا تبار ، مابین احمد آباد و اورنگ آباد سرانجام ڈاک چوکی شده تا اخبار متواتر برسد - دیگر از عرضداشت وکیل که بتازگی رسیده و ترجمهٔ آن نزد ایشان مرسل گشته ، بوضوح انجامیدکه تعین افواج بسمت بنگاله مقرر شده ، عنقریب این معنی ، از قوه بفعل خواهد آمد ، و همگی جهد مصروف آن ساخته اند که انفاس معدوده ، از حیات باقی است و برای پاس مراتب از هیچ طرف حرکتی خارج دایرهٔ ادب مریدی ، سرنزده - نوعی که بندوبست نمایندکه ثانی الحال آسیبی از کسی باو نرسد بلکه همه در ماندهٔ فکر کار خود گردیده ، چیزی را که بنام برده اند ، آندم تصور نکرده باشند -

اکنون شمه ازانچه در این وقت ، بر زبان مبارک قبله وکعبهٔ دو جهانی که جانهای مقبلان و سعادتمندان ، فدای راه حصول آمال ایشان باد ، گذشته بر می نگارد و از خدایتعالی شانه امید می دارد که آن سعید ازل و ابد را ، بمزید توفیق استرضای خاطر ملکوت ناظر این برگزیدهٔ درگاه خود که آسمان و ستاره را ، بکار سازی او می گرداند ، مختص داشته ، مخلصان و خیر اندیشان را ، از میامن مساعی جمیلهٔ ایشان ، آروی جاوید کرامت کناد -

اگرچه از بنده که بر حقیقت صدق عقیدت و صفای طویت نواب خدایگانی چنانچه باید آگهی یافته ، اگر عالم یک سوافتد ، اصلا از اعتقاد خود بر نمی گردد ، چه لایق که فضولی نماید و ماه را بکتان بیاراید - لیکن چون از آغاز گرامی خدمت گستاخ برآمده و بخیر اندیشی ایشان انگشت نماست ، می داند که از دراز نفسی من غباری بر آئنهٔ خاطر شریف نمی نشیند - آمدم بر سر مدعا نویسی :

نواب کامیاب سلامت ! قبله و کعبهٔ عالمیان می فرمایند که ما را یقین حاصل شده که آن عمدة الخوانین را ، از آمدن بهندوستان ، غرضی جز این نبوده و نیست که مراتب شوکت و قدرت ما بیفزاید و بمطلبی که همم خیر اندیشان و دولتخواهان متوجهٔ آنست ، فایز گردیده و کامروا شویم -

چنانچه بکرات مرات از زبان ایشان بگوش سعادت نیوش خود شنیده ایم

که زندگی را محض بواسطهٔ آن می خواهیم که صاحب جهان بان را ، بر سریر سلطنت ببینم و تا این مقصد اقصیٰ از مکمن غیب بمنصهٔ شهود جلوه گر شود ، بجان و مال مضایقه روا نمی دارم و الحق آنچه در این چند گاه ، در دربار و چه بعد ازان مشاهده نموده شد ، برهانیست ساطع و دلیلی ست قاطع ، بر ثبوت این دعویٰ و صدق این مدعا - پس در این ایام که هنگام حصول این آرزو تمنای ایشان است (ص : ۲۶۸ ل) باید که نوعی باظهار آثار یکجهتی و یکتا دلی بپردازند که باوجود ایشان ، در سرانجام اسباب این کار بدیگری محتاج نشویم و از جمعی که بسبب پاس خاطر صلاح اندیش آن رفیع مکان ، از ما منحرف گردیده اند ازو بی نیاز و مستغنی باشم تا بر عالمیان هویدا شود که پایهٔ عزت و حمیت و حق شناسی و محبت و یکرنگی ایشان تا کجا ست و چون بی اتفاق و صوابدید چنان دوست بی ریا و مخلص تمام وفا دست ما بکاری نمی رسد - هرچه زود تر ، بعنوان پسندیده کار خود را ، از غوغای نا صفاء زاغان سیاه ظاهر و باطن وا پرداخته ، بحضور ما بیایند که بصلاح ایشان ، در انتظام مهام جهانبانی شروع نموده ، بتهیاء مصالح مشغول گردیم و تا آنزمان نیز باوضاع و اطراف و جوانب نظر[1] کرده ، آنچه ضمیر کثیر الضیاء ایشان در این باب اقتضا نماید پی هم بنویسند که مطابق آن بعمل آورده ، منتظر وصول مسرت حصول ایشان باشیم و پیش ازانکه غبار فتنه بلند شود و فرصت از دست رود ، بدانچه بیم است بپردازیم و از برادر دومین و چار مین جمع سازیم ، که خدانخواسته، مبادا آسیبی بانها برسد -

امید که جواب این مراتب را بنمطی مستحسن ، باین اقل الخلص قدراً و اکثرهم اعتقاداً اقل می فرمایند ، تا بعرض اشرف رسانیده ، ابواب بهجت و شادمانی، بر روی روز گار خود بکشاید و از تردد و تفرقه برآید -

—:o:—

۱- لفظ 'نظر' رہ گیا ہے -

حاجی محمد سعید و واحد من‌الامرای وغیره

الف ط ۱

یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب دارا شکوہ آوارۂ دشت ادبار ہو چکا تھا اور شاہ شجاع کو بھی شکست فاش ہوچکی تھی۔ ابوالفتح حاجی محمد سعید کو جنگ برادران کی ایک مختصر روئداد پیش کرتا ہے۔ اگرچہ شاہی افواج دارا شکوہ کا تعاقب کر رہی ہیں لیکن وہ ابھی تک گرفتار نہیں کیا جا سکا۔

رفعت و عوالی دستگاہ، حاجی الحرمین الشریفین، حاجی محمد سعیدرا، بعد از دعای خیر افزا، اعزآنها، آنکہ مکتوب آن مخلص، در حینی کہ مہمات این حدود، بعون رب ودود، بر وفق خواہش خیر اندیشان، صورت یافتہ، وصول اخبار بہجت آثار آن دیار، مطمح نظر بود، رسیدہ، اطلاع بر مضامین آن، خاطر را، مسرت بی اندازہ بخشید و آنچہ از کیفیت گرامی مفاوضہ نواب مستطاب ممالک مدار، المستغنی عن الالقاب، کہ از اتحاد و یگانگی باین جانب ارسال داشتہ بودند، مرقوم نمودہ، بوضوح انجامیدہ۔

پوشیدہ نماند کہ محبت و اخلاص این خیر خواہ خلق اللہ، نسبت بآن عالیجاہ معانی پناہ، نہ ازان قبیل است کہ بپاس مراسم متعارفہ نپرداختہ، در نگارش جواب سامی صحیفہ ایشان، کوتاہی روا توان داشت۔ ازانجا کہ نوشتہ مزبور، براہ بندر وایل کہ مفاضات ولایت بیجاپور است، مرسل بود و دران آوان، افواج قاہرۂ بادشاہی، بسرکردگی کہ این نیازمند درگاہ الہی، تسخیر بیجاپور را، وجہ قصد ساختہ، دران باب جد موفور می نمود (ص: ۲۶۸ ب) غالباً قاصدان را از بندر مذکور بیجاپور بردہ

باشند و نوشتجات از میان رفته ، مطالعهٔ آن میسر نگردیده و الا چگونه ، در مراعات شیوهٔ مرضیهٔ ارسال رسایل اغماض می رفت ـ

اکنون شطری از سوانح مجدده بعنوانی که سررشتهٔ مدعیل از فحوای آن بدست توان آورد قلمی می گردد و تفصیل این اجمال بدین منوال است که چون ذات مقدس اعلیحضرت خلافت منزلت ظل سبحانی را از قضای آسمانی ، عارضهٔ صعب روی نموده ، مزاج وهاج از مرکز اعتدال انحراف ورزیده و اشتهار این مقدمه ، موجب وحشت صغار وکبار گشته و در عرصهٔ عموم بلاد ممالک ، غبار شورش و آشوب بلند شده ، فتور تمام باوضاع خواص و عوام راه یافت و پادشاهزادهٔ کلان که همواره در انتهاز چنین فرصتی می بود ، وقت را مغتنم دانسته ، زمام مهام سلطنت را ، بقبضهٔ اختیار و اقتدار خویش در آورد و بترویج آئین هنود و کفار و احیای رسوم ذمیمهٔ فجار و اشرار پرداخته ، در تحریف دین مبین و تزئیف[1] شرع رسول امین علیه و علیل آله من الصلواة اتمها و من التحیات اعمها غایت جهد مبذول می داشت و خبث طینت او بر ملا افتاده ، عالم را ظلمت جور و عدوان آن بدکیش فروگرفت و بر زمت همت هر کس که دین دامن گیر او بود ، لازم گردید که بقصد احراز مثوبات اخروی در مقام دفع و استیصال آن نکوهیده خصال ، ثبات قدم ورزیده، در اعلای اعلام اسلام بکوشد ـ

بنابران گیهان خدیو دین پرور ، سکندر شکوه ، فریدون فر منتخب مجموعهٔ قضا و قدر ، مقدمهٔ جنود فتح و ظفر ، جم جاه ، فلک بارگاه ، خورشیدکلاه ، مظهر قدرت الهی ، مورد کرامت نامتناهی ، مبدع قوانین جهان بانی ، مخترع قواعد کشور ستانی ، پاسبان دولت و دین ، نگاهبان تخت و نگین ، مشید بنیان سلطنت و خلافت ، ممهد ارکان نصفت و عدالت ، درة التاج افسر و اورنگ ، واسطة العقد دانش و فرهنگ ، متع الله تعالیل المسلمین بطول بقائه که از ابتدای طلوع آفتاب شوکت و بختیاری و سطوع تباشیر صبح عظمت و کامگاری ، همگی همت والا نهمت آن مطرح

۱- ترئیف

تائیدات یزدانی ، بر نظم مصالح ملک و ملت و محو مآثر بدعت و ضلالت و ترفیه کافه رعایا و عامه برایا مصروف است - خاطر دریا مقاطر از بندوبست مملکت دکن (ص : ۲۶۹ ل) و تنبیه و تادیب دنیاداران آنجا که دو سال علی التواتر والاتصال بدان اشتغال داشته وا پرداخته ، باعتقاد توفیقات ازلی ، عنان یکران عزیمت را ، بصوب مقصود منعطف ساختند و در ساعت فیض اشاعت ، از مقر سلطنت نهضت فرموده ، باعانت سفائن حفظ و حراست ایزدی از دریای نربده عبور نمودند و پس از طی مراحل و قطع منازل ، در حوالی او جین ، همین دارالملک ولایت مالوه ، پرتو توجه ، برمدافع افواج نکبت آثار آن دشمن دین سید الابرار که بپا سلیقی[1] مهاراجه جسونت سنگهه و دیگر سران و نامداران تعین شده ، دران حدود باندیشهای لا طائل ، اسباب وبال و نکال خویش آماده می ساختند ، انداخته ، بیست و دویم شهر رجب المرجب ، هنگام رزم و پیکار بیاراستند و قریب هشت هزار سوار خونخوار را ، با معظم سرداران از هندو مسلمان، ببادیه فنا فرستاده ، مظفر و منصور گردیدند -

و ازآنجا که شاهباز بلند پرواز همت کشور کشا ، صید دیگر در نظر داشت ، رایات فیروزی آیات ، بی توقف ازان نواحی ، بسمت اکبر آباد ، سمت ارتفاع یافت و هفتم رمضان المبارک با پادشاهزاده بی شکوه که از استماع طنطنه نهضت موکب نصرت قران ، از خواب غفلت بیدار شده ، لشکری انبوه که عدد آن از هفتاد هزار سوار جرار متجاوز بود و توپخانه بسیار و فیلان جنگی بیشمار مهیا نموده ، بعزم رزم در هفت کروهی بلدهٔ مذکوره ، صف آرا گشته بود ، مقابله دست داده بعد از کشش و کوشش فراوان ، نسیم ظفر بر پرچم اعلام وافراالاحتشام مجاهدان اسلام وزیده ، اعدای دین ، مخذول و منکوب گردیدند و گروهی از سرداران نامور مثل رستم خان بهادر و راؤ ستر سال و روپ سنگهه راٹهور با ده هزار سوار رهگرای بادیه نیستی شده - تمامی هنگامه غنیم از توپ خانه و فیل خانه و خزانه

۱- معنی مدد پاشنه کوب

بباد تاراج بر رفته ، غنایم موفوره ، فتوح غازیان گشت و ملحد بی شکوه ، رو از میدان محاربه برتافته ، پشت هزیمت بنموده ، باقیة السیف آوارهٔ تیه ناکامی گردیده ، بحالی که تخیل آن نکرده بود ، بصوب پنجاب شتافت و موکب معلی تا ملتان تعاقب آن سرگشتهٔ صحرای ادبار و خذلان نموده و خاطر ازین مهم وا پرداخته ، بدارالخلافهٔ شاهجهان آباد معاودت فرموده ـ

چون بادشاه زادهٔ شجاع بعد ازان که از پسر بی شکوه شکست رسوای یافته (ص : ۲۶۹ ب) با قبح وجهی منهزم شده بود ، قدر عافیت ندانسته ، باغوای کوته اندیشان بی خرد ، خواهش آن نمود که قدم جرأت از حد خویش فرا ترگذاشته ، دست تعرض ، بولایتی که تعلق بدو نداشت ، درازکند و بدین ارادهٔ باصواب[1] ، قریب سی هزار سوار فراهم با توپخانه و فیلخانهٔ بسیار ، از آب گنگ عبور نموده ـ لهذا تنبیه آن مغرور بی عاقبت نصب العین قصد والا گردیده ـ در ساعت مسعود و زمان محمود ، الویهٔ ظفر پیرایه ، بدان طرف زینت ارتفاع گرفت و هشتم شهر ربیع الثانی ، آن حق نشناس هم بذل ادبار گرفتار آمده ـ چهار پنج هزار سوار بکشتن و بنگاه و اسباب سایر تجمل را ، بغارت داده باجهان جهان حسرت و حرمان ، راه فرار پیموده و قلعهٔ اله آباد که در حصانت و متانت ، مشهور و معروف است ، بحیطهٔ تصرف در آمده و بعون عنایت الهی ، ساحت ممالک محروسهٔ پادشاهی ، از خاشاک وجود معاندان پاک گردیده ، کار ملک و ملت رونقی تازه پذیرفت ـ

آن خیر اندیش ، بر حقیقت ماجری ، آگاه شده ، این مراتب ، در حضور نواب ممالک مدار ، مذکور سازد و ازین جانب ، بدین آئین پاسخ گذار شود که اگرچه باوجود روابط محبت و ولا که از قدیم فی مابین این دو خاندان عظیم الشان ثابت و متحقق است ، چندگاه بسبب وقوع بعض امور و شورش افزای و فتنه پردازی بی شکوه ، گرد کدورتی بر سرایای ضمایر طرفین نشسته بود و ابواب ارسال رسل و رسایل مسدود گشته لیکن

۱- صواب

چون در اینولا مادهٔ فساد و عناد متحتم شده ، بخت و دولت و سلطنت وسعت آبادِ ہندوستان ، بوجود فایض الجودِ چنین صاحبِ اقبال زیب و زینت یافته ، اگر اظہارِ مراسمِ تہنیت را تقریب ساخته ، سلسلهٔ وداد را بحرکت آرد ، پسندیده خواہد بود ۔ ہر آئنه مبانیٔ وفاق ، استحکامِ جدید یافته ، موجبِ ازدیادِ موادِ استظہار و اعتقادِ جانبین خواہد گشت ۔

شرحِ دستخطِ خاص

حکمِ جہان مطاعِ آفتاب شعاع ، عزِ ورود می یابد که آن زبدهٔ دولتخواہان ، بموجبِ مسطورِ این فرمانِ لازم الاذعان ، عمل نموده ، نیکو خدمتی و حق شناسی را ، گزین وسیلهٔ ارتقایٔ مدارجِ خویش شناسند و بر جادهٔ صدق و راستی مستقیم بوده ، ازان منہجِ قویم انحراف روا ندارد ۔ بعد تحریرِ این منشورِ لامع النور ، مبشرانِ اقبال مژده رسانیدند که ملحدِ بی شکوه از استماعِ طنطنهٔ نہضتِ رایاتِ فیروزی آیات (ص : ۲۷۰ ل) ، بمجردِ عبورِ افواجِ قاہره که برسمِ منقلای تعین شدند ، از دریای ستلج دل پای داده و تاب توقف در لاہور نیاورده ، راہِ گریز پیش گرفت و بحالتی که راندہایٔ درگاہِ ایزدی را درخور و سزا باشد ، با جہان حسرت و ناکامی بصوب تہته آواره گردیده ، فالحمد لله علیٰ ذالک ۔ اکنون افواجِ نصرت امتزاج ، سر بدنبالِ او دارند ، تا دستگیر شود یا از فضای ممالکِ محروسه بدر رود و موکبِ نصرت قرین ، بفتوحات و تائیدات نا محصور ، عنقریب ازین سمت ، بمستقرالخلافتِ اکبر آباد نہضت خواہد نمود ۔

——:o:——

الف ط ۲

یہ خط کسی امیر کے نام ہے ۔ ابوالفتح نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا ہے اور اپنے وطن میں اقامت پذیر ہو گیا ہے ۔ اس سے پہلے ایک مکتوب میں وہ اپنی تنخواہِ جاگیر کے بارے میں اس امیر کو لکھ چکا ہے ۔ یہ امیر شاہی جشن میں حاضر ہونے کے لیے شاہ جہان آباد پہنچ رہا ہے ۔ ابوالفتح درخواست کرتا ہے کہ امیر مذکور بادشاہ کے ساتھ ملاقات کے بعد اسے بھی کیفیتِ ملاقات کے

بارے میں اطلاع دے ۔ تخت نشینی کا دربار وقتی طور پر تو یکم ذی قعدہ ۱۰۶۸ھ کو دہلی میں منعقد کیا گیا تھا ، لیکن باقاعدہ جشن جلوس ۴ رمضان ۱۰۶۹ھ کو دہلی میں ہوا ۔

بواحد من الامراء العظام[1] : مہجور آرزومند دیدار فایض الانوار ، پس از ابراز لوازم عقیدت و تقدیم مراسم عبودیت ، با جہان جہان شوق ملازمت وافی مسرت کہ منتہای آمال دور ماندہا ست ، بموقف عرض می رساند کہ این سرگردان تیہ حرمان ، قبل ازین عرضداشتی محتوی بر کیفیت وصول بوطن و دیگر حقایق کلی و جزوی نگاشتہ ، مصحوب قاصدی کہ بصوب دارالخلافت روان بود ارسال داشتہ ۔ امید کہ از فیض نظر کیمیا اثر ، بہرہ ور گردیدہ ، مطالب معروضہ پیرایہ وضوح یافتہ باشد ۔

قبلہ گاہ قدردان سلامت ! ازان باز کہ این مہجور از سعادت حضور لازم السرور درماندہ ، قادر غیب دان گواہ حال کہ بار غم حرمان با پیکر جان ناتوان او چہ کردہ و شدت آلام بحران ، کار دل نگرانش را ، بکجا رسانیدہ ؟ سیما از عدم وصول اخبار فرحت آثار کہ مشعر از مژدۂ سلامت ذات قدسی صفات آن کعبۂ حاجات و متضمن نوید حصول مقاصد و مرادات تواند بود ، آن قدر تفرقہ و نگرانی روی دادہ کہ بشرح راست نیاید و در حوصلۂ بیان نگنجد ۔

امید چنانست کہ این اسیر زندان خوبت[2] را ، گاہ گاہی بارسال قدسی صحایف روح افزا کہ در عالم تنہای ، نعم البدل ایام حضور تواند شد ، سرافراز می فرمودہ باشند ، تا سر رشتۂ جمعیت بچنگ آمدہ ، عنان اصطبار بکلی از قبضۂ اختیار بدر نرود و بر حقایق آن صوب با صواب اطلاع حاصل شدہ ، خاطر انتظار ، قرین باطمینان می گرائیدہ باشد ۔

کیفیت تنخواہ جاگیر را پیش ازین مفصل معروض داشتہ ، بندہ درین

---

۱ - لامرای العظام ۔
۲ - معنی زبان کاری ۔

چند روز ، عازم آن سمت خواهد شد و بعد ازان هر چه روی دهد بگرامی خدمت خواهد نگاشت ۔

در این ولا از زبان قاصدانی که از دارالخلافه آمدند ، چنین ظاهر شد که آن قبلهٔ آمال و آمانی برسه منزلی شاهجهان آباد نزول اقبال فرموده ، قرین گوناگون جمعیت و خرمی (ص : ۲۷۰ ب) ، متوجه ادراک شرف ملازمت حضرت جهان بانی بودند ۔ برین قیاس یقین که در جشن این روز جهان افروز ، بعز ملازمت پیر و مرشد حقیقی مستسعد گشته ، مورد عنایات و تلطفات شده باشند و جمیع مطالب ، بر وفق خواهش خاطر فیاض ، صورت انجام پذیرفته ، شاهد مراد بهترین کیفیتی ، مجلوه در آمده باشد ۔ رجا که این مهجور مستهام را ، بر کیفیت آنچه بعد از حصول این دولت عظمیٰ و ظهور تفقدات پیشگاه خلافت کبریٰ روی نموده باشد ، آگهی بخشد ، تا خاطر وحشت قرین تسکین پذیرد و دلهای غمگین ، از مطالعهٔ آن نوید سراسر امید ، جمعیتی فراوان حاصل کند ۔ ظل ظلیل عاطفت و التفات ، ابد التظلیل باد !

—:o:—

الف ط ۳

مکتوب الیه کے القابات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سادات میں سے ہے ۔ اس خط میں مکتوب کی وصولی کا ذکر ہے ۔

بواحد من الامراء العظام : همواره مراتب دولت و اقبال و مصاعد تهنیت و اجلال بندگان نواب مستطاب ، معلمی القاب ، مرتضوی انتساب ، عالمیان مآب کامران کامیاب ، ملجاء و معاذ متوسلان ، قبله و کعبهٔ حاجات جهانیان ، صاحب مهربان ، مد ظله الظلیل ، در تضاعف و تصاعد باد ۔

بعد از ادای مراسم اخلاص و خیر اندیشی مشهود می دارد ، شرفنامهٔ سعادت افزا که در این آوان میمنت اقتران ، از راه عنایت

فراوان و احسان بی پایان ، در جواب نیازمجات این عقیدت نشان ، عز ایراد پذیرفته بود ، در عین انتظاری پرتو ورود انداخته ، باعث جمعیت و افتخار و مزید عزت و اعتبار این نیازمند سراپا انکسار گردید ـ در برابر این همه تفضلات و تفقدات که شامل حال عقیدت گزین ذره مثال است ، زبان قاصر البیان را در مقام عجز قصور یافته ، لاچار بدعای ازدیاد مراتب عمر و دولت و علو درجات جاه و جلال نواب قبله مرتبت پرداخت ـ الله تبارک و تعالیٰ ، سایهٔ بلند آفتاب پیرایه را ، بر مفارق مخلصان صمیمی ، ممدود و مبسوط داراد ، الی یوم التناد !

—:o:—

الف ط ۴

یہ خط ایک امیر سلطنت کے نام ہے ۔ لکھتا ہے کہ امید ہے آپ کی توجہ سے مجھے ورطۂ پریشانی سے نجات ملے گی ۔

بواحد من الامراء العظام : نواب صاحب مهربان قدردان سلامت ـ ازانجا که اینحقوق پریشان ، بمقتضای مساعدت بخت و یاوری طالع ، بامید حصول امانی و آمال و وفور مقاصد و متمنیات ، از دست برد حوادث روزگار و تصاریف لیل و نهار ، بدرگاه عالی ، که مامن امن و سلامت ، پناه برده ، دست بد امن باریافتهای حضور لامع النور درزده اند ـ

بنابران ، عنایات و توجهات نواب صاحب و قبلهٔ حاجات در خویش و بیگانه ، افتخار و امتیاز ، بیش از حد و عدد انداخته ، بشرف قبول ملتمسات و متمنیات ، (ص : ۲۷۱ ا) شهرهٔ آفاق گردیده اند ـ لهذا امیدواری از میامن افضال و عنایات ایزد متعال ، آست که بنیروی اقبال عدو مال نواب قبلهٔ امانی و آمال ، زبن ورطهٔ تحیر و پریشانی نجات و خلاص یافته ، عنقریب بساحل مراد و مقصود برسد ـ هر آئنه این معنی ، عند الله ماجور و عندالناس مشکور خواهد بود ـ

—:o:—

الف ط ۵

یہ خط کسی دوست کے نام ہے جو دعا پر مشتمل ہے ۔

بواحدٍ من الاحباء : بحمد اللہ کہ مصالحہ متضمنِ مصالحِ جمہورِ انام و موافقِ خاص و عام وجود گرفت ۔ ہمتِ درویشان کہ شجرہ ایست بغایت مثمر ، عاقبت الامر ثمرہ دارد و دعایٔ پاکیزہ درونان سحابیست ممطر ، در آخرِ کار اثرِ رحمت ظاہر گرداند ازین مژدۂ دلکشا و نویدِ راحت افزا ۔ بیت :

جان خورم و تازہ گشت و دل شاد

یا رب کہ ہمیشہ این چنین باد !

——:o:——

الف ط ۶

یہ خط بھی ایک دوست کے نام ہے ۔ اُس کا یہ شفیق دوست دربار میں ہے ۔ ابوالفتح نے ایک عرضداشت بادشاہ کو بھیجی تھی جس کا اُسے کوئی جواب نہیں ملا ۔ اس پر ابوالفتح خود دہلی پہنچا ہے اور بادشاہ کی ملاقات کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے ۔ لکھتا ہے کہ میری یہ درخواست بادشاہ کی خدمت میں پہنچا دی جائے ۔

یکی از احباء مشفق : مہربانا ، مشفقا ! در عذرِ تقصیر خدمتِ کثیر البرکت چہ معروض دارد ۔ بیت !

ما شرمسار ماندہ ز تقصیرہای خویش

لطفِ تو خود نمی‌نگرد خوب وزشتِ ما

حقا کہ مجازاتِ تلطفات و التفاتِ آن فاتحِ معضلات[۱] و کاشفِ مشکلات خبر بتقصیر از جانبِ این فقیر ، صورت نہ بستہ بیت :

۱۔ مفضلات ۔

گر ما مقصریم ترا رحمت بسی است
در پیش لطف تو چه نماید گناه ما ؟

بیت :

گداختیم که در عشق بی عیار نباشیم
شدیم آب که بر خاطری[1] غبار نباشیم

مراتب دولت و عزت آن زینت افزائی انجمن صفوت و سیادت ، پیوسته در تصاعد باد - پس از طئ وادی اشتیاق ، مشهود خاطر گرامی می دارد که چون این حقیر کثیر التقصیر ، در این وقت بدلالت سعادت ، توفیق لدامت و انابت یافته ، امیدوار است که من بعد از تسویلات نفس اماره مصئون بوده ، پیرامن خلاف[2] او امر و نواهی نگردد و در استرضائی خاطر ملکوت ناظر اعلیحضرت ظل سبحانی که بی طاعت یزدانی و ذریعهٔ وصول ، بسعادت دو جهانی باقصی الغایت کو شیده ، خسرالدنیا والاخره نباشد و جواب عریضه که در این باب بجناب خلافت مآب ارسال داشته بود ، از نارسای بخت ، صورت ظهور صدور نگرفته ، اظهار این داعیهٔ دولت افزا گریبان جان می تافت و استیلای آرزوی آستان بوس معلیٰ دامن گیر گشته ، دل را بی آرام می داشت -

بنابران جبین عقیدت را که عمری از گرد آستان اقبال پاسبان ، نقش قبول داشت ، بیش ازین غرق عرق خجلت نه پسندیده و تاب زیاده محرومی (ص : ۲۷۱ ب) نیاورده ، با جهان جهان شرمساری و امیدواری ، عزیمت درگاه آسمان جاه عالمیان پناه نموده و جمعهٔ نهم ماه ، بظاهر دارالخلافه رسیده ، از سواد آن خیرالبلاد ، دیدهٔ جان را نور و سرور بخشیده - از آنجا که دراین مرتبه ، جز تحصیل خشنودی و رضامندی پیر و مرشد حقیقی که سرمایهٔ جمعیت و پیرایهٔ احسن عاقبت است ، آرزوی ندارد

۱- خاطر -
۲ - خلافت.

و ہمگی مطالب و مقاصدِ دینی و دنیوی را ، فرعِ اصولِ آن سعادتِ عظمیٰ می شمارد و بکرمِ عمیمِ حضرتِ کریم امیدِ واثق است کہ بنویدِ عفوِ جرایمِ گذشتہ مستبشر گشتہ ، اجازتِ دریافتِ شرفِ ملازمتِ اقدس بیابد و در معرضِ بازخواستِ ہفوات در نماندہ ، از عنایتِ پیشگاہِ خلافت آبروی تازہ حاصل نماید - بیت :

لطفِ بی پایان مگر گردد شفاعت خواہِ من
ورنہ تقصیرات را امیدِ بخشایش کجاست

توقع از محبتِ بی ریای آن نقاوۂ خاندانِ اعتلا چنان است کہ این ملتمس در ہنگامِ مناسب ، بمسامعِ جاہ و جلال برسد - بیت :

تو روی آئنہ و ما قفای آئنہ ایم
چنانکہ از تو بد ، از ما نکو نمی آید

——:o:——

الف ط ۷

ابوالفتح کی عمر ۳۶ سال کی ہوگئی ہے ، اس کی خواہش ہے کہ وہ شاہی ملازمت سے استعفیٰ دے کر باقی زندگی درویشی اور تجرد میں گزارے - وہ مکتوب الیہ کو درخواست کرتا ہے کہ اس کی التماس کو بادشاہ کے گوش گزار کر دے - ابوالفتح نے اپنا استعفیٰ چالیس سال کی عمر میں دیا تھا اور وہ سنۂ عالمگیری کے دوسرے سال ملازمت سے سبکدوش ہوا تھا - اس حساب سے یہ خط ۶۷-۱۰۶۶ھ کا ہے -

بواحدٍ من الامراءِ العظام :

داد وستدِ زمانہ بی غوغا نیست
دیگر ما را دماغِ این سودا نیست

تا چند غبارِ کوچها بنشاند
این قطرهٔ ابروی ما دریا نیست

همواره وجودِ شریفِ آن خلاصهٔ ولایت مآل ، زینت افزایِ انجمنِ رفعت و اقبال ، باد ـ بعد تبلیغ دعواتِ وافیات ، متصدع می گردد که اگرچه بمقتضای سنت قدیمهٔ ایزدِ جهانیانِ جان آفرین که جمیع ذراتِ وُجود ، از خوانِ آلایَ بی منتهای او ، بهره مند و با نصیب اند ، نوعِ انسان را ، در نشاء تعلق ، اسبابِ عیش بی کسب و تردد میسر نیست و ازینجاست که هر صنفی ، از اصنافِ انام ، علی مراتبهم ، بکسی پیش گرفته و چشم از حسن و قبحِ آن پوشیده ، در تحصیلِ مایحتاجِ امرِ معیشتِ خویش ، سعی می نماید ـ م :

فکرِ هر کس بقدرِ همتِ اوست

لیکن چون رزاقِ علیٰ الاطلاق عمت نعمایه ، طایفهٔ درویشان را که این بی بضاعت ، باوجود آلودگیها ، منسوبِ بایشان است ، بحکمِ کریمه ''ومن یتوکل علیٰ الله فهو حسبه'' در لقمه خرقه نمی‌گذارد و برایِ روزی مقدر ، هرچند نانِ جوین باشد ، بهر سو نمی دواند و این حقیر را که سی و شش مرحله از مراحلِ زندگانی قطع نموده و خلاصهٔ آن را صرفِ (ص : ۲۰۲ ل) تهیاء اغذیهٔ چرب و شیرین و البسهٔ نرم و رنگین ساخته ، در شغل نقدِ عمر بباد داده ، سر و برگِ آن نمانده که بعد ازین آینده ، مثلِ گذشته بگذراند ، در تحصیلِ اموری که رنگی از بقا ندارد و نمایش بیش نیست وگرای تحملِ مناعب و محن نمی‌کند ، آبرو بریزد و مع هذا قوتِ تنبیهه دوام صحیت و جمعیتِ حواس که عمدهٔ اسبابِ دنیا طلبی است ، نصیبِ این ضعیف نشده ،

بنابران عزمِ آن دارد که اگر توفیق رفیق شود و سعادت یاوری نماید ، پایَ در دامنِ قناعت پیچیده بتدارکِ مافات بپردازد و بقیهٔ عمرِ تلف گشته را ، در همین گوشه بوضعِ موروثی بسر برد ـ بحمدالله تعالیٰ که در این مدت که بعد خدمت آن آستانِ والا سرافرازی یافته ، از عنایاتِ قبلهٔ آمانی و آمال که بمقتضایَ ذره پروری و قدردانی ، دربارهٔ این بی مقدار

مبذول است ، استیفای جمیع مراتب عزت و دولت و کامرانی و عشرت ، بوجه اتم نموده و نفس کام جو را ، که در طلب جاه آرام نداشت ، آرزوی دیگر نمانده که منتظر حصول آن توان بود ''و ان تعدوا نعمت الله لا تحصوہا'' چون آن ملاذ اہل معنی ، قبل ازین بچندگاه ، التفات فرموده بودند که بتقریب بعض مطالب تصدیع می داده باشد ، لہذا از روی وفور اعتمادی که بر مہربانیہای ایشان دارد ، اظہار مطلب را که خود متصدی این غرض[1] می گشت ، خالی از تصنعی نبود ، بلطف ایشان وا گذشت ـ ہرگاه مناسب دانند توجه نموده ، بمسامع والا برسانند و قضاء الله و ایاکم بمایحب ویرضا ـ

—:o:—

الف ط ۸

اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے شروع سے ہی رومانی زندگی سے دل چسپی رہی ہے ۔ یہ خط اخولد ملا رونق نیشاپوری کے تعارف میں ہے جو اپنے وطن سے عازم دہلی ہے ۔ غالباً ابوالفتح کی ان سے ملاقات لاہور میں ہوئی ہوگی ۔ ابوالفتح نے ایک عرضداشت میں بادشاہ سے لاہور میں جاگیر اور شہر لاہور میں مکان عطا کرنے کی درخواست کی تھی ۔

بواحد من الامراء العظام : پیوسته گلشن آمانی و آمال آن مرکز دایرۂ دولت و اقبال ، گزین ثمرۂ شجره طیبۂ آل ولایت مآل ، از چشمه سار عنایت و افضال ایزد متعال ، سرسبز و شاداب باد !

بعد از تبلیغ دعوات وافیات که بهین تحفۂ کشور مصادقت و موالات است ، مرقوم قلم اخلاص رقم می گردد که چون این درویش ، بمقتضای دریافت ، از اکابر زمان آن والا شان رفیع مکان را ، قدردان هنرمندان و مستعدان تصور نموده ، در شیوۂ آدم شناسی یگانه و بی همتا می داند ـ

بنابران در این وقت که خدام فصاحت شعار بلاغت وثار ، فهرست

۱ـ غرض این

مجموعهٔ سخنوری ، عنوانِ صحیفهٔ معنی پروری ، جامعِ کمالاتِ صوری و معنوی ، اخوند ملا رونق نیشاپوری (ص : ۲۷۲ ب) که وحیدِ عصر و فریدِ دهراند ، از خطهٔ خراسان عازمِ وسعت آباد هندوستان گردیده ، متوجهِ دارالخلافه بودند ، بر ذمهٔ صدقِ محبت لازم دید ، آن امیدگاهِ اهلِ کمال را ، بر کیفیتِ احوالِ ایشان آگهی بخشیدن - ترقبِ آن و توقعِ چنان است که مقدم چنین رسیدهٔ گرامی را عزیز و مغتنم انگاشته ، شمهٔ کریمهٔ غریب نوازی ، نسبت بآن عزیزِ مصرِ معنی ، مرعی دارند -

هرگاه که در محفلِ اقدس ، مذکورِ ایشان بمیان آید ، التفات و مهربانی دریغ نفرموده ، آن مقدار توجه مبذول دارند که قدرِ این متاعِ بالا دست که مثلِ آن درین چند سال ، از ایران بهند نیامده ، دربارگاه آسمان جاه دانسته آمد و این احسانِ نمایان موجبِ مزیدِ نیک نامیِ آن سعادت مند دارین گردد - هرچند آنَ ملاذ را ، از کثرتِ اشغال و گرفتاریها ، فرصت کم است لیکن چون نفس را نیز حقی بر این کس می باشد ، البته یک دو مجلس با ایشان بنشینند و صحبتهای روحانی بدارند که نفسِ این عزیز را ، تاثیری عظیم دیده شد - زیاده چه تصدیع دهد - توفیقِ حسنات و خیرات روز افزون باد !

——:o.——

الف ط ۹

یہ ایک دوست کے مکتوب کی رسید ہے اور اس انداز میں لکھی گئی ہے ، گویا قلم صفحهٔ قرطاس پر رقص کر رہا ہے - یہ خط اس زمانے کے گہرے اور مخلصانہ تعلقات کی ایک دل آویز جھلک پیش کرتا ہے -

بواحد من الاحباء :

که می برد بتو مکتوبِ گریه آلودم ؟
که باد هم نبرد کاغذی که نم دارد

۱- حین

انوار بیاض که نامهٔ سیمین عذار که خجلت ده برگ سمن است ، بر کلبهٔ مهجوران افتاده ، چون پرتو خورشید جهان افروز ، خاک وجود نیازمندان را ذره سان برقص آورد ـ سواد خامهٔ عنبر نگار که رونق شکن مشک ختن است ، چون شمیم باد بهار ، بر ریاض جان مشتاقان وزید ، مشام دردمندان را معطر گردانید ـ چون شاهدان دلفریب معانی ، بزیور عبارات لایقهٔ ، آراسته ، در نظر ارباب شوق جلوه نمودند ، نازنینان الفاظ صنوبری ، در حضور اصحاب نیاز ، کرشمه کنان ، نقاب ناز از چهره کشودند و معنیٔ محبت ، از پس پردهٔ غیب ، بمنصهٔ شهود مهجوران مشتاق رسیده ، صورت خلت و مودت ، در آئینهٔ ضمیر روشندلان زاویهٔ فراق ، منطبع گردید ـ مصرع :

هزار شکر که یاد آمدت زیاریٔ ما

نیازی چون نیازمندان شوق آمیز و سلامی چون نالهٔ دردمندان مهر انگیز ، بازایٔ جواهر کلمات دلاویز را جمع می دارد و خود را از سلک نیاز مندان و زمرهٔ مخلصان ایشان می شمارد ـ ای ملاذ مخلص نواز[1] نهال عمر اسیران ، از صرصر ایام فراق دیده و ثمرهٔ شجرهٔ دردمندان ، از آفت (ص : ۲۷۳ ا) دوری فاسد گردیده ـ نه در گلشن عیش ، غنچه بر گلبن مقصود خندان است و نه در ریاض طرب ، میوه بر نهال آرزو آویزان ـ گلهایٔ نشاط را خار محنت دامن گیر گشته و بساط انبساط در سرابستان خاطر بخوناب آغشته و مریض فراق بیتاب است ، راهبر را حال از محنت اشتیاق خراب ـ بیت :

تب غم دارم و درد سر هجران بر سر
جان بلب آمده و نامده جانان در بر

امید از عالم غیب ، مسیحا نفسی بر اصلاح حال آن بیجان ، نفس بکشاید و از مصر تقدیر عزیزی ، تدبیرکار گرفتاران نماید ، تا بمیامن نفس

---

۱ ـ بمقصود

آن ، جانِ رفته از تربیتش باز آید - والله علیم قدیر - چون دردمندان را ، عرضِ نیاز و نیاز مندان را مقصود[1] شرحِ جان گداز در مکاتب نمی باشد ، نمونهٔ ازان وشمهٔ ازین اکتفاکرده ، بدعا اختتام می نماید - زیاده چه نویسد ؟

—— ۵۱ ——

الف ط ۱۰

یہ شاہی ملازمت سے استعفے کا خط ہے۔ ابوالفتح نے چودہ سال کی عمر میں ملازمت کا آغاز کیا اور چالیس سال کی عمر میں مستعفی ہو رہا ہے - اس کی وجہ قوتِ باصرہ کی کمزوری اور حرمینِ شریفین کی زیارت کا شوق ہے -

التماسِ منشی الممالک در استعفای منصب : ذره وار ، بپاکردار ، بعرضِ اقدس می رساندکه این خانه زاد چار ده ساله بودکه از یاوریٔ طالع بسعادتِ بندگی ، سرافرازی یافته و ازان وقت تا حال که سن بچهل رسیده ، خلاصهٔ زندگانی ، درین درگاهِ سلاطین پناه معدلت بارگاه ، صرفِ خدمت و کسبِ آدابِ عبودیت نموده ، و چون از کثرتِ شغلِ نوشتن که در صغرِ سن تا الآن ، و رایٔ آن کاری نداشته ، فتورِ تمام در قوتِ باصره و بعض قوایٔ دیگر بهم رسیده ، از فیوضاتِ عامهٔ پیشگاهِ خلافت امیدوار است که از غلامیٔ درگاه آزاد گشته بزمرهٔ دعاگویان در آید و بتصدقِ فرقِ مبارک ، دستکِ راهِ مکهٔ معظمه مرحمت شود که خانه زادان را ، در سایهٔ بلند پایهٔ عنایتِ ذره پروریٔ حضرت که تا انقراضِ عالم ، بر مفارقِ ساکنان ربعِ مسکون مبسوط باد ، گذاشته عازمِ زیارتِ حرمینِ شریفین زاد بها الله شرفاً و تعظیماً گردد ، بهمین مرحمت پادشاهانه انشاء الله تعالیٰ ، بکعبهٔ مقصود رسیده ، ثوابِ حصولِ این سعادتِ دارین ، در حسابِ اعمالِ صالحهٔ بندگانِ حضرت ثبت شود ، زیاده چه عرض نماید -

— :o: —

۱- بمقصود

القابات

الف ع ۱

ان القابات کو ابوالفتح قابل خان نے مرتب کیا تھا ۔ مکاتیب نویسی کے لیے ان القابات کے بارے میں صحیح معلومات کی بہت ضرورت ہوتی تھی ۔ سرکاری اور غیر سرکاری خط و کتابت میں ان کو بڑی اہمیت دی جاتی تھی ۔ ان کی تعلیم منشی گری کے نصاب کا ضروری عنصر ہوتی تھی ۔ ایک مکتوب میں القابات کے غلط استعمال پر اورنگ زیب نے شہزادہ محمد سلطان کو بھی سخت فہمائش کی تھی ۔ ممکن ہے اسی لیے ابوالفتح نے ان القابات کی فہرست تیار کرنے کی ضرورت محسوس کی ہو ۔

القاب : نوابِ تقدس نقاب ، سپہر احتجاب ، صاحبۂ روزگار ، ملکۂ قدسی اطوار ، چراغِ دودمانِ عزت و اقبال ، فروغِ خاندانِ عظمت و اجلال ، ناموس العالمین ۔ ۔ ۔

القاب : برادر بجان برابر ، اعزِ ارشد ، کامگارِ گرامی تبار ، اعالی مقدار ، غرۂ ناصیۂ دولت و بختیاری ، قرۂ باصرۂ شوکت و نامداری ، تازہ نہالِ بوستانِ تہنیت ، گزین ثمرۂ دوحۂ حشمت و اجلال ، مسرت الصدر خلافۃ ، (ص : ۲۷۳ ب) قوت الظہرِ سلطنت ، والا گہر ، سمو المکان ، شہزادہ محمد مراد بخش ۔ ۔ ۔ ۔

القاب : فرزندِ سعادت مند ، کامگارِ نامدار ، عالی مقدار ، والا تبار ، نوباوۂ بوستانِ سلطنت ، گزین ثمرۂ شجرۂ عظمت ، غرۂ ناصیۂ عزت و اقبال ، قرۂ باصرۂ ابہت و اجلال ، چراغِ دودمانِ حشمت ، فروغِ خاندانِ شوکت ، گرامی نسب ، سمی المکان ، محمد سلطان بہادر جیو ۔

القاب : فرزندِ عزیزِ ارجمند ، برخوردارِ گرامی تبار ، فروغِ خاندانِ شوکت و کامگاری ، چراغِ دودمانِ دولت و بختیاری ، بیدار بخت ، فرخندہ طالع ، غرہٗ ناصیہٗ عزت و اقبال ، قرہٗ باصرہٗ ابہت و اجلال ، شاہزادۂ محمد معظم ۔

[القاب][1] : نواب قدسی القاب ، نوباوۂ بوستانِ سلطنت ، گزین ثمرۂ شجرۂ عظمت ، چراغِ دودمانِ حشمت ، فروغِ خالدانِ شوکت ، غرہٗ ناصیہٗ عزت و اقبال ، قرہٗ باصرہٗ ابہت و اجلال ، گرامی نسب ، سمی المکان ، الممدوح بلسان العبد والحر ، شاہزادہٗ نامدار کامگار ، محمد سلطان بہادر ۔

القاب : فرزندِ سعادت مند نامدارِ کامگار ، تازہ نہالِ بوستانِ سلطنت و اقبال ، ثمرہٗ شجرہٗ عظمت و اجلال ، والا گہر ، نامدار ، بلند قدرِ عالی مقدارِ کامگار ۔ سعادت آئین ، سلطان محمد زین الدین ، از نخلِ عمر و زندگانی ، برخوردار بودہ ، معلوم نمایند ۔

القاب : برادرِ نامدارِ وافی اقتدار ، والا تبار ، بلند مقدار ، رفیع مرتبت ، خجستہ نسب ، منیع منزلت فرخندہ حسب ، زینت افزایٔ مسند شوکت ، وسادہ آرایٔ بساطِ حشمت ، غرۂ ناصیہٗ دولت ، قرۂ باصرۂ ابہت ، گزین اخترِ سپہرِ مجد و اعتلا ، بہین نجمِ سمایٔ عز و علا ، موردِ الطافِ یزدانی ، مہبطِ عنایاتِ سبحانی ، گرامی دوحہٗ حدیقہٗ گورگانی ، پادشاہ زادۂ ستودہ خصال ، خجستہ اوضاع محمد شجاع جیو ۔

القاب : امارت پناہ ، ایالت دستگاہ ، زبدۂ متخصصانِ صلاح اندیش ، خلاصہٗ دولتخواہانِ سعادت کیش ، موردِ الطافِ پادشاہی ، مصدرِ آدابِ خیرخواہی ، عدالت و نصفت منزلت ، عزت و شوکت مرتبت ، جوہرِ مراتِ صفا و صفوت ، فروغِ ناصیہٗ دولت و رفعت ، عمدۂ مخلصانِ سزاوارِ عطوفتِ بیکران ، شایستہٗ اشفاقِ بی پایان ، علی عادلخان ۔

۱۔ اس جگہ کاتب نے سہواً اگلے جملوں کو 'شاہزادہ محمد معظم' کے ساتھ ایک ہی سلسلے میں لکھ دیا ہے ، حالانکہ یہاں سے شاہزادہ محمد سلطان کے القابات شروع ہوتے ہیں ۔

القاب : امارت پناه ، ایالت دستگاه ، عمدهٔ امجاد کرام ، سلالهٔ اکارم عظام ، زبدهٔ مخلصان صلاح اندیش درگاه والا ، خلاصهٔ دولت خواهان سعادت بارگاه معلیٰ ، موردِ الطاف پادشاهی ، مصدرِ آداب خیرخواهی ، جوهر مرآت شوکت و ابهت (ص : ۲۷۴ [ ]) فروغ ناصیهٔ دولت و رفعت ، سزاوار عطوفت بی کران ، شایستهٔ اشفاق بی پایان ، قطب الملک ۔

فرزند عزیز سعادت مند ، بجان پیوند ، برخوردار کامگار گرامی نسب والا تبار ، گوهر یکتای بحر تاجداری ، اختر باضیای سیمای نامداری ، نونهال حدیقهٔ سلطنت و اقبال ، نوباوهٔ بوستان عظمت و اجلال ، غرهٔ ناصیهٔ سعادت ، قرهٔ باصرهٔ کرامت ، رفیع القدر ، منیع المکان ، المخصوص بعنایات الملک الاجل الاکرام ، شاہزادہ محمد اعظم ۔

عفت قباب ، عظمت احتجاب ، زینت افزای ہودج عزت و رفعت ، حجله آرای شبستان دولت و مکنت ، مخدره تتق عصمت ، مستورهٔ نقاب حشمت ، ہمشیرهٔ محترمه مکرمه ۔

قطب سیمای شوکت و ابہت ، فرزند سعادت مند ، موید منصور ، بختیار نامدار کامگار عالی مقدار ، قرهٔ باصرهٔ دولت و اقبال ، غره ناصرهٔ عظمت و اجلال ، فروغ دودمان حشمت و نامداری ، چراغ خاندان شوکت و بختیاری ، درة التاج سلطنت و جہان بانی ، واسطة العقد خلافت وکشورستانی ، والا گہر ، رفیع الشان ، گرامی نسب سمی المکان ، الممدوح بلسان العبد و الحر ، شاہزادہ محمد سلطان بہادر جیو ۔

فرزند ارجمند کامگار نامدار گرامی تبار ، فروغ خاندان شوکت ، چراغ دودمان حشمت ، تازه نہال بوستان سلطنت و اقبال ، گزین ثمرهٔ شجرهٔ عظمت و اجلال ، نور حدقهٔ ابہت و نامداری ، نور حدیقهٔ دولت و بختیاری ، علی نسب ، بلند مکان ، ستوده خصال ، خجسته شیم ، شاہزادہ محمد معظم ۔

عصمت نقاب ، عفت احتجاب ، زینت افزای ہودج عزت ، والدهٔ ماجده قطب سیمای شوکت ۔

از جانبِ نواب قدسی القاب سلطان جیو ـ القابِ همشیره : مخدرهٔ تتقِ عصمت ، مستورهٔ نقابِ عفت ، زینت افزایِ هودجِ عزت و رفعت ، حجله آرایِ شبستانِ دولت و حشمت ، والدهٔ ماجدهٔ قطبِ سپهرِ شوکت و ابهت ـ

معتمد السلطنتِ الهیه ، موتمن الدولة العلیه ، قابل المراحم الخفیه ، لایق العنایات الجلیه ، صاحب الکمالات الصوریه الفضایل المعنویه ، ناظمِ مناظمِ ملک و مال ، ناهجِ مناهجِ دولت و اقبال ، گنجورِ اسرارِ پادشاهی ، دانایِ ضمیرِ منیرِ حضرتِ الهی ، کافلِ مصالح جمهور و اعیان ، موردِ عواطف و احسان ، جملة الملکی مدار المهامی ، علامی فهامی ، سعد الله خان عضد الخلافة الکبریٰ ، رکن الدولة العظمیٰ ، امیرالامرا ، رکن السلطنة العلیه ، موتمن الدولتِ الهیه ، نتیجهٔ امرای عظام ، رفیع المکان ، سلالهٔ خوانینِ کرام ، عظیم الشان ، موردِ الطافِ بیکران ، مهبطِ اعطافِ بی پایان ، المخصوص بمزید لطف والاحسان المختص (ص : ۲۷۴ ب) بمواهب الملک المنان ، خانِ سعادت نشان ، عمدة الملک ، خان جهان ـ ـ ـ

خلاصهٔ خاندانِ مصطفوی ، نقاوهٔ دودمانِ مرتضوی ، عضدالخلافة الکبریٰ ، رکن السلطنة العظمیٰ ، موردِ مراحمِ بیکرانِ پادشاهی ، مهبطِ بی پایانِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الهی ، خانِ رفیع مکان ، عمدة الملک ، شاه نواز خان ـ ـ ـ

اعتضادِ سلطنت و فرمان روایٔ ، اعتمادِ خلافت و کشور کشای ، موردِ الطافِ بیکرانِ پادشاهی ، مهبطِ اعطافِ بی پایانِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الهی ، عمدهٔ امرایٔ رفیع الشان ، زبدهٔ خوانینِ بلند مکانِ سعادت نشان ، موتمن الدولة العظمیٰ ، امیر الامرا ، عضدالخلافت الکبریٰ ـ رکن الدولة العظمیٰ ، زبدهٔ پیش قدمان ، مضمارِ شجاعت و مردانگی ، خلاصهٔ مبارزانِ عرصهٔ شهامت و فرزانگی ، عمدهٔ پر دلانِ جان سپار ، نقاوهٔ مخلصانِ عقیدت آثار ، قدوهٔ خوانینِ بلند مکان ، اسوهٔ امرای رفیع الشان ، خانِ خانان بهادر سپه سالار ـ ـ ـ

سیادت و نجابت پناه ، امارت و ایالت دستگاه ـ موردِ مراحمِ بیکران ،

مهبطِ مکارمِ بی پایان ، خلاصهٔ مخلصان ، خانِ دوران بهادر - - -

شجاعت و شهامت دستگاه ، زبدهٔ فدویانِ دولتخواه ، سزاوارِ الطاف نمایان ، موردِ اعطافِ بی‌کران ، ذوالفقار خان - - -

امارت پناه ، ایالت دستگاه ، رکن السلطنتة القاهره ، عضدالدولة الباهره ، عمدهٔ امرای رفیع الشان ، زبدهٔ خوانینِ بلند مکان ، موردِ مراحمِ بیکران ، مهبطِ الطافِ بی پایان ، خلاصهٔ مخلصان ، وزیر خان - - -

سیادت و نجابت پناه ، امارت و ایالت دستگاه ، عمدهٔ خوانینِ زمان ، قدوهٔ وزرای دوران ، موارد مراحمِ بی کران ، مهبطِ اعطافِ بی پایان ، سزاوارِ صنوفِ عاطفت و احسان ، خانِ رفیع المکان ، سعادت نشان ، صاحب السیف و القلم ، جملة الممالک معظم خان - - -

سیادت و نجابت پناه ، صفوت و نقابت دستگاه ، خلاصهٔ دودمانِ مصطفوی ، نقاوهٔ خاندانِ مرتضوی ، موردِ مراحمِ بیکران ، مهبطِ مکارمِ بی پایان - شایستهٔ صنوفِ عاطفت و احسان ، معظم خان - - -

سیادت و نجابت پناه ، امارت و ایالت دستگاه ، خلاصهٔ مخلصانِ صافی طویت ، عمدهٔ خیر اندیشانِ وافی عقیدت ، مورد مراحمِ بی کران ، مهبطِ مکارمِ بی پایان ، شایستهٔ صنوفِ عاطفت و احسان ، خانِ رفیع مکان ، معظم خان -

موردِ مراحمِ بی کرانِ پادشاهی ، مهبطِ مکارمِ بی پایانِ ظلِ الهی سزاوارِ صنوفِ مکرمت (ص : ۲۷۵ ا) و احسان ، قاسم خان - - -

خلاصهٔ خاندانِ مصطفوی ، نقاوهٔ دودمانِ مرتضوی ، موردِ مراحمِ بیکرانِ پادشاهی، مهبطِ مکارمِ بی پایان ، سزاوارِ مکرمت و احسان ، زبدهٔ خوانینِ زمان ، مهابت خان - - -

موردِ الطافِ بی کرانِ پادشاهی ، مهبطِ اعطافِ بی پایانِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الهی ، زبدهٔ امرایِ رفیع الشان ، عمدهٔ خوانینِ بلند مکان ، جعفر خان - - -

عمدهٔ راجهای عالی تبار ، زبدهٔ مشهوران شهامت آثار ، خلاصهٔ دولت خواهان عقیدت اندیش درگاه والا ، نقاوهٔ فدویان ارادت کیش بارگاه معلیٰ ، شایستهٔ مراحم بیکران پادشاهی ، سزاوار عنایت بی پایان حضرت ظل الهی ، مورد الطاف بیغایت ، مهبط اعطاف بی نهایت ، مهاراجه جسونت سنگهه - - -

زبدة الاشباه والاعیان ، خلاصة الامثال والاقران ، مورد مراحم بی کران ، چنپت راؤ - - -

و زبدة الامثال والاعیان ، قابل المرحمت والاحسان ، مطیع الاسلام ، کشن سنگهه - - -

عمدة الاشباه والاعیان ، خلاصة الامثال والاقران ، مورد مراحم بیکران ، قابل اللطف والاحسان ، مطیع الاسلام ، راجه نرد - - -

زبدة الاقران ، خلاصة الاعیان ، مطیع الاسلام ، منوهر سین - - -

امارت پناه ، ایالت دستگاه ، مورد مراحم بیکران ، مهبط الطاف بی پایان ، خلاصهٔ مخلصان ، اله وردی خان - - -

مورد مراحم بی کران پادشاهی ، مهبط الطاف بی پایان اعلیٰ حضرت ظل الهی ، سزاوار صنوف مکرمت و احسان ، ابراهیم خان - - -

مورد مراحم بی کران ، مهبط الطاف بی پایان ، خلاصهٔ مخلصان عقیدت نشان ، زبدهٔ خوانین زمان ، نجابت خان - - -

مورد مراحم بی کران پادشاهی ، مهبط الطاف بی پایان اعلیٰ حضرت ظل الهی ، خان تقرب نشان ، جالینوس زمان - - -

مورد مراحم پادشاهی ، مهبط الطاف نامتناهی ، سزاوار بی پایان ، قابل المرحمت والاحسان ، فاضل خان - - -

شجاعت و بسالت مرتبت ، مورد مراحم بی کران ، مهبط الطاف بی پایان ، قباد خان - - -

مستحسن الخدمت ، دولت خواه قابل الاحسان خواجه معتمد خان - - -

سزاوارِ عنایتِ پادشاہی ، شایستۂ مراحمِ نامتناہی ، موردِ الطافِ بیکران ، مہبطِ اعطافِ بی پایان ، اسد خان - - -

خلاصۂ خاندانِ سیادت و نجابت ، سزاوارِ شفقت و عاطفت ، میر میران - - -

نتیجۃ العظام ، سلالۃ الکرام ، سزاوارِ مراحمِ بی کران ، معتمد خان - - -

سیادت و نجابت مرتبت ، قابل المرحمتہ (ص : ۲۷۵ ب) والاحسان ، اعتبار خان - - -

شجاعت پناہ ، شہامت دستگاہ ، سزاوارِ مرحمت و احسان ، مجاہد خان - - -

معتمدِ خواجہ معقول ، دولت خواہِ قابل الاحسان ، مستحسن الخدمت ، خواجہ معتمد خان - - -

خانہ زادِ قابل التربیت و المرحمت ، لایق المراحم ابوالمکارم - - -

خانہ زادِ قابل التربیت والاحسان ، شایستۂ انواعِ مراحم ، ابوالمکارم - - -

وزارت مآب فضیات انتساب ، ملا محمد صادق - - -

معتمدِ کفایت شعار ، لایق المرحمت ، محمد قاسم - - -

موردِ مراحمِ بی کرانِ پادشاہی ، مہبطِ الطافِ بی پایانِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الٰہی ، سزاوارِ صنوفِ مکرمت و احسان ، دانشمند خان - - -

موردِ مراحمِ نا متناہی ، مہبطِ اعطافِ ظلِ الٰہی ، سزاوارِ گوناگون مکرمت و احسان ، اعتقاد خان - - -

موردِ مراحمِ نا متناہی ، مہبطِ الطافِ بادشاہی ، شایستۂ مکرمت و احسان ، خلاصۂ مخلصان ، فیض اللہ خان - - -

امارت و ایالت مرتبت ، موردِ مراحمِ بی کران ، سزاوارِ اعطافِ بی پایان ، قابل اللطف والاحسان ، لشکر خان - - -

خلاصۂ خاندانِ مصطفوی ، نقاوۂ دودمانِ مرتضوی ، موردِ مراحمِ

بی کران ، سزاوارِ مزید لطف و احسان ، مکرمت خان - - -

سیادت و نجابت مرتبت ، خلاصهٔ مخلصانِ صافی طویت ، موردِ مراحمِ بی کران ، فدائی خان - - -

خلاصهٔ خاندانِ سیادت و نجابت ، نقاوهٔ دودمانِ صفوت و نقابت ، مخلص وافی اعتقاد ، میرزا مراد - - -

سیادت و نقابت مرتبت ، صفوت و نجابت منزلت ، موردِ مراحمِ بی کران ، سزاوارِ لطف و احسان ، میرزا سلطان - - -

سزاوارِ لطف و مرحمتِ بی پایان ، شایستهٔ عاطفت و مکرمتِ نمایان، تربیت خان - - -

سیادت و نجابت منزلت ، امارت و ایالت مرتبت ، موردِ مراحمِ بی کران ، سزاوارِ لطف و احسان ، نصیرخان -

شجاعت پناه ، شهامت دستگاه ، موردِ مراحمِ بی کران ، سزاوارِ لطف و احسان ، میرزا سلطان - - -

سزاوارِ لطف و مرحمتِ بی پایان ، شایستهٔ عاطفت و مکرمتِ نمایان ، تربیت خان - - -

شجاعت پناه ، شهامت دستگاه ، موردِ مراحمِ بیکران ، مهبطِ مکارمِ بی پایان (ص : ۲۷۶ ز) ، قابل الالطاف والاحسان ، ایرج خان - - -

امارت پناه ، شجاعت دستگاه ، قابل المرحمة والاحسان ، کارطلب خان -

موردِ مراحمِ بی کران ، شایستهٔ الطاف بی پایان ، سزاوارِ مکرمت و احسان ، غضنفر خان - - -

شجاعت و شهامت دستگاه ، موردِ مراحمِ بی کران ، قابل اللطف والاحسان ، دلیر خان - - -

امارت و ایالت مرتبت ، سزاوارِ لطف و مکرمت ، موردِ مراحمِ بی کران ، حسام الدین خان - - -

شجاعت پناه ، شهامت دستگاه ، قابل‌المرحمته والاحسان ، جلال خان - - -

شجاعت و شهامت مرتبت ، سزاوارِ لطف و مرحمت ، قابل الاحسان ، قلعدار خان - - -

سیادت و نجابت مرتبت ، سزاوارِ صنوفِ مکرمت ، شایستهٔ مراحمِ بی کران ، صفی خان[1] - - -

شجاعت پناه ، شهامت دستگاه ، لایق الاحسان ، جوہر خان - - -

شرافت و نجابت مرتبت ، موردِ مراحمِ بی کران ، سزاوارِ صنوفِ مکرمت و احسان ، افتخار خان - - -

مهبطِ مکارمِ بی‌پایان ، خلاصهٔ دولت خواہان ، ملتفت خان - - -

سیادت پناه، نجابت دستگاه ، قابل المرحمت والاحسان ، مفتخر خان - - -

وزارت پناه ،کفایت دستگاه ، قابل المرحمته والاحسان ، مرشد قلیخان - -

امارت پناه ، شجاعت دستگاه ، موردِ مراحمِ بی کران ، سزاوارِ عاطفت و احسان ، شاه بیگ خان - - -

شجاعت پناه ، شهامت دستگاه ، قابل الاحسان ، حبش خان - - -

شجاعت پناه ، شهامت دستگاه، قابل المرحمته والاحسان، سزاوار خان - - -

سیادت پناه ، نجابت دستگاه ، موردِ مراحمِ بی کران ، مهبطِ الطافِ بی پایان ، سزاوارِ صنوفِ مکرمت و احسان ، محمد امین خان - - -

شجاعت پناه ، شهامت دستگاه ، قابل الاحسان ، حسن خان - - -

---

۱ - صیف خان -

سیادت و نجابت پناه ، موردِ مراحمِ بی کران ، شایستهٔ مکرمت و احسان ، نوازش خان - - -

خانِ شجاعت پناه ، شهامت دستگاه ، قابل الاحسان ، بختیار خان - - -

شجاعت و شهامت پناه ، جلالت و بسالت دستگاه ، موردِ مراحمِ بی کران ، مهبطِ الطافِ بی پایان ، خلاصهٔ دولتخواهان ، قابل المرحمة والاحسان ، اخلاص خان - - -

شجاعت و شهامت پناه ، جلادت و بسالت دستگاه ، موردِ مراحمِ بی کران ، مهبطِ الطافِ بی پایان ، قابل الاحسان ، عاری خان - - -

شجاعت پناه ، شهامت دستگاه ، قابل الاحسان ، دلاور خان - - -

سیادت پناه ، صفوت و نجابت دستگاه ، موردِ مراحمِ بی کران ، سزاوارِ مکرمت و احسان ، میرزا محمد - - -

مشیخت و فضیلت پناه ، حقایق و معارف آگاه ، شیخ مومن -

(ص : ۲۷۶ ب) سیادت و نجابت پناه ، حقایق و معارف آگاه ، زبدهٔ ارباب یقین ، سید شیر محمد - همواره برجادهٔ قویم خداجویی و حق طلبی مستقیم باشند - - -

سیادت و نجابت پناه ، حقایق و معارف آگاه ، سید محمد - - -

فضایل و کمالات دستگاه ، حقایق و معارف آگاه ، شیخ محمد شریف - پیوسته برجادهٔ حق جوی و دعاگوی مستقیم باشند - - -

سزاوارِ لطف و احسان ، شایستهٔ عنایت و امتنان ، قدیم الخدمت ، ملا محمد حسین - - -

شرافت و نجابت پناه ، نتیجة الابرار ، ولایت قباب ، خواجه عبد الوهاب - - -

شرافت و نجابت پناه ، نتیجهٔ اولیای کرام ، موردِ مراحمِ بی کران ، خواجه حسن - - -

مشیخت پناه ، حقایق و معارف آگاه ، نتیجة الابرار ، سلالة الاحرار همواره بر جادهٔ حق جوی و دعاگوی مستقیم باشند - - -

قابل اللطف و المرحمته ، لایق العاطفت و المکرمت ، سزاوارِ احسانِ عمیم ، شیخ عبدالکریم - - -

امارت و ایالت دستگاه ، شرافت و نجابت پناه ، خواجه برخوردار - - -

شرافت پناه ، نجابت دستگاه ، نتیجة العظام ، سلالة الکرام ، نقاوهٔ دودمانِ کرامت ، خلاصهٔ خاندانِ ولایت ، سالکِ راهِ سعادت ، جویایِ نهجِ هدایت، خواجه محمد عابد ، بالطافِ نامتناهی مبتهج گشته بداند - - -

سیادت پناه ، نجابت دستگاه ، موردِ مراحمِ بی کران ، خواجه عنایت الله - - -

سیادت و نجابت مرتبت ، سزاوارِ عاطفت و مرحمت ، مخلصِ عقیدت شعار ، هوشدار - - -

سزاوارِ صنوفِ عاطفت ، شایستهٔ لطف و مرحمت ، اسماعیل - - -

سیادت مرتبت ، نجابت منزلت ، سزاوارِ لطف و مرحمت ، شایستهٔ مکرمت و عاطفت ، میر معصوم -

شجاعت و شهامت مرتبت ، قابل المرحمته والاحسان ، عبدالله بیگ - - -

سیادت و نجابت مرتبت ، شجاعت و شهامت منزلت - مخلصِ تمام اخلاص ، میر ملک حسین کوکه - - -

سیادت و نجابت پناه ، حقایق و معارف آگاه ، نتیجة الکرام ، حاجی الحرمین الشریفین[1] سید عبدالوهاب - - -

خیر الدیشِ وافی عقیدت ، سزاوارِ مرحمت شاد کام - - -

سیادت و نجابت مرتبت ، سزاوارِ لطف و مرحمت[2] ، محمد غیاث - - -

۱ - شریفین -
۲ - مرست -

شجاعت پناه ، شهامت دستگاه ، قابل المرحمته والاحسان ، نورالحسن - - -

سزاوارِ مراحمِ بی کران ، قابل اللطف والاحسان دوست کام - - -

سیادت و نجابت مرتبت ، موردِ صنوفِ عاطفت و مرحمت ، مخلصِ عقیدت نشان ، مختار خان - - -

سیادت و نجابت مرتبت ، قابل اللطف والاحسان ، میر صالح - - -

شجاعت ، (ص : ۲۷۷ ل) شهامت مرتبت ، جلالت و بسالت منزلت ، سزاوارِ صنوفِ مرحمت ، مخلصِ عقیدت آئین ، شمس الدین - - -

شجاعت پناه ، شهامت دستگاه ، شایستهٔ مکرمت و احسان ، عمر ترین - - -

شجاعت و شهامت دستگاه ، قابل المرحمة والاحسان ، فتح محمد - - -

نتیجة العظام ، قابل المرحمة والاحسان ، عبدالمنعم - - -

شجاعت و شهامت مرتبت ، سزاوارِ لطف و مرحمت ، شایستهٔ الطاف و شفقت ، جعفر - - -

شجاعت و شهامت دستگاه ، قابل المرحمة والاحسان ، روح الله - - -

شجاعت و شهامت دستگاه ، قابل المرحمة والاحسان ، الهام الله - - -

سیادت پناه ، شجاعت دستگاه ، سید شیخن - - -

خانه زادِ والا درگاه ، قابلِ تربیت و احسان ، شفقت الله -

شجاعت شعار ، شهامت آثار ، قابل المرحمة ، محمد طاهر - - -

شجاعت شعار ، شهامت آثار ، قابل الاحسان ، رستم - - -

شجاعت و شهامت مرتبت ، قابل الاحسان ، بهرام - - -

وزارت مآب ، فضیلت انتساب ، محمد صادق - - -

سیادت و شجاعت دستگاه ، میر ابراہیم - - -

شجاعت شعار ، جلادت آثار ، محمد بیگ[1] - - -

شجاعت شعار ، جلادت آثار ، امام وردی بیگ - - -

سزاوارِ لطف و مرحمت ، آقا ہدایت - - -

معتمدِ قابل المرحمت والاحسان ، حاجی محمد شفیع - - -

شجاعت شعار ، جمیل بیگ - - -

فضیلت مآب عزت آیاب ، ملا حسین - - -

شجاعت شعار جلادت آثار ، حسن بیگ - - -

سیادت و نجابت مرتبت ، قابل الاحسان محمد امین - - -

قابل المرحمة لایق الاحسان، حاجی زاہد - - -

زبدة التجار ، خواجہ حسن - - -

قابل المرحمة لایق الاحسان ، سیف اللہ - - -

خانہ زادانِ درگاہِ جہان پناہ ، ولی محمد و امان اللہ - - -

شجاعت و سیادت مآب ، میرزا داراب - - -

سزاوارِ عاطفتِ بی پایان ، قابل المرحمة والاحسان ، روشن ضمیر - - -

وزارت پناہ ، کفایت دستگاہ ، قابل المرحمة ، عسکری - - -

سیادت مرتبت ، قابلِ تربیت ، سلطان علی - - -

سعادت پناہ ، نجابت دستگاہ ، شایستۂ الطافِ بیکران ، سزاوارِ مرحمت و احسان ، میر ابو الحسن - - -

فضایل و کمالات دستگاہ ، موردِ مراحمِ بیکران ، سزاوارِ صنوفِ مکرمت و احسان ، ملا احمد - - -

خلاصۂ مخلصانِ دولتخواہ ، موردِ عنایتِ خاصِ خاطرِ فیض مظاہر ، محمد طاہر - - -

شجاعت دستگاہ ، سزاوارِ لطف و مرحمت ، فدوی جان سپار ، محمد بیگ - - -

شجاعت و شهامت دستگاه ، موردِ مراحمِ بیکران ، شیخ میر - -

سیادت پناه ، نجابت دستگاه ، معتمدِ دولت خواه ، لایق الاحسان ، میر جعفر - - -

(ص : ۲۷۷ ب) وزارت مرتبت ، شجاعت و شهامت منزلت ، موردِ مراحمِ بیکران ، ضیاء الدین حسین - - -

معتمدِ خیر اندیش ، قابل المرحمة والاحسان ، عیسیٰ بیگ - - -

وزارت وکفایت مرتبت ، قابل الاحسان ، خواجه کلان - - -

معتمد قابل المرحمة ، محمد نصیر - --

——:o:——

تاریخِ جنگِ برادران

انحراف نمودن قدسی مزاج خدیو اقبال از حیز اعتدال و بتدابیر جسمانی و معالجات روحانی پرداختن

الف ف ۱

اس کا مواد ہمعصر تواریخ مثلاً "عمل صالح" وغیرہ سے لیا گیا ہے لیکن بعض جگہ مؤلف نے اپنی طرف سے بھی اضافے کیے ہیں ۔

دادارجنیر و کردگار قدیر تعالیٰ شانہ و عظم برہانہ ، برگزیدگان عتبۂ کبیر را کہ واسطۂ افاضۂ لعم ، برکافۂ بنی آدم و ذریعۂ بسط موایدِ کرم بر بسیط عالم اند ، چنانچہ بجز ایل نعمها و جلائل اکرامها ، اختصاص بخشیده ، فراوان منت ، بر عالمیان می گذارد ، بصیقل اعتلال ظاہر و ملال خاطر ، سرایای ضمایر آن گروہ قدسی سرایر را ، جلایٔ افزون از حد احصا داده ، باحراز نتایج صبر و فضایل رضا و افزونیٔ آگہی ، از حال ضعفا و بخشایش بر اہل ابتلا ، امتیاز می دہد و حکمتهایٔ ژرف و مصلحتهای شگرف درین مضمر ساخته ، چندین بدایع شیون و غرایب امور را ، کہ از دیدۂ بالغ نظران دور بین مستور است ، از خلوت کدۂ کمون و بطون ، بمنصۂ بروز و ظہور می آرد ۔ بیت :

ہر بلا کین قوم را حق داده است۔
زیر آن گنج کرم بنہاده است

لا جرم بمقتضایٔ "اشد البلاء علیٰ الانبیا فالاولیا[1] ثم الامثل فالامثل" ذات اقدس و شخص اکمل خدیو دین و دول را ،کہ پایہ افزایٔ اورنگ

۱- علی الانبیای فالاولیای

خلافت صوری و معنوی و گوہر افروز اکلیل سلطنت دینی و دنیوی است ، یکچندی عارضهٔ جسمانی صفوت پیرای طبع اطہر و نور افزای باطن انور گردید و کسوف رنج و اعتلال ، نیل دفع عین بر چہرهٔ خورشید ابہت و اجلال کشیده ، معمورهٔ جہان را ، در چشم جہانیان تاریک گردانند و فریاد نو آئین سکنهٔ روی زمین ، بچرخ برین رسید ، تا ببارقهٔ عنایات ربانی ، انوار صحت مزاج وہاج بظہور آمده و آفاق را بفروغ شادمانی و کامرانی منور ساخت ، چنانچه بتفصیل بر می نگارد -

ہفتم ذی الحجه سال ہزار شست و ہفت ہجری حبس البول عارض گشت و از شدت آن ، روزگار تیره و دژم گردید - چون تقرب خان و حکیم مومنا و دیگر پزشکان بارگاه معلی تشخیص نمودند که اثر بواسیر است و علامت دیگر بر این دال بود ، روز دیگر ، رزق الله پسر تقرب خان فصد نمود و قریب می دام خون گرفته شد و چون تخفیف ، بحصول نه پیوست (ص : ۲۷۸ ا) و خشکی کام و دہان و قبض طبیعت و حرقت بول حادث گردید ، باتفاق یک دیگر ، بزلونیز خون گرفتند و ازانجا که صورت ماده رو بکمی ننہاد و عوارض دیگر اشتداد یافت ، ناگزیر بتدبیر پرداختند و از افراط آن ، کار به ادرار انجامید و ورمی در اطراف ناف ظاہر شد و ضعف طبیعت و حرارت و خشکی دہان رو بتزاید گذاشت ، چنانچه شبہا ببیداری می گذشت و ہرچند شبا نروزی ده دواز ده مرتبه ، آبحیات نوش جان می فرمودند ، تخفیفی در حرارت و یبوست بظہور نمی آمد و گاه گاہی اثر تب نیز علاوه دیگر علل می کردند -

بعد از شش روز که در این ایام مطلقاً میل طبیعت اقدس بطعام نبود ، بموجب التماس اطبا ، تناول فرمودن قلیلی از شوربای پودنه شروع نمودند و چون ضعف رو بکمی گذاشت ، تقرب خان برای دفع قبض ، شیر خشت تجویز کرده و بعون شفا بخش حقیقی ، دوای مزبور بکار آمد و طبیعت مکرر اجابت نمود - در این مدت نیز دو روز و سه روز ، نوئینان بلند مرتبت را ، در خواب گاه مبارک بار کورنش داده ، بتسلیه و دلاسا نوازش می فرمودند و چون دیگر آرزو مندان ادراک حضور سراسر نور ، از حرمان ملازمان

مقدس ، قلق و اضطراب تمام داشتند ، پانزدهم مجهروکهٔ ایوان خواب گاه معلیٰ تشریف فرموده ، سایر بندها را بارکورنش دادند و پژوهندگان دولت ملازمت بدیدار فیض آثار ، حیات تازه ، اندوختند ۔

خاقان جهانیان ، پادشاه زاده محمد دارا شکوه را باضافهٔ ده هزاری ، ده هزار سوار دو اسپه و انعام یک کرور دام که از سابق و لاحق بیست و یک کرور دام باشد ، نوازش فرمودند و مبلغ هفت لک و پنجاه هزار روپیه زکواة سایر دارالخلافه معاف نموده ، فرمان دادند که هر جا رایات اقبال باشد ، زکواة آنجا معاف شناسند و یک زنجیر فیل بحاجی عبد الوهاب بخاری ، و یک اسپ عراق بسید محمد باقر برادرش بطریق تصدق ، عنایت شد و پنج هزار مهر بسید هدایت الله صدر و فاضل خان میرسامان و میرک شیخ و رضوی خان حواله شد که بارباب استحقاق برسانند و بسیاری از زندانیان رهای یافتند ۔ در ابن ولا عرضداشت فروغ افزای گوهر عظمت و جلال ، پادشاهزادهٔ محمد اورنگ زیب بهادر ، مشتمل بر تولد فرزند خجسته اختر ، که دوازدهم ماه ، قدم بعالم هستی نهاده ، باهزار مهر نذر از مد نظر اکسیر اثر گذشت و آن (ص : ۲۶۸ ب) نوباوهٔ ریاض سلطنت ، بمحمد اکبر نامور گردید ۔

دراین ایام تشتت[1] معظم خان را برخی وداعی ، از خدمت جلیل القدر وزارت کل عزل نموده ، فرمان شد که بعتبهٔ والا بیایند و بمهابت خان و دیگر امرای نیز فرامین طلب بصدور پیوست و محمد امین خان که بنیابت پدر کار دیوانی بتقدیم می رسانید ، از رتبهٔ کچهری ممنوع گردید و حکم شد که رای رایان ، تا تعین دیوان اعلیٰ بامور دیوانی بپردازد ۔ سیادت خان بمالش مفسدان نواحیٔ اٹاوه و سید فیروز خان و سید بهادر بتنبیه ضلالت اندوزان میان دوآب و میر میران ، پسر خلیل الله خان بضبط مرزبانان تیول پدر بجانب میوات دستوری یافتند ۔

نهم محرم از نگاشتهٔ سوانح نگار بندر سورت ، بسماع حقایق مجامع رسید

---

۱ اسبب

که قایم بیگ از مدهٔ خلافت ، بسفارت استنبول دستوری یافته بود ، ازانجا معاودت نموده و در حلب بساط هستی در پیچیده -

عبدالباقی بخاری ساکن مکهٔ معظمه که با قایم بیگ باستنبول رفته ، از بندر جده بخواجه عابد سمرقندی نوشته که احمد آفندی قاضیٔ معزول حلب که قضای مکهٔ مکرمه باو مفوض گشته است بر گذارد که سفیر مذکور با مرتضی پاشا ، حاکم حلب دوستی بحد کمال رسانیده ، باوجود استماع شرارت طینت آن بد نهاد ، رشتهٔ مصافات نگسیخته ، بی محابانه سلوک نمودی ، آن بیباک ، بجواریٔ مغنیهٔ او که بتازگی خریده بود ، تعلق بهمرسانیده ، باکنیزان خود اشاره نموده که با آنها آمیزه نموده تحریص نمایند که اورا بزهر بکشند - آن ناقص خردان فریب خورده ، کار اورا بشربت زهر آگین تمام ساختند - اتفاقاً در همان ایام حاجی محمد قلی شرف و محمد حسین داماد قایم بیگ نیز ، رخت حیات بربستند - شانزدهم قرین سعادت ابدی مجهرو کهٔ درشن بر آمدند و هندها ، بدولت کورنش فایز گشتند و هفدهم و نوزدهم نیز ، دران مکان معلی نشسته ، آرزومندان لقاء فیض انتما را ، اشرف اندوز ملازمت اقدس گردانیدند -

خدیو ایزد شناس که از خرد کامل و دانش والا و فطرت بلند و طبیعت سعادت پیوند ، جمیع تقدیرات الهی را خیر خالص باغایت دانسته ، همواره در بهارستان توکل و رضا خرامش می فرمایند و اوقات قدسی سمات ، بدوام آگاهی و احراز مرضیات الهی لازمهٔ ایزد شناسی و حکمت پژوهی است ، مصروف می گردد - هنگام غلبهٔ ضعف و فزونیٔ الم که آوان بغی[1] و شورش ، طبیعت است ، (ص : ۲۷۹ ا) بر مدارج تثبت و استقامت افزوده ، خاطر غم آگین و دل اندوهگین سعادت اندوزان حضور را ، بسلامت ذات اقدس ، تسلیه می فرمودند - در این ولا ، بالتماس پادشاهزادهٔ محمد دارا شکوه ، سید عزت خان بحراست صوبهٔ دارالسلطنت ، از تغیر بهادر خان و شیخ موسی گیلانی ، به صیانت صوبهٔ ملتان و منصب هزاری چار صد سوار مباهی گشته -

---

۱- باغی

نهضتِ اعلام عالم آرا بمستقر الخلافه اکبر آباد

الف ف ۲

چون ایام ناخوشیٔ مزاجِ مقدس متمادی گردید و اثری بر معالجات چنانچه باید مترتب نگشت ، بفحوای "تسافروا واقصحوا" و نظر بر برخی دیگر مصالح ، داعیه بر افراختنِ رایاتِ جهان پیما ، بصوبِ مستقر الخلافت ، از خاطرِ مبارک سر برزد و خلیل الله را ، بفزونی دو اسپه هزار سوار بمنصبِ پنج هزاری پنجهزار سوار دو اسپه سه اسپه و بعطایٔ خلعتِ خاصه و نظمِ صوبهٔ دارالخلافه و حراستِ قلعه ارک سرافراز گردانیدند و میرِ میران پسرش بخطابِ میر خان سر بر افراخته ، همراه او معین گردید از تغیرِ او ، خدمتِ میر توزکی بحسین بیگ خان مفوض گشته و روح الله را ، باضافهٔ منصبِ دیوانیٔ نور پور و محمد صالح بدیوانیٔ بیوتات و بخشیگری و واقعه نویسیٔ دارالخلافه و محمد مقیم برادرِ کلانِ او را ، بدیوانیٔ بیوتاتِ رکابِ معلیٰ ، از تغیرِ موسیٰ الیه و از اصل و اضافه بمنصبِ هزاری صد و پنجاه سوار نوازش فرمودند ـ

بیستمِ این ماه بعد از دوپهر دوگهڑی در ساعتِ خجسته ، بر سفینهٔ دولت متوجهِ آن صوب گشتند و در خیامِ گردون عظمت که نزدیک خضر آباد برافراخته بودند ، نزولِ اجلال فرمودند ـ روزِ دیگر ازانجا ، بفرخی روانه شدند ـ وبیست و نهم نزدیکِ موضع بهه دایره شد ـ چون دانشمند خان میر بخشی از خدمت استعفا نموده بود ، در این تاریخ محمد امین خان را ، بجای او میر بخشی گردانیدند و باضافهٔ پانصد سوار بمنصبِ سه هزاری هزار و پانصد سوار و بعطایٔ خلعتِ خاصه و قلمدانِ مرصع برنواختند ـ

چهارمِ صفر ، برابرِ گوکل معسکر اقبال ، داؤد خان ، فوجدارِ متهرا بعنایتِ فیل سرافراز گردید ـ روزِ دیگر روپ سنگه راٹهور از وطن آمده ، دولتِ ملازمتِ اقدس اندوخت ـ هشتم عمارات کهات سامی ، بنزولِ مقدس رونق یافت ـ قاسم خان و فاضل خان و اعتماد خان که حسب الحکم

با کارخانجات پادشاہی پیشتر آمده بودند و چندی دیگر از مستقر الخلافة (ص : ۲۷۹ ب) آمده ، شرف اندوز ملازمت اقدس گشتند و محمد ابراہیم ولد اصالت خان ، از تغیر محمد قلی میر توزک گردانیدند - چون غرۂ ربیع الثانی ، ساعت فروغ افزای دولت خانۂ مستقر الخلافه قرار یافته بود و برخی از عمارات آن والا مکان که بنای آن حکم اقدس صادر شده ، صورت تمامیت نیافته ، بنابران نه روز دو منزل مزبور گذرانیدند - پیش از نهضت موکب معلی ، بتجویز اطبا ، خوردن شیر شتر شروع نموده ، قریب پانزده روز التزام فرموده بودند - چون رفع قبضی که مطلوب بود ظاہر نشد ، تقویت طبیعت ، بماء اللحم و اطعمه و اشربۂ مقویه نموده ، در راه ہرچند ، روز برائی دفع قبض شیرخشت تناول می فرمودند و ازین[1] بعون الهی چهرۂ شادمانی و نشاط ، بانحطاط ناخوشی برافروخت و بعد از دو ماه و کسری بی مدد دوا ، طبیعت اجابت نموده و روز بروز اثر صحت رو بافزایش نهاد - ہژدہم ازانجا کوچ نموده نزدیک بہادر پور نزول میمنت موصول فرمودند و فرزندان خضر خان خانديسی بعنایت دو صد مهر سرافراز گشتند و چون قرار یافته بود که تا وصول ساعت مقرر در منزل مهین پادشاہزاده بخجستگی قامت فرمایند - نوزدہم بهان مکان بران کشتی تشریف فرمودند و بسیاری از سکان مستقر الخلافه که در ہر دو کنار دریا ، فراہم آمده بودند ، دیدۂ آرزو بلوامع خورشید خلافت ضیا آمود ساختند - و مراسم پا انداز بتقدیم رسد و نثار مبلغ ده ہزار روپیه از جواہر و طلا و نقره بنصیربخان[2] عنایت شد - خسرو و بہرام بسعادت ملازمت اقدس فایز گشتند - شیخ فرید پسر قطب الدین خان را ، بمنصب سابق سه ہزاری دو ہزار سوار بر نواختند - ابدال بیگ کوتوال بخطاب کوتوال خانی نوازش یافت - اواخر این ماه ، از نگاشته وقایع نگار عساکر دکن ، بعرض اقدس ہمایون رسید که درة التاج خلافت ، پادشاہزاده محمد اورنگ زیب بہادر ، معظم خان و بندۂ قاضی نظاما را ، بیجاپور مرخص ساخته و علی بیگ ملازم سرکار خود را ، باگروہی از

۱- دراین

۲- بنصرالخان

تفنگچیان بحراست قلعهٔ کلیان گذاشته ، شب دو شنبهٔ ششم محرم مطابق حکم اقدس ، باورنگ آباد متوجه گشتند و در پنج کوچ بظفر آباد رسیده ، نه روز مقام فرمودند و بستم میر جعفر بخشیٔ سرکار خود را ، باهزار و پانصد سوار و چهار هزار پیاده (ص : ۲۸۰ ل) بندوقچی وغیره ، بصیانت قلعهٔ ظفر آباد نگاه داشته ، ازانجا روانه شدند و چون خبر انتقال مخدرهٔ تتق دولت ، محتجبهٔ نقاب عظمت، کریمهٔ مکرمهٔ شاه نواز خان صفوی که بسعادت ازدواج آن بخت بیدار مستعد بود ، رسید ، دو روز در آن نواحی بوده ، رخصت فرمودند و چهار دهم ماه صفر سواد اورنگ آباد معسکر اقبال گردید تا رسیدن ساعت که نوزدهم این ماه مقرر گشته بود توقف نموده ، در تاریخ مزبور ، بفرخی داخل اورنگ آباد شدند - دوم ربیع الاول ، مهابت خان وایرج خان و سید شهاب و مهدی قلی خان و دیگر گروهی از بندها که بفرمان والا از دکن روانهٔ عتبهٔ معلی شده بودند ، شرف استیلام سدهٔ اقبال اندوختند و مهابت خان بعنایت خلعت خاصه سرافراز گردید و محمد بیگ باضافهٔ پانصدی سوار بمنصب هزار و پانصدی بقتصد سوار و یادگار بیگ باضافهٔ مزبور بمنصب هزار و پانصدی سی صد سوار بفوجداریٔ میان دوآب ، از تغیر غضنفر خان تیولداری دون سرو و مرحمت خلعت و غضنفر خان بفوجداریٔ باڑی و اسمعیل بیگ بخدمت بخشیگریٔ احدیان ، از تغیر سید بهادر و فزونیٔ منصب و شفقت الله بداروغگیٔ پیشکش ، از تغیر اسمعیل بیگ نوازش یافتند - ابوالحسن دیوان صوبهٔ اله آباد بخدمت بخشیگری و واقعه نویسیٔ آن صوبه نیز سر برافراخت - پنجم خاقان ابر نوال ، بحر افضال ، دارا شکوه ، در جلدوی خدماتی که در این ایام بتقدیم رسانیده بود بعنایت لآلی و زمرد و بازو بند زمرد و مروارید و لختی دیگر جواهر بمنصه و جیغه مرصع باپهولکتاره و دیگر مرصع آلات که قیمت مجموع سیزده لک و نود هزار روپیه شد و باضافهٔ ده هزاری ذات ، منصب شصت هزاری ، سی هزار سوار دو اسپه سه اسپه و انعام دو کرور دام که از سابق و لاحق بیست و سه کرور دام باشد و مجموع طلب منصب با انعام هشتاد و سه کرور دام که موافق دوازده ماهه دو کرور و هفت لک و پنجاه هزار روپیه می شود - سوای آن یک کرور در وجه نقد و صد راس اسپ ، پایهٔ اعتلا

بر افزودند و تفویض صاحب صوبگی بهار ضمیمه دیگر مراحم گردید و سپهر شکوه را ، بفزونی دو هزاری هزار سوار ، بمنصب ده هزاری پنج هزار سوار سرافراز گردانیدند .

دستوری یافتن سلیمان شکوه با افوج قاهره بصوب اله آباد و تنبیه مفسدان

الف ف ۳

چون در آن ایام ، فتنه پژوهان سمت اله آباد هنگامه آرای تمرد و فساد گشته بودند و از صرصر حوادث و تند باد نوایب ، در آن مملکت که بفزونی امن و آرامش ، نمود از فردوس برین بود ، غبار شورش متصاعد گردید وگرد تند ، بلندی گرا شد و ازانجا که انتظام سلسله کثرت بوحدت قهری مربوط است ، در این تاریخ سلیمان شکوه را ، با راجه جی سنگهه و بهادر خان و راجه انروده و اخلاص خان و شیخ فرید و دلیر خان و دیگر گروهی ، از امرا و منصب دار که مجموع بیست هزار سوار بودند و جمعی از جناب خلافت ، و برخی از اقطاعات خود معین گشته و دو صد برق انداز و دو هزار پیاده تفنگچی ، بدفع شورش آن سمت تعین فرمودند و هنگام رخصت ، سلیمان شکوه بعنایت خلعت خاصه بانیمه آستین و خنجر مرصع با پهول کتاره و باضافه سه هزاری ، دو هزار بمنصب پانزده هزاری ده هزار سوار و دو اسپ عربی و عراقی از طویله خاصه ، با ساز طلا و فیل از حلقه خاصه ، با یراق نقره و مادهٔ فیل سرافراز گردید ، راجه جی سنگهه ، بمرحمت خلعت خاصه و بفزونی هزاری ذات و دو اسپه سه هزار سوار ، بمنصب شش هزاری ، پنجهزار دو اسپه سه اسپه و اسپ عربی از طویله خاصه و باساز طلا و فیل از حلقه خاصه بایراق نقره و یک لک روپیه نقد و بهادر خان که از دارالخلافه آمده بود ، بخلعت فاخره و باضافه پانصد سوار ، منصب چار هزاری ، سه هزار سوار و اسپ عربی ، با ساز طلا و خدمت حراست صوبه بهار ، از قبل بادشاهزادهٔ دارا شکوه و راجه انروده بمرحمت خلعت فاخره و باضافه پانصدی ذات ، بمنصب سه هزاری و پانصدی ، سه هزار سوار

هزار سوار دو اسپه سه اسپه و بعنایت اسپ عراقی با زین مطلا و شیخ فرید بمرحمت خلعت و دلیر خان که از دکن آمده ، حسب الحکم بتیول خود رفته بود و بعطای نقاره و گروهی دیگر از بندها جمعی بفزونی منصب و خلعت سر برافراختند و خدمت دیوانی و بخشیگری و واقعه نویسی این فوج ، باعتماد خان مفوض گردید و از تغیر اعتماد خان ، داروغگی کتاب خانه معلی، بعنایت خان و داروغگی جواهر خانه بفضل الله ولد سیادت خان ، تفویض یافت - سید احمد بخاری ، بداروغگی عدالت از تغیر میر سید ، سر افراز گشت - شب دوازدهم مجلس روز میلاد خورشید اوج رسالت ، بدر فلک هدایت ، (ص : ۲۸۱ آ) افضل الانبیا ، اطهر اصفیا ، علیه اکمل التحیات ، منعقد گردید و جمعی کثیر از سادات و مشایخ و علما و زهاد و حفاظ ، دران گرامی مجلس ، فراهم آمده ، بصنوف اطعمه و حلاوی و عطریات کامیاب گشتند و بآئین معهود ، سید هدایت الله صدور و فاضل خان میر سامان ، مبلغ دوازده هزار روپیه قسمت نمودند -

خواجه عبدالعزیز خویش خواجه عبدالوهاب ده بیدی که از کاشغر بقصد عبودیت عتبه دولت و اقبال آمده بود ، بمرحمت خلعت و منصب و انعام دو هزار روپیه سرافراز گردید - بیست و یکم ، راجه رای سنگهه سیسودیه که از دکن معاودت نموده ، بموجب حکم والا بوطن رفته بود ، درین تاریخ بدرگاه معلی آمده ، احراز دولت ملازمت نمود و بمرحمت خلعت خاصه و جمدهر مرصع با پهول کتاره ، سربر افراخت - راجه شیورام کنور بخلعت و بفزونی پانصدی هزار سوار ، بمنصب دو هزار پانصدی هزار دویست سوار و بخطاب شیر خان ، بخدمت فوجداری و تحویلداری مندسور و مرحمت اسپ تبچاق فرق افتخار برافراخت -

غرهٔ ربیع الثانی بعد از یک پهر و پنج گهڑی ، در ساعت خجسته ، دولت خانه ، ارک مستقر الخلافه ، نزول معلی و بهایافت - هشتم عبدالله خان که از کابل روانهٔ درگاه والا شده بتلثیم سدهٔ جهانبانی ، مستسعد گردید - چون با سلیمان شکوه معین گشته بود و بفزونی پانصدی ذات ، بمنصب دو هزار پانصدی (ص : ۲۸۱ ب) دو هزار سوار و بمرحمت خلعت و جمدهر میناکار و اسپ عراقی با زین مطلا ، سرافراز گردانیده ، رخصت

فرمودند ـ نهم محمد مقیم دیوان بیوتات و اسمعیل بیگ بخشی احدیان ، بعطای قلمدان طلا مباهی گشتند ، یازدهم نصیرخان را ، بفزونی پانصد سوار بمنصب سه هزاری ، سه هزار سوار پرتوانداختند ـ هفتدهم سید قاسم ملازم داوا شکوه بحراست اله آباد از قبل بادشاه زاده و بعطای خلعت سرافراز گردید ـ هژدهم بعرض اقدس رسید که دوازدهم ماه گذشته ، ملا عبدالحکیم سیالکوٹی که شرح فضایل و کمالاتش ، از آفتاب روشن تر است ، ره گرای عقبی گشت ـ بیست دوم سیام قراول را از تغیر جعفر ، قراول بیگی گردانیده عطای خلعت و فزونی منصب نوازش فرمودند ـ

——:o:——

گزارش قمری وزن مقدس مبارک

الف ف ۴

درین هنگام سعادت التیام که زمانیان ، بصحت ذات اطهر ، سریر آرای اقبال و نشاط اندوز کامرانی بودند که مژدهٔ جشن قمری وزن مبارک باقاصی و ادانی رسید و روز دو شنبه بیست و چهارم موافق دهم بهمن ماه ، در ایوان والا بنیان دولت خانهٔ خاص که بفراوان مواد عشرت و وفور اسباب عظمت زینت یافته بود ، مجلس وزن انتهای سال شست و هشتم و ابتدای سال شست و نهم از زندگانی ابد پیوند ، منعقد گردید و بعد از انقضای چارده گهڑی ، آن عنصر خلافت را ، بطلا و نقره و دیگر اشیاء مقرره سنجیدند ـ

نوای کوس و کرنا و ادای نغمه سرایان سحر ساز جادو پرداز ، بآفاق رسید ـ جان جهانیان بر مرصع اورنگ فلک مرتبت ، جلوس فرموده بکام بخشی جهانیان پرداختند ـ جعفر خان بخدمت والا رتبت وزارت کل و عنایت خلعت خاصه و قلمدان مرصع سرفراز گردیده ، نصیرخان باضافهٔ هزاری ذات ، بمنصب پنج هزاری پنج هزار سوار سوابق و لواحق مفتخر گردید ـ فاضل خان بمنصب سه هزاری هزار سوار و نوازش خان بمنصب دو

هزار و پانصدی هزار سوار و رستم پسر قز لباش خان و محمد ابراهیم پسر اصالت خان ، باضافهٔ منصب و دومی بداروغگیٔ فیلخانه معلمی نیز سربرافراختند ـ دینار مبلغ چهل هزار روپیه از جواهرو طلا و نقره بدستور معهود بجهانی عنایت شد ـ از انجمله بحکیم‌مومنا چار هزار روپیه عطا فرمودند و بمیر قاسم ده بیدی ، صد مهراز وزن مرحمت شد ـ پنجم جمادی الاولی ، تربیت خان بمرحمت خلعت و جمدهر مینا کار و باضافه دواسپه سه اسپه ، (ص : ۲۸۲ ل) دوهزار سوار بمنصب دو هزار و پانصدی ، دو هزار سوار دواسپه سه اسپه و تیول داریٔ اوده و عطائی نقاره و دو اسپ با زین مطلا سربرافراخته دستوری یافت و ضیاء الله پسر خان مذکور را ، بعنایت منصب سرافراز گردانیدند و دوازدهم راجه مها سنگه بهدوریه ، بمنصب هزاری هزار سوار ، از اصل و اضافه مفتخر گردید ـ یاز دهم این ماه ، مهابت خان را خلعت خاصه و جمدهر مرصع با پهول کتاره و خدمت صوبیداریٔ کابل عنایت نموده ، رخصت فرمودند و معتقد خان بفوجداری و تیول‌داریٔ سرکار بهرایچ و از اصل و اضافه بمنصب دو هزار سوار ، پشتصد سوار دو اسپه سه اسپه نوازش یافته ، بدان صوب مرخص گردید ـ

—o—

خیرگی یافتن افواج قاهره بر شاه شجاع

الف ف ۵

بر ضمایر اصحاب فطنت و ذکا پیداست که پرگاه منعم حقیقی ، یکی را باضافهٔ آلایٔ متکاثره بر نواخته ، مواد دولت و جاه و اسباب مکنت و دستگاه ، بر سبیل افزایش آماده و مهیا ساخته باشد ، باید که بیداری و هوشیاری ، روزگار بسر برده ، از حوادث گیتی غفلت نگزیند ، تا غبار تفرقه و گرد شورش بر ساحت باطن او نه نشیند و اگر از مستیٔ دنیایٔ ناپایدار ، عروهٔ وثقایٔ عاقبت بینی ، از دست وا هشته و کلاه گوشهٔ نخوت و استکبار بر افراخته ، همهٔ خود را بیندازد ، از دوحهٔ زندگانی

جز ثمرهٔ ناکامی نه چیند ـ ، چنانچه از احوال کثیر الاختلال شاه شجاع مفهوم می گردد ـ

چون بمسامع عظمت و جلال رسیده بود که بر کثرت اعوان و عدت وفور اقتدار و قوت اعتماد نموده و سررشتهٔ تدبیر و مآل اندیشی بدست نیاورده ، از راه غفلت و غرور برهنمونیٔ جمعی ، غافل از عواقب امور ، بر چند وکیل دربار از صحت مزاج مقدس و شفای عنصر مطهر که ذریعهٔ امن و آرامش روزگار است بر می نگارد محمول[1] بر سازش مهین برادر نموده نوشتهٔ او را وزنی نمی نهد و از بنگال با لشکری گران ، بقصد اکبر آباد ، روانه شده است ـ هنگام دستوری دادن سلیمان شکوه و راجه جے سنگهو دیگر نوئینان فیروزی وثار ، بمالش مفسدان سمت اله آباد و آن نواحی ، حکم گیتی پیرا صادر گشته بود که اگر از نا عاقبت بینی مراجعت ننماید ، بجنگ و پیکار پردازند ـ

و درینولا بعرض مقدس رسید که اولیایٔ دولت قاهره ، در اثنای رهنوردی ، چون دریافتند که او از سهنسرام گذشته است ، بسرعت هر چه تمامتر ببنارس رسیدند ـ او نیز ازان صوب ، نزدیک بهادر پور که آن طرف (ص : ۲۸۲ ب) دریایٔ بنارس است رسیده الد و بندهای پادشاهی درنگ ننموده ، از دریای مزبور عبور نمودند و نواحیٔ بهادر پور تلاقیٔ فریقین دست داد ـ

چون کوکب طالعش رو بهبوط گذاشته بود ، منهزم شده و سامان بغارت داده ، بهزاران خستگی بجانب بنگاله فرار نمود و بیست و ششم این ماه ، سلیمان شکوه را ، که اسم سرداری داشت ، بر چند مصدر کاری نشده بود ، بجد و کوشش بهادران عسکر اقبال ، چنین فتح نمایان میسر شده ، بمساعیٔ پدر باضافهٔ پنجهزار سوار دو اسپه سه اسپه ، بمنصب بیست هزاری پانزده هزار سوار دو اسپه سه اسپه سر بلند گردانیدند و راجه جے سنگهو ، بفزونیٔ هزاری هزار سوار بمنصب هفت هزار سی شش هزار سوار دو اسپه سه

---

۱ ـ مهمول ـ

اسپه و راجهٔ انروده باضافهٔ پانصدی سوار ، بمنصب چار هزاری ، سه هزار سوار ، هزار سوار دو اسپه سه اسپه و دلیر خان باضافهٔ پانصدیٔ پانصد سوار بمنصب سه هزاری سه هزار ، فرق عزت بر افراختند و دیگر بندها نیز ، درخور مراتب ، بعنایات پادشاهی کامیاب گشتند ۔

چون در این ایام بعرض همایون رسید که بادشاهزاده مراد بخش از نا آزمونی و کم خردی ، باستماع نا خوشی مزاج وهاج ، ارادهٔ فاسد و قصد باطل بخود راه داده و دیو سودا دماغ هوش آمایٔ او را پریشان ساخته و از مآل نکال و تنگ حوصلگی ، مرتکب انواع جور و تعدی می گردد و سید بی گناه علی نقی دیوان سرکار پادشاهی که باصلاح مفاسد او مامور بود و از هوا خواهی ، گاه گاهی کلمات سودمند ، بگوش پندنیوش او می رساند ، مخل کارخود دانسته ، بی باعثی بدست خود کشته و بر هنمونیٔ ادبار ، سکه و خطبهٔ آن دیار بنام خود کرده ، اسم سلطنت بر خویش بست ۔

بنابران سلخ جمادی الاولیٰ ، قاسم خان را ، بعنایت خلعت و شمشیر مرصع و اضافهٔ دو اسپه سه اسپه و اسپ عراق از طویلهٔ خاصه با ساز و فیل ، از حلقهٔ خاصه بایراق نقره و یک لک روپیه نقد و صوبه داریٔ احمد آباد سرافراز گردانیده ، رخصت فرمودند و سیف الدین ، پسر تربیت خان و جانی بیگ ، همشیر زادهٔ قاسم خان که بخدمت بخشیگریٔ آن صوبه معین گشته ، بفزونیٔ منصب نوازش یافت و حکم شد که قاسم خان با لشکری جداگانه ، همراه جسونت سنگهه باوجین رود ۔ بعد از رسیدن آنجا اگر مصلحت اقتضا کند ، قاسم خان متوجه دفع مراد بخش و اخراج او از گجرات گردد (ص : ۲۸۳ ل) و الا کومکیٔ راجه جسونت سنگهه و ضمیمهٔ لشکر او بوده ، باتفاق یک دیگر مهمی که رو دهد ، بآن قیام نمایند ۔

بالجمله راجه مذکور و قاسم خان باوجین رسیده ، رحل اقامت انداختند و بضبط صوبهٔ مالوه و حفظ قلاع و نقود آن پرداختند و دارا شکوه مترصد رسیدن پسر بزرگ و لشکرهایٔ که با او بمهم شجاع رفته بودند که آنها را ، نیز بهمان هیئت مجموعی ، باوجین فرستد یا هر دو لشکر یکجا جمع

آمده ، مرکوز ضمیر فساد اندیش او بفعل آورند و در این مدت برهم خوردگی و آشوب که شجاع و مراد بخش ، از تنگ ظرفی و کم حوصلگی ، لوای سرکشی بر افراشته ـ خدیو قدسی نژاد بکمال حلم و وقار و وسعت حوصلهٔ خداداد ، اصلاً و قطعاً ، بسنوح این قضایا از جا در نیامده ، مصدر امری که مشعر بسرکشی و نافرمانی باشد ، نگشته بودند و بمقتضای سعادت فطری و رعایت ادب ، سرموی از طریق متابعت رضاجوی ولد سلیمان حشمت ، عدول نمی نمودند ـ

دارا شکوه از غایت رعب و هراس که همیشه از این خدیو فیروزمند رستم نهمت ، در دل خود داشت بانواع تخیلات و تسویلات ، در انحراف طبع مبارک می کوشید و مقدمات نا ملایم غرض آمیز وحشت انگیز خاطر نشان کرده ، گرد کدورت و غبار کلفت در میانه می انگیخت تا انکه رفته رفته ، بشاشت فتنه سازی او ، تغیر گونه ، بمزاج همایون راه یافت و باغوای او ، عیسیٰ بیگ ملازم سرکار والا را ، که در دربار جهان مدار ، بخدمت وکالت قیام داشت ، بی صدور جرمی ، محبوس ، بضبط اموالش ، فرمان دادند و بعد از یک چندی که در بند بود ، بقبح آن متفطن گشته ، او را از قید رهانید و خلعت داده ، بخدمت خدیو جهان رخصت نمودند ـ

از اشتهار و استماع بعضی عقاید ردیه و اطوار باطلهٔ آن وخیم العاقبته ، این خدیو اسلام ، مقتضی آثار حضرت خیرالانام را ، عرق حمیت دین مسلمانی بحرکت آمد که اگر کار او باستقلال تمام گردید ، هر آئنه ارکان شریعت غرا ، زیر خلل ، و صیت اسلام و ایمان ، بطنطنهٔ کفر و جحود مبدل خواهد گشت ـ ناگزیر از اشتداد مرض و استیلای ضعف و فتور قویٰ خدیو جهان و فتنه انگیزی و تبه رای دارا شکوه ، رای جهان آرای که جلوه گاه شواهد رموز آسمانی و مطلع انوار الهام ربانی است ، چنان اقتضا نمود که بعزم ملازمت حضرت اعلیٰ ، از خطهٔ دلکشای اورنگ آباد ، بصوب (ص : ۲۸۳ ب) مستقر خلافت ، نهضت نمایند و دربار عالم مدار را ، بفر وجود فایز الانوار آراستگی بخشیده ، یکچند در خدمت سراسر سعادت بوده ، دست استیلای دارا شکوه که مصدر این همه فتنه و فساد گشته ،

کوتاه ساخته ، اعلیٰ حضرت را از قید تسلط او برآورند و مقرر فرمودند که مراد بخش را ، که از خامیٔ خرد و بیحوصلگی ، مصدر اداهای جاهلانه شده ، درین وقت ، دست استشفاع و استمداد بدامن عاطفت و عنایت خسروانه زده ، با خود بملازمت آنحضرت آورده ، استعفایٔ جرایم او نمایند و بعد از تصمیم این عزیمت ، چون عبور موکب فیروزی اعتصام ، از راه مالوه می شد و راجه جسونت سنگهه و قاسم خان چنانچه مذکور شد ، با لشکرهای عظیم در اوجین بودند و احتمال این بود که باشارهٔ دارا شکوه که راضی بتوجهٔ همایون ، بدربار نبود ، سد راه موکب ظفر شعار شوند ـ

لهذا حزم پادشاهانه مقتضیٔ آن شد که در توفیر لشکر و سامان توپخانه و سایر اسباب فوج آرایٔ و لوازم نبردآزمای کوشیده ، سران سپاه ظفر شعار و سرداران جنود انجم شمار را ، بمناصب عالیه و خطابهایٔ شایسته سرافراز و نامور ساخته ، بانواع مکرمت و عنایت نوازش فرمودند و نظر التفات بپرداخت حال لشکریان انداخته ، بقدر تفاوت درجات و مراتب ، همه را کامیاب مراحم و مواهب نمودند و علوفه و مواهب افزودند و از بندهایٔ پادشاهی که دران صوبه بودند ، هرکرا توفیق و سعادت مساعدت نموده ، سر ارادت ، بر خط بندگی و همراهی گذاشت ـ

بیمن عواطف و مکارم خسروانه ، گویٔ بخت و دولت ربوده ، لوایٔ سربلندی و کامرانی ، بر افراشت و بقصد امضایٔ این عزم و اجرایٔ این اراده ، مهین شعبهٔ دوحهٔ جاه و جلال ، پادشاه زادهٔ محمد سلطان را ، با نجابتخان و فوجی از عساکر اقبال ، مقدمهٔ لشکر فتح و ظفر ساخته ، دو شنبه جمادی الاول سنه هزار و شست و هشت هجری ، برسم منقلا پیشتر روانهٔ برهانپور نمودند و هنگام رخصت پادشاهزادهٔ والا نژاد را ، بمرحمت خلعت خاصه و طوغ و نقاره و دو اسپه بازین و ساز طلا و دو زنجیر فیل نوازش فرمودند و از عمدهای آن جیش مسعود ، نجابت خان را ، بعنایت خلعت و اسپ با ساز طلا و یک زنجیر فیل و میر ضیاء الدین حسین را که تا آن وقت بخدمت دیوان (ص ۲۸۴) سرکار والا قیام داشت ، بعنایت خلعت و اسپ و فیل و اندر من دهندیره را ، بمرحمت خلعت و فیل

و اضافهٔ منصب ، کامیاب عواطف شهنشاه ساخته ، سایر کومکیان آن فوج نصرت طراز را ، درخور رتبه و حال ، بمراحم والا ، عز امتیاز بخشیدند -

و پنجم ماه مذکور ، حکم بر آوردن پیشخانهٔ همایون ، بصوب خاندیش نمودند و یگانه گوهر محیط سلطنت گرامیٔ ثمر نهال خلافت ، پادشاهزادهٔ بلند مقدار ، فرخنده شیم محمد معظم را ، بصوبه داریٔ دکن تعین فرمودند و نو بادهٔ گلستان سعادت ، تازه نهال ریاض ابهت ، پادشاهزادهٔ والا گهر محمد اکبر را که نو رسیدهٔ عالم قدس بودند ، با اکثر پردگیان مراوق دولت ، در قلعهٔ سپهر بنیاد دولت آباد گذاشتند و منشور عاطفت بنام مراد بخش صادر شد که از گجرات متوجه مالوه گردد - بعد از عبور موکب ظفر لوا ، از آب نربده ، بعساکر جهان کشا ملحق گشته ، بادراک ملازمت اکسیر خاصیت ، چهرهٔ مراد بر افروزد - درخشندهٔ اختر برج ابهت ، تابندهٔ گوهر درج حشمت ، پادشاهزادهٔ والا قدر سعادت توام ، محمد اعظم را ، اقبال آسا ، ملازم رکاب فطرت پیرا ساخته ، کامیاب دولت همراهی نمودند و روز مبارک و دوازدهم شهر مذکور ، از ساحت خطهٔ فیض بنیاد اورنگ آباد ، بصوب برهانپور نهضت نمودند و در موضع پرسول که مضرب خیام جاه و جلال و اولین منزل کعبهٔ دولت و اقبال بود ، بفرخندگی و فیروزی ، نزول سعادت گزیده در همین روز مسعود، پادشاهزادهٔ کامگار ، بخت بیدار ، محمد معظم را ، بعطیٔ خلعت خاص و طوغ و نقاره و دو اسپ از طویلهٔ خاصه با ساز طلا و یک زنجیر فیل با ماده فیل نواخته ، رخصت معاودت باورنگ آباد فرمودند و خواجه منظور را که مورد انظار اعتبار بود ، بقلعداریٔ دولت آباد معین ساخته ، خلعت و اسپ و فیل مرحمت نمودند و میر عسکر که ثانی الحال ، بخطاب عاقل خان نامور شد و دران وقت بخدمت بخشی گریٔ دوم قیام داشت ، بحراست حصار شهر و شاه بیگ خان از کومکیان دکن ، بفوجداریٔ بیرون اورنگ آباد مقرر گشته و مناصب بسیاری از فیض سحاب تربیت پادشاهانه نشو و نما پزیرفت -

ازانجمله مرشد قلی خان که جوهر رشد و کاردانی و آثار ارادت و جانفشانی ، از سیمای احوالش ظاهر بود ، بتفویض خدمت جلیل القدر دیوانی ،

از تغیر میر ضیاء الدین حسین ، سرمایهٔ افتخار اندوخته ، بعطای خلعت خاص و اضافهٔ منصب و دیگر مواهب خسروانه ، مورد انظار (ص : ۲۸۴ ب) عاطفت شد و مفتخر خان ولد اعظم خان مرحوم بخدمت میر بخشیگری والا رتبگی یافته ، بعنایت خلعت خاصه باضافهٔ هزاری هزار سوار ، بمنصب سه هزاری دو هزار سربلند گردید .

و در هرسول یک روز مقام شده ، سیزدهم موکب ظفر طراز ، ازان سر منزل سعادت ، باهتزاز آمد و بعد از طئی دو مرحله ، میرزا سلطان صفوی، بعطائی خلعت خاصه و اسپ با ساز طلا و باضافهٔ هزاری پانصد سوار ، بمنصب چهار هزاری دو هزار سوار نوازش یافته ، باورنگ آباد مرخص گردید ، که در خدمت پادشاهزادهٔ عالی قدر والا نژاد باشد .

و موکب جاه و جلال ، کوچ برکوچ طئی مراحل نموده ، بیست و پنجم ماه مذکور ، رایت منصور ، ظل ورود ، بساحت بلدهٔ برهانپور افگنده . و عمارات دولت بنیان قلعهٔ مبارک آن ، از فر نزول اشرف ، پایهٔ رفعت بآسمان رسانید و پادشاه زادهٔ عالی قدر والا محمد سلطان که چنانچه مذکور شد ، پیشتر آمده بودند ، بادراک ملازمت قدسی انوار ، چهره بخت و دولت ، نورانی ساختند و نجابتخان و میر ضیاء الدین حسین و دیگر بندها که در رکاب پادشاهزادهٔ ارجمند معین بودند و محمد طاهر صوبه دار خاندیس با کومکیان آنجا احراز سعادت زمین بوس نمود و مدت یک ماه موکب ظفر پناه آن بلدهٔ فیض اساس را ، از یمن اقامت مهبط انوار ، شرف و کرامت ساخته ، رونق افزائی عرصهٔ خاندیس بود و در خلال آن فرخنده اوقات ، عیسی بیگ وکیل دربار دولت ، زمین بوس دریافت و بعطائی خلعت و اسپ و منصب شایان سر بلند شد و بانعام مبلغی گران ، مورد نوازش بادشاهانه گشت و بسیاری از امرا و منصبداران بر حسب تفاوت مراتب ، باضافهٔ مناصب و احراز عطایا و مواهب ، کامیاب گشتند . ازانجمله سرافراز خان ، باضافهٔ هزاری هزار سوار ، بمنصب پنج هزاری چهار هزار سوار و جادونرای ، باضافهٔ هزاری پانصد سوار ، بمنصب چهار هزاری هزار و سی صد سوار و شمس الدین خویشگی ، باضافهٔ

هزار و پانصدی پانصد سوار ، بمنصب سه هزاری دو هزار سوار ، شمول عنایات پادشاهانه گردیدند .

—:o:—

نهضت موکب منصور قرین دولت افروزی ، از بلده برهانپور ، بصوب مستقر الخلافه اکبر آباد :

الف ف ٦

چون خدیو کشور اقبال ، بجهت استکشاف حال ، عرضداشتی برسم پرسش کوفت و اعتدال ، بخدمت اعلیٰ ارسال داشته بودند ، مدت یک ماه (ص : ۲۸۵ ل) چنانچه گذارش یافت ، در بلدهٔ مبارکهٔ برهانپور ، بانتظار جواب توقف فرموده ، ترصد داشتند که شاید عارضهٔ آنحضرت بالکلیه زایل شده ، صحت کامل حاصل آید ، تابنظم و نسق مهمات خلافت و جهان بانی ، که بسبب ضعف و آزار آن دستور العمل فرمان روائی و کشورستانی ، نهایت خلل پذیرفته بود ، بنفس نفیس متوجه گردیده ، کار دولت و سلطنت را ، از نو نظام و سر انجام داده و دست تصرف و استقلال داراشکوه خسران مآل ، از مراتب ملک و مال کوتاه سازند .

و در این مدت که انتظار و رود مسرت اثری از دربار جهان مدار مشعر بمژده حصول صحت و عافیت والائی سپهر مقدار و تمکین آنحضرت بر وسادهٔ اقتدار داشتند ، اخباری که اشعار بضد این معنی می نمود ، متواتر می رسید و آثار آن که فساد مملکت و اختلال دولت بود ، یوماً فیوماً بظهور می پیوست و لیز راجه جسونت سنگه بدکیش باطل اندیش ، چنانچه سبق ذکر یافته ، بالشکری گران و سپاهی انبوه ، باغوا و افساد داراشکوه ناقص خرد ادبار پژوه باوجین که حاکم نشین مالوه و قریب الجوار صوبهٔ خاندیس است ، آمده بود .

چون طبع کج گرائی آن بی بهرهٔ جوهر دولت بدین و آئین هنود و احیای مراسم کفر و جحود مایل می دید و ازین جهت ، میل عظیم ،

بسلطنت او داشت ، بنابر خوش آمد و رعایت جانب او ، مصدر اداهائی بی ادبانه و حرکت ناهموار گشته ، بخیال محال و پندار دور از کار ، خودرا ، سد راه موکب جلال می شمرد و از سطوت و صولت سپاه بهرام انتقام ، نیندیشیده ، از بدرگی و فرومایه گوهری خیرگی و زیاده سری از حد می برد ، لا جرم عزیمتی که پیش نهاد خاطر قدسی مآثر بود ، بتازگی تصمیم یافته بیست ، و پنجم جمادی الاخری ، باغ فرمان باری که بیرون شهر ، بمسافت نیم کروه واقع شده ، فیض اندوز نزول اقبال گردید و در این وقت بسیاری از بندهای اخلاص کیش عقیدت شعار ، مورد انظار پرامنیت و مرحمت شهنشاه روزگار گشته ، بخطابهای مناسب و افزایش مراتب و عطای نقاره و علم والا پایگی یافتند -

ازانجمله محمد طاهر خراسانی صوبه دار خاندیس که کسوت اخلاص و ارادتش ، بطراز[۲] قدم عبودیت و منزلت قرب محرمیت ، مسطرز است و قبل ازین مدتها بخدمت جلیل القدر وزارت قیام نموده ، بخطاب وزیر خانی مامور شد و سید شاه محمد بخطاب مرتضی خانی وفتح محمد روهیله و بخطاب خانی و میر شمس الدین ولد مختار خان مرحوم ، بخطاب پدر خویش و هر یک (ص : ۲۸۵ ب) بمرحمت علم و مرزا محمد مشهدی بخطاب اصالت خان و عطائی طوغ و نقاره و ملتفت خان ولد اعظم خان مرحوم ، بعنایت نقاره و میر ملک حسین بخطاب بهادر خانی و میر ضیاء الدین حسین بخطاب همت خانی و محمد ابراهیم ولد نجابت خان ، بخطاب شجاعت خانی و عبدالله بیگ سرای ، بخطاب عبدالله خانی و محمد بیگ میر آتش ، بخطاب ذوالفقار خانی و میر هوشدار ولد متلفت خان ، بخطاب هوشدار خانی و محمد منعم ولد مرزا خان ، بخطاب منعم خانی و خواجه عابد ، بخطاب عابد خانی و میر معصوم ولد شاه نواز خان ، بخطاب معصوم خانی و ظفر لودی بخطاب لودی خانی و بهبل افغان بخطاب پردل خانی سرافرازی یافتند -

---

۱ - الم -

۲ - بطرز -

بالجمله شهنشاهِ دین پناه ، دو روز قرینِ دولت و کامگاری ، در باغِ فرمان باری مقام کرده ، طراوت بخشِ گلشنِ حشمت و بختیاری بودند - بیست و هفتم ، دو کروه کوچ نموده ، نواحیٔ سرای بنوله از نزولِ همایون ، پرتوِ سعادت گرفت و دو روز آنجا مقام شد - دران منزل وزیر خان را ، که صوبه‌داریٔ خاندیس ، بدستورِ سابق باو تفویض گشته بود ، بعنایتِ خلعت و اسپ و فیل نواخته ، مرخص ساختند و غرهٔ رجب مانده ، مضربِ خیامِ نصرت گشته ، روزِ دیگر آنجا مقام شد -

از سوانحِ این مقام : چون شاه نواز خان صفوی بوسوسهٔ خیالاتِ باطل از توفیقِ انقیادِ خدیوِ جهان محروم گشته ، در برهانپور مانده ، بلطایف الحیل در بر آمدن دفع الوقت می نمود ، تخافِ اورا از رفاقت ، منافیٔ صلاحِ دولت دانسته ، پادشاهزادهٔ عالی تبار والا نژاد محمد سلطان را ، باعمدهٔ فدویانِ صایب تدبیر شیخ میر مقرر فرمودند که ببرهانپور رفته ، آن خانِ خلاف اندیش را دستگیر نموده ،در قلعهٔ برهانپور مقید سازند - چنانچه پادشاهزاده و شیخ میر ، بشهر معاودت نموده ، اورا از خانهٔ خودش برده ، حصارِ ارک محبوس ساختند و روزِ دیگر مراجعت نموده ، بموکبِ نصرت قرین پیوستند - بالجمله عساکرِ ظفر مآثر ، از انجا بهفت کوچ بکنارِ آبِ نربده رسیده -

در این ایام عیسیٰ بیگ ، بخطابِ سرافراز خانی و بختیار خان ، بخطابِ خواص خانی و خوشحال بیگ قاقشال ، بخطابِ قلیچ خانی و محمد یوسف بخطابِ شمشیر خانی و محمد طاهر داروغهٔ توپخانهٔ دکن بخطابِ مظفر خانی و حیات خان افغان ، بخطاب زبردست خانی و میر مراد مازندرانی ، بخطابِ دلاور خانی ، سرمایهٔ مباهات اندوختند و عبدالرحیم ولد هادی داد خان (ص : ۲۸۶ ل) و میر احمد سادات خان و تاتار بیگ ولد اورنگ خان ، هر یک بخطابِ پدرِ خویش نامور شد و بسیاری از سعادت پذیرانِ خدمت و شرف اندوزانِ رکابِ دولت ، موردِ انظارِ مراحمِ پادشاهانه گردیدند -

---

۱ - انجام -

ازانجمله نجابت خان باضافهٔ هزاری دو هزار سوار ، بمنصب والایٔ هفت هزاری دو هزار سوار و بهادر خان ، باضافهٔ هزاری پانصد سوار ، بمنصب سه هزاری هزار و پانصد سوار ، نوازش یافتند -

بیستم ، ظاهر دیپالپور مرکز رایات منصور گردید - بیست و یکم از دیپالپور کوچ شد و در اثنای راه ، مراد بخش که از گجرات ، بموجب حکم لازم الامتثال ، احرام کعبهٔ جلال بسته بود ، رسیده ، بادراک دولت ملازمت ، چهرهٔ مراد افروخت و مراسم کورنش و تسلیم بجا آورده ، سرمایهٔ سعادت دارین اندوخت - خدیو عطوفت پرور مهربان اورا بجلایل عواطف نواخته ، ازانجا بهمعنانیٔ عون عنایت ایزدی ، بموضع دهرمات پور که از هفت کروهیٔ اوجین واقع است و راجه جسونت سنگه باقاسم خان و تمام لشکرهایٔ پادشاهی بعزم مقابلهٔ موکب منصوره بفاصلهٔ یک کروه در برابر آن نزول نموده بود، عز قبول بخشیدند و برکنار زاله جور پرآبیافته ، بارگاه حشمت و جاه باوج نصرت و فیروزی افراشته شد -

و نیز قبل از وصول به دهرمات پور ، کب رای را ، که از برهمنان فهمیده بود ، نزد راجه فرستاده ، به نصایح ارجمند ، منع ارتکاب جسارت و ستیزه نموده بودند و پیغام فرموده ، که چون مارا ، ارادهٔ جنگ نیست و عزم ملازمت حضرت اعلیٰ ، پیش نهاد خاطر والاست ، اگر اورا بخت رهبری نماید ، بملازمت همایون مستعد گشته ، به تقبیل رکاب اقبال ، مایهٔ افتخار و شرف روزگار خود سازد ، یا از سر راه موکب ظفر پناه برخاسته ، بجوده‌پور که وطن اوست برود و الا پایمال جنود دشمن مآل گشته ، جز خسران و نکال حاصلی نخواهد داشت - ازآن رو که آن جاهل مغرور را ، کاخ دماغ ، ظلمت اندود دود غفلت و غرور بود ، بر وفق مضمون ''ابی و استکبر و کان من الکافرین'' از قبول این پیام سر باز زد و کب رای را ، باز فرستاد -

—:o:—

ذکر محاربهٔ عساکر جلال باراجه جسونت سنگه بد سگال و ظفر یافتن بر جنود کفر و ضلال

—:o:—

الف ف ۷

چون آن جاهل بدکیش ، بنصایح ارجمند متنبه نشد ، روز جمعه بست دویم رجب سنه هزار و شصت و هشت هجری ، خدیو موفق منصور پاک اعتقاد ، بقصد مدافعهٔ جیش کفر و عناد ، بتسویهٔ صفوف فرمان داده ، حکم نواختن کوس جنگ فرمودند ، (ص : ۲۸۶ ب) و هراول نصرت اثر را ، که مقدمة الجیش فتح و ظفر بود ، برایت الله از پادشاهزادهٔ محمد سلطان و نجابت خان استوار کرده ، شجاعت خان خلف خان مسطور و سید ظفر خان بارهه و احمد خویشگی و لودی خان و پردل خان و کمال لودی و سید نصیر الدین دکنی و جمال بیجاپوری و الهام الله و عبدالباری انصاری و میر ابوالفضل معموری و قادر داد انصاری و جمعی دیگر از مبارزان و دلیران عرصهٔ قتال بایشان معین ساختند ـ

و ذوالفقار خان قدیمی با برخی از اهل توپخانه و بهادر خان با هادی داد خان و سید دلاور خان و زبر دست خان و سادات خان و حمید کاکر و دیگر مجاهدان شهامت پرور ، بهراولی پادشاهزاده ، لوای مبارزت برافراختند و اهتمام توپخانه بعهدهٔ شجاعت مرشد قلیخان مقرر گردید و مراد بخش را با سپاه و حشم او ، برانغار موکب نصرت شعار باز داشتند ـ سرداری جورانغار فیروزی آثار ، نامزد قرهٔ باصرهٔ دولت ، پادشاهزادهٔ سعادت توام ، محمد اعظم نموده ـ ملتفت خان و همت خان و کار طلب خان و سپهدار خان و راجه اندر من دهندیره و هوشدار خان و مختار خان و میر بهادر دل برادر خان مذکور و منعم خان و شیخ عبد العزیز و سید یوسف و اسمعیل نیازی و یعقوب دلاور و دلاور بیگ خان ونعمت الله ولد حسام الدین خان و سید حسن

---

۱ ـ دلیر خان

و کرن کچھی و راجہ سارنگ دہر و عزت بیگ و مریز مہمند و جمعی دیگر از جنودِ قاہرہ ، دران طرف گماشتند ۔

و سرداریٔ التمش بشہامتِ مرتضیٰ خان تفویض یافتہ ۔ سید بہار و حمید الدین واد ابو سعید نبیرۂ اعتماد اللہ و ملازمان چوکیٔ خاص ، با او معین شدند و زبدۂ فدویانِ اخلاص منش ، شیخ میرزا با سید میر برادرِ او و عبدالرحمن و غازی بیجاپوری و فتح خان روہیلہ و اسمعیل خویشگی و کیریسنگہ بھوانیہ و رگھناتھسنگہ راتھور و مسعود منگلی و سید منصور و بادل بختیار و یوسف بیجاپوری و گروہی دیگر از دلاوران ، در جانبِ یمین طرح نمودند و رستم را و دولتمند خان و باجی و بابا جی و بیتوجی و جسونت راو طرحِ دستِ چپ فرمودند و قراولی ، بعہدہ تردد خواجہ عبداللہ و قزلباش خان و عبداللہ خان و دوست بیگ برادرِ او و محمد یوسف تولکچی و رعد انداز بیگ و جمعی دیگر از مردانِ کار مقرر گشت و ماہچۂ رایتِ نصرت نشانِ خورشید سامان (ص : ۲۸۷ ا) ، از اوجِ قبول طلوع نمودہ ، در قلبِ لشکر جا گرفتند و جمعی از بندہای مثلِ اصالت خان و مخلص خان و تہور خان و قلیچ خان و جوہر خان و ہزبر خان ذوالقدر خان و بیگ محمد خویشگی و عزت خان و سزاوار خان و میر ابراہیم قوربیگی و بھگونت سنگہ ولد راو سترسال و سوبھکرن بندیلہ و الہ یار بیگ میر توزک ، در رکابِ نصرت مآب ، کامیابِ سعادت گشتند ۔

بالجملہ چون راجہ جسونت سنگہ خبرِ اہتزاز موکبِ جلال ، بعزمِ محاربہ و قتال شنید ، وکیلِ خود را بخدمتِ ہمایون فرستادہ ، اظہارِ عجز و بندگی کہ مرا داعیۂ رزم و پیکار نیست ۔ اگر فسخ ہزیمت نمایند ، تقبیلِ بساطِ عبودیت سرمایۂ دولت می شمارم ۔ ازانجا کہ ضمیرِ منیرِ شہنشاہِ عالم گیر ، پیوستہ از صورِ الہام نقش پذیر است ، بمکنونِ خاطرِ او متفطن گشتہ ، جواب فرمودند کہ چون بفرخی و فیروزی سوار شدہ ایم ، توقف و درنگ معنیٔ ندارد ۔ اگر گفتار بصدق و راستی مقرون و خالی از شیوۂ حیلہ و فسون است ، از لشکر جدا شدہ ، تنہا پیش مجابت خان بیاید کہ خانِ مذکور اورا ، بخدمتِ پادشاہزادہ محمد سلطان برده ، بملازمت اشرف آورند ۔

چون التماس آن کج اندیش ، ناشی از مکر و تزویر و مبنی بر دفع آن وقت بود ، اثری ظاهر نشد و جوابی نفرستاده و آمادهٔ جنگ و مهیاء نبرد گشته ، لوای جهالت برافراخت - قاسم جان را سردار هراول ساخت و جمعی از راجپوتان عمده مثل مکند سنگه هاده و راجه سجان سنگه و امر سنگه چندراوت و رتن راتهور و ارجن کور و دیال داس جهاله و موهن سنگه هاده و دیگر اعاظم راجپوتان و خوشحال بیگ کاشغری و سلطان حسین ولد اصالت خان مرحوم و دیگر بندهای معتبر پادشاهی تعین و بهادر بیگ بخشی آن لشکر را ، که داروغهٔ توپخانه هم بود ، باتمام توپ خانه و جانی بیگ خویش قاسم خان و جمعی دیگر در پیش صف لشکر باز داشت و مخلص خان و محمد بیگ و یادگار بیگ را ، که از سپاه نامی تورانیان بودند ، بقراولی گماشت و مهیش داس گوردهن راتهور را ، با فوجی از مردم کاردیده و راجپوتان جلادت منش ، در التمش مقرر نموده و خود با راجپوتان تهور کیش خویش که از دو هزار بیش بودند و بعضی دیگر راجپوتان عمدهٔ پادشاهی ، مثل بهیم و راجه سهیلداس کورو و امثال در قول قرار گرفته - راجه رائیسنگه سودهه را با جمیع راجپوتان قوم او ، در میمنه قول و افتخار خان را (ص : ۲۸۷ ب) با سید شیر خان بارهه و سید سالار و یادگار مسعود و محمد مقیم ولد شاه بیگ خان و گروهی از منصبداران در میسره جای داد و مالوجی و پرسوجی و راجه دیبی[1] سنگه بندیله را بمحافظت اردو که نزدیک بجنگ گاه بود گذاشت -

القصه پنج شش گهری از روز گذشته ، تلاقی فئین اتفاق افتاد و نخست از طرفین ، بانداختن بان و توپ و تفنگ که آتش افروز رزم و مقدمهٔ جنگ است ، هنگامهٔ حرب گرم شد و کار کشش و کوشش بالا گرفت - درین اثنا از هراول موکب ، او با جمعی کثیر از راجپوتان ، مثل مکند سنگه هاده و رتن راتهور و دیال داس جهالا و ارجن کور و دیگر عمدها و رؤسای آن قوم باتمام اتباع[2] ، بیک بار جلو انداختند -

---

۱ دهی

۲ - ارتباع -

مرشد قلی خان و ذوالفقار خان ، با آنکه قوجی درخور کثرت و هجوم مخالفان نداشتند ، دست اعتصام بحبل المتین اقبال زده ، از جا نرفتند ـ مرشد قلی خان مردانه وارنقد جان نثار نمود ـ ذوالفقار خان بآئین دلاوران ناموس جوی هندوستان که چون کار جنگ تنگ شود، از اسپان پیاده شده ، دل بر هلاک می نهند ، از اسپ فرود آمده با معدودی داد مردانگی داد ، اگرچه گل زخمی از شاخسار مردی چید ، لیکن از آسیب هلاک باز ماند ـ شیخ میر با سایر دلاوران و مرتضیٰ خان نیز ، با دلیران التمش در رسیده ، مصدر ترددات نمایان گشتند ـ

در همین اثنا شهنشاه عالمگیر ظفر لوا که سوار فیل بودند ، چون دیدند که اعدای جهالت کیش ، رایت جرأت و استیلای افراشته ، عرق شجاعت خسروی حرکت نمود ، با ملازمان رکاب چنان نزدیک رسیدند که قول بهراول پیوست ، از آثار شوکت و شکوه پادشاهی ، بد عاقبت را پشت همت بشکست ـ راجه رایسنگه سوده و راجه تیجا سنگه بندیله و امر سنگه چندراوت بجانب اوطان خود شتافتند و مراد بخش که در برانغار بود ، بر بنگاه اعدا ریخته ، بغارت و تاراج پرداخت ، دیبی سنگه پیش مراد بخش رفته او را شفیع عفو جرایم ساخت ـ راجه جسونت سنگه ، از ملاحظهٔ حظ این حال ، بر خلاف داب راجهای بزرگ ، تبار ننگ فرار بر خود پسندیده ، با معدودی از راجپوتان زخمی ، راه وطن پیش گرفت و قاسم خان و سایر لشکر راه فرار سپردند و این خدیو گیتی ستان ، بهادران نصرت لوا را ، از رسم نگامشی[۱] که شیوهٔ عاجز کشی است ، منع فرمودند ـ از سرداران لشکر منصور ، سوای مرشد قلی خان دیگر کسی بعرضه تلف نشد (ص : ۲۸۸ ا) و غیر ذوالفقار خان و سکندر روهیله و شیخ عبدالعزیز و رگهناتهداس راتهور و دیگری از عمدها را آسیب زخم نرسید ـ ازین فدویان نصرت مند ، بکثرت تردد و جانفشانی و حسن شجاعت ، شیخ عبدالعزیز بیست و یک زخم برداشته بود ، لیکن از هلاک ایمن ماند ـ

مراد بخش این جا رسیده ، تسلیم مبارکباد فتح نمود ـ بجلدوی یکدلی

---

۱ ـ تکاموسی

و مرافقت او ، بعنایت پانزده هزار اشرفی و چهار زنجیر فیل و دیگر عطایا و مواهب عز اختصاص بخشیدند ـ پادشاهزادهٔ محمد سلطان را ، باضافهٔ پنجهزاری پنجهزار سوار ، بمنصب پانزده هزاری ده هزار سوار مشمول انظار مرحمت ساختند ـ نجابت خان بمرحمت خلعت خاصه و دو زنجیر فیل و انعام یک لک روپیه ، مطرح انوار عنایت گشته ـ بخانخانان بهادر ، سپه سالار والا خطاب شد و ملتفت خان ، بخطاب اعظم خان و خدمت دیوانی و مرحمت خلعت خاص و اسپ با ساز طلا و طوغ و نقاره و از اصل و اضافه ، بمنصب چار هزاری دو هزار و پانصد سوار پایهٔ اعتبار بر افراخت و مفتخر خان برادرش که میر بخشیٔ موکب اقبال بود ، بخطاب خان زمانی و عنایت طوغ و نقاره و یک زنجیر فیل و میر ضیاء الدین حسین که سابق بخطاب همت خانی نامور شده بود، بخطاب اسلام خانی و مرحمت اسپ و غازیٔ بیجا پوری بخطاب رندوله خان و باضافهٔ هزار سوار ، بمنصب چار هزاری هفصد سوار و کار طلب خان ، باضافهٔ هزاری هزار سوار ، بمنصب چار هزاری چار هزار سوار و عابد خان ، باضافهٔ هزاری دو صد سوار ، بمنصب چار هزاری هفصد سوار و شجاعت خان ولد نجابت خان سپه سالار ، بعنایت خلعت و اسپ و باضافهٔ هزاری هزار سوار ، بمنصب سه هزاری دو هزار سوار و عبدالرحمان بیجا پوری بخطاب شرزه خانی و الهام الله ولد رشید خان انصاری ، بخطاب پدر خویش و مرحمت خلعت و علم و باضافهٔ هزاری پانصد سوار بمنصب سه هزاری سه هزار سوار و مرتضیٰ خان ، بمرحمت فیل و فتح روهیله ، بخطاب خانی و اسماعیل خویشگی ، بخطاب جان باز خانی و کمال لودی بخطاب هزبر خانی و بیگ محمد خویشگی ، بخطاب دیندار خانی و احمد خویشگی ، بخطاب اخلاص خانی و میر عیسیٰ ولد اسلام خان ، بخطاب همت خانی و حمید کاکر خانی و مسعود منگلی ، بخطاب منگل خانی و احمد بیگ میر توزک ، بخطاب ذوالقدر خانی و اسماعیل لیازی بخطاب خانی و میر ابوالفضل معموری ، بخطاب معمور خانی و حمید الدین خان ، بخطاب خانزاد خانی سربلند گشتند و عالم سنگه (ص : ۲۸۸ ب) زمیندار کپور ، بخطاب راجگی و عطایٔ خلعت فاخره و اسپ و فیل و شمشیر و کمر خنجر و جیغهٔ مرصع و گوشوارهٔ مروارید مشمول مراحم گشته ،

رخصت وطن یافت ـ مخلص خان خلف منصور حاجی ، بخطاب یکه تازخانی و منصب سه هزاری هزار و پانصد سوار و عطای خلعت و اسپ و انعام بیست هزار روپیه و سیف الدین محمود ولد تربیت خان مرحوم ، بخطاب سیف خانی و یادگار مسعود لبیرهٔ احمد خان مغفور ، بخطاب جد خویش و محمد مقیم ولد شاه بیگ خان ، بخطاب مقیم خانی ـ

بالجمله ، گیتی خدیو ، موید منصور ، پس از مقام در ظاهر بلدهٔ اوجین ، بیست و هفتم رجب ، ازانجا نهضت نموده ، ببیست و هشت کوچ و سه مقام ، بیست و هشتم شعبان ، حدود گوالیار را از فر وصول همایون زینت پذیر ساختند و در این ایام ، نصیرخان ولد خان دوران خان مرحوم که بحراست قلعهٔ رائسین قیام داشت ، حسب الامر رسیده ، بعنایت خلعت خاص و اسپ و فیل و بخطاب والای خان دورانی ، مشمول عواطف خسروانی گردید ـ روز دیگر خدیو جهان ، خانخانان بهادر سپه سالار و ذوالقدر خان و صف شکن خان را با زر و امبان توپخانه و جمعی دیگر از بندهای جان سپار تعین فرمودند که بجناح استعجال روان گشته ، بگذر بهدوریه که از سمت گوالیار بر دست راست دهولپور ، بر مسافت بیست کروه واقع است و پایاب است ، بگذرند و تا وصول رایت اقبال ، آن را از تصرف مخالفان بد سگال صیانت نمایند ـ

از اینجا شمهٔ از احوال حضرت اعلیٰ و کوته اندیشی دارا شکوه می نگارد ـ که چون رستم بیگ گرز بردار و ساقی بیگ یساول که از پیشگاه سلطنت ، نزد راجه جسونت سنگه رفته بودند ، معاودت نموده ، خبر انهزام راجه جسونت سنگه رسانیدند ، اعلیٰ حضرت متوجهٔ دارالخلافهٔ شاهجهان آباد گشتند ـ

چنانچه دوم شعبان بمقر خلافت نزدیک رسیده بلوج پور مخیم اردوی همایون گردید ـ دارا شکوه مغلوب واهمه گشته آنحضرت را ، بالحاح از رفتن شاهجهان آباد باز داشته ، عنان ارادهٔ آنحضرت بصوب اکبر آباد تافت و باگره رسیده ، دارا شکوه از بندهای عتبهٔ سلطنت و سپاه قدیم و جدید خود ، حشری انبوه که قریب شصت هزار سوار بود فراهم آورده ، بسرانجام اسباب نبرد و پیکار پرداخت ـ

و از جملهٔ کارهای ناصواب دارا شکوه این بود که چون خبر بدارا شکوه رسید (ص : ۲۸۹ [1]) که بنابر بعض مصالح ملکی و بمقتضیات جهانداری ، بالضرورت معظم خان را دستگیر کرده ، در دکن نگاه داشته اند - این معنی را بر سازش و اتفاق معظم خان حمل نموده ، محمد امین خلف الصدق آن زبدهٔ امرای عظام را ، بی تقصیر ، بخانهٔ خود طلبیده ، دستگیر کرد - بعد سه چهار روز ، اعلیٰ حضرت بر نیک نامی او مطلع شده ، از قید دارا شکوه رهانیدند و اصلاً راضی بستیز و آویز باین خدیو موفق نبودند -

لیکن چون حضرت اعلیٰ را در آن ایام سر رشتهٔ اختیار و اقتدار از کف رفته بود ، بر منع و زجرش قادر نبودند - ناچار تن بارادهٔ او داده ، راه مدارا می پیمودند -

چنانچه آن تیره رای بعزم مصمم ، شانزدهم شعبان ، خلیل الله خان را با قباد خان و رام سنگه راتهور و امام قلی و بوری بیگ اغر و سایر اغران و جمعی دیگر از بندهای پادشاهی و داؤد خان و عسکر خان و سردار خان خود با جوق از سپاه خویش برسم منقلا رخصت نمود که رفته ، در دهولپور تا رسیدن او ، اقامت نمایند و خود نیز با سپهر شکوه پسر کهتر و سایر افواج و عساکر و توپ خانه بیست و پنجم ماه مذکور ، از اکبر آباد برآمده ، پنج منزل بدهولپور رسید ، چندی[1] در آنجا اقامت نموده بعد از استماع خبر عبور موکب منصور بآن چستی و چالاکی از آب مذکور ، با دل خایف و خاطر اندیشناک ، ناچار از دهولپور متوجه مقابلهٔ عساکر ماثر گردید و در موضع راجپوره که ده کروهی اکبر آباد است ، نزدیک بکنار آب جون ، زمینی برای جنگ خوش کرده ، مخیم نزول ساخت -

و در این اوقات نیز ، هر چند اعلیٰ حضرت از راه ترحم بحال آن بد مآل ، مناشیر نصایح آمیز ، مبنی بر تاکید مراتب صلح و سازگاری و مشعر باجتناب از جنگ و ستیزه کاری ، باو می فرستادند ، او بهیچ وجه ، از

---

۱ - چند -

ارادهٔ نا صواب خویش ، باز نمی آمد ـ با آنکه آنحضرت باوجود کمال ضعف و بقیهٔ کوفت ، بقصد اطفاء نایرهٔ فتنه و فساد در عین سورت گرما خواستند که بجسم حرکت نموده ، شرف قدوم ، بآن لشکرگاه ارزانی دارند و بمیامن تدبیر ، رفع آن منازعت نمایند و باین عزم صواب پیش خانه بیرون فرستاده ، حکم فرمودند که درمیان هر دو لشکر ، سراوقات جلال ، باوج رفعت بردارند و خود نیز متعاقب ارادهٔ سواری داشتند دارا شکوه [به] نهضت مسعود آنحضرت راضی نبود ، بفنون حیله و افسون در تاخیر و تعویق عزیمت همایون کوشیده ، در ارتکاب جنگ و پیکار تعجیل نمود ـ

—:o:—

ذکر محاربهٔ عسکر مذکور نزدیک مستقر الخلافهٔ اکبرآباد با دارا شکوه و هزیمت یافتن او بجانب دهلی و ازانجا به ملتان وغیره

الف ف ۸

بعد از عبور موکب نصرت نشان ، در غرهٔ ماه مبارک رمضان از آب چنبل ، شهنشاه مالک رقاب ، دو روز بجهت ترفه سپاه و لشکریان که مسافتی بعید پیموده بودند ، مقام نمودند و چون [خبر] پیش آمدن داراشکوه از دهولپور بعزم مقابله رسید ، سه کوچ متواتر فرموده ، ششم ماه مبارک ، نزدیک بلشکر داراشکوه رسیدند و بفاصلهٔ یک و نیم کروه ، از محل اقامت او ، توقف ورزیدند ـ داراشکوه در همین روز ، بعد از اطلاع بر قرب وصول نصرت لوا ، ترتیب افواج و تسویهٔ صفوف نموده ، بعزم جنگ و پیکار سوار شده ، از اردو بنگاه خویش قدری راه پیش آمده ، یسال بسته ایستاد و هنگام غروب آفتاب رخ از مقابله تافته ، بمنزلگاه خویش معاودت نمود ـ

صبحگاه شهنشاه عدو بند دشمن گداز ، باهتزاز عساکر ظفر طراز ، فرمان داده ، بترتیب و تسویهٔ افواج پرداختند و حکم شد که توپخانه پیش برده ، مهیا دارند ، و فیلان مست جنگی ، بانواع کجیم و جوشن برگستوان آراسته ، اقسام اسلحه و آلات حرب بر خرطوم و پیکر خصم

افگنان تعبیه گردید و پادشاه زاده محمد سلطان ، با خانخانان بهادر سپه سالار ، هراول جنود نموده ، جمعی از بندهای ثابت قدم جان سپار ، مثل سید مظفر خان بارهه و شجاعت خان ولد خانخانان بهادر ، نودیخان و پردل خان و اخلاص خان و تهور خان و رشید خان و خواص خان و احمد بیگ خان و معمور خان و سید نصیرالدین دکهنی و جال بیجاپوری و قادر داد و عبدالباری انصاری و عنایت خان با ایشان معین شدند و ذوالفقار خان و صف شکن خان را فرمان شد که هر کدام با توپ خانه که باهتمام او بود ، درپیش صف اول قرار گرفته ، آمادهٔ خصم افگنی و دشمن شکنی گردد ۔

و سرداری برانغار نامزد گرامی گوهر سعادت توام ، پادشاهزادهٔ محمد اعظم نموده و سپاه و حشم ایشان را با اسلام خان و اعظم خان و خان زمان و مختار خان و کار طلب خان و سیف خان و هوشدار خان و همت خان و راجه اندرمن دهندیره و راجه سارنگ دهر و چنپت بندیله و هگونت سنگه هاڈه و سید حسن و اسماعیل خان نیازی و عزت بیگ و محمد صادق و نعمت الله ولد حسام الدین خان و ابو مسلم و کرن کچی و مریز مهمند (ص : ۲۹۰ ل) و جمعی دیگر از مردان کاردان ، در آن طرف تعین فرمودند ۔

و مراد بخش را ، با فوج و سپاه او در جور انغار موکب نصرت قشار ، حکم صف آرای شد و سرداری التمش بعمدهٔ نوئینان اخلاص منش ، شیخ میر مفوض گشته ۔ سید میر برادرش و شرزه خان و رندوله خان و فتح جنگ خان و جانباز خان خویشگی و سید منصور و رگهناتهه سنگه راٹهور و کیسری سنگه بهوتیه[1] و منگلی خان و عنایت و بازید افغان و گروهی دیگر از مردان مرد با او معین گشتند و بهادر خان با جوق از بهادران فدوی مثل سید دلاور خان و هزبر خان و هادی داد خان و سوبهه کرن بندیله و کامی افغان و پانصد سوار بندهای منصب داران ،

---

۱ - چوڑتیه ۔

طرحِ دستِ راست قرار یافت و خانِ دوران ، با فوجی از دلیرانِ رزم جو ، در دستِ چپ طرح شد و خواجه عبدالله قراول بیگی با عبدالله خانِ سرای و دولت بیگ برادرش و بهرام ولد قزلباش خان و گروهی دیگر از بندهای کارطلب از قراولان و عملهٔ شکار بر موجبِ فرمان ، بقراولی کمرِ همت بستند ـ

و خدیوِ جهان ستان ، با فرِ فریدون و حشمتِ جمشید ، بر تختِ فیل کوه پیکر ، فروغ بخشِ عرصهٔ کارزار گردیدند و پادشاه‌زاده معظم را ، دران اوجِ برتری و اعتلا در خدمتِ والا جای داده ، قولِ همایون را ، بفرِ وجودِ اشرف زینت بخشیدند و مرتضیٰ خان و اصالت خان و دیندار خان و مخلص خان و قلیج خان و ذوالقدر خان و سادات خان و سرافراز خان و عزت خان و منعم و خان یکه تاز خان و اوزبک خان و مقیم خان و دولت مند خان دکنی و خواجه حسن ده بیدی و میر ابراهیم قوربیگی و اله یار بیگ میر توزک و خانه زاد خان و شیخ عبدالقوی و جمعی دیگر از بندهای خاص ، بملازمتِ رکابِ اختصاص یافتند ـ

دارا شکوه صبحِ همین روز که هفتمِ ماهِ مبارکِ رمضان باشد ، چون طنطنهٔ اهتزازِ موکبِ اقبال شنید ، با لشکرِ آراستهٔ خویش ، بدستورِ روزِ پیش سوار شده ، بعزمِ مقابله ، در سرزمینی که روزِ گذشته ایستاده بود ، صف کشیده ، ایستاده ، توپخانهٔ خود را ، بسرداریِ برق انداز خان ، میر آتشِ خویش ، از دستِ راست و توپخانهٔ پادشاهی را ، که سردارِ آن حسین بیگ خان بود ، از طرفِ چپ ، در پیشِ صفِ لشکر جای داده ، از امرای عتبهٔ خلافت ، راو ستر سال باڈه که از راجپوتانِ عمدهٔ هندوستان ، بمزیدِ شجاعت و فنونِ سرداری و سپاهگری امتیاز داشت و ثباتِ قدم و استقلالش نزدِ مسلمان (ص : ۲۹۰ ب) و راجپوت مسلم الثبوت بود با سایرِ عمدها و روساء راجپوتیه ، مثلِ راجه روپ سنگه راٹهور عم زادهٔ راجه جسونت سنگه که با او سرِ همسری می خارید و پرم دیو سیسودیه و گردهر ، برادر زادهٔ بیٹهل داس گوڑ و بهیم پسرِ راجهٔ مذکور و شیو رام گوڑ و دیگر راجپوتان ، نشانِ هراول ساخت ـ

و از مردمِ خود داؤد خان قریشی را ، با زیاده از چهار هزار سوار برگزیده و عسکر خان میر بخشیِ خویش ، با سه هزار کس ، از نوکرانِ

عمده ضمیمهٔ آن فوج گردانیده و سرداریِ برانغار بخلیل الله خان که از عمدهای بارگاه خلافت و میر بخشیِ لشکر پادشاهی بود ، مفوض داشته ، ابراهیم خان خلف علی مردان خان با دو برادر دیگرش ، اسماعیل بیگ و اسحاق بیگ و ظاهر خان و قباد خان و سایر تورانیان و رام سنگه راٹهور و غضنفر خان و سلطان حسین ولد اصالت خان مرحوم و میر خان ولد خلیل الله اسحاق و راجه کشن سنگه تودر[۱] و پرتهی راج بهالی و دیگر امرا و منصبداران پادشاهی ، دران فوج تعین نموده ـ

و سپهر شکوه پسر خود را ، با رستم خان که بخطاب بهادری و فیروز جنگی نامور و در سلک اعظم امرایِ معتبر بود ، در جور انغار باز داشته ، قاسم خان و سر بلند خان و سید شیر خان بارهه و مالوجی و پرسوجی دکنی سید بهادر بهکری و مها سنگه بهدوریه و عبدالنبی خان و سید نجابت خان ولد سید منور بارهه و سید نور العیان و سید مقبول عالم را ، با جمیع سادات و اهل جلو و گرز برداران ، از بندهای پادشاهی ، دران فوج معین ساخت ـ

و خود با سه هزار سوار ، از عمدها و خاصان و مقربان خویش و جمعی از مردم پادشاهی ، مثل فیض الله خان و خوشحال بیگ کاشغری در قول قرار گرفته ، رام سنگه مهین خلف راجه جی سنگه را با کیرت سنگه برادرش و شیخ معظم فتح پوری و جمعی از راجپوتان و سید ناهر خان نوکر خود با دو هزار سوار التمش کرد و دو فوج دیگر بریمین و یسار قول قرار داده ، ظفر خان و فیروز میواتی نوکر خویش را ، بسرداریِ فوج میمنه گماشت و نگاهداشت میسره بعهدهٔ فاخر خان نجم ثانی که بتقریب و مصاحبت او اختصاص داشت گذاشت ـ

القصه بعد از گذاشتن یک پاس روز ، نخست انداختن بان و توپ و تفنگ بنگامهٔ نبرد گرم شد ـ جور انغار لشکر مخالف که سردار آن سپهر شکوه و رستم خان بودند ، شوخی و خیرگی نموده ، رو بروی توپ خانه حمله آورند ـ چون کار ساخته نشد ، ترک کوشش نموده ، ناکام عنان بسمت برانغار موکب ظفر شعار تافتند ـ بهادر خان که طرح دست راست از

۱ـ توتور

غایت کار طلبی پیش رفته ، بمدافعهٔ آنها در آمد ـ آنچه نهایت مرتبه تلاش و شپاهگری بود ، بتقدیم رسانید و زخمی برداشت ـ سید دلاور خان و هادی داد خان ، چهرهٔ سعادت ، بگلگونهٔ شهادت پیراستند ـ نزدیک بود که پایهٔ ثبات و قرار مجاهدان فیروز مند لغزش پذیرد ـ

در این اثنا ، اسلام خان با بهادران فوج برنغاره ، از جانب یمین در آمده ، با مخالفان مردانه وار بجنگ و پیکار در آویخت و عمدهٔ نوئینان اخلاص کیش شیخ میر نیز ، با فوج التمش خود را رسانیده ، بزور بازوی شهامت ، جمعیت اعدا را از هم گسیخت ـ رستم خان هدف تیر قضا گشته ، گریبان بچنگ اجل داد و سپهر شکوه با بقیة السیف رو بفرار نهاد و از دلاوران فوج برانغار نصرت آثار ، سید حسن ، مصدر ترددات نمایان شده و سیف خان تلاشهای سپاهیانه نمود و عزت بیگ و محمد صادق و ممریز مهمند ، کوششهای مردانه پسندیده ، بظهور رسانیدند ـ

و دارا شکوه از تیر جلوی رستم خان و سپهر شکوه خود نیز متعاقب آنها ، با فوج قول و التمش ، بسرعت روبرو توپخانهٔ هراول روان شد ـ چون بتوپخانه نزدیک رسید ، از بیم آسیب آن منحرف شده ، بجانب دست راست میل نمود ، باز بافوج مراد بخش روبر دستهٔ خلیل الله خان نیز ، با سپاه برانغار حمله آورد ـ جنود اوزبکیه با او بودند ، دست جرأت بجنگ تیر کشودند ـ مراد بخش قدم ثبات افشرده ، بمدافعه در آمد و چند زخم تیر نیز برداشت ـ

در این اثنا راجپوتان جهالت کیش که مراد بخش را بزیمت داده ،از رزم او وا پرداخته، رخش تهور بر قلب موکب ظفر اواتاختند و نبردی روی داده که هر لمحه قضا صد آفرین می گفت و تیر مغفر شگاف دلیران خصم افگن ، از چار آئنهٔ جوشن می گذشت ـ مرتضی خان ، مظهر ترددات مردانه گردیده ، بزخم شمشیر ، پیکر شجاعت را ، زیب بخشید ـ ذوالفقار خان نیز در مراتب گیرودار ، با مخالفان داد سعی داده ، بغازهٔ زخم رخسار مردی برافروخت و پندار خان هم زخمی برداشت و غیرت خان و اله یار بیگ

میر توزک تلاشهای بهادرانه بظهور رسانیدند لیکن از راجپوتان ضلالت شعار نیز ، تهورهای عظیم بوقوع پیوست -

چنانچه راو ستر سال هاڈه و رام سنگه راٹهور و بهیم پسر راجه بیٹهلداس کوڑ و راجه شیورام برادر راجه مذکور و جمعی دیگر ، بقول همایون نزدیک رسیدند ، آخر بدلالت تیغ بهادران بضرب شیم ، ره نورد وادی عدم و شعله افروز جهنم گردیدند و راجه روپ سنگه بگام تهور برهمه بیشی گرفته ، بقبل سواری اشرف رسانیدند و پیاده شده ، در پای فیل مبارک آثار جلادت بظهور آورد و خورشید سپهر خلافت ، تماشای جرأت و تهور آن جاهل بدسگال ، می فرمودند و از کمال مروت ، منشی ملازمان رکاب را ، از قصد هلاک آن بیباک ، منع می نمودند ، لیکن بهادران ارادت نشان ، ضبط خود نیارستند نمود - آخرالامر اورا از پای در آورند -

بالمجله دارا شکوه ، بعد از مشاهدهٔ این حال و کشته شدن رستم خان و ستر سال و دیگر عمدها ، محمد صالح دیوان که اورا خطاب وزیر خانی و و دیگر مردم عمده مثل سید ناہر خان بارهه و یوسف خان برادر دلیر خان که افغانان اورا ، ازیکه جوانان مثل برادرش می شمردند ، شربت هلاک چشیدند و مقارن این حال چند بان متواتر از توپخانهٔ رکاب همایون ، بفوج قول و اطراف فیل سواری او رسید ، راه فرار پیمود -

با آنکه هنوز جمعی با او بودند و کار نبرد بآخر نرسیده بود ، تزلزل در بنای صبر و سکونش افتاده ، از غایت بیدلی از فیل فرود آمد ، بی سلاح و یراق با پای برهنه ، بر اسپ سوار شد - در اثنای این حالت یکی از خدمتگاران نزدیک او که ترکش برمیانش می بست ، هدف تیر قضا گشته ، از پا در افتاد ، راه فرار پیش گرفت و سپهر شکوه نیز ، در اثنای گریز باو پیوست -

کوس فتح و شادیانهٔ خسرو گردون اقتدار ، باوج اقبال رسید - لشکر گریخته را حکم تگاشی[1] نفرمودند و از بندهای روشناس بادشاهی ،

---

۱ - تگاموشی

بغیر از فریقی که نام برده باشد ، گروهی دیگر ، علف تیغ مبارزان موکب فیروزی گشتند ـ ازانجمله اسماعیل بیگ و اسحاق بیگ پسران علی مردان خان مرحوم و شیخ معظم فتح پوری و خواجه جان و حاجی بیگ و اسفندیار بیگ و عاشق بیگ گرز بردار و سید بایزید و گمان سنگه پاڈه بودند ـ

و از مردم عمدهٔ دارا شکوه سوای آنچه مذکور گردید ، شیخ جان محمد برادر داؤد خان و کیسری سنگه راٹهور و مهدی بیگ ترکمان و سید اسماعیل بارهه و سید کمال الدین بخاری و ابراهیم بیگ نجم ثانی (ص : ۲۹۲ ا) و سجان سنگه راٹهور و سید فاضل بارهه بودند و از نوکران نامی و سرداران او کم کسی بود که زخمی برنداشته باشد ـ

از روش عساکر نصرت مآثر ،غیر از اعظم خان که بعد از فتح ، از غلبهٔ حدت هوا ، جان بجان آفرین سپرد و عیسی بیگ مخاطب بسزاوار خان و هادی داد خان و سید دلاور خان دیگر کسی عرضهٔ تلف نشد و آسیب زخم جز به بهادر خان و ذوالفقار خان و مرتضی خان و غیرت بیگ و محمد صادق و ممریز مهمند بادیگری از عمدها[نرسید][1] و سید سجن[2] بارهه و چندی دیگر نقد جان در بازند ـ

بالجمله دارا شکوه پس از انهزام با سپهر شکوه و چندی از نوکران بجانب اکبر آباد شتافت ـ در مستقر الخلافه ، بمنزل خویش ، تا سه پهر شب بسربرد ـ آخر شب عزم فرار نمود ، زوجه و بعضی از پردگیان را، رفیق طریق آوارگی ساخته و برخی از جواهر و مرصع آلات و پارهٔ اشرفی و طلا که در آن اضطراب ، دست قدرش بآن رسید ، همراه برداشته ، با سپهر شکوه و معدودی از نوکران که همگی دوازده سوار بودند ، در حجاب ظلمت لیل ، از آگره بسمت دهلی رهگرا گردید ـ تا رسیدن دهلی ، قریب پنج هزار سوار باو ملحق شدند و بعض کارخانجاتش نیز رسید ، لیکن بیشتر نوکرانش جدای گزیدند ـ

۱ـ یہاں غالباً 'لرسید' کا لفظ رہ گیا ہے

۲ـ سخن

القصه شهنشاه نصرت نصیب ، ازانجا روان شده ، در خیمهٔ داراشکوه شرف نزول ارزانی داشته ، تا رسیدن اردوی معلی ، در خیمهٔ او بسر بردند و مراحم پادشاهانه ، تفقد بحال مراد بخش که زخمی چند برداشته بود ، بمرهم و نرمیٔ مرهم لطف تدارک جراحتهای او فرمودند - بعد از رسیدن اردویٔ نصرت قرین ، دولتخانهٔ همایون را ، مهبط انوار ساختند و روز دیگر بشکارگاه سموگر رفته ، سیر عمارات آن سرزمین که برکنار آب جون واقع است فرمودند و درین روز ، معذرت نامهٔ ، مشتمل بر صورت حال و اعتذار وقوع صف آرایٔ قتال که باعث و بادیٔ آن دارا شکوه بی خرد مغرور بود ، بخدمت حضرت اعلی فرستادند و درین تاریخ ، محمد امین خان خلف معظم خان ، بمرحمت خلعت خاص و باضافهٔ هزاری هزار سوار ، بمنصب چار هزاری سه هزار سوار سر بلندی یافت -

روز دیگرکه دران منزل مقام بود ، اعتقاد خان ولد یمین الدوله آصف خان مغفور و جعفر ولد وردی خان و غضنفر خان ، برادر او و فاخر خان نجم ثانی و جمعی از بندهای جناب خلافت از سر رسیده ، باستیلام عتبهٔ سنیه ناصیهٔ سعادت برافروختند (ص : ۲۹۲ ب) و بعنایت خلعت ، رتبهٔ امتیاز اندوختند و دهم ماه مبارک از سموگر ، ساحت باغ دل کشایٔ نور منزل که در ظاهر مستقر الخلافه واقعه است ، از نزول همایون فیض اندوز گشت -

و حضرت اعلی ، بعد از وقوع این احوال ، برکیفیت بطلان و بیحاصلی و بیدولتیٔ دارا شکوه آگهی یافته ، قدسی صحیفهٔ جواب معذرت نامه مرقوم ساخته ، مصحوب فاضل خان میر سامان فرستادند و سید هدایت الله صدر را برفاقت خان مذکور دستور دادند - بعد از رسیدن آن صحیفهٔ شرافت ، سزاوار گزارش مقدماتی که بابلاغ آن مامور بودند ، بعنایت خلعت کسوت مباهات پوشیده ، رخصت معاودت بخدمت اعلیحضرت یافتند و فردایٔ آن فرخنده روز ، دگر باره ، فاضل خان و سید هدایت الله ، بامر حضرت اعلی ، بعتبهٔ اعلی رسیده ، پیام عاطفت رسانیدند و یک

۱- باب

قبضهٔ شمشیر موسوم به عالمگیر که آنحضرت مصحوب آنها ارسال داشته بودند ، بخدمت همایون گذرانیدند .

طاهر خان و قباد خان و فیض الله خان و سربلند خان و نوازش خان و جمعی دیگر از بندهای بارگاه خلافت ، احراز دولت آستان بوس نموده ، بعنایت خلعت مباهی گردیدند و پادشاهزادهٔ والا تبار و خانخانان بهادر سپه سالار ، دوازدهم ماه مذکور بفرمان همایون ، با فوجی از جنود قاهره ، داخل شهر گشتند و مژدهٔ امن و امان و نوید لطف و احسان پادشاه زمین و زمان ، باهل شهر رسانیده ، در صدد بندوبست شهر و ضبط و لسق احوال مردم شدند .

و در این تاریخ ، خسرو و بهرام ، پسران نظر محمد خان و محمد بدیع بن خسرو بن نظر محمد خان و تربیت خان و خواجه عبدالوهاب و بیدی ده و جمعی از سیدهای عتبهٔ خلافت ، باستیلام سده سپهر رتبه سر بلند گشته ، بعنایت خلاع فاخره ، قامت مباهات افراختند . چهار دهم عمدهٔ امرای بلند مکان ، خان جهان ، بهین خلف آصف خان مرحوم ، که حضرت اعلیٰ بعد از استماع خبر هزیمت یافتن دارا شکوه دستگیر کرده ، مقید ساخته بودند و پس از دو روز از قید رهانیده ، بتسلیم عتبهٔ جلال ، مشمول عواطف بیکران شهنشاه جهان گردید و عمدة الملک خلیل الله خان ، که حضرت اعلیٰ او را با فاضل خان برای مطلبی و گزارش پیامی فرستاده بودند ، ناصیه سای آستان سپهر نشان شد (ص : ۲۹۳ ا) و خدیو زمان ، جواب مطلب ، بوساطت فاضل خان ، بخدمت اعلیحضرت پیغام نموده خلیل الله خان را ، بنابر بعضی مقتضیات مصالح سلطنت در ملازمت اشرف نگاه داشتند و میر میران ، خلف خان مذکور و مالوجی دکنی و جمعی از ملازمان سده خلافت ، دولت ملازمت یافته ، خلعت سرافرازی پوشیده .

پانزدهم ، قاسم خان و اسد خان بخشی دوم و نامدار خان و ظفرخان و سید شیر خان بارهه و حسین بیگ خان و عبدالنبی خان و جمعی دیگر از بندهای آستان خلافت ، بتقبیل عتبهٔ اقبال سربلند گشته ، خلعت تشریف امتیاز پوشیدند و جعفر ولد اله وردی خان ، بفوجداری چکلهٔ متهرا ، برای

تادیب مفسدان آنجا ، تعین فرمودند ، بعنایت خلعت و فیل با ماده فیل و از اصل و اضافه ، بمنصب سه هزاری سه هزار سوار ، ازانجمله هزار سوار دو اسپه سه اسپه نواخته ، از پیشگاه سلطنت رخصت نمودند ـ

هفدهم ، پادشاهزاده بموجب حکم ، بقصد شرف ملازمت جد بزرگوار ، داخل قلعهٔ مبارک شدند و از رویٔ توره و آداب ، کامیاب ملازمت جد امجد گردیدند ـ در این تاریخ ، شیخ میرک و جمعی دیگر از بندها شرف زمین بوس یافتند و بعنایت خلعت سرافراز شدند ـ

و نوزدهم پرده آرای هودج عزت ، زینت افزای مشکویٔ آبهت ملکهٔ خورشید احتجاب ، تقدس نقاب ، بیگم صاحبه ، بموجب امر اعلی حضرت ، بباغ نور منزل آمده ، ادراک ملاقات همایون نمودند و زبدهٔ امرایٔ منیع الشان جعفر خان که منصب جلیل القدر وزارت کل باو مفوض بود و تقرب خان سعادت اندوز ملازمت اشرف گشته ، بعطایٔ خلعت خاص اختصاص یافتند و همچنین دیگر امرایٔ عالی مقدار و ارکان دولت نامدار و سایر ملازمان عتبهٔ خلافت ، بجناب والا و آستان معلی شتافته ، فوج فوج ، رویٔ امید بدرگاه عالم پناه آوردند و رایٔ رایان که بحسن کفایت و کاردانی ، سر دفتر اهل دیوانیان بود ، با جمیع متصدیان دیوانی و زمرهٔ اهل قلم و ارباب محاسبات ، جبهه سایٔ عتبهٔ عالیه گشت ـ

پادشاهزادهٔ محمد سلطان ، بمرحمت جیغه و خنجر مرصع با علاقهٔ مروارید و دو زنجیر فیل نوازش یافتند و بیست و شش لک روپیه بمراد بخش عطا شد و خانخانان بهادر سپه سالار که بمنصب هفت هزاری ، هفت هزار سوار ، سرافراز بود ، مجموع تا بینان او ، دو اسپه سه اسپه مقرر گشت و شجاعت خان خلف آن عمدهٔ نوئینان (ص : ۲۹۳ ب) که بمنصب سه هزاری دو هزار سوار سربلندی داشت ، بمنصب پنجهزاری پنجهزار کامیاب عنایت گشته ، مخاطب بخان عالم گردید و فتح جنگ خان ، باضافه پانصدی پانصد سوار ، بمنصب سه هزاری سه هزار سوار ، مباهی گشتند ـ

بیستم که بعزم دخول شهر ، رایات نصرت طراز از باغ نور منزل

باهتزاز آمد و مراد بخش را ، چون هنوز اثری از زخم و آزارش باقی بود ، حکم شد که در پهانجا که بود ، اقامت داشته باشد -

خدیو جهان دار ، بر فیلی ابر خرام سوار گشته ، خلایق را بمشاهدهٔ جمال عالم آرای خود ، سعادت اندوز گردانیده ، بمنزل دارا شکوه که باشارهٔ والا از گرد بی رونقی رفته ، ببساط دولت آراسته بودند ، نزول فرمودند -

و در این روز ، جمعی کثیر بمواهب عالیه ، کامیاب گشتند - ازانجمله خلیل الله خان که سابق پنجهزاری ، پنجهزار دو اسپه سه اسپه منصب داشت ، بمنصب والای شش هزاری ، شش هزار سوار دو اسپه سه اسپه بلند مرتبه گردید و محمد امین خان بخدمت بخشیگری والا پایگی اندوخته ، بمرحمت خاص اختصاص یافت و تربیت خان باضافهٔ هزار و پانصدی دو هزار سوار ، بمنصب چهار هزاری چهار هزار سوار ، سرافراز گشته ، بنظم مهام بلدهٔ طیبهٔ اجمیر معین شد و خان زمان باضافهٔ دو هزاری ، بمنصب چهار هزاری دو هزار سوار و عطای نقاره ، مورد نوازش شده ، بقلعه داری ظفر آباد سربلند گشت و اسد خان بخشی دوم ، باضافهٔ پانصدی ، بمنصب سه هزاری ، هزار و پانصد سوار و فیض الله خان باضافهٔ هزاری ، بمنصب سه هزاری هزار و پانصد سوار ، پایهٔ عزت بر افراخت و ارادت خان ولد اعظم خان کلان که چندی پیش ازین ، در زمان اعلیٰ حضرت ، از منصب دو هزاری و پانصدی ، هزار و پانصد سوار مورد مرحمت گردید - بیست و یکم در پهان منزل ، ظاهر خان ، باضافهٔ هزاری پانصد سوار ، بمنصب چهار هزاری دو هزار و پانصد سوار و قباد خان باضافهٔ هزاری ، پانصد سوار ، بمنصب سه هزاری دو هزار و پانصد سوار سربلند گردید -

اکنون قلم حقایق رقم بذکر شمهٔ از احوال دارا شکوه می پردازد - آن شکست یافتهٔ برگشتهٔ بخت ، بعد از فرار از اکبر آباد ، با قریب پنجهزار سوار ، چهاردهم ماه رمضان ، خود را بدهلی رسانیده در قلعهٔ باابر شهر کهنه فرود آمد و بقصد سامان جنگ و انتقام ، در دهلی بساط توقف گسترده ، بسرانجام سپاه (ص : ۲۹۴ ا) و لشکر پرداخت و دست تعرض باشیاء و اموال و افیال خاصهٔ سرکار پادشاهی و

لقود و اجناس و امتعه و ذخایر امرا دراز کرده ، در هر جا هر چه می یافت ، تصرف می نمود و چون بسلیمان شکوه ، پسر بزرگ که بموجب طلب او ، با لشکر از پتنه می آمد و امرا که همراه او بودند نوشته بود که بدهلی برسند[1] ، انتظار آن می کشید .

چون مراتب فتنه سگالی او بمسامع جاه و جلال رسید ، رای عالم آرا چنان اقتضا کرد که پادشاهزادهٔ محمد سلطان را ، با جمعی از جنود قاهره ، در اکبر آباد گذاشته ، خود با بقیهٔ مواکب متوجه مقصد گردند . لاجرم آن والا نژاد را ، بنظم امور آن مقر اورنگ خلافت معین ساخته ، بمرحمت خنجر مرصع با علاقهٔ مروارید و دو زنجیر فیل و دو اسپ عربی و شست اسپ ترکی و انعام دو لک روپیه نواختند و اسلام خان را به اتالیقی آن نونهال گلشن دولت و فاضل خان را ، بجهت خدمت اعلیٰ حضرت و پردا خت مهمات بیوتات و ذوالفقار خان را بحراست قلعهٔ مبارک مقرر نمودند و نصیرخان را فرمودند که در خدمت آنحضرت بوده ، بعلاج بقیهٔ کوفت و تدبیر صحت مزاج مقدس قیام نماید و او را بعنایت خلعت خاص و جمدهر مرصع با علاقهٔ مروارید و انعام سه هزار اشرفی کامیاب مراحم پادشاهانه گردانیده .

و بیست دوم ماه مبارک رمضان از آگره نهضت نمودند ، موضع بهادر پور را ، فروغ میمنت بخشیدند و درین روز پادشاهزادهٔ محمد اعظم ، بموجب فرمان خدیو جهان ، بخدمت جد امجد والا مکان شتافته ، باحراز شرف ملازمت آن حضرت ، سرمایهٔ دولت و سعادت بر گرفتند و پانصد مهر و چهار هزار روپیه بطریق نذر گذرانیدند و حضرت اعلیٰ آن ثمرة الفواد سلطنت را ، در آغوش عاطفت کشیدند و بانواع عنایات رخصت معاودت بخشیدند . روز دیگر آنجا مقام شد .

بیست و چهارم عمارات دولتخانهٔ کیهات سامی ، از فر قدوم اقدس گرامی گشت . در پهان فرخنده منزل ، از تقریر منهیان فرخنده پی ، خبر

---

۱ - برسانند .

فرار دارا شکوه از دہلی ، معروض بارگاہ خلافت شد کہ بیست و یکم ماہ رمضان ازانجا رخت بر بستہ ، روانۂ لاہور شد و کیفیت حال خویش ، بسلیمان شکوہ و باقی بیگ مخاطب ببہادر خان نوکر خود کہ او را اتالیق او کردہ بود ، اعلام نمودہ نوشت کہ اگر توانند از آن روی آب جون ، براہ بوریہ و سہارنپور خود را در سہرند یا لاہور باو (ص : ۲۹۴ ب) رسانیدہ ۔ سرانجام احوالش ، بعد ازین گزارش خواہد یافت ۔

از سوانح این ایام چون بمسامع علیہ رسید کہ سید قاسم بارہہ کہ از جانب دارا شکوہ ، بحکومت صوبۂ الہ آباد قیام داشت ، قلعۂ الہ آباد را ، استحکام داده ، راہ کجروی و خلاف می سپارد و خان دوران ، با فوجی از جنود منصورہ ، بدان صوب معین فرمودند کہ اگر سید قاسم ، از خواب غفلت بیدار شدہ ، بصلاح کار و حسن مآل ، راہ برد و قلعہ را تسلیم کند ، آن را ، بتصرف در آورده ، سید قاسم را ، بجناب خلافت بفرستد و اگر از کوتہ اندیشی در مقام سرکشی و نگاہداشت قلعہ باشد ، بمحاصرۂ آن پرداختہ ، بقہر و استیلا مفتوح سازد و خان مزبور[1] را ، ہنگام رخصت ، بعنایت خلعت و اسپ و فیل نواختند و از منصبش کہ پنجہزاری پنجہزار سوار بود ہزار سوار دو اسپہ سہ اسپہ مقرر ساختند ۔

دیہم در این ایام مراد آباد کہ از محال مفسد خیز است ، بجاگیر قاسم خان عطا فرمودند و او را بعنایت خلعت و اسپ و فیل امتیاز بخشیده ، رخصت آن صوب نمودند ۔ ذوالفقار خان کہ بحراست قلعۂ مستقر الخلافہ تعین یافتہ بود بعطای خلعت و اسپ و فیل امتیاز بخشیده ، رخصت آن صوب و نقاره و انعام شصت ہزار روپیہ و اسلام خان کہ بخدمت پادشاہزادۂ محمد سلطان مقرر گشتہ بود ، بمرحمت خلعت و انعام سی ہزار روپیہ و ہر یک باضافۂ منصب مورد انظار عاطفت گردیده ، مرخص شدند و ارادت خان بصوبہ داری اودہ معین گشتہ ، باضافۂ پانصدی ہزار و پانصد سوار بمنصب سہ ہزاری سہ ہزار سوار ، ازانجملہ

---

۱ - مذبور.

هزار سوار دو اسپه سه اسپه والا رتبه گردیدند و بمرحمت نقاره نوازش یافت و مختار خان بفوجداری سرکار نائدیر تعین یافته ، باضافهٔ پانصدی پانصد سوار بمنصب سه هزاری هزار و پانصد سوار ، تارک افتخار افراخت و عبدالنبی خان بفوجداری اثاوه تعین یافته ، مشمول مراحم خسروانه گردید و هوشدار خان بداروغگی غسل خانه از تغیر خانه زاد خان خلعت سرفرازی پوشیده و قلندر بیگ بخطاب قلندر خانی و داراب ، برادر مختار خان از کومکیان دکن ، بخطاب خانی و میر بهادر دل برادر دیگرش ، بخطاب جانسپار خانی مامور شدند و شفقت الله ولد سزاوار خان مشهدی ، بخطاب پدر خویش مخاطب گردید و عاطفت پادشاهانه در همین اوقات مراد بخش را ، ببخش (ص : ۲۹۵ ا) دو صد و سی و سه سر اسپ نواخت و چندی از امرای عتبهٔ سلطنت و بندهای مستحسن الخدمت را بانعام دو لک روپیه کامیاب ساخت .

بیست و هفتم ، موکب جهان نورد ، از کهات سامی باهتزاز آمده ، نواحی هلال آباد ، مضرب سراوقات جلال گشت و روز دیگر دران سر منزل اتفاق اقامت افتاده . فردای آن ، نزدیک باغ سلیم پور ، منزلگاه دولت شد و ساخ ماه مبارک که موکب ظفر اعتصام ، دران منزل مقام داشت ، رای عالم آرای شهنشاه عدو بند کشور کشای ، چنان اقتضا نمود که فوجی از عساکر اقبال ، بتعاقب دارا شکوه خسران مال تعین فرمایند .

بنابران بهادر خان را با جمعی از مبارزان معین ساختند . منصبش باضافهٔ هزاری پانصد سوار ، چهار هزاری دو هزار سوار مقرر نموده و انعام سی هزار روپیه نواختند و درین هنگام کنور امل پسر رانا جی سنگه از وطن رسیده ، باستیلام سدهٔ سنیه ناصیه افروز طالع گردید و بمرحمت خلعت فاخره و یک عقد مروارید و سر پیچ و طرهٔ مرصع کامیاب عزت شد و رافت خسروانه ، از سر نوازش ، رانا را ، بارسال سر پیچ مرصع گران بها ، سرافراز ساخت و فیض الله خان ، از تغیر نوازش خان قور بیگی شد و سید مظفر ولد شجاعت خان مرحوم ، بخطاب پدر خویش بلند نامی یافت و

خواجه نور که از بندهای معتمد بود ، بخدمت گزاری اعلیٰ حضرت تعین یافته ، خلعت و اسپ و فیل باو عطا شد ـ

روز عید از منزل سلیم پور کوچ می شد ـ نوئینان نامدار و امرای عالی مقدار ، بجناب والای سلطنت حاضر گشته ، بتسلیمات تهنیت ، تارک آرای سعادت گردیدند و آن روز سه کروه طی گشته ، نزول اجلال شده و دران فرخنده روز ، عاطفت پادشاهانه ، عمدة السلطنت الباهره ، خان جهان را که حضرت اعلیٰ بعد هزیمت یافتن دارا شکوه ، از منصب و جاگیر عزل فرموده بودند ، بمنصب هفت هزاری هفت هزار سوار دو اسپه سه اسپه و عطای خلعت خاص و جمدهر مرصع و شمشیر خاصه نوازش نموده ، بخطاب والای امیرالامرای بلند نامی بخشیدند و محالی که دو کرور دام ، جمع آن بود ، برسم انعام مکرمت فرمودند ـ خانخانان بهادر سپه سالار بعطای خلعت خاص و انعام دو لک روپیه و محالی که دو کرور دام جمع آن بود ، کامیاب مواهب گردید و خلیل الله خان بمرحمت اسپ با ساز طلا و اعتقاد خان بعنایت اسپ و فیل سرافرازی اندوختند و دلیر خان که بیاوری بخت از تبعیت سلیمان شکوه تخلف ورزیده بود ، شرف اندوز تقبیل سدهٔ اقبال (ص : ۲۹۵ ب) گشته ، بعطای خلعت فاخره و اسپ با ساز طلا و شمشیر و جمدهر مرصع و با ضافهٔ هزاری هزار سوار ، بمنصب ارجمند پنجهزاری پنجهزار سوار ، مطمح انظار مکرمت شد و عبدالله ولد سعید خان بهادر مرحوم که او نیز ، از سلیمان شکوه جدا شده بود ، احراز سعادت ملازمت اشرف نموده ، بخطاب سعید خانی و دیگر عنایات خسروانی مباهی گردید و صف شکن خان بمرحمت اسپ و انعام بیست هزار روپیه بچندی دیگر از ملازمان رکاب انعام شد ـ

دوم ماه فرخندهٔ شوال ، آنروی قصبهٔ متهرا فروغ آگین شد ـ چون ازین روز عشرت فروز ، موافق سیزدهم تیر بود که روز عید کلانی است ، در منزل مذکور دگر با ره جشن طرب و نشاط ترتیب یافته ، آئین کامرانی و کام بخشی تازه شد و چنانچه در این دولت ابد طراز معهود است امرای نامدار و عمدهای آستان سپهر مدار ، صراحیهای مرصع و مینا کار ،

پر از گلاب و عرق فتنه و بهار گذرانیدند - درین روز بسیاری از بندها ، فیض اندوز عاطفت پادشاهانه گردیدند - ازانجمله سعید خان باضافهٔ پانصدی پانصد سوار ، بمنصب سه هزاری دو هزار و پانصد سوار و خواص خان باضافهٔ پانصدی پانصد سوار ، بمنصب سه هزاری دو هزار سوار ، مباهی شدند و سید شیر خان بارهه بفوجداریٔ سرکار تربت منصوب گشته ، باضافهٔ پانصدی سی صد سوار ، بمنصب سه هزاری ، هزار و پانصد سوار و بعنایت علم ، سرافرازی اندوخت و عبدالله بیگ ولد علی مردان خان مغفور و اعتماد خان که در سلک همراهان سلیمان شکوه بودند ، عز بساط بوس دریافته ، مشمول مراحم خسروانه گشتند -

——:o:——

ذکر محال جویٔ و زیاده سریٔ مراد بخش و دستگیر شدن او

الف ف ۹

چون آن تهی دست نقد شعور را ، بمقتضایٔ نادانی ، دماغ هوش او ، از سودایٔ تمنایٔ سلطنت و جهان بانی آشفته بود و از خام طمعی ، همواره این پندار محال در سر داشت چنانچه در مبادیٔ سنوح عارضهٔ آن حضرت که بشامت تبه رائیهایٔ دارا شکوه ، خبرهایٔ موحش کشور آشوب ، در اطراف و اکناف مملکت شیوع یافته بود ، در گجرات ، بمجرد استماع این خبر ، بی تحقیق حال ، از تنگ ظرفی ، بر تخت نشست و خود را بمروج الدین ملقب ساخته ، اسم سلطنت بر خویش بست و خطبه و سکه بنام خود کرد و فوجی ببندر سورت فرستاده ، قلعهٔ آن را باموال و اشیایٔ سرکار پادشاهی که آنجا بود متصرف گشت و دست (ص : ۲۹۶ ا) تعدی و تعرض باموال و امتعهٔ مردم دراز نموده ، کارهایٔ ناشایسته پیش گرفت - محمد شریف پسر اسلام خان مرحوم را ، با دیگر متصدیان آنجا گرائیده محبوس ساخت و علی نقی دیوان خود را بتوهم نفاق ، بدست خویش بقتل رسانید -

بعد ازانکه بتحقیق پیوست که حضرت اعلیٰ را اگرچه بیماری طاری گشته ، اما هنوز شمع حیات با برکات آنحضرت ، در انجمن ، هستی فروز است ـ ازانجا که هوای خودسری در سرش جا گرفته بود ، تغیر آن اوضاع نا پسندید آمد و تخت و چتر و سایر لوازم سلطنت ، همچنان با خود داشت شهنشاه دانش پرور کامل خرد ، این سفاهتها را ، بر خورد سالی او محمول داشته ، برفق و مدارا با او سلوک می فرموده ، تا انکه بعد از جنگ دارا شکوه ، بتازگی هوای سلطنت ، در سرش افتاد و در صدد توفیر در لشکر شده ، امرا و بندهای پادشاهی را ، بانواع استمالت بجانب خود دعوت می نمود ـ

بنابران اندیشهای محال ، هنگام نهضت رایت اقبال ، از اکبر آباد ، نخست در رفاقت موکب جاه و جلال تعلل و امهال ورزیده ، بهانها آغاز کرد و آخر که قرار همراهی داد ، چند روز بعد ، از جنود مسعود ، همه جا عقب لشکر می آمد و بفاصله چند کروه دور از اردو منزل گزیده ، در کمین انتهاز فرصت کین بود ـ

لا جرم در دفع مادهٔ شورش انگیزی و مخالفت او ، بر پیشگاه ضمیر منیر ، این رای دل پذیر جلوه نمود که آن بی ادب محال طلب را ، بلطایف دانش و تدبیر دستگیر نموده ، تنبیه و تادیب نمایند ـ

بنابرین عزم مصلحت اساس ، چهاردم ماه مبارک شوال که موکب جهان پیرا ، دران روی قصبهٔ متهرا اقامت داشت ، چون مقرر شده بود که آن بی خبر و نفاق پژوه ، که بعد از جنگ دارا شکوه ، تا این هنگام ، بعز بساط بوس ، نرسیده بود ، بملازمت اشرف رسد ـ در همان روز این اراده از قوه بفعل آورده شود ـ لهذا اوایل این روز که آن بی بهرهٔ جوهر دانش بکورنش آمد ، او را بحسن تدبیر دستگیر نموده ، خلایق را از شر شورش رهانیدند ـ بعد از دو پاس شب آورده ، بعمده فدویان دولت خواه شیخ میر سپرده و دلیر خان را با جمعی همراه کرده بقلعهٔ شاهجهان آباد فرستادند و روز دویم وقوع این قضیه در آن منزل ، راجه جی سنگه از همراهی سلیمان شکوه تخلف ورزیده دولت اندوز ملازمت گردیده ، بعنایت

خلعت خاص و شمشیر مرصع (ص : ۲۹۶ ب) و فیل با ماده فیل شرف اختصاص یافت و کیرت سنگه ولد راجه مذکور که بعد از جنگ دارا شکوه بوطن رفته بود ورای سنگه برادر زادهٔ راجه جسونت سنگه و سید فیروز خان بارهه و جمعی دیگر از بندها که همراه راجه جی سنگه آمده بودند و ابراهیم خان خلف علی مردانخان که بعد از شکست دارا شکوه بمقتضای خامی رای ، همراهی مراد بخش اختیار کرده بود ، سعادت آستان بوس درگاه یافته ، بمرحمت خلعت سربلند شدند و قطب الدین خویشگی و راجه دیبی سنگه بندیله و سید حسن ولد سید دلیر خان و سید منصور بارهه و رحمت خان و دل دوست ولد سرافراز خان قدیم و دلدار بیگ برادرش و مجاهد جالوری و محمد عابد نیلاوی و منوهر داس پسر غریب داس سیسودیه و چندی دیگر از بندهای آستان خلافت که در سلک همراهان مراد بخش انتظام داشتند و علی قلی بیگ و میر فتاح از سردارن او و میر مهدی میر سامان و سایر نوکران عمده و مقصدیاش ، احراز دولت ملازمت نموده ، خلعت نوازش پوشیدند ـ

و همچنین مجموع سپاه و لشکریانش را که از سابق و لاحق زیاده بر بیست هزار سوار بود ، حکم معلی صادر شد که بخشیان عظام ، جوق در جوق از نظر بگذرانند و از زمره که مذکور شدند ، قطب الدین ، بمنصب سه هزاری دو هزار سوار و سید منصور ، بمنصب سه هزاری هزار و پانصد سوار و سید حسن ، بخطاب خانی و منصب دو هزاری دو هزار سوار و مجاهد ، بمنصب دو هزاری دو هزار سوار و دل دوست ، بخطاب سرافراز خانی و منصب دو هزاری هزار سوار و علی قلی ، بخطاب خانی و منصب دو هزاری هزار سوار و رحمت خان ، بمنصب دو هزاری شش صد سوار و دلدار بیگ ، بخطاب دلدار خان و منصب هزار و پانصدی هزار سوار و محمد عابد بمنصب هزاری ششصد سوار و منوهر داس ، بمنصب هزاری چهار صد سوار و میر مهدی ، بمنصب هزاری دو صد سوار تارک امتیاز افراختند ـ

ششم ماه مذکور ، به پنج کوچ متواتر یازدهم مقام کرده ، دیگر تا خضر آباد جای اقامت نگزیدند و در عرض آن ، چند از بندهائی

عتبهٔ سلطنت ، بمواهب ارجمند مباهی شدند ـ ازانجمله پرسوجی دکنی باضافهٔ هزار سوار ، بمنصب سه هزاری سه هزار سوار و ابوطالب ولد امیرالامرا ، بمنصب دو هزاری (ص: ۲۹۷ ل) بشتصد سوار و ابوالفتح پسر دیگر ، بمنصب هزار و پانصدی هفصد سوار و بزرگ امید سیومی ، بمنصب هزاری، سه صد سوار ، رتبهٔ سرافرازی یافتند و حسن علی ولد الوردی خان ، که بنگاسی که شجاع از سلیمان شکوه و راجه جی سنگه هزیمت یافته ، به بنگاله شتافت ، از پدر خویش که رفاقت شجاع گزید ، جدا شده بلشکر پادشاهی ملحق گردیده بود ، در این ولا ، بوساطت راجه جی سنگه ، دولت زمین بوس دریافت ، بخطاب خانی و منصب هزار و پانصدی هزار سوار مورد مرحمت شد و نصرت الله ولد سعید خان بهادر مرحوم ، بخطاب نصرت خان وکامگار ولدکامیاب. بخطاب خانی و شیخ عبدالعزیز بخطاب خانی و اله یار بیگ میر توزک ، بخطاب اله یار خانی ، سرمایهٔ مباهات اندوختند و رام سنگه ولد رتن راٹهور را ، که در موطن خویش بود پدرش چنانچه گزارش یافت در جنگ اوجین کشته شده ، بمنصب هزاری هشتصد سوار و عطایای جاگیر در وطن نوازش نمودند و فرمان شد که به پیشگاه حضور رسد و از خزانه انعام شصت هزار روپیه بچندی از ملازمان رکاب عطا شد ـ

و در این ایام ، راجه رای سنگه سیسودیه که در جنگ اوجین ، در رفاقت راجه جسونت سنگه بود ، پس از انهزام ، بوطن شتافته بود ، بحضور رسیده ، بعنایت خلعت و اسپ و فیل و جمدهر مرصع تارک عزت برافراخت ـ چهاردهم ، خضر آباد مرکز دایرهٔ اقبال شد ـ در این روز دانشمند خان که در ایام بیماری اعلیحضرت ، گوشه نشین شده در شاهجهان آباد بسر می برد ، فیض اندوز ملازمت همایون گشته ، بعطائی خلعت خاص اختصاص یافت و روز دیگر که آنجا مقام بود ، شیخ میر و دلیر خان که به رسانیدن مراد بخش بقلعهٔ شاهجهان آباد معین شده بودند ، شرف بساط بوس دریافتند ـ

در این اوقات بوساطت منهیان درست گفتار بمسامع جلال رسید که داراشکوه ، باوجود آن همه خذلان و نکال ، هنوز متنبه نشده ، بهان خیال

خام ، از محال طلبی و باطل پرستی باز نیامده ، در صدد تدارک و تلافی است ـ چنانچه در اثنای راه چند روزی که در سهرلد اقامت داشت ، باموال راجه ٹوڈرمل که نظم و پرداخت مهمات آن چکله باومتعلق بود و بعد از استماع خبر قرب وصول آن راندهٔ کشور اقبال و قبول بسهرند ، از سر راه کناره گزیده ، بلکهی جنگل رفته بود ، کسان به تفحص و تجسس ذخایرش گماشت و قریب هشت لک روپیه از مال او که در بعضی مواضع (ص : ۲۹۷ ب) مدفون بود و مردم نشان دادند ، بر آورده ، متصرف گشت و از انجا بعزم لاهور که باقطاع او تعلق داشت ، روانه شد و چون بکنار آب ستلج رسید کشتیها از جمیع گزره فراهم آورده ، بعضی را شکست و پارهٔ غرق نمود و داؤد خان را که از سرداران عمدهٔ او بود ، با برخی از لشکر ، در گزر تلون گذاشت و او در بلدهٔ لاهور که از خزاین بادشاهی و اموال خودش یک کرور روپیه با قورخانه و توپخانه و دیگر کارخانجات و اسباب تجمل و ادوات نبرد و پیکار در انجا بود ، گرفته بتصرف خود در آورده ـ

رای عالم آرای خدیو جهان چنین اقتضا نمود که آن مهم ، بعمدهٔ امرا که در عقب او متعین شده بودند ، بگذاشته ، خود بنفس اقدس ، بمدران زودی بهمت خسروانه بدفع او گمارند ـ شانزدهم موکب ظفر طراز ، از خضرآباد بباغ سندر باری که بمسافت یک کروه از دارالخلافه ، بسمت لاهور واقع است ، از فر نزول شرف نضارت و خورمی پذیرفت ـ

در این ایام راجه جی سنگه را ، محالی که کرور دام جمع آن بود رتبهٔ امتیاز بخشیدند و مهد امین بمرحمت نقاره و علم ، رایت مباهات افراشت و سیادت خان که بنظم مهمات دارالخلافه و حراست قلعه ، قیام داشت ، ادراک ملازمت نموده ، بعنایت خلعت ، تشریف افتخار پوشید و فدوی خان ، سهین برادر بهادر خان که فوجدار میان دواب بود ، تقبیل سدهٔ سپهر مثال نموده ، بعطای خلعت و باضافهٔ دد هزار و پانصدی ، هزار سوار ، بمنصب چهار هزاری دو هزار و پانصد سوار والا رتبگی یافت و قطب‌الدین خویشگی بفوجداری سرکار سورٹهه معین گشته ، بعنایت خلعت

و اسپ و نقاره و علم مشمولِ نوازش شده و فوجداریٔ سرکارِ لکهنؤ ، از تغیرِ ابرج خان به دلیر خان مفوض گشته ـ جمال پسرِ خانِ مذکور به نیابتِ پدر ، بتقدیم الخدمت نامور شده و بمنصبِ هزاری چهار صد سوار سر بلندی یافت ـ نوزدهم خدیوِ گیتی ستان ، قرینِ دولت و بختیاری ، از باغِ سندر باڑی ، کوچ فرموده اعز آباد از قرِ نزولِ مسعود طراوت و شادابی افزودند ـ

——-o-——

فرستادنِ خلیل الله خان با جیوشِ قاهره برسمِ منقلا بکنارِ آب ستلج و تعینِ امیرالامرا باجنودِ ظفر پیما بسمتِ هردوار بجهتِ سدِ راه سلیمان شکوه

الف ف ۱۰

در این ایام ، رایٔ گیتی آرای ، چنین اقتضا نمود که فوجی بسرکردگی خلیل الله خان بلشکری که بپاشلیقیٔ بهادر خان ، بتعاقبِ داراشکوه معین گشته ، ملحق سازد ، تا هر دو لشکر (ص : ۲۹۸ ا) یکجا شده بکنار آبِ ستلج رسند ـ

بنابران بیست و چهارمِ ماهِ مسطور ، آن نوئینِ اخلاص آئین را ، بعطایٔ خلعتِ خاص و فیل و شمشیر نواخته ، رخصت فرمودند و میر خان خلف ، با اسپ و علم و باضافهٔ هزاری هفت صد سوار ، بمنصبِ سه هزاری ، هزار و پانصد سوار نوازش یافته با پدر رخصت گشت و طاهر خان و رای سنگه راٹهور و قباد خان و عبدالله خان سرایٔ و یکه‌تاز خان و سید منصور خان و عبدالله بیگ ولد علی مردان خان و سید منور بارهه و اودی بهان راٹهور و شهباز افغان و بلش قلماق و گروهی دیگر از ملازمانِ رکابِ دولت ، بمراحمِ خسروانه ، مفتخر و مباهی شدند ـ

و چون بعرض رسید که سلیمان شکوه با جمعی از نوکرانِ خود و

پدرش که همراه او مانده بودند ، ازان روی آب گنگ ، بسمت هردوار می رود ، بقصد آنکه در ان حدود ، بمعاونت زمینداران آن مرزوبوم ، از آب گنگ گذشته ، از راه هوڑیه و سهارنپور ، خود را بحدود پنجاب رساند ، بنابران امیرالامرا را ، با فوجی از عساکر نصرت شعار ، بسمت هردوار تعین فرمودند و هنگام رخصت ، بعطای خلعت خاص و شمشیر و فیل با ماده فیل و دواسپ با ساز طلا نواختند و فدائی خان و لودی خان و سید فیروز بارهه و سید علی اکبر و سید لطف علی و جمعی دیگر از بندهای شهامت پرور ، با آن زبدهٔ امرای عظام معین گشته ، هر یک درخور حالی ، مشمول عنایت بادشاه دریا نوال شد ـ ایرج خان فوجدار معزول سرکار لکهنو به تقبیل عتبهٔ خلافت چهره افروز طالع گردید ،

——:o:——

آغاز جلوس اول

الف ف ۱۱

چون فرخنده ساعت میمنت قرین که اخترشناسان والا نظر ، برای جلوس مسعود بر سریر کامرانی و اورنگ گیتی ستانی برگزیده ، باختیار آن ، رقم سعادت بر صفایح تقویم انجم و افلاک کشیده بودند ، بنابران ، روز مبارک جمعه غرهٔ ذیقعده سال هزار و شصت و هشت هجری مطابق یازدهم امرداد ، از عمارت دلپذیر فیض بنیاد اعز آباد و بفرمان واجب الاذعان ، پیشکاران پیشگاه سلطنت ، بساط انبساط کرده ، بعد از انقضای پانزده گهڑی و بیست و دو پل از روز مذکور که موافق شش ساعت و نه دقیقه و ده ثانیه نجومی باشد ، شهنشاه کام بخش کامگار ، با بخت بیدار و دل هشیار ، بر تخت سلطنت جلوس اجلال نموده ، پایه افزائی اورنگ (ص : ۲۹۸ ب) و سرافرازی بخش دیهیم گردیدند ـ

صدای نقارهٔ شادیانه ، نوائی کوس طرب ، از چپ و راست برخاست ، امرای رفیع القدر نامدار و نوکنان اخلاص منش سعادت شعار بتسلیمات

تهنیت ، تارک آرای سعادت گشتند و فصحای بلاغت شعار و سخن سنجان نکته گذار ، تواریخ بدیعه برای این جلوس اقبال پیرا یافته اند ـ ازانجمله کریمه "اطیعوالرسول و اولی الامر منکم" است و دیگر از نکته سنجان انجمن معنی "سزاوار سریر پادشاهی" گفته ـ

بالجمله از انجا که لوازم و مقدمات این جشن ارجمند و جلوس سعادت پیوند را ، خدیو اورنگ اقبال ، بحکم اقتضای حال ، مختصر قرار داده ، اکثر مراتب و مراسمی که لازمه سریر آرائی است ، بجلوس ثانی حواله نموده بودند ـ درین جلوس خطبه و سکه و تعین لقب اشرف بعمل آورده ، موقوف داشتند لیکن پادشاهزادهای والا اقتدار عالی نژاد و بعضی از ملازمان عتبه سپهر بنیان را ، درخور منزلت و رتبت کامیاب موهبتی و مشمول مرحمتی ساختند ـ

ازانجمله پادشاهزادهٔ والا قدر ، خجسته شیم ، محمد معظم را که در دکن بودند ، بمرحمت خلعت خاص و یک زنجیر فیل با ماده فیل و ده سر اسپ ، از طویلهٔ خاص نواختند و غرهٔ جبین دولت و اقبال پادشاهزادهٔ ارجمند ، سعادت توام ، محمد اعظم را که تا این هنگام منصب نیافته بودند ، بمنصب ده هزاری ، چهار هزار سوار و عنایت علم و نقاره و توسان طوغ و آفتاب گیر و برخی جواهر گران بها و ده سر اسپ از طویلهٔ خاصه ، پایهٔ قدر افراختند و خلعت خاص و ده سر اسپ برای پادشاهزادهٔ والانژاد محمد سلطان ، که در اکبر آباد بودند فرستادند و زبدهٔ فدویان ، شیخ میر بمرحمت خلعت خاص و یک زنجیر و ده سر اسپ ، ازانجمله یکی با زین و ساز طلا و از اصل و اضافه ، بمنصب والای پنجهزاری پنجهزار دو اسپه سه اسپه مشمول الطاف شهنشاهانه گردید و راجه جی سنگه بعطای خلعت خاص و جمدهر مرصع و دو اسپ ، یکی با زین و ساز طلا و عمدة السلطنت جعفر خان بعنایت خلعت خاصه و باضافهٔ هزاری هزار سوار ، بمنصب شش هزاری شش هزار سوار دو اسپه سه اسپه و دلیر خان بعنایت خلعت و فیل با ماده و ذوالفقار خان و اسلام خان که در اکبر آباد بودند ، هر یک باضافهٔ هزاری هزار سوار ، بمنصب پنج هزاری سه هزار سوار (ص : ۲۹۹ ل)

و کنور رام سنگه باضافهٔ هزار سوار بمنصب چهار هزاری چهار هزار سوار و سیادت خان باضافهٔ پانصدی پانصد سوار، بمنصب سه هزار و پانصدی دو هزار و پانصد سوار و نامدار خان باضافهٔ پانصدی پانصد سوار، بمنصب سه هزاری دو هزار سوار و محمد امین خان میر بخشی بمرحمت یک زنجیر فیل و مرتضی خان بعطاء شمشیر و جمدهر میناکار و اسپ با ساز طلا و راجه رای سنگه سیسودیه بمکرمت خلعت و جمدهر میناکار و اسپ با ساز طلا مرصع با علاقهٔ مروارید و اسد خان بخشیٔ دوم، بعنایت یک زنجیر فیل و هوشدار خان بعنایت نقاره و اسپ با ساز طلا و صف شکن خان، بمرحمت فیل و اسپ با ساز طلا سربلند گردیدند و اصالت خان بعنایت خلعت و یک زنجیر فیل، مورد نوازش گشته، رخصت دکن یافت که در خدمت پادشاهزادهٔ ارجمند والا گهر محمد اکبر بوده، هنگامی که بموجب یرلیغ معلی، آن نوباوهٔ گلستان سلطنت، بأثمرات ریاض عفت و ابهت و سایر پردگیان سراوق عظمت، از دولت آباد، عازم سدهٔ سپهر بنیاد گردند همراه بوده، لوازم خدمت بتقدیم رسانید و مالوجی بعطای خلعت و اسپ با زین و ساز طلا مباهی شده، بفوج امیر الامرا، که برسر راه سلیمان شکوه تعین یافته بود مرخص گشت و سید میر برادر شیخ میر، بعنایت خلعت و اسپ و خطاب امر خانی مورد التفات گشته، بقلعه داری دارالخلافه معین شد و محمد بدیع بن خسرو بن نذر محمد خان که بنابر بعضی اسباب و دواعی، از منصب معزول شده، بعنایت خلعت و سالیانه سی هزار روپیه مورد عنایت گردید و چون بعز عرض[1] رسید که ابراهیم خان داعیهٔ گوشه نشینی دارد، بسالیانه شصت هزار روپیه کامیاب شد و احمد بیگ خان که از منصب معزول شده بود، بمنصب دو هزار و پانصدی دو هزار سوار سرافراز شده، بفوجداریٔ بهرایچ تعین یافت و سلطان حسین ولد اصالت خان مرحوم، بخطاب افتخار خان و ابراهیم حسین برادرش، به خطاب ملتفت خان و میر محمد مراد، بخطاب سید محمد خانی و میر فضل الله ولد سیادت خان، بخطاب فضل الله خانی و ابو الفتح منشی، بخطاب

---

۱ - بعرض -

قابل خانی چهرهٔ امتیاز افروختند و مان سنگه ولد راجه رای سنگه راٹهور که پدرش چنانچه گزارش یافته ، در جنگ داراشکوه متهورانه نقد جان درباخته بود ، بمنصب هزار و پانصدی ہفصد سوار ، مشمول فضل و کرم شد (ص : ۲۹۹ ب) و قریب سه لک روپیه بچندی از امرا و برخی دیگر از بندها انعام شد تا ششم ماه مذکور در اعزآباد سریر آرای دولت بودند -

—:o:—

تعین فوجی تازه از عساکر ، بجهت سد راه دارا شکوه

الف ف ۱۲

اگرچه امیر الامرا با افواج نصرت پیرا معین شده بود که به پردوار رفته نگذارد که سلیمان شکوه از آب گنگ عبور نماید ، لیکن ازانجا که آئین دوربینی و حزم اندیشی است ، رای عالم آرای چنان اقتضا نمود که فوجی دیگر نیز ، بجهت سد راه او رخصت فرمایند -

بنابرین شیخ میر با دلیر خان و صف شکن خان و برخی از اهل توپخانه و دیگر مبارزان ، چهارم ذیقعده تعین فرمودند و از کومکیان عسکر منصور ، رندوله خان بمرحمت فیل و جمعی بعطایا خلعت و چندی بعنایت اسپ نوازش یافتند و ہفتم ذیقعده از باغ اعز آباد نواحی نریله ، مضرب خیام اقبال گشت - درین منزل ، سیادت خان که نظم مهمات دارالخلافه باو تفویض یافته بود ، بعنایت خلعت و اسپ و فضل الله خان مهین خلف خان مذکور بعطای خلعت ممتاز شدند و روز دیگر ، موکب ظفر اثر ، سه کروه طی نمود - درین روز عمدة السلطنته جعفر خان که صوبه داری مالوه باو مفوض گشته بود ، یک هزار سوار از تابینانش دو اسپه سه اسپه مقرر شد که منصبش از اصل و اضافه ، شش هزاری شش هزار سوار ، ازانجمله چهار هزار سوار دو اسپه سه اسپه باشد و بعنایت

خلعت خاص و فیل و ماده فیل و جمدهر مرصع و شمشیر خاصه و دو اسپ ، یکی با زین و ساز طلا مشمول مراحم شهنشاهانه گردیده ، بآن صوب رخصت یافت و نامدار خان مهین خلف او ، بعنایت خلعت و اسپ و نقاره‌و چه کامگار برادر خوردش بمرحمت خلعت مباهی گشته ، با پدر مرخص شدند و نوازش خان به فوجداری سرکار منڈو و حراست حصار آن نوازش یافت و ایرج خان درسلک کومکیان صوبه مالوه منسلک گردید ۔

موکب گردون مآثر ، بشش کوچ متواتر ، چهار دهم ظل اقبال ، بر نواحی قصبه کرنال افگند و چون راه راست از کرنال بسبب کثرت آب و وفور گل ولای ، قابل عبور موکب جهان پیما نبود ، رای گیتی خدیو بران قرار گرفت که بسمت یمین شاه راه پرگنه روپڑ که برکنار آب ستلج است توجه نمایند ۔ بنابرین پانزدهم از کرنال کوچ شد ۔ موکب اقبال (ص : ۳۰۰ ل) بسمت قصبه اندری منحرف شده ، کوچ برکوچ متوجه روپڑ گردید و بعد از طی سه مراحل از کرنال ، عرضداشت بهادر خان مشتمل بر عبور از آب ستلج رسید و مردم داراشکوه که جابجا درگزرها بودند ، از رسیدن بهادر خان باین زودی ، مجموع در سلطان پور فراهم آمده ، حقیقت حال بداراشکوه نوشتند و خلیل الله خان که بعد از بهادر خان روانه شده بود ، ایلغار کرده ببهادر خان ملحق شد ۔

وهم درین اوقات بعرض رسید که سلیمان شکوه ، متوسل بزمینداری سری نگر شده ، بکوهستان ولایت او در آمد و درین ایام از سی برادر رانا ، راجیسنگه که بهمراهی پسرش برای ادای مراسم تهنیت آمده بود ، بعطای خلعت و جمدهر مرصع با علاقه مروارید و اسپ با زین و ساز طلا مباهی گشته ، رخصت آن طرف یافت و فرمان عاطفت عنوان با خلعت فاخره و فیل با ماده فیل برای رانا مرسل شد و حاجی بقا ملازم شجاع که آن بی بهرهٔ جوهر اقبال ، اورا از بنگاله بانامه مبنی بر مراسم تهنیت فتوحات و مشعر باظهار مراتب خلت و مواخات ، بجناب والا فرستاده بود ، جبهه سائی سدهٔ معلیٰ گشته ، بعنایت خلعت و اسپ مشمول نوازش گردیده و غضنفر خان بفوجداری میان دوآب ، از تغیر فدائی خان

معین گشته ، بعطای خلعت و اسپ و علم و اضافهٔ منصب سرفراز شد ـ بیست و یکم ماه مذکور ، شیخ میر و دلیر خان و صف شکن خان ، با سایر همراهان که بعد از آواره شدن سلیمان شکوه ، بکوهستان سری نگر ، از کنار آب جون ، برخاسته بودند ، شرف استیلام عتبهٔ خلافت دریافتند ـ یرلیغ جهان مطاع نفاذ پیوست که امیر الامرا از کنار گنگ برخاسته ، به اکبر آباد شتابد و تا معاودت لشکر ظفر طراز ، در خدمت پادشاهزاده محمد سلطان قیام ورزد و لشکری که با او معین بود ، بموکب ظفر قرین پیوندد ـ

چون سررشتهٔ سخن ، باین جا رسید ، ذکر شمهٔ از حال سلیمان شکوه ، بعد از هزیمت یافتن پدر ، تا در آمدن او بکوهستان سری نگر ، نا گزیر ضبط وقایع می نماید ـ سلیمان شکوه که با راجه جی سنگه و دلیر خان و دیگر سرداران و امرای بادشاهی ، از پٹنه بتعجیل می آمد ، یازدهم رمضان که هفتم آن ، محاربهٔ عساکر گردون مآثر ، با داراشکوه روداده بود ، سه منزل از الہ آباد گذشته ، در نواحی کوڑه خبر انهزام پدر خویش شنید و نخست فرمان حضرت اعلیٰ و پس ازان نوشتهٔ داراشکوه (ص : ۳۰۰ ب) که مشعر بحقیقت حال او بود ، رسید و این خبر رعب اثردران لشکر شایع شده ، سنگ تفرقه در جمعیتش انداخت ـ

حضرت اعلیٰ چون تا آن وقت ، متوجه اصلاح حال دارا شکوه بودند ، بموجب خواهش و التماس او ، نوشتند که نوکران پدر و لشکر خود ، عازم دہلی شده ، خود را با او رساند و از سرداران عساکر پادشاهی هر که خواهد باو رفاقت گزیند و دارا شکوه نیز ، بهمین مضمون رقیمه باو نوشته ، استمالت نامه ، بامرا و اعیان لشکر پادشاهی مبنی بر تکلیف رفاقت و همراهی او فرستاده بود ـ

سلیمان شکوه بعد از اطلاع بر این حال سراسیمه و مضطرب شده پان روز راجه جی سنگه را طلبیده با او کنگش کرد ـ راجه بمقتضای "المستشار مؤتمن" گفت که صلاح درین است که بلا توقف بصوب دہلی شتافته ، خود را بپدر رسانی و اگر نتوانی باله آباد مراجعت نموده تا مآل حال

پدرت معلوم شود ، آنجا بسربری و چندانکه سلیمان شکوه اورا تکلیف رفاقت نمود ، راضی بهمراهی نگشت و جواب صریح داد که من همراه نمی آیم و بدرگاه خلافت می روم و بمنزل خود آمد و دیگر پیش او نرفت .

روز دویم دلیر خان را طلبیده ، بعد از ملایمت بسیار با او مشورت کرد . دلیر خان این رای نمود که باله آباد مراجعت کند و از آب گنگ عبور نموده ، بشاهجهان پور که آباد کردهٔ بهادر خان و وطن افغانان ست ، برود . آنجا از قوم افغان وغیر آن فراهم آورده ، آنچه صلاح وقت باشد ، بعمل آورد . سلیمان شکوه قبول این کنگش نمود . روز دیگر کوچ کرده ، باتفاق دلیرخان بسمت الہ آباد خواست که برود . راجه جی سنگه چون براین معنی آگهی یافت و دانست که دلیر خان از خامی و نا تجربگی ، نرد تدبیر غلط باخته است ، بمقتضای دوستی که با او داشت ، با بلاغ نصایح دوستانه ، خان مذکور را ، ازین ارادهٔ فاسد باز آورد و با خود متفق ساخت . چنانچه دلیر خان تمهید معذرت نموده ، با راجه در بهان منزل ماند و همچنین بندهای پادشاهی ترک همراهی کرده ، کوچ نکردند و باقی بیگ ، مخاطب ببهادر خان که از نوکران عمدهٔ دارا شکوه بود و اورا اتالیق آن ساخته بود و سید صلابت خان بارهه و قریب شش هزار سوار از مردم خود و نوکران پدر باله آباد رفته ، هفت روز آنجا قرین حیرت و سراسیمگی اقامت داشت .

باز بصلاح جمعی از رفقای خویش ، سید قاسم بارهه را بحفظ و حراست قلعهٔ مذکور گماشته ، (ص : ۳۰۱ ل) زواید اموال و کارخانجات و برخی از پردگیان خویش در قلعه گذاشته ، از گنگ عبور کرده بپرگنه ندینه رسید . از کروری آنجا طلب زر کرد . او امتناع آورد . لشکریان را فرمود که خانهٔ اورا قبل کرده و یورش نموده ، بر اهل و عیالش ریختند و اورا با پسرش دستگیر و متعلقانش را اسیر ساختند و دست تعدی و تطاول ، بمال و ناموس او و دیگر سکنه و مردم آن پرگنه دراز کرده ، با سر و نهب پرداختند . زیاده بر مبلغ دو لک روپیه که از مال سرکار نواب علیه که ندینه در اقطاع ایشان بود بدست آورد و کروری مذکور را مقید ساخته ، بکسان خود سپرد و در خلال این حال ، سید صلابت خان بارهه ازو جدا شده ، طریق مفارقت گزید .

در این اثنا عمدة السلطنت امیر الامرا و فدائی خان که بجهت سد راه او تعین یافته بودند ، بآن روی آب رسیده در برابر جالندی نزول نمودند ـ خیام و اعلام مواکب ظفر فرجام و آثار و علامات ، ازان طرف دریا نمودار شد ، او از مشاهدهٔ سیاهی لشکر ، مغلوب جنود یاس و ناکامی گشته ، دل بر فرار نهاده و کوه سری نگر را ، مامن و مقر خویش اندیشیده بکوهستان در آمد ـ

مرزبان آنجا خود آمده ، باو ملاقی شد و گفت ولایت من جای مختصر است و گنجایش لشکری که با شما ست ندارد و معهذا راه عبور اسپ و فیل و دیگر دواب نیست ـ اگر میل بودن اینجا ست ، در آمده سپاه را رخصت کرده ، با اهل و عیال و معدودی از نوکران بسری نگر در آیند و درین وقت باقی بیگ از کوهستان بر آمده جان بقابض ارواح سپرد ـ

و از کارهای ناصوابی که از سلیمان شکوه واقع شده که کروری ندینه که سید مظلوم بی گناه با قید و زنجیر همراه بود ، دستخوش انواع ظلم و تعدی گشته بود ، بفتوی خرد ناقص ، بیجا و ناحق ، بقتل رسانید و در روز وبال آن ، ضمیمهٔ خزی و نکال خود گردانید ـ از لشکرش آخر رفته رفته ، سوای اسد کاشی و تاج نیازی و بهادر نوحانی و سید احمد برادر قاسم بارهه و محمد شاه کوکه او و همگی قریب دو صد سوار بودند ، باو همراهی کردند ـ بهر حال زمیندار سری نگر اورا ببالای کوه برد و در ولایت خود جای داد و سرانجام حالش در محل خود گذارش خواهد یافت ـ

اکنون بذکر مجملی از حال دارا شکوه ، بعد از وصول پنجاب می پردازد ـ آن رمیده بخت ، دوازدهم شوال ، بظاهر دارالسلطنة لاهور ، در باغ فیض بخش فرود آمد (ص : ۳۰۱ ب) و چهاردهم ماه مذکور ، داخل شهر شده ، در منزل خود رفت ـ هفدهم از انجا بقلعه نقل کرده ، در عمارات پادشاهی بساط اقامت گسترد و خزانهٔ پادشاهی را متصرف شد ـ چون دست بتدبیر کشاد ، در اندک فرصتی قریب بیست هزار سوار فراهم آمدند و از بندهای پادشاهی نیز ، جمعی از کوتاه بینی و طمع خام ، باستمالت و انعام فریفته شده ، با او گرویدند ـ

ازانجمله راجه روپ زمیندار جمون که در منزل انباله بدو برخورده ، رفاقت او گزید و دیگر خنجر خان فوجدار بهیره و خوشاب ، بمقتضای سفاهت آمده باو پیوست ـ لیکن ازانجا که صدمهٔ صولت جیوش قاهره ، در دل وحشت زدهٔ او کار کرده ، باطنش مغلوب سلطان رعب و هراس گشته بود ـ اکثر مردم این معنی را تفرس نموده ، دریافتند که او عزم ثبات و قرار ندارد ـ امید ازو برگرفته ، آهنگ جدای کردند ـ چنانچه راج روپ که باندیشهای واهمی ، همراهی گزیده بود ، بعد استماع خبر توجهٔ رایات عالیات ، ببهانهٔ اینک بوطن رفته ، سرانجام سپاه و استمالت قلوب زمینداران آن بوم برنماید ، رخصت گرفته ، جدا شده ، بنابر مصلحت ، پسر و وکیل خود در لاهور پیش او گذاشت ـ

پس از چند روز پسر نیز ، بنابر معارضها که با پدر داشت ، نیم شبی از لاهور برآمده ، راه مفارقت پیمود ـ چون خلیل الله خان و بهادر خان با جنود قاهره از آب ستلج عبور نمودند ، داؤد خان بجناح سرعت و استعجال بگزر گویندوال رسیده ، کماینبغی و برکیفیت و کمیت جنود مسعود اطلاع یافت و دانست که مقابله و مقاتله با عساکر همایون از اندازهٔ طاقت بیرون است ـ لشکریان را ، ازآن رویٔ آب باین طرف طلبیده ، حقیقت حال بدارا شکوه نوشت ـ آن تباه اندیش سپهر شکوه را ، با اکثر لشکر و توپخانه که با او بود ، متعاقب داؤد خان بگذر گویندوال فرستاد که بآن لشکر ملحق گشته ، بمدافعه پردازد ـ همه این حال عنقریب گذارش خواهد یافت ـ

بیست و پنجم ذیقعده ماهچهٔ رایت جهان کشا ، ظل ورود بکنار آب ستلج افگند ـ مهاراجه جسونت سنگه که بعد از واقعهٔ اوجین[۲] بجو دهپور وطن خویش رفته بود بالتماس عمدهای درگاه ، مثل راجه جی سنگه ، خدیو خطا بخش جرم پوش ، رقم عفو بر صفحهٔ زلات و ذمایم او کشیده ، از تقصیراتش در گذشته بودند ، در این منزل بدولت آستان بوس فایز شده ، پانصد اشرفی و دو هزار روپیه برسبیل نذر گذرانید ـ

۱ـ مواضعه

۲ـ اوخین

خاقانِ مروت کیش تفضل شعار ، اورا بمرحمت خلعتِ خاص و یک زنجیرِ فیل مزین بجل[1] زربفت و سازِ نقره با ماده فیل و شمشیرِ مرصعِ گران بها نوازش نموده ، از تشویرِ تقصیر بر آوردند و چون از عرضداشتِ خلیل الله خان ، چنین بوضوح پیوسته بود که افواجِ غنیم ، بسرداریِ سپهر شکوه و داؤد خان در آن رویِ آب بیاه ، بقصدِ مدافعه و پیکار فراهم آمده و دارا شکوه خود نیز عزمِ برآمدن از لاهور کرده ، بنابرین شهنشاهِ دوربین راجه جی سنگه و دلیر خان را ، با جوق دیگر بکومکِ آن فوج تعین نموده ، رخصت فرمودند و روزِ دیگر که موکبِ ظفر اعتصام ، در روپڑ مقام داشت ، صف شکن خان میر آتش را نیز با توپخانه رخصت نموده ، ضمیمهٔ آن جیشِ نصرت برساختند ـ

مجملی از لشکرِ خلیل الله خان و بهادر خان ، سرقومِ کلکِ حقایق رقم می گردد : آن دو خانِ اخلاص کیش ، بعد عبور از دریای ستلج ، بیست دویمِ ذی قعده ، در موضع بلاچور از اعمالِ پرگنهٔ راهون منزل کردند و دو مقام کرده ، بیست و پنجم در موضعِ نوشهره (نوان شهر) نزول نمودند ، بیست و نهم راجه جی سنگه و دلیر خان که از پیشگاهِ خلافت ، بامداد و مظاهر ، معین شده بودند ، در گذرِ سارنگ ملحق شدند و آنجا از تقریرِ منهیان چنین سامعه افروزِ دولتخواهان گردید که دارا شکوه فوج را که بقصدِ مدافعه و قتال ، بکنارِ آبِ بیاه فرستاده بود ، بتعجیلِ تمام گردانیده ، بیست و نهمِ ذی قعده ، از لاهور بجانبِ ملتان روان شد و داؤد خان را ، با برخی از سپاهِ خویش ، مقرر نمود که چند روزی در کنارِ آب توقف گزیده ، کشتیها را سوخته و غرق کرده ، متعاقب باو پیوندد ـ

بندهایِ عقیدت کیش ، باستماعِ این مژده مبتهج گشته ، حقیقتِ این مقدمه ، معروضِ بارگاهِ جلال داشتند ـ ظاهر خان با نوری بیگ و امام قلی اغر و شهسوار بیگ و زمرهٔ اغران برسمِ پیشتر روان گشته ـ ششمِ ذیقعده ، بلاهور رسید و بضبطِ خبرداریِ شهر پرداختند ـ دویمِ ماه

۱- بجل

مذکور ، سران و سپه داران جنود قاهره ، بهیئت اجتماعی ، پنج منزل ، ششم ماه ، نیم کروهی دریای بیاه ، مضرب خیام جنود ظفر پناه گردید ـ در این روز راجه راج روپ از وطن رسیده ، براجه جی سنگه ملاقات کرد و همراه راجه آمده ، بخلیل الله خان بر خورد ـ او هر دو را شفیع جرایم خویش در خدمت خدیو عذر نیوش خطا بخش ساخته ، اظهار ندامت نمود ـ در همین روز صف شکن خان با توپخانه رسیده ، ضمیمه جیش فیروزی گردید ـ

متصدیان دارالسلطنت آمده ، بخلیل الله خان ملاقی شده (ص : ۳۰۲ ب) ، تقریر نمودند که دارا شکوه ، جمیع دفاین و ذخایر لاهور ، از اشرفی و روپیه و طلا و نقرهٔ غیر مسکوک که مجموع زیاده ازکرور روپیه ، بالفایس و امتعهٔ کارخانجات پادشاهی که همراه توانست ، گرفت و اکثر توپها و سایر ادوات توپخانه برداشته ، بیشتر احمال را در کشتیها انداخت و برخی دیگر بر دواب بار کرده ، بعزم رفتن قندهار روانهٔ ملتان گردید و در همان روز که از شهر برآمده ، سپهر شکوه باو پیوسته ، رفیق طریق گردید و یک روز در ایجهر که نخستین منزل راه ملتان است مقام کرده ، ره گرا گردید و داؤد خان نیز که در عقب مانده بود ، باو پیوست ـ چون خزانهٔ بسیار همراه داشت و زرهای وافر بمردم می داد ، قریب چهارده هزار سوار باو همراهی کردند ـ

چون یرلیغ معلی صادرگشته بود که خلیل الله خان و بهادر خان و دلیر خان و صف شکن خان و طاهر خان و سایر عساکر در لاهور توقف نکرده ، تعاقب دارا شکوه نمایند ، خان مذکور داخل شهر نشد و پانزدهم ذیحجه بامچهره نزول نمود ـ خواجه صادق بخشیٔ دارا شکوه و سایر مردمی که برهنمای بخت ، ارادهٔ بندگیٔ درگاه نزد او آمدند ، آن نوئین عقیدت آئین ، گروه را بنوید مراحم پادشاهانه استمالت نموده ، بپیشگاه خلافت فرستاد ـ روز دیگر ازانجا کوچ نموده روانهٔ مقصد گردید ـ

شهنشاه ظفر لوا ، بعد وصول بکنار دریای ستلج ، هشت روز بساط اقامت گسترده ، چهره فروز دولت و کامرانی بودند ـ درین ایام مهاراجه جسونت سنگه را بشاهجهان آباد رخصت فرمودند که تا انجام این مهم و

معاودت موکب عالی در آنجا باشد و هنگام رخصت او را ، بعنایت خلعت خاص و جمدهر مرصع با علاقهٔ مروارید و انعام محالی که یک کرور دام جمع آن بود امتیاز بخشیدند و چون حقیقت جدا شدن راجه راج روپ از دارا شکوه و ندامت او بعرض اشرف رسید ، عاطفت پادشاهانه او را ، بعنایت ارسال خلعت نواخته ، حکم شد که بمنصب سابق که سه هزاری سه هزار سوار بود سرافراز باشد و بزودی خود را ، بدولت ملازمت رساند .

و از وقایع دارالملک کابل بعرض رسید که دلاور ولد بهادر خان روهیله از کومکیان آن صوبه ، بساط حیواة در نوردید . چون زبدهٔ امرای عظام ، معظم خان بنابر بعضی مصالح ، تا این وقت ، در حصن سپهر بنیاد دولت آباد محبوس بود . چنانچه قبل ازین ، ایمای بآن نموده (ص : ۳۰۳ ج) . دربن ایام فیروزی انجام یرلیغ گیتی مطاع بنام پادشاهزادهٔ معظم صادر شد که خان مذکور را از قلعهٔ ارک برآورده ، در حصار پائین ، در منزلی لایق جا دهند که تا انقضای ایام برشکال مخلی بالطبع آنجا بسر برده ، پنجاه هزار روپیه ، از خزانهٔ عامرهٔ آن صوبه ، بر سبیل انعام بدهند و برگاه فرمان طلب صادر شود ، این والا تبار او را ، روانهٔ جناب خلافت سازند و بعد وصول این منشور کرامت نوید ، این مراحم جلیله ، بخان بلند مکان رسانیده ، پیش خود طلبند و دو اسپ با ساز طلا و یک پالکی داده ، او را بمنزل رخصت کنند .

و به اعتبار خان خواجه سرا که حارس ارک قلعهٔ مذکور بود یرلیغ معلی نفاذ یافت که سرانجام ضروریات و تهیهٔ لوازم سفر و دیگر مهماتش ، بعهده و سعی و اهتمام خود دانسته ، در احترام و نکو داشت او دقیقهٔ فرو گذاشت ننماید و بوزیر خان ، صوبه دار خاندیس فرمان شد که تمامی اموال و امتعهٔ خان ، از نقد و جواهر مرصع آلات و دیگر که بسرکار ضبط شده ، در بلدهٔ برهانپور موجود بود ، بتصرف گماشتهای او سپرده ، وقتی که بموجب طلب ، از دولت آباد ، روانهٔ حضور شود و ببرهانپور برسد ، پنجاه هزار روپیه دیگر از سرکار خاصهٔ شریفه باو دهد و فرمان مرحمت عنوان با خلعت خاص و جمدهر خاصهٔ گران بها بجهته او ارسال یافت .

و چون شیخ فرید مخاطب باخلاص خان ، صوبه دار پٹنه ، بعد از وقوع مقدماتی که در اکبر آباد روداد ، از پٹنه برآمده روانهٔ حضور گشته بود ، یرلیغ لازم الانقیاد صادر شد که باله آباد آمده ، در سلک کومکیان خان دوران باشد و ازین جهت که خطاب اخلاص خان ، باحمد خویشگی مرحمت شده بود ، شیخ فرید بخطاب احتشام خان عز امتیاز اندوخت -

پنجم ذیحجه شهنشاه فیروزی شعار بکشتی از آب مذکور گزشتند و یازده روز آن روی آب ، تا گذشتن مجموع اردو مقام شد - در این ایام اعتقاد خان از اکبر آباد رسیده ، جبین اعتقاد و اخلاص ، بر زمین عبودیت سود و بعرض رسید که راجهٔ انروده ولد راجه بیٹهلداس گور که بهمراهیٔ سلیمان شکوه ، در جنگ شجاع زخمهای کاری برداشته بود ، در بنارس بجهت معالجهٔ خود توقف نموده ، الحال فی الجمله خفتی در آزارش حاصل شده ، عازم حضور گشته بمتهرا رسیده است -

حکم جهان مطاع صادر شد که باکبر آباد معاودت نموده ، تا برگشتن رایات جلال از یورش پنجاب ، در خدمت پادشاهزادهٔ محمد سلطان باشد - خوشحال بیگ کاشغری (ص : ۳۰۳ ب) که اختیار گوشه نشینی کرده بود ، بسالیانه پنج هزار روپیه و عطای دهی چند در وجه مدد معاش ، از محال پنجاب ، کامیاب شد و چون سید مظفر ولد خان جهان بارهه بخطاب شجاعت خان نامور شده بود ، شجاعت[1] خان معروف بشاد خان حارس قلعهٔ کابل بخطاب مغول خان ممتاز گشت و عاقل خان که حراست حصار شهر دولت آباد باو متعلق بود ، بتفویض محارست حصن[2] رفیع بنیاد آن خطه ، از تغیر اعتبار خان خواجه سرا ، از اصل و اضافه بمنصب هزار و پانصدی پانصد سوار و بیزن بیگ که سابق قلعه دار کلیان بود و از تغیر عاقل خان ، بحراست حصار آن شهر و خطاب قلعه دار خانی ، اضافهٔ منصب سرافرازی اندوختند - دهم ماه مذکور که عید فرخندهٔ

---

۱ - شعاعت -

۲ - حسن -

الضحیٰ مسرت پیرایٔ دلها گردید ، شهنشاهِ مهر افسر ، چرخ اورنگ ، بر تختِ بلند پایه ، جلوسِ سعادت فرموده ، در همان منزل گاه نمازِ عید گذارده ، ادایٔ مراسمِ قربان نمودند ـ

درین روز جمعی کثیر از فیضِ مراحمِ پادشاهی کامیاب گردیدند ازانجمله رانا راج سنگه باضافهٔ هزاری هزار سوار دو اسپه سه اسپه ، بمنصبِ شش هزاری ، شش هزار سوار یک هزار سوار دو اسپه سه اسپه ، مطمحِ انظارِ عاطفت گشت و محالی که دو کرور دام جمع آن بود ، بر سبیلِ انعام باو مرحمت شد و مهابت خان صوبه دارِ کابل ، بعنایتِ ارسالِ خلعتِ خاص و فیل با ماده فیل نوازش یافته ـ هزار سوار تا بینانِ او ، دو اسپه سه اسپه قرار یافت که منصبش از اصل و اضافه پنج هزاری پنج هزار سوارِ سه هزار و پانصد سوار دو اسپه سه اسپه باشد و از امرایٔ کومکیٔ آن صوبه ، مغول خان باضافهٔ پانصدی و بمنصبِ چهار هزاری سه هزار سوار و سعادت خان باضافهٔ پانصدی و منصبِ هزار و پانصدی سه هزار سوار و شمشیر خان حاکمِ غزنی باضافهٔ پانصدی ، بمنصبِ سه هزاری دو هزار پانصد سوار و مجموع بعنایتِ خلعت ، سرمایهٔ مباهات اندوختند و وزیر خان صوبه دارِ خاندیس باضافهٔ هزاری هزار سوار ، بمنصبِ پنج هزاری سه هزار سوار و صف شکن خان ، باضافهٔ هزاری پانصد سوار ، بمنصبِ سه هزاری هزار پانصد سوار تارکِ افتخار افراختند و اعتماد خان بصوبه داریٔ کشمیر از تغیرِ لشکر خان معین گشته ، بعنایتِ خلعت و اضافهٔ منصب نوازش یافت و عبدالله بیگ ولد علی مردان خان بمناسبِ خطابِ جد و خطابِ کنج علی خان و سید منور ولد سید (ص : ۳۰۴ ل) خانِ جهان بارهه خطابِ خانی و محمد یوسف که سابق مخاطبِ شمشیر خان شده بود و خطابِ نصیرخان و یادگارِ مسعود که بمناسبتِ خطابِ جد ، باحمد بیگ خان مخاطب گشته بود بخطابِ مسعود خانی مامور گشتند و پانزده هزار روپیه بچندین از خدمتگارانِ آستانِ سلطنت انعام شد ـ

سیزدهم فدائی خان از میانِ دو آب رسیده ، ناصیه سایٔ آستانِ خلافت گردید ـ بعنایتِ خلعت و فیل ، مشمولِ عاطفت گشته ، مرخص شد که

خلیل الله خان پیوسته ، در تعاقب دارا شکوه ضمیمهٔ جنود اقبال باشد و قلیج خان بفوجداریٔ بهیره و خوشاب ، از تغیر خنجر خان معین شده ، بعطایٔ خلعت و فیل مفتخر گردید ۔

شانزدهم موکب ظفر طراز از نواحیٔ باجواره نزول اجلال فرمود ۔ روز دیگر نواحیٔ قصبهٔ راهون نزول همایون گشت ۔ درین منزل راجه روپ که بوسیلهٔ اظهار ندامت و التماس راجه جی سنگه و خلیل خان از وطن رسیده ، ناصیهٔ خجلت و انفعال بر زمین عجز و ابتهال سود ، بمرحمت خلعت و از اصل و اضافه ، بمنصب سه هزار و پانصدی ، سه هزار پانصد سوار ، مباهی شد و سید صلابت خان بارهه ، از عمدهای دارا شکوه ، بیاوریٔ بخت ، از همراهیٔ سلیمان شکوه تخلف ورزیده ، رویٔ عبودیت ، بدرگاه آسمان جاه آورده بود ، نزدیک بعطایٔ خلعت فاخره و جمدهر مینا کار و بمنصب سه هزار و پانصدی دو هزار پانصد سوار ، مطرح انوار مکرمت و تفضل شد ۔

بیست و یکم نزدیک قصبهٔ سلطان پور ، خنجر خان در زمان اعلیٰ حضرت فوجدار بهیره و خوشاب بود ، بعد از آمدن دارا شکوه بلاهور باو ملحق شده بود ، ازو جدایٔ گزیده ، بشفاعت مقربان پیشگاه اقبال ، سعادت اندوز تقبیل عتبهٔ جلال گشته بود ، بعفو تقصیر کامیاب مراحم شهنشاه جرم بخش ، عذر پذیر گردید و خلعت نوازش یافته بتنبیه و تادیب مفسدان دامن کوه کالنجره معین شد ۔

بیست و سوم خدیو جهان بکشتی از آب بیاه عبور نموده ، آن طرف دریا منزل فرمودند و اردویٔ لشکر ، بجسر که بموجب حکم بسته شده بود ، گذشتند و در این ایام سید صلابت خان بها صوبه داریٔ برار[۲] از تغیر حسام الدین خان تعین یافته ، بخطاب اختصاص خانی و عنایت خلعت و اسپ ، سرمایهٔ افتخار اندوخت و فوجداریٔ سرکار بیجا گڈه بحسام الدین

---

۱ - و ۔

۲ - براڑ ۔

خان مفوض شد و راجه راج روپ ، بمرحمت جمدهر و اسپ ، مباهی گشته ، بتهانه داریٔ موضع چاندی که سرحد ولایت سری نگر است (ص : ۳۰۴ ب) تعین است ـ بیست چهارم ، نواحیٔ هیبت پور ، مهبط انوار نزول گشت ـ

——:o:——

ایلغار فرمودن حضرت شاهنشاهی بتعاقب دارا شکوه

الف ف ۱۳

چون از عرایض خلیل الله و دیگر دولت خواهان که بتگامشیٔ او مامور شده بودند بوضوح پیوست که دارا شکوه ، با خزانه و توپ خانه و سامان شایسته و لشکر آراسته ، قریب چهارده هزار سوار بود ، از لاهور برآمده و مکنون ضمیر فساد تاثیرش این ست که هر جا قابو بیابد ، صف آرا گردد ـ ازین جهت که با عساکر منصوره ، سردار توره که مردم ازو حساب بر گیرند در برابر آن نا خلف دودمان سلطنت نبود ، از راه حزم و احتیاط مظنهٔ است که اگر جنگی رو دهد ، خدانخواسته چشم زخمی بجنود اقبال برسد تدارک آن مشکل باشد و از سرداران عساکر نیز ، بملاحظهٔ این معنی مسامحه و کوتاهی ، در تعاقب او واقع شده بود ـ

لا جرم بر ضمیر الهام پذیر شهنشاه عالم گیر ، پرتو این عزیمت تافت که خود بنفس نفیس ، با زبدهٔ سپاه ایلغار نموده ، تعاقب آن بدعاقبت نمایند ـ بنابرین درین منزل ، پادشاهزادهٔ محمد اعظم را ، با زواید لشکر و اردویٔ بزرگ و کارخانجات بلاهور رخصت نمودند و دولت خانهٔ مختصری با کارخانه جات ضروری همراه گرفته ، با خلاصهٔ عساکر ، عزیمت ایلغار ، مصمم فرمودند و هنگام رخصت پادشاهزادهٔ والا نژاد او را ، بمرحمت فیل خاصه مزین بساز نقره و جل زربفت و دو اسپ با ساز طلا ، مشمول نوازش ساختند و محمد امین خان میر منشی و اعتقاد خان و رای رایان متصدیٔ امور

و ـ بتگاموشی او محمور.

دیوانی را بعطای خلعت نواخته ، در خدمت آن گوهر محیط جاه و حشمت رخصت کردند ـ

و بیست پنجم ماه مذکور ، موکب جهان کشا ، از هیبت پور بسمت ستگهره و قصور ، قطع مسافت نه کروه جریبی نموده و باغ قطب الدین خان خویشگی که در ظاهر قصبهٔ قصور واقعه است ، از فیض نزول اشرف ، رونق فردوس و قصور یافت و روز دیگر نیز نه کروه طی شده ، نزدیک بموضع محمد پور ، مخیم جیوش منصوره گردید و درین منزل راجه جی سنگه که بموجب حکم معلی در لاهور توقف نموده بود ، شرف اندوز دولت ملازمت گشت و رندوله خان ، بعنایت خلعت و اسپ مباهی شده ، بدکن مرخص گردید و چون بعرض رسید که ارادت خان ، صوبه دار اوده ودیعت حیات سپرد ، عاطفت پادشاهانه ، هوشدار خان ، برادر زادهٔ او را ، بعطای خلعت از لباس کدورت برآورده ـ

بیست و هفتم هفت کروه طی شد و (ص : ۳۰۵ ل) موضع شیر گڈه از فر نزول شهنشاه شیر دل زینت یافت و راجه جی سنگه که از دیریاز ، بوطن خویش نرفته ، تعب یساقهای پی در پی کشیده بود رخصت وطن یافته ، بمرحمت خلعت خاصه مورد نوازش گشت ـ روز دیگر موکب گردون شکوه هشت کروه طی نموده ، منزل آرای اقبال گردید ـ فدائی خان ، که بموجب فرمان همایون ، از لشکر خلیل الله خان رسیده بود ، بموکب معلی پیوست و بفوجداری اوده و گورکهپور و عنایت خلعت و ماده فیل ، باضافهٔ هزار و پانصد سوار ، بمنصب چهار هزاری چهار هزار سوار نوازش یافته ، مرخص گردید ـ بیست و نهم ، یازده کروه طی گشته ، نواحی موضع مومن پور ، از پرتو ورود اشرف پرنور شد ـ

—— :o: ——

تعین یافتن صف شکن خان ، بتعاقب دارا شکوه از ملتان و ترک ایلغار موکب گیهان ستان ، از آنطرف

الف ف ۱۴

چون بمسامع جلال رسید که داراشکوه در ملتان ثبات قدم نورزیده ،

به استماع خبر توجه رایات اقبال ، بسمت بهکر ره نورد وادیٔ فرار شد ، امر اعلیٰ بنفاذ پیوست که صف شکن خان میر آتش ، از ملتان بتعاقب آن بد عاقبت شتافته اورا از ممالک محروسه رهگرایٔ آوارگی سازد و فوجی از دلیران کار طلب مثل محمد بیگ و یادگار بیگ و شهسوار بیگ و گدا بیگ با زمرهٔ از اوزبکان و زاهد بیگ ترکمان و امام قلی بیگ و نوری بیگ آغر با طایفهٔ آغران و پر دل خان و جمال بیجاپوری و سید نصیرالدین دکنی و عنایت میانه و سید منصور خان بارهه و اودی بهان راٹهور ، هر یک با قوم و قبیلهٔ خود و جوق از مبارزان توپخانه و جمعی دیگر ، از منصب داران که قریب شش هزار سوار بودند ، با خان مذکور معین گشته و یرلیغ گیتی مطاع مشتمل بر تفویض این خدمت ، با خلعت خاص و شمشیر و یک زنجیر فیل برایٔ او و بیست هزار اشرفی بجهت تنخواه مواجب سپاه ، مصحوب الدیار خان ارسال یافته ، بملتان رساند که گروهی که با صف شکن خان معین گشته اند ، همراه او روانه ساخته ، خود با بقیهٔ جنود فیروزی تا رسیدن موکب جلال ، در ملتان توقف نماید -

مجملی از احوال داراشکوه ، بعد از فرار از لاهور آن که بسبب تاخیر که از عساکر منصوره در تعاقب او واقع شد ، فرصت یافته ، روزی چند از ورطهٔ هلاک و گرفتاری برآمد و بهفدهم ذیحجه بملتان رسیده ، بعد از هشت روز ، رخت ناکامی بسته ، (ص : ۳۰۵ ب) بیست و پنجم ماه مذکور ، بیست و دو لک روپیه که در خزانهٔ آن صوبه فراهم آمده بود ، متصرف شده و احمال و اثقالی که همراه داشت ، بر کشتیها انداخته ، فیروز میواتی و بسنت خواجه سرا ، با جوق از سپاه بر سر کشتیها گذاشته ، خود از راه خشک بر طرف اوچه روانه شد و ازانجا راه بهکر پیش گرفت - بقصد آن که ازانجا رخت ادبار بحدود قندهار کشد - این خبر در نواحیٔ پتن[1] بخلیل الله خان و بهادر خان رسید - بجناح استعجال روان گشته سیوم محرم بملتان رسیدند - ظاهر شد که حاجی خان باوچ که از زمینداران عمدهٔ ملتان است ، از رویٔ دولت خواهی ، با جمعی بر سر کشتیهایٔ خزانه

---

۱ - پتنه -

و احمال که فیروز و بسنت می بردند رفته می خواست که سد راه شود و آنهارا بر گرداند - چون توپخانه و سپاهی همراه داشتند ، بمدافعه پیش آمدند و فیمابین جنگ روی داد - چندی از طرفین کشته شدند - آخر الامر از عهدهٔ ممانعت بر نیامده ، آنهارا راه دادند - چهارم محرم ، الله یار خان با خزانه بملتان رسیده ، فرمان معلی ، در باب تعاقب داراشکوه بصف شکن خان رسانید و او کمر همت بسته ، بهان روز کوچ کرد - تتمهٔ این احوال در محل خود گذارش خواهد یافت -

اکنون برسر تحریر وقایع جنود باید رفت - چون خبر داراشکوه از ملتان ، سامعه افروز اولیای دولت گشت ، سرعت سیر و ایلغار موقوف شد - هفتم محرم ، کنار آب راوی که سه کروهی ملتان است ، از فیض نزول شهنشاه عالمگیر ، میمنت پذیر گشت و خلیل الله خان و بهادر خان و دلیر خان و طاهر خان و خان عالم و سایر بندها که بتعاقب داراشکوه پیش آمده در ملتان توقف نموده بودند ، احراز دولت آستا نبوس نمودند - از نوکران عمدهٔ داراشکوه ، سید عزت خان از همراهی او تخلف ورزیده و شیخ موسی گیلانی که از قبل او بحکومت ملتان قیام داشت و سید مسعود بارهه که او نیز ازو جدا شده ، با ستیلام سده سلطنت سر بلندی یافتند - سید عزت خان ، بعطای خلعت و منصب سه هزاری پانصد سوار مشمول مرحمت گشت و فیض الله خان از تغیر خواجه عبدالله ، قراول بیگی شده ، بعنایت خلعت ، قامت مباهات برافراخت و میر باقر که میر سامان ایام خلافت انجام مباهی بود ، بفوجداری سرکار بهکر منصوب گشته ، بعطای خلعت و اسپ و خطاب باقر خانی ، چهرهٔ کامرانی برافروخت -

—10:—

تعین یافتن شیخ میر ، با فوجی تازه از عسکر بتعاقب دارا شکوه

الف ف ۱۵

اگرچه صف شکن خان ، با فوجی از جنود قاهره ، چنانچه سبق ذکر

یافت ، چهارم محرم ، از ملتان (ص : ۳۰۶ ل) بتعاقب او برآمده ، لیکن از راه حزم و احتیاط ، زبدهٔ فدویان ، صاحب تدبیر ، شیخ میر که سرداری با سکینه و وقار و نقد شجاعت و بسالتش بر محک امتحان کامل عیار بود ، با فوجی دیگر ، هشتم شهر مذکور مرخص شد و دلیر خان با دلیر رنمست پسران بهادر خان روهیله و قباد خان و شرزه خان و پردل خان و مان سنگه بندیله و سید منصور و منگلی خان و جمع دیگر از مردان کار که مجموع نه هزار سوار بودند ، با او معین گشتند و هنگام رخصت آن نوئین اخلاص ، بعطای خنجر خاصه با علاقهٔ مروارید و انعام یک لک روپیه و دلیر خان بمرحمت یک زنجیر فیل و جمدهر میناکار و شرزه خان بعنایت خلعت و فیل مباهی شدند .

و روز دیگر شهنشاه یزدان پرست حق آگاه ، بقصد زیارت روضهٔ فیض آئین شیخ بهاء الدین ملتانی قدس سرهٔ بشهر کرامت بهرهٔ ملتان ، شرف قدوم بخشیده ، فیض اندوز مزار برکت نثار گردیدند . شیخ بهاوالدین صاحب سجاده و خدمه و مجاوران آن مقام قدسی احترام را ، از فیض انعام عام بهره ور ساختند و در این ایام شاه نواز خان که بنابر بعض مصالح در قلعهٔ برهانپور محبوس بود ، مورد انظار فضل و کرم گشته ، بعنایت ارسال فرمان مرحمت عنوان ، بخلعت خاص و منصب قدیم ، باضافهٔ هزاری هزار سوار دو اسپه سه اسپه که از سابق ولاحق شش هزاری شش هزار سوار ، ازانجمله پنج هزار سوار دو اسپه سه اسپه باشد ، نوازش نموده ، خدمت صوبه داری گجرات ، به او تفویض فرمودند . اگرچه لشکر خان صوبه دار کشمیر به صوبه داری ملتان معین گشته ، فرمان معلی بطلب او صادر شده بود لیکن تا رسیدن خان مذکور ، بجهت نظم مهمات آن صوبه مقرر گردید که خان عالم تا آمدن او قیام نماید و بعد از رسیدن او بحضور پر نور آید و بعنایت خلعت نوازش یافته ، بدین خدمت مرخص شد . محمد یوسف ، از اولاد کرام عزیز مصر کرامت و عزیزی شاه یوسف گردیزی ، بعطای خلعت و ماده فیل ، سرمایهٔ اعتبار اندوخت .

—:o:—

معاودتِ موکبِ منصور از ملتان بلاهور و از انجا بشاهجهان آباد ، بنا برفتنه انگیزیٔ شاه شجاع

الف ف ۱۶

با آنکه حضرتِ شاهنشاهی ، دربارهٔ شجاع ، انواعِ احسان بجا آورده بودند چنانچه بعد از شکستِ دارا شکوه ، اول کاری که پیش نهادِ همتِ والا ساخته بجمعِ مطالب مقدم داشتند این بود که مونگیر را ، با صوبهٔ بهار و پٹنه که همیشه آرزوی آن داشت و میسر نمی شد ، از حضرتِ اعلیٰ مبالغهٔ (ص : ۳۰۶ ب) تمام برایٔ او گرفته ضمیمهٔ ملکِ وسیع بنگاله گردانیدند و فرمانِ تفویضِ این ولایت ، از آنحضرت حاصل کرده فرستادند ـ در این هنگام از عرایضِ واقعه نگارانِ ممالک شرقیه ، بمسامع حقایق مجامع رسید که آن بیخردِ سفاهت پرور ، قدری این رعایت ندانسته ، هوایٔ خود سری در دماغِ نخوت و پندار ، افگنده است و باندیشهیٔ محال ، از بنگاله برآمده ، عزمِ مخاصمت و منازعت دارد ـ چون این خبر متواتر رسید ، دوازدهم محرم بسویٔ مستقر الخلافه ، از ملتان لوایٔ مراجعت برافراختند ـ در این تاریخ حاجی خان بلوچ زمیندارِ ملتان باستیلامِ عتبهٔ فلک رتبه ، فایز گردید ، بمرحمتِ خلعتِ فیل و اسپ ، کامیاب عزت گشته ، بمحال زمینداریٔ خود مرخص شد و موکبِ گیتی کشای ، کوچ بر کوچ ، قطعِ منازل نموده ، بیست و چهارم شهرِ مذکور ، باغ و عمارات انچهره ، مهبطِ سراوقاتِ دولت و عظمت گردید ـ اعتقاد خان که در شهر بود و سیف خان که از راه رخصت یافته ، بشهر آمده بود و سید هدایت الله خان صدر و جمعی دیگر از بندها ، شرف اندوزِ ملازمت گشتند و بیرم دیو سیسودیه ، از وطن رسیده ، غبارِ آستانِ خلافت ، صندلِ ناصیهٔ اعتبار ساخت و بعنایتِ خلعت ، قامتِ افتخار افراخت و معین خان و سید فیروز و محمد حسین سلدوز و خواجهٔ صادق بدخشی که در لاهور از دارا شکوه جدایٔ گزیده بودند بتلثیمِ سدهٔ جلال مشرف شده و بمرحمتِ خلاع و مناصبِ شایسته ، سرافراز گشتند ـ

امر والا بنفاذ پیوست که اردوی معلی داخل شهر نگشته، باغ فیض بخش که در بیرون دارالسلطنت، بسمت دهلی واقع است منزل گاه نصرت شود - مقرر فرمودند که خود بدولت بر سبیل عبور، شهر را از فیض قدوم، نور آگین ساخته، ظل ورود بباغ اندازند - روز دیگر بیست پنجم بود پادشاهزادهٔ والا قدر محمد اعظم از شهر رسیده، بادراک شرف پایه بوس مایهٔ دولت و کامگاری اندوختند و محمد امین میر بخشی و سایر بندها که در خدمت آن نونهال گلشن حشمت و بختیاری بودند، بتقبیل سدهٔ سنیه، چهرهٔ مباهات افروختند - شهنشاه جهان با جهانی فر و جلال، بر کوه پیکر فیلی فلک تمثال، سوار شده از انجهره رایت توجه بشهر افراختند و تا دروازهٔ پتهه پول، شرف قدوم بخشیده، لمحهٔ سواره توقف فرموده، قلعه را بنظر احتیاط ملاحظه نمودند و امان الله قلعدار، دولت زمین بوس یافته، باحکام ارشاد، آئینی (ص: ۳۰۷ ا) که در هر باب بنفاذ پیوست، مترشد گردید و ازانجا عنان اقبال منعطف ساخته، در اثنای راه، بمسجد وزیر خان فرود آمدند و نماز ظهر آنجا بجماعت گذارده، نزدیک سه پاس روز، سیاحت باغ فیض بخش، از نزول اشرف، فیض اندوز گشت و لشکر خان که بجهت صوبه داری ملتان، بموجب یرلیغ معلی از کشمیر آمده بود کامیاب دولت ملازمت گردید و نفایس امتعهٔ کشمیر، پیش کشی بنظر انور در آورده، بقبول آن، سربلندی یافت و بعنایت خلعت، کسوت مباهات پوشیده و خلیل خان بتفویض صوبه داری پنجاب مباهی شده، بعطای خلعت خاص و انعام مالی که یک کرور دام جمع آن بود، مشمول مراحم گردید - تا بیست و نهم ماه مذکور، آن سرابستان حشمت و جلال، از فیض بهار اقبال، نضارت[1] پذیرفت - درین ایام، ملازم شجاع که چندین قبل ازین، از جناب او، تهنیت نامهٔ فتح آورده بود و بمرحمت خلعت و انعام مباهی گشته، رخصت مراجعت یافت - سلخ محرم، از باغ فیض بخش، بصوب دارالخلافهٔ شاهجهان آباد نهضت نمودند - روز دیگر که غرهٔ صفر بود، درین مقام نوری بیگ بخطاب ترکتاز خان و امام قلی آغر بخطاب آغر خان

۱- نظارت

مخاطب گردیدند ـ بعرض رسید که دلدار خان فوجدار پٹن ودیعت حیات سپرده ، سردار خان برادرش باضافه نوازش یافته ، بخدمت او منصوب گشت ـ دویم ماه مذکور کوچ شد ـ آن طرف تالاب راجه توڈر مل مضرب خیام اقبال گشت و در این منزل خلیل الله خان که صوبه داری ملتان باو تفویض یافته بعنایت نقاره و فیل و اسپ سرافراز گشته ، رخصت مراجعت بلاهور یافت و لشکر خان که صوبه داری ملتان باو تفویض یافته ، بعنایت نقاره و فیل و اسپ سرافراز گشته ، مرخص شد و میر خان ولد خلیل الله خان ، بفوجداری دامن کوه کانگره تعین یافته ، باضافه منصب ، مورد عاطفت گشت و چنپت بندیله در سلک کومکیان خلیل الله خان انتظام یافت ـ

در این ایام قباد خان که در سلک همراهان شیخ میر بود ، بٹهٹه تعین یافته ، بعطای نقاره و باضافه پانصدی پانصد سوار ، بمنصب چهار هزاری ، سه هزار سوار نوازش یافت و عمدهٔ امرای عظام ، معظم خان که چندی قبل ازین ، چنانچه گذارش پذیرفته ، از حبس رهائی یافت و بعنایت مکارم ارجمند سربلند گشته مخلی بالطبع در قلعه دولت آباد بود و بصوبه داری (ص : ۳۰۷ ب) خاندیس مباهی گشته ، یک چند درانجا بوده ، بنظم و نسق احوال خود ، بسرانجام لشکر و سپاه پردازد و فرمان مرحمت عنوان ، مشتمل بر نوید این سرافرازی ، با شمشیر خاصه برای او مرسل گشت ـ وزیر خان صوبه دار خاندیس ، بعنایت خلعت خاصه ، عز اختصاص یافته ، حکم شد که بعد از رسیدن معظم خان برهانپور ، ازانجا باورنگ آباد شتافته ، بتنظیم مهمات آن صوبه دولت آباد و خدمت پادشاهزادهٔ عالی مقدار والانژاد قیام نماید و مهابت خان صوبه دار کابل ، بارسال خلعت خاص ، مصحوب طهماسپ پسرش شرف امتیاز یافت ـ

و از کنار دریای ستلج ، بسه مرحله ، رایت جهان پیرا بها آسا ظل ورود ببلدهٔ فیض قرین سهرند افگند و باغ خلد آئین که مشتمل بر عمارات دل نشین عالی شان و نزهت و صفا گل سرسبد[1] باغ جهان ست ، بیمن

۱ـ سرسبز

نزولِ اشرف ، روکشِ حدیقهٔ جهان گشت و پیشکشِ راجه توڈرمل از اقسامِ امتعه و نفایسِ سهرند از نظرِ اشرف گذشت و ازانجا لوایِ گیتی کشا ، بدو منزل پرگنهٔ انباله که باغِ خوش و بستان سرایِ دلکش دارد پرتوِ سعادت گسترده ، باغِ مذکور از نزولِ همایون ، خرمی و نضارت[1] پذیرفت ـ

پانزدهم نواحیِ قصبهٔ شاهاباد (شاه آباد) دیگر ظاهرِ قصبهٔ تهانیسر ، مضربِ خیامِ نصرت و ظفر گشت و شیخ عبدالکریم تهانیسری بنظمِ مهماتِ چکلهٔ سهرند ، از تغیرِ راجه توڈر مل سربلند شده ، بعنایتِ خلعت و فیل و افزایشِ منصب ، چهرهٔ اعتبار برافروخت ـ نوزدهم نواحیِ قصبهٔ پانی پت از سایهٔ اسحق جهان کشا ، نور اندوز شد و ازانجا بچهار منزل ساحتِ دلکشا باغِ اعز آباد ، از فیضِ نزولِ اشرف ، خورمی و طراوت پذیرفت و بهواء ظاهرِ دارالخلافه ، از گردِ قدوم موکبِ عالمگیری ، دامن دامن عبیر رفت ـ

و راجه جسونت سنگه که بموجبِ حکمِ لازم الانقیاد ، در شاهجهان آباد بود و سیادت خان صوبه دارِ آنجا و دانشمند خان و ابراهیم خان که بردو دران مرکزِ خلافت ، گوشه نشین بودند و دیگر بندها و متصدیانِ آن مصرِ دولت و اقبال ، جبه سای آستانِ جلال گشته ، سعادتِ ملازمت یافتند و عاطفتِ پادشاهانه ، راجه جسونت سنگه را ، بمرحمتِ خلعتِ خاص بانادری ، عزِ اختصاص بخشید ـ

و چون ساعتِ دخولِ شهر و قلعهٔ مبارک ، چهارمِ ماهِ ربیع الاول بود ، مدت نه روز ، خدیوِ جهان دار ، دران سرابستان ، اقامت گزیدند ـ در این هنگام اسلام خان از اکبر آباد و بهاو سنگه هاڈه (ص : ۳۰۸ ل) و کیرت سنگه ولد راجه جی سنگه و گرو هرداس گوڑ و سبل سنگه سیسودیه و جگت سنگه و مکند سنگه هاڈه وسور جمل و منوهر داس گوڑ ، از اوطانِ خویش رسیده ، جبهه سایِ آستانِ دولت گردیدند و بعطایای خلعت ، کسوتِ

۱ـ نظارت

مبابات پوشیدند و بهاو سنگه مذکور ، پنج زنجیر فیل بطریق پیشکش گذرانید و از وقایع صوبهٔ گجرات ، معروض حجاب بارگاه اقبال گشت که ابوالقاسم ولد سیف خان مرحوم ، باجل طبعی بساط حیات در نوردید ۔

و از سوانح عبرت بخش آنکه در این ایام ، منهیان کار آگاه ، از ممالک شرق رویه ، بابی بدرگاه خلایق پناه ، خبر فتنه جوئی و شورش انگیزی شجاع حق ناشناس و عزیمت او ، از پٹنه بصوب الہ آباد ، بمسامع عظمت و جلال رسید و عرایض امرا و نوشتهای وقایع نگاران آن حدود ، نیز ، مشعر باین معنی بر سبیل تواتر رسید و شهرت گرفت که چون بنواحی قلعهٔ رہتاس رسید ، رام سنگه ، نوکر دارا شکوه که از جانب او بحراست آن حصن ، قیام داشت ، با ہمای او که بعد فرار ، از اکبر آباد برام سنگه و دیگر قلعه داران سمت اکبر آباد نوشته بود که قلاع آن نواحی بشجاع دہند ، رفته باو ملاق شد و قلعه را سپرد و همچنین سید عبدالجلیل بارہه که از جانب دارا شکوه ، حارس قلعهٔ چتاوه بود ، قلعهٔ مذکور باو داد و در خلال این ایام ، ہمواره سید قاسم قلعه دار الہ آباد می نوشت که من باین مامورم که اگر خود باین صوب آیند ، قلعه را تسلیم کنم ۔

چون این حقایق و احوال ، معروض بارگاه اقبال گردیده ، رای جہان آرا ، چنان اقتضا فرمود که خان دوران با عساکر کوکبهٔ الہ آباد ، تاب مقاومت او ندارد ۔ چندی دیگر از اعاظم امرا و فوجی از موکب نصرت پیرا ، در ظل رایت پادشاہزادهٔ محمد سلطان ، بدان صوب تعین نمایند ، سد راه او بوده ، از حقیقت حال و کیفیت عزیمت آن فتنه سگال ، برچه دریابند ، بسدهٔ جلال معروض دارند ۔

بنابران برایغ کرامت طراز ، بنفاذ پیوست که بادشاہزادهٔ والا تبار ، نظام مہام مستقر الخلافه ، بعمدة السلطنة امیر الامرا که آنجا بود ، وا گذاشته ، با توپخانه و لشکر اکبر آباد ، ہفتم ربیع الاول ، لوای نهضت ،

---

۱ - ممکن ہے یہ قلعہ چنار ہو ۔

بآن صوب افرازند و از پیشگاهِ حضور نیز ، جمعی از مبارزانِ نبرد آزما معین گشتند ـ تتمهٔ این احوال عنقریب مرقومِ کلکِ سوانح نگار خواهد گردید ـ

اکنون خامه بگذارشِ وقایعِ حضور می پردازد ـ چهارمِ ربیع الاول ، از باغِ دل کشایِ اعز آباد شهنشاه جهان ، نخست بشکارگاه (ص : ۳۰۸ ب) توجه نموده ، نشاط اندوزِ شکار گشتند و قریب دو پاس از روزگذشته ، بباغِ سندر باری نزولِ سعادت نموده ، ساعتی چند آنجا باستراحت گذرانیدند ـ آخرِ روز ، با بختِ فیروز ، بر فیلِ کوه پیکر سوار شده ، از میانِ بازارِ شهر عبور فرموده ، نخست پرتوِ نزول بمسجدِ جامع افگندند و نمازِ عصر بجماعت گذارده ، دو نیم گهڑی از روز مانده ، قلعهٔ مبارک از نزولِ اشرف ، شرافت بخشِ مرکزِ خاک گشت ـ

در این ایامِ خجسته فرجام که چهل و یکمِ شمسی ، از عمرِ مسعودِ شهنشاهِ کیوان غلام ، بسعادت و فیروزی صورتِ انجام یافته ، آغازِ جهان افروزیِ سالِ چهل و دویم بود ، جشنِ وزنِ شمسی ، بآئینِ مقرر و رسمِ معهود ، صورتِ انعقاد پذیرفت و هفتمِ ربیع الاول ، بزمی والا و جشنی دلکشای ترتیب یافته ، در ایوانِ گردون اساسِ غسل خانهٔ مبارک ، اوائلِ روز ، کفهٔ ترازو ، از گوهرِ عنصرِ مقدسِ شهنشاهِ دنیا و دین که انبارِ قدر و شرف گشت و آن هیکلِ دولت و اقبال که از فرطِ بزرگی و کمالِ عظمت ، با گوهرِ جانهایِ پاک و جواهرِ خزائنِ افلاکش ، نتوان سنجید ، بمقتضایِ رسم و عادات و آئینِ صورت و مجاز ، بزر و سیم و سایر اشیایِ معهوده سنجیده شد ـ

بعد ادایِ این رسمِ میمنت پیرا ، خاقانِ جهان ، چون آفتاب از برجِ میزان برآمده ، سریر آرایِ دولت و کامرانی گردیدند و دران جشنِ خجسته ، بسیاری از بندهایِ عتبهٔ خلافت ، بمواهب و مکارمِ ارجمند سربلند شدند ـ

ازانجمله مهاراجه جسونت سنگه بعنایت طرهٔ مرصع ، تارک افتخار

افراخت و محمد امین خان میر بخشی و بهادر خان و مرتضی خان بهادر ، امرای رفیع الشان و بسیاری از منصب داران ، بقدر تفاوت رتبه ، بخلعتهای فاخره ، کسوت امتیاز پوشیدند و امیرالامرا را ، که در اکبر آباد و راجه جی سنگه که در وطن بود و جعفر خان صوبه دار مالوه و خلیل الله خان صوبه دار لاهور و سایر امرا و عمدها که از پایه سریر خلافت دور بودند ، بارسال خلعت ، سرمایه مباهات اندوختند و مهابت خان صوبه دار کابل باضافه هزاری ، بمنصب شش هزاری پنجهزار سوار سه هزار و پانصد سوار دو اسپه سه اسپه پایگی یافت و اسلام خان باضافه دو هزار سوار ، بمنصب پنجهزاری پنجهزار و مرحمت اسپ با ساز طلا و شمشیر سرافراز گشته ، بخدمت پادشاهزادهٔ محمد سلطان مرخص شد و بهادر خان که بمنصب پنجهزاری چهار هزار سوار مباهی بود (ص : ۳۰۹ [1]) ، باضافه هزار سوار دو اسپه سه اسپه والا رتبه گردید ، و راجه انروده گوڑ از اکبر آباد رسیده ، جبهه سای عتبه خلافت شد و بمرحمت فیل و سر پیچ مرصع مباهی گردید -

و نجابت خان که چندی قبل ازین ، بنابر صدور تقصیری عظیم ، بتغیر منصب و جاگیر و عزل ، از رتبه شوکت و اعتبار و سلب خطاب خانخانانی و سپه سالاری ، مورد عتاب[1] گشته ، مدتی از دولت بار و سعادت کورنش سایه آفریدگار ، محروم بود - چون درین هنگام ، بوسیله شفاعت و التماس ایستادهای بساط قربت ، مراحم شهنشاه ، رقم عفو بر جریدهٔ جرایمش کشیده ، او را رخصت کورنش ارزانی داشته بودند و درین روز خجسته ، بوساطت امیر خان ، جبه سای سدهٔ اقبال گشته ، عرق خجلت و تشویر ، از ناصیه تقصیر افشاند و بعطای خلعت خاص اختصاص یافت و داؤد خان که در حدود بهکر از دارا شکوه جدا شده ، بمساعدت[2] سعادت ، در این ایام ، دولت آستان بوس درگاه والا یافته بود ، بعطای خلعت و شمشیر و منصب چهار هزاری سه هزار سوار ، کامیاب شده و بهاو سنگه

---

۱ - عنایت -

۲ - بمساعت -

باده ، تازه از وطن ، باستیلام عتبهٔ سپهر رتبه رسیده بود ، بمنصب سه هزاری دو هزار سوار ، و عطای خلعت و جمدهر مرصع و اسپ با ساز طلا و یک زنجیر فیل و نقاره و علم ، مورد انظار رحمت گردید و مخاطب بخطاب راؤ نامور گشت و محمد بدیع بن خسرو بن نذر محمد خان که سابق بنابر تقصیری از منصب معزول شده بود ، بمنصب سابق که سه هزاری چهار صد سوار بود ، سربلند گشت و گردهر داس گوڑ ، باضافهٔ پانصدی ، بمنصب سه هزاری دو هزار سوار و پرسو دکنی باضافهٔ هزار سوار ، بمنصب هزاری دو هزار سوار ، سرمایهٔ افتخار اندوختند و سوبهاگ پرکاش زمیندار سرمور که در این تازگی ، دولت آستان بوس دریافته ، بعطای خلعت و اسپ و سر پیچ مرصع و گوشوارهٔ مروارید و خنجر مرصع ، با علاقهٔ مروارید ، مورد مراحم گوناگون گشته ، رخصت وطن یافت و مخلص خان خلعت یافته ، باکبر آباد مرخص شده که کومکیان مستقر الخلافه را ، که برکاب پادشاهزادهٔ محمد سلطان معین شده بودند ، در برآمدن قدغن و سزاولی نموده ، مجال تعلل و امهال ندهد و مصحوب او یک عدد جیغهٔ مرصع ، بجهت پادشاهزاده مرسل شد و عزت بیگ ، بخطاب شجاع خانی و محمد صادق ، بخطاب دلاور خانی و وزیر بیگ ، بخطاب ارادت خانی و محمد علی ولد تقرب خان ، بخطاب خانی نامور گشتند (ص : ۳۰۹ ب) و مترسین بندیله و میر رستم خان و میر عزیز بدخشی ، از نوکران عمدهٔ دارا شکوه که در این ایام دولت آستان بوس دریافتند ، بعطای خلعت و مناصب شایسته مباهی گردیدند و بسیاری از امرا و عمدهای بارگاه سلطنت بافزایش منصب و عطای خلعت و شمشیر و خنجر و اسپ و فیل و برخی بمرحمت نقاره و علم و بعضی بانعام نوازش یافتند ـ

خوشحال خان و بسرام خان که سرآمد نغمه سنجان هندوستان اند ، هر یک بعنایت ماده فیل بهره اندوز عزت گردید ـ بسایر اهل نغمه و سرود سرایان آن محفل انبساط ، پنج هزار روپیه انعام شد و پیشکش پادشاهزاده محمد سلطان ، مشتمل بر سه زنجیر فیل و یک سر اسپ عربی و نفائس جواهر و مرصع آلات ، بنظر انور رسیده رتبهٔ قبول پذیرفت و همچنین نوئینان عالی مقدار و امرای نامدار و سائر بندها از مجموع سه لک روپیه

درجهٔ پذیرای یافت - در این ایام ، پیشکش امیر الامرا ، مشتمل بر جواهر و مرصع آلات ، از مستقرالخلافه ببیشگاه حضور رسیده ، پذیرای انوار قبول شد -

درین هنگام یرلیغ گیتی مطاع بنام معظم خان صادر گردید که نظم مهمات صوبهٔ خاندیس بنیابت خویش بیگی از کومکیان صوبهٔ مذکور که مناسب داند ، مفوض داشته ، بجناح تعجیل ، روانهٔ پیشگاه حضور گردد - شب د وازدهم ماه مذکور که شب میلاد سعادت بنیاد خلاصهٔ نشاء ایجاد ، حضرت خاتم الانبیاء صلواة الله و سلامه علیه و آله و اصحابه بود ، شهنشاه دین پرور ، بآئین مقرر این دولت خیر اثر ، دوازده هزار روپیه ، بارباب استحقاق انفاق فرموده سعادت دارین اندوختند - دوازدهم هوائی سیر باغ دل کشای صاحب آباد که در عین دارالخلافه واقع شده ، نشاط اندوز آن سرابستان گردیدند و روز دیگر ، عزم زیارت روضهٔ منورهٔ حضرت جنت آشیانی همایون پادشاه طاب ثراه مرکوز خاطر اقدس گشته ، سوار بدان صوب توجه فرمودند - پنجهزار روپیه بخدمهٔ آن روضهٔ خلد مانند ، انعام نمودند و بعد از فراغ آن ، بطرف مزار فایض الانوار قدوهٔ عرفای کرام ، حضرت شیخ نظام الدین اولیا که در همان سمت است ، تبرک جسته ، یک هزار روپیه بمجاوران بقعهٔ متبرکه انفاق کردند و ازانجا بروضهٔ قدسیهٔ جناب قطب الاولیا و الواصلین ، قدوة الاصفیا و الموحدین ، خواجه قطب‌الدین کاکی قدس سره ، (ص : ۳۱۰ ا) که در هفت کروهی دارالخلافه است ، توجه نمودند - رسم زیارت بجا آورده ، استمداد همت نموده ، دو هزار روپیه به سدیت آن مقام قدسی احترام ، مکرمت فرمودند و پادشاهزاده محمد سلطان را ، بمرحمت دو اسپ از طویلهٔ خاصه ، یکی باساز میناکار و دیگری با ساز طلا نوازش نموده ، مصحوب ارادت خان ارسال داشتند -

و حکم جهان مطاع ، بنام ذوالفقار خان ، صادر گشت که قلعهٔ اکبر آباد را ، بعد از رسیدن رعد انداز خان که بقلعهٔ داری آن مقرر شده ، با و بسپارد و یک کرور روپیه ، با برخی‌اشرفی از خزانهٔ عامرهٔ آن جا

بر داشته ، با توپخانه و همراهان خویش ، روانه الله آباد شود و بپادشاهزادهٔ محمد سلطان ملحق گردد و راجه انروده گوڑ و راو بهاو سنگه هاڈه و گردهرداس و منوهرداس گوڑ و جگت سنگه هاڈه و بیرم دیو سیسو دهیه و علی قلی خان و گروهی دیگر از مبارزان ، ضمیمهٔ جنود منقلا گشته ، مرخص شدند ـ

——-o-——

نهضت رایات خورشید شعاع ، بقصد فرو نشانیدن غبار شورش و آشوب شجاع

الف ف ۱۷

چون بتواتر اخبار ، معلوم گردید که شاه شجاع عاقبت دشمن ، بحدود بنارس نزدیک رسیده ، قصد الله آباد و عزم جنگجوی و فساد دارد ، رایٔ مصلحت پیرای حضرت شاهنشاهی ، بر آن قرار گرفت که بسمت شکارگاه سوردن توجه فرمایند و یک چند منتظر ورود اخبار آن ستیزکار باشند ـ اگر بتصایح هوش افزا ، بصلاح کار ، راه برده ، دست ندامت بذیل اعتذار زند و بسمت پٹنه معاودت کند ، پادشاهزادهٔ محمد سلطان را با عساکر منقلا ، باز گردانند و الا بدفع آن فتنه جو ، توجه نمایند ـ

و بنابرین عزم ، شانزدهم ربیع الاول ، عملهٔ پیش خانه را ، خلعت داده ، حکم فرمودند که سراوق اقبال ، بیرون عمارات فیض بنیاد خضرآباد ، مهبط بارگاه حشمت و جاه گردید ـ روز دیگر ، از قلعهٔ مبارکه بر فیل ظفر گج سوار شده ، از میان شهر ، متوجه خضر آباد گشتند ـ دو روز دران مقام ، بساط اقامت گسترده ، قلعه داریٔ دارالخلافه و حراست و خبرداریٔ مراد بخش که در انجا محبوس بود ، بدستور سابق ، بامیر خان تفویض یافت و سیادت خان بنظم مهمات آن مرکز خلافت معین گشته ، بعنایت نادریٔ خاصه ، مباهی شد و دانشمند خان بانعام بیست هزار روپیه کامیاب مرحمت گشته با نجابت خان و ابراهیم خان و فاخر خان و ظفر خان که از منصب معزول شده در دارالخلافه ، وظیفه خوار احسان بودند ،

رخصت (ص : ۳۱۰ ب) آن طرف یافتند و رعد انداز خان که بقلعه داری اکبر آباد ، موردِ انظارِ اعتماد گشته بود ، بعطای جمدهرِ میناکار و باضافهٔ پانصدی سوار و بمنصبِ هزار و پانصدی پانصد سوار نوازش یافته ، مرخص شد که خودرا بجناحِ سرعت باکبر آباد رساند و خدمتِ میر بخشی گریِ زمرهٔ احدیان که باو متعین بود ، بسزاوار خان تفویض یافت ـ

بیستم ماهِ مذکور از خضر آباد نهضت نموده ، بعد از طیِ سه مرحله بعرض رسید که پادشاهزادهٔ محمد سلطان ، نوزدهم همین ماه ، باتاوه رسیده آمد ـ بالجمله سوم ماه ربیع الثانی ، بر نواحیِ قصبه سوردن سایهٔ عز و جلال گسترید و دیگر بار ، قدسی صحیفه ، مبنی بر مراتبِ نصیحت ، مرقومِ کلکِ فتوت ساخته ، فرستادند ـ در همین منزل مخلص خان که برسمِ سزاولی منقلا ، تعین یافته بود از اشکرِ بادشاهزادهٔ محمد سلطان رسیده ، احرازِ دولتِ ملازمتِ اشرف نمود و عرضداشت ، مشعر بکیفیتِ حالِ جنودِ مخالف ، بخدمتِ همایون گزرانید ـ

چون اخبارِ قربِ وصولِ شجاع و مقدماتِ فتنه جویِ و شورش انگیزیِ او ، روز بروز بسماعِ دولت می رسید و بیقین انجامید که آن شوریده دماغ ، سودائی سلطنت بزواجر و نصایح و شرایفِ تلطفاتِ خسروانه و ترکِ باطل ستیزی نمی کند ، لاجرم چهرهٔ غیرت و عتابِ بادشاهانه فروزان شده ، پنجمِ ماهِ مذکور ، از سوردن لوایِ توجه ، بمدافعِ او بر افراختند و بپادشاهزاده فرمان شد که در جنگ و پیکار تعجیل نکرده ، انتظارِ وصولِ موکبِ مسعود برند و در همین روز ذوالفقار خان از اکبر آباد رسیده ، بلشکرِ ظفر اثر ملحق شد و بهادر خان بلشکرِ منقلا ، مرخص گشت ـ

و بعد از طیِ دو سه مرحله ، بوضوح پیوست که شجاع باله آباد رسیده و سید قاسم قلعدارِ اله آباد بمقتضایِ قرارداد رفته ، باو ملاقی شده است و سید تاج الدین سیدی از اقوامِ خود ، به نیابتِ خویش گذاشته و از سکنهٔ بنارس بجبر و عنف ، قریب سه لک روپیه بزورو تعدی گرفته و چون فوجی بسرکردگیِ سید عالم و حسن خویشگی و خواجه خسرو

و نوکران خود برسر جونپور فرستاد ، مکرم خان صفوی ، حاکم آنجا تاب ثبات در خود ندیده ، باندک آویزشی از قلعه بر آمده در دو منزلی اله آباد باو پیوست و درین هنگام عاطفت بادشاهانه داؤد خان را ، بمرحمت فیل با جل زربفت و حسن علی خان راکش بیگی کرده ، باضافهٔ منصب (ص : ۳۱۱ ل) و عطای خلعت و علم مباهی ساخت .

و دوازدهم ماه مذکور ، میر ابو المعالی ولد میرزا والی مرحوم از جاگیرداران صوبهٔ بهار که بنابر ضرورت بشجاع گردیده ، در این وقت دولت زمین بوس دریافته ، بعطای خلعت و اسپ با ساز طلا و فیل با جل زربفت و شمشیر و خطاب مرزا خان و انعام سی هزار روپیه و باضافهٔ هزاری و پانصد سوار ، بمنصب سه هزاری دو هزار سوار ، مشمول مراحم گونا گون گردید و بعرض رسید که راجه انروده گوڑ از کومکیان عساکر منقلا ، در نواحئی اکبر آباد در گذشت .

چهاردهم که عبور موکب منصور ، از نواحئی مکن پور می شد ، شهنشاه دین پناه ، بروضهٔ قدسیهٔ قدوهٔ صفای عظام ، نقاوهٔ عرفای کرام ، حضرت سید بدیع الدین قدس سرهٔ که بزبان عوام اهل هندوستان 'مدار' اشتهار دارد ، در رسیده ، رسم زیارت بجا آوردند و خدمهٔ آن مزار فایض الانوار ، از فیض عام بهره‌ور ساختند .

هفدهم ظاهر قصبهٔ کوڑه ، پادشاهزاده محمد سلطان ، با عساکر منقلا ، آنجا نزول داشتند و شجاع بچهار کروهئی آن رسیده توقف ورزیده بود و توپخانه در برابر خود چیده عزم صف آرای داشت ، مضرب سراوق نصرت و ظفر گردید - پادشاهزادهٔ محمد سلطان ، احراز سعادت ملازمت اشرف نموده ، یک هزار مهر بطریق نذر گزرانیدند و بعطای خلعت خاص با نادری ، مورد نوازش گردیدند .

از شرایف اتفاقات آنکه معظم خان که از خاندیس متوجهٔ درگاه آسمان جاه گشته بود ، درین تاریخ که دو روز بعد ازان محاربه روداد ، بموکب جاه و جلال پیوسته ، جبه سای آستان سلطنت شد و یک هزار مهر ، بر سبیل

نذر گذرانیده ، بعطای خلعت خاصه با نادری ، قامت مباهات برافراخت ۔

روز دیگر دران منزل ، بتقسیم افواج و تمهید لوازم رزم و پیکار پرداختند و درین روز پادشاهزادهٔ محمد سلطان بعنایت خنجر خاصه ، با علاقه مروارید و یکصد اسپ ازانجمله پنج راس عربی و عراقی یکی با زین ساز طلا و خاندوران و راجه رای سنگه ، هریک بعطای خلعت و محمد بدیع بن خسرو بن نذر محمد خان ، بمرحمت اسپ عراقی و پرسوجی ، باضافه هزار سوار ، بمنصب سه هزاری دو هزار سوار ، مطمح انظار نوازش گردیدند ۔

—— :o: ——

صف آرای عساکر منصوره باشجاع فساد اندیش

الف ف ۱۸

نوزدهم ربیع الثانی که روز سیوم وصول رایات ظفر آیات بموضع کوڑه بود ، فرمان شد که توپخانه (ص : ۳۱۱ ب) رعد نهیب برق نشان را پیش برده ، در برابر افواج غنیم صاعقه بار و آتش فشان سازند ۔ هراول برایت اقتدار پادشاهزادهٔ والا تبار محمد سلطان ، رونق یافته ۔ خان عالم و سید مظفر بارهه و سید نجابت بارهه و ارادت خان و قزلباش خان و راجه اودی بهان میرتیه و سرسنک راٹهور و هرجس گوڑ و بهاؤ سنگه و راج سنگه و اودی بهان گوڑ و گروهی دیگر ، از مبارزان شهامت نشان ، با ایشان معین شدند ۔ ذوالفقار خان با توپخانه و اکثر برق اندازان و جمعی از دایران عرصه وغا ، مثل فتح جنگ خان و رشید خان انصاری و راؤ بهاو سنگه هاڈه و لودی خان و سید شیر خان بارهه و کاکر خان و عبدالباری و قادر داد انصاری و رسول بیگ روز بهانی ، بهراولی آن مقدمة الجیش و راجه جسونت سنگه را ، با سپاه و راجپوتان او ، در برانغار حکم صف آرای شده ۔ مهیش داس راٹهور و محمد حسن سلدوز و میر عزبز و بلو خان و رام سنگه و هرام راٹهور ضمیمه فوج او گشتند و اسلام خان با احتشام خان و سیف خان و اکرام خان و همت خان و سید بهادر و سید علی اکبر و سید زبردست

بارهه و شجاع خان و دلاور خان و ابو مسلم خویش اسلام خان و ممریز مهند و سید یادگار حسین بارهه و عبدالله بیگ و کنور سنگه هاڈه و سید احمد کبیر و سید اکرام الله بارهه و شهاب الدین قلی و بختان بیگ روز بهانی ، با برخی از توپخانه و جمعی از برقندازان ، بهراولی آن فوج قرار یافت .

و سرداری جورانغار ، نامزد قرهٔ باصرهٔ دولت ، پادشاهزادهٔ عالی قدر ، سعادت توام ، مهد اعظم شده و سپاه ایشان با خان دوران و راجه رای سنگه سیسودهه و هوشدار خان و مسعود خان و سندر داس سیسودهه و سید شمس بارهه و راجه چترمن جادون و جمعی دیگر از بندها ، دران طرف صف نصرت آراستند و کنور رام سنگه با راؤ امر سنگه چندراوت و علی خان و جگت سنگه هاڈه و سورجمل گوڑ و شرف خان بیگ ترکمان و کاکر خان میر حسینی و میر برهانی و فتح سنگه کچهواهه و چندی دیگر از مبارزان نصرت مند ، بهراولی آن فوج مامور شد .

و سرکردگی التمش ، بحسن جرأت و کوشش بهادر خان تفویض یافته ، مصری و غلام مهد افغان و عبدالنبی انصاری و محمود الرزاق و سلطان داؤدزی و عمر ترین و گروهی دیگر از مبارزان جلادت منش ، (ص : ۳۱۲ ب) در سلک همراهی او منظم گردیدند .

و در دست راست موکب جلال ، داؤد خان با جمعی از دلیران عرصهٔ قتال ، مثل راجه اندرمن دهندیره و راجه دیی سنگه بندیله و یکه تاز خان و سیادت خان و سید شجاعت خان و عبدالرسول دکنی و چتر بهوج چوهان و اندرمن بندیله و ابوالمکارم ولد افتخارخان مرحوم و خواجه رحمت الله و خواجه حسن و خواجه مهد شریف ده بیدی و کشن سنگه چندراوت ، بطریق طرح معین گشته ، کمر جانفشانی بر میان همت بست و راجه سجان سنگه با سید فیروز خان و بزبر خان و حسن علی خان و سید بهادر بهکری و فتاح خان و کامگار خان و مقیم خان و داور بیگ خان و سید مقبول عالم و بهرام ولد مهد یوسف خان و میرزا علی عرب و قاسم و خضر پسران بزبر خان و سید قطب عالم و دیگر مبارزان بسالت کیش ، در دست چپ طرح شدند .

و قلب لشکر بفر شوکت و حشمت پادشاهی که پرتو انوار عظمت و جلال است ، قوت گرفت و جمعی از بندهای اخلاص نشان ، مثل عابد خان و اسد خان بخشی و فیض الله خان و با محمد عابد برادر خود و سید عزت خان و محمد بدیع بن خسرو بن نذر محمد خان و دیندار خان و رضوی خان و منعم خان و عزت خان و تهور خان و مخلص خان و افتخار خان و اله یار خان و سید هدایت الله صدر و رای رایان و شیخ عبدالقوی و نصرت خان و پلنگ جمله و میر نعمت الله و محمد علی خان و مراد خان و ذوالقدر خان و سیف الدین صفوی و شیخ نظام و ملتفت خان و اسماعیل ولد نجابت خان و لطف الله ولد سعد الله خان مرحوم و افتخار خان ولد فاخر خان و قباد بیگ و آقا یوسف و محمد مقیم دیوان بیوتات و معین خان و قطب کاشی و جهانگیر قلی بیگ ، داروغه قور خانه محمد تقی برادرزادهٔ وزیر خان و اختیار ترین و عبدالله بیگ شیرازی و ولی محمد انصاری و جمال غوری و صالح بیگ گرزبردار و خواجه بختاور و خدمتگار خان ، کامیاب ملازمت رکاب ظفر مآب شهنشاه مالک رقاب گردیدند .

پادشاهزادهٔ محمد اعظم را ، بدستور دیگر معارک و حروب ، با خود در حوزهٔ فیل خاص ، بشانیدند و معظم خان را ، در حوزهٔ فیل جا داده حکم فرمودند که فیل مرکوب او ، در جنب فیل مبارک باشد و یمین و یسار قول که دو بازوی نصرت[1] و ظفر بودند و فوج دیگر استحکام یافته ، سرداری میمنه ، بجوهر شهامت ، محمد امین خان میر بخشی ، مقرر گردید و کنج علی خان و سید منصور (ص : ۳۱۲ ب) بارهه و بهگونت سنگه هاڈه و مترسین بندیله و سید مسعود بارهه و عباس خان افغان و فرهاد بیگ و علی مردان خان و خواجه محمد صادق بدخشی و جی سنگه بهدوریه و سید تاتار بارهه و شیخ نظام قریشی و سید چاند بخاری و راٹهور و چندی دیگر با خان مذکور معین شدند .

و کارفرمای میسره ، بحسن بسالت مرتضی خان تفویض یافته ، سید حامد خلف او و کیسر سنگه بهوٹیه و رای سنگه راٹهور وسو بهکرن

---

۱ - فطرت

بندیله و محمد بیگ ارلات و نصیرخان و نثاریخان و رگهناتهه سنگه راٹهور و خانه زاد خان و قابل خان و سلطان بیگ و میر رستم خوافی و اسد کاشی و شیخ جلال داؤدزی و لطف الله بیگ میدانی بهمراهی او تعین یافتند و عبدالله خان سرای و عبدالمجید دکنی و ریتهاجی و یوسف پنجاری، الش قلماق و ولی بیگ کولابی و امام هروی و یارگار بیگ ارلات و عرب شیخ ولد طاهر خان و جمعی دیگر از منصبداران و گروهی از احدیان، مفوض گشت و فیلان فلک پیکر، خصم افگن، دشمن ربا که هر یک، تیره ابر طوفان خیز بلا و مایه سیه روزی اعدا بود، برق افگنان چابک دست قوی بازو و تفنگچیان موشگاف، بر پشته پست آنها جا گرفتند۔

دران روز از کثرت سپاه جوشن لشکر، آثار شور محشر هویدا بود۔ القصه قریب نود هزار سوار مکمل آراسته، مهیای نبرد و آمادهٔ گیرودار گردید و حکم اشرف صادر شد که اردوی معلی دولت خانه والا، در همان جا که بود نزول اجلال داشته باشد۔

و در همین روز شجاع نیز، بترتیب تسویه افواج خویش، پرداخته خود باله وردی خان و عبدالرحمان بن نذر محمد خان در قول قرار گرفت و بلند اختر پسر خورد، باسید عالم بارهه و سید قاسم قلعدار اله آباد و سنجر و سیف الله خان پسران اله وردی خان، هراولی آنها تعین نمود و زین العابدین پسر بزرگ با فوجی عظیم، در برانغار باز داشته، حسن خویشکی را با جمعی هراول او ساخت و مکرم خان صفوی را با سید راجی و چند دیگر از سرداران عمده، گروی انبوه در جورانغار مقرر نمود و شیخ ظریف را با فوجی طرح ساخته، (ص: ۳۱۳ ل) اسفندیار معموری را، در التمش مقرر داشت و اهتمام توپخانه باهولمعالی میر آتش گذاشته، میر علاو الدوله دیوان خود با جماعه بچنداولی و سید قلی اوزبک را، باجوق بقراولی گماشت۔

محملاً بعد از انقضای چهار گهری از روز مذکور که صفوف قتال ترتیب یافته بود، شاهنشاه عالمگیر بسنت سنیه خویش، بر فیلی ظفر پیکر سوار شده، پایه افزای عزت و علا گردیدند و سه پاس از روز گذشته، بفاصله نیم کروه از معسکر مخالف، در سرزمینی که توپخانه همایون نصب

کرده ، قراولان موکب اقبال ، آنجا میدان جنگ دیده بودند ، در برابر اعادی صف آرا گردیدند .

شجاع آن روز قدم جرأت ، از جای خود پیش نگذاشته ، برخی از توپخانه با سید عالم بارهه و سید مرتضی امامی و شیخ ظریف فرملی و سید راجی سرداران خویش همراه کرده ، از لشکر گاه پیش فرستاد که آمده ، در برابر جنود ظفر آمود ، بتوپ و تفنگ نیران جنگ برافروزند . باشارهٔ والا ، کارفرمایان توپخانهٔ منصور ، پر شعله افروز حرب و پیکار گشته ، توپ و تفنگ بجان مخالفان سردادند ، تا شب از طرفین هنگامهٔ جدال گرم بود . چون شب در رسید شجاع فرقهٔ مذکور را با توپخانه باز پس طلبیده ، سپاه خود یکجا فراهم آورده و معظم خان بصواب دید و رای صایب ، چهل توپ از توپخانهٔ پادشاهی برده ، روبروی لشکر ادبار نصیب ، نمود و یرلیغ گیتی مطاع صادر شد که عساکر ظفر قرین ، بهان ترتیب و آئین که صف بسته ایستاده بودند ، از اسپان فرود آمده ، با جوشن و سلاح شب را پاس دارند و سرداران هر یک ، در پیش فوج خود مورچال بسته ، از عذر و کید اعدا غافل نباشند و بموجب امر اعلای معظم خان ، تا پاسی از شب بر اطراف لشکر فیروزی مصاف گشته ، باهتمام مورچالها و تاکید مراتب خبرداری و کیشک قیام داشت و آن شب ، برطبق فرمان والا ، مبارزان سلاح از بر نیفکندند و زین از اسپان برنداشتند وگیتی خدیو ، عالمگیر بدولت خانهٔ مختصری که دران نبردگاه ترتیب یافته بود نزول اجلال ارزانی داشته ، بعد از ادای نماز مغرب و عشا و طلب نصرت و فیروزی از حضرت خالق بر بستر استراحت تکیه فرمودند . در اواخر این شب ، سنحهٔ شورش افزا ، بظهور پیوست که ظاهر بینان صورت پرست ، آن را چشم زخمی عظیم دانستند و فی الجمله تفرقه و برهم خوردگی ، بعساکر منصوره راه یافت .

(ص : ۳۱۳ ب) شرح این واقعهٔ عبرت افزا آنکه راجه جسونت‌سنگه

۱- خلایق

ضلالت کیش ، بنابر نفاق و خبای کہ داشت ، شباشب کس نزد شجاع فرستاده از داعیهٔ فاسد خود اورا خبر داده ، اواخر شب مذکور ، باتمام لشکر و سپاه خویش وگروہی دیگر از راجپوتان جاہل کہ با او در برانغار معین بود ، مہیش داس و رام سنگہ و ہرام راٹھور و بلوی چوہان و جمعی دیگر از سست عقیدتان ، از موکب منصور روگردان شده ، عنان بوادیٔ ادبار تافت و نخست باردویٔ پادشاہزاده محمد سلطان کہ بر سر راہ آن گمراه بود ، گذشته ، مردمش دست جسارت بغارت کشودند و ہرچہ توانستند تاراج نمودند و چون بلشکرگاه اقبال رسید ، نیز در اثنایٔ گریز ، دست اندازیهایٔ عظیم واقع شد ۔

ازین جهت شورشی و انقلاب عجبی در اردویٔ معلیٰ راه یافته ۔ مردم بہم برآمدند ۔ چنانچہ مفسدان فتنہ جو ، دست جرأت بخزانه و کارخانه جات و دواب پادشاہی و امتعه و اموال امرا و منصبدار و سپاہی دراز کرده ، بخود سری و شورش افزائی ، پرداختند و چون نزدیک بصبح ، این خبر بلشکر ظفر رسید ، باعث برہم خوردگیٔ جنود فیروزی اعلام گشته ، سلک جمعیت موکب ہمایون از انتظام افتاد ۔ چنانچہ جمعی از دودمان منافق کیش ، بخیالات باطل و غلبهٔ طرف مخالف ، رجحان داده ، شباشب بلشکر شجاع پیوستند و گروہی دیگر از بیدلان عافیت گزین ، پایٔ ہمت پس کشیده ، از دولت مرافقت موکب جہان کشا باز ماندند ۔

بالجمله چون خبر فرار آن ضلالت شعار ، بمسامع جلال رسید ، خدیو روزگار ، اصلا بوقوع این مقدمه از جا نرفته ، تزلزل در بنایٔ استقلال آن حضرت راه نیافت و از سرا پردهٔ اقبال بیرون خرامیده ، بر تخت روان سواره ایستادند و بخواص امرا و بندہای کہ در رکاب حاضر بودند ، خطاب کرده فرمودند کہ سنوح این قضیه ، از متممات اسباب فتح و ظفر می دانیم ۔ چہ ، ہرگاه آن مفسد را ، داعیهٔ خلاف اندیشی ، در خاطر بود ، رفتن او عین مصلحت دولت است ، عنقریب بجزایٔ اعمال خود خواہد رسید ۔ اسلام خان را ، کہ ہراول برانغار بود ، بجای آن رمیده بخت ، سردار کردند و سیف خان و اکرام خان را ، با جمعی از دلیران ، ہراول

او ساختند ـ دگر باره صفوف آراسته ، لوای بهروزی افراختند ـ

چون کوکبهٔ اقبال جهان افروز صبح ، ظاهر شد ، شهنشاه فلک اقتدار ، بعزم رزم و پیکار ، بر فیلی کوه شکوه ، سوار شدند ـ اگرچه [شجاع] از لشکر (ص : ۳۱۳ ل) ، روز گذشته ، بواسطهٔ شور انگیزی راجه جسونت سنگه ، درین روز ، آن ترتیب و صف آرای خود را ، تغیر داده ، مجموع لشکر خود را یک صف کرده ، در عقب توپخانه باز داشت و خود با بلند اختر پسر خورد در وسط فوج قرار گرفت و زین العابدین پسر بزرگ او و سید عالم و شیخ ظریف فرملی و حسن خویشگی در دست راست و سید قاسم و مکرم خان و عبدالرحمان بن نذر محمد خان در دست چپ ، صف آرا گشتند ـ

مجملاً شهنشاه جهان با عساکر گیهان ستان ، آهسته آهسته روان شده ، چهار پنج گهری از روز گذشته ، بافواج غنیم رسیدند و نخست از طرفین ، بان اندازی و جنگ توپ و تفنگ سر شده ، نیران[1] جدال اشتعال یافت و در این حالت از توپ خانهٔ همایون توپی بفیل مرکوب زین العابدین ، پسر شجاع رسیده ، یک پای فیلبان و یک پای شخصی که در عقب فیل نشسته بود پرانید ، لیکن باو و فیل آسیبی نرسید ـ

رفته رفته شعلهٔ حرب افروخته تر شد و میان هراول جنود مسعود و لشکر مخالف کار جنگ ، از توپ و تفنگ گذشته ، بآمد و شد ناوک و خدنگ رسید و مبارزان پیکار جو ، از هر دو سو ، دست کوشش برآورده ، بمقاتله و ستیز پرداختند ـ در این اثنا سید عالم بارهه که از سرداران عمدهٔ آن لشکر و رکن اعظم آن جیش بود ، با فوجی عظیم از دلیران کاطلب و سه فیل مست جنگی ، از دست راست غنیم بر جور الغار موکب ظفر شعار ، حمله کرده ، بصدمهٔ فیلان مذکور ، افواج دست چپ برهم خورد و پای ثبات اکثر مردم آن سمت ، لغزش پذیرفته ، توفیق بمدافعه و محاربه نیافتند و عنان بوادی گریز سپردند و سلک جمعیت قول همایون نیز از

---

۱ ـ نیر آن ـ

هم گشته ، زیاده از دو هزار سوار ، در رکاب فیروزی مآب نماند -

بالجمله مخالفان از مشاهدهٔ تزلزل افواج نصرت ، خیره تر شده ، بهان هیئت اجتماعی ، با فیلان مذکور ، رو بقلب لشکر آوردند - در این هنگام از بهادران جنود قاهره ، مرتضی خان از میسرهٔ قول و بهادر خان از التمش و حسین علی خان از طرف دست چپ ، هر یک با معدودی رخش شجاعت بر انگیخته ، سر راه ، بر دشمنان گرفتند و در همین وقت ، شهنشاه توفیق سپاه نیز ، از مشاهدهٔ این حال روی فیل مبارک سمت اعدا گردانیده ، متوجه دفع آنها گشتند ، چنانچه پشت قول همایون ، بجانب برانغار نصرت آثار کردند و مبارزان ظفر پیوند ، بنیروی حرب و استقلال خدیو کشور اقبال ، بکوشش تمام ، بآن گروه بد فرجام در آویخته ، از پیش برداشتند -

سید عالم (ص : ۳۱۴ ب) براهی ، که آمده بود باز گشت - ازان سه فیل یکی پیشتر آمده ، بفیل مرکوب مبارک قریب شد بقراولی که در حوزهٔ یکی از فیلان همراه نشسته بود ، اشارهٔ والا بصدور پیوست که فیلبان را بتفنگ بزند و او بچالاکی بندوقی انداخته تیرش بر نشان آمد و او از بالای فیل بزیر افتاد - فیلبانان پادشاهی خود را بپشت پشت او رسانیدند و آن دو فیل دیگر از قول همایون گذارده شده ، بجانب دست راست جنود مسعود حمله بردند -

و در این اثنا ، بلند اختر پسر شجاع و چند دیگر از سرداران او ، مثل شیخ ولی فرملی و شیخ ظریف و حسن خویشگی و خواجه خسرو و هر یکی با فوجی ، روی جسارت بسمت برانغار موکب فیروزی آوردند - آثار برهم خوردگی و انقلاب ظاهر گشت - شهنشاه مالک رقاب خواستند که با ملازمان رکاب ، عنان توجه بآن سو تافته ، بدفع اعادی بردارند - در اثنای این بخاطر رسید که از انحراف قول بسمت بر انغار ، پادشاهزادهٔ محمد سلطان و ذوالفقار خان را ، تذبذبی بخاطر راه یافته ، این حرکت را بر چیزی دیگر حمل کنند و فتور بفوج هراول ، باعث مزید خیرگی اعدا گردد -

---

۱ - گزاره -

لهذا کس نزد پادشاهزاده و خان فرستاده ، حقیقت حال باز نمودند و پیغام فرمودند که شما بخاطر جمع ، سر رشتهٔ کوشش و پایداری از کف ندهند ـ باز روی فیل مبارک بجانب دست راست گردانیده ، بمدافعهٔ مخالفان توجه نمودند و در خلال این حال ، فیلی که اسلام خان ، سردار بر انغار بران سوار بود ، بصدمهٔ بان رم کرده ، افواج آن طرف برهم خورد ، اما سیف خان و اکرام خان که پراول اسلام خان بودند ، با معدودی ، قدم همت افشرده کوششهای مردانه نمودند و بختان بیگ روز بهانی دران آویزش جان نثار گردید ـ

و درین گیرودار شیخ ولی فرلی که پراول بلند اختر بود ، زهر هلاک چشید و حسن خویشگی زخمی شده ، در عرصهٔ رزمگاه افتاد ـ بلند اختر راجع گشته ، با معدودی خود را بشجاع رسانید و مکرم خان صفوی در این وقت ، برسم زینهاریان نمایان شد و از میامن مراحم پادشاهانه ، امان یافته شرف زمین بوس دریافت ـ خاقان جهان او را بر حوزهٔ فیلی جای داده ، همراه گرفتند و بعد ازو ، عبدالرحمان بن نذر محمد خان ، جبههٔ نیاز ، بر خاک عبودیت سوده ـ سنجر پسر اله وردی خان که جدای پدر اختیار کرده ، روی ارادت آورد و درین اثنا نیک اقبال ، مژدهٔ نصرت رسانید ـ

خبر فرار شجاع سامعه پیرای اولیای سلطنت گشت (ص : ۳۱۵ ل) که شجاع بهزاران خسران و ناکامی ، با پسران و اله وردی خان و سایر جنود ، راه فرار پیش گرفت ـ یک صد و چهارده توپ ، از خورد و کلان و یازده زنجیر فیل کوه توان ، بقید ضبط درآمد ـ بعد از نزول بمنزل گاه عز و جلال ، جمعی از عساکر بیا شلیقی پادشاهزادهٔ محمد سلطان ، بتعاقب تعین نمودند و فرمان شد ، که پادشاهزاده در منزل مذکور توقف نکرده ، هم درین روز با جمعی که در رکاب ایشان حاضر بودند ، بزودی متوجهٔ آن سمت گردند و پیشتر منزل گزیده ، آنجا انتظار رسیدن امرای کومکی و جمعیت افواج برند ـ

آن مهین دوحهٔ سلطنت را ، عجالتاً بعطای یک عقد مروارید گرانبها با دوپته که بر کتف بهابون داشتند ، نوازش نموده ، مرخص

فرمودند و بعد از رسید اردو و کارخانجات ، سه نفور خلعت خاص با شمشیر خاص ، برای ایشان فرستادند و تا بیست و ششم این ماه ، دران منزل اقامت گذیدند و بسیاری از بندهای عتبهٔ خلافت ، کامیاب عواطف پادشاهانه می گشتند ۔

ازانجمله معظم خان که بعد رهای از قید تا اکنون بمنصب سربلند نگشته بود ، بمنصب والا هفت هزاری ، هفت هزار سوار و انعام دو لک روپیه و عطای خلعت خاص و فیل خاصه با ساز نقره و جل زربفت و شمشیر و سپر با ساز مرصع ، مشمول مراحم گوناگون گردید و محمد امین خان خلف خان مذکور ، بمرحمت یک زنجیر فیل و بهادر خان بمکرمت خلعت خاص با نادری و عبدالرحمان بن نذر محمد خان ، بمنصب پنجهزاری پانصد سوار و عطایای خلعت خاص و پنج سر اسپ ، یکی عراق با ساز طلا و مکرم خان بعنایت خلعت خاصه و پنج سر اسپ یکی عربی و دیگری عراق و یک زنجیر فیل و باضافهٔ هزاری ، بمنصب پنجهزاری ، چهار هزار سوار و ذوالفقار خان و اسلام خان هر یک ، بعنایت خلعت خاصه و کنور لعل سنگه ولد رانا راج سنگه ، بعطای یک عقد مروارید و سر پیچ و جیغهٔ مرصع و راؤ بهاؤ سنگه هاڈه ، بمرحمت خلعت و اسپ و شمشیر با ساز مرصع و باضافهٔ هزاری پانصد سوار ، بمنصب چار هزاری دو هزار پانصد سوار و راجه سجان سنگه بندیله باضافهٔ پانصدی پانصد سوار ، بمنصب سه هزار و پانصدی سه هزار سوار و رای سنگه راٹهور بمکرمت اسپ با ساز طلا و سر پیچ مرصع و جمدهر مرصع با علاقهٔ مروارید و باضافهٔ هزاری پانصد سوار ، بمنصب سه هزاری ، دو هزار سوار و هشدار خان باضافهٔ پانصدی ، بمنصب سه هزاری دو هزار سوار سرافرازی اندوختند و مرتضیٰ خان ، بعطای علم و نقاره ، نوازش یافت و نرسنگه ولد راجه انرود گوڑ بمنصب دو هزاری دو هزار سوار (ص : ۳۱۵ ب) و برادرانش هر کدام ، بمنصبی درخور حال ، منظور انظار عنایت گشته ، بعطای جاگیر در وطن بدستوری که راجه انرود داشت ، کامیاب گردید و میر محمد هادی ولد میر رفیع الدین صدر امیران از کومکیان صوبهٔ بنگاله ، بمنصب دو هزاری پانصد سوار ، تارک افتخار بر افروخت و بسیاری از بندهای ارادت مند ، باضافهٔ مناصب و دیگر عطایای و مواهب از خلعت و اسپ و فیل و خنجر

و شمشیر ، موردِ انظارِ عاطفتِ خسروانه گردیدند و سی هزار روپیه بچندی از خدمت گزاران ، انعام شد .

بیست و ششمِ ماه راجه جی سنگه از وطن رسیده ، غبارِ آستانِ سلطنت ، صندلِ ناصیهٔ دولت ساخت و پانصد مهر و یکهزار روپیه ، بطریقِ نذرگزرانیده ، بعطایِ خلعتِ خاص با نادری و طرهٔ مرصع و جمدهرِ مرصع با علاقهٔ مروارید ، عزِ امتیاز یافت . بیست و هفتم ، از نواحیِ کهجوه کوچ شده ، ساحلِ رودِ گنگ ، مخیم سراوقاتِ جاه و جلال گردید ، تا سلخِ این ماه ، کنارِ گنگِ دلپذیر ، شرف اندوزِ اقامتِ موکبِ عالمگیر بود پس ، از نزول باین منزل ، عمدهٔ نوئیان ، معظم خان با ذوالفقار خان و اسلام خان و کنور رام سنگه و داؤد خان و فدایِ خان و راجه اندرمن دهندهیره و راؤ هاؤ سنگه پاڈه و احتشام خان و فتح جنگ خان و راؤ امر سنگه چند راوت و اخلاص خان خویشگی و خواص خان و یکه تاز خان و رشید خان و لودیخان و سید فیروز خان بارهه و سید شیر خان بارهه و سید مظفر خان بارهه و سید زبردست خان و علی قلی خان و قزلباش خان و سکندر روهیله و کاکر خان و دلاور خان و نیک نام خان و نیازیخان و قادر داد انصاری و گروهی دیگر از مردمِ کار تعین یافت .

اکنون کلکِ سوانح نگار وقایعِ حضورِ پرنور اینجا گذاشته و گزارشِ حقایقِ لشکر که بسر کردگیِ شیخ میر و صف شکن خان ، متعاقب دارا شکوه معین شده بود ، از ابتدایِ این مهم با برخی ازکیفیتِ سرگذشتگیهایِ دارا شکوه ، تفصیل می دهد : پوشیده نماند که صف شکن خان ، بموجب یرلیغِ معلی ، چهارمِ محرم ، متعاقبِ آن باطل پژوه شتافت و صالح بهادر گرز بردار ، از جنابِ سلطنت رسیده ، هشتاد هزار اشرفی و دیگر ضروریات با جمعی از بندوقچیانِ پیاده و بیلدار و سقا که از درگاه والا فرستاده شده بود ، رسانید و چون از اوجه کوچ شده دو مرحله طی گشت ، از نوشتهٔ شیخ میر که با دلیر خان و قباد خان و دیگر عساکرِ نصرت نشان (ص : ۳۱۶ ز) چنانچه گزارش یافته ، هشتمِ محرم ، از پیشگاهِ خلافت مرخص شده بود ، بوضوح پیوست که در این تاریخ ، با همراهان بگذر پناه رسیده و سی کروه بین العسکرین مفاصله است .

بیستم حجی دامن محل ورود جنود مسعود گشته ، از تقریر سکنهٔ آن معلوم گردید که دارا شکوه دوازدهم ازانجا کوچ کرده ، پشتاد کروه پیش افتاده ، خواهد بود ـ چون صف شکن خان را بانتظار رسیدن شیخ میر ، چند مقام بایست کرد ، در قصبهٔ مذکور مقام نمود بعد از طیٔ شش مرحلهٔ دیگر ، باز مقام داشت ـ شیخ میر و دلیر خان و قباد خان ، با سایر عساکر منصوره ، از عقب رسید تا رویٔ جرأت مبارزان با اعتقاد و استظهار یک دیگر قوی شد ـ

و درین منزل خبر رسید که داراشکوه ، بیست و پنجم همین ماه در بهکر از دریا عبور کرده ، بسکهر نزول نمود و از منزل مذکور ، تا بهکر که رویٔ آنست ، شصت و سه کروه ، از آن طرف تا سکهر قریب صد کروه بود ، شیخ میر با صف شکن خان و دیگر دولت خواهان کنکاش کرده ، مصلحت دران دید که خود با دلیر خان و قباد خان و لشکری که همراه اوست از آب گذشته ، از آن طرف بجانب سکهر روان کرده و صف شکن خان با کومکیان خویش ازاین رویٔ آب بسمت بهکر شتابد ، تا هر دو سو بتعاقب پرداخته ، کار بر داراشکوه تنگ سازند و اوسط همان روز هر دو لشکر کوچ کرده ، در نواحی قصبهٔ اکن نزول کردند ـ

روز دیگر بنابرین صوابدید ، صف شکن خان ، از شیخ میر جدا شده ، رو بسمت بهکر در آورده ـ داراشکوه بسنت خواجه سرا را ، که مورد اعتمادش بود با سید عبدالرزاق نام یکی از نوکران خویش ، بحراست قلعه گماشته و چند توپ بزرگ که با خود داشته با دیگر لوازم توپ خانه و گروهی از برق اندازان و تیر اندازان و پیاده پی بندوقچی ، در آن حصار استوار گذاشته ، سلخ محرم ، از سکهر ، تلخ کام یاس حرمان روانهٔ پیش گشته است ـ بقیه خزانه و احمالش در کشتیها و خود براه بیشه و جنگل بریده و راه ساخته می رود ـ

و از نوکران عمده اش ، داؤد خان و شیخ نظام و میر عزیز و میر رستم و سید تاتار بارهه و سید جواد بخاری و دیگر سرداران ، با قریب چهار هزار سوار ، در نواحیٔ بهکر ازو جدا شده ، راه مفارقت پیودند ـ چنانچه

داؤد خان با جمعی ، براهِ جیسلمیر بسمتِ حصار فیروزه که وطنِ او بود رفت و میر رستم با گروهی ، متوجهِ استیلام سدهٔ خلافت شد و میر عزبز و شیخ نظام و سید تاتار و سید جواد ، چنانچه گذارش خواهد یافت (ص : ۳۱۶ ب) به صف شکن خان ملحق شده ـ خانِ مذکور آنهارا ، روانهٔ درگاهِ سلاطین پناه نمود و جمعی دیگر نیز در سکهر ازو جدا شده ، آنجا مانده بودند ـ چنانچه ازان فریق ، شیخ عبدالرحیم خیر آبادی که در سلکِ مقربان و مصاحبانش انتظام داشت ، در این وقت آمده ، به شیخ میر ملاقی شد و اظهار نمود که قریب سه هزار با او همراه مانده بود ـ

و از تقریرِ زمینداران ، بوضوح پیوست که چون از سکهر بیست و پنج کروه پیشتر ، راهی بجانب قندهار جدا می شود داراشکوه بعد از ورودِ آنجا ، می خواست بقندهار رود و چون دریافت ، نوکرانش همراهی نخواهند کرد و اهلِ حرمش باین عزیمت نبودند ، ناچار عنانِ عزیمت بسمتِ تهٹه معطوف ساخت تا باقدامِ رنج و تعب ، نشیب و فرازِ دشتِ ناکامی ، پست و بلندِ بیدایِ آوارگی پیموده ، از سرِ هر خاری گلِ پاداشِ اعمال چیند و از هر ریگِ با دیهٔ خذلان ، سنگِ مکافات ، در راهِ خود بیند ـ

صف شکن خان با همراهان ، بجناحِ سرعت روان شده ، بیست و هفتم به شیخ میر که چند منزل پیش رفته بود ، رسید و روزِ دیگر هر دو لشکر باز باتفاق کوچ کرده ، راهِ مقصد سپردند ـ از تقریرِ چند پیاده که از داراشکوه جدا شده بودند ، بوضوح پیوست که داراشکوه بیست و ششمِ صفر داخلِ تته شده ، بعزمِ رفتنِ گجرات ، سپاه و اردویِ خود ، از آب می گذراند ، صف شکن خان در جای که بود کوچ نموده ـ

در خلالِ این احوال ، برلیغ لازم الامتثال ، بنام شیخ میر و دلیر خان ، پرتوِ ورود افگند که ترکِ تعاقب نموده ، بجناحِ سرعت و استعجال ، خود را بپیشگاهِ جاه و جلال رسانند ، که کارهایِ اهم در پیش است ـ بنابران شیخ میر و صف شکن خان و دیگر دولتخواهان یک جا فراهم آمده ،

در باب پیش رفتن از تته ، معاودت بدرگاه خلافت پناه ، باهم مشاوره و مطارحه نمودند - چون مبارزان آن جیش مسعود ، درین یورش ، دستخوش انواع رنج و تعب و متحمل اقسام محنت و مشقت گشته بودند ، فسخ ارادهٔ تعاقب و جزم عزیمت مراجعت نمودند ،

بنابرین صوابدید ، شیخ میر با دلیر خان و سایر همراهان و صف شکن خان ، با کومکیان خود ازان طرف کوچ کرده ، عنان معاودت ببهکر معطوف داشتند و از اخبار منهیان بوضوح پیوست که داراشکوه ، هشتم ربیع الاول ، بقصبهٔ بدین که در سی کروهی تته ، بسمت گجرات واقع است ، رسیده ازانجا ، روانهٔ ولایت کچه گردید - القصه شیخ میر و صف شکن خان (ص : ۳۱۷ ا) با عساکر[1] فیروزی نشان ، ششم ربیع الثانی ، ببهکر رسیدند - دیگر بجهت بندوبست آنجا بتدبیر تسخیر قلعه اقامت نموده هشتم ماه مذکور ، از بهکر روانهٔ پیشگاه خلافت گردیدند - اکنون کلک حقایق نگار ، از تحریر وقایع حضور باز گشته ، سررشتهٔ نگارش سوانح دولت افزا ، از جای که گذاشته بود ، باز بکف می آرد -

——:o:——

معاودت موکب عالمگیر از کنار رود گنگ ، بصوب مستقرالخلافه اکبر آباد و ازانجا بسمت اجمیر ، بقصد تادیب جسونت سنگه ضلالت کیش و قمع و استیصال دارا شکوه محال اندیش

الف ف ۱۹

چون بعد از هزیمت یافتن شجاع ، شش روز موضع کهجوه وسه روز دیگر ، ساحل دریای گنگ ، از پرتو ماهچهٔ رایت جهان کشا نور آگین گشته ، افواج نصرت بتعاقب آن تعین یافت - ازین جهت که خبر رفتن

---

۱ - بعساکر -

داراشکوه بگجرات و فتنه سگالیٔ او در آن جا ، بسامع حقایق مجامع رسیده بود ، بر ضمیر مهر نظیر چنین پرتو افگند که عنان عزیمت بسوی معاودت تافته ، لوای نهضت والا ، بمستقرالخلافه اکبر آباد بر افرازند و تدبیر دفع و استیصال داراشکوه فتنه اندیش و تنبیه و تادیب راجه جسونت سنگه جسارت کیش ، نموده ، خاطر اقدس ازان مهم پردازند -

بنابرین غرهٔ جمادی الاول ، موکب جاه و جلال ، از کنار گنگ باهتزاز آمده ، نواحئی قصبهٔ کوڑه ، مضرب خیام گردید - در این منزل از عرضداشت شاهزادهٔ محمد سلطان ، خبر فتح قلعهٔ اله آباد ، سامعه افروز اولیای دولت گردید و حکم شد که خان دوران باله آباد رفته ، قلعه را متصرف شود و سید قاسم را بعواطف پادشاهانه مستمال ساخته ، روانهٔ درگاه آسمان جاه سازد و خود صوبه دار اله آباد بوده ، بحکومت و ایالت آنجا پردازد و فرمان جهان مطاع بداؤد خان که همراه معظم خان بود صادر شد که بعد از رسیدن پیشنه ، بصوبه داری آنجا منصوب باشد و منصبش که چهار هزاری سه هزار سوار بود ، باضافهٔ هزار سوار دو اسپه سه اسپه ، افزایش پذیرفت -

و درین هنگام صفی[1] خان قلعه دار کانکڑه ، شرف زمین بوس دریافت ، بعنایت خلعت کسوت مباهات پوشید و راجه سارنگ دهر باضافهٔ پانصد سوار ، بمنصب هزار و پانصدی هزار و پانصد سوار و راجه مان سنگه گوالیاری باضافهٔ شش صدی صد و پنجاه سوار ، بمنصب هزار و پانصدی هزار سوار ، سرافراز گشت و از اصل و اضافهٔ دلاور خان ، بمنصب هزار و پانصدی ، دو صد سوار و داراب خان (ص : ۳۱۷ ب) بمنصب هزاری پانصد سوار و قلعدار خان ، بمنصب هزاری چهار صد سوار نوازش یافتند -

دویم ماه مذکور نواحئی کمهاتم پور ، مضرب سراوق منصور گردید و مکرم خان بعنایت خلعت خاصه و اسپ با ساز طلا مباهی گشته ، بفوجداری جونپور ، بدستور سابق مرخص شد و میرزا خان و راجه سجان

---

۱ - صف -

سنگد بندیله و گردهر داس و منوهر داس گوڑ خلعت یافته ، ضمیمهٔ کومکیان بادشاهزادهٔ محمد سلطان شدند و میر نعمت الله ، بخطاب خانی سرافراز گشته ، همراه مکرم خان بجونپور مرخص گردید و میر محمد هادی، بخطاب هادی خانی مامور شده ، رخصت جاگیر یافت ۔

موکب گیتی ستان ، سیوم شهر مذکور ، از فتح پور گذشته نزول نمود ، ازانجا که تنبیه و گوشمال راجه جسونت سنگه که طبل خلاف و نفاق بر ملا نواخته ، از موکب معلی رو گردان شده بود ، بگام فرار و ادبار راه وطن پیش گرفته ، عزم پیوستن داراشکوه در خاطر داشت ، بر ذمهٔ همت لازم بود ۔ درین منزل محمد امین خان ، میر بخشی را ، با فوجی از امرا و منصب دار مثل عبدالله خان و هزبر خان و محمد بیگ ارلات و مسعود بارهه و پلنگ حمله و نصرت خان و فرهاد بیگ و علی مردان خان و محمد طاهر نواسهٔ رستم خان و راجه سورج مل گوڑ و سیف بیجاپوری و سید علی اکبر بارهه و رای سنگه راٹهور و سید تاتار بارهه و سندر داس و راجه جیسنگه گوڑ و گروهی دیگر از بندهای کار طلب که قریب نه هزار سوار بودند ، بتادیب آن سرخیل اهل ضلالت تعین فرمودند و رای سنگه راٹهور را که برادر زادهٔ راجه جسونت سنگه است ، بخطاب راجگی نامور ساخته و بعنایت خلعت و فیل با ساده شمشیر مرصع و انعام یک لکهه روپیه و باضافهٔ هزاری دو هزار سوار ، بمنصب چار هزاری چهار هزار سوار ، پایهٔ قدر و منزلت افراخته همراه نمودند که بعد از مستاصل شدن آن مقهور ، راجگی قبیلهٔ راٹهور و مربانی ولایت جودهپور باو متعلق بوده ، بجای آن بدکیش ، ریاست قوم خویش کند و محمد امین خان را هنگام رخصت ، بعطای خلعت خاص و شمشیر و اسپ عربی با ساز طلا و یک زنجیر فیل مشمول مرحمت کردند ۔

و چون بعرض رسید که سیف[1] خان ارادهٔ گوشه نشینی دارد ،او را از منصب ، معزول گردانیدند و افتخار خان را ، از تغیر او آخته بیگی ساخته ،

---

۱ - لیف ۔

بعنایتِ خلعت و اضافهٔ پانصدی دو صد سوار، بمنصبِ دو هزاری هزار سوار سر بلندی بخشیدند و موضع عماد پور، که نزدیکِ بسموگره است، ازین جهت که صف آرائی عساکر، (ص: ۳۱۸ ل) با داراشکوه و فیروزیِ اولیایِ دولت در نزدیکیِ آن اتفاق افتاده بود، بفرمانِ همایون که موسوم بفتح شکار است، بنابران در این منزل مقام فرمودند۔

سادات خان باضافهٔ پانصد سوار، بمنصبِ دو هزار و پانصدی، دو هزار پانصد سوار، موردِ مرحمت گشته، بجا گیرخود مرخص شد و بهگونت سنگه پاڈه که در جنگ شجاع زخمی برداشته بود، شرفِ بساط بوس دریافته، بعنایتِ خلعت و از اصل و اضافه، بمنصبِ دو هزار پانصدی هزار سوار، کامیابِ نوازش شد و اله یار خان میر توزک، بخدمتِ داروغگیِ ملازمانِ جلوکه قبل ازین، به سیف خان مفوض بود، تعین یافته، بعطایِ خلعت و از اصل و اضافه، بمنصبِ دو هزاری پانصد سوار، مباهی گردید و معتقد خان بعنایتِ خلعت و از اصل و اضافه، بمنصبِ دو هزاری پانصد سوار، مباهی گردید و معتقد خان، بعنایت و باضافهٔ پانصدی هزار سوار، بمنصبِ هزار و پانصدی هزار و پانصد سوار، سربلند گشته، رخصتِ جاگیر یافت و اندرون بندیله، باضافهٔ پانصدی دو صد سوار، بمنصبِ هزار و پانصدی هزار و دو صد سوار و سردار قیام خانی، بخطابِ الف خانی و باضافهٔ پانصدی صد سوار، بمنصبِ هزار و پانصدی هفصد سوار و قباد بیگ، باضافهٔ پانصدی، بمنصبِ هزار و پانصدی دو صد سوار و شرف خان بیگ، از اصل و اضافه، بمنصبِ هزاری نهصد سوار، فیض اندوزِ مرحمت گشتند و حسن علی خان و خواجه عبیدالله، بعنایتِ خلعت و سنجر ولد اله وردی خان، بمرحمتِ خلعت و اسپ و انعامِ سه هزار روپیه، مباهی شدند۔

و چون نو گلِ حدیقهٔ سلطنت، تازه نهالِ گلشنِ خلافت، پادشاهزادهٔ والا گهر محمد اکبر، با پردگیانِ سراوقِ دولت و عظمت که در دولت آباد بودند، بموجبِ منشورِ لامع النور، ازانجا متوجهٔ کعبهٔ حضور گشته بودند، خانه زاد خان، بعنایتِ خلعت نوازش یافته، با جمعی مرخص

شد که پذیره شده ، آن غرهٔ ناصیهٔ دولت را ، بزودی بعز ملازمت برساند و در این اوقات ، خان عالم ، از ملتان و طاهر خان ، از جاگیر خود رسیده ، جبهه سائی سدهٔ خلافت گردند ـ و بمنصب قباد خان ، صوبهدار تهٹه باضافهٔ پانصدی پانصد سوار چهار هزاری سه هزار سوار و بمنصب سرحمت خان ، از اصل و اضافه دو هزاری پانصد سوار مقرر گشت ـ

و مناصب امرای که در رکاب پادشاهزادهٔ محمد سلطان ، معین بودند ، بعنایت پادشاهانه ، افزایش (ص : ۳۱۸ ب) پزیرفت ـ ازانجمله فتح جنگ خان ، باضافهٔ پانصدی پانصد سوار ، بمنصب سه هزار و پانصدی سه هزار سوار و لودی خان ، باضافهٔ پانصد سوار ، بمنصب سه هزاری دو هزار و پانصد سوار از اصل و اضافه و یکه تاز خان ، بمنصب سه هزاری و هزار و دو صد سوار و سید مظفر خان دو هزار و پانصدی هزار و دو صد سوار و علی قلی خان بمنصب دو هزاری هزار سوار و قزلباش خان باضافهٔ پانصدی سوار ، بمنصب دو هزاری هشتصد سوار و همت خان باضافهٔ پانصدی صد سوار ، بمنصب دو هزاری چهار صد سوار و اله داد ولد اخلاص خان باضافهٔ پانصدی صد سوار بمنصب هزار و پانصدی سه صد سوار ، از اصل و اضافه و زبردست خان ، بمنصب هزار و پانصد سوار و سکندر روهیله ، بمنصب هزار و پانصدی هزار و دو صد سوار و عبدالمجید بیجاپوری ، بمنصب هزاری هزار سوار و قادر داد و عبدالباری انصاری هر کدام ، بمنصب هزاری پانصد سوار ، سرافرازی یافتند ـ

و امیر الامرا که در اکبر آباد ، باستقبال موکب جلال بر آمده بود ، دوازدهم ، در چهار منزلی فتح شکار ، بموکب معلی پیوسته ، با عقیدت خان و بزرگ امید و ابوالفتح پسران خویش ، کامیاب ملازمت اقدس گردید و بعنایت خلعت خاص کسوت مباهات پوشید ـ

و یرلیغ گیتی مطاع ، بنام امیر خان حارس دارالخلافه صادر گردید که از رسیدن عمدهٔ نوئینان شیخ میر که بموجب فرمان همایون با عساکر منصور ، از تعاقب داراشکوه برگشته ، بپیشگاه اقبال می آید ، مراد بخش را ، از قلعهٔ مذکور ، برآورده با تابینان خود و کومکیان

دارالخلافهٔ و جمعی از همراهان شیخ میر بگوالیار رساند و ازانجا بموکب معلی پیوسته ، با مهین برادر اخلاص پرور خویش ، شرف اندوز رکاب ظفر مآب باشد ـ صفی خان بقلعداریٔ دارالخلافه ممتاز گشت و بعنایت اسپ و علم و باضافهٔ هزاری پانصد سوار ، بمنصب دو هزاری هزار سوار نوازش یافته ، مرخص شد ـ

چهاردهم دو کروهیٔ فتح شکار ، تقرب خان از اکبر آباد رسیده ، باستیلام سدهٔ سپهر بنیاد ، سرمایهٔ سعادت اندوخت ـ خسرو بن نذر محمد خان و فاضل خان میر سامان و میرزا نوذر صفوی و معتمد خان خواجه سرا ، با جمع متصدیان مستقرالخلافه ، شرف اندوز ملازمت اشرف گشته ، بعنایت خلعت سرافرازی یافتند و راجه راج روپ بموجب حکم ، از سرحد ولایت سری نگر ، بسدهٔ سلطنت آمده بود ، جبهه سای عتبهٔ خلافت گردید و رنبهاجی دکی (ص : ۹۱۳ ا) که در جنگ شجاع زخمی برداشته بود ، دولت ملازمت یافته ، خلعت و باضافهٔ پانصدی دو صد سوار ، بمنصب هزار و پانصدی هزار و دوصد سوار ، مباهی شد و سید بهادر باضافهٔ پانصدی صد سوار ، بمنصب هزار و پانصدی ، هشت صد سوار ، چهرهٔ اعتبار بر افروخت ـ

شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم ، پسران شیخ مغفور و مرحوم ، واقف اسرار حقایق و علوم ، شیخ احمد سرهندی که هر یک در فضایل و کمالات صوری و معنوی ، خلف الصدق آن سالک مسالک طریقت و عرفان ست ، بانعام سی صد اشرفی و میر ابوالبقاء ولد میر محمود صفاهانی ، بانعام دو هزار روپیه و خوش حال خان کلاوت ، بانعام یک صد اشرفی و جمعی دیگر از بندهای ، بانعامات لایقه ، مورد نوازش گردیدند ـ

هژدهم رایت منصور از فتح شکار باهتزاز آمده ، باغ نور منزل از نزول همایون خرمی و نضارت[1] یافت و دو روز دیگر ، آنجا بساط اقامت گسترده ، چمن آرایٔ دولت و کامرانی بودند و در عرض این چند روز که

---

۱ ـ نظارت ـ

فتح شکار و نور منزل از پرتو لوای جهان کشا ، فروغ سعادت داشت ، فاضل خان میر سامان برخی اموال دارا شکوه را ، در این مدت ، بحسن سعی و اهتمام خان مذکور که بضبط در آمده بود از نقد و جنس ، قریب پنجاه لک روپیه می شد ، بنظر انور گذرانید و بیست و یکم ازان منزل نهضت فرمودند ۔

چون مقرر شده بود که امیرالامرا در این سفر ، ملازم رکاب نصرت مآب باشد ، در منزل دویم مخلص خان که بصوبه داری مستقر الخلافه معین شده بود ، بعنایت خلعت و فیل و باضافه پانصدی دو صد سوار ، بمنصب دو هزار و پانصدی هفتصد سوار ، مباهی گشته ، بدان خدمت رخصت یافت و تقرب خان بعنایت خلعت خاص و معتمد خان خواجه سرا ، بمرحمت جمدهر میناکاری و یک زنجیر فیل و از اصل و اضافه ، بمنصب هزاری سه صد سوار و محمد صالح دیوان بیوتات اکبر آباد ، بعنایت خلعت و خطاب مکرم خانی و حاجی احمد سعید دیوان ، محرم خان خواجه سرا ، هر یک بعطای خلعت و حکیم صالح شیرازی ، بعنایت خنجر مرصع سرافراز شده ، رخصت آن طرف مستقرالخلافه یافتند و هوشدار بمرحمت یک زنجیر فیل و سوبهکرن 'بندیله' بعطای گوشوارهٔ مروارید و میر فتاح ، خلعت یافته ، در سلک کومکیان اکبر آباد منظم شده ۔

بیست و سوم عمارات شکارگاه 'روپباس' شرف اندوز نزول گردیده ۔ بیست و پنجم که رایات عالیات ازانجا نهضت نمود ، عمدهٔ نوئینان اخلاص کیش ، شیخ میر و دلیر خان ، نموکب گیهان ستان پیوسته ، سعادت پذیر (ص : ۳۱۹ ب) ملازمت اشرف گردیدند و عاطفت پادشاهانه ، هر یک را ، بعطای خلعت خاص اختصاص بخشیدند ۔

—:o:—

۱ ۔ 'نیرسان' ۔

گزارشِ برخی از احوالِ دارا شکوه بعد فرار از تهٹه بصوبِ صوبهٔ گجرات:

الف ف ۲۰

چون افواجِ قاهره ، از تعاقبِ دارا شکوه ، بموجبِ فرمانِ همایون ، طریقِ معاودت سپردند و او این معنی را غنیمت شمرده ، ولایتِ گجرات را ، که بالفعل از سرداری که با او مقاومت و مدافعت تواند کرد ، خالی دانست ، بعزیمتِ آن حدود ، از راهِ کنارِ دریای شور ، اولاً بولایتِ کچه رسید -

مرزبانِ آنجا باستقبالش شتافته ، با او ملاقی شد و دارا شکوه از عام فریبیٔ که داشت ، ملایمت و بخشش بسیار باو کرد - دخترش را ، برایٔ سپهره شکوه ، خواستگاری نموده نامزد ساخت و زمیندارِ مذکور بلطایفِ استمالت و چرب زبانیهایٔ او فریفته گشته ، آن آوارهٔ تیه خذلان را ، از میانِ ولایتِ خود راه داده ، ازانجا با قریب سه هزار کس که با او مانده بودند ، رویٔ عزیمت بگجرات نهاد -

شاه نواز خان صوبه دارِ آنجا که دران تازگی بصوبه رفته بود ، با کمالِ دعویٔ دانای و فهمیدگی ، سر رشتهٔ صلاح دانی و صواب اندیشی از کف گذاشته ، بمقتضایٔ لغازِ باطنی که دور از آئینِ بندگی ست ، قرارِ گرویدن بدارا شکوه داد و با رحمت خان دیوانِ آنجا و جمیع کومکیانِ آن صوبه ، باستقبال آن بی بهرهٔ جوهرِ دولت از گجرات برآمده ، در موضعِ سرکیج که دو کروهیٔ شهر است ، باو ملاقی شد و آن باطل پژوه بی مانع و مزاحمی بشهر درآمده ، سرِ خودسری برداشت و دستِ تصرف و تعرض باموال و اشیا و کارخانجاتِ مراد بخش که آنجا مانده بود ، دراز کرده ، قریب ده لک روپیه از مالِ او متصرف شد و امینای گجراتی را که در زمانِ اعلیٰ حضرت ، یکچند حکومتِ آنجا کرده ، آن وقت در

گجرات بوده ، از جانب خود بسورت فرستاد و امینا ، با این[1] حکومت عاریت ، انواع اختلال بمهمات مالی و ملکی آن بندر رسانیده ، بتضییع اموال خاصه شریفه جسارتها کرد - آخر الامر بباز پرس عتاب پادشاهی که نمونه سخط و عقاب الهی ست ، گرفتار آمد -

بالجمله دارا شکوه در گجرات یک ماه و هفت روز بسر برده ، فوجی آراسته که بیست و دو هزار سوار بود ، فراهم آورد و توپخانه خوبی سرانجام کرد - چنانچه دگر باره خیال فاسد بخاطر راه داده ، گاهی عزم آن می کرد که بصوب دکن رفته ، آنجا غبار فساد انگیزد و گاه ارادهٔ برآمدن بسمت اجمیر می نمود - در این اثنا خبر جنگ اله آباد بطریق غیر واقعه باو رسید ، آن فساد اندیش (ص : ۲۳۰ ل) ، بمجرد شنیدن جز کذب اثر ، بی توقف و انتظار ، بتفتیش حقیقت کار ، عزیمت صوبهٔ اجمیر مصمم نموده ، غرهٔ جمادی الآخر ، از گجرات برآمد و شاه نواز خان را با جمیع اتباع و لواحقش ، از پسران و خویشان و کوچ مراد بخش که در آنجا بود و اکثر کومکیان عمدهٔ آن صوبه ، مثل رحیم خان دیوان آنجا بهمراه گرفت و سید احمد برادر سید جلال بخاری را ، که جز نسبت فرزندی شاه عالم و انتساب بخاندان مکرم ، بهرهٔ از شایستگی نداشت ، صوبه دار گجرات کرد -

چون از گجرات سه مرحله پیموده ، باخبار منهیان و نوشتهائی که باو می رسید ، کذب اخباری که او را باعث جرأت بر این حرکت شده بود ، معلوم نمود و وهن و فتوری در ارکان عزم و داعیه اش بهم رسیده ، در مصلحت کار خویش متردد گشت - با آنکه نوشتهٔ راجه جسونت سنگه مشعر بکیفیت حال خود و تحریص آمدن بصوب اجمیر باو رسید ، محرک سلسلهٔ عزیمت باطنش گردیده ، باستظهار موافقت و مرافقت او و جمعیت قبیلهٔ راٹهور و دیگر اقوام راجپوتان ، تجدید ارادهٔ فاسد خود ، در پیش آمدن دلیر شد و در هر منزل نوشته مبنی بر مزید ترغیب و تاکید راجه جسونت سنگه بآن محال الدیش می رسید و آتش غرورش ، بباد سفاهت

---

۱ - باین -

تیز تر شد ، تا که بمیرته که سه منزلی جودهپور است ، رسید ، تتمهٔ حال بد مآلش ، در جای خود ، مرقوم خامهٔ حقایق نگار ، خواهد گردید -

اکنون عنان قلم ، بصوب تحریر وقایع حضور تافته ، سوانح نگار می گردد : بیست و هفتم جمادی الاول لشکارگاه باولی رسیده ، سه روز آنجا بساط اقامت گسترده ، بشکار شیر پرداختند و بتفنگ از پا در آوردند - درین هنگام غرهٔ ناصیهٔ حشمت و کامگاری ، قرهٔ باصرهٔ ابهت و بختیاری ، پادشاهزادهٔ نیک اختر ، والا گهر ، محمد اکبر و سایر ثمرات ریاض سلطنت و پرده گزینان تتق عظمت که بموجب فرمان طلب ، از دولت آباد آمده بودند ، بحریم کعبهٔ حضور رسیده ، کامیاب سعادت ملازمت گردیدند -

اصالت خان که در خدمت پادشاهزادهٔ والا تبار ، از دکن آمده بود ، شرف استیلام سدهٔ سپهر احترام دریافت و اکرام خان بتفویض قلعداری بمستقرالخلافه ، از تغیر رعد الداز خان ، مورد انظار اعتماد گشت ، بعنایت خلعت و اسپ و علم و شمشیر و ماده فیل ، مباهی شد و خواجه عبدالله بقلعه داری گوالیار تعین یافته ، بعطای خلعت و علم و شمشیر با ساز مینا کاری و اسپ عراق و ماده فیل و خطاب عبدالله خانی و اصل و اضافه ، بمنصب دو هزاری هزار سوار سربلند (ص : ۳۲۰ ب) گردید و چون چنپت بندیله که هنگام معاودت ریات مالیات از پنجاب ، در سلک کومکیان آن صوبه انتظام یافته بود براه بغی و طغیان ، از آنجا فرار نموده وطن خویش رفته ، بدزدی و رهزنی که شیمهٔ قدیمهٔ آن ضلالت نهاد بود - لاجرم لوبهکرن بندیله که از قوم او بود ، از کیفیت آن سر زمین آگاهی داشت ، بتنبیه و استیصال او تعین یافت ، بعطای خلعت و اسپ و فیل و علم و باضافهٔ هفتصدی هزار سوار ، بمنصب دو هزار و پانصدی دو هزار سوار ، کامیاب عاطفت گشته ، مرخص شد و اندر من بندیله ، بمرحمت خلعت و خنجر مرصع و اسپ و علم و راجه مها سنگه بهدوریه ، بعنایت خلعت و اسپ و مترجین بندیله بعطای خلعت و اسپ و از اصل و اضافه ، بمنصب هزار و پانصدی دو صد سوار و راؤ بهگونت سنگه و جی سنگه بهدوریه و جمعی دیگر بعنایت خلعت مباهی شده ، بهمراهی او معین گردیدند و عزت خان از اصل و اضافه ، بمنصب سه هزاری هفتصد سوار و حسن علی خان ،

بمرحمتِ اسپ نوازش یافتند ـ

دویمِ جمادی الآخره ، از شکارگاهِ باولی[1] باہتزاز[2] آمده ، روزِ دیگر مقام شد ـ در این اوقات ، مہابت خان صوبه دارِ کابل و اعتماد خان صوبه دارِ کشمیر ، ہر یک ، بعنایتِ ارسالِ خلعت و ہوشدار خان ، بمرحمت یک قبضهٔ شمشیرِ مفخر گردیدند ـ دو زنجیرِ فیل ، پیشکشِ راجه ہری سنگه و دو زنجیرِ فیل ، پیشکشِ حسام الدین خان ، بنظرِ انور رسیده ، رتبهٔ پذیرائی یافت و محمد مقیم بیوتات ، بعنایتِ خلعت و خطابِ مقیم خانی سربلند گشته ، خدمتِ دیوانیٔ سرکارِ ثریا جناب ، تقدس نقاب ، نور افزایٔ ہودجِ عفت و احتجاب ، روشن رای بیگم ، ضمیمهٔ خدمتش شد و فوجدار خان از تغیر مرداتی ، بفوجداری روپاس خلعتِ سرافرازی پوشیده ، باضافهٔ پانصدی دو صد سوار ، بمنصبِ ہزار و پانصدی ہزار سوار ، مباہی گشت و درویش بیگ ، از اصل و اضافه ، بمنصبِ ہزاری ہفتصد سوار سربلند شد ـ

مخیم[3] نزدیک قصبهٔ ہنڈون که مضربِ خیامِ فیروزی گشته ، یک روز آنجا اقامت شد . درین منزل صف شکن خان که از شیخ میر ، در عقب مانده بود ، احرازِ دولتِ زمین بوس نموده ، بعنایتِ خلعت ، کسوتِ مباہات پوشیده و فاضل خان و اصالت خان ، بعطایٔ خلعتِ خاص اختصاص یافتند و شیخ میرک و رضوی خان و سید ہدایت الله صدر و لطف الله ولد سعد الله خان و معین خان و جمعی دیگر را ، بمرحمتِ خلعت نواخته ، (ص : ۳۲۱ ا) مقرر فرمودند که مخدراتِ مشکویٔ حشمت و ابہت را بمستقرالخلافه رسانند ـ

نہم موضعِ وزیر پور مخیمِ عساکرِ منصور گردید ـ در این تاریخ بہادر خان ، بموجبِ یرلیغِ ہمایون ، از پادشاہزادهٔ محمد سلطان جدا شده ، روانهٔ پیشگاهِ حضور گشته بود ، دولت زمین بوس دریافت ـ یازدہم ازانجا کوچ شد ـ درین تاریخ ، سید قاسم قلعدارِ الہ آباد که آن حصنِ فلک بنیاد

۱ـ 'باری'

۲ـ باہتراز

۳ـ مقیم

را ، بخانِ دوران سپرده خود آمده ، بادراکِ آستان بوس ، چهره افروزِ طالع گردید و بعنایتِ خلعت کسوتِ مباهات پوشید ـ

سیزدهم تربیت خان ، حاکمِ اجمیر که قبل از وصولِ دارا شکوه ، بآنجا ، از قلعه برآمده بموکبِ نصرت قرین پیوسته ، ادراکِ دولتِ ملازمت نمود ـ پانزدهم ، امیر خان بموجبِ امرِ والا ، مراد بخش را از قلعهٔ دارالخلافهٔ شاهجهان آباد برآورده ، بگوالیار رسانیده بود ، بعسکرِ همایون پیوسته ، کامیابِ ملازمت اشرف گردید و پردلخان و شرزه خان از کومکیانِ شیخ میر و ترکتاز خان ، از همراهانِ صف شکن خان ، تقبیلِ سدهٔ سنیه یافتند ـ چون دارا شکوه باجمیر رسیده ، آمادهٔ رزم و پیکار بود ، رایِ مهرِ انور چنین اقتضا نمود که جمعی برسمِ قراولی ، تعین فرمایند ، تا از کیفیت لشکرِ مخالف آگاهی یافته ، خبر رسانند ـ

بنابران شانزدهم طاهر خانرا ، بعنایتِ ترکش نوازش نموده ، با جمعی دیگر باین خدمت رخصت فرمودند ـ هرجس گوڑ بمرحمتِ جمدهرِ مرصع مباهی گشته ، بهمراهیِ خانِ مذکور معین گشته ـ درین هنگام شیخ میر ، بمرحمتِ پنج سرِ اسپ ، ازانجمله یکی عربی با سازِ طلا ، موردِ انظارِ عاطفت گردید و راجه نرسنگه گوڑ ، بعنایتِ علم ، رایاتِ مباهات افراخت و مهدی قلیخان باضافهٔ پانصدی ، بمنصبِ دو هزار و پانصدی سوار و راجه کشن سنگه تودر ، باضافهٔ پانصدی ، بمنصبِ هزار و پانصدی ، هزار سوار و خواجه رحمت الله ده بیدی ، باضافهٔ پانصدی ، بمنصبِ هزار و پانصدی سی سوار از اصل و اضافه و مصری افغان بمنصبِ هزار و پانصدی پانصد سوار و غلام محمد افغان ، بمنصبِ هزاری چهار صد سوار ، کامیابِ عنایتِ پادشاهانه گردیدند ـ

هژدهم محمد امین خان که بنابر قربِ وصولِ دارا شکوه ، بموجب امرِ اعلی ، از نواحیِ بهکر برگشته بود ، با همراهان بموکبِ اقبال پیوسته ، سعادت اندوزِ ملازمت اشرف شد ـ نوزدهم نواحیِ قصبهٔ توڑه که جاگیر و توطنِ راجه رایِ سنگه سیسودیه است ، از نزولِ موکبِ ظفر قرین فیض آگین شد و راجهٔ مذکور یک زنجیرِ فیل و دو سرِ اسپ با دیگر

اشیا پیشکش نمود و درین منزل یک روز مقام شده (ص : ۳۲۱ ب) - چون غنیم نزدیک و جنگ قریب بود ، حکم والا صادر گردید که خزانه و زواید کارخانجات و احمال و اثقال غیر ضروری ، بقلعهٔ که در قصبهٔ مذکور واقع است ، برده نگاه دارد و راجه رای سنگه را ، خلعت مرحمت کرده ، بمحافظت قلعه گذاشتند - دراین هنگام دلیر خان ، بمرحمت اسپ با ساز طلا و بهادر خان بعنایت زره و خود و سید قاسم قلعه دار اله آباد ، بمنصب سه هزاری هزار سوار و خطاب شهامت خانی و پردل خان ، بعطای خلعت و دلیر خان روهیله ورنباجی پریک ، بمرحمت اسپ و خواجه عنایت الله بانعام دو هزار روپیه و عطای خلعت سرافرازی یافتند -

بیست و یکم رایات عالیات ، از توڈه نهضت نمود و بیست و چهارم ، شش کروهی تالاب را میسر ، محل نزول عسکر ظفر اثر گردید و طاهر خان که برسم قراولی پیش رفته بود ، اواخر روز ، بعز ملازمت رسیده ، آنچه از کیفیت حال غنیم دریافته بود ، معروض داشت و باز مرخص شد تقسیم افواج و تعین صفوف اقبال فرمودند -

سرکردگی هر اول ، بجوهر شهامت راجه جی سنگه و دلیر خان مقرر ، سید حسین علی خان و بهوج راج کچهواهه و دلیر و رن مست پسران بهادر خان روهیله و سورج مل گوڑ و بهاؤ سنگه گوڑ و پرتهی راج بهالی و جمعی دیگر ، از مبارزان جلادت نشان با آنها معین شدند و صف شکن خان با توپخانهٔ منصور و زمرهٔ برق اندازان ، در پیش صف هر اول مقرر کردند و سرداری التمش ، بحسن شجاعت و کوشش زبدهٔ نولینان اخلاص منش ، شیخ میر مفوض گشته - امیر خان برادر او و راجه رای سنگه راٹهور و کیسری سنگه بهورتیه و جانباز خان خویشگی و جگت سنگه ہاڈه و میر رستم و منگلیخان و سید منصور و سید زین العابدین بخاری و شجاع خان و میر داد افغان و جعفر بیگ ترکمان با زید غلزه و گروهی دیگر از دلیر خان ، به همراهی او مامور گردیدند -

---

۱ - 'بانها' -

۲- معمور

بر انغار بسرداریٔ از زبدهٔ امرایٔ رفیع المقدار امیر الامرا رونق گرفته ، پسران خان مذکور باکنج علی خان و بیرم سیسودیه و سبل سنگه سیسودیه و مسعود خان و ابوالمکارم ولد افتخار خان مرحوم ، در سلک کومکیان او انتظام یافتند و خان عالم و راجه نرسنگه گوڑ و محمد بیگ و یادگار بیگ بهراولیٔ آن فوج دریا موج ، فرمان پذیر شدند ۔

و سرداریٔ جو رانغار به گرامی محیط سلطنت ، پادشاهزادهٔ سعادت توام ، محمد اعظم گشته ، حکم شد که سپاه ایشان با بهادر خان و محمد بدیع بن خسرو بن نذر محمد خان و نصرت خان و ملتفت خان و شیخ نظام ولد شیخ فرید (ص ۳۲۲ ا) و میر ابراهیم میر توزک و فضل الله خان و سید حامد بخاری و شیخ نظام قریشی و جمعی دیگر در آن طرف ، صف آرایٔ نصرت گردیدند و فیض الله و دیندار خان با گروهی از مبارزان ، بهراولیٔ این فوج مقرر شد و محمد امین خان میر بخشی با جوق از بهادران ، مثل سید مسعود بارهه و فرهاد بیگ و علی مردان خانی و محمد طاهر نواسهٔ رستم خان و کامگار خان و عباس افغان و سید علی اکبر بارهه و اوزبک خان و قطب کاشی و روپ سنگه راٹهور و سید تاتار بارهه ، در دست راست ، بطریق طرح تعین یافت و هراولیٔ این فوج براجه راج روپ قرار گرفت و هوشدار خان و غیرت خان و پلنگ حمله و میرزا علی عرب و عباد الله بیگ و راجه سنگه گور و گروهی دیگر از دنیران طرح دست چپ و هزبر خان به هراولیٔ آنها معین گشته ۔

و در قول نصرت طراز که مطلع خورشید ذات پادشاهی و میمنت پذیر سایهٔ چتر ظل الهی بود ، عبدالرحمن بن نذر محمد خان و فاضل خان و عابد خان و افتخار خان و تهور خان و رای رایان و آقا یوسف و محمد علی خان و قباد بیگ و شیخ عبدالقوی و جان نثار خان و ذوالقدر خان و قابل خان و امانت خان و خواجه صادق بدخشی و اعتبار خان خواجه سرا و جهانگیر قلی بیگ داروغهٔ قورخانه و خسرو چیله و قادر خواجه مختاور و دربار خان و جمعی دیگر از بندها مقرر گشته ۔

محافظت میمنهٔ قول بحسن بسالت اصالت خان و نگاهداشت میسره بخدمت گذاریٔ تربیت خان تفویض یافت و باہر کدام قشونی ، از مبارزان نصرت اعتصام ہمراہ شدند و فوج دیگر بطریق طرح ، بر یمین و یسار قول مرتب گشته ، در جانب راست مرتضیٰ خان با بھگونت سنگه ہاڈه و نصرت خان و رگهناتهه راٹهور و خانه زاد خان و اسد کاشی و قلندر داؤدزیٔ و سید حامد ولد مرتضیٰ و ابراہیم خویشگی و در جانب چپ الله یار خان با ملازمان جلو و گرز برداران و اودی بهان راٹهور و سید بہادر و شیخ ظریف فرملی ، مستعد کوشش و جان فشانی گردیدند و سرکردگیٔ فوج قراول به تکاپوی جرأت و سپاہگریٔ طاہر خان و عبدالله خان مفوض شده ـ رعد انداز خان و شہسوار بیگ و خواجه رحمت الله ده بیدی و دانش قلماق و ترکتاز خان و گدا بیگ و خواجه حسن ده بیدی و ولی بیگ و محمد شریف ده بیدی و عبدالله بیگ بیمن و دوست بیگ و زمرهٔ الوسات کابل بہمراہئی آنها کمر ہمت بر میان عبودیت بستند ـ

اکنون بحکم اقتضایٔ مقام ذکر شمهٔ از حال (ص : ۳۲۲ ب) داراشکوه ، بعد از رسیدن بمیرتهه و کیفیت معاملهٔ او ، با راجه جسونت سنگه ، نخست بذکر مجملی از حال راجهٔ مذکور که مقدمهٔ اتمام آن مقال است ، تمہید کلام نموده ، مقصود را گذارش می دہد : آن جہالت منش ، چون در جنگ شاه شجاع ، مصدر بغی و عصیان گشته ، از موکب نصرت نشان روگردان شد ، ناچار صلاح کار خویش دران دید که محرک شورش داراشکوه گشته ، بلطایف ترغیب و تحریص ، اورا بجانب خود کشد و از الوس راٹهور و دیگر اقوام راجپوتان ، لشکری فراوان گرد آورده ، باستظهار او ، رایت خلاف اندیشگی افرازد ـ

بنابرین بعد از رسیدن بجودہپور ، بتحریک و اغوایٔ داراشکوه پرداخت و خود در صدد فراہم آوردن راجپوتان و سرانجام لشکر شده ، منتظر رسیدن او بود و در خلال این احوال ، راجه جی سنگه که بحسن خدمت و دولت خواہی ، در پیشگاه خلافت منظور انظار قرب و اعتبار و پیشوائی راجهایٔ بلند مقدار بود ، بنابر رعایت مراتب جنسیت و رابطهٔ

نسبتی که بآن جسارت کیش داشت ، ترحم بحال نموده و جبین ضراعت بر زمین عبودیت سوده ، بزبان عجز و انکسار ، درخواست عفو تقصیر او از مراحم پادشاهانه کرده ، معروض داشت که اگر عاطفت پادشاهی ، رقم صفح ، بر جریدهٔ زلات[1] او کشد و آن نا ایمن را ، بمژدهٔ عفو امان جان بخشد ، هم این معنی باعث سرافرازی این بنده خواهد گردید و هم آن وحشی رم خورده ، بکمند اطاعت و انقیاد ، گردن بطوق بندگی خواهد سپرد .

ومراحم والائی پادشاهی که نمونهٔ الطاف الهیست ، بقبول این ملتمس آن عمدهٔ راجهای دولت خواه را ، عزت و سربلندی بخشیده ، حکم همایون صادر شد که از جانب خود مکتوبی باو بنویسد و مصحوب یکی از معتمدان خویش ، فرستادهٔ اورا از وادی خلاف و گمراهی ، بمسلک قویم عبودیت و دولتخواهی رهنمون گردد و پیوند عفو جرایم وصفح مآثم مستمال ساخته ، از ارادهٔ پیوستن بداراشکوه بازدارد .

و از پیشگاه مکرمت و تفضل نیز ، منشور نجات و رقم عفو و زلات ،[2] بنام آن گمراه ، صادر گردید و چون مژدهٔ این فضل و موهبت باو رسید ، دل وحشت منزلش را که مغلوب هزار اندیشه و وسواس بود ، آرام و اطمینان حاصل شد و بیست کروهی جودهپور که بعزم آمدن اجمیر و لاحق شدن بجنود ادبار داراشکوه برآمده بود ، فسخ آن عزیمت نا صواب کرده ، مراجعت نمود - چنانکه آن باطل پژوه مبالغه (ص : ۲۲۳ ل) و الحاح در طلب او کرد ، سودمند نیامد .

بالجمله ، چون داراشکوه بمیرتهه که سه منزل جودهپور است رسید و اثری از آمدن راجه جسونت سنگه ظاهر نشد ، تردد خاطر گشته ، آنجا توقف نموده ، دونی چند پندوی معتمد خود نزد او فرستاد و طلب

---

۱ - 'ذلات'-

۲ - 'ذلات' -

ایفای وعده کرد ـ فرستادهٔ مذکور در پنج کروهی جودهپور ، که راجه مدتی بود که ببهانهٔ انتظار فراهم اعوان و انصار مقام داشت ، باو بر خورده ، پیغام رسانید و او جواب داد که وجه تاخیر ، انتظار رسیدن مردم و درست شدن سلک جمعیت اوست و صوابدید من آنست که داراشکوه پیشتر رفته ، در اجمیر ، که مرکز اوطان راجپوتان است ، رحل اقامت اندازد تا اقوام راجپوت از همه سو رو باو آرند ، من نیز سپاه و اتباع خود جمع نموده ، می رسم و فرستاده را رخصت نمود ـ

بنابرین آن بی خرد برگشته ، روزگار بامید رسیدن او و فراهم آمدن راجپوتان پیشتر باجمیر آمد و تربیت خان ناظم مهمات آنجا ، چون تاب مقاومت نداشت ، قبل از وصول او ، چنانچه سبق ذکر یافت ، ازانجا برآمده ، بموکب معلی پیوست و داراشکوه ، بعد از رسیدن باجمیر ، دگرباره دونی چند را نزد راجه جسونت سنگه فرستاد که محرک و باعث شده ، بزودی اورا بیارد و این نوبت ، چون از سیای حال و فحوای مقال دریافت که عزم اندیش بسستی گرائید ، امید ازو بریده ، باجمیر مراجعت نمود و راجه ازانجا بجودهپور رفت ـ

باوجود این مراتب ، دارا شکوه ، بعد از برگشتن دونی چند ، از خام طمعی سپهر شکوه پسر خویش را ، با صد سوار نزد راجه فرستاد ـ آن ثمرهٔ شجرهٔ فساد ، بجناح سرعت بشتافته ، بملایمت بسیار ، تکلیف آمدن بسرحد ، مبالغهٔ الحاح رسانید ـ راجه بلیت و لعل و وظایف معاذیر ، دفع الوقت می نمود تا آنکه آن شعبهٔ دوحهٔ خصومت ، از آمدن او نومید گشت و باجمیر معاودت نمود ـ

و چون دارا شکوه ، قطع طمع از آمدن راجه کرد و مقارن این حال ، رایات جهان کشا ، نیز باجمیر نزدیک رسید ، بالضرورة صلاح کار ، در ارتکاب آویزش و پیکار دیده ، خواه و نا خواه دل بر محاربه نهاد و درهٔ کوهستان اجمیر را مورچال بسته و شیبها ساخته ، بتوپ و تفنگ و سایر آلات و ادوات جنگ استحکام داد و باین عنوان روزی چند گذرانید و مورچال یمین بخوش پسند ابراهیم که او را مصطفی خان خطاب داده بود و

عسکر خان نجم ثانی و جان بیگ پسرش که در آن وقت میر آتش بود ، مقرر نمود و مورچال پهلوی آن ، بضرور میواتی (ص : ۳۲۳ ب) سپرد و در جنب آن چند توپ کلان بر فراز پشته که بر دره مشرف بود ، نصب کرده ، نزدیک بآن جای بودن خویش قرار داد و از جانب چپ پهلوی خود ، مورچال دیگر بسته ، شاه نواز خان با پسران و سایر اتباع و اشیاع خان مذکور و محمد شریف نام که او را قلیچ خان خطاب داده ، دران اوقات میر بخشی ساخته بود و برق انداز خان و جمعی دیگر بضبط و نگاهداشت آن گماشت - مورچال دیگر که بکوکله پهاڑی متصل بود ، نامزد سپهر شکوه کرد و مردم او را ، با مغول پسر تهماق خان خوافی آنجا گذاشته -

القصه بیست و پنجم جمادی الآخره ، پادشاه گیتی پناه ، بآئین صف آرای از پانزده کروهی اجمیر نهضت نموده ، تالاب رامیسر را ، از نزول والا ، سر بر اوج سپهر بر افراشتند و روز دیگر نیم کروهی موضع دیواری که ازانجا تا اجمیر سه کروه است و تا محل اقامت دارا شکوه ، اندک مسافتی داشت ، مرکز رایات فلک فرسا گردید - فرمان قهرمان جلال صادر شد که صف شکنخان میر آتش ، توپخانه همایون را برده ، رو بروی مورچالهای غنیم ، در مکانی مناسب نصب[۲] نماید و شروع در پیش برد و تمهید مراسم رزم و پیکار کرده ، تفنگچیان برق صولت ، سرگرم دشمن سوزی و آتش افروزی گردند و جمعی از مبارزان مرد جو مثل پردل خان و سید نصیرالدین دکنی و جال و عنایت بیجا پوری و یوسف نیازی و ایمن آفریدی ، بهمراهی خان مذکور مامور شدند -

و چون بغنیم نزدیک بود ، از کمال دوربینی و حزم پادشاهانه ، حکم اشرف صادر شد که عمده نوئینان عقیدت منش ، شیخ میر با لشکر التمش و دلیر خان با دلیر و رنمست پسران بهادر خان روهیله ، از معسکر ظفر

---

۱ - 'و اما' -

۲ - 'مناصب' -

قرین پیش رفته ، نزدیک بتوپ خانه ، مهیاء رزم و پیکار و از غدیر و دست بردِ مخالفان خبردار باشند -

و روزِ دیگر عساکرِ گردون شکوه ، نیم کروه پیش آمده ، نزول نمود و در هنگامِ جلال ، پرتوِ اشارت تافت که امیرالامرا ، با جنودِ برانغار و راجه جی سنگه با فوجِ هراول ، بر دستِ راستِ موکبِ نصرت ، محاذی کوکله پهاڑی و جیوش جورانغار در دستِ چپ در برابر کده بتیلی دایره کنند - سایر افواجِ بحرِ امواج ، با لشکر قول ، بر اطراف و حواشیِ دولتخانهٔ والا نزول کرده ، دائره‌سان بر مرکزِ اقبال احاطه نمایند و درین روز صف شکن خان ، توپخانه را ، از جای که بود پیشتر برده ، بفاصله نیم توپ انداز ، در برابر مورچلهایِ غنیم نصب نمود (ص : ۳۰۴ ل) - باز مجاهدان بازویِ جرأت و جلادت کشودند و توپِ رعد خروشِ قیامت نهیب ، از طرفین بغرش آمد و سحابِ ژاله ریزِ تفنگ ، از هر دو سو بارش گرفت - چنانچه آن روز و آن شب و روزِ دیگر تا سه پاس ، برین وتیره ، نایرهٔ حرب و آویزش ، فیمابین اشتعال یافت - پس از سه روزِ آویزش و پیکار که میانِ عساکرِ گیتی کشا و اعادیِ تیره بختِ ادبار لوا بود - یکشنبه بیست و نهمِ جمادی الآخره ، از نیرنگیِ اقبالِ بی زوال پادشاه جهان و شگرف کاریِ طالعِ والای گیهان خدیوِ گیتی ستان ، بی طوطیه و تمهید ، بغتتهً صورتی بدیع از پردهٔ غیب رخ نمود -

کیفیتِ ظهورِ این فتحِ سترگ آنکه ، چون حضرتِ جهان پناهی ، اوایلِ این روز ، سرداران سپاه را ، بحضور طلب داشته ، در مراتبِ یورش تاکیداتِ خسروانه فرموده بودند و آن بندهایِ ارادت شعار را ، بنابرِ تاخیر در پیش بردِ کار ، بسخنانِ گرم عتاب ، تحریص بر حرب و قتال نموده درین وقت ، آن بسالت منشانِ جلادت آئین را ، بمشاهدهٔ این حال ، جوهرِ شهادت و کارطلبی حرکت کرده ، کمرِ جان فشانی بدفعِ اعدا ، بر میانِ عبودیت بستند -

---

۱ - 'بهر' -

نخست دلیر خان از دست راست توپخانه ، با فوج خود سوار شده ، لوا بجانب آن جسارت کیشان بر افراخت و بعد ازو ، زبدهٔ نوئینان عقیدت مند ، شیخ میر با همراهان خویش ، از دست چپ سوار شده ، باو پیوست و همچنین راجه جی سنگه با فوج خود ، امیرالامرا با عساکر برانغار و اسد خان و هوش دار خان با جنود جور انغار ، از دو طرف سوار شده ، بعزم رزم ، صفوف نصرت آراستند ، لیکن ازین افواج قاهره ، لشکری که بر مورچال مخالفان یورش برده ، مصدر نبرد و آویزش شد ، فوج شیخ میر و دلیر خان بود - راجه جی سنگه از عقب رسیده ، ضمیمهٔ آن فوج منصوره گردید و بالجمله شیخ میر و دلیر خان باتفاق یک دیگر ، مورچال براست شاه نواز خان حمله آور گشتند - مردم راجه راج روپ نیز دلیر شده ، چندی بر فراز کوکله پهاڑی برآمدند -

و دارا شکوه هر دم جمعی ، از پیش خود ، بکومک تعین می کرد - چنانچه شاه نواز خان را که درین وقت با او بود ، فرستاد که بمورچال خود رفته ، در مراتب مدافعت کوشش نماید و خان مذکور در عین جنگ رسیده ، باویزش و جدال و تحریص مردم ، بر حرب و قتال پرداخت - دران نبرد مرد آزما ، روز بآخر رسید و شاه نواز خان بپاداش کردار ، هدف تیر تقدیر گشته از پا در افتاد و سیادت خان پسر خان مذکور چند زخم برداشت (ص : ۳۲۴ ب) - محمد شریف میر بخشیٔ دارا شکوه ، از دست دلیر خان تیری بر شکم رسیده ، از پشت گذر کرد - محمد و امامگر خویشگی ، از عمدهای لشکر مخالف ، بتیغ اجل سپری شده ، در معرکه افتادند و از مجاهدان موکب جلال شیخ میر که برحوزهٔ فیلی سوار و مردانه وار سرگرم کوشش و پیکار بود ، بضرب بندوق که بسینه اش رسید ، بپایهٔ سعادت والا شهادت فایز شد - در این وقت سیدی میر هاشم نام ، از اقوام مرحوم که در عقب سر او بر حوزهٔ فیل نشسته بود ، بر گرفته بوضعی که بود نگاهداشت تا جنگ بآخر رسید و غلبه و استیلا نصیب اولیایٔ دولت گردید و دلیر خان کوششهایٔ مردانه کرده ، زخم تیری بر دست خورد -

القصه مخذولان را ، از تردد و تلاش مجاهدان نصرت شعار ، پشت

همت شکست و تاب ثبات و قرار نماند و دارا شکوه ، چون جگر درباخته بود و یقین می دانست که بخت رمیده دارد ، در اول جنگ مقرر کرده بود که پردگیان او را سوار کرده ، در خزانه و کارخانجات ضروری بار نموده ، آمادهٔ فرار دارند و خود با سپهر شکوه ، مهیاء گریز بافراز بلندی ایستاده ، کوشش طرفین می کرد و انتظار انجام کار می کرد ، تا انکه بغیر مورچال شاه نواز خان که عساکر گردون مآثر ، ازان راه یورش کرده بودند و مورچال سپهر شکوه که بنابر قرب اتصال بآن ، برهم بر خورد و دیگر همه مورچالها استحکام داشت و قریب شش هفت هزار سوار با او آمادهٔ کارزار بود - جوهر همت و ثبات در خود ندید ، فرار بر قرار اختیار نمود -

چون شام در رسید ، پردهٔ ظلام بر روی مخالف و موافق کشیده بود و سپاه منصور نیز ، بسبب کشته شدن شیخ میر ، سر خودسری برداشته ، مشغول نهب و غارت بود - انتهاز فرصت نموده ، با سپهر شکوه و فیروز میواتی و چندین دیگر از سپاه ، راه گریز سپرد ، خایف و هراسان ، در حجاب ظلمت لیل ، جان ازان عرصه بیرون برد و ازین جهت که نوکران عمده اش ، اشیا و اموال و اهل و عیال خود که همراه داشتند بقلعهٔ اجمیر درآورده بودند ، از سرداران سوای فیروز میواتی ، کسی با او رفیق طریق نگبت و خذلان نشد -

و مجموع اردو و بنه و اسباب شوکتش بتاراج حادثه رفته ، بسیار از خزانه و کارخانجاتش ، راجپوتان و مردم بی سر و پا که در این مدت برو گرد آمده بودند ، دران هنگامهٔ شورش و آشوب غارت کردند و بغیر جواهر پوشیدنی و قلیلی از اشرفی که در عماری های (ص : ۳۲۵ [1]) اهل حرمش بر فیلان بود ، از امتعه و اموال چیزی باو نرسید - خایف و خاسر بصد پریشانی و بی سرانجامی ، ره نورد وادی خسران و ناکامی شده ، عازم گجرات گردید -

---

۱ - 'باو' -

بعد از رفتنِ او ، جمعی از سرداران و مردمش که در مورچال سمتِ کهرکده پیتلی بودند و از رفتنِ او خبر نداشتند ، مثلِ عسکر خان و سید ابراهیم و جان بیگ و محمد بیگ ترکمان ، از کومکیانِ گجرات ، که او را از آنجا همراه آورده ، قزلباش خان خطاب داده بود ، تا قریب یک پاس شب ، بمورچال پایِ خود نگاه داشته ، بجنگ و تلاش مشغول بودند با هوشدار خان و اسد خان و فیض الله خان و دیندار خان و دیگر سپاهِ ظفر پناه که بآن طرف حمله برده بودند ، باستظهارِ حمایتِ دیوار مدافعت و پیکار می نمودند و پس از آگاهی بر کیفیتِ فرارِ آن برگشته روزگار ، اواخرِ آن شب ، عسکر خان و سید ابراهیم و محمد شریف میر بخشیِ او که چنانچه گذارش یافت ، زخمِ تیر خورده بود ، با دیگر سرداران و عمدهای ، از صف شکن خان امان طلبیده ، نزدِ او آمدند ـ محمد شریف چون زخمش کاری بود ، آن شب در همان جا ، بساطِ حیات در نوردیده ـ

القصه این قسم فتحی نمایان که در این دولت را ، سرمایهٔ صلاح و بهروزی بود ، بی آنکه پادشاهِ جهان ، بنفسِ اقدس ، تصدیعِ نهضت و سواری کشند ، بیمنِ بختِ جهان کشا ، صورتِ وقوف یافت لیکن خاطرِ حق پرست وفا جوی از قضیهٔ کشته شدنِ شیخ میر ، قرینِ تاسف و تاثر گردید و فرمودند که چون صبح شود نعشِ آن نوئینِ مغفور را ، بآئینِ شایسته ، در روضهٔ قدسیهٔ معینه ، بسمتِ پائین پاء قدوهٔ ابرار حضرت خواجهٔ بزرگوار قدس الله سره العزیز دفن کنند و نعشِ شاه نواز خان را نیز ، بر سابقهٔ نسبت و خدمتش حکم شد که با عزاز و احترام بر داشته ، در همان بقعهٔ مبارک مدفون سازند ـ

و روزِ دیگر ، سلخِ جمادی الآخره بود ، خاقانِ موییدِ پاک دین ، بطوافِ روضهٔ منورهٔ پیشوایِ اهلِ یقین ، حضرت خواجه معین الدین قدس سره ، شرفِ قدوم ارزانی داشته بعد از تقدیمِ آدابِ زیارت ، پنجهزار روپیه بمجاوران و خدمت گذارانِ آن مزارِ قدسی انوار ، انعام فرمودند و بعد از معاودت از روضهٔ معینه ، راجه جی سنگه و بهادر خان را ، باجمعی از بندهای کار طلب ، مثلِ پردل خان و محمد بیگ و یادگار بیگ و اودی بهان راٹهور

و بهوج راج کچهواهه و شهسوار بیگ و مصری افغان و غلام محمد افغان و ترکتاز خان و شیخ نظام (ص : ۳۲۵ ب) بتکاپشی دارا شکوه تعین کرده ، مرخص ساختند و هنگام رخصت راجه جی سنگه را بعنایت خلعت و یک زنجیر فیل و شمشیر مرصع و انعام یک‌لک روپیه و بهادر خان را ، بعطای خلعت و جمدهر میناکاری با علاقه مروارید و انعام سی هزار روپیه نوازش فرمودند و ازکومکیان آن جیش ، یادگار بیگ ، بعنایت خلعت و خطاب خانی و محمد بیگ برادرش ، بخطاب تیر انداز خانی و دیگر عمدها ، بمرحمت خلعت و بعضی بعطای اسپ سربلند گشتند -

و برای تسلیه خاطر رمیدهٔ راجه جسونت سنگه ، فرمان مرحمت عنوان ، با خلعت خاص ، جهت او مرسل گشت و منصب سابق که هفت هزاری هفت هزار سوار ، ازانجمله پنجهزار سوار دو اسپه سه اسپه بودند ، سرافراز گردید و چون از وقوع تقصیرات و ماتم گذشته ، اثر خجالت در ناصیه عبودیتش بود ، جلایل افضال پادشاهانه اقتضا نمود که یک چند ، از بساط قرب و حضور ، دور بوده ، از تشویر تقصیر برآید ، لهذا صوبه داری گجرات باو تفویض یافته ، حکم معالی صادر شد که بآن صوبه شتافته ، بنظم مهمات آنجا پردازد و کنور پرتهی سنگه پسر خود را ، روانه پیشگاه حضور سازد -

تا دو سه روز دیگر ، رایت جهانکشا در آن مکان فیض نشان ، اقامت گزید و درین هنگام ، امیر الامرا بمستقرالخلافه مرخص گشته ، بعنایت خلعت خاص و شمشیر مرصع گران بها عز اختصاص یافت و امیر خان را ، که از قضیه شیخ میر ، سوگوار بود ، بعطای خلعت از لباس کدورت بر آورده ، دلجوئی و نوازش نموده و بجمعی دیگر از خویشان و منصوبان آن نوئین مغفور ، خلعت مرحمت شد و به پسران شاه نواز خان مرحوم و اصالت خان و میر صالح هر دو دامادش و خانزاد خان که نسبت قرابت باو دارد ، خلعت عنایت کرده آنها را نیز از کلفت ماتم بر آوردند و معصوم خان ، مهین پسر او را که سابق هزار و پانصدی هزار سوار منصب داشت ، منصب دو هزاری هزار و دو صد پنجاه سوار و سیادت خان

پسر دویمی را از اصل و اضافه ، بمنصب هزار و پانصدی نهصد سوار و میر صالح دامادش را ، بمنصب هفتصدی سه صد سوار ، سرافرازی بخشیدند و فیض الله خان ، بعنایت فیل با ماده فیل و اسد خان ، بمرحمت ماده فیل و صف شکن خان ، بعطای خلعت و نقاره و ماده فیل و باضافه پانصد سوار ، بمنصب سه هزاری دو هزار سوار و پردل خان ، بمرحمت اسپ و باضافه پانصد سوار ، بمنصب دو هزار و پانصدی دو هزار و پانصد (ص : ۳۲۶ [ا]) سوار و عقیدت خان والد امیر الامرا ، باضافه پانصدی دو صد سوار ، بمنصب دو هزار و پانصدی هزار سوارا از اصل و اضافه و اودی بهان راٹهور و بهوج راج کچهواهه ، هر کدام ، بمنصب هزار و پانصدی هزار سوار و ابو المکارم ولد افتخار خان مرحوم ، بمنصب هزاری شش صد سوار سربلند گشتند و عسکر خان و برقنداز خان و سید ابراهیم و جمعی دیگر از نوکران داراشکوه که ازو مفارقت گزیده ، ملتجی بجناب خلافت گردیده بودند و بمرحمت خلعت سرفراز گشته ، در سلک بندهای درگاه خلایق پناه انتظام یافتند و رحمت خان دیوان گجرات که اورا داراشکوه بجبر و عنف همراه آورده بود ، به تقبیل عتبهٔ جلال ، چهرهٔ طالع بر افروخت -

و چون بعرض اشرف رسید که داراشکوه جمعی کثیر را ، بمظنهای بیجا و گمانهای غلط محبوس ساخته بود ، آن گروه در قلعهٔ اجمیر الد - خدیو عدل پرور فضل گستر ، حکم فرمودند که آن بی گناهان را ، از قید رهائی بخشند و قریب یک صد زنجیر فیل ، از نر و ماده ، از لشکر داراشکوه غنیمت اولیای دولت گشته ، داخل افیال خاصهٔ شریفه شد -

——:o:——

معاودت رایات عالیات ، از بلدهٔ مبارک اجمیر

الف ف ۲۱

چون خاطر جهان پیرا ، از مهم داراشکوه فراغت یافت و راجه

---

۱ - 'و' زاید -

جسونت سنگه برهبری طالع سر انقیاد ، بر خط عبودیت نهاد و چهارم رجب نهضت فرموده ، اوائل آن روز ، بطواف روضهٔ قدسیه معینیه توجه فرمودند و چون بدروازهٔ قلعه رسیدند ، از فرط نیازمندی پیاده شده ، بآن بقعهٔ فیض بنیاد ، خراش اقبال فرموده ، بعد تقدیم مراسم زیارت آن قدوهٔ اکابر عظام ، پنجهزار روپیه بسدیته و خدام آن مضاف قدسی احترام ، انعام کردند و تربیت خان را، بدستور سابق ، بصوبه داری اجمیر منصوب ساختند و بعنایت خلعت و اسپ نواختند و مان سنگه راٹهور ، بعز ملازمت فائز گشته ، یک زنجیر فیل و دوسر اسپ پیشکش گزرانید و بمرحمت خلعت و سرپیچ مرصع سربلند گشته ، رخصت وطن یافت و رعد انداز خان ، بخدمت میر بخشی گری احدیان معین گشته ، خلعت سرفرازی پوشید و رحمت خان ، بعنایت خلعت مباهی شد - ششم ماه مذکور ، تالاب رامیسر ، مستقر رایات ظفر اثر گردید و روز دیگر از آنجا کوچ و راجه رای سنگه سیسودیه از قصبهٔ توڈه وطن خود رسیده ، دولت زمین بوس دریافت و مقیم خان ، دیوان بیوتات نیز ، با خزانه و زواید کارخانجات که بموجب امر اعلیٰ در قلعهٔ قصبهٔ مذکور (ص : ۳۲۶ ب) بود ، بموکب معلیٰ پیوسته -

از عرضداشت پادشاهزادهٔ محمد سلطان و معظم خان ، بوضوح گردید که شاه شجاع ، بیست و یکم جمادی الاولیٰ ، از مونگیر روانهٔ جهانگیرنگر گردید - مراحم خسروانه ، پادشاهزادهٔ محمد سلطان را بارسال خلعت عز اختصاص بخشیده ، سه هزار از تابینان آن و لا نزاد را ، دو اسپه سه اسپه مقرر فرمود که از اصل و اضافه ، بمنصب پانزده هزاری ده هزار سوار ، از آنجمله ، پنجهزار سوار دو اسپه سه اسپه سربلند باشد و معظم خان بارسال خلعت خاصه و انعام عالی که یک کرور دام جمع آن بوده ، کامیاب عنایت گشت -

هفتم موکب جلال ، از قصبهٔ توڈه گذشته ، نزول اقبال فرمود - در این منزل ، دلیر خان که در جنگ زخمی برداشته بود ، بعز بساط

---

۱ - 'دید' -

بوس رسیده ، بعنایت خلعت خاص و شمشیر باساز میناکار و انعام پنجاه هزار روپیه ، نوازش یافت و از منصبش که پنجهزاری پنج هزار سوار بود ، یک هزار سوار دو اسپه سه اسپه مقرر گشت و سید منصور بفوجداری بکلانه معین شده ، بعنایت خلعت و باضافهٔ پانصدی پانصد سوار ، بمنصب هزار و پانصدی هزار سوار ، مباهی گردید و برجس گوڑ ، بمرحمت علم ، لوای مباهات افراخته ، رخصت جاگیر یافت و دلیر و رن مست پسران بهادر خان روهیله ، هر یک بعنایت خلعت و اسپ سرفراز گشت -

ازانجا بطی ده مرحله بهشتم ماه مذکور ، ظاهر قصبهٔ پنڈون مخیم عساکر گردید - دو روز در انجا مقام شد - در این ایام پادشاهزادهٔ عالی مقدار ، فرخنده شیم ، محمد معظم که در دکن بودند ، بارسال خلعت خاص و یک قبضهٔ سپر خاصه ، مورد نوازش گشتند و بمحمد امین خان و فاضل خان ، خلعت عطا شد و راجه رای سنگه سیسودیه بمرحمت خلعت و جمدهر مرصع با علاقهٔ مروارید و برهم دیو سیسودیه ، بعنایت خلعت و اسپ و نقاره و پرسوجی دکنی و سندرداس سیسودیه و مسعود خان و اودی بهان راٹهور و پرتاب سنگه جهالا و جمعی دیگر ، بمرحمت خلعت سرافراز گشته ، در سلک کومکیان دکن انتظام یافتند و قطب الدین خویشگی فوجدار سورٹهه و جونا گڈه که بداراشکوه از گجرات بمقتضای پیش بینی نگرویده[1] بود باضافهٔ پانصدی پانصد سوار دو اسپه سه اسپه ، بمنصب سه هزاری و پانصدی سه هزار سوار و عنایت ارسال خلعت و خطاب خانی مشمول مرحمت شد و راجه اندرمن که چهار هزاری سه هزار سوار منصب داشت ، پانصد سوار تابینان او (ص : ۳۲۷ ل) دو اسپه سه اسپه مقرر گردید و شرزه خان بفوجداری سلطان پورندربار سربلند گشته ، بعنایت خلعت و نقاره نوازش یافت و هوشدار خان ، بمرحمت یک قبضهٔ شمشیر ، مورد عاطفت گردید و فتح الله خان ولد سعید خان بهادر و خواجه عنایت الله هر یک ، باضافهٔ پانصد سوار بمنصب هزار و پانصد

---

۱ - 'نکردید' -

سوار ، از اصل و اضافه و گوپال سنگه ولد راجه سروپ ، از کومکیان صوبهٔ کابل ، بمنصب هزار و پانصدی ، پانصد سوار و غلام محمد افغان ، بمنصب هزاری چهار صد سوار و محمد قاسم علی مردان خانی از کومکیان پادشاهزادهٔ محمد سلطان ، بخطاب اهتمام خانی سرافرازی یافتند - و منگلی خان ، بفوجداریٔ سرکار سارن معین شد ، بعنایت خلعت و اسپ و اضافهٔ پانصدی چهار صد سوار ، بمنصب هزار و پانصدی هزار سوار ناصیه اعتبار برافروخت - در این هنگام حضرت خلافت پناهی ، بنابر رعایت مراسم قدردانی ، در حین نهضت و سواری ، عنان توجه پادشاهانه ، بسر منزل باز ماند های شاه نواز خان انعطاف داده ، از رویٔ نوازش پرسش[1] آنها فرمودند -

بیست و سیوم که کوکب نصرت طراز ، از هنڈون باهتزاز آمده ، فاضل خان ، میر سامان ، بمستقرالخلافه رخصت یافت و دلیر خان ولد بهادر خان روهیله که هزاری هزار سوار[2] منصب داشت ، دو صد سوار از تابینان او ، دو اسپه سه اسپه شد و منصب راجه بهروز ، زمیندار مونگیر ، از اصل و اضافه هزاری هزار سوار مقرر گردید و فتح افغان ، بعنایت خلعت و شمشیر مباهی گشته ، رخصت وطن یافت -

بیست و چهارم ، عرصه دلکشایٔ فتحپور ، مضرب خیام فتح ارتسام گردید - خدیو حق پرست برسم نذر ، چهار هزار روپیه ، بروضهٔ قدسیهٔ قدوهٔ اکابر عظام ، شیخ سلیم چشتی فرستاد - در این روز مخلص خان از اکبر آباد رسیده ، ناصیه سائی آستان سلطنت شد و فردایٔ آن امیر الامرای که پیشتر آمده بود و تقرب خان که در خدمت اعلیحضرت بود و کومکیان و متصدیان مستقر خلافت از شهر رسیده ، دولت اندوز ملازمت گشتند و روز دیگر ، معتمد خان خواجه سرا آمده ، زمین عزت بوسید و یک هزار اشرفی که پرده آرایٔ هودج عزت ، نور افزایٔ شبستان حشمت ، ملکهٔ قدسی صفات ، ملکی ملکات، بیگم صاحب ، برسم تهنیت قدوم اشرف فرستاده بود ، بنظر انور رسیده (ص : ۳۲۷ ب) درجهٔ پذیرایٔ یافت و

---

۱ - 'پرستش' -
۲ - 'سال' -

تا پنجمِ شعبان آن عرصهٔ دلنشین اقامتِ موکبِ ظفر قرین بود ـ

در این ایام پیشکشِ عادل خان حاکمِ بیجاپور از نفایسِ جواہر و مرصع آلات ، بپیشگاهِ حشمت و جاہ رسید ، وتبہ قبول پذیرفت و دو اسپِ عربیِ باد رفتار که امام اسمعیل والیِ یمن ، از رویِ اخلاص وعقیدت مندی ، مصحوبِ میر ابراہیم ولد میر نعمان ، برسمِ پیشکش فرستاده بودند ، برائی انور ، استحسان گردید و پیشکشِ رانا راجی سنگه ، مشتمل بر دو قبضهٔ شمشیر با سازِ مرصع و یک عدد برچهیِ مرصع‌کار ، بپایهٔ سریر اعلیٰ رسید و مہابت خان صوبه دار کابل و خلیل الله خان ، ناظمِ مہام لاہور ، بعنایتِ ارسالِ خلعتِ خاص عزِ اختصاص یافتند و عبدالرحمن بن نذر محمد خان که در اجمیر ، بنابر تقصیری از منصب معزول شده بود ، بمنصبِ سابق که پنجہزاری پانصد سوار بود ، سرافراز گردید و به اصالت خان و مرتضیٰ خان و طاہر خان و اسد خان بخشی دوم و ہوشدار خان و خانِ عالم و راجه رای سنگه راٹھور خلعت عطا شد و کنور لعل سنگه ولد رانا راج سنگه بمرحمتِ خلعت و سمرنیِ مروارید و جیغهٔ مرصع و فیل باجل زربفت سربلند گشته ، رخصتِ وطن یافت و راجه دیبی سنگه بندیله و جعفر فوجدارِ متہرا ، بتقبیل سدهٔ سنیه فایز گردیدند و شہامت خان بتہانه داریِ غزنین ، از تغیرِ شمشیر خان منصوب گشته ، بعنایتِ خلعت و یک زنجیر فیل مباہی شد و عزت خان بفوجداریِ سرکارِ بہرائچ سرافراز گشته ، بمرحمتِ خلعت و اسپ و باضافهٔ ہشت صد سوار ، بمنصبِ سه ہزاری ہزار و پانصد سوار نوازش یافت و سیف خان که بعد از جنگِ اله آباد ، از منصب معزول شده بود ، در این ہنگام بعطایِ خلعت و منصبِ سابق که دو ہزار و پانصدی ، ہزار و پانصد سوار بود ، موردِ انظارِ عاطفت شد و اعتبار خان خواجه سرا ، بقلعداریِ اکبر آباد ، از تغیرِ اکرام خان ، بعنایتِ خلعتِ خاصه ، اعتبار برافروخت و راجه سجان سنگه بندیله ، باضافهٔ پانصدی پانصد سوار ، بمنصبِ سه ہزار سوار والا رتبه گردید و عسکر خان بخم ثانی ، از نوکرانِ داراشکوه ، بمنصبِ دو ہزاری چہار صد سوار سرافراز گشت و اله یار خان میر توزک و افتخار خان آخته بیگ و سید نصیر الدین دکنی و جمعی دیگر از بندہائی حضور ، خلعت مرحمت شده

و فوجدار خان بفوجداری فتح پور و خانوه ، از تغیر تروانی[1] و عنایت خلعت و از اصل و اضافه ، بمنصب هزار و پانصدی هزار سوار دو اسپه سه اسپه و میر فتاح بفوجداری بڑوده و عطای خلعت و اسپ و خطاب فتاح خانی (ص : ۳۲۸ ا) و از اصل و اضافه بمنصب هزار و پانصدی هزار سوار دو اسپه سه اسپه سرافرازی یافتند ۔

و روپ سنگه سیسودیه و پرتهی راج بهالی و راجه کشن سنگه بڈ گوجر و محمد طاهر نوا[2] رستم خان ، بعنایت خلعت مباهی شده ، در سلک کومکیان کابل منظم گشتند و همت خان که از لشکر پادشاهزادهٔ محمد سلطان ، آمده بود و جبهه سای عتبهٔ خلافت گشته ، بعطای خلعت کسوت مباهات پوشیده و محمد ابراهیم و محمد یعقوب و محمد اسحاق ، پسران شیخ میر مغفور که در اکبر آباد بودند ، دولت زمین بوس دریافته ، بشمول مراحم خسروانهٔ منظور نوازش گردیدند و محمد بیگ ترکمان از کومکیان صوبهٔ گجرات که دارا شکوه او را با خود آورده بود ، خلعت یافته ، بدستور قدیم در سلک آن صوبه منسلک گردید و خواجه عنایت الله ، از خواجهای ماوراءالنهر که در این ایام بدولت آستان بوس رسیده بود ، بعطای خلعت و انعام پنج هزار روپیه کامیاب شد ۔

ششم شعبان رایت منصور از فتح پور ، بعزم توجه ، بدارالخلافه شاهجهان آباد نهضت نمود ۔ در این تاریخ ، عرضداشت پادشاهزادهٔ محمد سلطان و معظم خان رسید که شاه شجاع رمیده بخت ، بیست و یکم رجب ، با اهل و عیال و مردم خود ، رخت ادبار بکشتیها کشیده ، از دریای گنگ گذشت و اکبر نگر که مرکز حکومت و مقر ایالت او بود ، بتصرف بندهای درگاه خلایق پناه درآمد ۔ از ورود این مژدهٔ دولت افزا ، انوار بهجت و مسرت ، فروغ افزای خاطر اصفیای سلطنت شد و نقارهای شادیانه بنوازش آمده ، امرای رفیع مقدار و سایر ایستادهای محفل سلیمانی ، تسلیم مبارکباد این فتح آسمانی کردند و حکیم نورالدین دیوان بیوتات اکبر آباد

---

۱ ۔ ممکن ہے یہ 'شروانی' ہو ۔

۲ ۔ 'مسطور' یہاں 'منظور' کا لفظ زیادہ مناسب ہے ۔

و دیگر متصدیان مقر خلافت خلعت یافته ، مرخص شدند .

و روز دیگر کنار دریای جون ، برابر موضع گوکل ، مضرب سراوق ظفر پیرا گشته ، فردای آن مقام شد . مخلص خان[1] بعنایت خلعت ، کسوت افتخار پوشیده ، بدستور سابق ، بنظم مهام اکبر آباد مرخص شد و حکیم صالح شیرازی که بموجب امر والا ، دولت اندوز خدمت حضرت اعلیٰ بود ، بعنایت خلعت مباهی گشته ، رخصت معاودت یافت .

نهم ماه مذکور ، باغ و عمارات پادشاهی که مابین متهرا و بندرابن است ، فیض اندوز نزول اشرف گردید و پیشکش جعفر ، فوجدار متهرا ، مشتمل بر اسپان خوب و نفایس مرغوب بنظر اکسیر رسیده (ص : ۳۲۸ ب) پذیرای انوار قبول شد .

و در این هنگام ، عواطف پادشاهانه پرتو التفات[2] و توجه ، بحال باز ماندهای شیخ میر افکنده ، هر یک را ، کامیاب فیض عنایت و رعایت ساخت . امیر خان برادر آن مغفور ، بمرحمت خلعت خاص و شمشیر با ساز مینا کار و جمدهر مینا کار با علاقه مروارید و عطای نقاره و باضافه دو هزاری دو هزار سوار ، بمنصب چهار هزاری سه هزار سوار سربلند شد و میر ابراهیم ، مهین پسر آن مرحوم ، بمنصب هزاری چهار صد سوار و میر یعقوب و میر اسحاق پسران خورد و سید محمد خواهر زادهٔ او ، بمناصب شایسته ، مورد انظار تربیت و نوازش گردیدند و فیض الله خان ، بعنایت خلعت و اسپ با ساز طلا و شمشیر با ساز مینا کار و سیف خان و همت خان هر یک ، بمرحمت شمشیر مباهی گشتند .

دانش مند خان از دارالخلافه استقبال موکب جلال نموده ، جبهه سای عتبه اقبال گردید و جعفر فوجدار متهرا خلعت یافته ، بخدمت مرجوعه مرخص گشت و اکرام خان ، قلعه دار سابق اکبر آباد ، بعز ملازمت فایز شد و بعرض اشرف رسید که سید شجاعت خان بارهه بساط حیات در

---

۱ - 'مخلصان' .

۲ - 'انفات' .

نوردید و سردارخان از کومکیان گجرات ، چون درین هنگام که دارا شکوه از اجمیر فرار نموده که اراده و قصد تصرف گجرات داشت ، آن بلده را ، از تصرف آن باطل ستیز محافظت کرده بود ، باضافهٔ پانصدی هزار و پانصد سوار ، بمنصب دو هزار و پانصدی دو هزار و پانصد سوار نوازش نمود و کاکر خان بفوجداریٔ سکندر پور و عنایت خلعت و باضافهٔ پانصدی سه صد سوار ، بمنصب هزار و پانصدی نه صد سوار و سید مرزای سبزواری از کومکیان پٹنه که در این ایام ، بپایهٔ سریر اعلیٰ آمده بود ، بمرحمت خلعت و از اصل و اضافه ، بمنصب هزاری سه صد سوار سرفراز شد و فاضل خان میر سامان از اکبر آباد آمده ، بموکب معلیٰ پیوست ـ

نوزدهم عمارت فیض بنیاد خضر آباد ، از سایهٔ سحق جهان کشای ، فروغ سعادت پذیرفت ـ سیادتخان ناظم مهام دارالخلافه و نجابت خان و ابراهیم خان و ظفر خان و فاخر خان که در سلک گوشه نشینان بودند ، با متصدیان آن مرکز خلافت ، بدولت آستان بوس رسیدند و یازده روز دران منزلگاه اقبال بساط گسترده ، نزول اجلال داشتند ـ

در این وقت راجه جسونت سنگه صوبه دار گجرات و راؤ بهاؤ سنگه گوڑ ، بعنایت ارسال خلعت (ص : ۳۲۹ ا) سرمایهٔ مباهات اندوختند و جی سنگه عم رانا ، بعنایت خلعت و اسپ سرفراز شده ، بوطن مرخص گردید و راجه دیبی سنگه بندیله بفوجداریٔ بهیلسه ، از تغیر عالم سنگه و عنایت خلعت و اسپ و اکرام خان بفوجداریٔ نواحیٔ مستقرالخلافهٔ اکبر آباد ، از تغیر سید سالار خان و عطایٔ خلعت و فیل و باضافهٔ هزار ، سوار بمنصب دو هزاری دو هزار سوار و حسین علی خان بفوجداریٔ نواحی دارالخلافه ، از تغیر کیرت سنگه و عنایت خلعت و اسپ و فضل الله خان بداروغگیٔ جواهر خانه و مرحمت خلعت و سید ابراهیم دارا شکوهی ، بمنصب هزاری چهار صد سوار و میر سید محمد قنوجی ، بانعام دو هزار روپیه سرافرازی یافتند و قابل خان که پدرش فوت شده بود ، بعنایت خلعت مورد عاطفت شد ـ

و در این اوقات میمنت پذیر ، شاه حق پژوه قدسی خصال ، بزیارت

روزهٔ منورهٔ قدوهٔ اکابرِ عظام ، اسوهٔ مشایخِ کرام ، حضرت خواجه قطب الدین قدس سره توجه فرموده ، دو هزار روپیه بخدمه و مجاوران آن بقعهٔ مبارک ، انعام نمودند و سلخِ ماهِ مذکور که ساعتِ داخل شدن ، بمستقرِ اورنگِ حشمت بود ، گیتی خدیوِ عالمگیر ، اوایل روز ، قرینِ عز و جلال با دبدبهٔ اقبال ، بعزمِ دخولِ دارالخلافه بر فیلی فلک خرام سوار شده ، از میانِ بازارِ شهرِ قدیم ، عبور فرموده ، پرتوِ ورود ، بساحتِ دارالخلافه افگندند و از راهِ دروازهٔ لاهوری ، داخلِ قلعهٔ مبارک شده ، نخست در ایوانِ سعادت بنیانِ خاص و عام و پس ازان ، در محفلِ دولت اساسِ غسل خانه ، سریر آرایِ حشمت و کامرانی گردیدند ـ زبدهٔ نوئینانِ عظام ، امیرالامرا پنجهزار روپیه ، بصیغهٔ تصدق گذرانید و دیگر امرایِ والا مقدار ، درخورِ حال ، رسمِ تصدق و نیاز بجا آوردند ـ صفی خان قلعدار دولت اندوزِ ملازمتِ اشرف گردید ـ

——:o:——

تاریخِ جلوس ثانی :

الف ف ۲۲

بیست و چهارم ماهِ مبارکِ رمضان ، سالِ هزار و شصت و نه هجری ، روزِ فرخندهٔ یکشنبه که عمرِ ابد طراز ، بچهل سالِ شمسی و هفت ماه و سیزده روز و چهل و یک سالِ قمری و ده ماه و ده روز رسیده بود ، بعد از اقتضای هشت گهری و هفت پل ، از روزِ مذکور و سه ساعت و پانزده دقیقهٔ نجومی باشد ، خاقانِ سپهر سریر ، مهر افسر ، شاه عالمگیر ، عدو پرور ، دیهیم کرامت ، آثار جهان بانی بر سر و خلعتِ سعادت نگارِ کامرانی در بر ، بایوانِ فلک نشانِ چهل ستونِ خاص و عام ، بآئینِ ابهت و احتشام ، زیب و آرایش یافته ، وقوعِ این لطیفهٔ ارجمند و عطیهٔ شرافت پیوند (ص : ۳۲۹ ب) درانجا مقرر شد، بود ، خرامشِ اقبال نمودند و بافرِ الهی و شکوه و عظمتِ شاهنشاهی ، بر اورنگِ حشمت و اجلال و سریرِ عظمت و استقلال ، جلوسِ اجلال فرمودند ـ

هزاران هزار سجدات شکر خدا را سبحانه که روزگار ، بعد از کجروی و ستم گاری ، کمر خدمت گاری بر میان بسته ، سر بر خط بندگی و فرمان برداری نهاده و آسمان از کهکشان ، دست کورنش بر سر گذاشته ، با مقربان دولت و نوئینان عالی جاه ، دران والا بارگاه ، دوش بر دوش ایستاد و چتر سرافرازی علم گردید که سایه بسر سایهٔ الهی گسترد و تخت بر خویشتن بالید ـ کوه وقار و جهان علم برو تکیه کرد و دین و و دولت باهم بر آمیختند ، یک دیگر را ، تهنیت ها گفتند و صورت و معنی هم آغوش گشته ، غبار دوی از میانه رفتند ـ شام فتنه را ، سحر دمید و راز تفرقه بسر رسید و خطبهٔ دولت و اقبال بلند آواز گردید ـ

خطیب سعادت منش بلاغت نشان ، دران محل عالی شان ، بپا مردی تخت بلند ، بر منبر کرامت پایهٔ آسمان پیوند ، خطبهٔ بلیغ انشا کرده ، بعد از سپاس آفریدگار جهان و ورود واسطهٔ ایجاد کون و مکان ، پیشتر مدایح و مناقب نام آوران این دودمان همایون و ذکر القاب سامی و اسمای گرامیٔ تاجداران این خاندان ابد مقرون پرداخته ، داد بلاغت داد و چنانچه رسم و آئین این سلطنت فیض قرین است ، نام والا مقام هر یک از آبای عظام و اجداد کرام آن حضرت که بر زبان جاری می ساخت ، بعطای تشریفی از خلعت خانهٔ جود و احسان ، قامت مباهات می افراخت و چون زبان را ، بگوهر نام ارجمند خدایگان جهان ، زینت بخش هفت اورنگ امکان ، پیرایهٔ سعادت بخشید و دهان بذکر دعا و نشر ثنای پادشاه دولت و دین ، چون دهان غنچه عطر آگین کردند ، بگران مایهٔ خلعتی زر نگار که کسوت شرف نامجویان روزگار تواند بود ، تشریف امتیاز پوشید ـ

چندان طبقهای سیم و زر ، بر نام والای خاقان نثار کردند و آن قدر خوانهای در و گوهر ، بر تارک آسمان سای خدایگان بر افشاندند که از نثار چینی ، از بزم فرخنده ، کیسهٔ فراخ امل پر شد ـ ایستادهای بساط عزت و باریافتگان محفل قرب ، در موقف تسلیم عبودیت ، دست ادب ، بر تارک اخلاص نهادند ـ خبر این انعام پادشاهی ، چون ابواب رحمت عام الهی

بر روی جهانیان کشایش یافت و از خلعت های رنگا رنگ و تشریف های گوناگون ، قامت تمنای پیر و جوان آرایش پذیرفت . (ص : ۳۳۰ ل)

پیش کاران انجمن دولت ، پیاله های ارگجه بگردش آورده ، بر دوش ایستادهای آن بزم عشرت ، مشک بیز و عطر آگین ساختند و خوانهای پان بخش کرده ، خورد و بزرگ آن مجلس انبساط را ، ببرگ طرب و نشاط نواختند و در همان روز عالم افروز ، زرهی بسکه دولت آن پادشاه فلک جناب ، چهره بزیور قبول آراسته ، نقش رواج گرفت .

چون در عهد سلطنت اعلیٰ حضرت ، متن یک روی اشرفی ، بکلمه طیب و حاشیه باسمای سامی خلفای راشدین مهدیین[1] رضوان الله علیهم اجمعین و روی دیگر بنام نامی و القاب گرامی آنحضرت مزین بود ، پادشاه موافق شریعت آئین را که در جمیع امور ، نظر حق بین اتفاق شرع مبین است ، بخاطر هوشمند و ضمیر آسمان پیوند رسید که نقش کلمه طیب ، بر درهم و دینار که شب و روز دست فرسود طوایف انام می گردد ، موجب سوی ادب و هتک حرمت است ، لا جرم مقرر فرمودند که یک روی اشرفی و روپیه را بنقش این دل پذیر کنند . بیت :

سکه زد در جهان چو بدر منیر
شاه اورنگ زیب عالمگیر

و روی دیگر را ، بنگارش ضرب بلده و سنه جلوس همایون ، زیب و زینت بخشند و منشور اقبال ، بطغرای غرا ابو الظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بهادر عالمگیر پادشاه غازی ، مزین و مجلی گردید . فرمان شد که دبیران سخن پرداز عطارد نشان ، مناشیر جلالت عنوان ، مشتمل بر مژدهٔ این جلوس میمنت طراز ، بسرداران و سپه کشان اطراف و امرا و حکام صوبجات نگاشته ، مصحوب مسرعان خجسته پی ، باکناف و حدود ممالک محروسه فرستند .

---

۱ - عهدین .

القصه پایه افزای اورنگ جهان بانی ، دران محفل خسروانی هفت کهری، بر سریر مرصع جلوس اجلال نموده ، ازانجا بمشکوی قدس ، شرف قدوم بخشیده ، ساحت حرم کدهٔ عزت بانوار ظل الهی بر افروختند و دران شبستان سعادت نیز همایون مجلسی ، نور افروز قدوسیان زینت یافته محتجبات سراوق حشمت و مخدرات استار سلطنت ، وظایف تهنیت و مبارک باد ، بجا آورده ، برای برگزیدهٔ الهی ، طبق طبق سیم و زر ، با گوهر جان بر آمیختند و دامن در و گوهر ، با نقد حیات درهم ریختند ـ

خدیو بحر کف و در یانوال ، دست عطا و افضال کشاده ، بر یک از بیگمان معظم و بانوان مکرم و پرستاران بارگاه خاص و پردگیان حریم عزت و اختصاص را ، بانعامات سامیه و مواهب عالیه ، نوازش فرمودند ـ ازانجمله بمسند نشین عزت و احترام پرده گزین (ص : ۳۳۰ ب) نقاب ابهت و احتشام ، ملکهٔ ملکی خصایل ، مالکهٔ شمائل ، عاقلهٔ هوشمند ، کاملهٔ سعادت پیوند ، نخلهٔ ریاض عظمت و اقبال ، دوحهٔ گلشن جاه و جلال ، روشن رای بیگم همشیرهٔ خویش ، پنج لک روپیه مرحمت گردید و بر پرده آرای هودج عز و علا ، نور بخش تتق عظمت و اعتلا ، زبدهٔ مکرمات دودمان خلافت ، اسوهٔ مقدسات خاندان شرافت ، بارقهٔ انوار دانش و هوشمندی ، لامع نیر سعادت و سر بلندی ، زیب مسند عزت و مخدرهٔ نقاب عظمت ، زینت النساء بیگم ، چهار لک روپیه و بذروهٔ فاخرهٔ بحر حشمت و کامرانی ، ثمرهٔ طیبهٔ نخل دولت و جهانبانی ، زینت سراوق ابهت ، طراز طیلسان عفت ، زیب النساء بیگم دو لک روپیه و بقرهٔ باصرهٔ دولت و سروری ، غرهٔ ناصیهٔ سعادت و برتری ، زهره سای رفعت بدر آسمان جلالت بدرالنساء بیگم ، یک لک و شصت هزار روپیه و بمحجوبهٔ استار عزت ، نور افزای شبستان ابهت ، زبدهٔ طاهرات ، نخبهٔ مکرمات زبدة النساء بیگم یک لک و پنجاه هزار روپیه و بچندی دیگر از پرده گزینان سراوق عصمت ، یک لک و ده هزار روپیه انعام نمودند ـ

ازانجا بدولت کدهٔ خاص غسلخانه ، پرتو قدوم افگنده ، سریر آرای سعادت گردیدند و دران محفل سپهر احترام نیز ، بدستور مجلس خاص و عام ، انجمن نشاط آراسته گشته ، آئین کام بخشی و کامرانی تازه شد ، برای

مهین شعبهٔ دوحهٔ سلطنت ، پادشاهزادهٔ محمد سلطان ، سه لک روپیه و جهت اختر برج دولت و سروری ، شاهزادهٔ عالی قدر فرخنده شیم ، محمد معظم ، دو لک روپیه برسم انعام فرستادند و نو گل حدیقهٔ عزت و ارجمندی ، پادشاهزادهٔ کامگار سعادت توام ، محمد اعظم را ، بانعام دو لک روپیه و مرحمت شمشیر مرصع گرانبها و فیل خاصه بایراق نقره و جل زربفت و باضافهٔ هزار سوار ، بمنصب والای ده هزاری پنجهزار سوار نواختند و قرة العین سلطنت و نامداری ، مسرت الصدر ابهت و بختیاری ، پادشاهزادهٔ والا گهر ، محمد اکبر را بانعام یک لک روپیه مشمول عاطفت ساختند ـ

و همچنین بهر کدام از امرای نامدار و نوئینان عالی مقدار و سران و سپهداران جنود نصرت و سایر بندهای آستان خلافت ، بقدر رتبه و شایستگی ، عواطف نمایان و عنایات شایان ، سمت ظهور یافت و بزمرهٔ صلحا و اتقیا و سخن سنجان و شعرا و ارباب طرب و نشاط و سرور سرایان (ص : ۳۳۱ ل) آن انجمن انبساط ، انعامات لایقه و صلات گران ، مرحمت شد تا دو گهری در آن بارگاه جلال سریر آرا گشته ، داد تمنائی عالمی دادند ـ

و اشارهٔ معلی بصدور پیوست که این جشن سعادت آفرین[1] بهمین ترتیب و آئین ، تا دهم ذی الحجه ممتد بوده ، بمقدم فرخندهٔ عیدالاضحی[2] متصل باشد ـ تاریخ این جلوس مهمنت قرین وا ، ملا شاه بدخشی که بسمت فقر و تجرد معروف بود و دارا شکوه باو رابطهٔ ارادت و اعتقاد عظیم داشت "ظل الحق" گفته قطعه

صبحی دل من چون گل خورشید شگفت
کامد حق ، خود اعتبار باطل را رفت

تاریخ جلوس شاه حق آگه را
"ظل الحق" گفت الحق این را حق گفت

---

۱ ـ آذین ـ

۲ ـ عیدالضحی ـ

و یکی از فضلای پایهٔ سریر اعلی "پادشاه ملک هفت اقلیم" و از نکته سنجان "زیب اورنگ و تاج پادشهان" یافته و ملا عزیز الله محمد تقی مجلسی اصفهانی بالهام ربانی "والملک لله توتیه من یشاء" از کلام الهی اقتباس نموده ـ

در این هنگام ، رای عالم آرای چنان اقتضا نمود که یکی از فضلای حضور بخدمت احتساب منصوب سازند ، تا خلایق را از ارتکاب منهیات و محرمات ، خصوصاً شرب خمر و خوردن بنگ و بوزه و سایر مسکرات و مباشرت فواحش از آبیات منع و زجر کرده ، از قبایح اعمال و شنایع افعال باز دارد ـ بنابران ملا عوض وجیهه را که سر آمد دانشوران توران ست ، باین خدمت سربلند نموده ، بعطای خلعت نواختند و در عوض سالیانش که پانزده هزار روپیه بود ، منصب هزاری صد سوار عنایت کرده ، اورا کامیاب عواطف ساختند و جمعی از منصب داران و احدیان، برای معاونت و دستیاری، برفاقت او معین فرمودند و جشن نوروز غرهٔ فروردین را که آئین سلاطین عجم و اکاسرهٔ فارس ، بداب سنت جمشید بوده ، از اطوار مجوس دانسته ، برطرف ساختند ـ

———o———

دیگر بعضی وقایع دولت افزا که درین چند روز رو داده ، نگارش آن درین مآثر اقبال ناگزیر است لاجرم از داستان جلوس مبارک جدا ساخته، بدین گونه سمت گزارش می دهد :

الف ف ۲۳

بیست و چهارم ماه مبارک رمضان که روز جلوس همایون بود ، عنایت پادشاهانه ، رخشنده اختر برج عظمت ، پادشاهزادهٔ والا تبار ، محمد معظم که در دکن بودند ، بارسال خلعت خاص عز اختصاص بخشیدند ـ

---

۱. پادشاهان

و عمدهٔ نوئینان عظام ، امیرالامرا ، بعطای خلعت خاصه با چارقب زردوزی و جمدهر مرصع باعلاقهٔ مروارید و دو سر اسپ ، یکی با زین و ساز طلا مشمول مرحمت (ص : ۳۳۱ ب) و برخصت نوازش نوبت در ایام شرف اندوزی حضور پرنور ، بعد از نواختن نوبت پادشاهی ، بدستوری که یمین الدوله عضدالخلافت آصف خان خانخانان مرحوم ، درین دولت ابدطراز ، بآن امتیاز داشت و غیر ازآن نوئین والا احتشام ، هیچ کس از امرای عظام و عمدهای این سلطنت ابدی دوام را ، دستور آن نبود ، رتبهٔ مباهات یافت و بمحمد امین خان میر بخشی ، خلعت و جمدهر مرصع و بعبدالرحمن بن نذر محمد خان ، خلعت و خنجر مرصع و بامیر خان ، خلعت و اسپ و سپر و بمرتضی خان ، خلعت و جمدهر میناکار باعلاقهٔ مروارید و یک زنجیر فیل و باصالت خان ، خلعت و اسپ و جمدهر مرصع باعلاقهٔ مروارید و باعتقاد خان ، خلعت مرحمت شد و فاضل خان میر سامان ، بعنایت خلعت و باضافهٔ هزاری پانصد سوار ، بمنصب چهار هزاری دو هزار سوار والا پایگی یافته - اهتمام نگارش امثلهٔ جلیله و منشیر عالی شان که در این دولت ابد نشان بدیوان کل و وزیر اعظم تعلق دارد ، باو مفوض گردید - منصب وزیر خان که در دکن بود ، باضافهٔ هزاری هزار سوار پنجهزاری سه هزار سوار مقرر شد و از دانشمند خان که از اول زمان اعلیٰ حضرت تا این هنگام ، در سلک گوشه نشینان انتظام داشت ، مورد انظار عاطفت پادشاهانه گشته ، بعطای خلعت و منصب چهار هزاری دو هزار سوار ، نوازش یافت و طاهر خان ، بمرحمت خلعت و باضافهٔ هزاری ، بمنصب پنجهزاری دو هزار پانصد سوار و عابد خان ، بمکرمت خلعت و یک زنجیر فیل و از اصل و اضافه پانصدی پانصد سوار ، بمنصب سه هزار و پانصدی دو هزار و پانصد سوار و فیض الله خان ، بعطای خلعت و نقاره و باضافهٔ پانصدی پانصد سوار ، بمنصب سه هزار و پانصدی دو هزار سوار و داؤد خان صوبه دار پٹنه ، بعنایت ارسال یک قبضهٔ شمشیر ، بمنصب چهار هزاری یکهزار سوار و شیخ میرک ، بمرحمت خلعت و باضافهٔ پانصدی بمنصب سههزار دو صد سوار سر بلند گردیدند و بنجابت خان و ابراهیم خان ، خلعت و بسیف خان ، خلعت و یک زنجیر فیل و بصف شکن خان ، خلعت

و اسپ و شمشیر باساز میناکار و بعقیدت خان‌ولد امیر الامرا ، خلعت و جمدهر مرصع و بمالوجی دکنی ، خلعت و اسپ و بخان عالم ، خلعت و جمدهر مرصع و بافتخار خان ، خلعت و علم و بله یار خان ، خلعت و یک زنجیر فیل و بهمت خان ، (ص : ۳۳۲ ا) خلعت و اسپ عنایت شد ورای رگهناتهه متصدی مهمات دیوانی ، بخطاب راجگی نامور گشته ، بمرحمت خلعت و باضافهٔ پانصدی بمنصب دو هزار و پانصدی پانصد سوار مباهی شد و سیف خان ، بخدمت بخشی گری برخی از بنده‌های ایام خیر فرجام پادشاهزادگی و عساکر دکن ، از تغیر مخلص خان ، منصوب گشته ، خلعت سرفرازی پوشید ، کیرت سنگه ولد راجه جی سنگه ، بمرحمت خلعت و باضافه پانصدی ، بمنصب دو هزار و پانصد سوار سرافراز گردیدند و قریب سی کس دیگر از امرای عظام و بندهای سدهٔ فلک احترام ، بعنایت خلعت قامت مباهات افراختند ـ

و در این روز جهان افروز ، از جانب پادشاهزادهٔ فرخنده خصال ، محمد معظم نه هزار اشرفی ، عوض پیشکش بنظر کیمیا اثر رسیده ، انوار قبول پذیرفت و پیشکش امیر الامرا ، مشتمل بر جواهر زواهر و سایر تحف و نوادر موازی یک لک و سی و پنجهزار روپیه ، بنظر انور در آمد و پیشکش مهابت خان ، صوبه دار کابل ، مشتمل بر یک صد اسپ و دیگر تحف و نفایس ، بمحل عرض رسید و همچنین دیگر از بندها پیشکشها کشیدند و رسم نیاز بجا آوردند ـ

و سید محمد علی سفیر عادل خان و محمد ناصر مصاحب قطب الملک که برای ادای مراسم تهنیت ، با پیشکشها بدرگاه معلی آمده بودند ـ جبهه سای عتبهٔ سپهر رتبه گردیدند و بعطای خلعت ، تشریف امتیاز پوشیدند و آنچه آورده بودند ، بمحل عرض رسانیدند ـ پیشکش عادل خان که مشتمل بر بیست و یک زنجیر فیل و نفایس و جواهر و مرصع آلات بود ، بهشت لک روپیه و پیشکش قطب الملک از اقسام جواهر و مرصع آلات ، بدو لک روپیه بها شد ـ

درین تاریخ ، کنور رام سنگه چندراوت و شیر سنگه و امر سنگه راٹهور که از لشکر پادشاهزادهٔ محمد سلطان جدا شده بودند ، بجبهه سای سدهٔ سلطنت ،

ناصیهٔ افروزِ عبودیت گردیدند و میر سید محمد قنوجی و میر ابراهیم ولد میر نعمان مرحوم و شیخ قطب و نعمت خان هر یک ، بانعام یکهزار روپیه کامیابِ نوازش گشت و بچندی ازنغمه سنجانِ سرود سرایان سریرِ گردون مسیرا که در فنِ خود سر آمد و بی نظیر اند ، برخی از حلی و حلل عطا گردید و شب هنگام ، هنگامهٔ چراغان ، کنارِ دریا ، شبِ تیره را ، چهره بهم چشمیٔ روشن بر افروخت -

و روزِ دیگر که بیست و پنجم بود ، پنجاه و هشت کس از امرا و قریب شصت کس از منصبداران ، بعطایٔ خلعت تشریف امتیاز پوشیدند و راجه نرسنگه گور بعنایتِ سر پیچِ مرصع ، تارکِ مباهات افراخت و جعفر اله وردی خان فوجدار (ص : ۳۳۲ ب) ، بمرحمتِ اسپ نوازش یافته ، بمحالِ فوجداریٔ خود مرخص شد و از اصل و اضافه ، محمد بدیع بن خسرو بن نذر محمد خان ، بمنصبِ سه هزاری هفصد سوار و دیندار خان ، بمنصبِ دو هزار و پانصدی هزار و دو صد سوار و نصرت خان باضافهٔ پانصدی ، بمنصبِ دو هزاری هفصد سوار و شیخ عبدالقوی ، باضافهٔ دو صد پنجاه سوار ، بمنصبِ دو هزاری سه صد سوار و میر رستم خوافی ، بمرحمتِ اسپ و باضافهٔ پانصد سوار بمنصب هزار و پانصدی سه صد سوار از اصل و اضافه و حکیم محمد امین شیرازی و حکیم محمد مهدی اردستانی ، هر یک بمنصبِ هزار و پانصدی پنجاه سوار و شیخ نظام ، بمنصبِ هزاری پنجاه سوار مباهی گردیدند و سید بهار بعنایتِ شمشیر با سازِ مینا کار و سید نصیرالدین ، بمرحمتِ علم نوازش یافتند و پیشکشِ قاسم خان ، مشتمل بر دو زنجیرِ فیل و نه اسپِ عراقی و ترکی بنظرِ انور گذشت و محمد امین میر بخشی و دلیر خان و اصالت خان و مرتضیٰ خان و امیر خان و اسد خان و فیض الله خان و جمعی دیگر از امرایٔ عظام ، پیشکشها از نفایسِ جواهر و دیگر رغایب و نوادر گذرانیدند و امیرالامرا دگر باره پیشکشی ، از جواهر مرصع آلات گذرانید و ظفر خان و فاخر خان ، چون از منصب معزول شده ، در سلکِ دعا گویان انتظام یافته بودند ، نخستین بسالیانه چهل هزار روپیه و دویمین بسالیانه سی هزار روپیه ، کامیابِ مراحمِ پادشاهانه گشتند و

۱- مصیر

غضنفر خان ، فوجدارِ میانِ دوآب ، چون فوجداریٔ موضع دون ضمیمهٔ خدمت شده بود ، منصبش باضافهٔ پانصد سوار ، دو هزار و پانصدی دو هزار و پانصد سوار مقرر گردید ـ

بعرضِ اشرف رسید که مغول خان ، حارسِ قلعهٔ ارکِ کابل ، ودیعتِ حیات سپرده ، سعادت خان که حراستِ حصارِ شهرِ کابل باو مفوض بود ، بمحارستِ قلعهٔ ارک معین گشته ، بعنایتِ ارسالِ خلعت سربلند شد و بمحافظتِ قلعهٔ شهر ، از تغیر او ، بفتح الله خان از کومکیانِ آن صوبه تفویض یافت و عاطفتِ پادشاهانه او را ، بعطایٔ خلعت و باضافهٔ پانصدی ، بمنصبِ دو هزاری هزار و پانصد سوار نوازش فرموده و منصبِ رعایت خان که بفوجداریٔ سیوستان از تغیر محمد صالح ترخان منصوب شده بود ، باضافهٔ هفصد هزار ، هزار و پانصد سوار مباهی گردید ـ غیاث الدین ولد اسلام خان مرحوم از کومکیانِ (ص : ۳۳۳ ا) دکن ، بخطابِ خانی سربلندی یافته ، خدمتِ بخشی گری صوبهٔ اورنگ آباد ، از تغیرِ میر ابوالحسن ، باو تفویض یافت و علی خان ولد میر موسیٰ ماژندرانی ، بخطابِ شریف خانی و زاهد بیگ ترکمان از کومکیانِ تهٹه ، بخطابِ زاهد خانی ، کامیابِ عزت گشتند و خواجه بختاور ، بخدمتِ داروغگیٔ عرایض و خواصان و عنایتِ خلعت و خطابِ خانی امتیاز یافت و از اصل و اضافه ، افتخار ولد فاخر خان بمنصبِ هزاری دو صد سوار و احمد بیگ بمنصبِ هزاری صد سوار سرافرازی یافتند و سلخِ ابن ماهِ مبارک ، سی هزار روپیه ، بزمرهٔ اتقیا و صالحین ، بوساطتِ صدرالصدور مرحمت گشته ـ

روز مبارکِ یکشنبه ، موافقِ غرهٔ ماهِ تیر ، مقدم فرخندهٔ عید فطر ، مسرت پیرایٔ خاطر جهانیان گشته ، آئین عشرت و خوشدلی تازه شد ـ در این روزِ خجسته ، دانش مند خان و فاضل خان و طاهر خان ، هر یک پیشکشی از جواهر و مرصع آلات بنظرِ قدسی در آوردند و راجه رای سنگه راٹهور و چندی دیگر از عمدها ، درخورِ حال پیشکشها گذرانیدند و عاطفتِ پادشاهانه ، طاهر خان و کیرت سنگه و عبدالله خان سرای را ، بمرحمتِ جمدهرِ مرصع با علاقهٔ مروارید و دیندار خان را ، بعطای جمدهرِ مینا کار

نوازش نمود ـ سرافراز خان ، از اصل و اضافه ، بمنصب هزاری سه صد سوار و محمد شریف بکاول ، بخطاب شریف خانی و در این روز پنجاه و پنج کس ، از بندهای آستان خلافت ، بعنایت خلعت مباهی گردیدند ـ

سیوم شوال بگلگشت باغ اعز آباد توجه نمودند و پنجم قرین سعادت ازانجا عزم معاودت بشهر فرموده ، آخر روز داخل قلعهٔ مبارک گشتند ـ در این ایام دلیر خان رخصت جاگیر یافته ، بمرحمت ده اسپ عراق و سی ترکی سربلند و غضنفر خان فوجدار میان دوآب ، بعنایت یک زنجیر فیل ، مشمول عاطفت گشته ، بمحال فوجداری خود مرخص شد و پیشکش جعفر ولد اله وردی خان ، دو زنجیر فیل ، یکی با ساز نقره و بیست سر اسپ از عربی و عراقی و ترکی و پیشکش عابد خان ، مشتمل بر اسپان ترکی و شتران بختی و دیگر نفایس توران و پیشکش شیخ عبدالکریم تهانیسری مهات سرآمد[1] از قسم جواهر و مرصع آلات و یک زنجیر فیل پیشکش بزبر خان بنظر اکسیر اثر رسید و افتخار خان و خواجه عبدالوهاب ده بیدی و چندی دیگر از عمدها درخور حال پیشکشها گذرانیدند و جگت سنگه ولد مکند سنگه هاڈه از وطن رسیده ، جبهه سای سدهٔ سنیه گردید و بعطای (ص : ۳۳۳ ب) خلعت و دهگدهگی مرصع کامیاب نوازش شد و سردار خان که در سلک کومکیان صوبهٔ گجرات منظم بود ، بعنایت یک زنجیر فیل سرافرازی یافت و از اصل و اضافه ، اسد کاشی ، بمنصب هزاری شش صد سوار و آقا یوسف ، بمنصب هزاری پانصد سوار و سید مسعود بارهه ، بمرحمت شمشیر با ساز طلا و داور داد فوجدار اتک و حکیم صالح شیرازی ، هر یک بعطای ماده فیل و پلنگ حمله بخطاب ارسلان خان و سی کس از بندها بعنایت خلعت مباهی گشتند و در این هنگام ، از وقایع صوبهٔ بنگاله ، بعرض اقدس رسید که محمد قاسم مخاطب باهتمام خان که دیوان لشکر بنگاله و داروغهٔ توپخانهٔ آن جیش بود و در محاربه با شاه شجاع ، نقد جان نثار کرده ، سرخروی جاوید اندوخت ـ

---

۱ ـ نیراند ـ

سیزدهم ماه تیر ، جشن فرخندهٔ عید کلانی بآئین معهود مترتب گشت - پادشاهزادهٔ کامگار خجسته شیم ، محمد اعظم و نوئینان عظام و امرای والا مقام ، بدستور مقرر ، صراحی های مرصع و مینا کار پر گلاب و عرق فتنه و بهار ، گذرانیدند و جمعی از عمدهای بارگاه سلطنت ، پیشکشها کشیدند - در این ایام مهاراجه جسونت سنگه ، صوبه دار احمد آباد و قاسم خان فوجدار مراد آباد ، بعنایت ارسال خلعت ، سربلند گشتند و دانش مند خان ، بعطای جمدهر مینا کار ، با علاقهٔ مروارید و کنور رام سنگه ، بعنایت خلعت و راجه رای سنگه راٹهور ، بمرحمت گوشوارهٔ مروارید ، نوازش یافتند و سید بهار ، بخطاب شجاعت خانی و انعام پنج هزار روپیه سرافراز گشت -

و چون بعرض اشرف رسید که بزرگ خانم ، کوچ ظفر خان که صبیهٔ سیف خان مرحوم و از بطن عفت قباب ، ملکه بانو بیگم بنت غفران پناه یمین الدوله آصف خان بود ، جهان گذران را بدردو نمود ، عنایات پادشاهانه ، ظفر خان و عنایت خان پسرش را بعطای خلعت ، از لباس کدورت برآورد و سید اشرف ، ملازم عادل خان و مترسین بندیله و جمعی کثیر از بندهای آستان خلافت ، تشریف مرحمت پوشیدند -

از سوانح نا ملایم که در این ایام ، بحسب نیرنگیهای تقدیر ، روی داده ، سرمایهٔ کدورت خواطر اولیای دولت گردید آنکه در خلال جشن عالم افروز که جهان ، لبریز عشرت بوده از وقایع بنگاله ، بمسامع حقایق مجامع رسید که پادشاهزادهٔ محمد سلطان که با معظم خان و عساکر گیهان ستان ، باستیصال شجاع معین بودند ، در حینی که خان مذکور ، با بعضی از جیوش (ص : ۳۳۴ ا) ، چارده کروهی پیشتر از اکبر نگر در موضع سونی اقامت گزیده مشغول دفع اعادی بود و آن پادشاه زاده در اکبر نگر با برخی از افواج ، این طرف دریای گنگ ، در مقابل جیش مخالف ، نزول داشتند ، با قشون قریب شاه شجاع ، بیست و هفتم شهر رمضان ، که جلوس همایون ، بر سریر سلطنت روز افزون ، بیست و چهارم آن بود با چندین از نوکران عمدهٔ خود بر کشتی نشسته ، از دریای کٹک عبور

نمودند ، بعزمِ موافقت و مرافقت ، بشجاع پیوسته ، طریقِ مخالفت پیمودند - و سنوحِ این حادثه ، لشکری که در رکابِ آن والا گهر معین بود ، بهم برآمده ، کمالِ اختلال ، بحالِ سپاهِ ظفر پناه راه یافت .

معظم خان بمجردِ آگهئی این واقعهٔ شومی[1] بایلغار ، خود را بمعسکر بادشاهزاده رسانید و بضبط و نسق لشکرِ منصور پرداخت - حضرتِ خلافت پناه را ، از وقوعِ این قضیهٔ مکروه خاطرِ مقدس غبارِ ملالت پذیرفته - بمعظم خان یرلیغ رفت که سر رشتهٔ ثباتِ استقلال از کف نگذارد و بهمت ، بر انصرامِ آن مهم گمارد و عنقریب پس از انقضائی ایامِ جشن و فراغ از نسقِ مهماتِ سلطنت ، رایاتِ عالیات نیز ، از مرکزِ خلافت بدان صوب نهضت خواهد گزید -

—:o:—

دستگیر شدن دارا شکوه بسعیِ کارکنانِ قضا و قدر ، در دستِ جیون زمیندارِ دادر :

الف ف ۲۴

تبینِ این کلام و تفصیلِ این مقدمه ، از آغاز تا انجام ، آنکه بعد عاقبتِ تیره ایام ، بعد از جنگِ اجمیر و هزیمت یافتن از موکبِ عالمگیر ، یک باره سلکِ جمعیتش از هم گسسته و پشتِ همت و شوکتش پریشان حال و بی پر و بال ، بصوبهٔ گجرات رهگرای وادیِ آوارگی و نکال گردید و در این فتور با او از عمدها و سرداران ، همین فیروز میواتی بود با ده دوازده سوار غارت زده بی سامان -

اگرچه دران روز که شب هنگامِ آن هزیمت یافت ، بنابران احتیاط ، اهلِ حرمِ خود را ، بر عماریهایِ فیلان کرده ، با خزانه و طلا و نقره آلات که بر فیلان و شتران و استرها بار بود ، از اواسطِ روز ، بر کنارِ تالاب

---

۱ - واقع سولی -

انا ساگر ، دور از جنگ گاه باز داشته بود ، جوق از سوار و پیاده با آنها گذاشته که اگر شکست روی دهد ، خود را بآنها رسیده ، بجمعیت و سامان راه فرار سپارد و لیکن درآن وقت از غایت رعب و دهشت ، خبری از آنها نگرفت و از طرف دیگر بدر رفت و معقول خواجه سرای معتمد قدیمی او که ناظر حرمش بود ، چون مشاهدهٔ آثار شکست او کرد و دید که عساکر پادشاهی بر لشکرگاه او ریختند و بقتل و غارت پرداخته (ص : ۳۳۴ ب) ، نزدیک تالاب رسیدند ، پردگیانش را ازان آشوب گاه ، بسمت کوهستان کشید و درهٔ راهی سرکرده و از ده فیل که زوجه و صبیه و سایر عورتش در عماریهای آن فیلان سوار بودند ، بپرده داری ظلمت شب ، بصد کوشش و تعب ، با معدودی از خواجه سرایان و پیادها بدر برد و جمعی که بحراست آنها که گذاشته بود متفرق شدند و هیچکس همراهی نکرد بلکه نخست ، بهان واقعه طلبان آشوب خو که دران تازگی برو فراهم آمده بودند ، بتاراج پرداختند - چنانچه قطارهای استران را که اشرفی بر آنها بار بود ، راجپوتانی که بمحافظت آنها گذاشته بود ، پیش انداخته ، بجانب اوطان خود شتافتند -

حاصل که از خزانه و اسباب و کارخانجات و دواب ، هیچ باو نرسید و اکثر بتاراج رفت و اصل حرمش که تمام آن شب و روز دیگر ، بر یک از طریق راه فرار سپرده بودند و آخر روز بعد از هشت پاس ، بیک دیگر ملحق شدند - القصه در عرض هشت نه روز ، بنواحی گجرات رسید - سردار خان از بندهای بادشاهی که در سلک کومکیان آن صوبه بانتظام داشت - از سعادت منشی با جمعی متفق و همداستان گشته ، سید احمد برادر سید جلال بخاری را که دارا شکوه حاکم گجرات کرده بود ، دستگیر نموده مقید ساخت و باستحکام شهر و بندوبست قلعه پرداخته آمادهٔ ممانعت و مدافعت گردید -

دارا شکوه بعد از اطلاع بر این معنی ، از تصرف شهر بر گرفته ، برگنه گری که هشت کروهی گجرات است ، رفت - ازانجا بولایت کچه رسید - در اثنای این احوال ، گل محمد نام یکی از نوکرانش با پنجاه سوار و

دو صد پیاده بندوقچی باو ملحق گشته همراه شد - چون بکنارِ دریایِ سند رسید ، فیروز میواتی نا امید گشته ، با همراهانِ خود مفارقت پیمود -

در ولایتِ مکنان مرزیِ مکسی که سر خیلِ آن قوم بود ، او را استقبال کرده ، بوطنِ خود که ازانجا قندهار ، ده دوازده روز راه است ، برد و معتمد گشت که او را بدرقه کرده ، بسرحدِ قندهار رساند - از نگون ساریِ روزگار قبولِ این معنی ننموده ، بنابرِ سابقه معرفتی که با ملک جیون زمیندار دادر داشت ، گمانِ موافقت باو برده ، خود را بحدودِ ملکِ او رسانید - ملک جیون ایوب نام افغنی برسمِ استقبال فرستاد و چون بیکِ کروهی مسکنِ جیون رسید ، ملک برآمده باو ملاقی گردید و در این وقت که هنوز داخلِ وطنِ او نشده بود ، زوجهِ او که بعارضهِ شل بیمار بود ، مرحلهِ هستی (ص : ۳۳۵ ا) طی کرده ، بسرِ منزلِ فنا پیوست - دارا شکوه را ، از حدوثِ این سانحه ، کمالِ اندوه و ملال دست داده ، جزع و بی تابیِ بسیار نمود - با نمرده و سوگوار ، نعشِ او برداشته ، بوطنِ ملک جیون آورد - چون آن عورت وصیت کرده بود که نعشِ او را بهندوستان فرستند - بعد از دو روز خواجه معقول ناظر را همراه تابوتش کرده ، روانهِ هندوستان نمود که بلاهور برده در مقبره زبده السالکین میان میر مدفون سازد و گل مهد ، نوکر خود را ، که بغیر ازان لشکر و سپاهی نداشت ، از راهِ بی تدبیری و بی دانشی ، همراهِ نعشِ زن کرد و خود با چندی خواجه سرایان و خدمتگاران آنجا مانده ، قرار داد که چند روزی دیگر اقامت نموده ، از ماتم بر آید و بعد ازان متوجهِ قندهار شود -

بیست و نهم ماهِ مبارک رمضان ، چون داعیهِ رفتنِ قندهار نموده ، ملک جیون باتباع و مردمِ خود ، بر سرِ راهِ او آمد و آن تیره اختر برگشته بخت را ، با سپهر شکوه دستگیر نمود و حقیقت حال ببهادر خان و راجه جی سنگه که با افواجِ قاهرهِ پادشاهی ، تعاقب او می سپردند و در این وقت بآن حدود نزدیک رسیده بودند ، همچنین بباقر خان فوجدارِ بهکر نگاشت - باقر خان بمجردِ ورودِ نوشتهِ ملک جیون ، این مقدمه را بدرگاهِ جهان پناه عرضداشت نموده ، با رقیمهِ ملک جیون ، مصحوبِ مسرعان ، بجناب والا خلافت فرستاد و این مژده بیست و یکم ماهِ شوال بمسامعِ جاه

و جلال رسید ـ حضرت پناهی بعد از مطالعهٔ عرضداشت باقر خان و نوشتهٔ ملک جیون ، باظهار این خبر میمنت اثر مسامع افروز ایستادهای پایهٔ اورنگ اقبال گردیدند ـ لیکن از آنجا[1] که شیمهٔ قدسیه ، تربیت کردهٔ ایزدی دست پرورد سعادت سرمدی است که از وقوع صعاب امور و شدايد مهمات ، نه آثار دل تنگی ملال بر چهرهٔ وقار آن حضرت ظاهر می شود و نه از حدوث مقدمات طرب بخش مسرت افزا ، امارات فرح و شادمانی و علامات بشاشت و کامرانی بهایون ، مشاهده می گردد ـ از اصول این خبر بهجت پیرا ، مژدهٔ شکیب ربا از جا در نیامده ، از کمال حوصلهٔ خدا داد و متانت و وقار ، زاد قدسی نژاد موردِ نشاط و مغلوب انبساط نگشتند و بتکرار و تذکار آن زیاده توجهی نه فرمودند ـ چنانچه حکم بنواختن شادیانه هم صادر نگردید تاآنکه بعد از چند روز دیگر ، خبر رسیدن بهادر خان به دادر و بدست آوردن او رسید ـ بنابر مصلحت اعلام عامهٔ خلایق که بعضی از آنها را ، (ص : ۳۳۵ ب) در وقوع این معنی شائبه و شکی مانده بود ، باشارهٔ والا شادیانهٔ اقبال بنوازش آمد ـ بالجمله بهادر خان بعد از وصول نوشتهٔ ملک جیون ، از جای که بود ، ایلغار کرده ، خود را باو رسانید و آن خسران زده را با سپهر شکوه بقید ضبط و بتصرف آورد و ملک جیون را همراه گرفته ، با راجه جی سنگه و سایر جنود فیروزی ، بجناح سرعت روانهٔ بهکر شد ـ

اکنون از سوانح حضور ، تتمهٔ وقایع ایام جشن جلوس مبارک مرقوم می سازد ـ بیست و دویم شوال ، سید محمد علی حاجب بیجاپور ، از جانب عادل خان یک عدد مروارید و یک انگشتر الماس که زیاده از پنجاه هزار روپیه ارزش داشت ، برسم پیشکش گذرانید و تقربخان الماسی که بده هزار روپیه قیمت باشد ، با اسپ عراق پیشکش نمود ـ روز دیگر جعفر الله وردی خان از متهرا رسیده ، احراز دولت ملازمت نمود و بمرحمت خلعت مباهی شد ـ

در این ایام ، رای عالم آرائی اقتضای آن کرد که پادشاهزادهٔ والا

۱ـ لیکن آنجا ـ

نژادِ فرخنده شیم ، محمد معظم را که مدتی از شرفِ ملازمتِ اقدس محروم بودند ، از دولت آباد ، بپایهٔ سریرِ گردون مصیر ، طلب فرموده ، کامیاب دولتِ حضور دارند ، لهذا زبدهٔ امرایِ عظام ، امیر الامرا ، از تغیرِ غرهٔ ناصیهٔ حشمت ، بصوبه داری سربلند ساختند و بیست و چهارمِ ماهِ مذکور ، اورا بعنایتِ خلعتِ خاص و خنجرِ خاصه با علاقهٔ مروارید و سپرِ باسازِ مرصع و ماده فیل و بیست اسپ ازانجمله ده راس عربی و عراق با سازِ طلا ، مشمولِ مراحمِ گوناگون ساخته ، مرخص فرمودند و عقیدت خان ، مهینِ پسرِ آن عمدهٔ نوئینان ، بمرحمتِ خلعت و اسپ عراق با سازِ طلا و ابوالفتح و بزرگ امید دو پسرِ دیگرش ، هر یک بمرحمتِ جمدهرِ میناکار با علاقهٔ مروارید ، مباهی شد با پدر مرخص گشتند و حکمِ والا صادر شد که عقیدت خان ، از تغیرِ عاقل خان بحراستِ قلعهٔ ارکِ دولت آباد ، قیام نماید و خان مزبور بپیشگاهِ حضور آید - سید محمد علی ، سفیرِ عادل خان ، بعطایِ خلعت و انعامِ پنجهزار روپیه و محمد ناصر ، حاجبِ قطب‌الملک ، بعنایتِ خلعت و اسپ عراق و انعامِ پنج هزار روپیه ، سرافراز گشته ، رخصتِ انحراف یافتند و مصحوبِ حکیم محمد حسین گیلانی ، فرمانِ مرحمت عنوان با خلعتِ خاص و جمدهرِ مرصع با علاقهٔ مروارید و دهکدهگی الماسِ مرصع گران بها ، برای سرافرازیِ عادل خان مرسل شد و فرمانِ عاطفت نشان ، با خلعتِ خاص و جمدهرِ مرصع با علاقهٔ مروارید ، برایِ قطب الملک ارسال یافت و بیست کس از امرائی دکنی تشریفِ عنایت پوشیده ، با عمدهٔ نوئینان (ص : ۳۳۶ ل) مرخص گردیدند -

و یرلیغِ عاطفت بنام پادشاهزاده محمد معظم طغرای نفاذ یافت که پس از رسیدنِ امیر الامرا ، با وزیر خان که در خدمتِ پادشاهزادهٔ عالی قدر بود ، متوجه کعبهٔ حضور گردند و مرحمتِ پادشاهانه سرپیچِ مرصع برائی آن درة التاجِ خلافت و خلعتِ خاصه ، جهتِ وزیر خان مرسل گردانید و از امرای کومکیِ دکن ، راجه رای سنگه سیسودیه و سرافراز خان و خان زمان و چهل کس دیگر از عمدهائی آن صوبه ، بعنایتِ ارسالِ خلعت ، قامتِ امتیاز افراختند -

و درین هنگام فیروز میواتی از نوکرانِ داراشکوه ، برهبریِ سعادت ،

بدولتِ آستان بوس رسید و بعنایتِ خلعت نوازش یافت و در این ایام سید جعفر ، مهین خلف سید جلال بخاری که بجای پدر ، صاحبِ سجادهٔ آن سلسله است ، بعنایتِ ارسالِ خلعت بهره اندوزِ عزت گردید و شجاع خان بقلعه داریٔ چناده ، از تغیرِ خواص خان و عبدالرحیم ولد اسلام خان مرحوم ، بخطابِ خانی سرافراز گشتند و پیشکش بهرام ولد نذر محمد خان و بهگونت سنگه هاڈه ، از کومکیانِ دکن و خواص خان و چندی دیگر از عمدها ، بنظرِ قدسی در آمد و بعرضِ اشرف رسید که سیادت خان پسرِ اسلام خان مرحوم ، به اجلِ طبعی روزگارِ حیاتش بسر آمد و آقا علی سمنانی مخاطب بامانت خان بمرگِ مفاجات در گذشت ـ فضل الله خان ولد سیادت خان را، با برادر خوردش و همچنین سیف خان و عبدالرحیم خان و عبدالرحمن پسرانِ اسلام خان که با برا درزادهای آن مرحوم اند خلعت عنایت نموده ، از لباسِ کدورت بر آوردند ـ

پنجمِ ذی قعده ، عرضداشتِ بهادر خان بجنابِ خلافت رسید ، مبنی بر این که بعد از استماعِ خبرِ گرفتاری داراشکوه با راجه جی سنگه و سایرِ افواجِ قاهره ، نهمِ شوال ، از بهکر گذشته ، باوجودِ شدتِ حرارتِ هوا و بادهای سمومِ جانگزا ، بر روز مسافتِ بعیدی طی کرده خود را بدو رسانیده ، داراشکوه را ، بدست آورده ، متوجه حضورِ پر نور گردیده ـ بعد از وصولِ این عرضداشت ، منشورِ مرحمت بنامِ راجه و خانِ مذکور شرفِ صدور یافته ، تا خلعتِ خاص جهتِ هر دو مرسل گشت ـ

و در این ایام ، عاطفتِ خسروانه ، معظم خان و سایرِ امرای عظام که در سمتِ بنگاله بودند و جعفر خان ، صوبه دارِ مالوه و خلیل الله خان ، صوبه دارِ پنجاب و دیگر صوبه داران و عمدها و امرای اطراف را ، بتشریفِ عزت نواخت و مهابت خان ، صوبه دارِ کابل را (ص : ۳۳۶ ب) بارسالِ خلعت و شمشیر با سازِ مرصع ، موردِ انظارِ نوازش ساخت و داؤد خان ، صوبه دارِ پٹنه بارسالِ خلعت و شمشیر و سید سالار خان ، بمکرمتِ اسپِ عراق و رنبها جی دکنی ، بعطایٔ شمشیر مباهی گردیدند و شهامت خان ، بفوجداریٔ غزنین از تغیرِ شمشیر خان منصوب گشته ، باضافهٔ هزار سوار ، بمنصبِ سه هزاری دو هزار سوار سرافراز شد و بعرض

رسید که فتح الله خان ولد سعید خان بهادر که حارس حصار شهر کابل بود ، باجل طبعی در گذشت - سعید خان ، برادر او ، باضافهٔ پانصدی ، بمنصب سه هزار و پانصدی دو هزار و پانصد سوار ، مورد نوازش گردید و نصیر الدین خان ، بخطاب خانی و عنایت یک زنجیر فیل و جمال بیجاپوری ، بخطاب خانی و مرحمت علم و عنایت میانه ، بخطاب میانه خان و عطای علم و فرهاد بیگ علی مردان خان ، بخطاب فرهاد خانی و مرحمت فیل سرافرازی یافته ، نامور گشتند و ملک جیون[1] زمیندار دادر مجلدوی دولت خواهی که در گرفتن داراشکوه ازو تقدیم رسیده بود ، بعنایت ارسال خلعت و منصب هزاری دو صد سوار و خطاب بختیار خانی کامیاب مراحم پادشاهانه گردید و چون بعرض همایون رسیده بود که قابل خان منشی ، ارادهٔ گوشه نشینی دارد ، عاطفت پادشاهانه پنجهزار روپیه موظف ساخت و پیشکش مهاراجه جسونت سنگه ، مشتمل بر نفایس جواهر مرصع آلات بنظر قدسی برکات رسیده ، زیور قبول یافت -

و چون محجوبهٔ نقاب عفت ، مخدرهٔ قباب عصمت ، نورس بانو بیگم ، زوجهٔ کریمهٔ شاه نواز خان ، برای سرافرازیٔ خویش ، التماس میمنت لزوم ، بمنزل خود نموده بود ، حضرت خلافت پناهی ، جهت افتخار و مباهات آن بانوی حمیده صفات ، هشتم ماه مذکور سایهٔ سعادت بمسکن او افگنده ، ساعتی چند بنور حضور ، فروغ بخش آن کاشانه بودند و نعمت خاصهٔ آنجا تناول فرمودند و آن عفت وثار رسم پا انداز و ثنا و شکر مقدم خدیو روزگار بجای آورده پیشکشی از جواهر و مرصع آلات و دیگر نفایس گذرانید و آخر روز قرین سعادت ، بدولت خانهٔ معلیٰ معاودت نمودند -

و در این اوقات ، بمناسبت موسم بر شگال ، بجمیع عمدهای بارگاه ، بقدر تفاوت مراتب ، خلعت بارانی مرحمت شد و عبدالرحمن نذر محمد خان بمرحمت سر پیچ مرصع ، تارک مباهات افراخت و راجه رای سنگه بعنایت دیگدهگ زمرد ، نوازش یافت (ص : ۳۳۷ ا) هفدهم نامدار خان از مالوه

---

۱ - چون -

رسیده ، بتقبیل سدهٔ سنیه فایز گردید - بعنایت خلعت ، تشریف مباهات پوشید -

و در این ایام ، باقتضای رای عالم آرای ، راجه راج روپ با فوجی از عساکر ظفر اثر ، بکوهستان سری نگر که پرتهی پت زمیندار آن ، از کمال کوته اندیشی و نا عاقبت بینی ، سلیمان شکوه را ، در ولایت خود جای داده ، حمایت و نگاهداشت اورا ، بیهوده سعی می نمود ، تعین یافت که آن پیغوله نشین دیو لاخ ضلالت را ، بلطایف وعده و وعید ، بیم و امید داده ، بحسن تدبیر آن شعبهٔ دوحهٔ خصومت و عناد را ، از کوهستان بر آرد و اگر زمیندار مذکور بموعظه و پند متنبه نه گشته ، در نگاه داشتن آن باطل بی حاصل ، اصرار نماید ، ولایت اورا ، پی سپر افواج جهانکشا ساخته ، همت بر استیصالش گمارد -

و از نوشتهٔ وقایع نگاران ممالک شرق رویه ، بمسامع حقایق مجامع رسید که الہ وردی خان را ، که بمقتضای ضعف طالع ، همراهی شاه شجاع فتنه پرور بی خرد اختیار کرده بود ، آن ستم کیش جور اندیش ، از کمال سفاهت و خذلان ، با سیف الدین پسر کوچکش ، بتیغ بیداد ازهم گذرانید -

و در این هنگام سعادت انجام ، قلعهٔ مبارک اکبر آباد را ، که اساس فلک مماس آن ، در زمان حضرت علیین مکانی ، عرش آشیانی ، جلال الدین محمد اکبر پادشاه طاب ثراه شده ، پانزدهم ذیقعده به احداث حصار شیر حاجی استحکام بخشید و خندق در برون شیر حاجی مقرر شد و پنج دروازه قرار یافت و کنگره و سنگ انداز ، بدستور قلعهٔ مبارک معهود گردید - در عرض مدت سه سال صورت اتمام و پیرایهٔ انجام یافت -

——:o:——

روز جشن فرخندهٔ وزن قمری

الف ف ۲۵

پادشاهزادهٔ محمد اعظم را ، بعنایت یک عقد مروارید گران بها که

دانه های لعل آبدار نیز دران منظوم بود ، سربلندی بخشیدند و امیر الامرا صوبه دار دکن ، بعطای خلعت خاص با تومان طوغ والا رتبگی یافت ۰ محمد امین خان میر بخشی ، باضافهٔ هزاری هزار سوار ، بمنصب پنجهزاری چهار هزار سوار ، بلند پایه گردید و ابراهیم خان خلف علی مردان خان که از منصب معزول گشته بود ، بمنصب پنج هزاری سوار و مرحمت خلعت خاص و شمشیر با ساز میناکار و یک زنجیر فیل مزین بساز نقره و جل زربفت با ماده فیل ، کامروای عاطفت شد و عبدالرحمن بن نذر محمد خان ، بعطای ماده فیل و امیر خان ، بانعام سی هزار روپیه و مرتضی خان ، باضافهٔ پانصد سوار ، بمنصب چهار هزاری ، دو هزار پانصد سوار و انعام پانزده هزار روپیه و دانشمند خان ، بعنایت شمشیر با ساز میناکار و اسپ باساز طلا (ص : ۳۳۷ ب) و نامدار خان ، باضافهٔ پانصد سوار ، بمنصب سه هزار و پانصدی دو هزار و پانصد سوار و کنج علی خان ، از اصل و اضافه ، بمنصب سه هزاری یک هزار و دو صد سوار ، مطرح انوار التفات شدند و فیروز میواتی ، بمنصب هزار و پانصدی سه صد سوار از اصل و اضافه و فضل الله خان ، بمنصب هزاری چهار صد سوار سرافرازی یافتند و مراد خان ، بخطاب التفات خانی و میر صالح ، فرمان نویس[1] بخطاب مکتوب خانی مامور گشتند و تهور خان و جمعی دیگر از بندهای آستان خلافت ، بعطای خلعت کسوت افتخار پوشیدند و میر سید محمد قنوجی و ملاعوض وجیه و میر سیدی شاعر ، هرکدام بانعام یک هزار روپیه مباهی گردید و چندی از بندها بمرحمت اسپ سربلند شد ـ نامدار خان و هوشدار خان و راؤ امر سنگه چندراوت و کنور رام سنگه ، پیشکشهای شایسته ، از جواهر و مرصع آلات بمحل عرض رسانید و پیشکش لشکر خان صوبه دار ملتان ، مشتمل بر ده اسپ عراق و جواهر و مرصع آلات و دیگر اشیا از نظر انور گذشته ، درجهٔ قبول یافت و پنجهزار روپیه ، به سرود سرایان آن انجمن عشرت عطا شد ـ ابراهیم خان ، بمرحمت سپر با ساز میناکار و هوشدار خان ، بعطای یک زنجیر فیل نوازش یافتند و منصب سیف خان ،

---

۱ ـ نونیس ـ

باضافهٔ پانصدی سوار دو هزار و پانصدی و دو هزار سوار و منصب راجه کشن سنگه تودر[1] از اصل و اضافه هزاری و هزار سوار مقرر شده. موسی گیلانی و اسد کاشی ، هر یک بعنایت اسپ و بسیار از بندهای عتبهٔ خلافت ، بعطای خلعت سرفرازی اندوختند و گروهی از عمدها که از پیشگاه حضور دور بودند ، بعنایت ارسال خلعت ، چهرهٔ مباهات افروختند .

و چون در زمان اعلیحضرت ، امیر الامرا علی مردان خان مرحوم ، تخت مرصع مختصری را ، برای پیشکش آنحضرت می ساخت و دران هنگام ، پیرایهٔ تمام نیافته ، در عهد اورنگ نشینی ، این مایه افزای سریر عظمت و جلال ، باس اعلیٰ آماده و مهیا گشته بود ، حکم اشرف صادر گردید که آن را در انجمن خاص غسلخانه ، بجای تخت کوچک میناکار نصب نمایند و نهم ماه مذکور آن زیبا سریر جواهر نگار ، زینت پذیر جلوس پادشاه روزگار گردید و علی قلی بیگ ، داروغهٔ زرگر خانه را بجلدوی حسن خدمت و اهتمام ، در اتمام آن تخت همایون بخت ، عنایت پادشاهانه بزرگشیده (ص : ۳۳۸ ل) ، شش هزار و پانصد روپیه که همسنگ او برآمد ، باو عطا شد .

—:o:—

سوانح عبرت بخش رسیدن داراشکوه بدرگاه آسمان شکوه :

الف ف ۲۶

درین هنگام ، بهادر خان که مدبر بد فرجام را ، با سپهر شکوه پسر کهترش ، از بختیار خان زمیندار دادر گرفته ، مقید بسلاسل مکافات صوری و معنوی ، بآئینی که بد منشان نکوهیده کردار را ، درخور و سزاوار باشد ، بموجب یرلیغ معلیٰ ، بآستان فلک نشان می آورد ، با همراهان خود ، بظاهر دارالخلافه رسیده و نظر بیگ چیله که از حضور پر نور ، برای خبرداری آن ادبار نصیب معین گشته بود ، باشارهٔ والا ، شانزدهم

---

۱ - تو نور .

ماهِ مذکور آمده ، دولتِ زمین بوس دریافت و حقایقِ احوال و خامت مآلش ، معروضِ بارگاهِ اقبال داشته باز مرخص شد ـ

و سه شنبه بیستم ، مطابق هفدهم شهریور ، امراعلیٰ بصدور پیوست که آن خذلان پژوه را با سپهر شکوه ، در حوزهٔ سرکشاده ، بر ماده فیلی بنشانند و نظر بیگ چیله واپسِ حوزه نشسته و بهادر خان بافواجِ قاهره همراه گشته ، داخلِ شهر سازند و از راهِ میانِ شهر و بازار دهلیٔ کهنه برده ، بخضر آباد رسانند و در جای محفوظی ، از عمارات خواص پوره ، آن که برایٔ بودنِ او قرار یافته بود ، نگاه دارند و غرض ازین تشهیر آنکه ، خلایق از خورد و بزرگ خاص و عوام ، آن تیره سرانجام را، بی شایبهٔ شک و ریب ، برای العین مشاهده نمایند ـ من بعد در حدودِ اطرافِ مملکت ، او باشان را بهانه نه افتد و دست آویز شورش بهم نرسد و موجب حکم جلالت اثر ، آن سیه روز برگشته اختر را ، با پسرش ، بر یک حوزهٔ فیل نشانیده ، آشکارا براهِ بازار داخلِ شهر کردند و از پایٔ قلعهٔ مبارک گزرانیده ، بنوعی که همه کس دیدند و احدی را در وجود بی سودِ او شک و شبه نماند ، بشهرِ کهنه بردند و بموجبِ حکم اشرف بخضر آباد رسانیده ، در جای که مقرر شده بود ، نگاهداشتند ـ و بهادر خان بعد معاودت از خضر آباد ، سعادت اندوزِ ملازمتِ کیمیا خاصیت گشته ، یک هزار مهر ، بر سبیل نذر گذرانید و بعنایتِ خلعتِ خاص اختصاص یافت ـ

—:o:—

بیاسا رسیدنِ دارشکوه

الف ف ۲۷

روز دویم برون از خضر آباد ، اوباشانِ شهر و هرزه‌کارانِ کوچه و بازار ، بر افغانان بختیار خان شوریده ، چندی را ، بضربِ سنگ و چوب در هجومِ عام از پای و برخی را خسته و مجروح گردانیده ، نهایت بی اعتدال کردند ـ نزدیک بود که شعلهٔ فتنه بالا گرفته ، فتورِ عظمیٰ در شهر بهم

رسد (ص : ۳۳۷ ب) لا جرم خدیوِ جهان راهم ، بحکمِ دین پروری و شریعت گستری و هم باقتضایِ مصلحتِ دولت و سروری ، ستردن غبار وجود شرآمود ، از ساحتِ کشور هست و بود ، لازم آمده ، آن باطل سرشت ضلالت نهاد را که افساد و الحاد بریک علتهٔ مستقله فرو نشانیدن ظلمتِ حیاتش شده بود ، بیش ازین ، برهم زنِ هنگامهٔ امن و امان و رخنه افگنِ اساسِ جمعیت عالمیان روا نداشتند و آخر روز چهار شنبه بیست و یکم ماهِ مذکور ، مطابق بزدهم شهریور که بان روز قضیهٔ اوباشان شهر روی داده بود ، فرمانِ قهرمانِ جلال صادر شد که آن وخیم العاقبت را در خضر آباد از قیدِ هستی بر آرند و باهتمام صفی خان و نظر بیگ چیله و چندی دیگر از چیله‌های معتمد ، اوایلِ شبِ پنجشنبه ، چراغِ زندگانیٔ او خاموش شده ، بنهان خانهٔ عدم شتافت و باشارهٔ معلیٰ ، پیکرِ فتنه سرشتِ پر شور و شرش ، بمقبرهٔ حضرتِ جنت آشیانی ، علیین مکانی ، همایون بادشاه انار الله مثواه نقل کرده ، در تهخانه که زیرِ گنبدِ مرقد متبرک و شاهزادهٔ دانیال و شاهزادهٔ مراد پسرانِ حضرتِ عرش آشیانی جلال الدین محمد اکبر پادشاه طاب[1] ثراه آنجا مدفون اند ، دفن نمودند و روزِ دیگر فرمانِ جهان مطاع بنفاذ پیوست که صفی خان سپهر شکوه را بقلعهٔ گوالیار رسانیده ، بحارسانِ آن حصنِ عالی سپارد و بمستقرالخلافه اکبر آباد معاودت نموده ، بصوبه داری آنجا ، از تغیرِ مخلص خان که ببنگاله تعین یافته بود ، قیام نماید و هنگامِ رخصت اورا ، بمرحمتِ خلعت و شمشیر و ماده فیل و نقاره نوازش فرمودند و هزبر خان بعطایِ یک زنجیرِ فیل ، مباهی شده با جمعی از افواجِ قاهره ، بهمراهیِ او معین گردید -

بیست و سیوم راجه جی سنگه از بهادر خان در عقب مانده بود ، جبهه سای عتبهٔ سپهر آسا گشته ، یک هزار اشرفی و دو هزار روپیه بر سبیلِ نذر گذرانید - بعطای خلعتِ خاص ، پهونچیٔ مرصع و فیلِ خاصه ، مزین بساز نقره و جلِ زربفت با ماده فیل ، موردِ مرحمت گردید و چون بعرضِ اشرف رسیده بود که از کثرتِ ایلغار و طیِ مسافت های بعید ، اسپِ بسیار

---

۱ - تاب -

از راجهٔ مذکور و بهادر خان تلف شده ، عاطفت پادشاهانه ، آن زبدهٔ راجها را ، بعطای دو صد اسپ ، ازانجمله پنج راس اسپ عربی و عراق ، یکی با ساز طلا نوازش فرموده و پر دل خان و جان نثار خان و آغر خان و الش قلماق و جمعی دیگر از بندها و مجاهدان جنود نصرت که همراه راجه جی سنگه و بهادر خان معین بودند ، دولت اندوز ملازمت گشته ، بعنایت (ص : ۳۳۹ ا) مباهی شدند و ملک جیون که قبل ازین بجلدوی خدمت شایسته که ازو بظهور آمد ، بمنصب هزاری دو صد سوار و خطاب بختیار خانی کامیاب عنایت شده بود ، باضافهٔ صد سوار و مرحمت خلعت و خنجر مرصع و اسپ عربی ، بازین و ساز مطلا و یک زنجیر و شمشیر ، باساز میناکار ، مشمول مراحم گونا گون گردید -

و چون حکم جلیل‌القدر ، از پیشگاه معدلت ، بتحقیق منشاء قضیهٔ شور انگیزی اوباشان شهر که نسبت بافغانان او روی نموده ، صادر شده بود ، بعد از تحقیق و تفحص بثبوت پیوست که هیبت نام فتنه جوی ، از خیل احدیان پادشاهی ، بادی این جرأت شنیع گشته ، محرک سلسلهٔ فساد بوده است ، لهذا شحنهٔ شهر اورا گرفته ، در پیشگاه عدالت حاضر ساخت - حکم شد که اورا بیاسا رسانند تا موجب عبرت دیگر بی ادبان خود سر و جسارت کیشان فتنه پرور شود -

تا اینجا ، از احوال خیر مآل نصفت اشتمال این پادشاه دین پناه خورشید قدر ، فلک بارگاه ، در این اوراق آوردن ، بنابر مصلحتی ضرور بود که کیفیت درآمد سلطنت ورایت افرازی و طریق صف آرای و عالم گیری و دشمن کاهی و دیگر مراتب حسن تدبیر ممالک ستانی ، با مدارج بخشش[۱] و عطای مناصب و کرم نا متناهی آنحضرت که در این یک دو سال جلوه پیرا گشته ، برای عبرت پذیری و طرزدانی ، بر سبیل اجمال ، نوشتهٔ قلم حقایق رقم گردد و اگر کسی خواهان تفصیل آن باشد که بر تمامی احوال سنین خلافت کبری سعادت اطلاع حاصل کند ، از

---

۱ - بخشیش -

تواریخِ معتبرهٔ عهدِ ایشان دریابد و معلوم نماید که درانجا بشرح و بسط مذکور و مسطور است :

خداوند بپیرانِ جوان بخت
که تا هست آسمان چتر و زمین تخت

بزیرِ پایهٔ تختِ شاهیش دار
بتارک چترِ ظل اللهیش دار !

فلک با چترِ او در چاپلوسی
زمین با تختِ او در خاک بوسی

خراب آبادِ عالم باد معمور !
باولادِ کراسش تا دمِ صور

——:o:——

وہ خطوط جو شاہجہان کو ایام عزلت گزینی میں لکھے گئے

الف ع ۱

ارقامی کہ حضرتِ ظلِ الٰہی بعد فتحِ ممالکِ محروسہ و شکستِ ناسپاسان ، باعلیٰ حضرت در ہنگامِ عزلت گزینیٔ ایشان ، بقلعۂ اکبر آبادِ مستقرالخلافہ ، مرقوم نمودہ ، معذرتِ بعضی امور کہ بحسب تقدیر نسبت بمزاجِ اقدس واقعہ شد ، خواستہ اند :

یہ خط بادشاہ کے جس مکتوب کے جواب میں لکھا گیا تھا ، وہ اورنگ زیب کو ۲۰ صفر ۱۰۶۹ھ کو موصول ہوا تھا ۔ اس وقت اورنگ زیب شاہ شجاع کے خلاف بہار و بنگال کی سمت رخ کرنے کا ارادہ کر رہا تھا ۔ اورنگ زیب اس کے رسم التحریر کو خطِ نا معروف'' کہتا ہے ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اگرچہ یہ خط بادشاہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے ۔ لیکن یہ بادشاہ کے دستِ خاص کا لکھا ہوا نہیں اس پر آشوب زمانے میں اورنگ زیب کو خطوط پر کڑی نظر رکھنی پڑی تھی ۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں آرا بیگم نے بادشاہ کے سامنے دارا شکوہ کے کردار کو صحیح رنگ میں پیش کرنا شروع کر دیا ہے ۔

عرضداشت باعلیٰ حضرت : بعد ادایٔ وظایفِ عقیدت ، بعرضِ اقدس می رساند ۔ والا فرمانِ موعظت عنوان کہ بیستم شہرِ صفر ، بخطِ نا معروف ، در جوبِ عریضۂ این مرید صادر شدہ بود ، در احسنِ اوقات پرتوِ وصول انداخت و کیفیتِ مضمون ، سمتِ وضوح یافت ۔

بر رایِ خورشید ضیا پوشیده نماند (ص : ۳۹ - ب) که این مرید بتوفیقِ الهی حقیقتِ دنیا و عدم ثباتِ دنیای بی بقا را ، نوعی که هست ، دانسته ، در "اطیعوا الله" آن قدر مقصر است که پیش رسول علیه السلام ، خجالت ها دارد ، دعویِ مرتبهٔ سیوم را چون می تواند کرد - لیکن نسبت باهلِ روزگار ، بقدرِ مقدور در اطاعتِ اوامر و نواهیِ الهی و پیرویِ شریعتِ مصطفوی کوشیده - تا وقتی که عنانِ جهان بانی بقبضهٔ اقتدارِ اعلیٰ حضرت بود ، محض برای پاسِ فرمانِ ایزدی بی حکم والا ، بتمشیتِ هیچ مهمی و مطلبی نپرداخته ، هرگز قدمِ از حدِ خویش فراتر نگذاشته و عالم السر و الخضیات ، بر صدقِ این تزویجِ دعویٰ ، شاهد و گواه است -

ازانجا که بتحقیق انجامیده بود که پادشاهزادهٔ کلان ، در ایام بیماریِ اعلیٰ حضرت ، استقلال تمام پیدا کرده ، در ترویجِ آئین هنودِ کفار و هدمِ بنیانِ دینِ رسولِ مختار ، علیه الصلواة و السلام ، کمرِ اهتمام چست بسته ، غبارِ الحاد ، در عرصهٔ مملکت بر انگیخته و سررشتهٔ انتظامِ مهام از دست رفته ، کسی را از بندهایِ حضور ، یارای آن نمانده که صورت حال را ، بعرضِ اشرف رساند و او خود را با عدمِ استحقاق ، شایستهٔ فرمان روایِ دانسته ، مربی و ولیِ نعمت را ، معزولِ مطلق ساخته - چنانچه این مقدمه بخطِ مبارک ، در مناشیرِ پیشین مندرج شده -

بنابران این مرید از اندیشهٔ آن که مبادا تهاون در اصلاحِ این فساد که منجر بخرابیِ بلاد و تفرقهٔ عباد ، سببِ باز خواست و مواخذهٔ اخروی گردد - تحصیلِ مثوبات را در نظر داشته ، از برهان پور ، روانهٔ این سمت شد و در آن وقت ، غیرِ آن دشمنِ دینِ مبین آن والا مرتبت ، که مخالفت با او گناه باشد ، درمیان نبود -

و قطعِ نظر ازین چون فتح و ظفر ، بی اعانتِ الهی که نتیجهٔ اطاعت است ، رو نمی دهد ، بر تقدیری که قصدِ این مرید صواب نمی بود ،

---

۱ - مقر -

حق تعالیٰ را خوش نمی آید ، چگونه این نیازمند درگاه ، بگوناگون تائیدات اختصاص می یافت ـ خدا نخواسته اگر بحمایت آنحضرت ، اندیشهٔ آن بدکیش از قوه بفعل می آمد و عالم از ظلمت کفر و عدوان تاریک گشته ، کار شرع شریف از رونق می افتاد ، روز جزا از عهدهٔ جواب بر آمدن ، بغایت صعب و دشوار باشد ـ درین صورت در برابر آنچه بتقدیر مالک الملک قدیر بمنصهٔ ظهور آمده ، شکرها واجب است ـ

حقوق تربیت ، بر ذمهٔ این مرید افزون تر ازان ست که سپاس گزاریٔ آن مقدور تواند بود و حاشا که آن همه تفضلات را فراموش ساخته ، برای چند روزهٔ زندگی کدورت خاطر ولی نعمت را روا دارد ـ نمی داند که جز آنچه بخواهش و مشیت (ص : ۳۴۰ ل) الهی بجهت مصلحت ملک و ملت ، واقع گردیده ، از این مرید کدام بدی نسبت بآنحضرت شریفه رسید ؟

مقدمهٔ شورش پادشاهزادهٔ شجاع امری نیست که بر کسی مستور بوده باشد ـ یا آن را وسیلهٔ تشریف نیاوردن اعلیٰ حضرت ، بدارالخلافه قرار توان داد ـ چون مردم ایشان بانذیشهٔ ستیز و پرخاش از پٹنه روان شده ، داخل بنارس گردیده اند ، این مرید بخانه زاد نوشته که بدان صوب بشتابد و متعاقب ، خود نیز از شاهجهان آباد بآن طرف نهضت خواهد نمود ـ انشاء الله تعالیٰ بعد ازانکه خاطر ازان حدود وا بپردازد ، نوعی که معروض داشته ، سعادت خویش دانسته ، سرانجام ضروریات سفر خواهد کرد ـ و اضافه و رعایتی که بمردم نموده ، از چنان که از چهار طرف گرد فتنه برخاسته بود ، اگر بفعل نمی آمد ، این گروه زر بنده ، چسان همراهی می نمودند و بدون آن چگونه کار از پیش می رفت ـ خطاهای که در این هنگام داده می شود ، اگر با خطاهای که پیش ازین بمردم تجویز رفته ، سنجیده آید ، شاید هویدا گردد که کدام طایفه بچنین عنایات شایسته تر بوده اند ـ

از مظنه های فاسد پادشاهزادهٔ کلان ، آنچه بیگم صاحب جی ظاهر ساخته اند ، کل اولست ـ بعد ازانکه خبث طینت و اعتقاد باطلش ، مفصلاً

بعرض برسد ، معلوم خواہد شد کہ از چہ قماش آدمی بودہ و دفعِ او چہ قسم عطیہ ایست ۔

صحت و عافیت ، قرینِ روزگارِ فرخندہ آثار باد و سایۂ بلند پایہ مستدام بمانناد !

—— :o: ——

الف ع ۲

یہ عرضداشت بادشاہ کے ایک عتاب آمیز خط کے جواب میں ہے ۔ شاہ جہان نے لکھا ہے کہ تم نے اپنے بزرگوں یعنی جہاں آرا بیگم سے بھی اچھے سلوک کا ثبوت نہیں دیا ۔ اورنگ زیب اپنی صفائی پیش کرتا ہے ۔ غالباً بادشاہ نے شکایت کی ہے کہ اورنگ زیب خط اپنے ہاتھ سے نہیں لکھتا ۔ وہ کہتا ہے کہ دارا شکوہ بھی کبھی اپنے ہاتھ سے خط نہیں لکھتا تھا اور خود کہتا ہے کہ آگرے آنے سے پہلے میں تمام عرائض کو زیادہ تر اپنے ہاتھ سے ہی لکھتا تھا ۔ اس کے برعکس دوسرے لوگ یعنی دارا شکوہ عرایض کو اپنے ہاتھ سے کبھی نہیں لکھتے تھے ۔ لیکن سب عرایض کو ایک ہی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور جھوٹ سچ میں کوئی تمیز نہ کی جاتی تھی ۔ بادشاہ نے 'خط نامعروف' کے الفاظ پر اعتراض کیا ہے ۔ اس خط میں اس کا جواب دیا گیا ہے ۔

باعلیٰ حضرت : بعد ادایٔ مراسمِ عقیدت ، بعرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند ، والا فرمان عتاب آمیز کہ نہم شہر حال ، عزِ صدور یافتہ بود ، شرفِ وصول بخشید و آنچہ از قبایحِ اعمالِ این سراپا تقصیر ، مرقوم گردیدہ ، بوضوح انجامید ۔

بر رایٔ خورشید ضیا پوشیدہ نماند کہ این مرید ہیچ گاہ باظہار محاسنِ افعالِ خویش نپرداختہ ، ہمواوہ ببدیہای خود معترف بودہ و ہست و ازان زمان کہ بسنِ تمیز نرسیدہ ، در استرضایٔ خاطرِ ملکوت ناظر ، دقیقۂ از دقایقِ جد و جہد ، فرو نگذاشتہ ۔ بانکہ بتقریب پادشاہزادۂ کلان کہ ہنری جز خوش آمدِ ظاہری و چرب زبانی و خندۂ بسیار نداشت و در خدمتِ ولی نعمت ، دلش با زبان موافق نبود ، پسرِ حشوِ ناقابلِ او ، چندین

نا شنیدنیها شنیده ، انواع خفت می کشید ، چنانچه فرامین سابق ، بدان ناطق است ، باین امید که شاید صدق عقیدت و بندگی را نتیجه پدید آید - اصلا از طریق اطاعت و انقیاد انحراف نور زیده (ص : ۳۴۰ ب) بهمین که اعلیٰ حضرت ، این مرید را بعنوان رضاجوی یاد می فرمودند ، خرسند می بود - هرگاه درآن وقت ، اثری بر حسن اعتقاد و تحمل بآن زیادتهای موجب ، مترتب نگشته ، حق از باطل جدا نشد و صفای جوهر رسوخ عقیدت ، مستور مانده و سخن منافقان دو رو ، از پیش رفته ، موافق از منافق و راست از نا راست ، امتیاز نیافت و این مرید قابل اعتماد و التفات نگردید - اکنون که مصدر گوناگون گستاخی و بی ادبی شده ، پیداست که اعلیٰ حضرت چگونه ، توقع نیکی ازین گناهگار خواهند داشت و بر قول و فعل او چسان اعتماد خواهند نمود - از احوال فرزندان قلمی شده بود -

پیر دستگیر سلامت ! ازانجا که در این جهان گذران هیچ چیز بجز مشیت و تقدیر الهی بوقوع نمی آید و کسی را مجال ستیزه با قضای آسمانی نیست و این مراتب که در فرمان مسطور است ، بزرگان را نیز پیش آمده - این حقیر را چه یاراکه سر از[1] ارادت ازلی تواند پیچید "یفعل الله ما یشاء و یحکم ما یرید" هر کس درخور نیت خود از خدا می یابد و چون نیت این مرید بخیر است ، امید چنان دارد که تا زنده باشد ، جز نیکی نه بیند -

در بارهٔ همشیره آنچه نگارش یافته ، محض تهمت و گمان است - چه دران هنگام که این مرید باکبر آباد آمد و سوانحی که موجب کلفت و کدورت خاطر اشرف شده ، روی نمود آن مکرمه کجا بود ؟ و درین چند روز که ملاقات دست بهم داده ، حاشا که زبان بدگوی که شعار دیگران است ، آشنا ساخته باشد - ما محرمان ، هرگز لاف خوش ظاهری و خوش باطنی ، نزده ایم و خود را چنان وا ننموده ایم - جمعی که بحسن ظاهر و باطن آراستگی داشتند ، الحمد لله تعالیٰ ، که حقیقت آنها نیز پوشیده نیست - نیک و بد هر کس بر عالم السرایر هویداست و ما فی الضمیر بندها را ، او بهتر می داند - شایسته خان را چه نسبت که ازین مقوله چیزی تواند

---

۱ - از سر -

نوشت یا درین ماده حرفی تواند زد ـ چون از جمله خانه زادان که حقوق اسلاف آن ها ، در این دولت ابد پیوند ثابت است و این معنی را اعلیٰ حضرت نیکو می دانند ، مثل او آدمی نیست بنابران [چنانچه] بیگانها رعایت کرده شد ، دربارهٔ او هم بفعل آمده و از این جا لازم نمی آید که او مقدمات نالایق معروض می داشته باشد آنچه در حق [او] اول و آخر بسته و ساخته ، بعرض رسانیده [اند] ، از محض خلاف است ـ

این مرید پیش از رسیدن باکبر آباد ، اکثر اوقات عرایض را بخط خود می نوشت لیکن چون ثانی الحال معلوم نمود که در نظر امتیاز پیشگاه خلافت ، عرایض دیگران که هرگز بخط خود نمی نویسند و مدار آن بر تلبیس است ، یک اعتبار دارد و راست را از دروغ فرق نمی باشد و مع هذا اشغال بسیار روی داده بود ، ناگزیر از رعایت این شیوه باز ایستاد ـ نوشتن لفظ (ص : ۳۴۱ ا) خط نا معروف در عریضه ، بیان واقع بود ، نه برای قصد دیگر ـ اینکه بسم الله بخط مبارک مرقوم میگردد ، بجهت حصول شرف و سعادت کافی است ـ سایهٔ بلند[1] پایه مستدام باد ـ

——:o:——

الف ع ۳

یہ خط اس زمانے میں لکھا گیا ہے جب اورنگ زیب دارا شکوہ کے تعاقب کو چھوڑ کر پنجاب سے واپس آیا اور شاہ شجاع کا مقابلہ کرنے کے لیے صوبہ الہ آباد کی جانب روانہ ہوا ـ

یہ عریضہ عذر تقصیر کے جذبات سے معمور ہے ـ فن انشا کے لحاظ سے بھی یہ عذر خواہی کا ایک اچھا نمونہ ہے ـ

باعلیٰ حضرت : بعد ادای وظایف عقیدت ، بعرض اقدس اعلیٰ میرساند ـ

---

۱ ـ بلند ـ

والا فرمانِ عاطفت عنوان که در جوابِ این مرید صادر شده بود، در اسعدِ ساعات، عزِ ورود ارزانی داشت و از وصولِ نویدِ عفوِ زلات و تقصیرات، جهان جهان، نشاط و انبساط اندوخته، بلطفِ عمیم، برشدِ خطا بخشِ عذر پذیر، امیدوار تر گردید - المنته لله تعالیٰ که اعلیٰ حضرت بمقتضایِ انصاف و قدردانی، عفو را بر انتقام ترجیح داده این سراپا گناه را از گردابِ اندوه و ملالِ نجات بخشیدند - رجا بکرمِ ایزدی واثق است که من بعد بی موجب و مصلحت امری که وقوعِ آن نشاید، از این مرید بظهور نیاید -

بخدایِ غیب دان که او را بکذب و دروغ گواه گرفتن، نزدِ اهلِ اسلام کفر و در جمیعِ ملل و ادیان مذموم است، می داند که این مرید هرگز بتجویزِ ارتکابِ خلافِ مرضیِ طبعِ مقدس راضی نبوده و نیست و خود را نایبِ حضرت انگاشته، بدین خدمت قیام می نماید - لیکن چون انتظامِ اوضاعِ مملکت و احوالِ رعیت، باظهارِ نیابت امکان نداشت، نا گزیر برای پاسِ مصالحِ ملک و ملت، روزی چند، این نوع سلوک که بخاطر خطور نمی کرد و چه شرمندگیها که ازان رهگذر ندارد، لازم شده - پس ازانکه امنیت در ممالک پدید آید و غبارِ فتنه و فساد فرو نشیند، انشاء الله جمیع مرغوباتِ خاطرِ اشرف، بوجهِ احسن، صورت خواهد گرفت -

این مرید که خلاصهٔ عمر را، صرفِ رضاجوئی و نیکو خدمتی نموده، بجهت مزخرفات فانیهٔ دنویه، چگونه راضی می تواند بود که اوقاتِ فرخنده سماتِ اعلیٰ حضرت که جان و مال و فرزند و عیال، نثار تحصیلِ خرسندیِ ایشانست، بجمعیت نگذرد و مردمِ محل، از خدمتِ وافی سعادت جدا باشند -

ازانجا که پادشاهزادهٔ شاه شجاع، قدرِ عافیت ندانسته، بقصدِ ستیز و جدال از پشنه باله آباد رسیده، گردِ شورش بر انگیخته - این مرید نیز که بصد تعب و مشقت، خاطر بقدر از جانب پادشاهزادهٔ کلان وا

---

۱ - گردد -

پرداختہ ، ہنوز نفس راست نہ کردہ بود ، تکیہ بر تائیدات نصرت بخش حقیقی نمودہ ، ہفدہم شہر حال ، از دارالخلافہ شاہجہان آباد متوجہ آن حدود گردیدہ ۔ امیدوار است کہ بتوفیق الہی و اعانت حضرت رسالت پناہی علیہ الصلوٰۃ والسلام و توجہ باطن قدسی مواطن پیر دستگیر ، عنقریب ازین کار فارغ گشتہ ، اصلا مرتکب امری نا مرضی نشود و مہمات دین و دولت را (ص : ۳۴۱ ب) نسقی شایستہ پدید آید ۔

جہانبان علی الاطلاق عمت آلاوہ ، ودایع خود را بکسی کہ از عہدۂ ضبط آن بیرون تواند آمد ، می سپارد و زمام مہام رعایا و برایا را ، بکف اقتدار او می گذارد کہ از گرگ شبانی نماید و ہر بیحوصلہ ، تحمل بار این شغل خطیر را ، نشاید ۔ سلطنت ملک داری و پاسبا نیست ، نہ تن آسانی و شہوت رانی ۔

تسلیمات عنایت جواہر پادشاہزادۂ کلان بجا آوردہ ، بدین مرحمت تازہ سرافراز گردید ۔

—:o:—

الف ع ۴

یہ عرضداشت اس زمانے کی ہے جب اورنگ زیب کا تسلط مکمل ہو چکا ہے اور جہاں آرا بیگم شاہ جہان کی بدگمانیاں دور کر چکی ہے ۔ اب اورنگ زیب کا طرز تحریر وہی پرانا رنگ لیے ہوئے ہے ۔ خط کے القاب اور خطاب میں شاہ جہان کے لیے تسلیم و تعظیم کا جذبہ بروئے کار ہے ۔ اس مکتوب میں وہ خوشنودی قبلہ و کعبہ اور ذرہ پروری اور بندہ نوازی کا آرزومند ہے ۔

باعلیٰ حضرت : بعد ادای مراسم عقیدت بعرض اقدس می رساند ۔

فرمان والا شان سراسر نگاشتۂ قلم مبارک رقم کہ پنجم شہر حال در جواب عریضہ این مرید صادر شدہ بود ، عز وصول بخشید و از مطالعہ ارقام کلک دربار جواہر سلک ، دیدہ را نور موفور و دل را کمال بہجت

و سرور حاصل گردید ۔ المنته للہ تعالیٰ کہ ذاتِ فایض البرکاتِ مقدس ، قرینِ صحت و عافیت است ۔

پیرِ دستگیر سلامت ! این مجبورِ حکمِ قضا و قدر کہ بمشیتِ الٰہی در چنین ورطۂ خطرناک افتادہ بچندین کلفتہای ظاہری و باطنی مبتلا گشتہ ، از خجلت و انفعالِ خود ، چہ عرضداشت کند کہ بر اعلیٰ حضرت ہویدا نباشد ۔

پیوستہ از درگاہِ ایزدی مسئلت می نماید کہ توفیق استرضایِ خاطرِ ملکوت ناظر و فرصتِ تدارک و تلافیِ مافات و عذر خواہیِ زلاتِ خویش یافتہ ، خدمتی کہ موجبِ خشنودیِ قبلہ و کعبۂ حقیقی تواند بود ، بتقدیم رساند و از ذرہ پروری و بندہ نوازیِ آن حضرت ، نیز چشمِ آن دارد کہ بہمین وتیرہ ، این گناہگار را بدعایِ خیر کہ عبارت از توفیقِ حسنات و خدمتگذاریِ ولیِ نعمت است ، یاد می فرمودہ باشند ۔ نیز بعض امور ، چنانچہ قبل ازین بکرات معروض داشتہ ، اضطراری است و ازان رہگذر چہ شرمندگیہا کہ ندارد ۔

خواجہ سرای چٹھی نویس را ، ہرگاہ کاری روی دہد ، حکم شود کہ بسعادتِ خدمت می رسیدہ باشد ۔

—— :o: ——

الف خ ۵

یہ مکتوب اوپر کے خطوط سے پہلے کا ہے ۔ اس زمانے میں شاہ جہان خواجہ سراؤں کے ذریعے پوشیدہ طور پر قلعے سے باہر خط بھجواتا تھا ۔ اس کا ایک خادم خواجہ وفا اس الزام میں گرفتار کر لیا گیا تھا ۔ اس پر شاہ جہان نے اورنگ زیب کو سخت قسم کا خط لکھا جس پر اسے رہا کر دیا گیا ۔ اس کے بعد اورنگ زیب نے احتیاطاً شاہ جہان کے صرف ایک خادم خواجہ محرم کو قلعے سے باہر جانے کی اجازت دی لیکن اس کی نگرانی کے لیے ہدایات بھی جاری کر دیں ۔

باعلی حضرت : بعد ادای مراسم عقیدت و اخلاص ، بعرض اشرف می رساند ـ قدری صحیفه که بزدبهم شهر حال ، بخط مبارک مرقوم گردیده بود ، عز ورود بخشید و آنچه بتقریب خواجه وفا ، از روی طیش تمام نگارش یافته ، بوضوح انجامید ـ این گناهگار سراسر تقصیر ، نمی داند ، چه چاره سازد که از رهگذر این قسم امور ، معاتب نشود ـ ظ

بر گاه اعلیحضرت ، با انکه این مرید بکرات و مرات التماس نموده که راه ارسال نوشتجات شور انگیز فتنه افزا ، مسدود گردد ، پرتو التفات ، بر این معنی نینداخته ، (ص: ۳۴۲ ل) صریح فرموده باشند که او این توقع را که از پسر خود باید داشت ، از ما نکند و مارا تکلیف ترک این شیوه که امکان ندارد ننماید ـ چنانچه نوشته که حوری خانم آورده بود بدان ناطق است ـ درین صورت اگر بلوازم احتیاط پرداخته ، اسباب فساد را برهم زند و خواجه سراهای مفتن را که نوشتجات غیر مکرر بوساطت آنها بدر می رود از حضور پرنور دور ندارد ، چه کند کاش آن حضرت بر این مردم ترحم فرموده ، این شغل را که ماحصلش غیر مزید کلفت و وحشت نیست ، موقوف می داشتند و مصلحت کار مرعی می گشت ، تا بمقتضای ضرورت ، بر این مرید این همه اهتمام لازم نمی شد و آزاری بآنها نمی رسید ـ

"ای و ای من و دست من و دامن خویش"

علی ای حال ، از سر تقصیر خواجه وفا گذشته ، اورا پیش خود طلب داشت که مثل دیگران خدمت می کرده باشد و در باب خواجه محرم نوشت که کسی از رفتن بمحل ، مانع او نشود ـ اما اگر او نیز درنگ وفا بعمل آورد ، بروز او خواهد نشست ـ در جواب مقدمه تحویل ملبوس خاصه ، قبل ازین معروض داشته که بجای معمور که تصدق شده ، دیگری تعین گردیده و پوشاک خاصه بدستور سابق خواهد رسید ـ

حق تعالی آنحضرت را ، بر این مرد که گناهی جز امتثال حکم قضا و قدر از و سرنزده ، مهربان گردانیده ، توفیق احراز مثوبات آخروی کرامت کناد !

—:o:—

الف ع ٦

یہ مکتوب شاہ شجاع کی ہزیمت اور اس کے فرار ہونے کے بعد لکھا گیا ہے ۔

اس میں اورنگ زیب شاہ جہان کی خدمت میں اپنے مختلف اقدامات کا جواز پیش کرتا ہے ۔ بادشاہ نے پوشیدہ طور پر شاہ شجاع کے نام ہندی زبان میں جو خط لکھا تھا اور جو اورنگ زیب کے ہاتھ آ گیا تھا ، اُس میں شاہ شجاع کی حوصلہ افزائی کی گئی تھی ۔ ہندی زبان میں خط اخفائے راز کے لیے لکھا گیا تھا ۔ اس پر آشوب زمانے میں اورنگ زیب بھی اکثر خطِ مرموز یعنی خفیہ کوڈ میں خط و کتابت کرتا تھا ۔ اورنگ زیب نے شاہ جہان کے ملبوسات کے کارخانے کو سر بمہر کرا دیا تھا ۔ اُس کی شاہ جہان نے شکایت کی ہے ۔ اورنگ زیب کہتا ہے کہ خواجہ معمور جو ملبوس خانہ کا نگران تھا وفات پا گیا ہے ۔ اس کی جگہ دوسرا ملازم تعین کیا جا رہا ہے ۔ اس کے بعد شاہ جہان کو اس بارے میں کوئی زحمت نہیں ہو گی ۔

با علیٰ حضرت : بعد ادائی مراسمِ عقیدت و اخلاص ، بعرضِ اشرف می رساند ، قدسی[1] صحیفہ[2] کہ پس از تمادیٔ ایام بخطِ خاص قلمی شدہ بود،در نواحیٔ ہنڈون پرتوِ ورود انداختہ ، مطالعہ[2] ارقامِ آن سرمایہ[2] سعادت گردید و کیفیت آنچہ نگارش یافتہ ، بوضوح انجامید ۔ از سببِ گرفت و گیر استفسار شدہ بود ۔ بر خاطرِ دریا مقاطر پوشیدہ نماند کہ این مرید ، در ابتدایٔ حال و آغاز وقوعِ مراتبی کہ بتقدیرِ ایزد متعال رویٔ داده ، باعتقاد آن کہ چون اعلیٰ حضرت عقلِ کل اند و اکثر گرامی اوقاتِ عمرِ ابد پیوند ، در تجاربِ پست و بلندِ روزگار گذشتہ ، شاید ظہورِ این امور را ، از قضا و قدر دانستہ ، در شکستِ کار و رونقِ دیگران کہ ارادت اللہ بدان تعلق نگرفتہ ،کوشش بفرمایند ، سلوک را بنہجی قرار دادہ بود ، می خواست کہ بعد رفعِ شورش در استرضای خاطرِ والا ، کمرِ اہتمام بر میانِ

---

۱ - فارسی ۔
۲ - تجارت ۔

جان بسته ، وسیلهٔ سعادت دارین حاصل کند و هر چند می شنید که موجب ارتفاع غبار فساد و برهم خوردگی مهمات عباد ، تحریک آنحضرت است و برادران بفرمودهٔ اقدس ، دست و پا می زنند و جانی می کنند ، اصلا گوش بسخنان مردم نینداخته (ص: ۳۴۲ ب) اندیشهٔ انحراف از شاه راه عقیدت نمی نمود .

لیکن ازنجا که اخبار بی توجهی اعلیحضرت ، بتواتر رسید چنانچه از نوشتهٔ که بعبارت هندی بشاه شجاع قلمی گردیده بود و خان و مان او بر سر آن خراب شده ، هویداست و یقین حاصل شد که آنحضرت ، این مرید را نمی خواهند و با آنکه کار از دست رفته ، هنوز تلاش آن دارند که دیگری استقلال یافته ، سعی این قدوی که مصروف ترویج دین مبین و انتظام مهمات ملک است ، ضایع شود ، بهیچ طریق ازین فکر باز نیامده ، در این کار مصر اند .

نا گزیر بمراعات لوازم حزم و احتیاط پرداخته ، از حدوث مفسدهای ممتنع التدارک اندیشه مند گشته ، آنچه بخاطر داشت نتوانست ، از قوه بفعل آورد و بر صدق این دعوی خدائی توانا شاهد و گواه است . جمعیت خاطر این مرید وقتی صورت تواند گرفت که آن دو فتنه جو که هر کدام دوباره بیعزتی بخود قرار داده گریخته اند ، از ممالک محروسه بدر روند یا بتوفیق الهی دستگیر گردیده ، در پهلوی برادر خود نشینند بیت :

سر وارث ملک تا برتن است
تن ملک را فتنه پیراهن است

انشاء الله تعالی بعد از انکه کار معاندان بیکی ازین دو وجه ساخته شود ، چرا عبث این همه احتیاط خواهد نمود و تا آن زمان چون بر عقلا ظاهر است که مسامحه و ارخای عنان ، باوجود مشاهدهٔ چندین امور ، نتیجه جز ندامت و پشیمانی ندارد ، تجویز آن نمی تواند کرد .

بودن آبدار خانه در غسل خانه در این وقت که آنحضرت پیوسته اندرون محل تشریف دارند ، چه درکار است . مهر بر کار خانهٔ ملبوس خانه

از رہگذرِ تصدق شدنِ خواجہ معمور است ۔ در این ولا کہ دیگری بجای او تعین شدہ ، پوشاکِ مبارک بدستورِ سابق ، بی تعلل خواہد رسید ۔ توفیق احرازِ مثوباتِ آخروی رفیق باد !

——:o——

الف ع ۷

چونکہ شاہ جہان اپنے خواجہ سراؤں کے ذریعہ قلعے سے باہر خطوط بھیجتا تھا ، اس لیے اورنگ زیب کو کچھ پابندیاں لگانی پڑیں ۔ شاہ جہان نے اس کی شکایت کی ہے ۔ اُس نے عرائض میں نا ملائم کلمات کی بھی شکایت کی ہے ۔ اورنگ زیب اپنی صفائی میں کہتا ہے کہ اُس نے یہ الفاظ بادشاہ کے لیے نہیں بلکہ برادرانِ نامہربان کے لیے استعمال کیے ہیں ۔ شاہ جہان نے اورنگ زیب پر الزام لگایا ہے کہ اس نے داراشکوہ کے اموال پر تصرف بے جا کیا ہے ۔ وہ فقہ کی رو سے اُس کا جواز پیش کرتا ہے ۔

بہ اعلیحضرت : بعد از ادای مراسمِ عقیدت و اخلاص ، بعرضِ اشرف می رساند کہ صحیفۂ قدسی ، سراسر نگاشتۂ قلمِ مبارک رقم کہ مصحوبِ معتمد خان بود ، عزِ ورود بخشید ۔ مراتبی کہ بنظم و نثرادا شدہ ، پیرایۂ وضوح گرفت و این بندۂ شرمسار را کہ اظہار برأتِ ذمۂ خویش ، بعجز و قصور اعتراف ، بمدتی پیش ازین ترکِ ارسالِ عرایض نمودہ ، راہِ گفت و شنید بستہ بود ، بران داشت کہ جوابِ مقدمات وا شگافتہ و بی پردہ معروض دارد ، تا کیفیتِ حال ، نوعی کہ ہست بظہور انجامیدہ ، دیگر احتیاجِ ترقیمِ مطالب نشود ۔

بر رایِ خورشید ضیا پوشیدہ نماند کہ این مرید مکرر التماس نمودہ بود کہ اگر اعلیحضرت (ص : ۳۴۳ ز) فرستادنِ نوشتجات شور انگیز را کہ اثری بران مرتب نمی تواند شد ، موقوف فرمودہ ، در سدِ این طریق ، توجہ مبذول دارند ، اصوب است و بمصلحتِ ملکی اقرب ۔ لیکن چون آنحضرت باوجودِ کمالِ دانش و خبرت ، صلاحِ کار را منظور نداشتہ ، صریح فرمودند کہ او این توقع بیجا را ، از ما نکند ، لازم دید کہ اسبابِ

فساد را مسدود ساخته ، خواجه سراهای شوره پشت را ، که عمدهٔ اسباب شورش ، وجود کعب[۱] آنها بود ، بحضور طلب نماید - مضمون رباعی مشهور که مجدهٔ رقم زدهٔ کلک گهر بار گشته ، حق است و حسب حال ، چه بر تقدیری که آنحضرت ، پادشاهزادهٔ کلان را که جمعیت و قابلیت و خدا شناسی او ، شاید اکنون هویدا شده باشد ، در بدایت حال ، انواع دستگیری فرموده ، باعلیٰ مدارج اعتبار نمی رسانیدند و بجهت خوش آمد و دل جوئی او ، امانت دیگران تجویز نرفته ، میان سائر مریدان ، قاعدهٔ مسویت مرعی می گردید و یاس آنها بر امید غالب نمی آمد[۲] ، یقین که آتش فتنه بدین مثابه اشتعال نمی یافت و آن همه وحشت بظهور نمی رسید - مصرع :

ای وای من و دست من و دامن خویش

در عبارات عریضهٔ سابق ، حاشا که کلمهٔ نا ملایم بیجا نسبت بجناب معلیٰ بر زبان خامه گذشته باشد و نخواهد که اندیشهٔ این معنی نیز بخاطر بگذرد - آری دربارهٔ برادران نوشته بود و آن خود چرا بر بی ادبی محمول شود -

اعلیحضرت خسرو و پرویز را ، که پیش از ایام خلافت آنحضرت بوادیٔ فنا شتافته بودند و هیچ گونه آسیبی و مضرتی از آنها متوقع نبود ، تا حال چه قسم یاد می فرمایند - اگر این مرید جمعی را ، که عداوت آنها از حد گذشته ، و بکرات محاربات کرده ، عار فرار اختیار نموده اند ، هنوز آثار شر آنها محو نگردیده ، بعنوانی که بیان واقع است ، یاد کند و جانب تعظیم و احترام آنها را ، فرو گذارد ، چه قصور دارد ؟ چنانچه عزیز کردهٔ خدا یتعالیٰ را کسی خوار نمی تواند داشت ، خوار کردهٔ اورا نیز ، عزیز نمی توان ساخت - بزرگ کسی است که حق جل و علیٰ بحکم ''تعز من تشاء'' اورا ، بتائیدات خویش موید داشته ، از اقران و همسران برتری کرامت فرماید و اسباب عزتش را ، محض بفضل خود آماده ساخته ، میان عالمیان عزیز و سربلند گرداند -

---

۱ - کعب

۲ - آید -

قبل ازین مکرر معروض خدمت والا گردیده که مقصود این مرید از نهضت بصوبهٔ اکبر آباد ، ارادهٔ بغی و خروج با پادشاه اسلام نبود و عالم السر و الخفیات گواه است که این قصد نا صواب غیر مشروع اصلاً و قطعاً پیرامن ضمیر (ص : ۳۴۳ ب) نگشته ، بلکه چون در آوان بیماری ، اختیار از دست اعلیحضرت رفته بود و پادشاهزادهٔ کلان که رنگی از مسلمانی نداشت ، قوت و استقلال تمام پیدا کرده ، امارات جهان بانی ظاهر می ساخت و رایت کفر و الحاد ، در ممالک محروسه می افراشت ، دفع اورا که عقلاً و شرعاً و عرفاً واجب شده بود ، بر ذمهٔ حمیت متحتم شناخته ، عزیمت این حدود نمود و جنگ اول بکفار اشرار که مساجد را منهدم و خراب ساخته ، بتخانها بجای آن بنا نهاده بودند ، روی داده ، محاربهٔ دیگر با ملاحدهٔ نکوهیده کردار واقع شد و چون نیت بخیر بود ، با جمعیت قلیل در هر معرکه مظفر و منصور آمده ، از چشم زخم مصئون ماند و ازانجا که اعلیحضرت این مرید را ، گناهکار قرار داده و از فرط تعصب ، نظر بمصلحت دینی و ملکی نینداخته ، تلاش آن داشتند که پادشاهزادهٔ فرعون منش دیگر باره ، بعرصه آمده ، چهره افروز الحاد شود و درین صورت مساعی و ارخائی عنان ، باعث خرابی عباد و بلاد می گشت ، ضرورت این مرید ، باسید اجر و ثواب ، تن بتحمل این بار گران در داده ، به پرداخت احوال رعایا و برایا و ترویج دین مبین رسول مجتبیٰ علیه من الصلواة اتمها و من التحیات اعمها ، کمر اجتهاد بر میان بست و ارباب بصیرت و اصحاب خبرت ، از دور و نزدیک دانند که نیک نامیٔ دنیا و سعادت آخرت را ، ازین بهتر چه دلیل خواهد بود ؟

مرقوم شده که تصرف در اموال دیگری خلاف مسلمانی است - بر خاطر دریا مقاطر ، مستور نماند که خزاین و اموال ملوک و سلاطین ، برایٔ مصلحت و ملت است ، نه ملک و میراث و ازینجاست که زکوة این مال داده نمی شود - ایزد تعالیٰ که بچندگاه یکی را از نظریافتهایٔ درگاه خود ، بجهت سرانجام مهمات معاش و معاد کافهٔ انام برگزیده ، حل و عقد امور را ، بکف کفایت و اعتبار او می سپارد ، تا باصناف خلق بر وجه عدالت زندگانی نمود ، در ایصال حقوق مستحقین ، طریق امانت و دیانت ،

مسلوک دارد و خود را ، تحویل داری بیش نداند و ازین‌که علیای وقت از روی ملاحظه و مدابنه ، حقیقت این مقدمه را ، بعرض اشرف نرسانیده باشند ، دعوی ملکیت بیت‌المال نمی توان کرد ۔

بالجمله چون مقرر شده که هیچ امری بی مشیت الهی ، از مکمن غیب ، بمنصه شهود جلوه گر نمی گردد ، چنانچه این معنی بر همه کس آشکار است ، بسبب چه خواهد بود که این سانحه عظمی که ظهور آن بی شبهه بارادت ازلیست و مکنت و قدرت احدی را ، در آن دخلی نیست ، بتقدیر (ص : ۳۴۴ ل) مالک الملک قدیر حواله نمی رود و کار قضا بیندهٔ مجبور مضطر منسوب گشته ، موجب عتاب و خطاب می شود ۔

اعلیحضرت که بوفور دانش و بینش ، از همگنان برتر اند ، چرا تفاصیل این مراتب را بخاطر نیاورده ، در کارهای الهی دیگری را موثر می دارند و بکردهٔ حکیم علی الاطلاق جل شانه که 'یفعل الله مایشاء و یحکم ما یرید' از آیات بینات قدرت کامله اوست ، رضا نداده ، ازین وادی پر آشوب که بجای نمی رسد ، عبور نمی فرمایند ، تا کدورت و کلفت بجمعیت و رفاهیت تبدیل یافته ، اجر صبر و شکیبای فوت نشود و اوقات قدسی ساعات که بدلی ندارد ، بچنین توهمات نگذرد ۔ دراز نفسی را کرم عمیم ، عذر خواه است ۔

——:o:——

الف ع ۸

اورنگ زیب نے لکھا تھا کہ اگر اعلیٰ حضرت پسند کریں تو وہ دارا شکوہ کے محل کے گویوں کو بادشاہ کی خدمت میں بھیج دے ۔ اس پر شاہ جہاں نے نا خوشنودی کا اظہار کیا ہے ۔ اس مکتوب میں وہ دوبارہ اپنی صفائی پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے مملکت کی بھلائی کے لیے حکمرانی کا بار گراں اٹھایا ہے ، ورنہ اس کی دلی خواہش یہ نہیں تھی ۔

باعلیٰ حضرت : بعد ادای مراسم عقیدت و اخلاص ، بعرض اشرف می رساند که اگرچه این سراپا تقصیر ، از کثرت شرمندگی و تشویر ،

مدتیست که قدم جرأت در وادیٔ ارسال عرایض و اظهار مطالب نمی تواند گذاشت لیکن چون در این ایام ، متواتر بعنایت الوش الب سرفرازی یافته ، بتازگی امیدوار الطاف والا گردید ـ

تسلیات بجا آورده معروض می دارد که این مرید ، نظر بآنکه اعلیٰ حضرت در این اوقات ، التفاتی بشنیدن نغمه ندارند و گاین خوبی که طبع ، از سرود او محظوظ شود ، در اینجا نیست ، نوشته بود که خواجه بهول بعرض اقدس رسانیده ، گاینهای پادشاهزادهٔ کلان را که در محل معطل اند ، بفرستد ـ ظاهر نشد که این معنی چرا بر خاطر عاطر گران آمده ؟ اگر سبب مضایقه ، سریه بودن آنها ست ، جمعی دیگر هم ازان مردم ، درین خانه هستند ، بودن خدمتگاران ایشان در اینجا چه قصور دارد ـ نقل آیهٔ کریمه با ترجمهٔ آن که بدین تقریب ، حسب الحکم خواجه بهول ارسال داشته بود ، رسید ـ

بر رایٔ خورشید ضیا پوشیده نماند که این مرید مکرراً بخدمت والا عرضداشت نموده ، اکنون نیز که سر حرف وا شده ، بزبان قلم می آورد که قبول این منصب خطرناک ، اندیشهٔ مخاطرات آن ، هوشمندان عاقبت بین را ، جگر خون دارد ، اختیاری نیست و بخواهش این بنده نبوده ، چه صاحب عقل سلیم و فطرت مستقیم که ایمانی بباز خواست اخروی دارد ، چگونه باختیار راضی تواند شد که با آنکه شرط عدالت ، میان قوی و اعضایٔ خویش ، مرعی داشتن در کمال صعوبت است و ازو وبال عالمی بگردن بگیرد ، جواب یوم الحساب را ، آماده گردد ، بلک چون مهمات مملکت موروثی ، از نسق افتاده طبقات انام پایمال حوادث می شدند و احکام اسلام از میان برخاسته بود (ص : ۳۴۴ ب) ، این مجبور قضا و قدر ، از رویٔ اضطرار بدین شغل خطیر ، تن در داده ، اظهار بعرض رسوم جهان داری که پیشرفت کار ، بی آن دشوار می نمود ، لازم دید ـ ازانجا که این مرید چنین بار گرانی را از دوش آنحضرت انداخته ، برسر خود گرفته و باطن اطهر انور را ، از مشاغل تیرگی افزا فارغ ساخته ، خاطر از همه جهت آزاد خویش را ، بهزار تعب و محنت گرفتار داشته ، اگر بدیدهٔ

انصاف نظر کرده آید ، جایِ شکایت نیست و بد نمی توان گفت ۔ بر تقدیری که دیگری بهتر ازین ، بدین امور می پرداخت ، حاشا که این مرید اسیرِ چنین دام می گشت ۔

زیاده دراز نفسی نمی نماید ۔ توفیقِ اذخارِ مثوباتِ اخروی روز افزون باد ۔

—o—

الف ع ۹

بادشاہ کی بیماری میں مزاج پرسی کا خط ہے

از طرفِ شاہزادۂ محمد سلطان : کمترینِ خانہ زادانِ دعا گو بعد تقدیم مراسمِ عبودیت و بندگی ، ذرہ مثال ، بمسامعِ جاہ و جلال می رساند کہ از استماعِ خبرِ کوفتی کہ بمزاجِ مبارک عارض شدہ بود ، برین خانہ زاد حالی گذشتہ ، کہ شرح پذیر نیست ، از غایتِ دلتنگی و سراسیمگی ، نزدیک بآن رسیدہ بود کہ طایرِ جان از قفسِ[1] خاکی رہای یابد ۔ المنتہ للہ تعالیٰ و تقدس کہ مژدۂ صحت و استقامتِ ذاتِ والا صفات سامعہ افروز گردیدہ ، صبحِ بہجت و نشاط روی نمود و شامِ اندوہ و کلفت بسر آمد ۔ سجداتِ شکرِ این موہبتِ کبریٰ بجا آوردہ ، تندرستیِ اعلیٰ حضرت را ، از درگاہِ وہابِ بی منت ، مسئلت می نماید ۔

حق تعالیٰ وجودِ فایض الجودِ اقدس را ابدالدہر ، از حوادثِ آخر الزمان مصئون و محروس داراد و سایۂ بلند پایۂ عمر و دولتِ قبلہ و کعبۂ حقیقی را ، سالہای دراز بر عالمیان مبسوط گرداناد !

—:o:—

۱ ۔ قفص ۔

الف ع ۱۰

اس مکتوب میں جشنِ وزن شمسی کی تہنیت پیش کر رہا ہے ۔

از طرف پادشاہزادۂ محمد سلطان : خانہ زادِ دعا گو ، آدابِ عبودیت و مراسمِ بندگی بتقدیم رسانیدہ ، ذرہ مثال ، بمسامعِ جاہ و جلال ، می رساند کہ ظہورِ تباشیرِ صبحِ سلطنت و جہان بانی و طلوعِ آفتابِ خلافت و گیہان ستانی ، یعنی آرایشِ جشنِ وزنِ مقدسِ شمسی کہ بہارِ آمال و امانی و گلشنِ عشرت و شادمانیٔ عالمیان است ، بر اعلیٰ حضرت مبارک و خجستہ باد و ایزدِ تعالیٰ از میامن و برکاتِ این روزِ سعادت افروز ، جہان و جہانیان را عموماً و خانہ زادانِ دور و نزدیک را خصوصاً ، کامیاب گردانیدہ ، سایۂ بلند پایۂ خلافت را ، ابدالدہر ، زینت افزایٔ عرصۂ ربعِ مسکون داراد !

—:o:—

الف ع ۱۱

یہ بھی جشنِ وزن اقدس کے سلسلے کا خط ہے ۔

از طرف پادشاہزادۂ محمد سلطان : داعیٔ دولتِ موید ، زمینِ عبودیت بلبِ ادب بوسیدہ و تسلیاتِ بندگی و خانہ زادی بتقدیم رسانیدہ ، بزبانِ نیاز بموقفِ عرضِ مقدس ، می رساند کہ این خانہ زاد (ص : ۳۴۵ [1]) بدعای دوامِ عمر و دولتِ اعلیٰ حضرت مشغول بودہ ، حصولِ سعادتِ پای بوسِ اقدس را ، از درگاہِ واہب العطایا مسئلت می نماید ۔ امید کہ عنقریب خاکِ آستانِ قدسی نشان ، تولیایٔ دیدۂ مہجوران شود ۔

روزِ سعادت افروزِ وزنِ اقدس کہ بہارِ نشاط و کامرانیٔ جہان و جہانیان است ، مبارک و خجستہ باد و سالہایٔ بسیار ، سایۂ کرامت پیرایہ ، بر مفارقِ خانہ زادان مبسوط بماناد !

—:o:—

الف ع ۱۲

اس کا موضوع بھی جشنِ وزن کی تہنیت ہے ۔

از طرف ایضاً : کمترینِ خانہ زادانِ دعا گو ، آستانِ عبودیت ، بلبِ ادب بوسیدہ ، ذرہ صفت ، بعرضِ مقدسِ معلیٰ می رساند کہ طلوعِ نیرِ عالم آرایٔ عظمت و اقبال و سطوعِ صبحِ جہان پیرای سلطنت و جلال ، یعنی جشنِ گیتی افروزِ وزنِ مبارکِ اقدس کہ بہارِ ہزاران نشاط و کامرانیٔ عالمیان است ، بر ذاتِ کثیرالبرکاتِ مظہرِ اتم و رحمتِ اعمِ حضرتِ آفریدگار ، واسطۂ انتظامِ اکوان و ادوار ، اعلیٰ حضرتِ خلافت منقبت ، ظلِ الہی ، پیر و مرشدِ حقیقی ، مبارک و خجستہ باد ۔ حق تعالیٰ کافۂ انام را ، تا بقایٔ دوران ، از فیوضاتِ این ایامِ سعادت فرجام ، بہرہ مند و با نصیب داراد !

——:o:——

شہزادۂ اکبر کے خطوط

آدابِ عالمگیری کا مؤلف محمد صادق البالوی شہزادۂ محمد اکبر کا میر منشی رہا ہے ۔ اس نے ان خطوط کو اپنی طرف سے شامل کر دیا ہے ۔ اس کا مقصد فنِ رسالت کے اچھے نمونے پیش کرنا ہے ۔ شہزادۂ اکبر کو راجپوتانے کی مہم پر ۲۳ سنہ جلوسِ عالمگیری میں بھیجا گیا ۔ یہ مہم ۱۰۹۱ھ کے اواخر میں شہزادۂ اکبر کی بغاوت پر منتج ہوئی ۔

سوادِ عرایضی از جانبِ پادشاہزادۂ بلند قدرِ والا گہر ، سلطان محمد اکبر ، حفظ اللہ عن البلایا والضرر ، در جنابِ عالمیان مآب ، پادشاہِ دین پناہ ، حق آگاہ ، جامع لشاتینِ دین و دولت ، صاحبِ ریاستینِ ملک و ملت ، رونق بخشِ بازارِ دین ، خضرِ چشمۂ سارعین الیقین ، ابجد آموزِ عقلِ مجرد ، قوتِ ممیزۂ خرد :

سروری کز پی حمایتِ دین
وطنِ خویش کردہ ، خانۂ زین

چون مجاہد شود بنفسِ نفیس
تیغِ کیوان زند ، قلم برجمس

طرز آموزِ جہان گیری و جہان داری ، اخترِ سعادت قرینِ صاحب قرانی ، اسطرلابِ دقایقِ آسمانی لو کان تکتب اسماء الملوک اذاً اعطوہ موضع بسم اللہ فی الکتب ۔ عنوانِ سورۂ فتح ، تفسیرِ آیۂ ظفر ، ابوالظفر محی الدین ، حضرتِ پادشاہِ عالمگیر

غازی ، ادام الله ظلال جلاله علیٰ مفارق العالمین الیٰ یوم الدین ، که این پخته آتش خامی ، رسیدهٔ کوی ناتمامی ، کامل وادی نقصان ، تاجر سرمایهٔ خسران ، آزردهٔ روزگار ، بے سپر نفس غدار ، اصلح الله شانه ، بی تصنع عبارت و تکلف انشا پردازی ، مثل منشیان مغلق گرای رنگین نویس که مطابق مرضیٔ اقدس اعلیٰ حضرت خلیفهٔ الهی ، پسند عالی هم نبوده مسوده نموده و دیگر بعضی مطالب ضروری که بامرای عظام حضور ترقیم یافته :

الف غ ۱

شہزادۂ اکبر دہلی سے پنجاب جا رہا تھا کہ انبالہ میں اسے طوفان باد و باران کی وجہ سے باغ انبالہ میں رکنا پڑا جس کا ناظر وفا نامی ایک منصب دار تھا ۔ یہ باغ جہاں آرا بیگم کا تھا ۔ محمد صادق نے اپنے ایک خط میں جہاں آرا بیگم کی خدمت میں شہزادے کی طرف سے معذرت چاہی ہے کہ اس نے جہاں آرا بیگم کی اجازت کے بغیر باغ میں قیام کیا ۔ اس زمانے میں ستلج کو یا تو لودھیانہ کے قریب پار کرتے تھے یا چار کوس جنوب مغرب کی جانب تلون کے گھاٹ سے عبور کرتے تھے ۔

بحضرت ظل سبحانی : عرضداشت مرید احقر ، جبین ارادت بسجدات عبودیت بر افروخته و تارک سعادت ، بتسلیمات بندگی بر افروخته ، بذروهٔ عرض آستان بوسان بارگاه خلافت و ایستادهای پایهٔ سریر سلطنت می رساند که این مرید عقیدت سرشت ، بعنایت الهی و میامن توجه اقبال حضرت شاهنشاهی ، پانزدهم شهر حال روز پنجشنبه ، با این کل ولای لغزنده که دربن عرض راه بوده (ص : ۳۴۵ ب) ، بمنزل انبالہ رسید و حسب الحکم الاقدس ، حاتم بیگ دیوان را ، با جمعی از ملازمان سرکار ، رخصت نمود که پیش برود ۔ لیکن چون اکثر عرابهٔ گران بار ، چه از مردم لشکر و چه از کارخانجات ، عقب مانده بودند ، انتظار رسیدن آنها می کشید ۔ در این اثنا روز سه شنبه چهار گهڑی روز مانده ، باران رحمت الهی بشدت تمام ، با باد تند بمرتبهٔ نازل شد که از ابتدای حال ، بدین

شدتِ باران نشده ـ چنانچه آب در دایره‌ها تا بزانو رسید و اکثر دایره های اہل لشکر از طغیانیٔ آب و باد بر افتاد ـ چون باغ البالہ متصل خیمه بود و در خیمه اقامت ممکن ندید ، بناظر وفا گفته شد که باغِ مذکور بجهتِ اقامت خالی سازد ـ ناظر بآئینی که باید بندوبست نموده ، باغ را تیار کرد چنانکه بسببِ کثرتِ گل ولای تا رسیدن کارخانجات ، ناگزیر درآن مکان سه مقام واقع شد ـ روزِ یکشنبه سیف خان رسیده احقر را دید و کارخانجات عقب مانده نیز رسیدند ـ چون بیستم بنده بسهرند رسید ، شکر الله فوجدار آنجا ظاہر ساخت که گذرِ آبِ لودیانه[1] ، از بسیاریٔ آب و گل ، صعوبت تمام دارد و در مواضعِ متعدده بکشتی نشست ـ اگر معبر تلون که تفاوتِ آن از راہِ معروف ، زیاده از چہار کروه و کسری ، چیزی نمی کشد ، مقرر شود ، اہلِ لشکر بسہولت توانند گذشت ـ بنابران بموجبِ وا نمودِ او ہمین راہ قرار یافته ـ انشاء الله در دو سه روز بگذرِ مسطور رسیده ، باحتیاط تمام مردم را ، گذرانیده فدوی عبور خواہد نمود ـ زیاده عرض ، حدِ ادب ندید ـ

ظلِ خلافت و فرمان روای ، بر مفارقِ جہان و جہانیان لایزال باد ـ

——:o:——

الف غ ۲

اس مکتوب میں بھی پنجاب کے سفر کا بیان ہے ـ وہ جمادی الآخر کی آخری تاریخ کو گوند وال کے مقام پر دریائے بیاس کو عبور کرتا ہےاور رجب کی تعین تاریخ کو باغ فیض بخش میں قیام کرتا ہے ـ

بحضرتِ ظلِ سبحانی : جبینِ ارادت بر زمینِ ضراعت سوده ، ذره مثال ، بموقفِ عرضِ ایستادہای پایهٔ سریرِ خلافت می رساند که بفضلِ الٰہی و میامنِ توجہاتِ اقدسِ حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی ، این بندهٔ حقیر با تمامیٔ لشکر بدونِ آنکه مقام واقع شود ، سلخِ شہرِ جمادی الآخره ، از آبِ

---

۱ ـ لوڈیانہ ـ

گوندوال[1] عبور نموده ، سیوم ماه رجب المرجب ، بباغ فیض بخش ، رسید و بهان روز قوام الدین خان فدوی را دید ـ چون بسبب کثرت گل ولای راه ، مردم لشکر و مراکب تعب کشیده بودند ، در انجا پنج مقام واقع شد ـ از بی آبی ، باغ مذکور بی طراوت بنظر درآمد ـ بقوام الدین خان در این باب تاکید نموده شد ـ نهم ماه مسطور عازم مقصد گردید ـ

آفتاب خلافت و فرمانروای و نیر عظمت و کشور کشای ، تا انقراض زمان و انقضای[2] دوران ، بر مفارق عالم و عالمیان ، تابان و درخشان باد !

—:o:—

الف غ ۳

شہزادۂ اکبر اپنے بیٹے محمد فریدون فر کے تولد ہونے کی اطلاع دیتا ہے ۔

بحضرت ظل سبحانی : (ص : ۳۴۶ ا) بعد تقبیل قدسی آستان عرش نشان ، بعز عرض فیض اندوزان درگاه سلاطین سجده‌گاه ، میرساند که بورود سعادت آمود مثال مرحمت اشتمال ، سراسر رقم زدۂ انامل فیض جداول که جانم قربان هر کلمه و هر لفظش باد و دلم فدای[2] بر حرف و هر نقطه اش شود ، در جواب عرضه مشعر از تولد خانه زاد ، مصحوب کس این عقیدت نهاد ، فرق عبودیت باوج عزت رسید ـ از آنجا که دعای اجابت سمات ، در حق آن مولود ، با تسمیه محمد فریدون فر ، بزبان قلم الهام رقم ، بمحض کرامت ، شرف جهان یافت ، امیدواری تمام بحصول انجامید که انشاء الله تعالیٰ آن بنده زاده ، توفیق صوالح اعمال یافته ، کامیاب نشاء تین خواهد گردید ـ کمتربن در محل استکانت و موافقت ضراعت ، بازای[2] این مراحم عظمیٰ ، آداب تسلیمات روا گردانید ـ

---

۱ ـ کوند وال ـ

۲ ـ باضای ـ

آفتابِ عالمتابِ خلافتِ ابد میعاد ، از مطلعِ جاویدِ ابد الآباد ، تابان و درخشان باد ۔

—:o:—

الف غ ۴

اکبر باغ فیض بخش سے ۹ رجب کو روانہ ہوتا ہے اور ۱۲ کو نوشہرہ پہنچتا ہے ۔ یہاں زمینداروں نے شکایت کی ہے کہ شیروں نے اس علاقے میں تباہی مچا رکھی ہے ۔ شہزادہ سلیم سے دو شیروں کا شکار کرتا ہے ۔ یہ نوشہرہ سرحد کا شہر نہیں بلکہ لاہور سے ملتان جاتے ہوئے ایک پڑاؤ کا نام ہے ۔ اس زمانے میں جنگلات کی وجہ سے پنجاب کے علاقے میں بھی شیر پائے جاتے تھے ۔ مغلیہ دور میں پنجاب میں درندوں کی اتنی کثرت تھی کہ بابر نے دریائے سندھ کے کنارے گینڈے کا شکار کیا تھا ۔

بحضرت ظلِ سبحانی : سعادت بتقبیل عتبۂ خلافت نمودہ بذروۂ عرضِ باریافتگانِ بارگاہِ آسمان جاہ می رساند کہ چون این مرشد پرست ، دوازدہم رجب ، بمنزل نوشہرہ رسید ، زمینداران آنجا ظاہر ساختند کہ ملاحظۂ شیر درین جنگل ، کنارِ دریای راوی[1] ؟ بسیار است چنانچہ اکثر اوقات ، آدمی و مواشیٔ اطراف و جوانبِ این ضلع را ، ضایع می کند و از ترسِ آن ، مطلق در این سرزمین ، زراعت نمی توان کرد ۔

بنابران ، فدوی قراولان را متعین ساخت کہ بعد تشخیصِ مکانِ آن با نور[2] نصب نمایند ۔ سیزدہم ماہِ مذکور چون خبر تقید آن رسید ، احقر بنیروئ اقبالِ لایزالِ حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی ، بر سر آن رفتہ دو شیر یک جا شکار کرد ۔ حقیقتِ غرق شدنِ علی اکبر داروغۂ توپخانہ کہ پس از مراجعت ، بجہلِ تمام ، بقصدِ آنکہ بی کشتی از دریای مذبور بگذرد ،

---

۱ ۔ وادی ۔

۲ ۔ بانور ہندی میں رہا نوچ ، جھولے کو کہتے ہیں یہاں با نور سے مراد مچان ہے ۔

خود را بآب انداخت و از طغیانیٔ آب غرق گشت ، از رویٔ وقایعِ بعرضِ مقدسِ معلیٰ رسیده خواهد بود ۔

سایهٔ مرحمت پایهٔ حضرتِ ظلِ سبحانی ، بر مفارقِ بندہا ، ابدالدہر ممدود و ممتد باد !

—:o:—

الف غ ۵

شہزادہ و شعبان کو ملتان پہنچ رہا ہے ، ایک حاکم کی حیثیت سے وہ علاقے میں امن و امان قائم کرنے اور اہلِ فتنہ و فساد کو علاقہ بدر کرنے کے علاوہ نرخِ غلہ کی ارزانی پر خاص توجہ کر رہا ہے ۔ اورنگ زیب کو لکھتا ہے کہ وہ ایسے انتظامات کر رہا ہے جس سے گرانی ، ارزانی میں تبدیل ہو جائے گی ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : زمینِ خدمت ، بلبِ ادب بوسیدہ ، بذروۂ عرضِ مقربانِ سریرِ خلافت مصیر و سعادت اندوزانِ محفلِ فردوس نظیر ، می رساند کہ این احقرِ ارادت سرشت ، بکرمِ الہی و اقبالِ حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی ، دو شنبۂ نہمِ شعبان ، داخلِ بلدۂ دارالامانِ ملتان شد و در تنظیم و تنسیقِ معاملات و رتق و فتقِ مہماتِ این ضلع پرداخت و بارباب عدالتِ غرا تاکید کرد کہ در اجرایٔ اوامر و امتناعِ نواہی ، بر وفقِ شریعتِ مطہرہ ، (ص : ۳۴۶ ب) ، مساعیٔ جمیلہ بکار برند ۔

انشاء اللہ تعالیٰ امیدوار است کہ جریانِ امور ، موافقِ شرعِ شریف و ضبط و ربطِ کارہایٔ مالی و ملکیٔ این حدود ، مطابقِ مرضیٔ اقدس بعمل آید و مفسدانِ وخیم العاقبتہ کہ از راہِ کوتہ اندیشی سربفساد بر داشتہ ، مرتکبِ ایذایٔ عبادالله شدہ باشند ، بنیرویٔ اقبالِ ابد اتصال ، آوارۂ دشتِ دابار گردند و دستِ تعدیٔ ظالمان ، از سرِ ملہوفانِ ستم رسیدہ ، کوتاہ شود و مقدمۂ پیشکش و منسوقاتِ زمینداران نیز ، از قرارِ واقع و نفس الامر صورت پذیرد و آبادانیٔ امصار و قریات ، روز بروز

در تزاید آرد و سکنهٔ این سمت که سبب گرانیٔ غله ، بعسرت می گذرانند بنحوی بندوبست نماید که آن گرانی بارزانی مبدل شود -

قبلهٔ دین و دنیا سلامت ! شرح شداید خسران[1] دوری و مراتب آلام محرومی و مهجوری استیلام عتبهٔ سپهر مرتبه که عارض احوال پرملال است ، نمی داند ، چه قسم معروض اشرف اطهر گرداند که متعذر البیان است - از کمال عنایت و تفضل خداوند زمین و زمان ، کعبهٔ مرشد پرستان ، امید آن دارد که در اسرع اوقات ، بسعادت آستان بوس بارگاه سلاطین سجده گاه ، مستعد گردد -

آفتاب سلطنت و کشورکشای بر مفارق عالمیان تابان و درخشان باد !

—:o:—

الف غ ٦

اس عرضداشت میں عیدالاضحیٰ کی مبارکباد دیتا ہے اور چند بحری اور شاہین بطور تحفہ بھیج رہا ہے -

بحضرت ظل سبحانی : بعد از ادای لوازم بندگی و مراسم سرافکندگی ، بموقف عرض حاشیه گردانان بساط فیض مناط بارگاه جاه و جلال سپهر مثال می رساند که الحمد لله و المنة عید سعید ضحیٰ ، بفرخی و فرخندگی رسیده ، طنطنهٔ خلود عمر و دولت روز افزون ، در اکناف و اطراف عالم بلند گردانید -

این خدمت کیش ، آداب تسلیمات مبارکباد بجا آورده ، دست نیاز ، بحضرت مجیب الدعوات برداشته ، مسئلت می نماید که میامن این ایام خجسته انجام ، قرین روزگار دولت نامدار باد ! از پیشگاه فضل و کرم الوش خاصهٔ انار بکمال عنایت و بنده نوازی که باین مرید راسخ العقیدت مرحمت گشته ، و ظایف تسلیم آئین عطیهٔ عظمیٰ بتقدیم رسانید و سر افتخار و مباهات ارادت سرشت ، باوج سماوات رسیده - شکر این

۱- اخسران

موہبت کبریٰ بکدام زبان ادا نماید کہ از حیطۂ احصا متجاوز و از مرتبۂ تعداد افزون است ۔

ایزد تقدس و تعالیٰ ، ظلال خلافت ابد مقرون ، بر مفارق بندہا ، ابدالآباد ممدود و مخلد دارد ! چند دست بحری و شاہین کہ بالفعل بہم رسیدہ بود ، ارسال حضور لامع النور نمود ۔

——:o:——

الف غ ۷

وہ ۲۳ جمادی الثانی کو خزانے سے بیس لاکھ روپیہ لاہور سے پشاور روانہ کر رہا ہے ۔ مغلیہ دور میں کم محاصل کے صوبوں کے اخراجات سیر حاصل علاقوں کی آمدنی سے پورے کیے جاتے تھے ۔

بحضرت ظل سبحانی : آداب عبودیت (ص : ۳۴۷ ا) گذارش نمودہ ، ناصیۂ عجز و انکسار بر زمین اطاعت سودہ ، بعرض بار یافتگان درگاہ عرش اشتباہ می رساند کہ ارادت کیش ، بتاریخ بیست و سوم ماہ ربیع الثانی ، بر طبق حکم معلیٰ ، افتخار خان را با بیست لک روپیہ خزانہ ، بتفصیل فرد جداگانہ و اکثری از مردم متعینۂ او کہ رسیدہ بودند از دارالسلطنۃ لاہور روانۂ پشاور نمود ۔

آفتاب سلطنت و نیر خلافت ابدالآباد ، از مطلع امید تابان و درخشان باد !

——:o:——

الف غ ۸

یہ عرضداشت راجپوتانے کے محاذ سے لکھی گئی ہے جہاں اکبر کو جودھ پور اور اودے پور کے راجاؤں کی تادیب کے لیے بھیجا گیا تھا ۔ اس کے ہمراہ بادشاہ قلی خان اور حسن علی خان تھے ۔

اورنگ زیب مختلف سالاروں کے ماتحت فوجوں کی حرکت کے بارے
میں ہدایت دے رہا ہے ۔

بحضرت ظل سبحانی : بعد از تقدیم وظایف بندگی و ارادت بموقف عرض ایستادہای پایۂ سریر خلافت مصیر می رساند کہ فرمان والا شان ، مصحوب قلیج گرزبردار ، ششم ماہ جمادی الاولیٰ ، پرتو نزول میمنت شمول انداخت و این ذرۂ بی مقدار را ، پیرایۂ اعتبار بخشید ۔ فدوی باستقبال آن شتافتہ بادای تسلیمات ، سر باوج مباہات و افتخار برافراخت ۔

یرلیغ جہان مطاع ، شرف صدور یافتہ کہ اگر فرستادن پادشاہ قلی خان ، براہ دیگر ، بمعاونت حسن علی خان کہ برفتن برسر کافر مدبر مامور شدہ ، مصلحت داند ، با موصیٰ الیہ قرار دادہ رخصت نماید ۔

قبلۂ دین و دنیا سلامت ! پادشاہ قلی خان روزی کہ بندہ را دید ، ہمان روز اورا بموضع پور کہ تمام آن ضلع خالی بودہ ، مرخص گردہ ، بحسن علی خان نوشت کہ اگر رسیدن پادشاہ قلی خان ، برای اعالت او ، از راہ دیگر مصلحت باشد ، تاریخ داخل شدن درہ و مسافت راہ برنگارد ۔ بعد ازانی کہ نوشتۂ او ، مشتمل بر طلب پادشاہ قلی خان برسد ، بخان مذکور بروفق حکم اقدس می نویسد کہ از ہنگاہ خود ، بجمیع وجوہ خاطر جمع ساختہ ، بجہت معاونت حسن علی خان ، از راہ دیگر در آمدہ ، بتادیب مناکیب پردازد و الا در ضلع مزبور ، بنابرآنکہ راجہ اندر سنگہ جمعیت خود را ، بدہنور گذاشتہ ، باستیصال راٹھوران بجانب جودہپور رفتہ ۔ بودن او چنانچہ از راہ کرامت ، بخاطر مقدس گذشتہ ، فدوی نیز ضرور می داند و ازانچہ کہ پادشاہ قلی خان ، بموجب حکم معلیٰ رسیدہ ، تبلیغ احکام سعادت فرجام ، حفظ مراتب حزم و ہوشیاری و ساختن قلعچہ و غیرذالک نمود ، ارادت کیش مہتدی گردید ۔

انشاء اللہ تعالیٰ بنحوی کہ از پیشگاہ فضل و احسان ارشاد شدہ ، مطابق آن کاربند حکم والا خواہد گشت ۔ فرمان عالی شانی کہ مصحوب قراول خان صادر گشتہ بود ، نقاش بعد ورود فرمان مذکور ، وارد گردید ۔ قراول خان ہفتم ماہ مسطور پیش حسن علی خان رفت ۔

آفتابِ سلطنتِ کبریٰ ، صبحِ افروزِ اولیا و ستارہ سوزِ اعدا باد ۔
یازدہمِ جمادی الاولیٰ عرضداشت نمودہ ۔

——:o:——

الف غ ۹

اکبر کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے ۔ اس کی خوش خبری کی اطلاع
اورنگ زیب کو دے رہا ہے ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : آدابِ عبودیت بجا آوردہ ، بعرضِ مستفیضانِ درگاہِ عظمت و جاہ می رساند ۔ شبِ دو شنبہ یازدہمِ شوال خجستہ حال و مآل ، بموہبت ایزدِ متعال ، از بطنِ فلان ، پسری چہرہ افروزِ عالمِ ہستی آمدہ ۔ حی قدیم اورا بر اولیایٔ دولتِ ابد مدت ، فرخندہ و ہمایون گرداناد و کمترینِ ارادت کیشان تسلیماتِ مبارکباد بتقدیم رسانیدہ ، التماس آن دارد کہ از پیشگاہِ فضل و کرم بعنایت آن خانہ زادِ درگاہِ آسمان جاہ ، بتعینِ اسمی ، فیض اندوزیٔ کونین و بہروزیٔ نشاءتین حاصل نماید ۔
ظلِ ظلیلِ جہان پروری برزمان و زمانیان ممدود باد !

——:o:——

الف غ ۱۰

اکبر نے جس فرمان کے جواب میں یہ عرضداشت لکھی ہے وہ بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب خاص فرامین اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا ۔

راجپوتانے کی اس مہم کے بارے میں دربار سے برابر ہدایات جاری کی جا رہی ہیں ۔ حسن علی خان کو رانا راج سنگھ والئی میواڑ کے تعاقب پر تعین کیا گیا تھا ۔ رانا نے حسن علی خان کی فوج پر سخت حملہ کر کے دوبارہ دشوار گزار درے میں پناہ لی ہے ۔ اورنگ زیب نے اکبر کو قدغن کیا ہے کہ وہ حسن علی خان کی امداد کو کیوں نہیں پہنچا ۔ شہزادہ اس خط میں اپنی صفائی پیش کرتا ہے ۔
وہ اطلاع دیتا ہے کہ جونہی حسن علی خان امدادی فوج کے لیے

پیغام بھیجے گا دو ہزار سواروں کو فوری طور پر تعینات کر دیا جائے گا۔

بحضرت ظل سبحانی : زمین نیایش و ضراعت ، بلب ادب ملثوم ساخته ، معروض مقربان سریر سپهر فرسا می گرداند که فرمان والا شان واجب الاذعان ، سوم شهر حال ، عز ورود ارزانی فرمود ۔ کمترین تارک مباهات ، بادائی تسلیمات بر افراخته ، اولاً بزیارت دستخط مبارک که چون نقش سرنوشت سعادت زینت بخش فدویت منشان بود ۔ شرف اندوز گشت ، ثانیاً بمطالعهٔ هدایت مشحون مثال لازم الامثال بهره یاب گردید ۔

حضرت پیر و مرشد حقیقی سلامت ! خطی که حسن علی خان ، مشتمل بر حرکت کافر لعین ، بخواجه منظور نوشته ، فدوی بجنس آن را دیده و بر مضمون آن آگهی یافته لیکن ازانجا که صحت این خبر متیقن نشد و بر تقدیر تسلیم نیز ، از بهان نوشته ظاهر گردید که آن ادبار قرین ، پناه بکوه صعب دشوار گذار برده ، بنابران تعین نمودن افواج ، برای تنبیه او در توقف افتاد و الا بر فرض صدق خبر و امکان رسیدن فوج از بنده که تربیت یافتهٔ حضور والا و مزاج دان اقدس باشد ، چه احتمال دارد که این قسم امور که ترویج دین متین و احیائی سنت سنیه است ، مداهنه و مساهله آید ۔ الحال هم اگر حکم قضا شیم ، زینت صدور یابد ، فدوی در مکانی که حسن علی خان است ، خود را برساند و اورا از آنجا پیش بفرستد و خود معین او باشد ۔

و آنچه از راه بنده نوازی ، بر زبان الهام ترجمان گذشته که ''در آمدن عقیدت کیش در این وقت باجمعیت کم ، در کوهستان مناسب نیست'' بر باریافتگان حضور لامع النور ، مبین و هویداست که در جای که فضل آلهی و اقبال عد و مال حضرت ظل سبحانی ، بارقهٔ راه مرحله پیایان جاه ارادت است ، قلت و کثرت جمعیت در نظر فدویان جان فشان ، چندان اعتبار ندارد ۔ بهرچه از پیشگاه خلافت ارشاد شود ، در انجاح آن ، سعادت نشاتین دانسته ، مطابق آن بعمل آرد و در باب استمداد و استعانت ، با تاکید استیصال و تخریب کار ، حرفی (ص : ۳۴۸ ا) قبل ازین بخان مذکور نگاشته و بعز ورود سعادت آمود فرمان عالی شان ،

مکرر بقدغنِ بلیغ نوشته که هر گونه امدادی و اعانتی که درکار باشد ، زود بر نگارد - انشاء الله تعالیٰ در این ساده نوشتهٔ خانِ مسطور برسد ، بهان لحظه بر طبقِ ارشادِ کرامت بنیاد ، دو هزار سوارِ موافقِ فردی که از حضورِ اعلیٰ رسیده می فرستد -

آفتابِ سلطنت و جهانبانی از افقِ کامرانی ، تابان و درخشان باد -

——:o:——

الف غ ۱۱

شهزاده اکبر کو بادشاه کا فرمان ۲۹ جمادی الاول کو پہنچا - شاہی فرمان کے استقبال کے لیے مغلیہ دستور العمل میں بڑے واضح اور صریح آداب اور اصول تھے - شہزادے نے اُن آداب کے ساتھ فرمان کی پذیرائی کی ہے - اس فرمان میں بادشاہ نے شاہزادے کو مارواڑ یعنی راجہ جسونت سنگھ کے آبائی علاقے پر حملہ کرنے کا حکم دیا ہے - اس فرمان کی تعمیل میں اکبر نے جو کارروائی کی ہے یہ مکتوب اُس کی روئداد پر مشتمل ہے -

بحضرتِ ظلِ سبحانی : تحصیلِ سعادت ، بزمین بوسِ آستانِ آسمان رفعت نموده ، بذروهٔ عرضِ جبههٔ سایانِ عتبهٔ سپهر مثال و راه یافتگانِ بارگاهِ جاه و جلال می رساند -

فرمانِ والا شان با نقلِ نوشتهٔ مکرم خان متضمن بر کیفیتِ فسادِ راتهورانِ برگشته روزگار که از پیشگاهِ والا ، عزِ ایراد یافته بود ، روزِ پنجشنبهٔ بیست و نهمِ جمادی الاولیٰ ، شرفِ صدور ارزانی فرمود - ارادت کیش باستقبالِ آن شتافته ، بادایٔ تسلیمات ، تارکِ افتخار بر افراخت و از ادراکِ مضامینِ فرخنده آئینِ آن دیباچهٔ کرامت و هدایت ، سعادت اندوزِ نشاءتین گردید - در بابِ رفتنِ فدوی از راهِ هره بمیرت و همراه گرفتنِ بادشاه قلی خان و توقف گزیدن در آن مکان و فرستادنِ خانِ مذکور ازانجا ، بقصدِ استیصالِ راتهورانِ سیه بخت و دیگر مقدماتِ ارشاد آیات ، بموجبی که حکمِ معلیٰ بران رفته ، احقر امیدوار است که بکرمِ ایزدی

و تائید اقبال سرمدی ، بسعادت امثال مستسعد گردد و سرانجام آن را ، از اعاظم سعادت دین و دنیا انگاشته ، در تقدیم آن کوشش بقدر میسور ، بجا آرد و هوالموفق و المیسر -

همواره فتح و نصرت ، رفیق اولیای سلطنت خدا داد و منکوبی و اسیری ، نصیب اعدای دولت ابد میعاد باد ! سیوم جمادی الآخره عرضداشت نمود -

——:o:——

الف غ ۱۲

شاهزاده اس مکتوب میں مزید فوجی کارروائی کی رپورٹ پیش کرتا ہے - میواڑ کا راجہ راج سنگھ کوئی سات آٹھ ہزار سواروں کے ساتھ درے سے نیچے اُتر آیا ہے اور قریب کے میدانی علاقے میں تھانہ جات بٹھا رہا ہے - بادشاہ قلی خان شہزادے کے ہراول میں ہے لیکن دشمن کی وجہ سے کھوروا میں رک گیا ہے - شہزادہ بادشاہ کی جانب سے مزید ہدایات کا منتظر ہے - وہ اہتمام رسد کی بھی التماس کرتا ہے -

بحضرت ظل سبحانی : بعد ادائی آداب ارادت و عبودیت و تقدیم شرائط بندگی و فدویت ، بعرض سعادت اندوزان پایه سریر خلافت مصیر می رساند که هر چند بنده می نویسد ، فوجی که پیشتر رفته ، از کهوروا پیش نمی رود و بتاخت و تاراج مواضعات کفره فجره نمی پردازد و آنچه از اخبار جوامیس ، درین روزگار ظاهر می گردد ، آنست که مفسدان ، بنسبت سابق که در خلال خیال متوازی بودند ، الحال برآمده ، در اطراف و جوانب کوه نمودار می شوند و قریب هفت هشت هزار سوار و پیاده ، سه فرقه شده ، در سه دیهه در نزدیکی نادول پهلوی کوه تمکن گرفته اند و یک هزار و پانصد کس از گروه شقاوت پژوه ، جدا گشته ، تا پدید شده اند - ظاهر نمی شود که بکدام سمت ، روی ادبار خواهند آورد و دیال نوکر رانا رمال (ص : ۳۴۸ ب) بموضع چهلوار که از نادول هفت کروه ، در

کتلِ دیو سیوری واقع است ، آمده ، در مستحکم ساختنِ تھانجات مفید است ۔

اگر حکمِ اقدس شرف نفاذ یابد ، بندہ بنادول رفتہ ، تا انقضای موسمِ برسات کہ قلیلی ازاں مادہ اقامت نماید و بادشاہ قلی خان را پیش فرستد کہ در ضبط و ربطِ ملکِ کوروار پردازد و تھانجات مستحکم کند و تا ہرجا کہ دست رس باشد ، تاخت نماید و مقرِ خود را ، بر سرِ درہ دیو سوری قرار بدہد و بمشیتِ الٰہی ، بر تقدیر رو دادنِ کار ، باتفاق یک دیگر آنچہ لازمۂ تردد و جانفشانی است ، بظہور پیوندد ۔

برایٔ رسانیدنِ رسد ، احقر براجہ اندر سنگہ نوشتہ و سزاول فرستادہ ، اگر یکی از بندہای درگاہِ آسمان جاہ ، بجہت اہتمامِ خاصِ رسد معین شود ، از جودہپور و حوالیِ ہوجہِ احسن بسہولت تمام می تواند رسید ۔ انناس کہ از کمالِ عنایت و بندہ پروری ، مکرر مرحمت شدہ بود ، فدوی بوصولِ میمنت شمولِ آن کام الدوزِ ابد گردیدہ ، آداب تسلیات بجا آورد ۔

فروغِ سلطنتِ کبریٰ ، سایۂ معدلتِ عظمیٰ ، ابدی مدت باد !

—:o:—

الف غ ۱۳

اس عرضداشت میں مارواڑ کی مہم کے بارے میں رپورٹ مندرج کی گئی ہے ۔ مغلیہ عہد میں ایسے علاقوں میں جہاں خطرہ زیادہ ہوتا تھا ، قراول بیگیوں کو فوج کے آگے آگے منازل اور کیمپ گاہوں کے تعین کرنے کے لیے بھیجتے تھے ۔ یہ لوگ لشکر کی گزرگاہ پر تھانے بٹھاتے تھے ۔ قراول اکثر ایسے افراد ہوتے تھے، جنھیں جنگلوں میں شکار کھلانے کا خاص تجربہ ہوتا تھا ۔ اکبر نے دولت مند نام قراول بیگ کو اس کام کے لیے منتخب کیا ہے ۔ بادشاہ نے شہزادے اور بادشاہ قلی خان کے لیے کیمپ کے مقامات تعین کر دیے ہیں اور مقامی راجپوت سردار تھانوں کے قیام اور حفاظت کے ذمہ دار قرار دیے گئے ہیں ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : مریدِ فدوی ، بعد تقدیمِ زمین بوسِ عبودیت

ویت [بعرض][1] سعادت اندوزانِ پیشگاهِ عظمت و جاه می رساند ـ

کمترین بعدِ ورودِ میمنت آمودِ فرمانِ والا ، دولتمند قراول بیگی
برای دیدنِ بندوبستِ تهانجات ، از سرحدِ سوجهت و جودهپور تا
ل و مقرر نمودنِ منازل فرستاده بود ـ شبِ بیست دویمِ ماهِ شعبان ،
مند پنج منزلی مقرر کرده ، ملاحظهٔ تهانها نموده ، با نوشتهٔ پادشاه قلی
رسید ـ

از مضمونِ نوشتهٔ دهم از زبانیٔ دولتمند که بعضی مقدمات ، خانِ
ور ، بتقریر او حواله کرده بود ، ظاهر گردید که چون یرلیغِ معلیٰ بر
فته که افواجِ قاهره ، از سه طرف داخلِ کوه شوند و این سمت ،
طرقِ آن ادبار قرین و مقابیرِ دیگر واقع شده ، لهذا مصلحت
ی آن ست که بنده تا نزدیک رسیدنِ افواجِ دیگر ، بدرها در سوجهت
نموده ، در اواسط تا آخرِ عشرهٔ اولِ ماهِ رمضان ، عازمِ نادول
ـ بنابران ، احقر عزیمتی که بموجبِ مضمونِ هدایت مشحونِ معلیٔ
ر ، برفتنِ نادول داشت ، برطبقِ احکامِ قدسیه که متضمن ، بر این
رسیده که هر گاه پادشاه قلی خان خواهش کند ، روانهٔ آن سمت گردد ،
نموده ، براستدعایٔ خانِ مذکور موقوف گردد ـ

دیگر آنچه از رجوع آوردنِ راتهوران بالتماسِ بندگیٔ درگاهِ آسمان جاه ،
مذکور نوشته ، بکارپردازانِ لامع النور نیز عرضداشت کرده باشد ، یقین که
لت آن بعرضِ اقدس خواهد رسید ـ درکنهرواد کوندج تهانه نشانده و
ٔ نیک و بدِ آنجا داده ، در مانویٔ رانایٔ مقهور ، سجان سنگه قرار
، کهود بپسرانِ راجه رای سنگه متعلق گردیده ـ سنگرام تا حال بتنظیم
یق تهانهای متعلقهٔ خود نه پرداخته ، در این باب بتاکیدِ تمام باو
یافته و سزاول نیز فرستاده که از موضع اود که وطنِ اوست تا
بعهدهٔ او کرده ، تعهد از و نویسانیده بیارد ـ

——:o:——

۱ ـ یہاں بعرض کا لفظ رہ گیا ہے ـ

ظلِ ظلیلِ خلافتِ ابد مدت ، بر مفارقِ عالمیان ، ممدود و مبسوط باد !

الف غ ۱۴

اس مہم کے زمانے میں اورنگ زیب کا قیام اجمیر میں تھا ۔ مغلیہ دور میں اہم مہمات میں یا تو بادشاہ خود شریک ہوتا تھا یا کسی ایسی جگہ قیام کرتا تھا جو اس محاذ کے قریب ہوتی تھی ۔ اس کا مقصد مہم کے لیے رسد اور سامانِ جنگ کا انتظام اور جنگی ترکیبوں کے بارے میں ہدایات دینا ہوتا تھا ۔ بادشاہ کا مزاج ناسازگار تھا ۔ اس خط میں شہزادے کی طرف سے بحالیٔ صحت پر مسرت کا اظہار کیا گیا ہے ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی سلامت ! از آگاہی بر مژدۂ جان بخشِ حصولِ اعتدالِ مزاجِ مقدسِ قبلہ و کعبہ خود کہ متضمن صلاحِ اہلِ عالم و فلاحِ کافۂ بنی آدم است ، بعدِ کسلی بسببِ اختلافِ ہوا ، دلِ بندۂ بلا گردان ، گل گل شگفت مصرع :

برین مژدہ گر جان فشانم روا ست

ایزدِ جل و علا عالم است کہ فدویٔ جان نثار ، در ہر آن ، بدل و جان ، تصدق و قربانِ اقدس گردیدہ ، از درگاہِ واہب العطیات مسئلت می نماید کہ پیوستہ جسمِ اطہر کہ جانِ جہان است در حفظِ امانِ خویش دارد ! سایہ فلک پایہ دیر بماناد !

——:o:——

الف غ ۱۵

شہزادہ یکم رجب کو سوجھت کے مقام پر پہنچ گیا ہے ۔ اس نے بادشاہ قلی خان اور راجہ اندر سنگھ کو تاکید کی ہے کہ اپنے اپنے محاذ پر دشمن کا تعاقب اور تادیب کریں ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : بعد ادای وظایفِ بندگی و نمایش ، زمینِ عبودیت و فدویت ، بلبِ ادب ، مقبل و ملثوم ساختہ ، بعرضِ ایستادہای پایۂ سریرِ سپہر فرسا می رساند کہ فرمانِ والا شان ، بیست و ہشتمِ ماہ

جمادی الآخر ، لمعهٔ ورود میمنت آموز بخشید ـ کمترین بندها ، آداب تسلیمات بجا آورده ، بصدور آن منشور سعادت گنجور ، سر افتخار باوج سماوات رسانید ـ فدوی غرهٔ شهر رجب المرجب ، بسوجهت رسید ـ پادشاه قلی خان را وقت رخصت تاکید نمود که تا جالور و کوروار و دیوسوری ، از تعاقب مفسدان شقاوت سرشت که رو بفرار آورده اند ، باز نه ایستد ـ هرجا بیابد تادیب واقعی نماید ـ براجه اندر سنگه نیز بقدغن بلیغ نوشته که بر تقدیری که بعضی از مخاذیل ، بجانب پهکران و پهلوی وی روی ادبار آورند ، بدان طرف شتافته ، نوعی بتنبیهه آنها پردازد که نتوانند در اطراف ممالک محروسه گردید ـ بموجب حکم اقدس ، مکرم خان باهمراهان سجان سنگه ، ارادت کیش را آمده ، دیدند ـ

آفتاب سلطنت عظمی نور افشان و عالم آرا باد ـ شب چهاردهم ماه مذکور عرضداشت نمود ـ

—:o:—

الف غ ۱۶

یلغار میں سرعت حرکت کی اطلاع دیتا ہے ـ

بحضرت ظل سبحانی : آداب عبودیت گذارش نموده ، بمسامع علیه حاضران بارگاه عرش اشتباه حضرت پیر و مرشد دو جهانی می رساند که چون بعنایت الهی و توجه اقبال (ص : ۳۴۹ ب) حضرت شاهنشاهی ، همه لوازم سفر آماده بود ، در منزل اول مقام واقع نشد ـ چهار شنبهٔ چهاردهم ماه حال ، بسون رسید (تکیه[1]) بر ایزد بی همال ، بموجب حکم واجب الامتثال که باز از دولت قرب حضور لامع النور ، مهجور گشته و هر روز هر نفس ، مسافت بعد و هجران ، می افزاید ، هموم[2] و آلام در افزایش است و آسایش و آرام درکاهش ـ حق سبحانه عنقریب باحسن وجوه بادراک این دولت عظمی کامیاب گرداناد ـ

آفتاب خلافت از افق خلود تابان باد !

۱ـ یہاں 'تکیہ' کا لفظ رہ گیا ہے ـ

۲ـ عوم

الف غ ۱۷

یہ عرضداشت بادشاہ کے اس فرمان کے جواب میں ہے جو ۲۶ جمادی الثانی بروز چہار شنبہ ملا ۔ شہزادہ میرتہ سے موضع بادلی کو جا رہا تھا ۔ لیکن اب شاہ قلی خان کو چار سو بندوقچی بھیجنے کا حکم صادر کرکے سوجھت کو واپس جا رہا ہے ۔

بحضرت ظلِ سبحانی : تحصیلِ سعادت بتقبیلِ عتبۂ خلافت نمودہ ، بذروۂ عرضِ باریافتگانِ بارگاہِ آسمان جاہ می رساند کہ بورودِ سعادتِ فرمانِ والا شانِ واجب الاذعان ، سراسر مزین بخطِ قدسی نمط کہ ہزاران ہزار جانِ گرامی ، فدایٔ ہر حرفِ کرامت پیرا باد ، بیست و ششمِ ماہِ جمادی الاخریٰ روزِ چہار شنبہ ، در اثنای راہ شرف اندوز گشتہ ، بادایِ آدابِ تسلیمات ، فرقِ مباہات بفلک الافلاک رسانید ۔

حضرتِ پیر و مرشد کائنات سلامت ! فدوی بارادۂ آن کہ بموضعِ بادلی رسیدہ ، باستیصالِ راتھوران مفسد پردازد و از میرتہ عازمِ آن سمت شدہ بود ، لیکن چون در منزلِ تیمول ، پادشاہ قلی خان ظاہر ساخت کہ الحال مفسدان در آن ضلع بنشستند ، بنابران از ہمان منزل ، بمکرم خان در طلبِ او نزدِ خود و فرستادنِ چہار صد بہلیہ بندوقچی ، پیشِ پادشاہ‌قلی خان ، نوشتہ ، روانۂ سوجھت شد ۔ انشاء اللہ تعالیٰ در دو سہ روز در آنجا رسیدہ ، بموجبِ حکمِ اقدسِ شرف نفاذ یافتہ ، کامیاب می‌گردد ۔ پادشاہ قلی خان برای آنکہ احمال و اثقالِ زیادتی در سوجھت گذاشتہ ، ذخیرہ ازانجا برداشتہ ، جریدہ بجانور برود ، ہمراہِ کمترین بسوجھت می رود ۔ بعد از فراغ از امورِ مذکورہ ، خانِ مذکور بسرعتِ تمام ، بمقصد خواہد شتافت ۔

ظلالِ جلالِ سلطنتِ لایزال ، برمفارقِ عالم و عالمیان ، سالہای سال ، ممدود و مخلد باد ، برب العباد !

—:o:—

الف غ ۱۸

بادشاہ نے شاہزادے کو بارانی فاخرہ بھیجی ہے جو اسے ۲۲ رجب کو ملی ۔ مغلیہ دربار سے موسم کے مطابق خلعت عطا کیے جاتے تھے ۔ بارانی برسات کے لیے استعمال ہوتی تھی ۔ مغلیہ دور میں موم جامہ کا عام رواج تھا ۔ اس کا تذکرہ احکام عالمگیری میں حمید الدین نیجچہ نے بھی کیا ہے ۔ اورنگ زیب کی طرح شہزادہ بھی نفسیاتی عوامل کا قائل معلوم ہوتا ہے ۔ وہ بادشاہ قلی خان پر نادول میں قیام کرنے کے لیے اصرار کر رہا ہے ۔ صدر مقام کو مرکز بنانے سے دشمن پر نفسیاتی اثر پڑے گا اور اس کا حوصلہ پست ہوجائے گا ۔

بحضرت ظلِ سبحانی : جبینِ ارادت ، بر زمینِ عبودیت و خدمت گذاری سودہ و کسبِ سعادت ، بتقدیمِ مراتبِ اطاعت و جانثاری نمودہ ، بموقف عرضِ عتبۂ بوستانِ درگاہِ آسمان جاہ ، می رساند ۔ بارانیٔ فاخرہ کہ از پیشگاہِ فضل و کرم بکمالِ عنایت و بندہ نوازی ، مصحوبِ جعفر مرحمت گشتہ بود ، مریدِ عقیدت کیش ، بیست و دویمِ ماہِ رجب ، بوصولِ میمنت شمولِ آن مفتخر و مباہی شدہ ، آن تشریفِ سعادت و اقبال را ، پیرایۂ سر و دوش (ص : ۳۵۰ ا) عبودیت و ارادت ساختہ ، در مواقفِ ضراعت ، آدابِ تسلیمات بجا آورد ۔

حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی سلامت ! پادشاہ قلی خان ، تا حال از کہور در پیش نرفتہ و کمتربن بخانِ مذکور بتاکید تمام نوشتہ کہ چون نادول از مکانِ مرقوم چندان دور نیست ، بایستی بنادول رسیدہ ، اقامت تا سرانجام یافتنِ رسد وغیرہ لوازم ، می کرد ۔ بہر تقدیر ، حالا نیز اگر بنادول برود ، بہتر خواہد بود ۔ بنابران کہ نادول جای حاکم نشین است ۔ از رسیدنِ اہلِ اسلام بآنجا ، سیہ بختان مراسیمہ خواہند شد و اغلب کہ آنجا قابلِ این می تواند بود کہ آن را بنگاہ قرار دادہ ، بتاخت و تاراجِ الکہ کووار پردازد ۔ از جملہ راتھورانِ برگشتہ بخت ، اگر کسی برہنمونیٔ بخت ، باو رجوع آوردہ باشد ، مستمال ساختہ ، تجویزِ منصب کند ، تا دیگران نیز در پی آمدن شوند و از نوکرانِ کافرِ حربی ہرکہ باو ملتجی

شود ، نیز استمالت نماید ۔ بهر طریق که داند ، سنگ تفرقه ، بفرقه غادیه بیندازد ۔

آفتاب سلطنت عظمیٰ ، همواره فیض بخش و عالم آرا باد !

——10——

الف غ ۱۹

اورنگ زیب نے اکبر کی امداد کے لیے شہزادۂ اعظم کو بھیجا ہے ۔ اکبر اس کے استقبال کے لیے پیش قدمی کر رہا ہے ۔

بحضرت ظل سبحانی : بعد از گذارش قواعد عبودیت و فدویت ، ذره مثال ، بذروهٔ عرض سعادت یابان بارگاه عظمت و جاه می رساند که چون مهین برادر عالی مقدار ، بیک منزلی از چتوڑ رسیدند ، بندهٔ ارادت آئین ، بحکم اقدس ، روز جمعه هشتم ماه حال ، از مقر خود کوچ کرده ، شرف استقبال سامی دریافته ، موضع کسکهار منزل بود ۔ امیدوار است که بفضل الهی و اقبال ابدالاتصال پادشاهی بر وفق حکم معلیٰ بمقصد برسد ۔

آفتاب جهانتاب خلافت عظمیٰ تا انقراض زمان ، از افق امید تابان و درخشان باد !

——:o:——

الف غ ۲۰

بادشاه نے شاہزادے کو الماس کا سرپیچ بھیجا ہے ۔ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔

بحضرت ظل سبحانی : بعد گذارش مراسم عبودیت و لوازم فدویت ، بذروهٔ عرض حاشیه گردانان بساط فیض مناط حضرت پیر و مرشد کائنات ، می رساند ۔ سر پیچ الماس که از پیشگاه فضل و کرم ، بکمال عنایت و بنده نوازی ، مصحوب صلابت خان مرحمت گشته بود ، بورود سعادت آمود آن تشریف اقبال ، مفتخر و مباهی گردید و خانه زادان

والا درگاه که مشمول عنایات شده بود ، بوصول کرامت شمول آن ، سربلند گشت - آداب تسلیمات هر یک ازین مراحم ، جداگانه بتقدیم رسانید - کمترین امیدوار است که عنقریب بمقصد رسیده عرضداشت نماید - آفتاب خلافت کبریٰ بر مفارق عالمیان تا انقراض زمان ، تابان و درخشان باد !

—— :o: ——

الف غ ۲۱

بادشاہ کا حکم ہے کہ شہزادہ مختلف اضلاع میں تھانے بٹھا کر خود نادول کا رخ کرے - شہزادے نے مختلف جوانب کے راجپوت سرداروں کو ہدایات جاری کر دی ہیں - نئی پیش قدمی کا منصوبہ اورنگ زیب نے تیار کیا ہے - دشمن جو پہاڑی دروں میں چھپا ہوا ہے ، اس پر تین طرف سے حملہ ہو رہا ہے - میدان میں شاہزادے کی فوج اس کو روکنے کے لیے تیار ہوگی -

بحضرت ظل سبحانی : بعد ادای مراسم عقیدت و لوازم ارادت ، ذره صفت بعرض مقدس معلیٰ می رساند - فرمان والا نشان مرحمت عنوان ، ناطق برفتن نادول که شرف صدور یافته بود ، پانزدہم ماہ شعبان المکرم ، باستقبال سعادت اشتمال آن ، مفتخر و مباہی گشته ، آداب تسلیمات بتقدیم رسانید -

حکم اقدس اشرف نفاذ یافته که ''فدوی پس از نشستن تهانه های راجه اندر سنگه و سجان سنگه ، در سرحد جودهپور و سوجهت و سنگرام سنگه از وطنش تا نادول و جمعیت خاطر ازین طریق در رسیدن ، متوکلاً علی الله ، آن عزیز بنیت جهاد فی سبیله روانه نادول شود -'' کمترین بموجب ارشاد کرامت بنیاد ، براجه مذکور و سجان سنگه نوشته که تهانه سرحد جودهپور و سوجهت محکم کرده ، از بندوبست آن ، من جمیع الجهات خبردار باشند ، و همچنین بسنگرام سنگه ، برای قائم نمودن

۱- از من -

تهانه ، از موضع اود که وطن اوست ، تا نادول نگاشته و نیز قراول بیگی را فرستاده که بندوبست تهانجات مذکوره را دیده و منازل تا نادول مقرر کرده بیاید ـ انشاء الله تعالیٰ ، احقر از جمیع امور ماموره خاطر جمع نموده ، عازم نادول خواهد شد و بعد از رسیدن بنادول و روانه شدن پادشاه قلی خان از دره سو میسر ، باستصواب خان مزبور ، در آن سمت هر جا حاضر خواهد بود ، تهانه خواهد نشاند ـ

بخط قدسی نمط که هزاران هزار جان گرامی ، فدای هر حرف مبارکش باد ، یرلیغ معلیٰ بران رفته که بنده از راتهوران واجب القتل ، خبر گیران باشد که بعد از در آمدن پادشاه قلی خان بکوه ، بطرف جودهپور و سوجهت ، آواره نشوند و اگر این اراده نمایند مالش بسزا یابند ـ

قبلهٔ دین و دنیا سلامت ! ازانجاکه تمامی کارهای این دولت خداداد و سلطنت ابد میعاد ، بفضل الهی ، باحسن شقوق صورت گرفته ، الحال نیز رجا بکرم عمیم و فضل جسیم او ، جل شانه و عظم برهانه ، واثق است که بعد از در آمدن پادشاه قلیخان از این طرف و دلیر خان و حسن علی خان بهادر ازان سمت ، در کوه حرکت کردن جمیع سرداران اطراف از جای خود ، بقصد استیصال کفره فجره چه از راٹهوران شقاوت سرشت و چه ازان رئیس الکفار و اتباعش ، بر وفق خواهش اولیای دولت قاهره ، محاط محیط افواج نصرت امواج گشته ، مرحله پیمای بادیهٔ نکبت و ناکامی می شوند و بر تقدیر بر آمدن راٹهوران از کوه ، بقصد درآمدن در حوالیٔ جودهپور و سوجهت ، باقبال لایزال حضرت پیر و مرشد حقیقی ، آن مدابر بخرابیٔ اعمال نکوهیدهٔ خود رسیده (ص : ۳۵۱ ل) آوارهٔ دشت ادبار خواهند گردید ـ راجه اندر سنگه پس نشاندن تهانه سرحد جودهپور تا نادول ، بموجب حکم قضا شیم ، نزد ارادت کیش خواهد رسید ـ ظل ظلیل خلافت کبریٰ ، بر مفارق عالمیان ممدود باد !

—:o:—

الف غ ۲۲

شاہزادہ ۱۴ جمادی الآخر کو ہرہ کے مقام پر پہنچ گیا ہے اور مغلیہ سالار اپنے دستوں کے ساتھ آگے آگے چل رہے ہیں۔ بادشاہ نے تحفے کے طور پر آم بھیجے ہیں۔ ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

بحضرت ظل سبحانی: زمین عبودیت بلب ادب بوسیدہ، ذرہ مثال بموقف عرض راہ یافتگان بارگاہ جاہ و جلال می رساند کہ بندہ، چہاردہم ماہ جمادی الاخرہ، بموضع ہرہ رسید و پادشاہ قلی خان، با ہمراہان خود، بتفاوت دو سہ منزل پیش می رود۔ کمترین امیدوار است کہ زود بمقصد شتافتہ، بموجب حکم معلیٰ، کاربند گشتہ، سعادت دنیا و آخرت حاصل نماید۔ بر قدسی خاطر ملکوت ناظر ظاہر است کہ چون باعتقاد[1] بندہای عقیدت کیش و فدویان ارادت اندیش، بہ ازین سعادتی در دنیا و عقبیٰ نیست کہ درکار پیر و مرشد حقیقی، بلوازم جان فشانی پرداختہ، غیر از پاس مرضیات اقدس، منظور نظر نداشتہ باشد۔

بنابران بندۂ فدوی، در جمیع آوان، از صمیم قلب مستدعیٔ آن می باشد کہ قادر مطلق توفیقی کرامت فرماید کہ بر طبق اعتقاد جازم، دقیقہ از دقایق دولت خواہی و جان نثاری، غیر مرعی نماند و بکار پیر و مرشد کاینات بیاید، والاتمام علی اللہ سبحانہ، ہمواره فتح و نصرت رفیق اولیایٔ سلطنت خدا داد و منکوبی و اسیری نصیبہ اعدایٔ دولت ابد میعاد باد۔

در این ولا کہ بدفعات، الوش خاصہ انبہ خوشگوار، از روی مراحم بی شمار، مرحمت شدہ بود، احقر نیز ہیچ [مدان] تسلیمات آن بجا آوردہ، کامیاب حلاوت سپاسداری گشتہ، دست نیاز برداشتہ، زبان، بدعایٔ اجابت انتہایٔ خلود عہود خلافت می کشاید۔ الہی تا اعتدال فروردین آب و رنگ افزایٔ شقایق و ریاحین است، شگفتگی و شادابی

۱۔ باعتدال۔

ازہار ، مژدہ رسانِ رسیدنِ فواکہ و اثمارِ بہارستانِ دولتِ ہمایون و حدایقِ سلطنتِ روز افزون ، از صرصرِ حوادث محروس و مصئون بودہ ، بآب و رنگِ خلود و ثمراتِ فتوحاتِ نا محددو ، شاداب و فیض آمود باد !

——:o:——

الف غ ۲۳

یہ عرضداشت اس فرمان کے جواب میں ہے جو شاہزادہ کو ۱۰ جمادی الآخر بروز یک شنبہ کو ملا ۔ یہ مکتوب ہرہ کی منزل سے لکھا گیا ہے ۔ اس وقت پادشاہ قلی خان سیدھا میرتھ سے ہوتا ہوا جودہپور پہنچ رہا ہے ۔ بادشاہ کا فرمان قراول خان لایا ہے ۔ بعض رازدارانہ پیغامات تحریر کی بجائے تقریر کے ذریعے ارسال کیے جاتے تھے ۔ قراول خان اپنے ہمراہ تحریری کے علاوہ زبانی پیام بھی لایا ہے ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : ناصیۂ ارادت ، بر زمینِ عبودیت ، سودہ و غبارِ سجدہ‌گاہِ سرمۂ دیدۂ سعادت نمودہ ، بموقفِ عرضِ بساطِ بوستانِ بارگاہِ خواقین پناہ می رساند ۔

فرمانِ والا شانِ لازم الاذعان کہ مصحوبِ قراولخان عزِ اصدار یافتہ بود ، روزِ یکشنبہ دہمِ ماہِ جمادی الآخر ، در اثنای راہ ، شرفِ ورود ارزانی فرمود ۔ ارادت کیش واجباتِ[1] بندگی و آدابِ سرافکندگی بجا آوردہ ، بمطالعۂ آن ، کسبِ شرفِ دو جہانی و تحصیلِ سعادتِ جاودانی نمود ۔

قبلۂ دین و دنیا سلامت ! (ص : ۳۵۱ ب) کمترین قبل از ورودِ منشورِ لامع النور ، پادشاہ قلی خان را بتاکیدِ بلیغ نوشتہ کہ بسرعتِ تمام ، خود را بجودہپور رسانیدہ ، بقمع و قلعِ آن ملاعین پردازد ۔ الحال بکرمِ ایزدی و تائیدِ اقبالِ سرمدی ، فدوی نیز امیدوار است کہ بموجبِ حکمِ گیہان مطیع ، پاشنہ کوب[2] طیِ مسافت نمودہ از برابر راج گڈھ

---

۱ ۔ ارادت کیش وا حباب ۔

۲ ۔ پاشنہ کوب او ۔ اس میں 'او' زاید ہے ۔

گذشته ، راست بمیرته رسیده ، گوش بر آواز اخبار آن سمت باشد ، تا هر چه رو دهد ، در انجام آن ، بر طبق حکم والا ، کاربند گردد - بعنایت الهی ، در جای که اقبال ابد اتصال حضرت پیر و مرشد کابنات ، مقدمة الجیش معارک جهان ستانی و دشمن کاهی است ، بد نهادان کج اندیش ، همیشه ، بحال تباه گرفتار بوده ، اسباب وبال و نکال خود ، سرانجام داده و می دهند -

بعضی احکام قدسیه که بتقریر قراول خان حواله یافته بود ، خان مذکور تبلیغ آن نمود - رجا بتوفیق موفق حقیقی عز اسمه ، واثق است که امور ماموره ، بر وفق ارشاد کرامت بنیاد ، از دست این ذرهٔ هیچ تر از هیچ ، بتقدیم رسد و موجب وصول سعادت دینی و آخره شود -

در این ولا که خانه زادان درگاه ناصیه افروز سعادت کورنش گشته ، مشمول الطاف پادشاهانه گردیدند ، فدوی بازای آن ، در مواقف ضراعت و استکانت درآمده ، بادای تسلیات ، تارک مباهات ، بذروهٔ سموات بر افراخت -

عقیدت سرشت فدویت اساس ، زمین خدمت بلب ادب بوسیده ، معروض اقدس می گرداند که چون از موضع هره تا دارالخیر اجمیر ، چندان مسافت نیست ، اگر حکم قضا شیم ، زینت صدور یابد ، ادراک شرف آستان درگاه سلاطین سجده گاه که بعد هزاران دعا ونیایش ، سبب حصول آن صورت ظهور می بخشد ، نموده ، بسعادت امتثال مستسعد گردد -

ظل مراحم علیا بر مفارق بندها ، ابدالدهر مبسوط و مخلد باد !

—:o:—

الف غ ۲۴

۲۵ ربیع الاول کو رات کے وقت دشمن کے کچھ آدمی دھوکے سے شہزادے کے کیمپ میں داخل ہو گئے تھے - ان کے بارے میں رپورٹ ارسال کر رہا ہے -

---

بتلیغ -

بحضرتِ ظلِ سبحانی : بعد ادایٔ آدابِ ارادت و فدویت ، بعرضِ ایستادہای حضورِ پرنورِ اقدسِ اعلیٰ می رساند کہ شبِ بیست و پنجمِ ربیع الاول وقتِ دوپہر ، جمعی بطرفِ کنج رسیدہ بودند - چون مردم از مورچال خبردار می باشند ، بفضلِ الہی نتوانستند در آمد - بعضی کہ ببہانۂ مردم مان سنگہ کہ از پور آمدہ ایم داخلِ لشکر شدہ بودند ، بقتل رسیدند و بقیہ رو بفرار گذاشتند - بندہ ، فردایٔ آن فوجی بتعاقبِ آنہا فرستاد - ازانجا کہ بیش از دزدی چند نبودند ، تاب بودن و رسیدن نیاوردہ ، بکوہہای دشوار گزار پناہ بردند - اثری (ص : ۳۵۲ ا) از آن مخاذیل ظاہر نشد ، فوج گشتی[1] نمودہ باز آمد - کمترین قبل ازین ، جواسیس تعین نمودہ ، تا حال نرسیدہ اند - درین ولا ، چندی دیگر نیز فرستادہ ، انشاء اللہ تعالیٰ ، بعد معلوم شدنِ مقرِ آنہا و امکانِ رسیدنِ فوج ، جمعیتی شایستہ فرستادہ ، بتنبیہ آنہا خواہد پرداخت -

سایۂ بلندِ خلافتِ عظمیٰ بر ہفت کشور فیض گستر باد !

———o———

الف غ ۲۵

یہ عرضداشت بادشاہ کے اس فرمان کے جواب میں ہے جو ۲۹ جمادی الاول بروز پنج شنبہ کو ملا - اس لحاظ سے یہ خط تاریخی ترتیب کے لحاظ سے پہلے آنا چاہیے - یہاں غالباً مہدی سے مراد مہدی راج ہے جو اورنگ زیب کی رائے میں جسونت سنگھ کا اصل وارث تھا - اس کی تربیت دربارِ شاہی میں ہوئی تھی - اس میں مختلف سرداروں کی تقرری کا ذکر ہے - اس زمانے میں والیٔ مارواڑ اجیت سنگہ ولد جسونت سنگہ تھا -

بحضرتِ ظلِ سبحانی : تحصیلِ سعادت ، بزمین بوس آستانِ آسمان رفعت نمودہ ، بذروۂ عرضِ جبہہ سایانِ سپہر مثال و راہ یافتگانِ بارگاہِ جاہ و جلال ، می رساند -

———

۱ - فوج کشی -

فرمانِ والا شان که از پیشگاه والا عزِ ایراد یافته بود ، روزِ پنجشنبه بیست و نهم جمادی الاول ، شرف صدور ارزانی فرمود ۔ ارادت کیش ، باستقبالِ آن شتافته ، بادای تسلیمات ، تارک افتخار بر افراخت ۔ در بابِ رفتنِ فدوی از راهِ بیرته بمیرته و توقف گزیدن در آن مکان و همراه گرفتن پادشاه قلی خان و بر تقدیرِ وقوعِ تاخیر در رسیدنِ مهین برادرِ عالی مقدار ، و گذاشتنِ قاسم خان و شجاعت خان با مردمِ متعین بچتور و تعین نمودنِ مان سنگه بتهانه‌داری موضع پور و مقرر نمودنِ مجدی و مردم پادشاهزادهٔ مغفورِ مبرور ، بموضع مذکور و فرستادنِ پادشاه قلی خان با همراهانش از میرته بجودهپور ، بقصدِ استیصالِ راٹهورانِ سیه بخت و دیگر مقدماتِ ارشاد سمات ، انشاء الله تعالیٰ بکرمِ ایزدی و اقبالِ سرمدی ، مطابقِ احکامِ قدسیه کاربند می گردد و سرانجامِ آن را ، از اعاظمِ سعاداتِ دین و دنیا انگاشته در تقدیمِ آن ، کوشش بقدرِ میسور بجا می آورد والاتمام علی الله سبحانه ۔

آفتابِ خلافت و جهانداری ، بر مفارقِ عالم و عالمیان مخلد باد !

—:o:—

الف غ ۲۶

بادشاہ نے شہزادے کو انار اور کچھ مدھائے ہوئے شاہین اور بحری بھیجے ہیں ۔ اس عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : بعد ادایٔ سجداتِ بندگی و آدابِ سرافگندگی ، بموقفِ عرض حاشیه گردانان بساطِ فیض مناطِ بارگاهِ جاه و جلالِ سپهر مثال می رساند که درین ولا از پیشگاهِ فضل و کرم ، الوشِ خاصهٔ انار و سیزده دست بحری و هفت دست شاهین ، بکمالِ عنایت و بنده نوازی که باین مریدِ راسخ العقیدت مرحمت گشته ، آدابِ تسلیماتِ هر یک ازین عنایات جداگانه بتقدیم رسانیده ، سرِ افتخار و فرقِ مباهات باوجِ سموات رسانده ، شکرِ این موهبتِ عظمیٰ و عطیهٔ کبریٰ بکدامِ زبان ادا نماید که از حیطهٔ احصا متجاوز و از مرتبهٔ تعداد افزون است ۔

ایزد تقدس و تعالیٰ ، ظلالِ خلافتِ ابد مقرون ، بر مفارقِ بندہا ابدالاباد محدود و مخلد داراد !

——:o:——

الف غ ۲۷

یہ عرضداشت ۱۳ جمادی الاول روز دو شنبہ سے قدرے بعد کی ہے ۔ اکبر کی فوج کی غفلت سے راجپوتوں نے حملہ کر کے شاہی لشکر کو نقصان پہنچایا ہے ۔ اس پر اپنی کم تجربگی ، غفلت اور خامی کا اعتراف کرتا ہے ۔ حسن علی خان نے درے کے ناکے پر کیمپ لگایا ہوا ہے ۔ مگر درے کے اندر داخل ہونے کی ہمت نہیں کرتا ۔ شہزادہ لکھتا ہے کہ قراول خان کو بھیج کر حسن علی خان کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنے لشکر کو حرکت میں لائے ۔ قراولوں اور مزاولوں کا فرض ہوتا تھا کہ لشکر کو تیز رفتاری اور سبک روی پر آمادہ کریں اور دربار سے مقررہ مدت میں لشکر کو منزل مقصود پر پہنچنے کے لیے مجبور کریں ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : مریدِ عقیدت سرشت ، زمینِ خدمت (ص : ۳۵۲ ب) بلبِ ادب بوسیدہ و آدابِ بندگی بجا آوردہ ، بعرضِ مقدس می رساند ۔ فرمانِ عالی شان کہ از پیشگاہِ عنایت و احسان ، مصحوبِ قراول خان ، شرفِ صدور یافتہ بود ، آدابِ استقبال بجا آوردہ ، بعد ادای تسلیات ، بدریافتِ مضمونِ ہدایت مشحونِ منشورِ لامع النور ، کسبِ سعادتِ دوجہانی نمودہ ، دیدہ چون بنورِ بینش افزای سوادشِ چراغِ نظر افروخت ، توتیایٔ رسایٔ معرفت و سرمۂ بینایٔ حقیقت ، در چشم کشیدہ ، خاطر از سرِ نو ، سرمایۂ مزیدِ تمیز اندوخت و ہمگی اندرزہائی مرشدانہ را کہ در ضمنِ آن جریدۂ فیض ، مندرج و مسطور بود ، از روی ادب الدیشی و ارادت کیشی ، بسمعِ قبول تلقی نمودہ ، بشکرانۂ ادراکِ این مراحمِ عظمیٰ ، سجداتِ نیاز ادا کرد ۔

حقِ سپاسِ این اختصاصِ خاصِ ممتنع الادا را ، حسب الامکان بجا آورد ۔

حضرت پیر و مرشد کامیاب سلامت ! انفعالی و خجالتی که از واقعهٔ حیرت افزای حرکت پرنکبت مذبوحئی کفرهٔ فجره ، عاید احوال انجدآموز دبستان کاردانی گردید و این مایهٔ کدورت و الم ، گرد خاطر حرف شمار و آتش کدهٔ فیض معامله فهمی گشت - از تنگیٔ لفظ و معنی ، شمهٔ ازان ، بتقریر زبان کج مج بیان راست آید - فی الواقع از این هیچ مدان ، بمقتضای بشریت و کم تجربگی ، تقصیری تمام واقع شد - اعتراف بعجز و قصور و غفلت و خامئی خود نموده ، استعفای چنین کبیره که از اعاظم جرایم است ، می نماید - "ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا" الآیه -

انشاء الله تعالیٰ ، من بعد ، بموجب ارشاد معلیٰ ، دقیقهٔ از دقایق حزم و هوشیاری ، غیر مرعی نخواهد ماند و بفضل الهی و توجه اقبال شاهنشاهی ، مخاذیل بد عاقبت ، بسزای اعمال وخامت مآل رسیده ، آوارهٔ دشت ناکامی خواهند گردید -

در باب در آمدن دره بقصد استیصال کافر فاجر بحسن علی خان مکرر نگارش یافته که رحل اقامت برداشته ، خود را بر سر آن ادبار قرین رسانیده ، باسرو قتل آن پردازد و نگذارد که دران نزدیکی تواند جا کرد و استقامت گرفت ، تا حال متاثر نشده ، اظهار صعوبت راه دشوار گذاری کوهستان می نماید -

محتمل که از رفتن قراول خان و قدغن نمودن او ، از مقر خود حرکت نموده ، در صدد بیجا کردن آن لعین بد آئین بشود - خدمت ساختن قلعچه گرد بنگاه[۲] و جمع ذخیره غلهٔ سه ماههٔ لشکر ، بموجب حکم معلیٰ ، بعهدهٔ قاسم خان کرد - قراول خان بر طبق حکم اقدس (ص: ۳۵۳ ل) تبلیغ احکام سعادت انجام نموده - فدوی بسعادت ابتدا ، مستسعد گردید - جای گذرانیدن ایام بارش اختیار نموده ، سیزدهم ماه جمادی الاول ، روز دو شنبه ، از مکان سابق ، کوچ کرده بمنزل رسیده ، اقامت گزین گشت -

---

۱- دزه -

۲ - نگاه -

سایهٔ بلند پایهٔ خلافتِ کبریٰ ، بر مفارقِ جهانیان، تا انقراضِ زمان ممدود و مخلد باد !

—:o:—

الف غ ۲۸

یہ عرضداشت اُس فرمان کے جواب میں ہے جو ۳جمادی الاول کو بھیجا گیا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں اورنگ زیب کی طرف سے منصب داروں کو خط ایک خواجہ سرا لکھتا تھا ۔ شاہجہان کے آخری ایام میں بھی کتاب خانے کا کام خواجہ سراؤں کے سپرد تھا ۔ اورنگ زیب شہزادے کے تساہل اور سہل انگاری پر نا خوشنودی کا اظہار کرتا ہے ۔ شہزادہ درے میں پیش قدمی نہ کرنے کا الزام حسن علی خان کے سر ڈال رہا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض اوقات دشمن مغلیہ فوج کے افسروں کو اکثر رشوت وغیرہ کے ذریعے اس بات پر آمادہ کر لیتے تھے کہ وہ پیش روی اور سخت اقدامات کو تعطل میں ڈالتے رہیں ۔ اورنگ زیب نے مہماتِ دکن میں بھی اپنے خطوط میں منصب داروں پر ایسے شبہ کا اظہار کیا ہے ۔ مغلیہ حکومت کے خلاف بیجا پور اور گولکنڈہ کی حکومتیں تو اس ترکیب کو خاص طور پر استعمال کرتی تھیں ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : مریدِ راسخ الاعتقاد ، زمینِ نیایش و ضراعت بلبِ ادب ملثوم ساخته ، بعرضِ باریافتگانِ حضورِ لامع النور می رساند کہ فرمانِ والا شانِ واجب الاذعان ، سیومِ جمادی الاولیٰ عزِ ورود یافت ۔ کمترین ، تارکِ مباہات ، بادای آدابِ تسلیمات ، بر افراخت و بمطالعهٔ مضمونِ ہدایت مشحونِ مثالِ لازم الامتثال ، بہرہ یاب گردید ۔

آنچہ بخاطرِ سعادت اندوزانِ پایهٔ سریرِ خلافت مصیر رسید ، "عجب کہ باوجود نزدیک آمدنِ کافرِ لعین ، غیرت اسلام بران نیارد کہ فدوی از حضورِ مقدس استجازه نموده ، بدفع شورشِ او پردازد" ۔ عقیدت آئین بعد اعترافِ تقصیر عرض می نماید کہ حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی سلامت ! چونَ از جواسیسِ متعینه و نوشتهٔ حسن علی خان کہ مخوجهٔ

مسطور نگاشته ، ظاہر گشت کہ آن ادبار قرین ، پناہ بکوہ صعب و درہائی دشوار گذار برده و نیز خان مذکور ، بسبب صعوبت راہ ، باوجود تاکیدات متواترۂ ارادت کیش و قرب مسافت نتوانست استخارہ نمود و فوج تعین نکرد ۔

از روی تفضل کہ در آمدن فدوی در این وقت ، با جمعیت کم در کوہستان موقوف گشته و حکم اقدس صادر گردیده کہ حسن علی خان ، ہر گاہ آہنگ جنگ کافر بے نام و ننگ نموده ، از احقر ، طلب جمعیت کند ، دو ہزار سوار ، مطابق فردی کہ فرستاده شد ، بفرستد تا باظہار تام و اقتدار تمام ، استیصال کافر فاجر نماید ۔ ارادت سرشت در این باب ، مرۃ بعد آخری ، بخان مذکور نوشته و تا حال اثری ظاہر نشده و الحال باز ، بموجب فرمان قدر توامان ، باو بتاکید بلیغ نگاشته ۔

آفتاب سلطنت و جہان بانی ، از افق امید ، تابان و درخشان باد !

—:o:—

الف غ ۲۹

یہ عرضداشت ۶ ذی قعدہ اور ۸ ذی قعدہ کے درمیانی وقفہ غالباً ۷ ذی قعدہ کی لکھی ہوئی ہے ۔ چونکہ درباری طرف سے شہزادے پر بار بار پیش قدمی کے لیے زور دیا جا رہا ہے ، اس لیے اس نے بالآخر لشکر کو قیام گاہ سے حرکت کرنے کا حکم دے دیا ہے ۔

حضرت ظل سبحانی : پس از گذارش مراسم عبودیت و لوازم فدویت ، بعرض حاشیہ گزینان بساط دولت مناط حضرت پیر و مرشد کائینات می رساند کہ بندہ ، بروز پنجشنبہ ششم ذیقعدہ ، از تادول روانہ دیوسوری گردیده ، موضع نندلای منزل ، نموده ، انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ ، بدیوسوری رسیده ، شنبہ ہشتم ماہ مذکور بتائید الہی ، خود سواری نموده پادشاہ قلی خان را بدرۂ کوہ داخل می نماید کہ زیادہ ازین (ص : ۳۵۳ ب) فرصت را مجال نمانده ۔

رجا بکرمِ عمیمِ کریمِ کار ساز ، جلت عطیاتہ ، واثق است کہ عنقریب ، کفرۂ فجرۂ وخیم العاقبت مستاصل گردیدہ ، آوارۂ دشتِ ادبار و ناکامی شوند ۔

آفتابِ خلافت و جہان داری پیوستہ روشنی افزایٔ شہرستانِ دینِ اسلام و ظلمت زدائی شبستانِ کفر و ظلام باد !

—:o:—

الف غ ۳۰

بادشاہ کی طرف سے فرامین عام طور پر ڈاک چوکی کے ذریعے پہنچتے تھے اور کبھی کبھی خاص فرمان قراولوں ، سزاولوں یا گرز برداروں کے ہاتھ بھیجے جاتے تھے۔ اورنگ زیب دشمن کے خلاف جلادت اور پیش قدمی کے ساتھ ساتھ حزم و احتیاط کو بھی نظرانداز نہیں کرتا ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : زمینِ خدمت بادبِ ادب بوسیدہ و لوازمِ فدویت بجا آوردہ ، بمسامعِ جاہ و جلال می رساند ۔ فرمانِ عالی شانِ لازم الاذعان کہ از پیشگاہِ فضل و احسان ، مصحوبِ ڈاک چوکی عز اصدار یافتہ بود ، بورودِ سعادت آمودِ آن ، روزِ چہار شنبہ نہمِ ماہِ شعبان المکرم ، سرِ انکسار ، باوجِ افتخار برافراختہ ، پس از تقدیمِ مراسمِ استقبال ، آدابِ تسلیمات بجا آوردہ ، بمطالعۂ آن کسبِ شرفِ دو جہانی و تحصیلِ سعادتِ جاودانی نمود ۔

حکمِ اقدسِ شرف ، نفاذ یافتہ کہ فدوی بر مضامینِ نوشتۂ پادشاہ قلی خان و عنایت خان کہ حسب الحکم الارفع ، در جوابِ آن نگاہداشتہ ، مطلع گشتہ ، متوکلاً علی اللہ ، قدم پیش بگذارد ۔" انشاء اللہ تعالیٰ بعونِ عنایتِ الٰہی و فرِ عظمتِ روز افزونِ پادشاہی ، مطابق مضمونِ نوشتجاتِ مذکور ، بعدِ ارادۂ پادشاہ قلی خان ، تعاقبِ مخاذیل و استدعایٔ رسیدنِ بندہ دران سمت ، بموجبِ یرلیغِ معلیٰ بندوبستِ امورِ متعلقہ پرداختہ ، بنادول رفتہ ، اقامت خواہد گزید ۔

اناء اللیل و اطراف النهار ، در تمنای آن می گذرد که بهر عنوانی که باشد ، این روح و روان و جان ناتوانی که دارد ، بکار پیر و مرشد حقیقی خود ، مصروف سازد که حصول سعادت دنیا و آخرت ، منحصر در آن می داند ۔

آفتاب سلطنت و جهانداری ، ابدالدهر فیض بخش و عالم آرا باد !

——:o:——

الف غ ۳۱

شہزادے نے یہ مکتوب اس فرمان کے جواب میں لکھا ہے جس کی تاریخ صدور ۲۸ جمادی الاول ہے ۔ بادشاہ کے حکم کے مطابق شہزادہ سوجھت کو روانہ ہوچکا ہے ۔ یہ عرضداشت راستے میں لکھی گئی ہے ۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ میواڑ کے بعد ماروا‌ڑ یا ریاست جودھپور کے خلاف مہم کا آغاز ہوچکا ہے ۔

بحضرت ظل سبحانی : مرید مرشد پرست ، مراسم عبودیت و خدمت گزاری و شرایط فدویت و جان نثاری بتقدیم رسانیده ، معروض باریافتگان بارگاہ سپہر بنیان می گرداند که فرمان والا شان فرخنده عنوان ، بیست و ششم ماہ جمادی الاولیٰ ، شرف صدور و عز ورود یافت ، از دریافت مضمون ہدایت مشحون آن جریدۂ فیض ، از سر نو پایۂ مزید تمیز اندوخته ، بسعادت ابتدای دنیا و آخره مستسعد گردید ۔

انشاء الله تعالیٰ بعد ازان که مهین برادر عالی قدر ، بیک منزلی از چتور برسند ، عقیدت آئین ، بلوازم استقبال پرداخته ، حسب الحکم معلیٰ حصول سعادت نشاءتین ، منحصر در اطاعت و انقیاد حضرت خلیفۂ زمین و زمان دانسته ، (ص : ۳۴۵ ا) پادشاه قلی خان را همراه گرفته ، حقیقت تشخیص راه سوجهت و روانه شدن آن سمت عرضداشت نموده ، ببدرقۂ عنایت الهی و تائید اقبال ابد اتصال پادشاہی خود را بسوجهت می رساند ۔ فدوی حقیقت بردن رسد که قبل ازین معروض اقدس گردانیده ، بر وفق وا نمود مختار خان بوده ، الحال که در پیشگاه جناب خلافت و جهانداری

بموجب نوشتہ خان مذکور کہ بوکیل او رسیدہ ، مفصلاً بعرض اشرف اعلیٰ رسیدہ باشد ۔ غیر خلافت و داد گیری ، عالم گیر باد !

——:o:——

الف غ ۳۲

بادشاہ کا فرمان شہزادے کو ۹ ذی القعدہ کو نندلائی کے مقام پر ملا ۔ یہ عرضداشت مکتوب (الف غ ۔ ۳۱) سے پہلے کی ہے اور مہم میواڑ سے متعلق ہے ۔ بادشاہ نے دربار میں غسل خانے کے نگران امیر روح اللہ خان کو خاص طور پر بھیجا ہے تاکہ وہ درے کے ناکے تک شہزادے کی پیش قدمی میں اس کے ہمراہ رہے ۔ بادشاہ نے درے میں داخل ہونے کے لیے ۱۰ ذی القعدہ کی تاریخ مقرر کی ہے ۔ منصب داروں بلکہ شہزادوں تک کو یہ مجال نہیں تھی کہ شاہی ہدایات سے سر مو بھی فرق کریں ۔ اسی لیے شہزادے نے اس تاریخ پر بادشاہ قلی خان اور روح اللہ خان کو درے کی جانب روانہ کر دیا ہے ۔ یہ ترکیب کارگر ثابت ہوئی ہے ۔ مفتوحہ علاقے میں تھانے بٹھلانے کا رواج علاؤالدین خلجی کے زمانے سے چلا آرہا ہے ۔ شاہزادہ اس کی تفصیل دیتا ہے ۔

بحضرت ظل سبحانی : مرید احقر آداب عبودیت و شرایط فدویت بجا آوردہ بعرض باریافتگان حضور پرنور می رساند ۔

فرمان عالی شان واجب الاذعان کہ مصحوب روح اللہ خان ، عز اصدار یافتہ بود ، ششم ماہ ذی القعدہ ، در منزل نندلای شرف ورود ارزانی فرمودہ ، بندۂ فدوی ، بادای آداب تسلیمات ، فرق افتخار برافراخت کمترین قبل از نزول فرمان معلیٰ بارادۂ آنکہ بدیو سوری رسیدہ ، شنبہ ہشتم ماہ مذکور ، پادشاہ قلی خان را داخل درہ نماید کہ بچھلوارہ برود و اگر او عذر در پیش آرد ، مطابق حکم اقدس ، خود بتائید الٰہی بدرہ در آید ، از نادول کوچ کردہ بود ۔

در این اثنا کہ روح اللہ خان ، از پیشگاہ بدین خدمت مامور شد ،

محض از راہ کرامت حضرت پیر و مرشد کائنات[1] ، بودہ کہ آمدنش موید بتاکیدات عقیدت اساس گردید ۔ چنانچہ خان مسطور ، رفتن پادشاہ قلی خان را ، دوشنبہ دہم ماہ مذکور مقرر نمود ۔ ارادت سرشت ، روز مزبور سوار شدہ بحضور خود ، خان مزبور را بدرۂ کوہ فرستاد و روح اللہ خان نیز ہمراہ رفت ۔ باقبال لایزال پادشاہی سالماً و غانماً زدہ زدہ ، کفار نگون سار را ، از پیش برداشتہ ، بچہلواڑہ رسیدند ۔ چون پادشاہ قلی خان بہیر ہمراہ نبرد ، کمترین ہراول خود را بچنداولی او فرستاد ۔ انشاء اللہ تعالیٰ عندالطلب پادشاہ قلی خان ، بہیر و پرمال ہمراہان اورا ، ہمراہ ہراول دادہ خواہد فرستاد ۔ دوازدہم شہر مزبور ، شجاعت خان را بدرہ فرستاد کہ نعش مسلمانان (ص : ۳۵۳ ب) کہ شہادت یافتہ اند ، برداشتہ بیارد و رسد غلہ ہم ازین جا ہمراہ محتشم خان ، سیزدہم ، بچہلواڑہ می فرستد ۔

و حقیقت در آمدن فوج مہین اختر برج خلافت بکوہ و محل استقرار کافر گریزیدہ و بکار آمدن بندہای پادشاہی ، پس از آمدن روح اللہ خان از چہلواڑہ[2] ، بہ نوشتن او ، ظاہر خواہد گشت و تعین کردن تہانجات نیز از دیوسوری کہ لشکر گاہ است تا چہلواڑہ ، بر معاودت روح اللہ خان موقوف است ۔ بعد برگشتن او باستصوابش ، تہانہا قایم خواہد نمود ۔ نشاندن تہانہ از دیوسوری تا نادول بعہدۂ سنگرام راٹھور و از نادول تا موضع حوالہا در اہتمام دنی چند سکہاوت ، باضافۂ صد سوارمشروط و از حوالہا تا کھیروہ ، در تہانہ داری سجان سنگہ راٹھور مقرر کرد ۔

سایۂ فلک پایہ ، برمفارق بندگان اعتقاد سرشت ، تا انقضای جہان فیض گستر باد !

—:o:—

۱- کامیاب

۲- جلواره

الف غ ۳۳

یہ عرضداشت فرمانِ شاہی آمدہ ۲۸ شعبان کے جواب میں ہے ۔ بادشاہ نے اکبر کے بیٹے فریدون فر کی وفات پر تعزیت کا خط لکھا ہے اور تسلیت کے لیے خلعتِ خاصہ بھی عنایت کی ہے ۔ چونکہ یہ اہم فرمان ہے اس لیے اس کو نیاز بیگ گرزبردار کے ہاتھ ارسال کیا گیا ہے ۔ اس زمانے میں بادشاہ کا دستور الوزرا اسدخان تھا ۔منصب داروں کو وزیرِ اعلیٰ کی طرف سے بھی حسب الحکم خط آتے رہتے تھے ۔ ان مکاتیب کی نقلیں شہزادے کو بھی مہیا کی جاتی تھیں ۔ہر مہم میں ہیلداروں اور سقاؤں کی خاصی تعداد لشکر کے ہمراہ ہوتی تھی ۔ سعد اللہ خان کے خطوط میں مہمِ قندھار کے ضمن میں ان کی بھرتی کا خاص طورپر تذکرہ ہے ۔

بحضرت ظلِ سبحانی : مریدِ احقر، جبینِ ارادت ، برزمینِ ضراعت سودہ ، ذرہ وار بعرضِ فیض اندوزانِ حضورِ لامع النور می رساند کہ فرمانِ والا شان با خلعتِ خاصۂ غم زدای الم فرسا کہ از پیشگاہِ فضل و بندہ پروری ، مصحوبِ نیاز بیگ شرفِ صدور یافتہ بود ، بیست و ہشتم ماہ شعبان المکرم ، بورودِ ہدایت آمودِ آن ، سرمایۂ دولتِ دو جہانی ، پیرایۂ سعادتِ جاودانی بشرایطِ آدابِ ارادت و بندگی پرداختہ ۔ تسلیات ابنِ عنایات کبریٰ مودیٰ گردانید ۔ ازانچہ کہ بمحضِ فضلِ بیغایت ، دراں مثالِ واجب الامتثال ، بقدسی خط بنانِ فیض نشانِ جواہر افشان کہ ہزاران جان ، سپندِ ہر حرفِ کرامت پیوندِ آن شود ، ارشادِ معلیٰ ''بصراطِ مستقیمِ صبر و اصطبار و راضی بودن ، بقضاء حاکمِ علیٰ الاطلاق جلتِ آلاوۂ'' در واقعۂ خانہ زادِ فریدون فر ، شرفِ نفاذ یافتہ ، آن را منشورِ الادبِ حصولِ بہبودِ نشاءتین و دستورِ العملِ سعادتِ دارین تصور نمودہ ، دستِ نیاز بدعایۂ درازیٔ عمرِ کرامت بہر و استدوامِ دولتِ ابد اعتصام کہ بہینِ سرمایۂ رواجِ دینِ اسلام و گزینِ پیرایۂ آرامش و آسایشِ کافۂ انام است ، برداشت ۔ ''انَ اللہ قریب'' مجیب ۔

فدوی بر مضامینِ نقلِ نوشتجاتِ پادشاہ قلی خان و حسب الحکم الاشرف کہ دستورِ وزرایٔ دوران اسد خان ، بخانِ مذکور نگاشتہ ، مطلع

گردید ۔ فی الواقع حقیقتِ پسرانِ راجہ متوفی ہمچنین است کہ بر زبانِ الہام ترجمان گذشتہ ۔ این از مکاشفاتِ کراماتِ حضرتِ پیر و مرشدِ کاینات است کہ بر باطنِ اشراق مواطن ، پرتو انداختہ ۔ (ص : ۳۵۵ ا) انشاء اللہ تعالیٰ کمترین ، پس از آمدنِ راجہ اندر سنگھ و سجان سنگھ در سوجہت ، از بندوبستِ راہ و رسیدنِ رسد خاطر جمع نمودہ ، روانہ نادول شدہ ، پادشاہ قلی خان را بتبلیغِ احکامِ مطاعہ کردہ ، سرگرمِ امور ماموریہ می سازد ۔ بیلدار و سقا از ہمراہانِ خود و خانِ مرقوم ، موافقِ یرلیغِ قضا ، تبلیغِ کاربندِ خدماتِ مرجوعہ خواہد گردید ۔

بہارستانِ ہمایون و حدایقِ سلطنت روز افزون ، از صرصرِ حوادثِ دوران ، محروس و مصئون بودہ ، بآب و رنگِ خلود و ثمراتِ فتوحاتِ نا محدود ، شاداب و فیض آمود باد !

——:o:——

الف غ ۳۴

یہ عرضداشت بھی اس فرمان کے جواب میں ہے جو گرز بردار نیاز بیگ اپنے ہمراہ لایا ہے ۔ شہزادہ نادول کو روانہ ہو گیا ہے اور ۷ رمضان کو پہلی منزل پر پہنچ گیا ہے ۔ شہزادے کا ارادہ راٹھوروں یعنی ماروا ڑ کے حکمران قبیلے کو کودوار کے علاقے سے نکالنا ہے ۔ اس کے بعد رمضان کے شروع یا آخرِ شوال میں شاہی فوج کو کومہل میر بھیجا گیا ہے ۔ یہ خط مہمِ ماروا ڑ کے شروع میں لکھا گیا ہے ۔ نیاز بیگ کا فریضہ محض فرمان کا پہنچانا نہیں تھا ، بلکہ پادشاہ قلی خان کے لشکر کی سزاولی کرنا بھی تھا ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : پس از گذارشِ آدابِ عبودیت ، بعرضِ سعادت اندوزانِ پایۂ سریرِ خلافت مصیر می رساند ۔

فرمانِ عالی شانِ سعادت عنوان کہ مصحوبِ نیاز بیگ گرزبردار ، شرفِ صدور یافتہ بود ، کمترین ، ہفتمِ ماہِ رمضانِ المبارک ، در موضعِ ماسنی ، منزلِ اول سمتِ نادول ، بورودِ میمنت آمودِ آن مثالِ واجب

الامتثال ، شرف اندوز دارین گشته ، آداب تسلیات بتقدیم رسانید ۔ آنچه بر پیشگاه ضمیر خبیر باریافتگان حضور معلیٰ هویدا گشته که ''تردد پادشاه قلی خان و حرف راٹهوران بمیان آوردنش ، از راه اعتقاد و قلت جمعیت خود و کثرت مخاذیل بر گشته روزگار است'' فی الواقع حقیقت کار ، همچنین است ۔

لیکن در جای که عنایت الهی و اقبال جهان کشای حضرت خلیفه زمین و زمان ، شامل حال مرحله پیمایان جادهٔ ارادت است ، این قسم خطرات و وساوس که بخاطر ناقص گذرد ، از کمال نادانی و پستی فطرت است ۔ انشاء الله تعالیٰ کمترین در محل اقامت خان مذکور رسیده ، بموجبی که ارشاد کرامت بنیاد شرف نفاذ یافته ، بخان مذکور می گوید ۔ اگر چنانچه او را در پیش رفتن متوهم و متردد می یابد در این صورت همراه خود گرفته ، حقیقت را ، معروض اقدس گردانیده ، بر طبق یرلیغ قضا تبلیغ که عز اصدار خواهد یافت کاربند خواهد شد ۔

و اگر راضی برفتن بنده نشد ، او را بی عذر ساخته ، بلا مهلت روانه می نماید ، راٹهوران واجب الاخراج را ، از ملک کودوار بر آرد ۔ نیاز بیگ را بسزاولی مقرر می کند و بنده بنحوی که قبل ازین بارشاد آن ، سعادت اندوز گشته ، تاکید حفظ و حراست تهانه ها نموده ، تهانها را هوشیار و خبردار داشته ، بحزم و تیقظ بوده ، نشان راٹهوران بر جا خواهد یافت ، فوج بتعاقب فرستاده ، مستاصل خواهد ساخت ۔ پادشاه قلی خان را ، اواخر رمضان المبارک یا اوایل شوال خیر مآل ، بکومهل میر می فرستد ۔ نقل افراد اخبار کفار که با این منشور والا ، ایراد یافته ، بمطالعهٔ آن اطلاع حاصل گردید ۔

آفتاب ظفر و نصرت (ص : ۳۵۵ ب) تابان و درخشان باد ۔

——:o:——

الف غ ۳۵

یہ عرضداشت ۷ رمضان سے تھوڑے دن بعد کی ہے ۔ حسب الحکم شاہی شہزادہ سوجھت پہنچ کر وہاں سے نادول کا رخ کر رہا ہے ۔

بحضرت ظلِ سبحانی : بعد ادایِ شرایف وظایفِ بندگی و تقدیمِ روایتِ سرافکندگی ، بذروهٔ عرضِ بساط بوسانِ بارگاهِ عرش اشتباه می رساند که فدویِ ارادت کیش ، بعدِ وصولِ حسبِ الحکم الاشرف نوشتهٔ روح الله خان متضمن بران که کمترین بلا توقف از سوجهت انتقال نموده بنادول رسیده ، پادشاه قلی خان را روانه پیش سازد و بندوبستِ تهانه جاتِ آن حدود و احداثِ قلعجات ، بموجبی که از پیشگاهِ خلافت و جهانداری ارشاد شده ، کرده ، بعزمِ استیصالِ کافرِ بدمآل بکوه در آید - احقر ، اقبالِ ظفر اتصال[1] حضرت پیر و مرشدِ کاینات را ، مقدمة الجیش ساخته ، بعونِ عنایتِ الهی بهفتمِ ماهِ رمضان المبارک عازم آن سمت گردید - انشاء الله تعالیٰ ، بلا توقف و امهال ، استحکامِ تهانه جات در اثنایِ راه نموده ، بنادول می رسد ، از سرانجام یافتنِ امور ماموره و خدماتِ مرجوعه ، امیدوار است که با رعایتِ مراتبِ حزم و احتیاط ، بعد معروضِ مقدس ، داخلِ کوه خواهد گردید -

آفتابِ جهان بانی و کشورستانی طالع و لامع باد -

—:o:—

الف غ ۳۶

شہزادہ اطلاع دیتا ہے کہ پادشاہ قلی خان کو جو شہزادے کے آگے آگے نادول کی طرف حرکت کر رہا ہے - ہدایت کی گئی ہے کہ نادول جو علاقے کا صدر مقام تھا وہیں قیام کرے - یہ شہزادے کی اعصابی جنگ کی ایک ترکیب ہے - صدر مقام پر مستقل قبضہ دشمن کی ہمت کو پست کرنے میں بہت امداد دے سکتا ہے -

بحضرتِ ظلِ سبحانی[2] : آداب عبودیت و خدمت گزاری و شرایط

---

۱ - اقبال اتصال -

۲ - لداسد - ممکن ہے یہ لفظ اللہ ہو مگر ان خطوط میں زیادہ تر 'ظل سبحانی' استعمال کیا گیا ہے -

فدویت و جان نثاری بتقدیم رسانیده ، معروض مقربان پایهٔ سریر خلافت و جهان داری می گرداند که فوج نصرت موج ، بعد از رسیدن بکهوروا پیشتر نرفته و کمترین پیادشاه قلی خان ، مکرر نوشته که چون اقامت نمودن ، در موضع مذکور و حرکت نکردن ازانجا ، باعث خیره شدن غنیم لئیم است ، بایستی بنادول رسیده ، تدبیر سرانجام یافتن دیگر امور می کرد - ازانجا که نادول جای حاکم نشین است ، هر چند خراب و ویران باشد اما برسیدن اهل اسلام بحال آن شوریده سران ، رعبتی راه می یافت و سراسیمه می شدند و نیز بهان جا را ، بنگاه قرار داده ، بتاخت و تاراج می توانست پرداخت و چون راٹهوران مفسد در بهان سمت رفته خزیده اند احتمال دارد که بعضی بتسلی و دلاسا مستمال گشته بیایند و برخی بسطوت اقبال عدو مال متوهم شده ملتجی شوند -

بهر تقدیر اقامت ورزیدن در نادول انسب است - باوجود این همه تاکیدات و تمهیدات که معروض داشت ، ازان جا حرکت نکرده ، معلوم نیست که این همه عدم حرکت از چه رهگذر است - اگر حکم اشرف صادر شود ، بنده بنادول رفته توقف نماید و خان مذکور را ، بجد شده پیش فرستاده ، بتاخت و تاراج دهات مفسدان و ضبط و ربط ملک کودوار سرگرم سازد -

——:o:——

الف غ ۳۷

اورنگ زیب اس زمانے میں اجمیر میں مقیم تھا - آب و ہوا کی تبدیلی کی وجہ سے بادشاہ کے مزاج میں گرانی پیدا ہو گئی ہے - شہزادہ مزاج پرسی کرتا ہے -

بحضرت شاہنشاہی : (ص : ۳۵۶ ا) حضرت پیر و مرشد حقیقی سلامت ! در این ولا از سنوح این خبر وحشت اثر که از تصرف هوا ،

---

۱ - پرسیدن .
۲ - بیایند .

یک گونه انحراف در مزاج اشرف بندگان حضرت که چندین هزار جان قدسی ، فدای هر نفس مبارکش باد ، راه یافته - حالتی بر این عقیدت کیش بلا گردان گذشت که بیان شمه ازان ، از ممتنعات است - لیکن الحمد لله والمنته که مقارن این حال ، خبر جاوید طراز صحت و استقامت تام ، سامعه افروز جهانیان گردید و این بار گران آلام عقل برهم زن ، از سر و دوش ارادت منشان ، بر گرفت - هزاران هزار سجدات شکر ، بدرگاه حکیم علی الاطلاق بتقدیم رسانیده ، زبان نیاز ، بدعای اجابت انتهای دوام عهود ذات مقدس کشود -

الهی تا اعتدال ربیعی ، آب و رنگ افزای شقایق و ریاحین است ، بهارستان دولت همایون و حدایق سلطنت روز افزون ، از صرصر حوادث روزگار ، محروس و مصئون بوده ، بآب و رنگ خلود و ثمرات فتوحات نا محدود ، شاداب و فیض آمود باد !

—:o:—

الف غ ۳۸

دشمن نے دس ہزار بیلوں کے ایک کاروان کو جو مالوے سے رسد لا رہے تھے حملہ کرکے لوٹ لیا ہے - شاہی لشکر کو مالوے سے رسد پہنچ رہی تھی اور نیمچ اور ست کھنڈہ کے تھانے اسی شاہراہ پر واقع تھے - شاہزادے نے ان کی حفاظت کا انتظام کیا ہے - اس کی تفصیل بادشاہ کی خدمت میں عرض کرتا ہے -

بحضرت ظل سبحانی : ذره وار بعرض واقفان پایه سریر خلافت مصیر می رساند که عقیدت نهاد هر چند بکرات مرات ، بحسن علی خان نوشت و تاکید نمود که بقصد تنبیه و تادیب کافر فاجر بدرهٔ کوه در آمده ، در صدد استیصال و بیجا نمودن او شود و عرصه را ، بران تیره روزگار بنحوی تنگ کند ، نتواند نفسی بآرام و جمعیت نشست ، اصلا ازو این معنی صورت نه بست و مطلقاً از مقر خود حرکت نکرد و پیوسته در جواب نوشت که بسبب صعوبت راه و دشوار گذاری درها و کوهستان ، داخل دره نمی توان شد - چنانچه از عدم حرکت خان مذکور کار بجای رسیده که

قریب ده هزار گاو رسد غله ، که از مالوه بلشکر می آمد ، فوج آن لعین بد آئین ، غره گشته ، بر سر آن رسیده ، گاوان را با احمال و اثقال بردند - الحال خان مرقوم ، بعد وقوع این واقعه که برای رفع خجالت ، بجهت تنبیه برآمده ، بنگاه او خالی افتاده - ارادت کیش چون در حواشی تهانه نیمچ[1] و ستکهنده و تهانجات دیگر که دران ضلع است ، لازم دید که فوجی شایسته مثل فوج متعینه پور دران سمت باشد تا اگر مفسدی سر بفساد بردارد ، بجزای کردار خود برسد و شاهراه نیز مسدود نگردد -

بنابرین بمختار خان گفت که رفته ازان ضلع خبردار باشد - او عذرها پیش آورده ، قبول این معنی نکرد که در چنین وقتی که همگی همت والا نهمت ، مصروف سر بعجز و تنگ آوردن شقاوت سرشت است ، عذر کردن وجهی ندارد -

بر تقدیر این قسم مساهله که ازو در وقت کار (ص : ۳۵۶ ب) بوقوع آمده ، وجود و عدم او در این جا مساوی است ، بلکه نابودنش بهتر که بندهای دیگر ، از وضع و طور او بد آموز می شوند و تن بکار بادشاهی نمی دهند - شجاعت خان که در استعداد رفتن شده ، جمعیت معتدبه از خود ندارد و اطاعت مردم تعیناتی معلوم و نیز شجاعت خان ازانجا که در مدارج سپاهگری و جان فشانی درست می نماید و بودن او همراه بنده دخیل بود ، تجویز جدا شدن او نکرد - قاسم خان را که قبل ازین بموجب حکم اقدس برای محافظت بنگاه پادشاه قلی خان ، با یک هزار سوار رخصت نموده بود - بنابر آنکه در ضلع جنوب ، بودن ضابطه کاردان مطلوب است ، قریب پانصد سوار دیگر همراهش داده ، بسمت نیمچ وغیره تعین کرد و سیادت خان را ، با هزار سوار ، بطرف پور فرستاد -

بر سعادت اندوزان حضور والا ظاهر است که کمترین بهیچ وجه نمی خواهد که مرتکب امری گردد که متضمن غیبت که شرعاً و عرفاً از صفات مذمومه است ، باشد لیکن چون مد نظر ، سرانجام یافتن کار

---

۱ - متسمنع -

پادشاہی است ، الا علاج ، بمقتضای آن ، "الضرورات[1] یبیح المحظورات" حقیقت حال بعرض مقدس می رساند ، بملاحظہ آن کہ ثانی الحال مورد عتاب نشود کہ چرا عرضداشت نکرد ۔

آفتاب خلافت عظمیٰ و سایہ معدلت گیتی پیرا بنور افشانی و فیض رسانی ارزانی باد !

—:o:—

الف غ ۳۹

اس زمانے میں رسد کی فراہمی اور ویسے عام تجارت کے لیے اجناس کو لے جانے کا کاروبار بنجارے کرتے تھے ۔ یہ اپنا مال بیلوں پر لادتے تھے ۔ دشمن کے ملک کو یکسر تباہ و برباد کرنا اورنگ زیب کی فوجی پالیسی کا ضروری جزو رہا ہے ۔ اس نے سیوا جی کے خلاف بھی اسی حربے کو کامیابی سے استعمال کیا تھا ۔ لیکن جوں جوں علاقوں پر قبضہ ہوتا چلا جاتا تھا ، وہ ان کی آبادانی کے لیے بھی اسی بے پناہ جذبے سے کوشش کرتا ہے جیسے اس سے پیشتر ان کی تباہی کے لیے ۔

بحضرت ظل سبحانی : مرید احقر بعد ادای آداب ارادت و عبودیت و تقدیم شرایط بندگی و فدویت ، بعرض ایستادہای حضور لامع النور می رساند کہ حقیقت تحرک حسن علی خان بہادر ، بقصد تنبیہ مفسدانی کہ رسد غلہ را بردہ اند ، قبل ازین معروض اقدس گردانیدہ و الحال خان مذکور از مندسور پیشتر رفتہ معلوم نیست کہ تا کی معاودت نماید ۔ فدوی شنیدہ کہ کافر لعین ، از مکان خویش الی الان حرکت نکردہ ، جمعیتی ہمراہ پسر مطرد و منکوب خود دادہ کہ در اطراف و جوانب ، سایر دوائر بودہ ، حارسانہ از او خبردار باشد و اگر ممکن بود ، دست بردی ہم کند ۔ ارادت کیش از عدم درآمد بندہای پادشاہی بدرہ[2] کوہ و دوام

---

۱ ۔ ضرورات ۔

۲ ۔ مدیرہ ۔

اظهارِ صعوبتِ راه و دشوار گذاریٔ کوهستان و گذرانیدنِ ایام بامروز و فردا می بیند که معامله روز بروز ابتر می شود و مخاذیلِ وخیم العاقبته شوخ و خیره[1] می گردند ـ

و آنچه مکرر حکمِ اقدس صادر گشته که ''همگی همتِ پادشاهانه مصروف آن ست که در ملکِ او آبادی نشود و تمامیٔ معموراتِ و ساکنِ کفره و فجره خراب گردد واحدی یک دانهٔ تخم در زمین (ص : ۳۵۷ ا) نتواند ریخت ـ درین صورت که آن شقاوت سرشت ، در یک مقام اقامت گرفته و بیجا نمی شود ، او را زراعت و معمور ساختنِ اطراف و اقطار مانع نخواهد بود'' و قاسم خان را که با هزار و پانصد سوار در ورودِ حواشیٔ تهانه جات سمت نیمچ[2] فرستاده ، منتهای کارِ او هم ظاهر است و اگر فوجی دیگر مناسب از همراهانِ خود ، بسرکردگیٔ یکی از خوانین ترتیب داده ، بفرستد بالفعل این قدر جمعیت نیست که در دو جا کفایت تواند کرد ـ کمترین نمی داند که مردم چرا مغلوبِ واهمه گشته ، دست و پا گم کرده اند و در وقتِ تاکید ، بلیت و لعل می گذرانند ـ چون بودنِ پادشاه قلی خان در پور ، بسببِ رفتنِ راجه اندر سنگه از بدهنور لازم گردید ، ازانجا که چیتوڑ نزدیک واقع شده ، خان مذکور می تواند خبر گرفت ـ

اگر حکمِ اقدس شرف نفاذ یابد ، بندهٔ خانه زاد را با والدهٔ او وغیرها که در این جا اند ، باجمیر فرستاده ، احمال و اثقال ، چه از خود و چه از مردمِ لشکر ، در قلعه چیتوڑ گذاشته ، جریده ، اعلاء لکلمة تعالیٰ ، نظر بر کمی و بیشیٔ جمعیت که در دیدِ فدویانِ عقیدت منش ، هنگام کار پیر و مرشدِ حقیقی ، چندان اعتبار ندارد ، نکرده ، بهشتِ مجموعی ، فوجِ متعینه از اینجا انتقال نموده ، بهر نهجی که باشد ، ببدرقهٔ عنایتِ الهی و اقبالِ عدو مالِ پادشاهی ، خود را برسرِ آن ادبار قرین رسانیده ، او را ، بی جا و مستاصل گرداند ـ در این باب امیدوارِ ارشادِ کرامت بنیاد است ـ آفتابِ سلطنت و کشور کشایٔ ، همواره از بیت الشرفِ فیض بخشی

---

۱ ـ عیره ـ

۲ ـ ممنح ـ

و عالم آرای ، تابان و نور افشان باد !

——:o:——

الف غ ۴۰

اکبر نے اپنے کنبے کے لوگوں کو بادشاہ کی خدمت میں اجمیر بھیج دیا ہے ۔

بحضرت ظلِ سبحانی : : مریدِ فدوی ، آدابِ عبودیت و شرایطِ فدویت بجا آوردہ ، معروضِ مقربان سریرِ خلافت مصیر می گرداند کہ چون بموجبِ التماسِ کمترین ، وادہ[1] و خانہ زادان شرف اندوزِ ملازمتِ اقدس گشتہ ، مصدرِ اقسامِ عنایات و اصنافِ تلطفات پادشاہانہ گردیدند ، ارادت کیش ، در مواقفِ ضراعت و استکانتِ بادای آدابِ تسلیات ، سرِ افتخار و مباہات ، باوجِ سمٰوات بر افراشتہ دستِ نیاز بدرگاہِ مجیب الدعوات برداشت ۔

الٰہی تا سریرِ سپہر ، بجواہرِ نجوم مزین است و افسرِ مہر ، بانوارِ جہان افروز روشن ، تختِ خلافت را ، بفرِ قدمِ کرامت توامِ حضرتِ خلیفۃ الرحمانیؑ ظلِ سبحانی ، فروغِ جاودانی باد !

——:o:——

الف غ ۴۱

جشنِ جلوس کی مبارکباد پیش کرتا ہے ۔ شہزادہ چتوڑ میں مقیم ہے ۔ اس مہم سے پہلے خود اورنگ زیب نے راجہ راج سنگھ والیٔ اودے پور کو اس کے صدر مقام چتوڑ سے نکال کر آوارۂ کوہ و بیابان کر دیا تھا ۔ اورنگ زیب خواہ سفر ہو یا مہم ہر زمانے میں بیٹوں کی تعلیم کا خیال رکھتا تھا ۔ اکبر کی جانب سے اس مکتوب میں بادشاہ سے فتاویٰ عالمگیری کے ربع دوم کے بھیجنے کی فرمائش کی گئی ہے ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : ناصیہؑ ارادت ، بر زمینِ عبودیت سودہ و

---

۱ ۔ دادہ ۔

ادای واجبات بندگی و عقیدت نموده ، بذروهٔ عرض بساط بوسان محفل فردوس مشاکل ، می رساند - زہی زمان سعادت و ہنگام نشاط (ص : ۳۵۷ ب) کہ آغاز سال ہمایون فال جشن جہان آرا ، بفرخی و فرخندگی جلوہ نما گردید و ایام نیک انجام عید سعید ، بمبارکی رسید و انواع خرمی بمسامع جہانیان رسانید -

الحمد للہ والمنتہ ، بہار امید گل کرد و نہال آرزو ببار آمد ، نوید خیر باد ، از ہر طرف بلند شد و گلبانگ دعا ، از چپ و راست برخاست - کمترین آداب تسلیمات تہنیت و مبارکباد جداگانہ بجا آوردہ ، دست نیاز بدرگاہ مجیب الدعوات جلت عطیاتہ برداشت - امید کہ سعادت این سال خجستہ مآل ، قرین دولت ابد اتصال و شامل حال بندہای خیر سگال بودہ ، ظلال جلال سلطنت لایزال ، سالہای بسیار و قرن ہای بی شمار ، بر مفارق عالم و عالمیان ، ممدود و مخلد باد !

قبلہ دین و دنیا سلامت ! قبل ازین ، از چیتوڑ کہ در جناب خلافت ، التماس کردہ بود کہ چون ربع اول فتاوی بآخر رسیدہ ، حالا بمطالعہ ہر کتابی کہ حکم معلی صادر شود ، اشتغال نماید -

حکم اقدس شرف ورود یافت کہ ''ربع ثانی از شاہجہان آباد طلب فرمودہ ایم ، تا رسیدن آن بتکرار ربع اول مشغول باشد'' - بموجب یرلیغ ارفع ، تا حال بمطالعہ آن اشتغال دارد - ازانجا کہ براین ربع مکرر عبور واقع می شود ، امیدوار است کہ از پیشگاہ فضل و کرم ، ارباع دیگر عنایت شود ، تا در تحصیل آن کسب سعادت نماید و در تحقیق ، تساہلی کہ پیش می آید ، درمانگی نشود - زیادہ عرض حد ادب نیست -

——:o:——

الف غ ۴۲

یہ عرضداشت ۱۲ رمضان کی لکھی ہوئی ہے - یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں کہ اکبر تھانے قائم کرنے میں کتنی مستعدی کا مظاہرہ کر رہا ہے - ایک تھانے میں گڑھی بنانے کے لیے اس نے خود

وہاں قیام کیا ہے ۔ اکبر ۱۴ رمضان کو نادول پہنچ گیا ہے ۔
مہم ماروواڑ کا آغاز قریب ہے اور شوال کے شروع میں پادشاہ قلی خان
کو کوہمل میر میں بھیجا جا رہا ہے ۔

بحضرت ظل سبحانی : مرید احقر ، وظایف اطاعت و رواتب عبودیت بجا آورده ، بعرض فیض اندوزان حضور فایض النور می رساند که فدوی ، دوازدہم ماہ رمضان المبارک ، در جای پادشاہ قلی خان از کھوڈ برآمده ، بجہت ساختن قلعچہ سنگرام تھانہ دار توقف داشت ، رسید ۔ بموجب ارشاد کرامت بنیاد ، بخان مذکور اظہار ساخت که چون تقدیم کار پادشاہی ، در واقعه طاعت الوہیت ، احقر ارادۂ آن دارد که پیش برود ، باید که او ہمراہ بوده ، براول فوج شده ، شرایط تلاش و تردد بجا آرد ۔ خان مزبور بمقتضیٔ قدویت و بندگیٔ قدیم ، راضی باین معنی نشده گفت که حالا من بپشت گرمیٔ این فوج ، در این ضلع سیر و دور می کنم ۔ کمترین بنگاہ او ہمراہ خود قرار داده ، ہمان روز اورا رخصت کرد که فردا سیزدہم ماہ مسطور ، در نزدیکیٔ دره بطریق گشت رفته ، خبر مقاہیر بگیرد ۔ اگر دہی آباد باجاعۂ مقاہیر را ، بیرون کوه بیابد ، تاخت نماید و بتنبیه پردازد (ص : ۵۸ - ا) و الا سیر کرده ، بلشکر بیاید ۔ ارادت سرشت ازآنجا بیک کروہی نادول رسیده منزل نمود ۔ خان مذکور باہمراہان خود ، چون نزدیک دره رسید ، راٹھوران شقاوت نہاد ، در رفاقت بہیم لیم پسر کافر حربی ، باجمعیت کلان برآمده ، بجنگ پیش آمدند ۔ چنانچه اکثری از مخاذیل بجہنم واصل شدند و بقیة السیف بمقتضای کلام قدسی پیام ، بزبان قلم الہام رقم شرف جریان یافته که مینک قرعکا پرکساک[1] رو بفرار نہاده داخل کوه گشتند و بندہای درگاہ آسمان جاه ، بعضی بکار آمدند و برخی زخمی گشتند ۔ تفصیل آن از واقع بعرض قدسی خواہد رسید ۔

عقیدت کیش شانزدہم بنادول رسید انشاء الله تعالیٰ بفضل الہی و اقبال ابد اتصال پادشاہی ، راٹھوران مفسد از گودوار عنقریب مستاصل خواہند شد ۔ پادشاہ قلی خان را مطابق یرلیغ قضا تبلیغ ، در اوایل ماہ شوال خیر مآل روانۂ کونہلمیر خواہد ساخت ۔

---

۱ - یہ ترکی زبان کا جملہ ہے ۔

خورشید کشور کشائی و گیتی ستانی از اوج برج خلافت و جہان بانی تابان و درخشان باد ۔

—:o:—

الف غ ۴۳

شہزادے نے دشمن کی ہمت شکنی کے لیے نادول کو قیام گاہ بنا لیا ہے ۔ یہ دشمن کا صدر مقام رہا ہے ۔ شہزادے نے خبر رسانی کے لیے جاسوس مقرر کیے ہیں ۔ لیکن اسے دربار سے بھی دشمن کے بارے میں خبریں پہنچتی رہتی ہیں ۔ ان خطوط کو بادشاہ کے حسب الحکم اسکا منشی شیخ مخدوم لکھتا ہے ۔

بحضرت ظل سبحانی : ناصیۂ ارادت ، بتراب عبودیت برافروختہ[1] ، و تارک سعادت ، بتسلیمات بندگی برافراختہ[1] ، بذروۂ عرض آستان بوسان بارگاہ خلافت و ایستادہای پایۂ سریر سلطنت می رساند کہ پادشاہ قلی خان تا حال ، بموضع کہوروا کہ از نادول رانای شقاوت سیما ، چہار کروہ این طرف واقع شدہ ، رسیدہ ۔ فدوی بخان مذکور و راجہ اندر سنگہ مکرر نوشتہ و می نویسد کہ در ہرجا سراغی از راٹھوران مفسد بیابند ، خود را برسر آن مخاذیل رسانیدہ ، تنبیہ از قرار واقع نمایند و کمترین برای تحقیق اخباری کہ شیخ مخدوم[2] نوشتہ ، جاسوسی فرستادہ کہ خبر واقعی آن کافر مخذول بیارند ۔

اگر حکم معالی صادر شود ، برتقدیر یافتن خبر استقرار بی مدار آن سیہ بخت برگشتہ روزگار ، در نزدیکی سوجہت و امکان رسیدن فوج بدانجا ، ارادت سرشت متعینہ اینجا رفتہ ، بتائید الہی و اقبال پادشاہی ، باستیصال ملعون پردازد و تحصیل سعادت نشاءتین نماید ۔

و بخان مذکور نیز در این مادہقلمی نمودہ ، اگر دران سمت ، نشانی ازان

۱- برافروختہ

۲- یہاں 'از' زاید ہے ۔

ادبار قرین ظاہر گشت و خانِ مزبور ، استدعایٔ رسیدنِ بندہ نمودہ ، بلا توقف خود را بدان جا رسانیدہ ، بابندہایٔ دیگر شریکِ جہاد می شود ۔

ازانجا کہ ایزدِ متعال عز اسمہ ، جمیع کارہای این دولتِ خداداد و سلطنتِ ابد میعاد ، ہمیشہ بہترین وجہی ، و خوشترین وضعی ساختہ و پرداختہ ۔ رجا بکرمِ عمیم و فضلِ جسیم او ، جلت عطیاتہ ، واثق است کہ آن مطرود ، بہر جایٔ کہ رود ، ادبار خواہد آوارۂ ، عنقریب آوارۂ دشتِ (ص : ۳۵۸ ب) ناکامی گشتہ بجزای اعمالِ بدمآل خواہد رسید ۔

آفتابِ خلافتِ عظمیٰ نورافشان و عالم آرا باد !

—:o:—

الف غ ۴۴

۲۴ ربیع الثانی کو دشمن کے ایک دستے نے شہزادے کے لشکر پر شب خون مارا ہے ۔ اس کی تفصیل دیتا ہے ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : آدابِ بندگی و ارادت بتقدیم رسانیدہ ، معروضِ مقربانِ سریرِ خلافت مصیر و سعادت اندوزانِ محفلِ فردوس نظیر می گرداند کہ بیست و چہارمِ شہرِ ربیع الثانی ، نصفِ شب گذشتہ ، دزدی چند نزدیکِ مورچالِ مہدی بیگ نمودار شدند ۔ چون مردمِ مورچال انکشافِ احوال نمودند ، ظاہر ساختند کہ ملازمِ سرکارِ والا ایم ، برای طلایہ برآمدہایم ۔ بعد از ساعتی آنہا را غافل ساختہ ، از ہمان راہ بلشکر درآمدہ ، شوخی و بی اعتدالی پیش گرفتند ۔ ازانجا کہ مردمِ لشکر از ہر طرف خبردار و ہوشیار بودند ، برسرِ آنہا ریختند ۔ آخرالامر بیمامنِ توجہاتِ حضرتِ شاہنشاہی کہ پرتوِ الطافِ الہی ست ، بیک دست بردِ بہادرانِ فدویت اساس ، اکثری ازان جماعہ[1] وخامت آئین علفِ تیغِ بی دریغ گشتہ ، بجہنم واصل شدند و بقیۃ السیف رو بفرار گذاشتند ۔ معدودی از لشکرِ ظفر طراز

---

۱ ۔ وخامت ایمن

نیز ، زخمی و مجروح گردیدند ۔ و جمعی دیگر از مفسدانِ وخیم العاقبت که بیرونِ لشکر برای پشت گرمیٔ آن مخاذیل ، ایستادہ بودند ، تاب مقاوتِ غازیانِ اسلام نیاوردہ ، آوارۂ دشتِ ادبار گشتند ۔

آفتابِ سلطنتِ عظمیٰ ، ابدالآباد صبحِ افروزِ اولیا و ستارہ سوزِ اعدا باد !

——:o:——

الف غ ۴۵

رانا راج سنگھ والیٔ اودے پور جو راجہ اجیت سنگھ ولد راجہ جسونت سنگھ کی حمایت میں جنگ کر رہا تھا، انتقال کر گیا ہے ۔ اس کی بجائے اس کا بیٹا جے سنگھ گدی پر بیٹھا ہے ۔ دشمن کی خبریں ایک تو جاسوسوں سے ملتی ہیں اور دوسرے ان قیدیوں سے جو علاقے کی گشت میں مغلیہ دستوں کے ہاتھوں گرفتار ہو جاتے ہیں ۔

بادشاہ نے سیب ، انار اور ناشپاتی بطور تحفہ بھیجے ہیں ۔ ان کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔

بحضرتِ ظلِ سبحانی : بعد از تقدیمِ مراسمِ بندگی ، زمینِ خدمت ، بلبِ ادب بوسیدہ ، ذرہ وار ، بموقفِ عرضِ سعادت اندوزانِ حضورِ فایض النور می رساند کہ اخبارِ متواترۂ جواسیس و تقریرِ کسانی کہ در سیر و دور از آن مقاہیر ، بدستِ بندہایٔ پادشاہی ، گرفتار می شوند ۔

بتحقیق پیوست و تشخیص یافت کہ ہشتمِ ماہِ شوال ، رانای شقیٔ خسران مآل ، بجہنم واصل گردید و بالفعل تبعۂ او ، جی سنگھ پسرِ کلانش را ، بجایٔ آن ادبار گزین قرار دادہ ، باو پیوستند ۔ لیکن اگر طالعِ یاور و عقلِ رہبر داشتہ خواہد بود ، رہگرایٔ جادۂ اطاعت و فرمانبرداری شدہ ، کاربندِ احکامِ مطاعہ خواہد گردید و الا ازآنجا کہ این ملاعین ، محاطِ نایرۂ سطوتِ غضبِ الہی اند آن تیرہ روزگار نیز روزِ سیاہِ پدرِ مدبرِ خود نشستہ ، بسزایٔ کردارِ ناہنجار رسیدہ ، مرحلہ پیمایٔ دشتِ ادبار و ناکامی خواہدگشت ۔ آفتابِ خلافتِ عظمیٰ ، از مطلعِ امید ، ابدالدہر درخشان باد ۔

الوشِ خاصہ فواکہ خوشگوار ، از ناشپاتی و سیب و انار کہ از دارالملک بندہ پروری مرحمت شدہ بود ، فدوی تسلیاتِ آن بجا آوردہ ، (ص : ۳۵۹]) سر باوجِ مباہات و افتخار افراخت ۔

—— o: ——

الف غ ۴۶

یہ خط ۱۱ ذی القعدہ کے بعدکا ہے ۔ اس تاریخ کو شاہزادہ درے کی جانب روانہ ہوگیا ہے ۔ اس کا مصمم ارادہ ہے کہ یا تو پادشاہ قلی خان کو درہ میں داخل ہونے پر مجبور کرے گا یا اس کو ہمراہ لے کر خود داخل ہوگا ۔

بحضرت ظلِ سبحانی : بعد تشئید مبانیٔ ارادت و توکیدِ قواعدِ عبودیت ، بعرضِ باریافتگانِ درگاہِ فلک جاہ و بارگاہِ عرش اشتباہ می رساند کہ چون رفتنِ پادشاہ قلی خان بدرہ بامتداد کشید و بسیار دیر واقع شد ، بنابران ، بندہ نظر بمداہنۂ او نمودہ ، ششمِ ماہِ ذیقعد از نادول روانۂ درہ گردید ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر خانِ مذکور بدرہ می رود ، بموجبی کہ حکمِ اقدس صادر شدہ ، بحضورِ خود اورا داخلِ کوہ کردہ ، بلشکرگاہ معاودت می کند و الا اورا ہمراہ گرفتہ ، بتائیدِ الہی خود می در آید ۔ رجا بفضلِ ایزدِ منان واثق است کہ عنقریب کفرۂ فجرہ مستاصل گشتہ ، علفِ تیغِ غازیانِ اسلام شوند ۔

در این ولا ، از رویٔ عنایتِ بندہ پروری و مراحمِ ذرہ نوازی ، مبلغ یک لک روپیہ از پیشگاہِ معلیٰ ، باین مریدِ راسخ العقیدت مرحمت گشت و عتیق اللہ بخدمتِ دیوانی سرافرازی یافتہ ، برای تقدیمِ خدمتِ ماموره رسید ۔ کمترین آدابِ تسلیات بریک ازین عنایات ، جداگانہ بجا آوردہ ، فرقِ مباہات باوجِ سمٰوات رسانید ۔ شکرِ این موہبتِ عظمیٰ و عطیۂ کبریٰ ، بکدام زبان ادا نماید کہ از پایۂ احصاء بیرون و از مرتبۂ تعداد افزون است ۔

سایۂ جاہ و اجلال و فضل و افضال ، بر مفارقِ بندہا ، ابدالآباد ممدود و مخلد باد !

الف غ ۴۷

یہ خط ۶ ذی القعدہ سے دو تین دن پہلے کا ہے ۔ اس جنگ میں دشمن درے کی گھاٹیوں میں پناہ گزین تھا اور اُوپر سے بڑی بڑی چٹانیں لڑھکاتا تھا ۔

بحضرت ظلِ سبحانی : زمینِ خدمت ، بلبِ ادب ، متقبل و ملثوم ساختہ ، ذرہ آسا ، بموقفِ عرضِ ایستادہای پایۂ سریرِ خلافت مصیر می رساند ، کہ فرمانِ معلیٰ شان ، واجب الاطاعت و الاذعان شرفِ صدور یافت ۔ فدوی باستقبالِ آن شتافتہ ، آدابِ تسلیات و قواعدِ بندگی ، بجا آوردہ ، فرقِ افتخار ، باوجِ فلک الافلاک برافراخت ۔ ہر چند ، قبل از ورودِ سعادت آمود منشورِ فایض النور ، راجہ اندر سنگہ و سجان سنگہ و سنگرام سنگہ ، برایٔ خبرداریٔ حوالیٔ جودہپور وغیرہ حدودِ متعینہ خودہا رخصت گرفتہ رفتہ بودند کہ اگر راٹھوران بر گشتہ بخت کہ از کوہ برآمدہ اند ، ارادۂ دست اندازیٔ محالِ ماروار نماید ، دران سمت رسیدہ ، بتنبیہ آنہا پردازند ۔ لیکن الحال بموجبِ حکمِ والا ، محتشم خان را ، با یک ہزار و پانصد سوار جمعی ، از ہمراہانِ خود و پارۂ از رفقایٔ پادشاہ قلی خان ، سوای جمعیت راجہ اندر سنگہ کہ در راہ باو خواہد پیوست ، ہمرا داده ، روانۂ طرف میرتہ نمود و تاکیدِ بلیغ کردکہ دست از تعاقبِ مخاذیل بر نداشتہ ، پاشندا کوبِ آن سرگشتگانِ بادیہ ضلالت برود و در ہر جائشانی ازان مقاہیر بیابد ، از قرارِ واقع ، باستیصالِ آن جماعہ پردازد ۔ (ص ۳۵۹ ب) چون در اینجا نیز ، در آوردنِ پادشاہ قلی خان بدرہ درپیش بودہ زیادہ از ہزار پانصد نتوانست داد ۔

قبلۂ دین و دنیا سلامت ! ازانجا کہ احقر ، کثرتِ کفارِ تیرہ روزگا و بستنِ راہِ درہ دیوسوری از چند جا و انداختنِ سنگہایٔ بسیار لغزندہ در راہ ، استماعِ یافت و تاخیر و تسویفِ خانِ مرقوم از حد گذشت ، بنابراز عزمِ آن کردہ کہ ششم ماہِ مسطور ، از نادول کوچ نمودہ ، اورا بحضور خود بہر راہی و ہر حالی کہ ممکن باشد ، بتائیدِ الہی و اقبال ابد اتصال

---

۱ ۔ باشند کوب ۔

پادشاہی ، داخل ِ درہ نماید ۔ انشاء اللہ تعالیٰ این معنی در دو سہ روز صورت می گیرد ۔ بعد در آمدن بدرہ و در رسیدن ِ بچھاوارہ ، خان ِ مذکور بموجبی کہ یرلیغ ِ قضا تبلیغ مکرر بران رفتہ ، کاربند خواہد گردید ۔

سجان سنگہ چون در اطراف ِ سوجہت و جتیارن در این ایام اثری ازان مداہر نیافت ، ہمراہ خزانہ کہ معمور خان آوردہ برگشتہ آمد حالا تہانہ نادول باو مقرر کردہ کہ ازین جا خبردار بودہ در رسانیدن ِ رسد مقید باشد و پرتھی سنگہ میرتیہ قبل از وصول ِ مثال لازم الامتثال ، خزانہ بلشکر رسانیدہ بمیرتہ رخصت شد ۔ از آنجا محتشم خان اگر خواہد خواست ، ہمراہ ِ خود خواہد گرفت ۔

آفتاب ِ خلافت و جہان داری ، از افق ِ مراد ، تابان و درخشان باد !

—:o:—

الف غ ۴۸

بادشاہ کا فرمان ۱۹ ذی الحج کو صادر ہوا ۔ اس کے ساتھ دو گرزبردار بھی بھیجے گئے ہیں ۔ پادشاہ قلی خان نے راجہ راج سنگھ کی وفات کے بعد اس کے جانشین اور اس کے بھائی کو بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے آمادہ کر لیا ہے ۔ اورنگ زیب نے اپنے بچوں کو تاریخ کی تعلیم بھی دلائی تھی ۔ بلکہ وہ آئندہ کے خطوط میں شہزادے کو بادشاہ نامے کے اُن حصوں کا مطالعہ کرنے پر خاص زور دیتا ہے ، جس میں راجپوتوں کے خلاف شہزادۂ خرم یعنی شاہ جہان کی مہم کا بیان ہے ۔ یہاں اکبر بھی اس واقعے کا حوالہ دیتا ہے ۔

بحضرت ِ ظل ِ سبحانی : مرید ِ احقر ِ عقیدت سیر ، وظایف ِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ، ذرہ مثال بعرض ِ اقدس ِ اعلیٰ می رساند ۔

فرمان ِ والا شان ِ سعادت عنوان کہ مصحوب ِ دو نفر گرز بردار شرف ِ ورود یافتہ بود ، نوزدہم شہر ِ ذی حجہ ، بوصول ِ کرامت شمول ِ من ، مفتخر و مباہی گردید ۔ حکم ِ معلیٰ بران رفتہ کہ "چون الحال کہ

رسد از طرفِ تالاب چهلواڑه بسهولت می رسد ، بودنِ کمترین بر سرِ درهٔ دیوسوری بیفایده است ۔"

بنابران بموجبِ یرلیغِ مقدس ، ارادهٔ آن داشت که بمجردِ صدورِ فرمانِ واجب الاذعان ، عازمِ آن سمت شود ۔ در این اثنا ، پادشاه قلی خان ، برادر و پسرِ جانشین رانا راکه پیش ازین احقر العباد بر وفقِ ارشادِ کرامت بنیاد ، نزدِ آنها و راٹھوران ، کسان فرستاده مستمال ساخته بود ، همراه گرفته ، ازکوه برآمد و ظاهر ساخت که هر چند به پسر و برادرش گفتم که بیهانه رفته ، احقر را به بینند ، آنها روستاگری که در سرشتِ این قوم است ، قبول نکردند و بتنها آمدن راضی نشدند ۔ ناگزیر بتسلی و دلاسا با خود آوردم و نیز راٹھوران چون آمدنِ آنها ، بامید بندگیٔ درگاه آسمان جاه شنیدند (ص : ۳۶۰ ا) ، بوساطت خانِ مزبور ، آن جماعه نیز ، آمده دیدند ۔

بنده هم آنچه از احوالِ فریقین استنباط نمود ، معلوم شد که بدونِ رفتنِ کمترین بحضورِ اقدس و التماسِ استعفایٔ جرایم و تقصیرات ، درپیشگاهِ و الا دل نهادِ آمدن نمی شوند و صریح می نماید که بدستورِ پادشاهِ جمجاهِ علیین مکانیٔ حضرتِ فردوس آشیانی انار الله برهانه و جعل الجنته مکانه ، که در ایامِ پادشاه زادگیٔ خود ، در زمانِ حضرتِ جنت مکانی ، پسر رانا را بهمراهِ خود برده ، ملازمت فرموده بودند ۔ الحال نیز اگر احقر بهمراهِ خویش گرفته ، در حضورِ لامع النور ، با خود برده[1] می رویم و الا رفتنِ ما ، صورت نخواهد گرفت ۔

لهذا مزید بنابر آرزویٔ دیرین که داشت که سعادتِ استیلامِ عتبهٔ سپهر مرتبه حاصل نماید ۔ بدین وسیله ، عازمِ حضورِ پرنور گردید ۔ اگر حکمِ محکمِ توام شرف نفاذ یابد ، کمترین چنانچه اراده کرده ، سعادتِ خدمتِ حضور دریابد و الا بموجبی که قبل ازین حکمِ والا صدور یافته ،

---

۱ ۔ برد ۔

از راه معوده و تالابِ چهلواڑه[1] برود و آنها را حواله بر بندۂ که حکم شود نماید -

الله سبحانه و تعالیٰ ، بفضل و کرمِ خویش ، بشرفِ حصولِ این تمنا که عمده ترینِ مطالبِ دارین ست ، مشرف گرداند - سر اوقاتِ خلافت و عظمت ، باوتادِ خلود ، مربوط باد -

——:o:——

۱- بچهلواره -

جہان آرا بیگم کے نام

الف ف ۱

یہاں سے وہ خطوط شروع ہوتے ہیں جو شہزادہ اکبر کے سفر پنجاب سے متعلق ہیں ۔ شہزادہ عازم پنجاب ہے ۔ راستے میں انبالے کے قریب طوفان گرد و باران کی وجہ سے اسے رکنا پڑ گیا ہے ۔ یہاں اس نے جہاں آرا بیگم کے باغ میں قیام کیا ہے ۔ جہاں آرا بیگم کی خدمت میں باغ میں بلا اجازت قیام کرنے کی معذرت کرتا ہے ۔

بصاحبۃ الزمانی بیگم صاحبہ : مخلص عقیدت کیش ، بعد ادای مراسم کورنش و تسلیم و امضای مراتب تعظیم و تکریم ، بعرض عالی می رساند کہ چون اخلاص سرشت ، پانزدہم شہر حال ، بمنزل انبالہ رسید ، آنقدر نزول باران رحمت الہی ، با باد تند واقع شد کہ شرح آن متعذر است ، چنانچہ آب باران در دایرہ تا بزانو رسید ، نہایتش ، چون باغ سرکار قدسیہ متصل خیمہ بود ، بسبب کثرت گل ولای و وفور آب کہ تا دور در مقر خیام جا گرفتہ بود ، در عمارت باغ مذکور ، مثل کنجشک آشیانہ گرفت و در ظل ظلیل عظمیٰ آن صاحب مہربان ، آسایش گزین گردید و شکر عنایات عالیہ بجا آورد و ہر چند اجازت درآمد باغ را ، از جناب عالی حاصل نکردہ بود ، لیکن ازانجا کہ عدم دخول آن مکان ، باوجود چنین شدت باران و طغیانی آب ، مستلزم گرانی خاطر مبارک تصور نمودہ ، بلاتوقف داخل باغ شد و این معنی را باعث رضامندی و خرسندی مزاج وہاج پنداشت ۔ بعد دو مقام کوچ کرد و روانہ مقصد گردید ۔

زمان رافت علیا و عاطفت کبریٰ ، دیرگاہ بماناد ! زیادہ چہ عرض نماید ۔

——:o:——

الف ف ۲

خط کے ملنے پر اظہارِ انبساط و تشکر کرتا ہے ۔ یہ مکتوب انداز تحریر اور جذباتِ شوق کے لحاظ سے منفرد حیثیت رکھتا ہے ۔

بصاحبہ الزمانی : مخلصِ حقیقی ، بعد (ص : ۳۶۰ ب) از ادای آداب کورنش و تسلیم ، بعرضِ عالی می رساند کہ نوازش نامۂ سامی و ملاحظۂ گرامی ، محتوی بر عنایاتِ نا محصور ، در زمانی چون صبحِ نو روز و ساعتی از شوایبِ ملال دور ، روشن گرِ چشمِ رمد کشیدہ و غم زدای قلبِ الم رسیدہ گشتہ ، بدرقۂ راہ این مرحلہ پیمای جادۂ اخلاص ، گردید ، باعلیٰ درجۂ ابتہاج و اہتزاز ، امتیازِ تام بخشید ۔ شکرِ این بارِ لطف سرشار ، بہ نیروی بازوی کدام مایۂ سخنوری تواند نمود مگر بزبانِ بی زبانی و بیانِ خاموشی ، نغمۂ سپاس گذاری و ترانۂ شکر شماری سرآید ۔ ابیات :

من آن منشورِ دولت را بدستِ خویش چون دیدم
شدم سر تا قدم ، مہرِ سجودِ شکرِ پیشانی
پس از تسلیم بکشودم ، زعنوان ، مہرِ مشکینش
بدیدم آفتابی چند ، در جلبابِ ظلمانی
نظر چون با سوادِ عنبرینش آشنا کردم
بیاضِ دیدہ ام چون مردمک گردید نورانی
ز مضمون ہای لطف آمیزِ آن ، شاداب گردیدم
چو نخلِ نیم خشک ، از التفاتِ ابرِ نیسانی

میخواست کہ شمۂ از اشتیاقِ ادراکِ ملازمتِ کثیر الموہبت و برخی از آلامِ محنتِ مفارقت بمعرضِ تحریر آرد لیکن عجزِ قلم ، از تحریر این شوقِ جگر سوز و قصورِ لباسِ عبارت ، از ظہورِ معانیٔ آتش افروز ، عنانِ دلِ غم اندوز را ، از طیٔ این وادی ، باز کشیدہ ، بمضمونِ این دو مصرع مترنم گشت ۔ بیت :

زین بیش حکایت نتوان کرد نظیری
افروخت ورق در کف و آتش ز بنان جست

مامول از حضرتِ جوادِ مطلق و مسئول ، از کریمِ بر حق ، چنان ست که در اسرعِ اوقات و اسعد آنات ، بحصولِ این عطیهٔ عظمیٰ کامیاب و کام ا ندوز گردد ۔ بیت :

اگر سعادتِ خدمت بدست آرم باز
تہی کنم دلِ رنجورِ خویش موسیٰ وار

زیادہ چہ عرض نماید ۔

—:o:—

الف ف ۳

شاہزادہ پنجاب کے سفر میں ملتان پہنچا ہے اور وہاں سے ۲۷ ذی الحج کو روانہ ہو کر تقریباً ایک ماہ کے بعد ۲۹ محرم کو اجمیر پہنچ جاتا ہے ۔ جہاں وہ اورنگ زیب کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے ۔ وہاں سے ۷ صفر کو بادشاہ کی ہم رکابی میں عازم شاہ جہان آباد ہوتا ہے ۔ جہاں آرا بیگم کو ملا شاہ مرید حضرت میاں میر سے خاص عقیدت تھی ۔ جہاں آرا بیگم نے ملا شاہ کے دیوان کی کتابت کرنے والے کاتب کا نام دریافت کیا ہے ۔

بصاحبۃ الزمانی بیگم صاحب : عرضداشتِ مخلصِ عقیدت کیش ، بعد از ادای آدابِ کورنش و تسلیم و تقدیمِ واجباتِ تعظیم و تکریم ، بعزِ عرض میرساند کہ نشانِ مرحمت عنوان ، در اسعدِ زمان ، کرامتِ صدور یافت ، بورودِ سعادت آمودِ آن سربلندیٔ تمام حاصل گردید ۔

عقیدت منش بیست و ہفتمِ ذی الحجہ ، از ملتان روانہ شدہ ، بیست و نہمِ ماہ محرم الحرام ، در دار الخیرِ اجمیر ، شرفِ ملازمتِ اقدسِ حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی دریافتہ ، ہفتمِ شہرِ صفر ختم بالخیر و الظفر ، در رکابِ

---

۱ ۔ زبان ۔

مقدس روانهٔ شاهجهان آباد گشت ـ امیدوار است که عنقریب سعادت ملازمت عالی نیز حاصل نماید (ص : ۳۶۱ ج) انشاء الله تعالیٰ آنچه از اسمِ ناقلِ کلام غفران پناه ملا شاه استفسار فرموده اند ، ازانجا که این کلمه در اوان خرد سالی گوش زد گشته ، نامِ آن از خاطر رفته ، هر چند فکر کرد بالفعل بیاد نه آمد ـ ظلِ عالی ممدود الی الیوم الموعود ـ

—:o:—

الف ف ۴

جہاں آرا بیگم کا خط شہزادے کو ۱۹ ربیع الاول کو ملا ہے ۔ وہ ۹ ربیع الثانی کو لاہور پہنچ رہا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے اس زمانے میں لاہور شفتالو کے باغات کی وجہ سے خاص طور پر مشہور تھا ۔ لاہور پہنچ کر شفتالو بھیجنے کا وعدہ کرتا ہے ۔

بصاحبة الزمانی بیگم صاحب : مخلصِ عقیدت آئین ، بعد از ادای آدابِ کورنش و تقدیمِ تسلیات بعزِ عرضِ عالی می رساند ـ

نشانِ عاطفت عنوانِ مرحمت بنیان ، نوزدہم ربیع الاول ، کراستِ ورودِ سعادت آمود ارزانی فرمود ـ بگرامی مطالعهٔ آن ، جانِ ضعیفِ ناتوان را ، قوتِ تمام حاصل گردید ـ الله تعالیٰ سایهٔ بلند پایهٔ آن صاحبِ مہربانِ عظیم الشان را دیرگاه ممدود داراد ـ اخلاص سرشت ، نہمِ ماہِ ربیع الثانی ، بدارالسلطنت لاہور رسید ـ انشاء الله تعالیٰ امیدوار است که بارسالِ شفتالویِ لاہور ، بعد از رسیدن ، بر طبقِ فرمایشِ عالی ، سعادت خواہد اندوخت ـ زیادہ چه عرض نماید ـ ظلِ عالی ممدود برب معبودہ ـ

—:o:—

۱ ـ رسم ـ

شہزادۂ معظم کے نام

الف ق ۱

شہزادہ معظم اورنگ زیب کا سب سے بڑا بیٹا اور نواب بائی صبیہ راجہ راجوڑی کے بطن سے تھا ۔ اکبر کی والدہ دل رس بانو بیگم تھی ۔ اس لحاظ سے وہ شہزادہ معظم کا سوتیلا بھائی ہوا ۔

یہ اس زمانے کا خط ہے جب شہزادہ معظم صوبیدار دکن کی حیثیت سے کام کر رہا تھا ۔ جس وقت اورنگ زیب دکن سے جنگ برادران کے لیے روانہ ہوا ہے تو اس نے شہزادے معظم کو پہلی مرتبہ صوبیدار دکن مقرر کیا تھا ۔

بپادشاہزادۂ شاہ عالم محمد معظم : عرضداشت مخلص اخلاص سرشت ، آداب تسلیمات و مراسم تعظیمات بجا آوردہ ، بعرض عالی می رساند کہ شرح مراتب تمنای[1] ادراک ملازمت اکثیر خاصیت کہ فوق جمیع آرزوہاست ، چہ معروض دارد کہ از دایرۂ امکان خارج است ۔ ایزد جان بخش جہان آفرین ، جلت آلاؤہ ، باحسن وجوہ ایمن طرق ، بر حصول این مطلب بلند و مقصد ارجمند ، سرفراز و کام اندوز گرداند ، بمنہ و عطفہ ۔

ازانجا کہ خاطر رضاجوی ، مترصد اخبار کرامت آثار می باشد ، امیدوار است کہ تا زمان دریافت سعادت ملازمت ، بوصول عنایت نامجات سامیہ مفتخر و مبتہج می گردیدہ باشند ۔ رسیدن بخیریت و فرخندگی ، بصوبۂ دکن و نزول دران دیار کہ باعث مزید رونق و معموری آن ضلع گردیدہ ،

---

۱ ۔ اکثیر ۔

بر آن صاحبِ مهربانِ جلیل القدرِ عظیم الشان ، مبارک و بهایون باد ۔

زیادہ چہ عرض نماید ۔ زمانِ یاد آوری جاوید بماناد !

—:o:—

الف ق ۲

محمد عظیم سے مراد شہزادہ عظیم الدین ابن محمد معظم ہے جو بہار کا صوبیدار رہا تھا ، اس کے نام اورنگ زیب کے خطوط رقعاتِ عالمگیری میں موجود ہیں ۔

بہادشاہزادۂ شاہ عالم محمد معظم : مخلصِ اخلاص سرشت ، آدابِ کورنش و تسلیات بجا آوردہ ، پس از تمہیدِ مراتبِ آرزومندیٔ دریافتِ ملازمت اکسیر[1] خاصیت ، بعزِ عرضِ عالی می رساند کہ در عہدِ سعادت آئین و زمانِ میمنت قرین ، تورہ کار خیر ، ارسال داشتہ برخوردارِ کامگارِ ستودہ اطوار محمد عظیم ، مسرت پیرای و بہجت افزایٔ خاطرِ مشتاق گشت ۔ ایزدِ جہان آفرین ، عظمت قدرتہ ، شرایفِ این لطیفۂ نشاط افزای کہ متضمنِ حصولِ خرمیٔ جاوید طراز است ، بر آن صاحبِ جلیل القدرِ عظیم الشان و آن عزیزِ مبارک و بہایون گرداناد ۔ از آنجا کہ خاطرِ رضا طلب (ص : ۳۶۱ ب) ، پیوستہ جویایٔ اخبارِ صحت و سلامتِ مزاجِ وہاج می باشد و توقع آن ست کہ اخلاص نہاد ، بصدورِ عنایت نامجات گرامی ، مسرور و مباہی می شدہ باشد ۔

زیادہ چہ عرض نماید ۔ زمانِ یادآوری جاوید بماناد !

—:o:—

الف ق ۳

بادشاہ نے شاہزادہ معظم کو بھی اس مہم میں شریک ہونے کا حکم دیا ہے ۔ اکبر کا یہ خط اشتیاقِ ملاقات کے جذبات کا ترجمان ہے ۔

---

۱ ۔ کثیر ۔

بپادشاہزادۂ شاہ عالم محمد معظم : مخلصِ صمیمی ، بعد از تقدیمِ مراتبِ تعظیم و تکریم ، معروضِ عالی گرداند کہ از اشتیاقِ ملازمتِ کثیرالسعادتِ آن صاحبِ مہربانِ عظیم الشان ، ہر چہ بمعرضِ تحریر آید کم است ۔ مصرع[1] :

"سخن دراز زبانِ قلم بود کوتاہ"

ازانجا کہ چہرہ پردازِ مقصود و نقشِ طرازِ مراد را ، بحالِ مشتاقانِ اخلاص سرشت ، نظرِ عنایتی ہست ، محض بفضلِ بی اندازۂ خویش ، بنہجی کہ قبل ازین آرزوی دیرینِ این آرزومندِ مخلص را ، بر آورده ، بکامِ دل رسانیده بود ، الحال نیز ، سببی از مکمنِ غیب ، بعرصۂ ظہور آورد کہ بکمترین زمانی ، بمشاہدۂ دیدار[2] فرحت آثار کہ منتہای مطالبِ رہ نوردانِ وفا و وفاق است ، مسرت آمود ساخت و پردۂ مفارقت را از میان برداشت ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً ۔ مراتبِ شوق ، ساعت بساعت ، در افزایش است ۔ بیت :

وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتشِ شوق تیز تر گردد

زیادہ چہ عرض نماید ۔ ایامِ رافت بماناد ۔

——:o:——

الف ق ۴

اس خط میں تین اعیاد یا ایامِ تہنیت کی مبارکباد پیش کرتا ہے ۔ ان میں سے ایک عیدِ رمضان ہے ، گویا یہ خط ماہِ رمضان کے اواخر میں لکھا گیا ہے ۔ دوسری عید شہزادہ معظم کی آمد کی خبر ہے اور تیسری اس کے ہاں فرزند تولد ہونے کی ۔

---

۱ ۔ بیت ۔
۲ ۔ دین ار ۔

بهادشاهزادهٔ شاه عالم محمد معظم : مخلص اخلاص سرشت ، بعد از ادای آداب کورنش و تسلیم ، بعرض عالی می رساند ـ الحمد لله و المنته که اعیاد متعددهٔ مختلفة الاحکام ، از کارخانهٔ عنایات واجب بی همتا ، در زمان سعادت توامان ، کسوت وقوع میمنت شیوع پوشیده ، این صداقت نهاد را ، بجهان جهان ، انبساط و شادمانی و عالم عالم نشاط و کامرانی ، منبسط و مستبشر گردانید و نوید خرمی جاوید ، بمسامع امید رسانید ـ

بعنایت بیغایت الهی ، میامن سعید فطر اول و فرخی و فرخندگی عید ثانی که عبارت از مولود سعادت آمود نوباوهٔ گلستان شهریاری ، ست ، برآن صاحب مهربان عظیم الشان و شرایف و جلایل عید ثالث و تشریف فرمودن آن صاحب والا قدر عالی مرتبت ، در این سر زمین که از اعاظم مطالب و اقصای مآرب است ، بر این اخلاص کیش ، مبارک و بهایون باد ـ رجا بکرم کریم کارساز واثق است که عنقریب ، بسعادت ملازمت ، مستسعد گردد ـ

ایام رافت و زمان یاد آوری دیرگاه بماناد !

——:o:——

الف ق ۵

یہ خط اُس زمانے کا ہے جب سفر پنجاب کے دوران اکبر ملتان میں مقیم تھا ـ ملتان پہنچنے کی خبر وہ کسی پہلے مکتوب میں دے چکا ہے ـ

بهادشاهزادهٔ شاه عالم محمد معظم : مخلص اخلاص نهاد ، بتقدیم آداب کورنش و تسلیات و تمهید آرزوی ملازمت لازم البرکات ، بعز عرض عالی می رساند ـ گرامی عنایت نامه که از کمال مرحمت ، نا مزد مخلص شده بود ، بشرف مطالعهٔ آن (ص : ۳۶۲ ا) ، سربلندی تمام حاصل گشت ، امید وار است که هم برین نمط ، بوصول عنایت نامجات سامیه ، مفتخر می گردیده باشد ـ عرضداشتی که متضمن کیفیت رسیدن بدارالامان ملتان باشد ، قبل ازین سمت ارسال یافته ، از نظر عاطفت اثر خواهد

گذشت ـ زیادہ چہ عرض نماید ـ ایامِ رافت جاوید بماناد !

—:o:—

الف ق ٦

یہ خط اُس زمانے کا ہے جب فتنۂ میواڑ کے بعد ماروا‌ڑ (جودھپور) کے خلاف مہم کا آغاز کیا گیا ۔ اس وقت اکبر سوجھت میں مقیم ہے اور نادول جانے کا ارادہ رکھتا ہے ۔

معظم کے سہ تھ اکبر کی آخری ملاقات لاہور میں ہوئی تھی ۔ جہاں شہزادۂ معظم صوبیدار تھا ۔ اس ملاقات کے بعد وہ راجپوتانہ میں جہاں جہاں رہا ، ان مقامات کا تذکرہ کرتا ہے ۔

بہ پادشاہزادۂ شاہ عالم محمد معظم : مخلصِ ہوا خواہ ، بعد از ادائے تسلیماتِ اخلاص آیات ، معروض می دارد کہ از اشتیاقِ ملازمتِ سامی کہ منتہای مطالبِ ہواخواہانِ اخلاص سرشت است ، چہ عرض نماید کہ نہ قلم را ، تابِ تحریر است و نہ ناطقہ را طاقتِ تقریر ۔ رجا بکرمِ واہب العطیات عظمت آلاؤہ و اثق است کہ باسہلِ وجوہ ایمنِ طرق بحصول این اُمنیت فائز گردد ۔

صاحبِ مہربانِ من ! با این ہمہ اخلاصی و صداقتی کہ در خدمتِ گرامی دارد ، در ارسالِ نیاز نامجات تقصیری کہ واقع شدہ سببِ آن برآن صاحب ظاہر است کہ مخلص ازان روزی کہ از لاہور و حضورِ والا بسعادتِ اقدس مستعد گردیدہ ، عازمِ[۲] ملکِ راجپوتیہ واجب السیاست گشتہ ، چہ در ہنگامِ حضور چہ در زمانِ غیبت ، یک نفس بیکار و معطل نمانده ، درحینِ التزامِ رکابِ سعادت ، ہر روزہ بلا فاصلہ و ملاحظہ مورچال تقید داشت ۔ وقتی کہ جدا گشت چندی در میرتہ کہ سربندِ زمینِ ماروا‌ڑ است ، توقف گردیدہ ، مدتی برالپور کہ وسطِ حقیقیِ آن دیار و مترِ مفسدانِ نکوہیدہ اطوار است ، بسربرد ۔ بعد ازان شرف اندوزِ ملازمتِ مقدس

---

۱ ـ فایض ۔

۲ ـ اعاظم ۔

گردیده و بموجب حکم قضا شیم ، به اودی پور که مقر رانای شقاوت سیاست ، رفته اقامت گیرشد[1] ـ باز ازانجا بچیتوڑ که داخل الکه میواڑ است ، رسیده چند گاه متوقف گردید ـ

چون در این ولا بمسامعه همایون رسید که راٹهوران برگشته روزگار ، در مارواڑ ، سر بفساد برداشته اند و افواج متعینه آنجا ، از عهدهٔ آنها نمی توانند برآمد ، بریلیغ قضا تبلیغ شرف صدور یافت که "مرید صادق الاعتقاد باز بمارواڑ شتافته ، بقلع و قمع آن شوریده بختان پردازد" و بر طبق حکم والا ، الحال بسوجهت اقامت دارد و لیکن همیشه در صدد آن ست که به تادول رانای ادبار قرین که دامن کوه سرحد میواڑ و داخل الکه کودهوار واقع شد ، باستیصال کافر حربی و فرقهٔ ضلالت آمود راٹهوران بد نهاد ، که رفته در آن ضلع خزیده اند ، پردازد ـ انشاء الله تعالیٰ امروز فردا ، بتائید الهی و اقبال ابد اتصال شاهنشاهی ، عازم آن سمت می گردد ـ

ازانجا که در نظر دقایق شناسان حقایق بین ، از بدیهیات است که در جای که مقدمته الجیش معارک جهان ستانی اقبال لا یزال حضرت پیر و مرشد کائنات است (ص : ۳۶۲ ب) راندهائی این درگاه آسمان جاه ، دائما مرحله پیمای بادیهٔ نکبت و آوارهٔ دشت ادبار و ناکامی اند بفضل ایزد متعال ، امیدواری تمام است که عنقریب از این کار فارغ شده ، بسعادت ملازمت کثیرالبهجت آنصاحب مستسعد گردد ـ

رافت و عاطفت روز افزون باد !

——:o:——

الف ق ۷

راجہ اودے پور کی گرفتاری میں یہ دقت تھی کہ اس نے اپنی قیام گاہ پہاڑی درون میں بنا رکھی تھی ـ اس مرتبہ وہ میدانی علاقے

---

۱ ـ لدگیر ـ

میں آ گیا ہے ، اس لیے پادشاہ قلی خان کو اس کی گرفتاری کے لیے ہدایات صادر کرتا ہے ۔

بپادشاہزادۂ شاہ عالم محمد معظم : مخلص صمیمی ، پس از تقدیم آداب کورنش و تسلیم ، معروض می گرداند ۔

عنایت نامۂ نامی کہ حسب الحکم الاعلیٰ ، نامزد این احقر شد بود ، با فرد واقع نگار ہمراہ پادشاہ قلی خان ، در بہترین اوقات رسید و بر مضامین فرخندہ آئین آن نامہ سعادت عنوان وقوف[1] آگہی یافت ۔ اخلاص سرشت بمجرد ورود حسب الحکم معلیٰ بہ پادشاہ قلی خان نوشت کہ بر تقدیر صدق خبر ، بسرعت تمام ، بتنبیہ آن مقہور آوارۂ دشت ادبار ، کہ درین روزہا بموضع بہرہا از مضافات پرگنۂ بدہنور رسیدہ ، شقاوت اندوز است ، پرداختہ ، نوعی سعی نماید کہ آن تیرہ روزگار برگشتہ بخت ، بقتل در آید یا دستگیر شود و چون این مقہور بمیدان آمدہ و قابو بدست افتادہ ، نحوی تلاش از قوہ بفعل آورد کہ بدر نرود ۔ اگر مرد درکار باشد ، زود برنگارد کہ فوجی شایستہ تعین گردد ۔ بدانچہ مرقوم قلم عنایت رقم گشتہ کہ ''در این مدت در تسطیر عرایض تقصیر واقع شدہ'' شکر این مہربانیہا بکدام زبان ادا نماید ۔ قبل ازین بارسال عرضداشت ، خود را فرایاد خاطر آن صاحب دادہ ، بشرف مطالعۂ سامی رسیدہ باشد ۔ ایام رافت بمانااد !

—:o:—

الف ق ۸

شہزادۂ معظم کو بھی ایک لشکر کے ہمراہ مہم راجپوتانہ میں مقرر کیا گیا ہے ۔ اس وقت اکبر چتوڑ میں مقیم ہے ۔ چونکہ علاقے کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا گیا ہے ، اس لیے باربردار ملنے میں دشواری ہو رہی ہے۔ اسی لیے وہ فوری طور پر معظم کے استقبال کا انصرام نہیں کر سکتا ۔

---

۱ ۔ وقرو ۔

بہادشاہزادۂ شاہ عالم محمد معظم : مخلص حقیقی پس از تقدیم آداب کورنش و تسلیمات و تمہید آرزوی ملازمت لازم البرکات[1] ، بعرض عالی می رساند ، عنایت نامۂ نامی کہ از فرط مہربانی اصدار یافتہ بود ، بورود مسرت آمود آن ، انواع خرمی حاصل نمود ۔ مصرع :

نامۂ آمد کزان کام دلم آمد بدست

سخن در بیان مراتب شوق بی زبان است ۔ اگر این گفتگو بزبان خاموشی ، کہ ہیچ زبان دانی را ، دران زبان سخن نیست ، ادا کردہ آید ، نیکوست ۔ امیدوار است کہ بر تاریخ تشریف فرمودن موضع ہتیا اطلاع بیابد ، تا شرف اندوز ملازمت گشتہ ، کامیاب نشاء تین گردد ۔ ارادۂ آن داشت کہ بیک منزلی از چیتوڑ ، بسعادت استقبال[2] شتافتہ ، عازم مقصد شود لیکن قبل ازین ، چون بسبب کمی بارہبردار ، بحضور اشرف معروض داشتہ بود ، حکم مقدس شرف ورود یافت کہ بار بردار بادشاہی کہ در رکاب عالی (ص : ۳۶۳ ا) ، بعد رسیدن بچیتوڑ بگیرد ، بنابران قرار بران یافت کہ بعد ازان کہ این سرزمین ، مخیم سراوقات جاہ و جلال گردد و بارہبردار از احمال و اثقال سرکار خالی شود ، کوچ نماید ۔ بیت :

اشتیاقی بقرب خدمتکم
شرحہا لا یتم بالقلم

مہربانی روز افزون باد !

——:o:——

الف ق ۹

اس خط کی تاریخ اس تاریخی واقعے سے تعین کی جا سکتی ہے کہ یہ خط معظم شاہ کے صوبیدار بنگال بننے کے بعد لکھا گیا ہے ۔ نیز اکبر دہلی سے ملتان کو ۲۵ جمادی الاول کو روانہ ہوا ہے ۔

---

۱ ۔ اکبر ۔
۲ ۔ بسعادت و اقبال ۔

پادشاهزادهٔ عالم محمد معظم شاه : مخلصِ صمیمی ، پس از تقدیم آدابِ کورنش و تسلیات و تمهیدِ آرزویِ ملازمتِ لازم البرکات ، بعرض عالی می رساند که تفویضِ صوبهٔ بنگاله ، با وفورِ عنایات علیائی حضرت خدیوِ زمان که بهجتِ تازه بروزگار بخشیده و صلایِ عشرت داده ، آئین تهنیت تازه گردانیده ، بران صاحبِ والا قدر مبارک و بهایون باد ـ رخصت مخلص از پیشگاهِ خلافت و جهان داری ، بصوبهٔ دار الامان ملتان که بیست و پنجمِ شهر جمادی الاولی واقع شده ، بوساطتِ عرایضِ وکلایِ دربار جهان مدار ، ظاهر شده باشد ـ تاخیری که در ارسالِ عرضداشت وقوع یافت ، موجبِ آن معاودت مرضی بوده که سابق داشته و الا چه احتمال داشت که این همه توقف ، در این ماده بوقوع آید ـ

ایامِ رافت و عاطفت مستدام بماناد !

—:o:—

شہزادۂ اعظم کے نام

الف ک ۱

یہ خط اشتیاق ملاقات اور شوق نامہ و پیام پر مشتمل ہے ۔

پادشاہزادۂ محمد اعظم شاہ : مخلص صمیمی ، تسلیات و تعظیات[۱] واجبات بجا آوردہ بعرض عالی رساند کہ شرح آرزوی ادراک ملازمت لازم البہجت بمرتبہ ایست کہ مجملی ازان بتفاصیل طویل الذیل درنیاید ۔

در این ولا در ارسال عرایض کہ مقصر مانده ، بران صاحب مہربان ہویداست کہ بسبب انتقال مکانی بمکانی و حرکات متواتره ، از جای بجائی ، باحراز این سعادت کہ اہم مطالب و اقصیٰ مآرب مشتاقان مہجور است ، مستسعد نگردیده و الا استیلای اشتیاق ، مقتضی آن بوده کہ بتواتر و تعاقب ، بارسال اخلاص نامجات ، خود را فرایاد خاطر دریا مقاطر میداده باشد ۔ قدوم میمنت لزوم ایام فرخنده انجام عید سعید ، بران صاحب عطوفت نشان ، مبارک و ہمایون باد ۔

ایام رافت و زمان یاد آوری جاوید بماناد !

—:o:—

الف ک ۲

یہ خط ۷ صفر کے بعد لکھا ہوا ہے ۔ اکبر اطلاع دیتا ہے کہ وہ ۲۷ ذی الحج کو ملتان سے روانہ ہو کر ۲۹ محرم کو بادشاہ کی خدمت میں اجمیر پہنچا ہے اور وہاں سے بادشاہ کی ہمراہی میں ۷ صفر کو دہلی کے لیے روانہ ہو گیا ہے ۔

---

۱ ۔ تعلیات ۔

بهادشاهزادهٔ مهد اعظم شاه : مخلص صمیمی ، بعد از ادراک کورنش و تسلیم ، معروض عالی می گرداند که کیفیت اشتیاق دریافت سعادت ملازمت کثیر الموهبت ، نه بمرتبهٔ ایست که شمهٔ ازان بدستیاری خامهٔ زبان شکسته و دوات دهان بسته بمعرض تحریر توان آورد - فیاض علی الاطلاق عز شانه ، [به] احسن وجوه کامیاب این مطلب بلند و مقصد ارجمند گرداند . فتح کوهی که درین تازگی ، از عالم غیب جلوه نما گشته ، باضافه بر آن صاحب مهربان (ص : ۳۶۳ ب) ، مبارک و فرخنده باد ! اخلاص سرشت ، بیست و ہفتم ذی الحجه ، از ملتان روانه گشته ، بیست و نهم محرم الحرام در دارالخیر اجمیر شریف ، ملازمت اقدس حضرت پیر و مرشد حقیقی دریافته ، ہفتم ماه صفر ختم بالخیر و الظفر ، برکاب سعادت ، روانهٔ شاهجهان آباد شده زیاده چه عرض نماید .

ایام رافت دیرگاه بماناد !

—:o:—

الف ک ۳

یه خط اس دور کا ہے جب شہزاده اعظم مہم راجپوتانه میں شریک ہونے کے لیے آ رہا تھا .

بهادشاهزادهٔ مهد اعظم شاه : مخلص هوا خواه ، آداب تسلیمات و قواعد کورنشات بجا آورده ، وجه فسخ عزیمت کوچ ، پیش ازین معروض داشته ، بعرض سامی رسیده باشد - ازانجا که استیلای مراتب اشتیاق مشاهدهٔ دیدار فرحت آثار ، بدرجهٔ کمال رسیده و طاقت طاق شده ، التماس می نماید که در ہر جا امر شود ، باستقبال خجسته مآل شتافته ، سعادت ملازمت کثیر البرکت حاصل نماید - بیت :

شمار شوق ندانستهام که تا چند است
جز این قدر که دلم سخت آرزو مند است

زیاده چه عرض نماید .

ایامِ رافت باق باد !

—:o:—

الف ک ۴

اس خط میں شہزادہ اعظم کی آمد آمد کا سن کر جذبۂ اشتیاق کا اظہار کرتا ہے ۔

بہادشاہزادۂ محمد اعظم شاہ : مخلصِ صمیمی ، بعد تقدیمِ مراتبِ اخلاص و تسلیم ، بعرضِ عالی می رسانند کہ از اشتیاقِ ملازمتِ کثیرالسعادت آن صاحبِ مہربان ، ہر چہ بمعرضِ تحریر آید ، کم است ۔ م :

سخن دراز ، زبانِ قلم بود کوتاہ

حق جل و علا ، محض بفضلِ بی اندازۂ خویش ، بنہجی کہ قبل ازین ، آرزوئ دیرینِ این آرزو مند را بر آورده ، بکامِ دل رسانیده بود ، الحال سببی از مکمنِ غیب ، بعرضۂ ظہور آورد کہ بمشاہدۂ دیدارِ فرحت آثار کہ اہم مطالبِ رہ نوردانِ وفا و وفاق است ، مسرت آمود ساخت و پردۂ مفارقت را ، از میان برداشت ۔ الحمد للہ علیٰ ذالک حمداً کثیراً ۔

مراتبِ شوق ساعت بساعت در افزایش استِ بیت :

وعدۂ وصل چون رسد نزدیک
آتشِ شوق تیز تر گردد

ایامِ رافت دیرگاہ بماناد ! شبِ دویمِ جمادی الاخرہ معروض داشت ۔

—:o:—

الف ک ۵

شہزادہ اعظم کا خط اسے ۱۰ جمادی الاول کو ملا ہے ۔ یہ خط اس کے جواب میں ہے ۔

بہادشاہزادۂ محمد اعظم شاہ : ہوا خواہ ، بعد گذارشِ مراتب تسلیم ، معروضِ عالی می گرداند کہ عنایت نامۂ سامی ، مشتمل بر مہربانی

دهم جمادی الاول یکشنبه یک پاس از روز مانده ، مسرت افزای خاطر اخلاص آئین گردید - مخلص بهان روز ، بموجب حکم اقدس ، قاسم خان را ، با یک هزار سوار ، برای محافظت بنگاه پادشاه قلی خان ، رخصت نمود و تاکید کرد که تا رسیدن خان مذکور ، نیک و بد آنجا را ، بعهدهٔ خود شناخته ، از نقیر و قطمیر خبردار باشد

ایام رافت دیر بماناد !

—:o:—

الف ک ۶

شہزادہ اعظم نے خط کے ساتھ تورہ اور کمر خنجر بطور تحفہ ارسال کیے ہیں -

بپادشاہزادهٔ محمد اعظم شاه : مخلص صمیمی ، واجبات تسلیمات و تعظیمات (ص : ۳۶۴ ا) بجا آورده ، بعرض عالی می رساند -

عنایت نامهٔ سامی که از فرط عاطفت و مهربانی ، با تورہ و کمر خنجر عز اصدار یافته بود ، بورود مسرت آمود آن ، انواع خرمی حاصل نموده ، آداب کورنش ، بتقدیم رسانید - بعنایت بیغایت بتفضل بیهال پیوسته اسباب شوکت و اقبال ، در ظلال جاه و جلال حضرت پیر و مرشد حقیقی آماده و ابواب مکارم و الطاف عالیه ، بر روی اخلاص مندان ، مفتوح و کشاده باد ! صفیة النساء شکر وفور عنایت آن صاحب والا قدر معروض داشته ، آداب کورنش و تسلیمات بجا می آرد - زیاده چه عرض نماید -

—:o:—

زیب النسا بیگم کے نام

الف گ ۱

یہ خط عیدِ سعید کی مبارکباد پر مشتمل ہے ۔

بنواب تقدس نقاب ، زیب النسا بیگم عرضداشت : مخلص صمیمی ، بعد ادای قواعد تسلیات و آرزوی ملازمتِ لازم البرکات بعرضِ عالی می رساند ۔ الحمد للہ والمنة کہ قدومِ بہجت لزومِ ایامِ شریف ، بمبارکی و خجستگی ، روی نمود ، مسرتِ تازہ ، بروزگار ارزانی فرمود ۔ تقدمِ عیدِ سعید ، بر آن صاحبِ مہربان ، مبارک و ہمایون باد ۔ ایزدِ تقدس و تعالیٰ ، میمنتِ این ایامِ فرخندہ انجام را ، متضمنِ حصولِ عیش و مسرت داراد ! ایامِ رافت بماناد !

—:o:—

الف گ ۲

اس دور میں آدابِ مجلسی کی معاشرتی زندگی میں بہت اہمیت تھی ۔ شہزادے کی بیوی اور بچوں نے زیب النساء بیگم ، اکبر کی بڑی بہن کی خدمت میں حاضری نہیں دی ہے ۔ اس پر اس نے اپنی بیوی پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے ۔ اس زمانے میں خطوط کو بالعموم ایک سر بہ مہر بانس کی نلکی میں بند کرکے بھیجتے تھے ۔ اسے نلوہ کہتے تھے ۔ مغلیہ خاندان کے افراد کو پرندے اور جانور پالنے کا بہت شوق تھا ۔ زیب النسا کا ایک محبوب طوطا مر گیا ہے ۔ اس پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے ۔

بنواب تقدس نقاب ، زیب النسا بیگم : مخلصِ حقیقی بعد از ابلاغِ مراسمِ تسلیات و پس از تقدیمِ مراتبِ تعظیم و تکریم ، معروضِ عالی

می گرداند ـ دو قطعه عنایت نامجات سامی که شرف ورود یافته بود ، بگرامی مطالعهٔ آن ، سعادت اندوز و مسرت آمود گردید ـ

سبب عدم ملازمت بیگم و مخلص زادها ، چون از بیگم استفساررفت ، عذرهای مسموع وغیر مسموع درمیان‌آورد ـ اول آنکه بی اجازت شما نتوانستم ، بدین امر جرأت کرد . دویم آنکه بفرض[1] محال می خواستم که شرف ملازمت حاصل نمایم ، متصدیان دیودهی سخن شنو نبودند ، اصلا قبول این معنی نمی‌کردند ـ

بهر تقدیر از بیگم ، آزردگی بخاطر راه یافت که هرگاه در حین روانه شدن از لاهور ، راه غیر از راه شاهجهان آباد قرار یافته باشد در باب ملازمت چه قسم نوشته آید ـ باز وقتی که برسبیل اتفاق ، بشاهجهان آباد باشند ، ملازمت نا کردن چه معنی دارد و تحصیل سعادت خدمت ولی نعمت و صاحب خود ، موقوف بر حصول اذن داشتن چه گنجایش ؟

بای حال تقصیر واقع شد و در باب نافرستادن جوکهی وغیره مردنیه ، آنچه بخاطر مبارک رسیده بالفعل مقتضای مصلحت وقت همچنین بوده که برباطن حق مواطن پرتو انداخته ـ چند روز همان جا باشند ـ نظر بکثرت الطاف آن صاحب و قبلهٔ ناظر حال بد نیست ـ از افترا و سخن چینی تا حال احتراز کرده ، اما اگر برین وضع بگذارند خوب است ـ

عبیدالله را بموجب امر عالی مقرر شد که صد روپیه وصولی یافته باشد ـ هرگاه ، الحال حکم اقدس ، چنان صدور یافته که ناوه بمهر عاقل ، داخل محل نمی شده باشد ، یقین که الحال کاغذ فهمیده ، فرستاده خواهد شد ـ از پرواز کردن روح طوطه ، بعالم آزادی بسیار متالم و متاسف گردید ـ باتقدیر الهی چاره نیست ـ آلاسی که بسبب مفارقت او ، نسبت بحال خیر مآل صاحب خود تصور می کند ، مغلوب اصناف غموم و هموم می گردد ـ ازانجا که آن صاحب ، بحقیقت کاینات اعلم اند که هیچ گاهی بقای حقیقی ندارد ، محض برای تسکین اضطراب اخلاص سرشت راضی بقضای

۱ـ اصل نسخه 'بعرض'

حاکم علی الاطلاق بود ، ره گرای دارالامن صبر و شکیب خواهند گردید .

حکیم عبدالله آن قدر اعتبار ندارد که داخل حساب باشد . اگر مرضی عالی همچنین است در بر طرف کردن او چه مضایقه است ؟ کوکه زاده اضافه یافته و خواهد یافت . مد اسحاق بعد رسیدن ، مصدر عنایت خواهد شد . بنابر نسبت کوکه زادگی صاحب ، او را ، از ذوالحقوق خود می داند . مخلص با آسودگی عارف ، چرا رضامند نیست ، لیکن او از قواعددانی و آداب شناسی بیگانه بود که ترک نوکری کرده رفت . شیطنت خواجه دولت ، نایب دربار خان ، در این مرتبه معلوم نبود . انشاء الله آینده ، عرایض بدست قاصدان ارسال داشته خواهند شد . بر طرف کردن و بحال داشتن خویشان دولت و ساگر مل باختیار صاحب بوده ، بموجب امر برطرف نمود . امر عالی آن صاحب را ، در جمیع کارها ، بمنزله آیه و حدیث می داند و اطاعت آن واجب ، تا این اخلاصی و اعتقادی که مخلص در جناب عالی دارد اگر مثل کاواک تصور فرمایند چه چاره . بهمه حال برآن صاحب هویدا ست که اخلاص آئین ، غیر از ذات قدسی سمات ، بهیچ وجه بدیگری رابطی والتیامی ندارد و نخواهد داشت . ارتباطی که بالفعل فیابین بنگالی و منجملی متحقق است، بیسار سریع الزوال است . چنانچه حقیقت اخلاص ورزی ایشان ، آخرها ظاهر خواهد شد . ثبات قدمی هر دو ، از وضع شان ظاهر است و غصه خوردن خواهر خرد ، بسبب جدا ماندن درین سفر ، از نادانی است . همراه ماندن و جدا بودن ، نزدیک مرد بزرگ مساوی است . در تسطیر عرایض که توقف واقع شده و می شود ، محض بواهمه آن که مبادا بدست بیگانه افتد ، مفریایند و الا روزی و شبی نیست که بدون یاد شریف و ذکر جمیل بگذرد .

ایام رافت دیر بماناد !

——:o:——

نواب زینت النسا بیگم کے نام

الف ل ۱

یہ خط ۲۱ ماہ حال کو لکھا گیا ہے ۔ اور شوق ملاقات پر مشتمل ہے ۔

بنواب زینت النساء بیگم : مخلص صمیمی (ص : ۲۶۵ ا) بعد از ادای تسلیم و کورنش ، بعرض عالی می رساند ۔ از مراتب اشتیاق ملازمت سراپا سعادت چہ معروض دارد کہ شمہ ٔ ازان بمعرض تحریر نمی توان آورد ، اللہ تعالیٰ ببہترین وجہی میسر آرد ۔ از عنایاتی کہ دربارۂ مخلص زادہا ، از سرابستان عواطف و الطاف آن صاحب مہربان بظہور پیوست ، شکرانہ را ، بکدام زبان ادا نماید ۔ اخلاص سرشت آداب تسلیمات ، بتقدیم رسانید ۔ زیادہ چہ عرض نماید ۔

ایام رافت بماناد ۔ شب بیست و یکم ماہ حال معروض داشت ۔

——:o:——

الف ل ۲

اس مہم میں راجپوتانے کی مختلف مصروفیتوں کو ترتیب سے بیان کرتا ہے ۔ اس وقت وہ نادول میں مقیم ہے اور اس کی تعینا تی مارواڑ کی مہم پر کی گئی ہے ۔ وہ زینت النساءبیگم کے ان ذاتی ملازموں کے بارے میں اطلاع دیتا ہے جو اس کی سفارش پر مہم راجپوتانہ کے دوران شہزادے نے ملازم رکھے تھے ۔

بنواب زینت النساء بیگم : مخلص حقیقی ، بعد ادای ٔ مراسم تسلیم و تقدیم مراتب تعظیم و تکریم معروض می گرداند ۔

عنایت نامهٔ سامی که مصحوب کوکه زاده ، شرف صدور یافته بود ، بشرف مطالعهٔ آن نامهٔ سعادت عنوان ، انواع خرمی و شگفتگی عاید احوال اخلاص قرین گردید - چون مشعر بر صحت ذات تقدس سمات آن صاحب مهربان بوده ، بر حمد کریم کارساز افزود - الحمد لله علیٰ ذالک حمداً کثیراً - ازانچه از عدم ارسال عرایض ایمای رفته ، برآن صاحب عطوفت نشان هویداست که از ابتدای جدا شدن از رکاب حضرت پیر و مرشد کامیاب ، در هیچ جا استقراری که اطلاق اقامت بران کرده آید ، نگرفته - تا حال نماز مسافرانه ادا می شود - در حرکت و انتقال از مکانی بمکانی گذشته و گذرد -

چنانچه بعد از برآمدن از رائپور که داخل الکه مارواڑ است ، چند گاه در اودی پور که مقر رانای شقاوت پیرا است بوده و چندی در چیتوڑ که زمین میواڑ است ، توقف واقع شد - بعد ازان ، چون فساد راٹهوران مارواڑ بمسامع حقایق مجامع رسید که سر بشورش برداشته اند و افواج متعینهٔ آنجا از عهدهٔ تنبیه آنها نتوانند بر آمد ، بموجب حکم اقدس ، از میواڑ بمارواڑ رسیده ، بالفعل در سوجهت متوقف است ، لیکن همیشه در صدد آنست که درین چند روز بنادول ، ملک کودهوار که دامن کوه و سربند زمین میواڑ واقع شده ، باستیصال آن کافر حربی و راٹهوران واجب القتل که در اطراف و اضلاع آن خزیده اند ، پردازد - بهر حال و بهر مکان ، بذکر جمیل و یاد شریف سعادت اندوز است - ایزد متعال ، از پردهٔ غیب سببی بعرضهٔ ظهور آرد که با حسن وجوه و اسلم شقوق ، بشرف ملازمت کثیرة السعادة مشرف گردد - محکم سنگه را ، از لاهور طلب داشته و این همه توقف که در طلب او واقع شد ، حسب الالتماس او بوده که دیوان سرکار ، در باب نگاه داشتن او ، عرضه داشت کرده و الا از رکاب جدا گشتن[1] او معنیٔ نداشت (ص : ۳۶۵ ب) محمد اسحاق مشمول عنایات است - برایٔ طلب امان الله و مرتضیٰ که تعینات رکاب سعادت اند ، بمتصدیان گفته شده که وجهٔ سابق تنخواه نمایند - دو ماههٔ خود را بی عرض و التماس می یافته باشند -

---

۱ - گشتن -

محصل دہانیدن طلب آنہا ، اسد مراد را ، مقررکردہ ۔ حسب الحکم الاشرف چہارم شہر رمضان المبارک ، بیگم و مخلص زادہا سوای محمد نیکو سیر ، روانہ دارالخیر اجمیر نمود ۔ دیگر چون مخلص سر سفر بود ، نمی خواست کہ محمد اسلم را رخصت نماید اما ازانجا کہ التماس این معنی باہرام[1] تمام کرد ، رخصت دویم[2] ماہ دادہ ، این عرضہ داشت مصحوب او ارسال حضور سامی نمود ۔ چون کاغذ مختصر و مطلب بسیار بود ، بنابران بی ادبانہ مرقوم خامہ نیاز گردید ، معذور خواہند داشت ۔

——:o:——

الف ل ۳

یہ خط ۱۶ رمضان کے بعد کا ہے ۔ بادشاہ کی طرف سے شہزادہ معظم ، شہزادہ اعظم اور صوبیدار گجرات کو بھی اس مہم پر تعینات کیا گیا تھا ۔ انھوں نے راجہ میواڑ کو جس کا مستقر درے میں تھا ، تین طرف سے گھیر لیا ہے ۔ اس خط میں لکھتا ہے کہ توفیق ایزدی سے میرے سالار بادشاہ قلی خان نے ہی پہل کی اور چوتھی طرف سے درے میں داخل ہو کر چھلواڑہ تک بڑھتا چلا گیا ۔ اس معرکے کی تفصیل زینت النساء کو لکھتا ہے ۔

بنواب زینت النساء بیگم : مخلص حقیقی ، بعد تبلیغ مراسم تسلم و تقدیم لوازم تعظیم ، بعرض صاحب و قبلہ خود می رساند کہ اخلاص سرشت چون شانزدہم ماہ رمضان ، از سوجہت بنادول کہ در چہار کروہی در کوہ واقع است رسید ، پادشاہ قلی خان را ہمان روز برای سیر و دور فرستاد کہ رفتہ از اطراف و جوانب در آمد و برآمد درۂ خیبر نگرد ۔ راٹھوران مفسد ، برفاقت بہیم لئیم پسر رانای جہنمی خبر یافتہ ، از کوہ برآمدہ ، دو فوج قرار دادہ مقابلہ نمودند ۔ چنانچہ بین الفئتین مقابلہ واقع شد و اکثری از مقاہیر بجہنم واصل گشتند ، و از بندہای پادشاہی نیز جمعی

---

۱ ۔ بآرام ۔

۲ ۔ دویم ۔

بکار آمدند ـ آخرالامر تاب مقاومت لشکر اسلام نیاورده ، کفار تیره روزگار رو بفرار گذاشتند ـ بیستم ماه شوال ، رانای شقاوت سیما ، بدارالبوار شتافت و جی سنگه پسر کلانش بجای او ، ادبار گزین گردید ـ تبعه پدر مدبر الحال ، باو پیوستند ـ اخلاص نهاد بعد بندوبست تهانه جات و تخریب معمورات[1] که دهوار ، ملک آن شوریده بخت وخیم العاقبة ، بپادشاه قلی خان تاکید کرد که داخل دره شود ـ چون از خان مذکور ، بعضی وجوه ، مداهنه و مساهله ، بخاطر اخلاص آئین رسید ، ششم ماه ذی قعده ، مخلص از نادول روانه دره شد ، بقصد آنکه خان مذکور را بحضور خود داخل دره نماید و اگر او نرود ، بجنود تائید الهی خود بدره در آید ـ بارے بعد گفتگوی نشیب و فراز ، آنچه بروی کار آمد ، اینست ـ شش هزار سوار بسرکردگی پادشاه قلی خان ترتیب داده و سه هزار بندوقچی بر قلعه کوه یمین و یسار پیاده بند نموده ، خان مسطور را ، داخل دره ساخت ـ باوجود تنگی راه و مسدود کردن گذرها و کثرت (ص : ۳۶۶ ا) غنیم رجیم ، فوج متعینه زده و کشته ، کفره فجره را ، از پیش برداشته ، بموضع چهلواره که مقر جیم مرجوم بوده رسید ـ ازان تباه کاران بسیاری بقتل رسیدند و از مسلمین هم بعضی شربت شهادت و مرهم جراحت چشیده و کشیده ، سعادت اندوز دنیا و آخرت گشتند ـ اکنون فوج مزبور بتاخت و تاراج قریات آن کوه کافر حربی که بدتر از هزاران هزار ویرانی و خرابی است ، مشغول است ـ انشاء الله بعد فراغ نهب و غارت اضلاع بکولبهلمیر که از قلعجات مشهورهٔ کوهستان آن مقهور است ، خواهد رفت ـ

الحمد لله والمنته که از افواج متعینه سه طرف دیگر که یکی ازان بسرداری مهین اختر برج خلافت کبری ، دویم برپاست دو یمین پور سلطنت عظمی ، سیوم بسرکردگی ناظم صوبه گجرات است ، فوج مخلص ، پیش از همه ، سالماً غانماً داخل دره گردید ـ شکر این چنین عطیات را ، که از عالم غیب بعرصه ظهور بیاید[2] زبانی نیست که تواند از عهده برآمد ـ

---

۱ ـ معمور است ـ

۲ ـ نیاید

در تعزیتِ مخلص زادهٔ محمد فریدون فر ، مرقومِ قلمِ عاطفت رقم شده - بر ضمیرِ خبیرِ آن صاحبِ مهربانِ همه دان ظاهر است که با تقدیرِ ایزدی[۱] چاره نیست و بجز صبر و شکیبای علاجی نه - انا لله و انا الیه راجعون، حق سبحانه و تعالیٰ ، ظلِ ظلیلِ ذاتِ مقدس و عنصرِ مطهر آن صاحب عطوفت نشان را ، دیرگاه داراد !

—:o:—

الف ل ۴

نواب زینت النساء کی سفارش پر اکبر نے اس کے کوکے اور کئی ایک دوسرے لوگوں کو اپنے ہاں ملازم رکھ لیا تھا - ان کے کوائف بیان کرتا ہے - ان میں سے کہانند نقاش بھی ہے - اسے بھی زینت النساء کی سفارش پر رکھا گیا ہے - زینت النساء کو شکایت ہے کہ ہماری سرکار سے جو ملازمت چھوڑ کر چلا جاتا ہے ، اسے ملازم رکھ لیا جاتا ہے - اس پر اپنی صفائی پیش کرتا ہے کہ میں آپ کا برادرِ حقیقی ہوں مجھ سے ایسی غلطی صادر ہونے کا امکان نہیں ، البتہ برادرِ کلاں جو سوتیلے بھائی ہیں ، ان سے ایسا فعل سرزد ہو سکتا ہے -

بنواب زینت النساء بیگم : بعد ابلاغِ مراسمِ تسلیم و پس از تقدیمِ مراتبِ تعظیم و تکریم ، بعرضِ صاحبِ خود می رساند - عنایت نامهٔ مسرت بخش مشتمل بر بعضی مقدمات که در جوابِ عریضهٔ اخلاص سرشت ، قلمی گشته بود ، در زمانِ فرخنده و ساعتِ مسعود ورود فرمود - خاطرِ آرزومند را ، بدریافتِ حضورِ معنوی ، شادکام گردانید -

در این ولا از کوکه زادهای چند ظاهر شد که اصلا ازو این قسم چیزی در نظر نبوده - او التماس گذرانید که اگر نوکری[۱] بند ، بوساطتِ صاحب و قبله باشد ، امیدوار است که بنده بر طرف شود و اگر بدستورِ بندهای دیگر نگاه داشته اند ، خانه زادم - آنچه نفس الامر بود ، حوادث یافت که اگر خانه زادیِ جنابِ عالی منظور نمی بود ، مصدرِ این همه عنایت و رعایت نمی گشت - از راهِ کوته فکری ، دو سه روز بقصدِ ترک ،

---

۱ - ایزی -

خانه نشین شده ، بدر بار نمی آمد ـ احقر العباد می خواست که بگمان عارضهٔ جنون او را قید نماید ـ لیکن باحتمال آن که مبادا از راه جهل ، خود را ضایع کند نکرد ـ اسفندیار او را دلاسا نموده ، باز (ص : ۳۶۶ ب) بغسل خانه آورد ـ بعد از چند روز ، خیمه و اسپان زیادتی خود را در لشکر گذاشته ، با خواجه عبیدالله برخاسته رفت ـ از متعلقانش چون تفتیش نموده اند ، ظاهر شدکه ظاهرا در شاهجهان آباد بکسی الفتی داردکه این همه سودا در سرش افتاده ـ اخلاص کیش از رفتن او آن قدر انفعال پیدا کرده که نمی توان معروض داشت ـ

کوته اندیشی محمد عارف را علاجی نیست ـ در باب برطرفی مردم که قبل ازین بعرض رسانیده ، چه یارای آن دارد که سر موی ازان تواند تخلف نمود ، مگر تارکی مزاج و وهاج گرانی خاطر مبارک را نمی داند ـ کسانند نقاش داخل حساب نیست ـ وجود وعدمش مساوی ست ازانجا که استرضای جناب عالی ، در جمیع امور ، از واجبات می داند ، التماس دارد که اگر نگاهداشتنش ، مرضی خاطر مبارک نباشد ، بر طرف نماید ـ رحیم بیگ را ، بوعدهٔ دو ماه ، رخصت شاهجهان آباد نمود ـ

آزردگی که از بیگم ، بخاطر راه یافته بود ، غیر از آنکه سعادت خدمت سراپا برکت حاصل نه کرد ، امری دیگر نبوده ـ هر گاه آن صاحب مهربان که ذات مقدس آیهٔ رحمت الهیست ، عفو تقصیر فرموده ، از سر تقصیر او بگذرند ـ از طرف دیگر بطریق اولی خواهد بود ـ

مرقوم قلم خجسته رقم گشته که هر که از سرکار ما بر طرف می شود ، بامید نوکری بخانهٔ کاواک می رود ـ اما در این مدت او هیچکس را ، نوکر نکرده و کلانی بخلاف آن سلوک می کنند ـ امتیاز در برادر حقیقی و غیر حقیقی همین است ـ برآن صاحب همه دان ، مبین و هویداست که هر چه پسند و مقبول خاطر اشرف افتد ، همان اعلی واسنی است لیکن این قسم چیزها چندان امتیاز نمی بخشد ـ باعتقاد ناقص اخلاص این غیر از تقدیم مراتب ارادت و عبودیت که از امور قلبی است و درین جزو ، زمان وجودش ، حکم کبریت احمر دارد ، امتیاز پیدا نمی کند ـ طریق فدویت

و اخلاص آنست که بجان و دل خود را مصروف باید ساخت و تابعِ هوایٔ خود نباید بود ۔ ظلِ رافت دیرگاه بماناد !

——:o:——

الف ل ۵

زینت النساء بیگم نے اکبر کے بیٹے فریدون فر کی وفات پر تعزیت کی تھی۔ یہ خط اس کے جواب میں ہے ۔

بنواب زینت النساء بیگم : پس از ادایٔ آدابِ کورنش و تسلیم ، بعزِ عرضِ عالی می رساند ۔

عنایت نامهٔ سامی که از کمالِ عاطفت شرف صدور یافته بود ، بگرامی مطالعهٔ آن مستسعد گردید ۔ آنچه از تاسف و تالمِ سانحهٔ ناگزیرِ مخلص زادهٔ محمد فریدون فر ، مرقومِ قلمِ عطوفت رقم بوده ، برآن صاحبِ علیم و خبیر مبین و مبرهن است که با تقدیرِ قادر حقیقی جل شانه (ص : ۳۶۷ ا) و عظم برهانه چاره نیست ۔ ''یفعل الله ما یشاء و یحکم ما یرید'' رضینا بقضاء الله سبحانه الله تعالیٰ ، ذاتِ مقدس و عنصرِ مطهرِ حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی را ، بروانِ سال ، موجبِ حصولِ آمال و امانیٔ بندهای ارادت کیش داشته ، در ظلِ ظلیلِ ابد میعادِ حضرتِ قبله و کعبهٔ دارین آن صاحبِ مهربانِ عظیم الشان را ، مرهم بخشِ مخلصانِ جگر خسته داراد و ایامِ رافت بماناد ۔ غره شهر رمضان المبارک معروض داشت ۔

——:o:——

الف ل ٦

زینت النسا بیگم نے مال غنیمت میں سے جنگی قیدیوں میں سے اپنے حصے کا تقاضا کیا ہے ۔ بادشاہ کے حکم کے مطابق مالِ غنیمت شرعی احکام کے مطابق تقسیم کیا جاتا تھا ۔ وہ لکھتا ہے کہ کچھ غلام اور لونڈیاں جو لشکر کے حصے میں آئی ہیں ، ان کو خرید کر وہ اپنے حصے کے ساتھ خدمت علیہ میں ارسال کردے گا ۔

بنواب خورشید احتجاب زینت النساء بیگم : مخلص صمیمی ، پس از ادایٔ آداب کورنش و تسلیم بعرض عالی می رساند ۔ عنایت نامۂ سامی کہ حسب الحکم مقدس معلیٰ ورود یافتہ بود ، بگرامی مطالعۂ آن ، مفتخر و مبتہج گردید ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ، بموجب حکم اقدس ، از اسارایٔ غنیمت ، چہ از عبید و چہ از جواری ، آنچہ قابل خرید خواہد بود ، و چہ ثمن آن را بغازیان اسلام تقسیم کردہ ، با حصۂ خود ، ہرچہ موافق شریعت غرا برسد برایٔ سرکار آن صاحب و بیگمہایٔ دیگر ارسال خواہد داشت ۔ زیادہ چہ عرض نماید ، ایام رافت بماناد !

——:o:——

الف ل ۷

اس میں زینت النسا کے خط کے پہنچنے کی اطلاع دیتا ہے ۔

بنواب زینت النساء بیگم : مخلص صمیمی ، واجبات کورنش و تسلیمات بجا آوردہ ، بعرض عالی می رساند ۔ عنایت نامۂ مرحمت عنوان کہ از رویٔ فرط عاطفت صادر شدہ بود ، در احسن زمان ورود یافت ۔ امیدوار است کہ تا زمان حصول سعادت ملازمت سراپا مسرت ، ہم برین آئین بصدور عنایت نامجات والا ، ممتاز می شدہ باشد ۔ سرمست مشمول عنایت و رعایت ہست ۔ الحال بموجب امر عالی ، زیادہ ازانچہ بودہ ، بعمل خواہد آمد ۔ ایام رافت بماناد !

——:o:——

شہزادۂ کام بخش کے نام

الف م ۱

کسی معاملے میں اکبر نے اپنی رائے کا اظہار شہزادہ کام بخش سے کیا تھا ۔ اس نے اطلاع دی ہے کہ اس کا بھی یہی خیال ہے ۔

بہادشاہزادہ محمد کام بخش : برادرِ عزیزِ نامدارِ کامگارِ فرخندہ اطوار ، بعدِ از سلامِ اشتیاق انجام ، معلوم نمایند ۔ وداد نامہ بہجت افزا ، مصرت پیرایِ خاطرِ مشتاق گشت و دلِ محبت آگین ، قرینِ صنوفِ شادی و الوفِ خرمی گردید ۔ الحمد للہ والمنۃ ، آنچہ بمقتضای فرطِ اتحاد و یکجہتی ، قبل ازین نگارش یافتہ بود ، مرکوزِ باطنِ آن برادرِ بجانِ برابر بہان یافتہ شد ۔ جانِ من ، جنابِ والا عتبۂ معلیٰ حضرتِ پیر و مرشدِ کاینات ، مقدس و برتر از آن ست کہ ارادت و عبودیتِ بندہای فدویت کیش و مریدانِ عقیدت اندیش را در برابرِ آن نام می توان برد یا بوجہِ من الوجوہ اعتباری داشتہ باشد ۔ لیکن حصولِ سعادتِ دارین و وصولِ بہبود نشاہ تین ، بابندہا ، منحصر در آن ست کہ سرِ موی خلافِ مرضیٔ اقدس بوقوع نیاید ۔ بیت :

بلی کارِ او بندہ پروردن است
مرا کار بابندگی کردن است

ایامِ محبت بماناد ، والسلام ۔

——:o:——

الف م ۲

کام بخش نے لکھا تھا کہ لکھنے پڑھنے کی وجہ سے وہ سلسلۂ مکاتیب جاری نہیں رکھ سکا ۔ اس کو جواب میں لکھتا ہے کہ اب جب کہ کام بخش نے خود سلسلۂ خط و کتابت کو دوبارہ شروع کرنے کی خواہش کی ہے اسے جاری رکھا جائے گا ۔

بہادشاہزادۂ محمد کام بخش : برادرِ عزیزِ نامدارِ کامگارِ فرخندہ اطوار ، (ص : ۳۶۷ ب) بعد از سلامِ اشتیاق انجام معلوم نمایند کہ وداد نامۂ بہجت آئین ، مسرت پیرایٔ خاطرِ مشتاق گردید ۔ آنچہ از عدمِ تسطیرِ رقائمِ اتحاد ، مرقومِ قلمِ تودد رقم گشتہ ، برآن عزیز پوشیدہ نیست کہ قبل ازین ، چون در عذرِ عدم ارسالِ مراسلات محبت آیات ، بقلم آوردہ بودند کہ بسببِ آنکہ ، خلاصۂ اوقات بشغلِ خواندن و نوشتن مصروف است ، بترقیم مکاتیب نمی توان پرداخت ۔ لہذا نظر بر کثرتِ اشغالِ مذکورہ کہ در دید تحقیق ، اہم مطالب و اقصیٰ مآرب غیر ازان نیست ، نمودہ ، در تحریرِ صحایف ، تقید می کردیم کہ مبادا خللی دران راہ بیابد ۔ الحال کہ سلسلہ جنبان شدہ ، استدعایٔ آن نمودہ اند ، انشاء اللہ تعالیٰ پیوستہ بوصولِ رقایم و دادِ آن کامگار ، مسرور خواہند گردید ، والسلام ۔

——:o:——

الف م ۳

یہ خط ماہِ رمضان کے ختم ہونے پر لکھا گیا ہے ۔ اس میں عید کی مبارکباد ہے ۔

بہاد شاہ زادہ[۲] محمد کام بخش : معلوم نمایند ، محبت نامۂ گرامی ، مسرت پیرایٔ خاطرِ مشتاق و بہجت افزایٔ دلِ دوستدار گشت ۔ بمطالعۂ صحیفۂ شوق و نمیقۂ وداد ، شگفتگیٔ تمام حاصل گردید ۔ الحمد للہ والمنۃ کہ بخوبی و خرمی صیامِ نہاری و قیامِ لیالیٔ ماہِ مبارکِ رمضان ،

۱۔ بہادرشاہزادہ

۲۔ بہادرشاہزادہ

علیٰ احسن الحال ، بانصرام رسید ۔ عیدِ سعید برآن عزیز مبارک باشد ، والسلام ۔

——:o:——

الف م ۴

یہ خط اس زمانے کا ہے جب اکبر سوجھت سے نادول منتقل ہوگیا ہے اور مہمِ ماروا ڑ کو شروع کرنے والا ہے ۔

بہاد شاہزادہ محمد کام بخش : بعد الحمد للہ والسلام ، معلومِ برادرِ عزیزِ نامدارِ کامگارِ فرخندہ اطوار ، باد ۔ مکتوبِ مرغوبِ محبت اسلوب رسید ۔ بمطالعۂ آن ابتہاجِ تمام و مسرتِ تام حاصل گردید ۔ جانِ من ، ہرچند بعدِ مسافت بیشتر می شود ، شوقِ دیدارِ آن برادر ، زیادہ تر می گردد ۔ در این ولا کہ از سوجھت التقال بسمتِ نادول واقع شدہ ، اشتیاق ، طغیانی بمرتبۂ کمال نمودہ ، چنانچہ این معنی ، بمقتضای 'القلب یہدی الیٰ القلب، برآن عزیز ظاہر خواہد بود ۔ ازآنجا کہ خاطرِ مشتاق مترصدِ اخبارِ بہجت آثار می باشد ۔ یقین کہ در رسیدنِ محبت نامجات ، تاخیر و توسیف راہ نخواہد یافت ۔ صحت و سلامت ، ملازمِ شبانروزی باد ، والسلام ۔

——:o:——

الف م ۵

کام بخش سے باقاعدگی کے ساتھ خطوط بھیجنے کا مطالبہ کرتا ہے ۔ اس اصرار کی اس لیے بھی ضرورت تھی کہ اکبر کو بھائی کے ذریعے دربار کے حالات معلوم ہوتے رہتے تھے ۔

بہادشاہزادۂ محمد کام بخش : خطِ محبت نمطِ برادرِ عزیزِ نامدارِ کامگارِ فرخندہ اطوار ، مسرت پیرایۂ خاطرِ مشتاق گردید ۔ از مراتبِ سرور و ابتہاج کہ بمطالعۂ نامۂ مواخات شمامہ ، عایدِ دلِ دوستدار گشت ، چہ نویسم کہ شرح پذیر نیست ۔ بیت :

ز شوقِ نہانی عبارت چہ حاجت
چو بر سرِ دل می دہد دل گواہی

ترصد کہ آن عزیز ، برہمبرین نمط ، بنگارش تودو نامجات ، فرحت افزایٔ باطنِ مہر مواطن بودہ باشد کہ خاطرِ اتحاد آئین ، ہمواره در زیرِ یاد انتظارِ رسیدنِ اخبارِ بہجت آثار می باشد ۔

—:o:—

الف م ٦

یہ خط بھی ایک اشتیاق نامہ ہے ۔

بہادشاہزادہ محمد کام بخش : معلوم نمایند ازآنجا کہ مکاتیب بمنزلۂ نصفِ ملاقات (ص : ۳٦۸ ا) واقع شدہ ، از وصولِ رقیمۂ الودادی کہ بتازگی تازگی بخشِ دلِ محبت منزل گردید ۔ مصرع :

چنان خوش حال گردیدم کہ پنداروم ترا دیدم

حرفِ شوق چگونہ بقلم آید و چسان در شرحِ اشتیاقِ نامہ پردازی شود کہ پیوستہ ، از آمیزشِ روحانی ، بآن مایۂ روح ، ہمدم و دمسازیم ۔ پیوستہ محظوظِ لطفِ الہی بودہ ، خوش وقت و شاد کام باشند ۔ ایامِ مفارقت کوتاہ باد !

—:o:—

الف م ۷

خط کا جواب آنے پر مسرت کا اظہار کرتا ہے ۔

بہادشاہزادہ محمد کام بخش : مکتوبِ مرغوبِ محبت اسلوب کہ مشعرِ صحت و ابتہاجِ مزاجِ آن عزیز بودہ ، در عینِ انتظار رسید ۔ ازآنجا کہ خاطرِ تودد قرین ، ہمیشہ متعلقِ اخبارِ بہجت آثارِ آن برادرِ بجان برابر می باشد ، بمطالعۂ آن خوشوقت شدیم ۔ مصرع :

ای وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی !

—:o:—

الف ن ۸

خیریت کا حال دریافت کرتا ہے ۔

بپاد شاہزادہ محمد کام بخش : معلوم نمایند ۔ المنۃ للہ تعالیٰ و تقدس کہ کیفیتِ احوال و مجاریٔ امورِ این صوب ، مقارن بخریت است ۔ خوش وقتی و ابتہاجِ آن عزیز دایما مطلوب داریم ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ، بر وفقِ خواہشِ دلِ دوستدار خواہد بود ۔ جانِ من ! حصولِ سعادتِ لشاءتین منحصر در تحصیلِ رضا مندیٔ اقدس است ۔ باید کہ جمیع ہندہایٔ ارادت کیش ، در استرضایٔ حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی مساعیٔ جمیلہ بکاربرند ۔

—:o:—

الف م ۹

کام بخش نے عیدالاضحی کی مبارکباد کا خط لکھا تھا یہ اس کے جواب میں ہے ۔

بپادشاہزادہ محمد کام بخش : معلوم نمایند دو قطعۂ محبت نامجاتِ سامیہ ، یکی مشتمل بر تہنیتِ عیدالاضحیٰ[۱] و دویمین در جوابِ رقیمۂ کہ قبل ازین بقلمِ تودد رقم نگارش یافتہ بود ، مسرت پیرایٔ خاطرِ مشتاق گردید ۔ شرایفِ این ایامِ میمنت انجام ، بران عزیز ، مبارک و ہمایوں باد ۔ مراتبِ شوقِ مواصلتِ جسمانی از تعداد افزون است ۔ بیت :

شمار شوق ندانستہ ام کہ تا چند است
جز این قدر کہ دلم سخت آرزومند است

—:o:—

۱۔ عیدالضحیٰ

نواب علیہ عالیہ زبدۃ النسا بیگم وغیرہ کے نام

الف ن ۱

یہ خط اس زمانے کا ہے جب وہ ملتان گیا تھا ۔ خط کی تاخیر کے لیے معذرت کرتا ہے ۔

بنواب علیہ عالیہ زبدۃ النساء بیگم : مخلص ہوا خواہ ، بعد تقدیم مراسم کورنش و تسلیم ، معروض می گرداند کہ حقیقت شدایدِ افراطِ بارش و کثرتِ گل ولای و وفورِ آب راہ و محنِ حرارت و عفونتِ ہوا کہ در این سفر عارض بودہ ، شرحِ آن بگرامی خدمت چہ وا نماید کہ متعذر البیان است ۔ چنانچہ این ہمہ تاخیری کہ در ارسالِ عرایض واقع شد ، سببِ آن ہمین بودہ ، بہمہ حال بعنایتِ بیغایتِ الٰہی ، نہمِ ماہِ شعبان ، بدارالامانِ ملتان رسید ۔ جلایلِ ایامِ خجستہ انجامِ عیدِ سعید و شرایفِ این زمانِ سعادت توامان ، برآن صاحبِ مہربان ، مبارک و ہمایون باد ! زیادہ بجز آرزوی ادراکِ ملازمتِ سامی چہ برنگارد ۔

—:o:—

الف ن ۲

یہ خط کسی کی تعزیت میں ہے اور بڑے بھائی کو لکھا گیا ہے ۔

نقلِ شقہ تعزیت : گرامی برادرِ بزرگ نژاد ، عالی نسب ، والا تبار ۔ پس از دعواتِ اتحاد سمات مطالعہ نمایند کہ در وقوعِ قضایای ناگزیر ، از مصابرہ چارہ نیست ۔ یقین کہ از روی آگاہ دلی بمشیتِ ازلی راضی بودہ ، اعتصام بعروۃ الوثقی تسلیم و رضا نمودہ باشند ۔ زیادہ مشتاق دانند ۔

۱۔ معترض

۲۔ تعذیت

جمدۃ الملک اسد خان وغیرہ کے نام

الف و ۱

یہ خط اُس زمانے کا ہے ، جب رانا راج سنگھ والئی میواڑ نے پہلی مرتبہ عجز و انکسار سے اظہار متابعت کا خط لکھا ہے ۔ اسد خان اس زمانے میں دیوانِ اعلیٰ اور دستور الوزرا تھا ۔ اسد خان ان تمام مکاتیب کی جو وہ اپنی طرف سے اکبر کے سالار پادشاہ قلی خان کو بھیجتا ہے اور ان کے جواب جو اسے موصول ہوتے ہیں، ان سب کی نقلیں اکبر کو بھیجتا ہے ۔ یعنی جس طرح آجکل دفتروں میں جواب کے ساتھ متعلقہ خط و کتابت کی نقلیں فائل میں رکھنے کے لیے بھیجی جاتی ہیں ،

جمدۃ الملک اسد خان : اعتضادِ سلطنتِ عظمیٰ ، اعتمادِ خلافتِ کبریٰ ، رکن الدولۃ القاہرہ ، عضدالشوکۃ الباہرہ ، عمدۂ امرائے ذی‌شان ، زبدۂ خوانینِ شہامت نشان ، دستورِ وزرای دوران ، اسد خان مسرور و مبتہج گشتہ بدانند ۔ عرضداشتی کہ با نقلِ دو قطعہ نگاشتہ حسب الحکم الاعلیٰ کہ یکی آن رکنِ رکینِ سلطنتِ علیا و دیگری عنایت خان بپادشاہ قلی خان نوشتہ و نقلِ خطی رانائے شقاوت سیما بپادشاہ قلی خان قلمی نمودہ، ارسال داشتہ بودند، رسید ۔ مراتبِ مرقومہ آن پیرایہ انکشاف یافت ۔

معلومِ آن شہامت نشان باد ۔ آنچہ از مکر و تزویرِ کافرِ حربی خدیعت آئین ، ضلالت نہاد ، بموجبِ حکمِ اقدس بپادشاہ قلی خان نوشتہ اند ، در واقع ، از راہِ کرامت و انکشافِ باطنِ قدسی مواطنِ حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی است ، خلاصہ مطلب ، آن ادبار قرین ، از اظہارِ عجز و انکسار و رجوع بہندہی درگاہِ آسمان جاہ ، محضِ چاپلوسی و وسیلہ بازداشتنِ قدویانِ عقیدت سرشت ، از تردد تاخت و تاراجِ ولایتِ آن واجب الاخراج است ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بفضلِ ایزدی در جای کہ اقبالِ ابد اتصالِ شاہنشاہی ، بدرقہ راہِ مرحلہ پیمانِ جادۂ ارادت است ، نزدیک است کہ آن مزورِ خیال مستاصل گشتہ ، آوارۂ دشتِ ادبار گردد ۔

——:o:——

الف و ۲

اسد خان دستورالوزرا کے ساتھ ساتھ دیوانِ اعلیٰ بھی تھا اور پوری مملکت کا حساب و کتاب اس کی تحویل میں تھا - انعام ، زرِپیشگی اور تنخواہ سب مدات اسی کے دفتر سے جاری ہوتی تھیں - اس خط سے معلوم ہوتا ہے اکبر نے جو عشق اللہ کو اپنی سرکار کا دیوان مقرر کیا ہے وہ اسد خان کی سفارش پر ہی کیا ہے -

بجمدۃ الملک اسد خان : بدانند عرضداشتی کہ ارسال داشتہ بود ، رسید - مضمونِ آن درجۂ انکشاف یافت - معلومِ آن شہامت نشان باد ، انچہ از عنایاتِ عظمیٰ حضرتِ پیر و مرشدِ کائنات مرقوم بودہ کہ یک لک روپیہ از پیشگاہ خلافت ابدالتیام و دولتِ جاوید ارتسام ، انعام شدہ و شش لک روپیہ دیگر ، در حسابِ نقدیٔ پیشگی ، برای تنخواہِ طلبِ سپاہ وغیرہ ، با چہار لک جہتِ تنخواہ مردمِ متعینہ انغایت آذر ، مصحوبِ معمور خان ارسال یافتہ و عشق اللہ خواہر زادۂ حاجی احمد سعید خان کہ مربواہ و بمعاملات آشناست ، بدیوانیٔ سرکارِ عالی سربلند گشتہ ، مریدِ صادق الاعتقاد (ص : ۳۶۹ ا) بازای ہر یک ازین عنایات ، جداگانہ آدابِ تسلیات بجا آوردہ ، بموجبِ حکمِ ارفع ، خود متوجہ شدہ ، در کارہای مرجوعۂ او ، استقلال تمام دادہ ، دیگری را دخیلِ معاملاتِ او نساختہ ، امورِ متعلقۂ اورا ، باو وا گذاشتہ خواہدشد و وجہ مزبور را ، بموجب افرادِ مرسلۂ جداگانہ ، مقسوم می نمایم -

—:o:—

الف و ۳

اکبر نے مان سنگھ راٹھور کی تعیناتی اور اضافۂ منصب کی سفارش کی تھی اس کو بادشاہ نے منظور کر لیا ہے - اس کے احکامات دیوانِ اعلیٰ کے دفتر سے جاری ہو گئے ہیں -

بجمدۃ الملک اسد خان : بدانند ، عرضداشت مشتملبر تفویضِ خدمتِ فوجداریٔ پرگنۂ بدہنور بمان سنگہ راٹھور و سر بلند گشتن باضافۂ پانصد

سوار و صدور یافتن حکم اقدس برفتن آنجا رسید ۔ مضمون آن ، پیرایہ انکشاف یافت ۔ بموجب حکم واجب الاتباع لازم الانقیاد ، مان سنگھ مزبور را رخصت نمودیم و تاکید کردیم کہ بلا تاخیر با جمعیت خوبی ، خود را بآنجا رسانیدہ ، در قلع و قمع و رفع و دفع مردم رانائی شقاوت سیما کہ قصد محاصرۂ قلعہ دارند بکوشد و سعی نماید کہ احدی از مخاذیل ، پیرامون آن نتواند گردید ۔

——:o:——

الف و ۴

اسد خان کو اطلاع دیتا ہے کہ اس نے سامان رسد اور بنجاروں کی حفاظت کے لیے شاہراہ پر تھانے قائم کرنے کا انتظام کر دیا ہے ۔

بعمدۃ الملک اسد خان : بدانند عرضداشتی کہ ارسال داشتہ بودند رسید ۔ بچیتوڑ حسن علی خان بہادر رقم یافتہ ۔ محض از کرامت حضرت پیر و مرشد حقیقی است قاسم خان را برای ضبط و استحکام تہانجات سمت لیمچ[1] قبل ازین فرستادہ ایم تا راہ ایمن گردد و راہ آمد و شد بنجارہ مسدود نشود ۔

——:o:——

الف و ۵

یہ خط اس زمانے کا ہے جب اکبر نے پنجاب کا سفر کیا ہے ۔ اس وقت وہ لاہور میں مقیم ہے ۔ یہ خط محمد شریف قابل خان ثانی کے نام ہے جو غالباً اورنگ زیب کا منشی الممالیک ہے ۔

بادشاہ نے لاہور کے باغات کی غور و پرداخت کے بارے میں ہدایت کی ہے ۔ اکبر نے حسب الحکم اس کام پر خاص توجہ کی ہے ۔ ان میں پانی کی کمی تھی ۔ اس کا انتظام کر دیا گیا ہے ۔ بادشاہ نے اکبر کی بد خطی پر ناخشنودی کا اظہار کیا ہے ۔ لکھتا ہے کہ میں اس کے بہتر بنانے میں پوری کوشش کر رہا ہوں ۔

بمحمد شریف قابل خان ثانی : منظور انظار خاقانی ، مشمول عواطف و مہربانی ، مورد العنایات والاحسان ، قابل خان ، بعافیت بودہ ، بدانند ۔ عرضداشتی کہ بموجب حکم اقدس اعلیٰ ارسال داشتہ بودند ، رسید ۔

---

۱ ۔ میمنح ۔

مفهوم کلمات نصایح والا ، مندرجهٔ عرضداشت مسطوره که از بیت المعمورهٔ رافت علیا و عاطفت کبریٰ حضرت پیر و مرشد حقیقی ، بر زبان الهام بیان هدایت ترجمان کرامت جریان یافته ، باعث مزید ابتهاج گردید ـ سعادت مند مریدی که همیشه منظور نظر تربیت معلیٰ و مشمول عنایت عظمیٰ قبلهٔ دین و دنیا باشد ، همگی همت مصروف بر آنست که بمد لول آیه کریمه "سمعنا و اطعنا" در تحصیل مرضیات اقدس ، آبروی دنیا و آخره حاصل نمائیم ـ آنچه درمادهٔ عدم ارسال عرضداشت ، بدرگاه معلیٰ که متضمن اظهار آلام مفارقت و محرومی ، از سعادت خدمت ولی نعمت حقیقی باشد گذارش یافته ، معلوم نمایند که سنوح این حالت و وقوع این کیفیت ، در حین رخصت که پریشان کن حواس ظاهر و برهم زن مشاعر باطن است ، از اجلای بدیهیات است ، لیکن ازانجا که (ص : ۳۶۹ ب) معروض داشتن این مراتب ، در جناب خلافت نسبت بخود ، در کمال بی ادبی شناسیم ، از تبئین آن عمداً تحاشی می ورزیم ـ قطعه :

به نزدیک سلیمان ، باشد از مور
حدیث شوق و اخلاص ، از ادب دور
بپیش خور[1] که اصل روشنائیست
هوا داری زذره خود نمائیست

و نیز چون حالت مسطوره از امور وجدانیست ، عبارات رسمیه متعارفه بآن وفا نمی کند و غیر از تهمت آلوده نهایه ساختن ، فائده نمی بخشد ـ در باب سرسبز و شاداب داشتن باغات پادشاهیٔ دارالسلطنته لاهور ، بمتصدیان آنجا تاکیدی که بایستی ، فرموده کرده شد ـ چنانچه بحضور این جانب ، آبشار و انهار جاری گشت و بحیاض باغات مرقومه آب رسید ـ نهایتش بجهت ملاحظهٔ تطویل عبارت که مبادا ملال افزای خاطر اقدس باشد ، در عرضداشت این مقدمه معروض داشته نشد و در عطای بمردم

---

۱ ـ خود ـ

عمده ، آینده بنهجی که ارشاد والا رفته بعمل خواهد آمد و سعی در مشق خط انشاء الله العزیز بنسبتی که پیشتر می شد ، الحال بیشتر ازان جهد مبذول خواهد گشت ، بعونه تعالیٰ ۔

—:o:—

الف و ٦

یه اس زمانے کا خط ہے جب که اکبر گوپال نامی باغی کی سرکوبی پر تعینات تھا ۔ عبدالرحیم خان دیوان اعلیٰ سے متعلق ہے ۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے که فوج کو غلے کی بہم رسانی کا یه طریق تھا که دیوان اعلیٰ کی طرف سے ایک پروانۂ دیوانی بھیجا جاتا تھا جس پر صوبے کے متصدی اور اہل کار غله بھیجنے کا بندوبست کرتے تھے ۔

بعبدالرحیم خان : سیادت وثار ، لایق‌المرحمت ، مورد الطاف نمایان ، عبدالرحیم خان ، مشمول عنایت فراوان بوده ، معلوم نماید ، یکه تاز خان را تعین نموده بودیم که خبر ظفر نگر گرفته ۔ تنبیه و تادیب گوپال بدمآل و دیگر مفسدان که اندیشهٔ فساد در سر دارند ، بواقعی نماید ۔ بمجرد رسیدن مومیٰ الیه ، در انجا گوپال راه فرار پیش گرفت ۔ خان مذکور یکی از سران آن گروه شقاوت پژوه را ، دستگیر کرده آورد ۔ چنانچه از عرضداشت قلعدار ظفر نگر که بجنس فرستاده شده ، معروض اقدس خواهد گشت و آن اسیر را ، مصحوب دو جماعت دار خود ، پیش آن لایق المرحمت فرستادیم که بحقیقتش وارسیده ، بعرض مقدس رساند ۔ قلعدار ظفر نگر چهار رهکله توپ طلب داشته ۔ اگر حکم مقدس شرف صدور یابد ، فرستاده آید و بجهت رسانیدن رسد غله ، بعرض اعلیٰ رسانیده ، پروانهٔ دیوانی بنام گماشتهای راو بهادر سنگه و جگت سنگه باده زود حاصل کرده ، فرستد ۔ بعضی کم منصبان که ترددی و تلاشی از دست آنها بظهور می آید ، امیدوار عنایت می شوند ۔ این مقدمه بسمع مبارک رسانیده استرشاد نماید که بندهٔ درگاه ، جزوی اضافه ، در خور همت و حال تجویز نماید ، حقیقت را داخل واقع گرداند ۔ درین باب هر چه بر زبان ارشاد بیان کرامت جریان باید ، بر نگارد ۔

—:o:—

الف و ے

بعض منصب داروں کا منصب اور رتبہ اتنا بلند ہوتا تھا کہ شہزادوں کو بھی انہیں خط لکھنا ہوتا تھا تو دستِ خاص سے لکھتے تھے۔ شجاعت خان کا شمار بھی ایسے ہی منصب داروں میں ہے۔ لیکن شہزادے نے بغرضِ احتیاط اس خط کو اپنے ہاتھ سے نہیں لکھا۔

بشجاعت خان: قدوۂ ندویانِ عقیدت کیش، زبدۂ اخلاص نشانِ خیراندیش، مخلصِ بی ریا، بسالت نشان، شجاعت خان، بعنایتِ مختص بودہ، معلوم نمایند۔

دو قطعۂ عریضہ، یکی بخطِ آن راسخ الاعتقاد و دویمین بخطِ دیگری، مشتمل بر بعضی کیفیاتِ غریبہ و سوانحۂ عجیبہ ارسال یافتہ بود، رسید۔ مضمونِ آن پیرایۂ وضوح یافت۔ از آنجا کہ پاسِ مراتبِ یک رنگی و یک جہتی چہرہ پردازِ مقصود و نقش طرازِ مراد است، ہوشمندانِ حقیقت شناسِ کار آگاہ، ہمیشہ در صدد تشئیدِ این طریقِ انیق می باشند و کوششِ بلیغ بجا می آرند، تا این امرِ مختار روز بروز در تزاید و ترقی باشد۔ اختیار کردن و شعارِ خود ساختنِ آن شخص، این چنین اوضاعی کہ گذارش یافتہ، چون فطری و جبلی اوست، موجبِ استعجابِ عظیم و استغرابِ جسیم نمی شود "خلق الانسان من تفاوت" قضیۂ مشہورہ است۔

باید کہ آن مخلص، پیوستہ بارسالِ عرایضِ اخلاص، خودرا، فرایادِ خاطرِ حق بینِ حقیقت آئین، می دادہ باشند۔ سہراب، مصدرِ عنایات و مورد الطافست۔ عرضداشتِ دویم کہ آن عقیدت سرشت بخطِ خود بنوشت، در نظرِ دقیقہ شناس مستحسن افتاد۔ احتیاط مقتضی آنست کہ عرایض تا زمانِ ملازمت، بخطِ دیگری می رسیدہ باشد۔ برای رعایتِ مراتبِ حزم نشانِ مرحمت عنوان، بخطِ خاص نگارش نیافت۔

——:o:——

مقرب الحضرت شیخ مخدوم کے نام

الف ۵ ۱

خطوط کا یہ سلسلہ شیخ مخدوم کے نام ہے جو حسب الحکم المعلیٰ بادشاہ کی طرف سے اکبر کی عرضداشتوں کا جواب لکھتا ہے۔ چنداولی سے وہ دستۂ فوج مراد ہے جو لشکر سے آگے آگے دشمن کے چھاپہ مار دستوں اور راستے کی دوسری مزاحمتوں کا انتظام کرتا ہے۔ چونکہ اس پہاڑی علاقے میں چنداولی کا کام صرف ہوشیار اور تجربہ کار افسر ہی کر سکتے ہیں اس لیے اکبر اطلاع دیتا ہے کہ وہ اس کام کو بادشاہ کے کسی ملازم کے سپرد کرے گا۔ بادشاہ کی طرف سے امین گرز بردار کو بھی شہزادے کے ہمراہ کر دیا گیا ہے۔ گرز بردار کا کام یہ تھا کہ بادشاہ کی ہدایات کے مطابق لشکر کو معین سمت میں حرکت کرنے پر مجبور کرے۔

بمقرب الحضرت شیخ مخدوم : معلومِ مشیخت مآب ، فضیلت اناب شیخ مخدوم باد ۔ عرضداشتی کہ حسب الحکم المعلیٰ ارسال یافتہ بود ، رسید ۔ مضمونِ آن بوضوح انجامید ۔ بعضی مقدمات کہ از رویٔ وقایع بعرضِ اقدس رسیدہ ، حقیقتِ مقدماتِ مسطورہ آنست ، چنداولیٔ فوجِ قلب ببدیع الزمان قرار یافتہ بود نہ چنداولی لشکر۔ چنداولِ حقیقیٔ لشکر سجان سنگہ بودہ ۔ بعد ورودِ فرمانِ والا شان بنامش ، اورا بر سرحد سوجہت فرستادیم و بالفعل چنداولیٔ لشکر بمردمِ سرکارِ خود مقرر نمودیم ۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقتِ حرکت و انتقال ، بیکی از بندہایٔ پادشاہی قرار خواہد یافت ۔ دیگر چون نمی خواستیم کہ راہِ مساعدہ دادن وا شود ، بجہت ہمین ، در جوابِ محمد امین گرز بردار گفتہ بودیم کہ حقیقتِ این مقدمہ داخلِ واقع شود ۔

الحال که حکم اشرف عز نفاذ یافت که اگر او از جاگیر راضی نیست ، محل دیگر داده آید یا پنجاهه نقد بگیرد - محمد امین بتنخواه پنجاهه نقد راضی نیست - برای عوض جاگیر التماس دارد - کمال الدین خان پیش بادشاه قلی خان فرستادیم - قبل از (ص : ۳۷۰ ب) رسیدن حسب الحکم مقدس مقرر کرده ایم که آنچه رسد بلشکر این جا رسد ، نصف آن بخان مذکور فرستاده آید - طومار طویل الذیل اخبار حرکات مذبوحی کافر ادبار قرین رسید - بمشیت الهی بهمین خیالات فاسدهٔ خود گرفتار خواهد گردید - عرضداشت پادشاه قلی خان ، محتوی بر رجوع آوردن وکلای راٹهوران مفسد و گذرانیدن ایام بلیت و لعل ، بوسیلهٔ گفتگوهای پادر هوا ، بجنس فرستاده شد -

——:o:——

الف ۲۵

یہ خط اس زمانے کا ہے جب راجہ میواڑ کا انتقال ہو چکا تھا اور اب مغلیہ فوج کا مقابلہ اس کا جانشین بیٹا اور اس کا بھائی بھیم کر رہے ہیں - سیاست کا تقاضا یہ تھا کہ دونوں بھائیوں میں نفاق ڈلوایا جائے -

معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب کو دربار میں وقائع نویسوں سے برابر خبریں ملتی تھیں اور اکثر ان کی نقلیں اکبر کو ارسال کر دی جاتی تھیں - اورنگ زیب اس بات پر تعجب کا اظہار کرتا ہے کہ دربار میں رانا میواڑ کے انتقال کی خبر مل چکی ہے لیکن اکبر کو ابھی تک اس کا پتہ نہیں - اس لیے اورنگ زیب اس کو بیدار تر اور ہوشیار تر ہونے کی ہدایت کرتا ہے -

بشیخ مخدوم : عرضداشتی حسب الحکم الاقدس متضمن بگذشتن مهین برادر بزرگ ،براه دربها و کتلها ارسال یافته بود ، رسید - مضمون آن بوضوح انجامید - انشاء الله تعالیٰ در این چند روز ، پادشاه قلی خان را داخل دره می کنم و اگر او عذر می آرد ، خود می رویم و در تلاش جدا کردن

---

۱ - تمنیت -

بهم ، برادرِ جانشینِ کافرِ جهنمی هستیم که او را بنوبدِ مرحمت یکه بطلبیم - اگر بختِ یاور و عقلِ دور اندیش داشته خواهد بود ، کمر باطاعت و فرمان برداری خواهد بر بست و الا او و جانشین باتبعه و لحقه مستاصل خواهد گردید -

پیش ازین در این ماده [به] راجه اندر سنگه گفته شده بود - الحال که او برای تنبیهِ راٹهوران برگشته بخت ، بسمتِ جودهپور و ناگور رفته ، بدیگری می فرمائیم - اندراج یافته ''که عجب باوجودِ قربِ مسافت ، خبر بجهنم رفتنِ آن کافرِ فاجر که دران شک و شبهه نمانده ، بایشان از قرارِ واقع نرسیده و هنوز در تردد اند -'' معلومِ آن مشیختمآب باد که مریدِ صادق الاعتقادِ درگاهِ والا ، بنابرِ اختلافِ اوضاع و تباینِ اطوار که در نوعِ انسان واقع است ، اصلا بآن وضع آشنا نشده و نیست که حرفِ بی تحقیقِ نامشخص تا یقین بر آن حاصل نشود ، مثلِ دیگران ، در جنابِ خلافت و جهانداری ، بر زبان بیارد ، تا بنوشتن چه رسد - نظر بر این حال ، اگر از روئ ارشاد و تلقین ، در فرامینِ مطاعه ، حکمِ والا ببیدار تر بودن و هشیار تر شدن می شود ، این از عنایاتِ عظمیٰ و مراحمِ کبریٰ حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی دانسته ، آدابِ تسلیمات بجا می آرد - تردد و شک از عبارتِ عرایضِ مرسلهٔ سابق که دران وقت این خبر اصلا تشخیص نیافته بود ، بعرض رسیده باشد ، عرضداشتِ اخیر هیچ وجه متضمنِ تردد و شک نبوده -

——:o:——

الف ۵ ۳

اکبر بادشاہ کی خدمت میں اجمیر جا رہا ہے - بادشاہ کو شکایت ہے کہ اس نے یہ نہیں لکھا کہ چتوڑ وغیرہ کا انتظام کس کے سپرد کیا گیا ہے اکبر کا کہنا ہے کہ چونکہ شہزادۂ معظم چتوڑ آ گئے ہیں اس لیے ان کی موجودگی میں اکبر کو اس قسم کی تعیناتی کا اختیار نہیں -

بشیخ مخدوم : عرضه داشتی که حسب الحکم مقدس معلیٰ ارسال داشته رسید ـ مضمون آن پیرایهٔ انکشاف یافت ـ

آنچه مرقوم بود که بر زبان اشرف اعلیٰ جاری گشت "که باوجود مباشرت خدمات (ص : ۳۷۱ ل) و ممارست اشغال و صدور والا ارشاد ، کیفیت بندوبست در هنگام برآمدن چیتوڑ ، چرا این قدر هنگامه راه و روش تعارف باشند که مطلقاً بنویسند که در وقت عزیمت درگاه آسمان جاه ، ضبط و ربط آنجا بعهدهٔ کدام یکی مقرر کردند وکرا گزاشتند وکرا همراه آوردند و چه قسم خاطر خود را ، از آنجا جمع ساختند ـ

غایت الامر آنکه در هر نقیر و قطمیر بنفسهم تازه احتیاج بهم رسانیدن از آثار فهمیدگی ها بعید است ـ" پوشیده نماناد در آنچه که ارشاد طلب از راه پیچمدانی ، در جمیع جزئیات ، محتاج بتعلیم متجدد حضرت پیر و مرشد حقیقی هست و خواهد بود حرفی نیست و سعادت خود می داند لیکن از عدم ترقیم بعضی امور که استفساری رفته و آن ظاهر است که هرگاه مهین برادر عالی مقدار از حضور والا ، بتنظیم و تنسیق این سر زمین تعین شدند و بندهٔ درگاه روزی که کوچ کرده ، در دو سه کروهی[1] چیتوڑ ، بملازمت آن بلندا مقدار رسیده ، عازم این سمت گردید ـ آن عالی قدر همان روز بچیتوڑ تشریف برده ، بنظم و نسق آنجا پرداختند ـ باز حقیقت بندوبست آنجا را چه معروض داریم و حکم معلیٰ که در باب همراه آوردن بنده از بندهای پادشاهی صادر نشده باشد و جمیع متعینان آنجا بدستور سابق متعین بوده باشد ، کیفیت آنرا چه قسم بزبان قلم دهد ـ دیگر از حرکت و اقامت حسن علی خان بهادر ، در فرمان والا شان ، استکشافی نه رفته بود که حقیقت آن را بعرض مقدس برساند و اختیار عبارت موجز و احتساب از اطالت کلام باعتقاد خود ، از کمال ادب و حفظ مراتب می دانست و تسطیر مقدمات که از روی وقایع می تواند ، بعرض معلیٰ رسید ، از قبیل تحصیل حاصل و ایضاح واضح ـ الحال که از پیشگاه خلافت و جهانداری

---

۱ ـ بلده.

این چنین ارشاد یافته ، انشاء الله تعالیٰ من بعد ، پس از اعتراف بتقصیر بر طبقِ آن بعمل خواهد آورد ۔

و نقلِ عرضداشت اسدالله رسید ۔ بر مضمونِ آن اطلاع حاصل گردید. قبل ازین هم معروضِ پایهٔ سریرِ خلافت گردانیده ایم که حقیقتِ رسد بموجب وا نمودِ مختار خان ، بحضورِ پرنور ، عرضداشت کرده ایم و نوشته اسدالله بر خلافِ وا نمودِ او نرسیده بود که تناقض معلوم نموده بتحقیق آن می پرداخت ۔ الحال که از پیش گاهِ والا بتنقیحِ آن تاکیدی رفت و همچنین ظاهر شد ، یقین که خلافِ واقع خواهد بود ۔

شبِ سه شنبه دوازدهمِ ماهِ جمادی الآخر ، مفسدان تاخت آورده در لشکر (ص : ۳۷۱ ب) سادات خان که بتهانه داریٔ موضعِ کهمو قیام دارد شبخون زدند ، مردمِ بسیاری از هر طرف کشته شدند ۔ درین اثنا که احقر رسید و صورتِ حال معلوم کرد ، جمعی را بقصدِ تنبیه و برخی را بجهت جاسوسی ، در اطراف و جوانب تعین نمود ، بهیچ جا سراغِ آن ظاهر نشد ، سادات خان نیز اظهار ساخت که هر چند من هم خبر گرفتم ، اثری ازان جماعهٔ مخاذیل ظاهر نگشته ۔

—:o:—

الف ۵ ۴

بادشاہ کا حکم ہے کہ علاقۂ بیاور کے اسیروں میں سے بیگمات کے لیے چند باندیاں خرید کر ان کی قیمت لشکریوں کو ادا کر دی جائے ۔ مالِ غنیمت کی تقسیم قاضیٔ لشکر احکامِ شریعت کی رو سے کرتا تھا اور شاہی محل کی ضروریات کے لیے بھی ان کی خریداری شریعت کے مطابق کی جاتی تھی ۔

بشیخ مخدوم : عرضهٔ ارسال یافته ، در جوابِ نشانِ عالی رسید . مضمونِ آن درجهٔ وضوح یافت ۔ مرقوم بود ”که بر زبانِ اشرفِ اعلیٰ گذشته که جوابِ مقدماتِ عرضداشتِ پادشاه قلی خان ، از مضمونِ حسب الحکمِ لازم الاتباعِ دستورِ وزرایٔ دوران که اسد خان بخانِ مومیٰ

الیہ نوشتہ و نقلِ آن پیش ازیں فرستادہ شد ، معلوم نمودہ ، بر طبقِ آن عمل نمایند ۔'' نقل عرضہ ارسال داشتہ رسید و بر جمیع مقدماتِ مسطور آگہی یافتیم ۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطابقِ ارشادِ کرامت بنیاد ، بعمل خواہد آمد ۔ می خواستیم کہ از بندیٔ موضع بیاور آنچہ لایق سرکار بیگم ہا باشد خریدہ ، وجہ ثمن آن را بغازیان رسانیدہ بفرستم ۔ آخر الامر چون تحقیق کردیم ، ہیچ کدام از آن ، قابلِ فرستادن بر نیامد ۔ بنابران بقاضی گفتہ شد کہ بر طبقِ شریعتِ غرا ، بغزات قسمت نماید مگر چہار ایامی زنِ شیر دار مع اطفال بگمانِ آنکہ چون سرِ سفریم ، شاید در وقتی برای اطفال احتیاج افتد و پنج صغیر دیگر ببیعِ شرعی گرفتہ ، بفرزندان تقسیم نمودیم ۔

—:o:—

الف ہ ۵

بادشاہ نے قراول خان کو اکبر کے پاس بھیجا ہے ۔ قراول ضبط و نظم کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتے تھے ۔ اس خط میں قراول خان اور اپنے افسروں کے کار لائقہ کی تفصیل دیتا ہے ۔ اکبر سے چنبہ قبیلے کے سرداروں نے دشمن کے علاقوں کو تاخت و تاراج کرنے کا وعدہ کیا تھا ۔ قراول خان کو کہا گیا ہے کہ ان کو اس کام پر آمادہ کرے ۔ دربار سے اخبار نویسوں کی جو رپورٹیں ملی ہیں ، اس سے اکبر کو دشمن کی حرکت و سکون کے بارے میں مزید اطلاع حاصل ہوئی ہے ۔

اس خط سے ایک بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس مہم کے کوائف کے بارے میں بادشاہ اکبر سے زیادہ خبردار ہے ۔ اس سے یہ بھی شبہ ہو سکتا ہے کہ شاید اکبر اور بادشاہ قلی خان دونوں مستعدی سے کام نہیں کر رہے ۔ دشمن نے ایک حد تک بادشاہ قلی خان کو تو مستمال کر لیا ہے ۔ آگے چل کر وہ اکبر کو بھی ورغلانے میں کامیاب ہو گیا ۔

بشیخ مخدوم : عرضہ داشتی کہ حسب الحکم المعلیٰ ارسال یافتہ بود ، رسید ۔ مضمونِ آن بوضوح انجامید ۔ قراول خان بتبلیغِ والا احکامی

که از پیشگاهِ خلافت مامور بوده ، ابلاغِ آن نمود - روزی که بمنزل چهاتہ رسیدیم ، خانِ مذکور اظهار ساخت که از اینجا تا آن ده مسافت پنج کروه است - بندهٔ درگاه یک روز مقام کرده ، محمد شجاع بخشی و دولتمند را ، با جمعیتی مناسب ، همراهِ قراول خان برای استیصالِ آن رخصت نموده - جماعهٔ متعینه ، وقتِ صبح ، خود را بر سرِ مخاذیل رسانیده ، تنبیه از قرارِ واقع کرده ، شقاوت پژوه جان بسلامت نبرد - هر که دست بر برق کرد بجهنم واصل شد و دیگران اسیر گشتند - هر چند کار معلوم است اما ازانجا که عوام کم حوصله واقع شده اند ، بنابران اگر از پیشگاهِ فضل و کرم ، محمد شجاع و دولتمند ، بیگ گونه عنایت سربلند شوند (ص : ۳۷۲ [۱]) ، موجب سرگرمیٔ خدمت می گردد و بقراول خان گفته شد که جمعی از قوم چنهه که در حضورِ والا متعهد تاخت و تاراجِ مواضعِ ولایتِ اشقی الاشقیا و دیگر مقدمات شده اند ، مستمال ساخته بیارد - خانِ مزبور نیز درین تدبیر هست - طومارِ اخبار رسید - بر حرکت و سکون و خیالاتِ باطلهٔ کافرِ حربی آگهی یافتیم -

——:o:——

الف ٥ ٦

اکبر اپنے آیندہ کے اقدام کے بارے میں اطلاع دیتا ہے کہ اس کا ارادہ سوجوت جانے کا ہے - یہ مہمِ ماروا ڑ کے لیے پہلا قدم ہے -

بشیخِ مخدوم : عرضداشت مشتمل بر بعضی مقدماتِ ما رسید - مضمونِ آن پیرایهٔ انکشاف یافت - قراول خان پیش از وصولِ عرضه داشت روانهٔ حضورِ اقدس گشته و کاری بوجودِ موصیٰ الیه وابسته نبود که نگاه داشته اند و [آن] چه روانه شدنِ خود را از میرته ، قبل ازین ، معروضِ اشرف گردانیده ایم - بالفعل راه مابین سوجهت و جودهپور اختیار نموده ، قصدِ رسیدنِ موضعِ پاولی داریم - اگر کفرهٔ فساد پیشه چنانچه شنیده می شود ، آمادهٔ جنگ شدند ، انشاء الله تعالیٰ تنبیه از قرارِ واقع کرده ،

---

۱ - الاشیا -

مستاصل می نمائیم و الا بسوجهت رفته ، بموجبی که حکم قضا شیم ، شرف ورود یافته ، کاربند شده ، بتقدیم امور متعلقه می پردازیم و آنکه حسب الالتماس بندهٔ درگاه ، محمد شجاع باضافهٔ بیست سوار و دولت مند پنجاهی ذات سربلند گشتند ، بازای آن آداب تسلیمات بجا آوردیم ۔

——:o:——

الف ۵ ۷

مغلیہ حکومت کی سیاسی پالیسی کا ایک اہم اصول راجپوتوں کے دوسرے قبیلوں کا تعاون حاصل کرنا تھا ۔ اس کے لیے اکبر دربار سے ایک ایسے منصب دار کی تعیناتی کی درخواست کرتا ہے جو راجپوتوں کے مغلیہ قبیلے میں سے ہو تاکہ وہ ان کا تعاون حاصل کرنے میں امداد دے ۔

بشیخ مخدوم : معلوم مشیخت مآب فضیلت آیاب شیخ مخدوم باد ۔ هر چند جمعیتی از مغلیهٔ متفرقه در این جا هست لیکن سرداری ازین قوم که باو کاری توان فرمود و مصدر کارها تواند شد ، نیست ۔ بنابران اگر یکی از بندهای حضور والا از مغلیه که منصب مناسب داشته باشد ، متعین شود ، بسیار بموقع است و وجود او از ضروریات ۔ عرضه داشت آن مشیختمآب در جواب نشان عالی رسید ۔ مضمون آن درجهٔ وضوح یافت ۔

مرقوم بود که بر زبان اشرف اعلیٰ گذشته که "جواب مقدمات عرضه داشت پادشاه قلی خان ، از مضمون حسب الحکم لازم الاتباع که دستور دوران ، اسد خان ، بخان مومیٰ الیه نوشته نقل آن پیش ازین فرستاده، شده ،معلوم نموده بر طبق آن عمل نمایند." نقل ارسال داشته رسید و بر جمیع مقدمات مسطوره آگهی یافتیم ۔ انشاء الله تعالیٰ مطابق ارشاد کرامت بنیاد بعمل خواهد آمد ۔

——:o:——

الف ۵ ۸

یہ اس زمانے کا مکتوب ہے جب پادشاہ قلی خان درے میں داخل

ہو کر چھلواڑہ تک پہنچ گیا ہے - ایک سابق مکتوب کے مطابق اس معرکے میں دربار سے بھیجا ہوا امیر روح اللہ خان بھی اس کے ہمراہ تھا -

بشیخ مخدوم : پس از وصول حسب الحکم المقدس ، ارادۂ آن داشتیم کہ اسباب و پرتال ضروری پادشاہ قلی خان و ہمراہانش بچھلواڑہ رسانیدہ ، از راہ مسعود و تالاب چھلواڑہ[1] بموجبی کہ حکم والا بران رفتہ خود را برسانیم - اصلا تفصیل اسباب مایحتاج از خان مذکور نرسید و جواب وا شگافتہ ننوشت ، تا بر طبق آن فرستادہ آید - چنانچہ روح اللہ خان (ص : ۳۷۲ ب) ہم در این جا نرسیدہ - ہر چند در این مادہ باو تاکید نگاشت ، فایدہ نکرد و بامروز و فردا گذرانیدن شروع نمود - آخر الامر تاب تسویف و تاخیر در جمیع امور شعار خود ساختہ نیاوردہ ، باتفاق روح اللہ خان ، پارہ از نوشتجات او استنباط نمودہ و پارۂ بقرینہ و قیاس دریافتہ ، بعضی اشیای او را ، مصحوب شجاعت خان فرستادہ ، روز کوچ مقرر کردہ بودیم کہ در این اثنا حکم اقدس بنام روح اللہ خان وصول یافت کہ "پرتال او را ، ہمراہ گرفتہ بچھلواڑہ برساند و موکب عالی ، تا رسیدن محمد نعیم و رام سنگھ و سنگرام در ہمین جا باشد -"

بر وفق یرلیغ معلیٰ ، خان مزبور را نہم ذیحجہ با اسباب باقی ماندۂ او رخصت نمودیم - حالا انتظار رسیدن محمد نعیم و رفقایش می کشیم و رسد غلہ بنحوی کہ قرار یافتہ ، بچھلواڑہ فرستادہ می شود - فرمان والا شان ناطق بر آن کہ بر فحوای ہر دو نوشتہ مطلع گشتہ ، متوکلاً علی اللہ قدم پیش گذارد و ہر چہ با خود مصمم ساختہ ، بفعل آرد ، شرف ورود یافت - از مضامین نوشتجات مذکورہ ، ظاہر است کہ بعد ارادۂ پادشاہ قلی خان بتعاقب مقابیر و استدعای رسیدن موکب عالی بنادول ، رہگرای آن سمت می باید گردید -

معلوم آن مشیخت مآب باد کہ مقصود این ہمہ ملتمساتی کہ مکرر در جناب خلافت کردیم ، سعی و تلاش سرانجام یافتن کار حضرت پیر و مرشد حقیقی و تحصیل سعادت جہاد فی سبیل اللہ کہ سرخروی لشاءتین

۱- بچھلواڑہ -

منحصر در آنست ، بوده و الا اشتیاقِ استیلام عتبهٔ سپهر مرتبه ، بمثابهٔ آنست که هر چند دور تر می شویم و از قربِ مسافت راضی ببعدِ مسافت می گردیم ، موجبِ سراسیمگیٔ حواس ، بل سَلبِ شعور آناً فاناً می شود - ارادهٔ مریدِ صادق الاعتقاد ، از صمیمِ قلب آنست که یک ساعت از سعادتِ خدمتِ حضورِ اقدس ، محروم و مهجور نماند لیکن بتقدیرِ الهی و از حکمِ مبرمِ پادشاهی چاره نیست - انشاء الله بموجب که حکمِ معلیٰ صادر گشته مطابقِ آن بعمل خواهد آمد -

— :o: —

الف ۵ ۹

اورنگ زیب کو ذاتی طور پر جاسوسوں سے جو خبریں ملی ہیں ان کی اطلاع شہزادے اکبر کو بھیج دی گئی ہے - ان سے معلوم ہوا ہے کہ راٹھور جن کا علاقہ جودھپور کا ہے - دشمن کی امداد کے لیے آمادہ ہیں - اس خطرے کے پیشِ نظر اکبر نے حفاظتی انتظام کے لیے جو احکامات صادر کئے ہیں ان کی اطلاع دیتا ہے - وہ اپنے سالار کو سومیر کا مندر منہدم کرنے کی بھی تاکید کرتا ہے -

بشیخ مخدوم : عرضه داشتی که حسب الحکم معلیٰ با دو فردِ کاغذِ اخبار ارسال یافته بود رسید ، مضمونِ آن پیرایهٔ وضوح یافت - بموجبِ حکمِ اقدس بپادشاه قلی خان نوشتیم که برتقدیرِ صدقِ رفتنِ راٹھوران ، بارادهٔ فساد پیشِ مقهور بسرعتِ تمام بنویسد که رسیده شود و الا استحکامِ حوالیٔ نادول و خاطر جمع نموده ، بر سرِ درهٔ دیو سوری رفته بنشیند و تاپرجا دست رسد ، تاخت و تاراج نماید و اگر استمالت و دلاسا و حکمت ، بر کدام را ، ازان مخاذیل ، تواند جدا کرد جدا (ص : ۳۷۳ ا) جدا سازد و سنگِ تفرقه در جمعیتِ پر نکبتِ آنها اندازد و جمعی از دیوسوری که از حضورِ والا باز در این جا رسیده ، بموجبِ حکمِ اقدس ، برطبقِ مسائلِ فقهیه ، باستصوابِ قاضیٔ لشکر ، تقسیم خواهد یافت - دیندار را ، پیشِ خانِ مرقوم فرستادیم و نیز برایٔ منهدم ساختنِ بتخانهٔ سومیر بخانِ مزبور

بتاکیدِ بلیغ نگاشتیم کہ در صدد قابوبودہ[1] ہرگاہ فرصت بیابد ، بتخانۂ مسطور را اندازد ۔ بعد اران کہ خانِ مزبور استدعایٔ رسیدن موکبِ عالی نماید ، بانشاء اللہ تعالیٰ بروفقِ ارشادِ کرامت بنیاد ، افواج ترتیب دادہ ، بلا توقف ابقصدِ جہاد ، روانۂ آن سمت می گردیم ۔

—:o:—

الف ۱۰۵

چونکہ چھلواڑہ پر قبضہ ہونے کی وجہ سے دشمن کی حالت کمزور ہو گئی ہے ، اس لیے راجۂ میواڑ نے بادشاہ قلی خان کی وساطت سے عجز و انکسار کا اظہار کیا ہے ۔ لیکن اورنگ زیب اور اکبر کا خیال ہے کہ یہ محض چال ہے اس کے اظہارِ متابعت پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے ۔ اس لیے بادشاہ قلی خان کو آگے بڑھنے کا حکم دیا جا رہا ہے ۔

بشیخ مخدوم : عرضہ داشتی کہ بانقلِ حسب الحکم المقدس کہ دستور وزرایٔ دوران ، اسد خان بپادشاہ قلی خان نوشتہ ، ارسال یافتہ بود ، رسید ۔ مضمونِ آن درجۂ انکشاف یافت ، درین ولا کہ فرقۂ ضلالت آمود ، مصدرِ تقصیراتِ غیر متناہی و خیالاتِ عظیمہ شدہ اند ، اظہر من الشمس است ۔ عجب از فہم و شعورِ جمعی کہ گوش بگفتگوہای پوچ پادر ہوایٔ آنہا کردہ ، قول و فعلِ آنہا را شایانِ اعتماد دانند ۔ ہرچہ در التزام و اسکات این چنین پست فطرتانِ وحشی طینتِ بہایم سیرت[2] ، بموجبِ ارشادِ والا تسطیر یافتہ ، از کراماتِ حضرتِ پیر و مرشدِ کامیاب است ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بتائیدِ الہی و اقبالِ پادشاہی ، عنقریب بپاداشِ کردارِ ناہموارِ خود گرفتار شدہ ، آوارۂ دشتِ ادبار و ناکامی ، خواہند گردید ۔

دیگر قبل ازین مکرر بپادشاہ قلی خان نوشتہ شدہ کہ پیش برود و اگر رسیدنِ موکبِ عالی ضرور داند ، زود بنویسد کہ رسیدہ شود ۔

۱- دہ

۲- سریرت

تا حال خانِ مزبور بپیش رفتن و استدعای[1] رسیدنِ این جانب نه نموده و الحال باز بتجدید نگارش یافته ، بر تقدیری که خانِ مرقوم خواهش پیش رفتنِ این جانب بکند ، بلا توقف رسیده ، سعادتِ جهاد حاصل می نمائیم -

—:o:—

الف ۱۱۵

یہ خط اس زمانے کا ہے جب کہ بادشاہ قلی خان ابھی درے میں داخل نہیں ہوا تھا - تاریخی ترتیب سے یہ خط مکتوب (الف ۵ - ۱۰) سے پہلے کا ہے - اکبر درہ دیوسوری میں داخلے سے پہلے اس کے ناکے پر حفاظتی تدابیر کرنا چاہتا ہے - اس نے بادشاہ قلی خان کو ہدایت کی ہے کہ وہ دیوسوری میں ایک گڑھی تعمیر کرکے وہاں تھانہ بٹھائے - بادشاہ قلی خان کے لیے درے میں داخلے کے لیے جو انتظامات کر رہا ہے اس کی اطلاع دیتا ہے -

شہزادے نے اس مہم کے پیشِ نظر بادشاہ نامے کے اس حصے کا مطالعہ کیا ہے ، جہاں مصنف نے شہزادۂ خرم (شاہ جہان) کی مہم اودے پور کا تذکرہ کیا ہے - اب اورنگ زیب نے بادشاہ نامے کے اسی باب کا انتخاب کرکے اسے مزید مطالعے کے لیے شاہزادے کے پاس بھیجا ہے - اس مہم میں اب تک عدمِ کامیابی کا باعث مغلیہ سرداروں کا باہمی نزاع ہے - اورنگ زیب کی رائے کی تائید میں اکبر اس امر کی توثیق کرتا ہے - وہ حزم و احتیاط کے پیشِ نظر اس معاملے پر کسی سے اظہارِ خیال نہیں کرتا -

بشیخ مخدوم : دو قطعہ عرضداشت حسب الحکم الاقدس با ہمہ نقشہ ضروری ، در رہ رسید - مزوری و سخن سازی پادشاہ قلی خان کہ نگارش یافتہ ، او دربن فن ازانچہ مرقوم گشتہ ، زیادہ است و آنچہ در خاطرِ اطہر رسیدہ کہ اورا در این وقت کار می یابد فرمود و سخن نباید شنید ، محض کراست است و نافرستادن دو سہ سردار، برای یک کار، عین حکمت کہ نفسِ یکی با نفس دیگری نمی سازد ، بادشاہ قلی خان را ، در رفتن بدرہ بی عذر

۱- باستدعائے

ساخته ، روانه پیش نموده ، تاکید کردیم که در ساختن قلعهٔ دیوسوری تقید نموده، تهانه (ص : ۳۷۳ ب) زود قایم کرده ، پیش از در آمدن در دره بیک روز ، خبر کند تا موافق حکم اقدس اعلیٰ ، خود بآنجا رسیده ، اورا داخل دره کنیم و برای تاکید ، صلابت خان را سزاول کردیم ـ اگر پادشاه قلی خان ، از ساختن قلعچه و نشاندن تهانه فارغ شده ، زود داخل می شود ، برای در آمد کردن او جریده سواری نموده ، مطابق حکم محکم ، هراول موکب عالی را چنداول او خواهیم نمود که اورا ، بچهلواره رسانیده ، باز گشته ، بفوج عالی برسد ـ باز هراول را یا محتشم خان را با جمعیت مناسب بردره گذاشته می آئیم ، از یهان طرف رفته ، تهانه سومیر که بدست چپ و تهانه ساوری بدست راست دیوسوری واقع است ، قایم کرده ، بنادول بیاید و الاخود بدیوسوری و سجان سنگه را در نادول گذاشته، شجاعت خان و پادشاه قلی خان و راجه اندر سنگه را همراه گرفته ، در دره در آمده ، بچهلواره می رسانیم و اگر باز بهانه پیش می آرد ، محتشم خان را ، در دیوسوری و سجان سنگه را در نادول گذاشته ، شجاعت خان و پادشاه قلی خان و راجه اندر سنگه در همراه گرفته ، در دره در آمده ، بچهلواره رفته می نشینیم و پادشاه قلی خان را می گوئیم که بکونهلمیر میرویم ـ

اندراج یافته که سبب واهمهٔ مردم ، از تهانه داری هیچ فهمیده نمی شود ـ مخفی نماند وجه این توهم جبن خواهد بود یا اغوا ـ اما جبن تا چه مرتبه باشد که فوجی کلان باین نزدیکی موجود است غالب آنست اغوا خواهد بود ـ منتخب بادشاهنامه متضمن سوانح ایام سوالف زمان اعلیحضرت فردوس منزلت انار الله برهانه و جعل الجنته مکانه ، بجانب اودیپور[1] که مرحمت شده ، سابق از روی بادشاهنامه بشرف مطالعهٔ آن رسیده بودیم ، باز ازین سعادت بهرهمند شدیم ـ امید واثق است که در این زمان ، نسبت بزمان سلف تنبیه بوجه احسن السیر میسر آید که نیت حق طویت حضرت پیر و مرشد محض اعلای کلمة الله است و درین قوم ، بسبب قوت شوکت اسلام، آن حال ، دردره نمانده ، اما اگر علاج نفاق شود و در باب عدم اظهار این

۱ـ و بجانب

۲ـ لبه

حسب‌الحکم ، حکم شده ، چون با کسی اختلاط نداریم و اکثر اوقات تنها می باشیم ، غیر آنچه اظهار آن لازم است ، بر هیچکس از مردم درون و برون ظاهر نمی شود - هرگاه بعدم اظهار این حکم شده ، یقین که مخفی خواهد ماند - وجه فرستادن فوج بساوری این بوده که چون برای سیر و دور اطراف و جوانب لشکر می خواستم ، فوجی بفرستم تا مفسدان (ص : ۳۷۴ ل)* شوخی نتوانند کرد - در این اثنا خبر اجتماع مفسدان ، دران مکان نیز رسید - بنابران چون بادشاه قلی خان مریض بوده ، اول بشجاعت خان پیغام کردیم که فوجی همراه گرفته ، احتیاطاً در آن سمت برود - اگر آنها را ، بباید تنبیه نماید و الا جای تهانه بنظر آورده ، مسافت جریب کرده بیاید - شجاعت خان اظهار کرد که اگر کار ، نشاندن تهانه یا ساختن قلعچه می بود ، سعادت خود دانسته، کاربند می گردم، درین صورت بنده یا دیگرهم بتقدیم این امر می تواند پرداخت - مکرم خان و صلابت خان متمسک ببیماری گشتند ، ناگزیر محمد شجاع را فرستادیم - مقصود از فرستادنش ، تفریق جمع اشرار و کشت بود نه اقامت تهانه - چنانچه موصی الیه سیر نموده ، جریب کرده بر گشت -

دیگر سبب تاخر در قایم نمودن تهانهٔ دیوسوری و سومیر آن شد که چون بر عقل فاخرهٔ خود چندان اعتماد نیست ، در اکثر کار مشورت کرده می شود - در این امر رای پادشاه قلی خان بر این آمد که، تهانها قایم نباید ساخت - بخاطر گذشت که اگر بخلاف خان مذکور تهانها قایم کنیم ، مفسدان باغوای او قباحتی کنند - لهذا بحضور اقدس نگارش یافت تا بدانچه ارشاد شود ، بجمعیت خاطر بعمل آریم - دیگر اگرچه سال عمر ببیست و پنج رسیده لیکن خود را در جنب والا دید نکته سنجان پیشگاه اقدس ، طفل هیچمدان می دانیم و استرشاد را ، شیوهٔ خود ساخته ، امیدوار می باشیم و در باب مشاورت با مردم فهمیده ، در خلوت رو برو که ارشاد کراست بنیاد شد، ، در هر باب ، .طابق هدایت بعمل می آید و حالا بیشتر تقید نموده خواهد شد -

——:o:——

۱- ومفسدان

بخشی الملک روح اللہ خان کے نام

الف ی

بادشاہ کا حکم ہے کہ شاہزادہ فوری طور پر سوجھت کو روانہ ہو جائے ۔ اکبر ۷ رمضان کو اس سمت میں روانہ ہو گیا ہے ۔ وہ نادول پہنچ کر بادشاہ قلی خان کو پیش قدمی کے لیے آگے روانہ کر دے گا اور خود علاقے میں تھانہ جات بٹھا کر درے میں داخل ہو جائے گا ۔

بخشی الملک روح اللہ خان : سیادت و نقابت شعار ۔ صفوت و نجابت وثار ، لایق المرحمت والا حسان ، روح اللہ خان ، بعنایت ہی کران امیدوار بودہ ، معلوم نماید ۔ دو قطعہ عرضداشت رسید ۔ مضمون آن بوضوح انجامید ۔ آنچہ درباب نشاندن تھانجات این حدود ، بموجبی کہ در حضور لامع النور مقرر شدہ و باز تا رسیدن بادشاہ قلی خان بکونبلمیر موقوف داشتن تھانہ ساوری وسومیسر[1] را ، کہ بدون جمعیت کلان مناسب نیست و قایم کردن دو تھانہ دیگر نوشتہ بودند ، معلوم گردید ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ، پس از رسیدن بنادول ، مطابق حکم قضا شیم ، بعمل خواہد آمد ۔

دیگر گذارش یافتہ کہ حکم جہان مطاع بعز صدور پیوست کہ "بعد وصول این حسب الحکم الاعلیٰ بلا توقف از سوجہت کوچ نمودہ بنادول شوند ، اوایل ماہ شوال (ص : ۳۰ ب) کہ از دو طرف ، افواج قاہرہ درآمد کوہ خواہد شد ، این مرید صادق الاعتقاد ، با فوج متعینہ ، بعزم استیصال کافر بد مآل ، بلا تعلل بکوہ در آید ۔" معلوم آن سیادت شعار باد ، پس از رسیدن حسب الحکم الاشرف می خواہم کہ فردای روز رسیدن عرضداشت ، حرکت نمائیم ، لیکن بنابر بعضی موانع ، دو روز

---

۱ ۔ میسر ۔

توقف کرده ، هفتم ماه رمضان المبارک ، عازم آن سمت شدیم - بمشیت حق سبحانه ، بنادول رسیده ، بادشاه قلی خان را روانه پیش می سازیم و بندوبست تهانجات و احداث کده با بجهته اقامت حارسان و تنظیم و تنسیق رسیدن رسد ، بموجب ارشاد والا نموده ، مطابق یرلیغ معلی داخل کوه می شویم و تقدیم کار پادشاهی را ، که در معنی تحصیل رضای الهی است تعالی شانه ، سعادت لشاه تین خود دانسته ، بجان کوشش می نمائیم -

رجا بکرم کریم کارساز ، واثق است که شقاوت پژوهای ، که اجل دامنگیر آنها گشته عنقریب ، پی سپر بادیه نیستی گردند - نقل عرضداشت پادشاه قلی خان با نقل حسب الحکم المعلی که در جواب آن نگارش یافته ، ارسال داشته بودند ، رسید - بر مضمون نوشته جات مسطوره آگهی رفت - بفضل ایزدی ، جمیع کار ها بر وفق خواهش بندهای عقیدت کیش ، صورت خواهد گرفت - افراد تعیناتی دو هزار سوار که در این ولا از پیشگاه والا متعین گردید ، رسید -

—:o:—

الف ی ۲

اس خط میں بعض منصب داروں کی تعیناتی اور تبدیلی کا تذکرہ ہے -

بروح الله خان : معلوم نماید ، عرضداشت ارسال داشته رسید - مضمون آن پیرایه انکشاف یافت - بموجب حکم جهان مطاع لازم الانقیاد ، خدمت داروغگی بندهای جلو ، از تغیر سیادت خان بشجاعت خان مقرر نموده ، سرگرم خدمت ماموره ساخته شد - بعض مراتب دیگر که بر طبق ارشاد والا ، درباب احتیاط و ضبط لشکر وکمهی بر کاغذ علیحده ترقیم یافته ، انشاء الله تعالی ، من بعد بهمین دستور بعمل خواهد آمد - دیگر چون بعلت پیری و مرض دایمی از رستم بیگ داروغه توپخانه سرکار ، خدمت مرجوعه از قرار واقع سر انجام نمی یافت و مع هذا دل نهاد کار هم نمی شد ، بنابر انکه در سفر بودیم و بدون کارفرما ، امور متعلقه خدمت مذکور از نسق می افتاد - ناگزیر ، بدولت مند قراول بیگی

کہ خالی از وقوف مضافات این خدمت نیست ، گفتہ شدہ کہ تا رسیدن داروغہ از حضور اقدس ، از خدمت مسطور خبردار باشد - امیدوار ایم کہ از پیشگاہ والا ، بندۂ دیگر بتقدیم این خدمت امتیاز یابد -

—:o:—

الف ی ۳

یہ خط بھی درہ دیوسوری میں داخلے سے پہلے کا ہے - اس کے ما قبل اور ما بعد کے انتظامات کی تفصیل بیان کرتا ہے - اس موقع پر ماروا‌ڑ کے راٹھور بڑی تعداد میں راجہ میواڑ کی امداد کے لیے تیاری کر رہے ہیں - اس کے پیش نظر دربار سے جو احکامات صادر ہوئے ہیں ، اُن کی تعمیل کے بارے میں اطلاع دیتا ہے -

بروح اللہ خان : عرضداشتی کہ حسب الحکم الاعلیٰ ارسال یافتہ بود ، رسید - مضمون آن درجہ انکشاف یافت - مرتضیٰ قلی را با تابینان سرکار (ص : ۳۷۵ ا) برادر ارجمند فرخندہ خصال ، پیش بادشاہ قلی خان فرستادیم و ملازمان سرکار عالی را طلبیدیم و بموجبی کہ سابق حکم محکم شرف ورود یافتہ ، خان مذکور را ، در دو سہ روز داخل درہ می نمائیم - اگر او از چھلواڑہ پیش رفتہ ، در وکونھلمیر اقامت نمودہ ، بتاخت و تاراج افواج اطراف می پردازد ، فبہا و الا خود بچلھواڑہ رفتہ می نشینیم و محتشم خان را بر دہن درہ می گذاریم - حقیقت تہانہ جات و تہانہ داران ، بموجبی کہ بخاطر رسیدہ ، قبل ازین نگارش یافتہ ، بعد معروض مقدس بنہجی کہ حکم والا صدور خواہد یافت ، مطابق آن بعمل خواہد آمد - چون خبر برآمدن راٹھوران شقاوت نشان ، از کوہ شنیدہ بودیم کہ جمعی در حوالی جودہپور و برخی در اطراف سوجھت و حتیارن رفتہ ، ارادۂ دست اندازی در محال ماروا‌ڑ دارند ، راجہ اندر سنگھ را ، برای خبرداری حوالی جودہپور و ناگور و سجان سنگھ را در ضلع سوجھت و حتیارن فرستادیم کہ دران سمت ، ہر جا سراغی ازان دزد پیشہا بیابند ، تنبیہ نمایند و برام سنگھ راٹھور کہ در جالور است ، بقدغن تمام نوشتہ شد کہ ازان ضلع خبر گیران باشد و اگر آنہا را بیابد ، در استیصال بکوشد -

اندراج یافته "که از پیشگاه مکرمت و افضال ، اضافهٔ ذات و سوار زیاده از تجویز عالی ، بمان سنگه وغیره پسران رای سنگه سیسوده ، بشرط خدمت تهانه دیوسوری و بمحکم سنگه میرتیه بشرط تهانه داری سومیسر مرحمت شد ۔" ازنجا که خانه زاد درگاه آسمانجاه اند و خالی از کار طاجی و تردد نیستند ، هر چه از راه فضل و کرم و بنده پروری عنایت شود ، گنجایش دارد ۔ پرتهی سنگه در اینجا نبود ۔ روزی که همراه خزانه رسیده ، ملازمت نمود ، بهان روز اورا رخصت کردیم که رفته از میرته و محال متعلقه خبردار باشد ۔

—:o:—

الف ی ۴

اس مکتوب میں بعض منصب داروں کی تعیناتی کا ذکر ہے ۔ مغلیہ فوج میں بھرتی کے لیے اکثر فوجی افسر اپنے خویش و قبیلے کے لوگوں کو ملازم کرا دیتے تھے اور اس طرح اپنا ایک فوجی دستہ بنا لیتے تھے ۔ اس خط میں خنجر خان ایک فوجی افسر کی برادری کے افراد کے لیے اضافۂ منصب کی تجویز کی گئی ہے ۔ ان تجاویز کی افراد یا کاغذات کو بادشاہ کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے ۔

بروح الله خان : عرضه داشتی که حسب الحکم معلی ارسال داشته بود ، رسید ۔ مضمون آن پیرایهٔ انکشاف یافت ۔ بموجب حکم اقدس ، سید غلام محمد را ، خلعت داده ، رخصت فرمودیم ۔ خدمت شرفٔ داغ و تصحیحهٔ فوج متعینه که بمراد بیگ ولد رستم بیگ تجویز نموده بودیم ۔ در اینجا چنان معلوم شده بود که او ملازم سرکار والا ست ۔ من بعد از قرار واقع تحقیق کرده ، تفویض خدمت خواهیم نمود ۔ در این ماده تقصیر واقع شد ۔ تجویز اضافهٔ برادریٔ خنجر خان ، فراخور حال هرکدام نموده ، بقاسم خان بخشی فرمودیم که افراد تجویز را ، بحضور والا ارسالیافته بود ، رسید ۔ مضمون آن بوضوح انجامید ۔ قبل ازین بدرقهٔ یکصد و پنجاه سوار، همراه شیخ عطاء الله داده شد که باحتیاط تام ، تا جالور برساند و باز در این ولا نوشتهٔ (ص : ۳۷۵ ب) قاضی شیخ الاسلام بحسب الحکم الاشرف

رسیده ، باہل بدرقه نگارش یافته که از رسیدن شیخ مذکور بجالور ، قافله که از گجرات بجالور آمده ، همراه گرفته بیاید - و الحال محمد مراد پسر سردار خان مرحوم را ، یک صد پیاده بندیله فرستاده ایم که بجلدی تمام بجالور رفته ، قافله را بخود بیارد - بتوهم نا ایمنی را - ، بجهت مزید احتیاط ، پیش از وصول عرضه داشت آن سیادت شعار ، براجه اندر سنگه نیز قلمی گشته که مردم خود را ، که واقف براه خوب باشند ، همراه شیخ مرقوم بدهد که بر طبق امر بعمل آورده باشد -

—o:—

الف ی ۵

بادشاہ کی طرف سے درۂ دیوسوری میں داخلے کے لیے تفصیلی ہدایات ارسال کی جا چکی ہیں مگر کسی غلط فہمی کی بنا پر اس مسئلے پر اکبر نے دربار سے دوبارہ استفسار کیا ہے - اس پر بادشاہ نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے -

بروح الله خان : دو قطعه عرضه داشت ، یکی مشتمل بر اظهار آن که مقدمه در آمدن موکب عالی بکوه ، از راه سهو قلمی شده ، دویمین محتوی بر آنکه در جواب فرمان والا شان عرضداشتی که ارسال داشته بودیم اندراج یافته که در محل اقامت بادشاه قلی خان رسیده ، بموجبی که ارشاد کرامت بنیاد شرف نفاذ یافته ، بخان مذکور می گوید - اگر چنانچه اورا درپیش رفتن ، متوهم و متردد می یابد ، در این صورت همراه گرفته ، حقیقة را معروض گردانیده ، برطبق یرلیغ قضا تبلیغ که عز اصدار خواهد یافت ، کاربند خواهدشد -

حکم جهان مطاع ، کرامت نفاذ بخشید که ''هر گاه حکم ناطق بعز صدور پیوسته باشد که خان مزبور را روانه پیش سازند و در صورت عذر آوردنش ، همراه گرفته راهی شوند - دیگر معروض گردانیدن حقیقت و منتظر حکم بودن چیست'' رسید - مضامین آن بوضوح انجامید - معلوم آن سیادت شعار باد ، که سهو و خطا ، لازمه بشریت است - نوع بشررا ، ازان چاره و گزیر نیست - وجه معروض داشتن حقیقت و منتظر حکم بودن

آنچه بخاطر داشتیم ، این بوده که پیش ازین ، حسب الحکم نوشتهٔ دربار خان رسید که بر زبان اقدس گذشته که "این مرید صادق الاعتقاد را حکم در آمدن کوه نخواهد شد ۔" بعد از آن حسب الحکم دیگر ، نوشتهٔ آن قابل المرحة ، وصول یافت که حکم جهان مطاع ، صادر گشته که موکب عالی بکوه در آید ۔ بنابران بجهت استیضاح وانکشاف این مقدمه ، نوشته بودیم و الا بر تقدیر بیرون بودن مخاذیل و پرداختن به تنبیه آنها و روانه گشتن تا نادول که مکرر در این ماده ، سعادت اندوز ارشاد والا شده ایم ، بدیهی است که انتظار کشیدن حکم مجدد معنی نداشت ۔

چنانچه قبل از صدور حکم اقدس ، مطابق خواهش فیض اندوزان حضور لامع النور ، بعمل آمد که هم بنادول رسیده (ص : ۳۷۶ ا) ، در سواد آن اقامت ورزیدیم و هم تنبیه راٹھوران شقاوت نشان . . .[1] رسیده که باتفاق بهیم لشیم به نخوت تمام رسیدن بادشاه قلی خان را نزدیک بدره شنیده ، از کوه بر آمده بودند از قرار واقع شد ۔ تفصیل آن قبل ازین نگارش یافته ، بعرض مقدس رسیده باشد ۔ سهراب ولد برق انداز خان را ، بادشاه قلی خان کسان همراه داده ، به درگاه عظمت و جاه فرستاد ۔

——:o:——

ب ی ٦

اکبر نے رضا قلی کو بخشی گریٔ فوج کی جگہ مقرر کر دیا ہے ۔ لیکن وہ نوشت و خواند سے بے بہرہ ہے ۔ اس لیے اُس کی تعیناتی پر بادشاہ نے اعتراض کیا ہے ۔ نیز شاہزادہ اپنے میر ساماں کو خیانت کاری کی وجہ سے برخاست کر دینا چاہتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ اُس کی جگہ دربار سے کسی اور کو مقرر کیا جائے ۔

بروح الله خان : عرضه داشتی که حسب الحکم المعلی ارسال یافته بود ، رسید ۔ مضمون آن بوضوح انجامید ۔ گذارش یافته که حکم جهان

---

۱ ۔ اس جگہ نسخہ ناقص ہے ۔

مطاعِ آفتاب شعاع شرف نفاذ بخشید که "اگرچه رضا قلی سپاهی است و درکارها جد اکد دارد لیکن بنویسندگی آشنا نیست و تقدیم خدمت بخشی گری را ، سلیقهٔ نویسندگی هم می باید و منصب و حالت دولت مند معلوم ، معهذا هندوستانیست و در توپخانه همه مغلیه ، خدمت داروغگی باو مناسب ندارد ـ معلوم آن سیادت شعار بادکه در این باب آنچه بر زبان الهام ترجمان حضرت پیر و مرشد کاینات شرف جریان یافته ، عین صوابست ، لیکن از دست خیانت و تغلب میر سامان تا کجا بنویسم که تمامیٔ امور متعلقهٔ خدمت مذکوره ابتر و برهم است ـ هر چند بتندی و بیشتر تاکید هم کردیم ، که این وضع را ترک کند ، باز نیامد و اصلا ممتنع نشد ـ بیوتات سرکار ، بناہر دیانتی که دارد ، بعضی مقدمات تقلب اورا بر زبان آورد و در سیر دیوان گفتگوکرد ـ اما چون بهرهٔ از نویسندگی نداشت ، نتوانست باثبات رساند و خصم راکلام کرد ، چنانچه حقیقت گریختن باربردار و تغلب کرایه و اجوره که در این سفر مکرر روی داده ، یقین که بعرض اقدس هم رسیده باشد ـ بهر تقدیر امیدواریم که از پیشگاه والا بالفعل بندهٔ که متدین و حساب دان و فهمیده باشد ، بتقدیم خدمت میر سامانی امتیاز یابد ـ ازانجا که اظهار این قسم امور را ، از غیبت می دانیم و احتراز ازان واجب ، ازین مقوله حرفی بر زبان نمی آریم ـ نهایت چون تباه کاریٔ او از حد گذشت ، ناگزیر از راه نفس الامر ، کلمهٔ چند نگاشته آمد ـ استغفر الله ثم استغفر الله ـ

——:o:——

بادشاہ قلی خان کے نام

ب ج ۱

بادشاہ کی ہدایت کے مطابق شہزادے کا ارادہ نادول پہنچنے کا ہے ۔ اس ضمن میں وہ بادشاہ قلی خان کو اس علاقے میں تھانہ جات بٹھانے کی ہدایت کرتا ہے ۔ شاہزادے کی طرف سے تھانہ بٹھانے کے لیے سزاول مقرر کیے گئے ہیں جو اپنی نگرانی میں اس کام کو مکمل کرائیں گے ۔ بالعموم سزاول بادشاہ کے ذاتی ملازم ہوتے تھے ۔ وہ کارِ سرکار میں صرف بادشاہ کے سامنے جواب دہ ہوتے تھے ۔

بہادشاہ قلی خان: شجاعت آثار ، جلادت وثار ، بادشاہ قلی خان ، بعنایتِ فراوان امیدوار بودہ ، بداند ۔ چون بموجبِ حکمِ معلیٰ ، در این ولا ارادۂ عالی چنانست کہ بنادول رسیدہ ، آن شجاعت آئین را ، پیش بفرستیم ۔ لہذا امری صادر می شود کہ آن لایق العنایت (ص : ۳۷۶ ب) براجہ اندر سنگہ تاکید نماید کہ از سرحدِ جودہپور تا نادول و از حدِ سوجہت تا گودوار چندان مسافت ندارد ، تھانۂ اینہا در حدود بنشاند و از وطنِ سنگرام سنگہ تا نادول ، بعہدۂ بہان واگذارد و از سوجہت تا وطنِ مومیٰ الیہ ، بعہدۂ سجان سنگہ ۔ بعد از رسیدنِ موکبِ عالی بنادول و روانہ شدنِ آن لایق المرحمت ، از درہ سومیر بکوہپنہلمیر ، نشاندنِ تھانجاتِ آن سمت ، ہرجا ضرور خواہد بود ، باستصوابِ او قایم کردہ خواہد شد ۔ انشاء اللہ تعالیٰ در این نزدیکی عازمِ آن ضلع می شویم ۔ در مادۂ مضبوط ساختنِ تھانجات بآئینی کہ در صدر نگارش یافت ، احتیاطاً بنام راجہ اندرسنگہ و سنگرام سنگہ ، نشانِ مرحمت عنوان لیز ، بمحبوبِ حاملِ این نشانِ عالی صادر شدہ ۔

اگر تھانجاتِ مسطور ، بر طبقِ مرقوم نشستہ باشد ، بہتر است ۔

بر این تقدیر ، بر سه نشان که بنام موسیٰ الیهم وارد گشته ، واپس بفرستد و الا نشان مذکور بهر کدام فرستاده ، تاکید کند که بحضور سزاولی که تعین شده تهانه بنشاند و اگر آنها از عهدهٔ ضبط ، مابین سرحد خود و نادول برنیایند ، آن جلادت شعار ، دو سه تهانه ، بمواجهٔ سزاول مذکور ، از خود نشانده ، اورا زود رخصت نماید تا از اینجا ، کوچ موکب عالی و بموجب یرلیغ قضا تبلیغ ، آن لایق العنایت را ، در اوایل ماه رمضان المبارک ، روانهٔ آن ضلع باید شد ۔ بر قدر زود تر بندوبست تهانجات بشود او لیست ۔

——:o:——

ب ج ۲

اس خط کے مطالب سے معلوم ہوتا ہے کہ راجہ میواڑ کا انتقال ہو چکا ہے ۔ بادشاہ قلی بیگ نے جو معرکہ سر کیا ہے ، اس پر اسے مبارکباد دیتا ہے اور دربار کی یداہت کے مطابق علاقے کو تباہ و برباد کرنے پر زور دیتا ہے ۔

بیاد شاہ قلی خان : سزاوار عنایت بیکران ، فدوی جانفشان ، بادشاہ قلی خان ، بمراحم مستظہر بوده ، معلوم نماید ۔ خطی که بحافظ محمد عاقل و بدولت مند ، در جواب حسب الامر نوشته بود ، در حین انتظار رسیده ، جمعیت خاطر داد ۔ الحمد لله حمداً دایماً کثیراً که اہل اسلام ، بر فرقهٔ کفر و ظلام غالب آمده ، آنها را مغلوب ساختند ۔ "ان وعد الله حق ۔" تردد و تلاشی که ازان جان نثار در این کارزار بوقوع آمده ، موجب مجریٰ زیاده از حد شد ۔ آفرین هزار آفرین ! شرط بندگی همین بود ، انشاء الله تعالیٰ ، از پیشگاه حضور پیر و مرشد حقیقی نیز ، مصدر تحسین و افزایش اعتبار خواهد گردید ۔ الحال باید که قریات آبادان بدتر از خرابهٔ کفار حربی را ، خراب مطلق ساخته ، بخاک سیاه برابر سازد و اگر چیزی از پسر جهنمی که بجایٔ پدر ادبار گزین شده ، یابد ، دست از تعاقب باز نداشته ، در قتل و اسر کوشش بلیغ نماید ، که موجب پیش آمد او

خواہد بود ۔ سرب و باروت حسب الطلب فرستادہ شد ۔ محبوب محتشم خان فرستادیم ۔ خواہد رسید ۔

——:o:——

ب ج ۳

اندر سنگھ اور سجان سنگھ کو اپنے اپنے علاقوں میں تھانہ بٹھانے کا حکم صادر کر دیا گیا ہے ۔ سومیر کے مندر کو گرانے کے احکامات اورنگ زیب کی اعصابی جنگ کا ایک پہلو ہیں ۔ اس مندر کی میواڑ میں اس لیے اہمیت تھی کہ یہاں راجہ میواڑ سال میں ایک مرتبہ درشن کے لیے ضرور آتا تھا ۔ اکبر راجپوتوں میں نفاق ڈالنے کی ترکیبوں پر خاص توجہ دے رہا ہے ۔

بہادشاہ قلی خان : (ص : ۳۷۷ ا) مخلص با اخلاص ، خان شجاعت نشان ، بادشاہ قلی خان ، بعنایات فراوان بہرہ یاب بودہ بداند ۔ عرضہ داشت مرسل یافتہ رسید ۔ مضمون آن درجہ انکشاف یافت ۔ نشان سعادت عنوان ، در باب نشاندن تہانجات بنام راجہ اندر سنگھ ، بتاکید تمام بموجبی کہ آن شجاعت آئین معروض داشتہ ، صدور یافتہ ۔ یقین کہ او برطبق امر عالی کاربند خواہد شد و بسجان سنگھ در حضور متعالی امر فرمودیم کہ تہانجات از حدود سوجہت تا کیروا قایم کند تا رسد بعساکر منصورہ دران سمت رفتہ ، بسہولت برسد ۔ از مضمون خطی کہ بمحمد عاقل نوشتہ ، مراتب حسن تردد و تلاش کہ در تنبیہ و تادیب و قتل و اسر بہیم وغیرہ ، مفسدان بد نہاد کہ ازان مخلص بعمل آمدہ ، ظاہر گردید ، مورد تحسین و آفرین گشت ۔ در این ولا چون از اخبار آن ضلع ظاہر شدہ کہ راٹھوران پیش مقہور رفتہ ، باغوا و استظہار ، ارادۂ فساد دارند ۔

لہذا بموجب حکم اقدس امر می شود کہ بر تقدیر صدق این معنی بسرعت تمام بنویسد کہ دران سمت رسیدہ ، شریک جہاد ہاشیم و الا از استحکام حوالی نادول خاطر جمع نمودہ ، بر سر درۂ دیو سوری رفتہ بنشیند و تا بر جا دست او رسد ، تاخت و تاراج نماید وہر کرا باستالت

و دلاسا و حکمت و تدبیر ازان مدابیر[1] تواند جدا کرد ، جدا سازد و سنگ تفرقه در جمعیت آن جماعه بی حمیت اندازد و بتخانهٔ سومیسر معبد مشهور کفره است و مقهور هر سال خود برای پرستش بآنجا می آید و سومیسر دره ایست قریب درهٔ دیوسوری ، باید که در صدد قابو بوده ، بهرگاه فرصت بیاید ، بتخانهٔ مذکور را منهدم سازد و درین باب قدغن عظیم شناسد ۔

——:o:——

ب ج ۴

روح اللہ خان بخشی کو بادشاہ نے دربار کی طرف سے بھیجا ہے ۔ وہ ۱۳ ماہ حال کو پہنچا ہے ۔ چونکہ درے میں داخل ہونے کے بعد دیوسوری اور چھلواڑے کے مابین راستہ کھل گیا ہے ، اس لیے شہزادہ اس پر تھانے بٹھانے اور اس کو کھلا رکھنے کے لیے حفاظتی تدابیر عمل میں لا رہا ہے ۔ نیز بادشاہ قلی خان کو رسد اور چھرے بارود وغیرہ کا سامان بھی ارسال کیا جا رہا ہے ۔

بادشاہ قلی خان : مورد مراحم بیکران ، شایستهٔ الطاف نمایان ، بادشاہ قلی خان ، بعنایت فراوان ، امیدوار بوده معلوم نماید ۔ روح اللہ خان ۔ سیزدہم ماہ حال رسیده ، شرف اندوز ملازمت عالی گردید ۔ طریق جاری داشتن راہ ، از دیوسوری تا چھلواره ، بخاطر ما چنین رسیده که پسران راجه رای سنگه که بشرط تھانه داری دیوسوری اضافه یافته اند ، بشرط راہداری بآنها بحال باشند و آنها بتقدیم این خدمت ، تا رفتن آن قابل العنایت پیشتر از چھلواره ، سرگرم شوند ۔ باید که آنها را بخدمت ماموره مقید سازد و ازین طرف نیز ، بر روزی فوجی بسمت دره خواهد رفت ۔ رسد برقدر بیشتر آمد ، فرستاده شد ۔ سرب و باروت ، چهاردہم ماه فرستاده خواهد شد ۔ خاطر جمع باشد و در تاخت و تاراج الکه کفار مقید باشد که گرانی غله بدین تدبیر بیشتر رفع می شود ۔ خبر فاجر کافر حربی ازقرار واقع بگیرد که خود درکدام جا ، بر خاک مذلت (ص : ۳۷۷ ب) نشسته است و زه و

---

۱ ۔ تدابیر

زاد او در کجا سکونت دارند ـ و ازان فدوی درین جنگ ، تردد نمایان ظاهر شد ـ انشاء الله تعالیٰ ، بجلدوی حسن خدمت ، نتیجه شایسته خواهد یافت ـ یقین که در هر یک ، برطبق مسطور عمل خواهد نمود و ما را منتظر خبر خود دانسته ، آنچه روی داد باشد ، زود زود ، معروض داشته باشد که نگرانی ، موجب گرانی خاطر می‌نگردد و هرچه می خواسته باشد ، نیز التماس نماید که فرستاده آید ـ

——:o:——

ناظر دربار خان کے نام

ب د ۱

بادشاہ کی ہدایات ناظرِ دربار خان کی عرضداشتوں کے ذریعے بھی شہزادے تک پہنچ رہی ہیں ۔ اس خط میں شہزادے کی اپنی بیگم سے شکررنجی کے معاملے کی طرف اشارہ ہے ۔ اورنگ زیب کو اکثر اپنے بیٹوں اور بہوؤں کے مابین صلح کرانے کا کام انجام دینا پڑتا تھا ۔ اسی قسم کی شکایت ایک مرتبہ شہزادہ اعظم والاجاہ کو بھی اپنی بیوی سے ہوگئی تھی ۔ اس کا تذکرہ حمیدالدین نیحچہ نے احکامِ عالمگیری میں کیا ہے ۔ بادشاہ نے اپنی طرف سے بیگم کی تنخواہ میں پانچ سو روپے کا اضافہ کیا ہے اور شاہزادے کو حکم دیا ہے کہ وہ بھی اپنی طرف سے پانچسو کا مزید اضافہ کرے مگر بیگم نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔

بناظر دربار خان : موردِ عنایاتِ بیکران ، قابل المرحمت والاحسان ، معتمد دربار خان ، بتوجہاتِ خاطر ، مستمال بودہ معلوم نمایند ۔ عرضداشتی کہ حسب الحکم المعلیٰ ارسال داشتہ بودند ، رسید ۔ مضمونِ آن بوضوح انجامید ۔ گذارش یافتہ بود کہ اگر فرزندانِ بیگم ، زندہ نمانند ، تقصیرِ او چیزی نیست ۔ اوچہ کند ؟ معلومِ آن قابل المرحمت باد کہ این امر از اجلیٰ بدیہیات است کہ وقوعِ جمیع امور ، منوط بمشیتِ حق است تعالیٰ شانہ و نسبتِ این چنین چیزہا کہ اختیاری نباشد ، آزردہ شدن از نادانی است ۔ بہیچ وجہ آزردگی درمیان نیست ۔ موافقت بدرجۂ کمال است ۔ پانصد روپیہ کہ از پیشگاہِ فضل و احسان ، بیبیگم ، اضافۂ مرحمت شدہ ، نظر بعنایتِ پیر و مرشدِ حقیقی ، سعادتِ ابدی در قبولِ آن دانستہ ، تسلیمات بجا آورد ، بندۂ درگاہ ، نیز آدابِ بندگی بتقدیم رسانید ۔

حکمِ اقدس شرفِ نفاذ پیوستہ کہ پانصد روپیہ دیگر ، بندۂ درگاہ

ہم بر مواجب او بیفزاید - قبول نمی کند - الحال بهرچه حکم اقدس صادر گردد مطابق آن مقرر نماید - شیخ محمد صالح که خدمت قضای لشکر داشت در این ولا از تغیر او قاضی دیگر رسیده - ازانجا که مومیٰ الیه بحلیه صلاح و فضیلت آراسته است ، لهذا اورا از چیتور همراه آورده بودیم - الحال هم می خواهیم که اگر او همراه باشد بهتر است - باید که این معنی را نیز معروض اقدس گردانیده ، بنهجی که یرلیغ قضا تبلیغ ، زینت صدور یابد ، برنگارد -

——:o:——

ب د ۲

مارواڑ کے راٹھوروں نے بغاوت کردی ہے - شہزادہ میرتہ جا رہا ہے - شہزادہ اعظم سے اکبر کی ملاقات راستے میں ہوئی ہے - بادشاہ کے حکم کے مطابق شہزادے نے بیگم کی تنخواہ میں ایک ہزار روپے کا اضافہ کر دیا ہے -

بناظر دربار خان : عرضه داشتی که حسب الحکم المعلیٰ ارسال داشته بودند ، رسید - مضمون آن پیرایه وضوح یافت - ازآنجا که در باب روانه شدن بندهٔ درگاه بسمت میرتهه ، بجهت تنبیه راٹهوران شقاوت نشان ، احکام مطاعه بتاکید بلیغ پیهم رسید که اگر در تشریف آوردن مهین برادر عالی مقدار ، از ده روز زیاده کشد ، کمترین بندها ، مقید رسیدن والا قدر نبوده ، بندهای پادشاهی را ، در آنجا گذاشته ، بسرعت تمام بلا توقف بمقصد بشتابد - با این همه تاکیدی که در (ص : ۳۷۸) روانه گشتن این ضلع داشتیم ، بنابر نارسیدن باربردار ، دو سه روز توقف نموده بود - بهر تقدیر بعد تصمیم عزم ، از یک طرف خبر مقدم شریف آن بلند مقدار ، سامع افروز گردید - از طرف دیگر ، اخبار افساد مفسدان مارواڑ متواتر رسید - بنابران عازم این سمت گشت و در راه ، سعادت ملازمت عالی دریافته ، بمقصد شتافت - این تقصیر محض بواهمه آن که تکلیف اقامت یک دو روز دیگر از جانبین بمیان آمد و این معنی ، موجب مظنهٔ سستی ، در امتثال حکم اقدس شود ، واقع شد - برطبق یرلیغ معلیٰ ،

یک ہزار روپیہ برمواجب بیگم افزودیم ۔ قاضی محمد صالح را رخصت نمودیم کہ بچیتوڑ برود ۔ بموجب حکم مقدس ، بسوجہت رسیدیم و بادشاہ قلی خان را باہمراہانش ، بتعاقب مفسدان فرستادیم و مقرب خان و سجان سنگھ آمدہ ، بندۂ درگاہ را دیدند ۔

——:o:——

ب د ۳

راٹھوروں کے بارے میں جاسوسی کے لیے شہزادے نے چالیس تورانی مغل مقرر کیے تھے ۔ بادشاہ نے اس پر تعجب کا اظہار کیا ہے ۔

بناظر دربار خان : عرضہ داشتی مشتمل بر حقیقت رسیدن نشان رسید ۔ حسب الحکم اعلیٰ نگاشتہ بود کہ "در نشان روح اللہ خان ، نگارش یافتہ کہ چون خبر ظفر مکرر نمی رسد ، راجپوتی تعہد کردہ کہ خبر آنجا بیارد" بخاطر قدسی مناظر ، این معنی عجب نمود کہ بجہت استخبار می بایستی ، چہل و پنجاہ سوار مغل تورانی می فرستادند کہ خبر می آوردند ۔ الحق حقیقت این امر ، ہمچنین بودہ کہ بخاطر اقدس گذشتہ ، اعتراف بتقصیر نمودیم و مقر بقصور شدیم ۔ ان شاء اللہ تعالیٰ من بعد کوتاہی در تعمق و تامل کہ ارشاد معلیٰ بران رفتہ ، نخواہد شد ۔ در ہرکار و در ہر آن ، بندۂ درگاہ از پیشگاہ فضل و کرم ، امیدوار عفو است ۔

——:o:——

ب د ۴

بادشاہ کی طرف سے شیخ طبیب کو خدمت عرائض کے لیے بھیجا جا رہا ہے ۔ اکبر اسے امینی کارخانہ جات بھی سپرد کر رہا ہے شیخ حامد اکبر کو بچپن سے تعلیم دیتا رہا ہے ۔ بادشاہ اس کو شہزادے کے پاس بھیج رہا ہے تاکہ وہ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ سکے ۔ بادشاہ کی ہدایت کے مطابق اکبر اپنے کنبے کو بادشاہ کی خدمت میں بھیج رہا ہے ۔

بناظر دربار خان : بدانند دو قطعهٔ عرضه داشت حسب الحکم الاقدس رسید - مضمون آن پیرایهٔ وضوح یافت - معلوم آن قابل الاحسان باد - خدمت عرایض بحفظ محل عاقل ، محض از راه اعتماد تفویض یافته بود و الا بیچارگی و نا مرادیٔ او ظاهر است - مشیخت مآب شیخ طبیب که بوقوف و دیانتش ، اعتماد تمام است ، وجود شیخ مذکور را غنیمت می دانیم - امیدواریم که اگر از راه بنده نوازی ، شیخ مذکور با هر دو پسر که آنها را نیز ، خالی از فضیلت و امانت نشان نمی دهند و ببندگیٔ درگاه آسمان جاه سرفراز اند ، از پیشگاه خلافت ، بمرید صادق الاعتقاد عنایت شوند ، در پیش خود نوکر کرده ، خدمت مرقوم و امینیٔ کارخانجات سرکار که بنابر بعضی وجوه ، از مدتی برهم و ابتر است ، بشیخ مسطور مقرر نمائیم و بپسران او نیز ، خدمات فراخور حال تجویز کنیم - باید که آن مورد العنایات این معنی را (ص : ۳۷۸ ب) بعز عرض اقدس رسانیده ، بر صدور حکم والا اطلاع دهند که مطابق آن بعمل آید - حافظ چون بحلیهٔ دیانت و صلاح آراسته است ، خدمت صرف مخصوص ، اگر حکم اشرف صادر شود باو فرموده آید - دیگر آنچه در مادهٔ عنایت فرمودن فضیلت آیاب شیخ حامد ، بر زبان الهام ترجمان ، شرف جریان یافته ، این از کرامات والهامات حضرت پیر و مرشد کاینات است - بر سعادت اندوزان حضور معلی ظاهر است که شیخ حامد ، از ایام طفولیت حق استادی دارد و مدت مدید تعلیم کرده - اگر از راه فضل و احسان مشار[1] الیه بدستور سابق ، بخدمت صدارت تعلیم امتیاز یافتهٔ مرحمت شود عین تفضل و بنده پروری است -

در باب فرستادن بیگان بحضور و نگاهداشتن بیست سی کس صدوری که بموجب حکم قضا شیم نگاشته بودند ، این از کرامت حضرت قبله و کعبهٔ دارین است - چنانچه قبل ازین ، مرید راسخ العقیدت نیز ، بنابر حزم و احتیاط ، در این ماده بطریق اجمال نوشته بود - الحال انشاء الله تعالی ، درین دو سه روز ، مطابق حکم ارفع ، جمعیت مناسب همراه داده ، روانهٔ

---

۱ - بندے -

حضورِ لامع النور می کنم ۔ زہی خجستگیٔ طالع و خہی فرخندگیٔ بختِ آن جماعہ کہ بسعادتِ استیلام عتبۂ سپہر مرتبہ ، مستسعد خواہند گردید ۔ این سعادت ، نصیبِ جمیع قدویان شود ۔

——:o:——

ب د ۵

اکبر کے پاس بھلی بان خدمتگارضرورت سے زیادہ ہیں ۔ کیونکہ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے وہاں بھلی کسی کام نہیں آ رہی ، اس لیے زائد خدمتگاروں کو بادشاہ کے پاس بھیج دینا چاہتا ہے ۔

بناظر دربار خان : معلوم نماید ، عرضداشت در جوابِ نشانی کہ قبل ازین مشتمل بر کیفیتِ استمزاجِ اقدس ، در بابِ فرستادنِ خدمتگارانِ زیادتی باجمیر فرستادہ شدہ بود ، نرسید ۔ گذارش یافتہ کہ مضمونش معروض گردید ۔ بر زبانِ الہام ترجمان گذشت کہ ''چون حکمِ درآمدِ کوہ نخواہد شد ، در این صورت مردم چرا باید فرستاد لیکن خدمتگاران زیادہ اند و سواریٔ بھل است و گشتنِ بھل دران سر زمین خالی از تعذر نیست ۔''

معلومِ آن قابل الاحسان باد کہ از عبارتِ صدر ، حکمِ ناطق بنا فرستادنِ خدمۂ مذکور شدہ و از عبارتِ اخیر مفہوم نمی گردد کہ در این جا مرضیٔ اقدس چہ خواہد بود ۔ بر تقدیری کہ خدمت گاران زیادہ باشند و گشتن بھل درین سر زمین متعذر باشد ، چہ باید کرد ۔ خدمتگاران را بفرستیم یا برای آنہا سواریٔ دیگر سرانجام نمائیم ۔

——:o:——

ب د ٦

اکبر کے بیٹے فریدون فر کا انتقال ۲۲ شعبان کو ہو گیا ہے ۔ اس کا تابوت اجمیر بھیجا جا رہا ہے ۔ شہزادۂ اکبر کی خواہش ہے کہ اسے حضرت معین الدین کے مقبرے کے جوار میں جگہ دی جائے ۔

بناظر دربار خان : بدانند ، شبِ بیست و دویمِ ماہِ شعبان ، سلطان محمد فریدون فر ، بقضای الٰہی جل شانہ ازین جہانِ فانی بعالمِ باقی شتافت ۔ از آنجا کہ این مکان قابلِ آن نبودہ کہ آن مغفور را ، در این جا بخاک سپردہ آید ، ناگزیر تابوتِ او را باجمیر فرستادیم ۔ (ص : ۳۷۹ ا) بایدکہ بعرضِ اقدس رسالیدہ ، ہر جا کہ حکمِ اقدس صادر گردد ، مدفون سازند ۔ اگر در جوارِ مقبرۂ منورۂ غفران پناہِ رضوان دستگاہ خواجہ معین الدین قدس سرہ حکمِ تدفین شود ، عینِ تفضل است ۔

——:o:——

ب د ۷

اکبر کا کنبہ اجمیر پہنچ گیا ہے ۔ بادشاہ کا حکم ہے کہ اکبر خواجہ مخروم کو ڈیوڑھی تک کے بندوبست کے لیے بھیج دے ۔

بناظر دربار خان : بتوجہاتِ خاطر مستمال بودہ ، بداند ۔ عرضداشت رسید ۔ مضمونِ آن پیرایۂ وضوح یافت ۔ آنچہ مرقوم بود کہ بیگم و مردمِ محل بدارالخیر اجمیر رسیدند و حکمِ اقدس شرفِ ورود یافت کہ خواجہ مخروم یا دیگری را بجہت خبرِ مردم محل بفرستد ۔ شکرِ عنایاتِ بیغایاتِ حضرتِ پیر و مرشدِ حقیقی را ، زبانی نیست کہ یکی از ہزار و اندکے از بسیار ، تواند ادا نمود ۔ بیت :

از دست و زبان[1] کہ بر آید
کز عہدۂ شکرش بدر آید

خواجہ مخروم را کہ مسن است و ناظر منظور نیز برو اعتماد داشت ، فرستادہ شد کہ رفتہ از بندوبستِ دیودہی محل خبردار باشد و ہرگاہ روانہ شوند ، ہمراہ بیاید ۔

——:o:——

۱ - زمانے ۔

ب د ۸

اکبر نے اپنا کنبہ م رمضان کو اجمیر بھیج دیا ہے ۔ لیکن اس کا بیٹا محمد لیکو سیر جو بیمار ہے اور اس کی والدہ ابھی تک اکبر کے ہی پاس ہیں ۔

بناظر دربار خان : بدانند چون حسب الحکم الاقدس ، چہارم ماہ رمضان المبارک ، بیگمان را با خدمۂ زیادتی ، روانۂ دارالخیر اجمیر نمودہ ایم ، لہذا نگارش می یابد کہ آن قابل الاحسان ، بعد رسیدن آنہا باجمیر باید کہ در باب بودن و رفتن ، بحضور والا شاہجہان آباد ، بعرض اشرف برساند ۔ اگر یرلیغ معلیٰ ، بنگاہداشتن اجمیر با مردم قلیل صادر شود ، عین تفضل است و اگر حکم برفتن دارالخلافہ شرف صدور یابد ، اطاعت حکم والا را ، از واجبات دانستہ ، مطابق آن بعمل آرند ۔ دیگر چون محمد لیکو سیر اکثر بیمار و علیل می باشد ، لہذا او را با مردم قلیلی کہ از ادنیٰ و اعلیٰ از سی و بیچکس زیادہ نخواہد بود ، ہمراہ والدہ اش ، در این جا نگاہ داشتیم کہ ازو خبردار باشد ۔

——o:——

ب د ۹

شہزادے کو مہم کے سلسلے میں برسات کا موسم بھی راجپوتانے میں گزارنا ہوگا ۔ اس عرصے میں دشمنوں کی تنبیہ و تادیب موقوف رہے گی ۔

بناظر دربار خان : معلوم نمایند کہ چون از احکام مطاعہ و مقتضات وقت معلوم می شود کہ تا زمان انقضای موسم برسات ، توقف اینجانب درین سر زمین مقرر است و بعد از منقضی شدن موسم مذکور ، بقصد تنبیہ و تادیب مفسدان و ضبط و ربط این ملک ، حرکت خواہد شد و تردد بمیان خواہد آمد ، بنابران بخاطر می گذرد کہ خدمتگاران زیادتی را بدارالخیر اجمیر بفرستیم ۔ ہر چند باعتبار خدمۂ بیگم و فرزندان و دیگر منکوحات آنقدر کثرت نیست لیکن ہر قدر سبک بار تر بہتر ۔ ازانجا کہ

مطلبِ اہم فدویانِ عقیدت کیش ، مصروفِ آنست کہ تقدیمِ مراتبِ خدمت گذاری و جانفشانی ، درکارِ پیر و مرشدِ حقیقیٔ خود ، کہ متضمنِ حصولِ سعادتِ دو جہانی است ، بوجہِ اتم میسر آید ، باید کہ جوابِ این مقدمہ را ، بعدِ معروضِ اقدس برنگارند کہ مطابقِ آن بعمل آید ۔

——:o:——

ب د ۱۰

بادشاہ کی طرف سے ہر شہزادے کی سرکار میں ناظر مقرر ہوتا تھا ۔ محل میں ایک عورت اس خدمت پر مقرر ہوتی تھی ۔ ناظر شہزادے کی چوبیس گھنٹے کی مصروفیات اور لوگوں سے گفتگو کی رپورٹ روزانہ بادشاہ کو بھیجتا تھا ۔ شہزادۂ اکبر کی سرکار میں بادشاہ کی طرف سے خواجہ منظور مقرر تھا ، جو غالباً کوئی خواجہ سرا ہوگا ۔ اس نے بادشاہ کو اطلاع دی ہے کہ شہزادے نے مکرم خان کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ''حزم و احتیاط'' کے لفظ استعمال کیے تھے ۔ اس پر بادشاہ نے نا خوشنودی کا اظہار کیا تھا ۔ اس خط میں اس کی صفائی پیش کی گئی ہے ۔

ناظر بادشاہ کا ذاتی ملازم ہوتا تھا اور اپنی رپورٹ بھیجنے میں پورے طور پر آزاد ہوتا تھا ۔ حمید الدین لیمچہ نے 'احکامِ عالمگیری' میں شہزادۂ معظم کے بارے میں بھی دیا ہے کہ شہزادے کا ناظر سے سخت اختلاف ہو گیا تھا ۔ اس مناقشت میں بادشاہ نے ناظر کی تائید کی تھی ۔

بناظر دربار خان : عرضداشتی کہ حسب الحکم معلیٰ فرستادہ بود ، رسید ۔ مضمونِ آن بوضوح انجامید ۔ مرقوم بود کہ در جوابِ استفسار رفتنِ بادشاہ قلی خان ، بمکرم خان ''برای حزم و احتیاط'' ، نبایستی گفت ۔ حقیقتش آنست کہ چون استکشافِ مقرِ مفسدان از مکرم خان نمودیم ، ظاہر ساخت کہ در این ملک نشانی ازان مخاذیل پیدا نیست لیکن احتمالِ غالب آنست کہ در ملکِ رانا مقہور رفتہ باشند ۔ باز خانِ مذکور استفسارِ حقیقتِ رفتنِ بادشاہ قلی خان بطرف نادول کرد ۔ در جوابِ او گفتم کہ

چون از طرفِ جودپور خبری رسیده بود که اثری از آن مخاذیل ، در آن سمت ظاهر نیست ، بنابران بگمانِ آنکه اگر او طرفِ جودپور برود و مفسدان در ضلع نادول و کوهِ دیو سوری و درها ، سر بشورش بر دارند و رفتنِ او بدان طرف ، عبث افتد ، برایِ حزم و احتیاط ، بقصدِ تنبیه بآن ضلع رفته ـ لفظِ حزم و احتیاط بدین تقریب مذکور شده بود ـ ظاهرا خواجه منظور تمامی محمول و موضوعِ مقدمات را پیوسته باشد ـ

—;o:—

رانا راج سنگھ وغیرہ کے نام

ب ر ۱

رانا راج سنگھ اودے پور کا راجہ تھا ۔ سہم کے دوران جب اس کے والد کا انتقال ہو گیا تو باپ کی بجائے راج سنگھ کو گدی نشین ہوا ۔ اس کے ساتھ شہزادۂ اکبر نے جو معاہدہ کیا اس کی پہلی شرط تو یہ تھی کہ بوقتِ ضرورت اسے اپنی آدھی فوج کو شاہی خدمت کے لیے بھیجنا ہوگا ۔ نیز اپنے تمام اعزہ سے قطع تعلق کرکے محض دربارِ مغلیہ سے وفاداری کا اعلان کرنا ہوگا ۔ نیز یہ کہ فریقین ایک دوسرے کے دربار میں اپنے نمایندے یا وکیل مقرر کریں گے ۔

برانا راج سنگھ : عمدۂ اخلاص کیشانِ دولت خواہ ، زبدۃ الاعیان والاشتباہ ، خلاصۃ الاماثل والاقران ، لقاوۃ النظایر والاخوان ، سلالۂ فدویت منشان ، سزاوارِ الطاف و احسان ، مخلصِ باختصاص ، فدویٔ درست اخلاص ، راجۂ راجہای عالی مقدار ، مستوجب العنایات رانا راج سنگھ ، مشمولِ توجہات شاہی ، مستظہر و مستبشر بودہ بداند ۔ کیفیتِ حسنِ عقیدت و کمالِ اخلاص ، بوساطتِ وکلایٔ او معروضِ عالی گردید ۔ از آنجا کہ خلوصِ اعتقاد و صداقت منشی ، فروغ افزایٔ نواحیٔ مرادِ اربابِ اخلاص است ، رافت و عاطفتِ سامی ، نسبت بحالِ آن ہوا خواہ ، بمرتبۂ ارتقا گرفت کہ در نظرِ دقیقہ سنج ، امتیازِ تمام پیدا کرد ۔ باید کہ بہیچ وجہ من الوجوہ من بعد ، وسوسہ را بخاطر راہ ندادہ ، پیوستہ مطمئن الظاہر و مجموعۃ الباطن بودہ ، خاطرِ حق شناسِ ما را ، متوجہ احوالِ خود داند ۔ سر رشتۂ عنایتِ روز افزون را ، در غایتِ استحکام تصور کند ۔ جمیع ملتمسات آن وفا کیش ، بشرطِ آن کہ ہرگاہ جمعیتی ازان مخلص طلب نمایم ، بلا توقف نصفِ جمعیتِ خود را ، از سوار و پیادہ ، بسر کردگیٔ پسرِ

خود بحضورِ عالی بفرستد و با اعزهٔ دیگر ، من جمیع الجهات قطع کرده ، یکدل و یکرو گشته ، باین جانب ربط و التیامِ درست سازد ، درجهٔ پذیرای یافته ، انشاء الله تعالیٰ بر وقتِ موعود ، با عنایاتِ دیگر که مرکوزِ خاطرِ حق بین است ، بحصولِ میمنت مشمولِ آن ، مفتخر و مبتهج خواهد گردید - از روی وفورِ عنایت (ص : ۳۸۰ ا) و فرطِ مرحمت ، خلعت خاصه و شمشیرِ مینا کار ، بآن سرآمدِ راجهای [عالی مقدار ، مستوجب العنایات] مرسل داشتیم - شایسته آنکه بادایِ این مراحمِ خاص ، در تقدیمِ لوازم [خدمت] اخلاص کوشیده ، نوعی در پاسِ قواعدِ یکجهتی و یک رنگی سعی نمایند که روز بروز ، آثارِ فدویت و عقیدت بظهور رسیده ، پایه افزای مراتبِ اخلاص گردد - پیش نهادِ خاطرِ حقیقت اساس چنان است که یکی از بندهای معتمد را ، پیشِ آن عمدهٔ راجها فرستاده ، بر مدارجِ الطافِ سنیه و عنایاتِ مخفیه و دیگر مکنوناتِ ضمیرِ صواب الدیش ، او را آگاه سازیم - بعضی مقدمات بتقریرِ وکیلِ آن عقیدت نشان حواله یافته تبلیغ آن خواهد نمود - السب آن که یکی از نوکرانِ خود که فهمیده و محلِ اعتماد باشد ، مقرر نمایند که همیشه ملزمِ رکابِ سعادت انتساب بوده ، عرایض را از نظرِ فیض اثر گذرانیده ، جوابِ حاصل کرده ، می فرستاده باشد -

—:o:—

ب ر ۲

یہ خط مارواڑ کی مہم کے آغاز کا ہے - راجہ اندر سنگھ جو مغلیہ دربار سے وابستہ تھا ، اس کو اپنے آبائی علاقے میں تھانہ جات بٹھانے کی ہدایت کی گئی ہے - وہ غلے کی آسانیاں بھی بہم پہنچائے گا -

براجه اندر سنگه : زبدة الامائل والاشباه ، راجه اندر سنگه بعنایت امیدوار بوده ، بداند - عرضداشت ، محتوی بر کیفیتِ فرستادنِ جمعیتی ،

---

۱ - نسخہ ناقص ہے -
۲ - نسخہ ناقص ہے -

بصرحدِ جودہپور بسمت پھکرن و بھلوایٔ و مستعد بودنِ او برفتن آنجا ، ہنگامِ احتیاجِ رسد ، از نظرِ عالی گذشت ۔ مضمونِ آن پیرایۂ انکشاف یافت ۔ باید کہ آن زبدۃ الاقران ، از بندوبستِ آن ناحیہ تا پھکرن و بھلوایٔ وغیرہ ، بنحوی خبردار باشد کہ مفسدانِ ازاں سمت ، بہیچ وجہ راہِ در آمد ، بملک بادشاہی نیابند[1] و اگر سری بکشند ، بسزایٔ کردارِ ناہنجار خود رسیدہ ، آوارۂ دشتِ ادبارِ ناکامی گردند و نیز در نشاندنِ تہانجات ، با جمعیتِ مناسب ، تا نادول کوتاہی نکند و ہمیشہ خبرگیران باشد تا تنظیم و تنسیق از قرارِ واقع شود و رسدِ غلہ بعساکرِ منصورہ کہ در آن طرف است ، بسہولیت برسد ۔ در این باب ، تاکیدِ تمام دانستہ ، مجرایٔ خود در پیشگاہِ خلافت و جہان داری ، منحصر در تقدیمِ امورِ مذکورہ شناسد و بعہدہ داند ۔

—:o:—

ب ر ۳

یہ بھی مہم ماروا ڑ کے آغاز کا خط ہے ۔

براجہ اندر سنگھ : زبدۃ الاماثل والاقران ، خلاصۃ العشایر[2] والاخوان ، راجہ اندر سنگھ ، امیدوارِ عنایتِ فراوان گشتہ ، بداند ۔ خبرِ مفسدانِ کوتہ اندیش کہ از کوہ بر آمدہ ، در زمینِ مارواڑ سری کشیدہ بودند ، شنیدہ شد کہ بسمتِ دیگر ، ادبار گزین گشتند و از آنجا کہ آن زبدۃ الاقران ، محض بارادۂ تنبیہِ مخاذیل ، رخصت گرفتہ ۔ یقین کہ اگر مفلوکی چند اجل رسیدہ بقصدِ دزدی در حوالیٔ جودہپور آمدہ خواہند بود ، بتنبیہِ واقعی رسیدہ باشد ۔ الحال امرِ سامی صادر می شود کہ چون کوچ (ص : ۳۸۰ ب) موکبِ عالی بدرۂ دیوسوری مقرر شدہ ، لہذا باید کہ آن زبدۃ الاقران خلاصۃ العشایر بمجردِ نشانِ مرحمت عنوان ، خود را برکابِ سعادت رساند تا اورا برایٔ خبرداریٔ بنگاہ گذاشتہ ، عازمِ مقصود

---

۱ ۔ نیاید ۔

۲ ۔ العشایر ۔

شویم - در این باب تاکیدِ تمام شناسد -

—:o:—

ب ر ۴

سجان راٹھور کو سوجھت اور چتیارن میں تھانہ بٹھانے اور بندوبست رکھنے کا حکم دیا گیا تھا - اب اُسے وہاں سے تبدیل کیا جا رہا ہے -

بسجان سنگھ راٹھور : زبدۃ الاقران ، تہور آثار ، سجان سنگھ ، بعنایت امیدوار بودہ بداند - چون راٹھوران شقاوت نشانِ دزد پیشہ ، بسمتِ دیگر رفتہ اند ، نشانی ازان مقاہیر ، در طرفِ سوجھت و چتیارن پیدا لیست بنابران امرِ سامی صادر می گردد کہ او بمجردِ ورودِ نشانِ مرحمت عنوان ، خود را برکابِ سعادت برساند کہ جایٔ دیگر برایٔ اقامتِ او مقرر شدہ - در این باب تاکیدِ اکید و قدغنِ بلیغ شناسد -

—:o:—

ب ر ۵

شہزادہ اکبر اُسے اپنی خدمت میں حاضر ہونے کی ہدایت کر رہا ہے -

بسجان سنگھ راٹھور : تہور شعار ، جلادت وثار ، زبدۃ الاشباہ ، سجان سنگھ بعنایت امیدوار بودہ ، بداند - چون رفتنِ آن زبدۃ الاقران ببدہنور بالفعل موقوف شدہ ، لہذا امرِ جلیل القدر صادر می شود کہ آن تہور وثار ، بمجردِ وصولِ نشانِ عالی شان ، بلا توقف و امہال ، خود را روانۂ حضورِ عالی گرداند و بہیچ وجہ من الوجوہ ، تاخیر و تسویف درمیان نیارد - در این باب تاکیدِ تمام و قدغنِ بلیغ شناسد -

—:o:—

ب ر ۶

سجان سنگھ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ موضع بھیالی میں اپنا مرکز بنائے ۔ اس کی جمعیت کو موجودہ قیام گاہ سے بھجوانے کے لیے ایک سزاول بھی مقرر کیا گیا ہے ۔

بسجان سنگھ : اسوۃ الامثال ، تہور آثار ، سجان سنگھ ، بعنایت امیدوار ہودہ بداند ، عرضہ داشتی کہ ارسال داشتہ بود ، رسید ۔ از نظر عالی گذشت ۔ بایدکہ ہم برین نمط ، سوانح مقاہیر بخت تیرہ روزگار ، آنچہ باو برسد ، پیوستہ معروض می داشتہ باشد ۔ دیگر چون بموجب عرایض کہ پادشاہ قلی خان ، بملازمان عالی نوشتہ ، بعرض متعالی رسید کہ آن زبدۃ الاماثل ، در موضع بہارسہ ، اقامت دارد ۔ اگرچہ موضع مذکور سرحد سوجہت است لیکن دور دست واقع شدہ ، بودن آنجا چندان فایدہ ندارد ۔ بنابر امر سامی صادر شدہ کہ موضع بھیالی کہ مداخل و معابر مقہوران وخیم العاقبت است ، ہم سرحد پرگنۂ مذکور واقع شدہ و ہم از لشکر پادشاہ قلی خان قریب المسافتہ است ، مقر خود قرار دادہ ، از قرار واقع ، خبردار باشد ۔ چنانچہ سزاول نیز از حضور عالی تعین شدہ کہ اورا ، بمکان مسطور برساند ۔ باید کہ بمجرد وصول نشان مکرمت عنوان ، از بہارسہ بہ بھیالی برود ۔ در این باب تاکید تمام شناختہ ، بر وفق امر رفیع القدر ، بعمل آرد ۔

——:o:——

ب ر ۷

راجہ اودے پور نے شاہزادے کی خدمت میں راؤکیسری سنگھ کو بھیجا ہے ۔ راجہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرورت کے وقت شاہی فوج کے لیے اپنی آدھی جمعیت کو حاضر کر دے گا ۔ اس لیے شاہزادہ نے ہدایت کی ہے کہ وہ ۲۱ ماہ حال بروز شنبہ ایک فوج شائستہ اپنے بیٹے اور بھائی کی سرکردگی میں بھیج دے ۔

برانا راج سنگھ زمیندار چیتوڑ و اودیپور : عمدۂ اخلاص کیشان

دولت خواه ، زبدة الاعیان والاشباه ، خلاصة الاماثل و الاقران ، لقاوة النظائر و الاخوان ، سلالهٔ فدویت منشان ، سزاوار الطاف و احسان ، مخلص باختصاص ، فدویٔ درست اخلاص ، راجهٔ راجهای عالی مقدار ، (ص : ۳۸۱ ا) مستوجب العنایته ، رانا راج سنگه بشمول توجهات شاهی مستظهر و مستبشر بوده بدانند ، عرضداشت مشتمل بر حسن عقیدت و اخلاص و فرستادن تهور شعار ، راوکیسری سنگه ، بحضور پرنور و حواله یافتن بعضی ملتمسات بتقریر او در حینی که خاطر حق شناس حقیقت اساس ، انتظار آن داشت ، رسیده فیض اندوز مطالعهٔ خاص گردید - موصل الیه بشرف مراحم خسروانه امتیاز یافت - آنچه در باب بعضی محال و آبادانی چیتوڑ و سلوک باقوام راجپوتیه ، بدستور سلاطین پیشین التماس نمود ، بتمامه درجهٔ پذیرای یافت - باید که آن عمدهٔ راجهای بلند مقدار ، عنایات و الطاف والا شاهی را ، در جمیع مواد ، شامل حال خود دانسته و مطمئن خاطر بوده ، خود را از ما و ما را از خود تصور نماید - الحال بکرم الهی جلت عطیاته ، درپیشگاه والا آنچه بایستی کرد و مصلحت مقتضی آن شد ، بوجه احسن و آئین ، نیک بعمل آید و در تصمیم عزم بمقصد حقیقی ، حالت منتظره نماند - چنانچه روز یکشنبه بیست و یکم ماه حال ، ساعت کوچ رایات عالیات مقرر و مصمم گشت - انسب آنکه فوج شایستهٔ آن سرآمد راجهای هند ، فردا که شنبه باشد - بسرکردگی پسر با برادر او ، در رکاب نصرت نصاب برسد و بوجه[1] من الوجوه توقف و امهال واقع نشود تا بتائید موید حقیقی ، بتحصیل مطلبی که پیش نهاد همت والا نهمت است ، پردازیم -

—:o:—

---

۱ - بوجهے -

خاتمہ

بحمد اللہ کہ بر رغمِ زمانہ
بپایان آمد این دلکش فسانہ

المنتہ للہِ تعالیٰ و تقدس کہ بتقدیم رسید و بآخر انجامید ۔ این دستور العملِ کاردانی و عملِ دستورِ فرزانگی و خرد پژوہی ، نتایجِ طبعِ دانش اساسِ ہشیار خرامِ عرصۂ آگاہی ، رمز شناسِ کونی و الہی ، تغمدہ اللہ بغفرانہ و اسکنہ بجنوحۃ جنانہ ، و شطری از انتخابِ تاریخِ دو سالۂ احوالِ خیر مآلِ حضرتِ پادشاہِ درویش نہادِ عالم گیرِ صایب تدبیر ، خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و بعض زخارفِ مسوداتِ این ہیچ مدانِ کج مج زبان ، ہندی نژاد ، بی مشاطگیٔ لفظ و عبارت و ناصیہ افروزیٔ فقرہ و استعارت اگرچہ بقصدِ یادگارِ احباب ، بر صحیفۂ روزگار ، سفال را ، با درِ شاہوار ، ہم ترازو ساختہ و قطرہ را ، با دریا ہم کران گردانیدہ ، لیکن امید از مکارمِ اخلاق و محاسنِ اشفاقِ سخن ورانِ عالی مقدار و منشیانِ خطا بخشِ پوزش[1] گذار آنست کہ نظر بر کم فہمی و پست فطرتیٔ این خاکِ راہِ درویشانِ مستمند و کفش بردارِ دل ریشانِ دردمند نینداختہ[2] . . .[3] (ص : ۳۸۱ ب) ۔

[در بیان و] در بلاغت کے بود یکسان سخن
گرچہ گوینده بود چون حافظ و یا اصمعی[4]

---

۱ ۔ نور پیش ۔
۲ ۔ بینداختہ ۔
۳ ۔ یہاں نسخہ ناقص ہے ۔
۴ ۔ اجمعی ۔

در کلامِ ایزدِ بیچون که وحیِ منزلست
کے بود تبت یدا مانندِ یا ارض ابلعی[1] ؟

عرضِ مراتبِ عذرِ عدمِ قابلیت و نارسایٔ این بی مایۂ معنی و رو ستایٔ شهرستانِ کلمه و کلام ، زیاده از آن ست که بطوامیرِ طویل الذیل ، راست آید و فقراتِ مستعارِ معذرت آمیزِ دبیرانِ بلاغت شعار ، بادایٔ آن وفا کند ۔ بهر تقدیر ، تا کجا عذرِ آن بخواهد و خود را از دستِ سخن چینانِ بی آزرم ، خلاص نماید و رها کند ۔ بایٔ حال معذور دارند و بر کمی و زبونیٔ استعداد ، حمل نمایند ۔ مصرع :

کرمِ تست عذر خواه همه

فضل و لطف و عذر نیوشی و عیب پوشیٔ عزیزانِ صاحبِ التدار ، در هر آن مرجوست ۔ مصرع :

بس کنم خود زیرکان را این بس است

و اگر ناقل و کاتب را بفاتحۂ خیر یاد کنند ، موجبِ اجرِ جزیل خواهد بود ۔ "اذ کروا موتیٰ کم[2] بالخیر" حدیث النبی مختار ذوی الاقتدار علیه من الصلواة افضلها و من التحیاة اکملها ، صریح است ۔ م :

قلم این جا رسید سر بشکست

چه گویم و چه نویسم و چه بر طرازم و تا کجا دراز نفسی نمایم که محمول بر هرزه درای گردد ۔ خوش گفت آنکه گفت ۔

بیا راسخ که انجامِ کلام است
نمازِ خامه[3] را وقتِ سلام است

---

۱ ۔ یا ارض ابلعی ۔ قرآن کی آیت طوفانِ نوح کے بارے میں ہے اس کو بلاغتِ قرآن کے ایک مثالی نمونے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے ۔

۲ ۔ اموتا کم ۔

۳ ۔ خامہ ۔

بتاریخ بیست هشتم ماه ربیع الثانی ، ۳۸ سنه سی و هشت جلوس حضرت شاه عالم پادشاه غازی ، خلد الله ملکه و سلطنته بپاس خاطر برخورداران[1] کامگار سعادت منش عقیدت التیام ، لاله جی رام و رام کشن ، طول عمرهما[2] و ضاعف قدر هما بخط احقر العباد لیاز آئین ، منگل سین ، صورت اتمام یافت ـ

هر که خواند دعا طمع دارم
زانکه من بندهٔ گنهکارم

تمت تمام شد ، کار من نظام شد ـ

---

۱ ـ برخوردار ـ
۲ ـ طول عمر و ضاعف قدر هما ـ

اشاریہ

اسماء الرجال

آثار - ۳۷ ، ۶۲ ، ۷۱ ، ۷۵ ، ۷۶ ، ۷۸ -
آدم خان خویشگی - ۸۸۸ -
آصف خان - ۱۰۱۷ ، ۱۱۱۲ -
آغر خان - ۱۰۵۱ ، ۱۱۳۰ -
آقا علی - ۷۶ -
آقا علی سمنانی - ۱۱۲۳ -
آقا هدایت - ۹۷۷ -
آقا یوسف - ۱۰۶۳ ، ۱۰۸۸ ، ۱۱۱۴ -
آیا مل دیوان - ۱۲ ، ۱۵ -

الف

ابابکر مرزا - ۳۶۰ -
ابدال گرز بردار - ۸۲ -
ابراهیم بیگ - ۲۶۸ ، ۲۷۰ ، ۲۷۱ ، ۲۷۲ ، ۶۱۷ ، ۶۱۸ ، ۸۴۸ ، ۸۶۴ ، ۸۹۴ -
ابراهیم بیگ نجمی ثانی - ۱۰۱۵ -
ابراهیم بیگ یزدی - ۹۰۱ -
ابراهیم خان - ۹۱۴ ، ۹۲۲ ، ۹۷۰ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۲۶ ، ۱۰۳۳ ، ۱۰۵۳ ، ۱۰۵۹ ، ۱۱۰۵ ، ۱۱۱۲ ، ۱۱۲۶ -
ابراهیم خویشگی - ۱۰۸۹ -
ابراهیم دارا شکوهی سید - ۱۰۱۱ -
ابراهیم سید - ۱۰۹۴ ، ۱۰۹۸ -
ابراهیم عادل شاه - ۸۴۷ -
ابراهیم قور بیگی میر - ۱۰۱۱ -
ابراهیم میر - ۸۴۹ ، ۹۷۶ ، ۱۰۸۸ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۰۴ ، ۱۱۱۴ -
ابوالبقا میر - ۱۰۸۰ -
ابوالحسن - ۴۱۷ ، ۸۹۰ ، ۹۸۷ ، ۱۱۱۵ -
ابوالحسن میر - ۷۶۵ ، ۹۷۷ -
ابو سعید - ۱۰۰۳ -
ابو طالب لیساول - ۲۰۴ ، ۲۰۵ ، ۱۰۲۷ -
ابو الفتح قابل خان - ۲ ، ۳ ، ۴ ، ۵ ، ۶ ، ۷ ، ۸ ، ۹ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۶ ، ۳۹۱ ، ۴۳۸ ، ۴۴۷ ، ۶۷۹ ، ۸۳۴ ، ۸۳۵ ، ۸۳۷ ، ۸۴۰ ، ۸۴۴ ، ۸۴۷ ، ۸۴۸ ، ۸۵۳ ، ۸۵۶ ، ۸۶۲ ، ۸۶۷ ، ۸۶۹ ، ۸۷۳ ، ۸۷۴ ، ۸۷۵ ، ۸۷۷ ، ۸۷۸ ، ۸۸۰ ، ۸۸۲ ، ۱۰۲۷ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۷۹ ، ۱۱۲۲ -
ابو الفضل علامی شیخ - ۳۵۹ ، ۸۶۱ -
ابو الفضل معموری - ۶۰۶ -
ابو الفضل معموری میر - ۸۵۸ ، ۱۰۰۲ ، ۱۱۲۳ -
ابو الفضل میر - ۴۹۵ ، ۵۰۳ -
ابو القاسم - ۲۲۸ ، ۲۴۶ ، ۱۰۵۴ -

ابو مسلم - ۱۰۱۰ ، ۱۰۶۳
ابوالمعالی میر - ۱۰۶۱ ، ۱۰۶۵ -
ابوالمکارم - ۲۶ ، ۹۷۱ ، ۱۰۹۳ ،
۱۰۸۸ ، ۱۰۹۸ -
اتابک - ۲۳۴ -
اجمیری سیفیہ - ۴۶۵ -
احتشام خان - ۱۰۴۲ ، ۱۰۶۲ ،
۱۰۷۲ -
احمد بخاری سید . ۹۸۹ -
احمد بیگ خان - ۱۰۱۰ ، ۱۰۴۲ ،
۱۰۴۳ -
احمد بیگ میر توزک - ۱۰۰۲ -
احمد بیگ نجم ثانی - ۲۹۰ ، ۲۹۶ ،
۳۰۱ ، ۳۰۶ ، ۱۰۱۵ -
احمد خان - ۱۰۰۷ -
احمد خویشگی - ۱۰۰۲ ، ۱۰۰۶ -
احمد رضوی میر - ۱۳۶ ، ۱۳۷ -
احمد سادات خان - ۱۰۰۰ -
احمد سرہندی ؛ شیخ - ۱۰۸۰ -
احمد سعید - ۲۹۳ ، ۳۳۱ ، ۳۳۴ ،
۳۴۷ ، ۴۲۵ -
احمد سعید خاجی - ۹۰۷ ، ۱۰۸۱ -
احمد سعید خان خاجی - ۱۲۴۲ -
احمد شیخ - ۱۰۳۷ ، ۱۰۸۳ ،
۱۱۱۹ -
احمد گنیر سید - ۱۰۹۳ -
احمد ملا - ۴۱۷ - ۴۳۵ ، ۸۳۸ ،
۹۷۷ -
احمد نیالہ ملا - ۸۹۸ -
احمد میر - ۲۹۸ ، ۳۰۴ ، ۳۰۶ ،
۳۰۹ ، ۳۳۹ ، ۳۸۳ ، ۴۳۱ ،
۴۳۷ ، ۵۴۳ -
احمد نقشبندی خواجہ - ۲۷۱ -
احمد یساول - ۹۰ -
اختصاص خان - ۱۰۴۴ -
اختیار ترین - ۱۰۶۴ -
اخلاص خان - ۴۳۵ ، ۵۸۳ ، ۷۴۲ ،
۹۱۴ ، ۹۳۳ ، ۹۳۵ ، ۹۳۸ ،
۹۷۴ ، ۹۸۸ ، ۱۰۰۴ ، ۱۰۱۰ ،
۱۰۴۲ ، ۱۰۷۹ -
اخلاص خانی (خطاب) - ۱۰۰۶ -
اخلاص خان خویشگی - ۱۰۷۲ -
ارادت خان - ۱۰۱۹ ، ۱۰۲۱ ،
۱۰۴۶ ، ۱۰۵۷ ، ۱۰۶۲ -
ارجن گوڑ - ۱۰۰۴ -
ارشد خان ۷۹۹ -
استا جی پنڈت - ۴۱۵ -
اسحاق بیگ ۱۰۱۵ -
اسحاق خان - ۱۰۱۲ -
اسحاق میر - ۱۱۰۴ -
اسد خان - ۲۳ ، ۹۷۱ ، ۱۰۱۷ ،
۱۰۹۴ ، ۱۰۹۶ ، ۱۰۹۸ ، ۱۱۰۲ ،
۱۱۱۴ ، ۱۱۸۷ ، ۱۲۴۱ ، ۱۲۴۲ ،
۱۲۴۳ ، ۱۲۵۰ ، ۱۲۵۴ -
اسد خان بخشی دوم - ۱۰۱۷ ، ۱۰۱۹ ،
۱۰۴۲ ، ۱۰۶۴ -
اسد اللہ - ۹۰ ، ۱۲۱ ، ۱۳۲ ، ۱۳۶ ،
۱۵۱ ، ۲۲۸ ، ۴۹۰ ، ۴۶۹ ،
۴۷۰ ، ۱۴۵۰ -
اسدکاشی - ۱۰۳۷ ، ۱۰۶۵ ، ۱۰۸۹ ،
۱۱۱۴ -
اسد مراد - ۱۲۲۹ -
اسفندیار بیگ - ۱۰۱۵ ، ۱۲۴۲ -
اسفندیار مخموری - ۱۰۹۵ -

اسلام خان - ۱۸۷ ، ۵۴۲ ، ۶۳۹ ، ۶۳۸ ، ۶۴۱ ، ۹۳۳ ، ۱۰۰۶ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۲۰ ، ۱۰۲۱ ، ۱۰۲۳ ، ۱۰۳۰ ، ۱۰۵۳ ، ۱۰۵۶ ، ۱۰۶۳ ، ۱۰۶۷ ، ۱۰۶۹ ، ۱۰۷۱ ، ۱۰۷۲ ، ۱۱۱۵ ، ۱۱۲۳ -
اسلام خان بهادر - ۸۷۸ ، ۸۸۰
اسماعیل (پوت) - ۲۲ ، ۲۳ ، ۲۷ ، ۲۸ ، ۲۰۱ ، ۵۹۰ ، ۹۷۵ ، ۱۰۶۴ -
اسماعیل بیگ - ۲۹۱ ، ۳۳۲ ، ۳۱۴ ، ۳۱۶ ، ۳۲۱ ، ۹۰۰ ، ۹۸۷ ، ۹۹۰ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۵ -
اسماعیل خویشگی - ۱۰۰۳ ، ۱۰۰۶ ،
اسماعیل نیازی - ۱۰۰۲ ، ۱۰۰۴ ، ۱۰۱۰ -
اشرف سید - ۱۱۱۷ -
اصالت خان - ۹۹۱ ، ۹۹۹ ، ۱۰۰۳ ، ۱۰۰۴ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۸۴ ، ۱۰۸۵ ، ۱۰۸۹ ، ۱۰۹۷ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۱۲ ، ۱۱۱۴ -
اعتبار خان - ۹۷۱ ، ۱۰۴۱ ، ۱۰۴۲ ، ۱۰۸۸ -
اعتبار خان خواجه سرا - ۱۱۰۲ ،
اعتقاد خان - ۵۹۷ ، ۶۰۰ ، ۶۰۱ ، ۶۱۴ ، ۶۱۶ ، ۶۰۹ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۴۳ ، ۱۰۴۵ ، ۱۰۴۸ ، ۱۰۵۰ ، ۱۱۱۲ -
اعتمادالدوله - ۱۰۰۳ -
اعتماد خان - ۹۸۵ ، ۹۸۹ ، ۱۰۴۳ ، ۱۰۸۵ ،
اعظم خان - ۹۰۱ ، ۹۹۷ ، ۹۹۹ ، ۱۰۰۷ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۱۹ -
اعلی حضرت - ۸۷ ، ۱۰۹ ، ۲۳۵ ، ۲۳۹ ، ۲۹۱ ، ۲۹۴ ، ۳۱۹ ، ۳۹۴ ، ۴۰۰ ، ۴۰۴ ، ۴۰۵ ، ۴۰۶ ، ۴۱۳ ، ۴۱۶ ، ۴۲۶ ، ۴۲۷ ، ۴۳۳ ، ۴۳۶ ، ۴۴۰ ، ۴۴۳ ، ۴۵۵ ، ۴۵۶ ، ۴۶۲ ، ۴۶۸ ، ۴۷۷ ، ۵۳۶ ، ۵۸۴ ، ۶۰۳ ، ۶۴۰ ، ۸۲۹ ، ۸۳۰ ، ۸۳۲ ، ۸۴۸ ، ۸۷۰ ، ۸۷۶ ، ۸۷۸ ، ۹۴۱ ، ۹۵۰ ، ۹۹۵ ، ۱۰۰۸ -
افتخار خان - ۹۷۳ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۶۳ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۷۷ ، ۱۰۸۸ ، ۱۰۹۸ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۱۳ ، ۱۱۵۹ -
افتخار ولد فاخر خان - ۱۱۱۵ -
افضل - ۲۴۷ ، ۴۳۳ ، ۹۱۳ ، ۹۴۴ -
اکبر شهزاده - ۱۵ -
اکرام الله بارهه سید - ۱۰۶۲ -
اکرام خان - ۱۰۶۴ ، ۱۰۶۹ ، ۱۰۸۴ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۰۴ ، ۱۱۰۵ -
الف خانی (خطاب) - ۱۰۷۸ -
الغان - ۹۱ ، ۹۲ -
الهام الله - ۱۴۶ ، ۱۵۰ ، ۱۹۲ ، ۴۶۵ ، ۴۷۰ ، ۹۷۶ ، ۱۰۰۲ ، ۱۰۰۶ -
الله ترڈی بیگ - ۲۸۹ -
الله داد - ۱۰۷۹ -
الله وردی خان - ۶۴۴ ، ۶۴۶ ، ۶۴۷ ، ۹۷۰ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۶۵ ، ۱۰۷۰ ، ۱۱۱۴ ، ۱۱۱۶ ، ۱۱۲۵ -

الہ یار - ۷۹۲ -
الہ یار بیگ - ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۲۷ -
الہ یار خان - ۱۰۴۷ ، ۱۰۴۸ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۷۸ ، ۱۰۸۹ ، ۱۱۱۳ -
الہ یار خان میر توزک - ۱۱۰۲ -
الہ یار خانی (خطاب) - ۱۰۲۷ -
امام اسماعیل والئی یمن - ۱۱۰۲ -
امام قلی - ۳۴ ، ۵۲۹ ، ۵۳۴ ، ۱۰۰۸ -
امام قلی آغر - ۱۰۳۹ -
امام قلی بیگ - ۱۰۴۷ -
امام قلی قراول ۳۳ ، ۳۴ -
امام گر خویشگی - ۱۰۹۴ -
امام وردی بیگ - ۳۴۶ ، ۹۷۷ -
امام ہروی - ۱۰۶۵ -
امان اللہ - ۹۷۷ ، ۱۲۲۸ -
امان اللہ قلعہ دار ۱۰۵۱ -
امان بیگ ۱۱۷ ، ۷۲۹ ، ۸۸۳ -
امر خانی - ۱۰۳۲ -
امر سنگھ چندراوت - ۱۰۰۴ ، ۱۰۰۵ -
امر سنگھ راٹھور - ۱۱۱۳ -
امیرالامرا - ۵۶۳ ، ۱۰۲۷ ، ۱۰۲۹ ، ۱۰۳۰ ، ۱۰۳۳ ، ۱۰۳۵ ، ۱۰۳۷ ، ۱۰۵۴ ، ۱۰۵۶ ، ۱۰۵۸ ، ۱۰۷۹ ، ۱۰۸۱ ، ۱۰۸۸ ، ۱۰۹۴ ، ۱۰۹۷ ، ۱۰۹۸ ، ۱۱۰۱ ، ۱۱۱۲ ، ۱۱۱۴ ، ۱۱۲۶ -
امیر بیگ لیساول - ۹۳ ، ۶۲۲ -
امیر خان - ۱۰۵۶ ، ۱۰۵۹ ، ۱۰۷۹ ، ۱۰۸۶ ، ۱۰۸۷ ، ۱۰۹۷ ، ۱۱۰۴ ، ۱۱۱۲ ، ۱۱۱۴ ، ۱۱۲۶ -
امیر خان ضیاءالدین یوسف - ۲۶ -
امینا - ۱۰۸۳ -
امینای گجراتی - ۱۰۸۳ -
اندر سنگھ راجہ - ۱۱۴۰ ، ۱۱۶۵ ، ۱۱۶۸ ، ۱۱۷۲ ، ۱۱۷۳ ، ۱۱۸۸ ، ۱۱۹۵ ، ۱۱۹۹ ، ۱۲۰۳ ، ۱۲۴۹ ، ۱۲۵۹ ، ۱۲۶۳ ، ۱۲۶۵ ، ۱۲۶۸ ، ۱۲۷۰ ، ۱۲۸۳ ، ۱۲۸۴ -
اندرمن - ۳۶۸ -
اندرمن بندیلہ - ۱۰۶۳ ، ۱۰۸۴ -
اندرمن دہند دیرہ - ۹۹۵ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۶۳ ، ۱۰۷۲ -
اندرمن راجہ - ۱۰۰۲ ، ۱۱۰۰ -
انرود گوڑ راجہ - ۱۰۵۶ ، ۱۰۵۹ ، ۱۰۶۱ -
اودھی بھان راٹھور - ۱۰۲۹ ، ۱۰۴۷ ، ۱۰۸۹ ، ۱۰۹۶ ، ۱۰۹۸ ، ۱۱۰۰ -
اودھی بھان گوڑ - ۱۰۶۲ -
اودھی بھان میرتیہ راجہ - ۱۰۶۲ -
اورنگ خان - ۱۰۰۰ -
اورنگ زیب - ۱ ، ۳ ، ۴ ، ۵ ، ۶ ، ۷ ، ۸ ، ۹ ، ۱۰ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۵ ، ۱۶ ، ۲۴۵ ، ۲۴۶ ، ۱۱۰۸ -
اوزبک خان - ۱۲۶ ، ۱۲۷ ، ۱۸۴ ، ۱۹۸ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۸۸ -
اہتمام خان - ۱۱۱۶ -
ایرج خان - ۱۴۲ ، ۵۱۴ ، ۷۲۹ ، ۷۳۲ ، ۹۷۲ ، ۹۸۷ ، ۱۰۲۹ ، ۱۰۳۰ ، ۱۰۳۴ -
ایمن آفریدی - ۱۰۹۳ -
ایوب افغان - ۱۱۲۰ -

ب

باہو طالب - ۱۱۵ -
بادل بختیار - ۱۰۰۳ -

بازید افغان - ۱۰۱۰ -
باقر خان - ۱۱۲۰ ، ۱۱۲۱ -
باقر میر - ۱۰۴۸ -
باقی بیگ - ۱۰۲۱، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷ -
باقی خان - ۸۴ -
بانو بیگم - ۱۱۱۷ -
بایزید غلزه - ۱۰۱۵ -
بختان بیگ ۷۲۳ -
بختان بیگ روز بهانی - ۱۰۶۳، ۱۰۷۰-
بختاور راجه - ۱۰۶۴ -
بخت یار خان - ۹۴۱ -
بختیار خان - ۹۷۴ ، ۱۰۰۰ ، ۱۱۲۷-
بختیار خانی(خطاب) - ۱۱۲۴، ۱۱۳۰ -
بدرالنسا بیگم - ۱۱۰۹ -
بدن سنگه راجه - ۸۰ -
بده شیخ - ۴۹ -
بدیع الزمان - ۲۱۵ -
برخوردار خواجه - ۱۲۷ ، ۱۵۸ ، ۱۸۴ ، ۱۹۴ ، ۵۷۶ ، ۹۷۵ -
برق انداز خان - ۱۰۱۱ ، ۱۰۹۲ ، ۱۲۶۶ -
برهان شیخ - ۸۳۸ -
برهم دیو سهسودیه - ۱۱۰۰ -
بزرگ امید - ۱۰۲۷، ۱۰۷۹ ، ۱۲۲۱ -
بزرگ خانم - ۱۱۱۷ -
بزرگ وار خواجه - ۱۰۹۶ -
بسرام خان - ۱۰۵۷ -
بسنت - ۱۰۴۸ -
بسنت خواجه سرا - ۱۰۴۷ -
بلاش قلماق - ۱۰۲۹ ، ۱۱۳۰ -
بلند اختر - ۱۰۶۸، ۱۰۸۸، ۱۰۹۰ -
بلو خان - ۱۰۶۲ -
بلوی چوهان - ۱۰۶۷ -
بلهسانیه راؤ ۹۴۴ -
بوری بیگ آغر - ۱۰۰۸ -
بهادر بیگ بخشی - ۱۰۰۴ -
بهادر حسین - ۷۱۳ ، ۷۱۴ -
بهادر خان - ۳۴ ، ۳۸ ، ۶۲۴ ، ۹۸۴ ، ۹۸۸ ، ۱۰۰۱ ، ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۰، ۱۰۱۵، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲ ، ۱۰۲۸، ۱۰۳۴، ۱۰۳۶، ۱۰۳۹ ، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸ ، ۱۰۵۶، ۱۰۶۰، ۱۰۶۳، ۱۰۶۹ ، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۹۴، ۱۰۹۷ ، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸ ، ۱۱۲۹ ، ۱۱۳۰ -
بهادر خان روهیله - ۱۰۴۹ ، ۱۰۸۷ ، ۱۰۹۲ -
بهادر سید - ۹۸۳ ، ۹۸۷، ۱۰۶۲ ، ۱۰۸۰ ، ۱۰۸۹ -
بهادر نوحانی - ۱۰۳۷ ،
بهار بهکری سید - ۱۰۱۲ -
بهار سنگه راجه - ۶۹ -
بهار سید - ۱۰۰۳ ، ۱۱۱۴، ۱۱۱۷ -
بهار شیخ - ۹۱۳ -
بهاؤ الدین ملتانی شیخ - ۱۰۴۹ -
بهاؤ سنگه - ۱۰۵۴ ، ۱۰۶۲ -
بهاؤ سنگه گوڑ - ۱۰۸۷ -
بهاؤ سنگه هاڈه - ۱۰۵۳ -
بهبل افغان - ۹۹۹ -
بهرام - ۶۲ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۶۳ -
بهرام ولد نذر محمد خان - ۱۱۲۳ -
بهروز راجه - ۱۱۰۱ -
بهکران بندیله - ۱۰۰۲ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۳ ، ۱۰۸۴ -
بهگونت سنگه ۱۰۰۳ -

بھگونت سنگھ باڈہ - ۱۰۱۰ ، ۱۰۶۴ ،
۱۰۷۸ ، ۱۰۸۹ ؛ ۱۱۲۳ -
بھلول ، ۶۹۳ ، ۷۲۶ -
بھلول خواجہ - ۱۱۴۸ -
بھلول میانہ - ۴۳۳ ، ۵۲۰ -
بھمبان - ۵۱۰ -
بھوج راج کچھواہہ - ۱۰۸۷ ، ۱۰۹۷ ،
۱۰۹۸ -
بیجاپور - ۴۹۲ ، ۱۰۰۴ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۱۴ ،
۱۱۹۸ ، ۱۲۲۹ ، ۱۲۳۰ ، ۱۲۶۶ ،
۱۲۷۰ -
بیتوجی - ۱۰۰۳ -
بیتھل داس گوڑ راجہ - ۱۰۱۱ ، ۱۰۱۴ ،
۱۰۴۲ -
بیجاپوریان - ۵۱۹ -
بیدار بخت - ۹۲۸ ؛ ۹۳۸ -
بیرم دیو دیسودیہ - ۱۰۵۰ ، ۱۰۵۹ ،
۱۰۸۸ -
بیژن خان - ۱۰۴۲ -
بی شکوہ (داراشکوہ) - ۳۱۹ ، ۳۲۲ ،
۳۲۴ ، ۳۲۵ ، ۷۷۹ ، ۷۸۲ ، ۹۵۳ -
بیگ حاجی - ۱۰۱۵ -
بیگ خان، شاہ - ۹۴۱ ، ۹۷۳ ، ۹۹۶ ،
۱۰۰۴ ، ۱۰۰۷ -
بیگم صاحب - ۸۶۵ ، ۱۰۱۸ ، ۱۱۰۱ ،
۱۱۳۴ -
بیگم صاحب جیو - ۸۷۰ -

پ

پادشاہ قلی خان - ۱۱۶۰ ، ۱۱۶۳ ،
۱۱۶۶ ، ۱۱۶۸ ، ۱۱۶۹ ، ۱۱۷۰ ،
۱۱۷۳ ، ۱۱۷۴ ، ۱۱۷۵ ، ۱۱۷۸ ،
۱۱۸۲ ، ۱۱۸۳ ، ۱۱۸۴ ، ۱۱۸۵ ،
۱۱۸۶ ، ۱۱۸۷ ، ۱۱۸۸ ، ۱۱۸۹ ،
۱۱۹۱ ، ۱۱۹۳ ، ۱۱۹۵ ، ۱۱۹۸ ،
۱۱۹۹ ، ۱۲۰۲ ، ۱۲۰۳ ، ۱۲۰۵ ،
۱۲۱۷ ، ۱۲۲۳ ، ۱۲۲۹ ، ۱۲۳۰ ،
۱۲۴۱ ، ۱۲۵۴ ، ۱۲۵۵ ، ۱۲۵۶ ،
۱۲۵۷ ، ۱۲۵۸ ، ۱۲۵۹ ، ۱۲۶۰ ،
۱۲۶۱ ، ۱۲۶۲ ، ۱۲۶۵ ، ۱۲۶۶ ،
۱۲۶۸ ، ۱۲۶۹ ، ۱۲۷۱ ، ۱۲۸۰ ،
۱۲۸۶ -
پرتاپ - ۴۷۳ ، ۴۷۴ -
پرتاپ سنگھ جہالا - ۱۱۰۰ -
پرتاپ کراسیہ - ۴۷۱ -
پرتھی پت - ۱۱۲۵ -
پرتھی راج بھالی - ۱۰۱۲ ؛ ۱۰۸۷ ،
۱۱۰۳ -
پرتھی راج راٹھور - ۵۸۴ -
پرتھی سنگھ - ۱۲۹۴ -
پرتھی سنگھ پیرتیہ - ۱۲۰۳ -
پردل خن - ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۴۷ ،
۱۰۴۹ ، ۱۰۸۶ ، ۱۰۸۷ ، ۱۰۹۲ ،
۱۰۹۶ ، ۱۰۹۸ ، ۱۱۳۰ -
پرسوجی - ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۲۷ ،
۱۰۵۷ ، ۱۰۶۲ ، ۱۱۰۰ -
پرویز - ۱۱۴۵ -
پرہنر بانو بیگم نواب - ۶۴۱ -
پسر شاہو - ۶۸۰ -
پلنگ جملہ - ۱۰۶۴ ، ۱۰۷۷ ،
۱۰۸۸ ، ۱۱۱۶ -
پندار خان - ۱۰۱۳ -
پہاڑ سنگھ راجہ - ۷۳ ؛ ۸۱ -
پیر غلام - ۷ ؛ ۸۳۳ ؛ ۸۴۷ -

ٹ

ٹاٹار بیگ - ۹۹۴ ، ۷۳۵ ، ۱۰۰۰ -
ٹاٹار سید بارہہ - ۱۰۹۴ ، ۱۰۵۳ ، ۱۰۵۴ ، ۱۰۷۵ ، ۱۰۸۸ -

ث

ثاج نیازی - ۱۰۳۷ -
ثمناق خان خوانی - ۱۰۹۲ -
ثریبت خان - ۹۰۵ ، ۹۷۲ ، ۹۹۱ ، ۹۹۳ ، ۱۰۰۷ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۱۹ ، ۱۰۸۶ ، ۱۰۹۱ ، ۱۰۹۹ -
ثرکتاز خان - ۱۰۵۱ ، ۱۰۸۶ ، ۱۰۸۹ ، ۱۰۹۷ -
ثرمبک بھونسلہ - ۹۸۴ ، ۹۹۷ ، ۷۲۹ ، ۷۳۴ -
ثرمبکجی - ۴۱۵ -
ثقرب خان - ۹۰۷ ، ۹۰۸ ، ۹۰۹ ، ۹۱۰ ، ۹۸۲ ، ۱۰۱۸ ، ۱۰۵۷ ، ۱۰۸۰ ، ۱۰۸۱ ، ۱۱۰۱ ، ۱۱۲۱ -
ثودرمل - ۱۰۲۸ ، ۱۰۵۲ -
ثومنہ خان - ۳۵۹ ، ۳۵۷ ، ۳۵۸ -
ثہور خان - ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۶۳ ، ۱۰۸۸ -
ثیجا سنگہ بندیلہ راجہ - ۱۰۰۵ -

ج

جادو نراٹی - ۹۹۷ -
جام جمعہ - ۲۵ -
جانا جی - ۵۹۳ -
جان باز خان - ۱۰۰۶ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۸۷ -
جان باز خان خویشگی - ۱۰۸۷ -
جان باز خانی (خطاب) - ۱۰۰۶ -
جان بیگ - ۱۰۹۲ ، ۱۰۹۶ -
جانسپار خانی (خطاب) - ۱۰۲۲ -
جانُ محمد شیخ - ۱۰۱۵ -
جان نثار خان ۱۰۸۸ ، ۱۱۳۰ -
جانی بیگ - ۹۹۳ ، ۱۰۰۳ -
جسونت راؤ - ۱۰۰۳ -
جسونت سنگہ - ۵۷۳ ، ۶۲۳ ، ۷۷۰ ، ۷۹۳ ، ۹۵۱ ، ۹۷۰ ، ۹۸۳ ، ۹۹۳ ، ۱۰۰۱ ، ۱۰۰۲ ، ۱۰۰۵ ، ۱۰۰۷ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۲۶ ، ۱۰۲۷ ، ۱۰۳۸ ، ۱۰۴۰ ، ۱۰۵۳ ، ۱۰۵۵ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۶۶ ، ۱۰۷۵ ، ۱۰۷۷ ، ۱۰۸۳ ، ۱۰۸۹ ، ۱۰۹۰ ، ۱۰۹۱ ، ۱۰۹۷ ، ۱۰۹۹ ، ۱۱۰۵ ، ۱۱۱۷ ، ۱۱۲۳ -
جعفر - ۱۲۳ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۰۴ -
جعفر السوردی خان - ۱۰۱۷ ، ۱۱۱۴ ، ۱۱۲۷ -
جعفر بیگ ترکمان - ۱۰۸۸ -
جعفر خان ، مدۃ السلطنۃ - ۵۰۵ ، ۵۰۶ ، ۵۰۷ ، ۵۶۹ ، ۵۷۰ ، ۵۷۱ ، ۵۷۲ ، ۵۷۳ ، ۸۷۷ ، ۹۶۹ ، ۹۹۰ ، ۱۰۱۸ ، ۱۰۳۱ ، ۱۰۳۳ ، ۱۱۲۳ -
جعفر شہید - ۱۱۲۳ -
جعفر صادق - ۸۷۶ -
جعفر قراول بیگ - ۹۹۰ -
جعفر محمد - ۵۳۲ -
جعفر میر - ۵۰۵ ، ۵۷۲ ، ۹۷۸ -
جگت سنگہ - ۵۸۲ ، ۱۰۵۳ ، ۱۲۲۶ ، ۱۲۴۵ -
جگت سنگھاڈہ - ۱۰۵۹ ، ۱۰۶۳ ، ۱۰۸۷ ، ۱۲۴۵ -
جگرسین - ۴۱۲ -

جلال بخاری سید - ۱۰۸۳ ، ۱۱۱۹ ، ۱۱۲۳ -
جلال خان ۹۷۳
جلال داؤدزئی شیخ - ۱۰۶۵ -
جلال‌الدین محمد اکبر بادشاه - ۱۱۲۵ ، ۱۱۲۹ -
جلا یار - ۸۵۷ -
جمال - ۱۰۲۹ ، ۱۰۹۲ -
جمال بیجاپوری - ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۴۷ ، ۱۱۲۴ -
جمال غوری - ۱۰۶۴ -
جملة الممالک - ۷۳۲ ، ۷۵۳ -
جمیل بیگ - ۹۷۷ -
جنت مکانی - ۱۲۰۵ -
جواد بخاری سید - ۱۰۷۳ -
جواد سید - ۱۰۷۴ -
جوره کشنا - ۹۲۰ ، ۹۲۳ -
جوشن بیگ گرزبردار - ۵۹۶ -
جوکیه - ۲۵ -
جوہر حبشی - ۷۵۹ -
جوہر خان - ۹۷۳ ، ۱۰۰۳ -
جوہر مل خواجه - ۹۴۶ -
جهانگیر قلی بیگ - ۱۰۸۸ -
جهانیان (پادشاہزاده) - ۶۳ ، ۶۵ ، ۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۲۷۷ ، ۳۱۳ ، ۵۳۵ ، ۵۷۴ ، ۷۹۱ ، ۸۱۳ ، ۸۱۵ ، ۸۹۴ -
جیاسنکر - ۲۱۱ ، ۲۱۲ ، ۲۱۳ ، ۲۱۵ ، ۲۱۸ ، ۲۳۴ -
جی رام لاله - ۱۶ -
جی سنگه بهدوریه - ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۴ -
جی سنگه پسر راج سنگه - ۱۲۰۱ ، ۱۲۳۰ -
جی سنگه راجه - ۴۶ ، ۶۸ ، ۸۲ ، ۹۸۸ ، ۹۹۲ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۲۲ ، ۱۰۲۵ ، ۱۰۲۶ ، ۱۰۲۷ ، ۱۰۲۸ ، ۱۰۳۵ ، ۱۰۳۶ ، ۱۰۳۸ ، ۱۰۴۰ ، ۱۰۴۴ ، ۱۰۴۶ ، ۱۰۵۳ ، ۱۰۷۲ ، ۱۰۸۷ ، ۱۰۸۹ ، ۱۰۹۳ ، ۱۰۹۴ ، ۱۰۹۶ ، ۱۰۹۷ ، ۱۱۱۳ ، ۱۱۲۰ ، ۱۱۲۱ ، ۱۱۲۳ ، ۱۱۲۹ ، ۱۱۳۰ ،
جی سنگه عم راجه جسونت سنگه - ۱۱۰۵ -
جی سنگه گوڑ راجه - ۱۰۷۷ -
جیش خان - ۹۲۰ ، ۹۲۳ -
جیون ماک ۱۱۱۸ ، ۱۱۲۰ ، ۱۱۲۱ ، ۱۱۲۴ ، ۱۱۳۰ -

چ

چاند بخاری سید - ۱۰۶۴ -
چتر بھوج چوہان - ۸۴ ، ۱۰۶۳ -
چتر سن جادون راجه - ۱۰۶۳ -
چنار پری - ۶۳۶ ، ۶۳۷ ، ۶۳۸ -
چنپت بندیله - ۱۰۱۰ ، ۱۰۵۲ ، ۱۰۸۴ -
چنپت راؤ - ۹۷۰ -
چنپه - ۱۲۵۳ -
چهیلا - ۴۷۶ -

ح

حاتم بیگ دیوان - ۱۱۵۳ -
حاجی بلوچ - ۶۱ -
حاجی بیگ - ۱۰۱۵ -
حامد بخاری سید - ۱۰۸۸ ،
حامد سید - ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۹
حامد شیخ - ۱۲۷۶ -

حسام الدین - ۸۲۵ ، ۹۷۳ ، ۱۰۰۲ ، ۱۰۴۴ ، ۱۰۸۵ -
حسن بیگ عرب - ۶۰۲ ، ۹۷۷ -
حسن خان - ۹۷۳ -
حسن خواجه - ۶۱۵ ، ۹۱۶ ، ۹۷۴ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۶۳ -
حسن خویشگی - ۱۰۶۵ ، ۱۰۶۸ ، ۱۰۶۹ ، ۱۰۷۰ -
حسن ده بیدی خواجه - ۱۰۸۹ -
حسن علی - ۱۰۲۶ -
حسن علی خان بهادر - ۱۰۲۶ ، ۱۰۶۱ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۷۸ ، ۱۰۸۳ ، ۱۱۶۰ ، ۱۱۶۲ ، ۱۱۷۳ ، ۱۱۸۰ ، ۱۱۸۱ ، ۱۱۸۲ ، ۱۱۹۲ ، ۱۱۹۴ ، ۱۲۴۳ ، ۱۲۵۰ -
حسن علی خان سید - ۱۰۸۷ -
حسین سید - ۱۱۵ ، ۸۸۶ ، ۱۰۰۱ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۲۶ -
حسین علی خان - ۱۰۹۶ ، ۱۱۰۵ -
حسین ملک - ۱۱۵ ، ۵۷۱ ، ۵۷۲ ، ۸۳۰ -
حضرت خواجه معین الدین - ۱۰۹۶ ، ۱۱۰۶ -
حضرت سید بدیع الزمان - ۱۰۶۱ -
حکیم صالح شیرازی - ۱۱۰۴ ، ۱۱۱۶ -
حکیم محمد امین شیرازی - ۱۱۱۴ -
حکیم محمد حسن گیلانی - ۱۱۲۲ -
حکیم محمد مهدی اردستانی - ۱۱۴ -
حکیم مومنا - ۹۸۲ ، ۹۹۱ -
حکیم نورالدین - ۱۱۰۳ -
حمید الدین - ۱۰۰۳ -
حمید الدین خان - ۱۰۰۶ ، ۱۰۱۷ ،
حمید الدین نمیچه - ۱۲ -
حمید کاکر - ۱۰۰۲ -
حیات - ۶۰۴ -
حیات خان افغان - ۱۰۰۰ -
حیات سنیهه - ۴۶۵ ، ۵۶۳ ، ۵۶۴ ، ۶۰۱ -

خ

خان بلوچ حاجی - ۱۰۴۷ ، ۱۰۵۰ -
خان تقرب نشان جالیخوس زمان - ۹۷۰ -
خان جهان - ۴۰۶ ، ۴۰۷ ، ۴۴۴ ، ۵۰۲ ، ۵۰۵ ، ۵۰۶ ، ۵۰۷ ، ۵۰۸ ، ۵۱۲ ، ۵۱۹ ، ۵۲۱ ، ۵۵۲ ، ۵۵۴ ، ۶۹۰ ، ۷۱۹ ، ۸۷۶ ، ۸۹۳ ، ۸۹۴ ، ۸۹۶ ، ۹۰۱ ، ۹۶۸ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۲۳ -
خان جهان باربه - ۱۰۴۲ ، ۱۰۴۳ -
خان خانان - ۷۷۲ ، ۹۶۸ -
خان خانان بهادر - ۱۰۰۶ ، ۱۰۰۷ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۱۸ -
خان دوران - ۷۳۱ ، ۹۶۹ ، ۱۰۰۷ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۲۱ ، ۱۰۵۴ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۶۳ ، ۱۰۷۶ ، ۱۰۸۶ -
خان دورانی - (خطاب) ۱۰۰۷ -
خان زاد خانی (خطاب) - ۱۰۰۶ -
خان زمان - ۲۰۱۹ -
خان عالم - ۱۰۱۸ ، ۱۰۴۸ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۷۹ ، ۱۰۸۸ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۱۳ ،
خان محمد - ۴۳۳ ، ۵۲۰ ، ۵۵۴ ، ۵۵۵ ، ۵۸۴ ، ۷۲۶ ، ۹۴۲ -
خان میرزا - ۱۴۱ ، ۱۴۵ ، ۱۴۷ ، ۲۰۱ ، ۲۱۵ ، ۲۱۸ ، ۲۲۶ ،

۲۳۰ ، ۲۳۴ ، ۳۲۳ ، ۵۱۴ ،
۵۱۵ ، ۵۵۳ ، ۹۸۹ ، ۷۱۹ ،
۷۲۰ ، ۹۹۹ ، ۱۰۷۶ -
خانہ زاد خان - ۱۰۱۱ ، ۱۰۲۲ ،
۱۰۶۵ ، ۱۰۷۸ ، ۱۰۸۹ ، ۱۰۹۷ -
خدا داد - ۷۱ -
خدمتگار خان - ۱۰۶۴ -
خسرو - ۱۰۱۷ ، ۱۱۴۵ -
خسرو بن نذر محمد - ۱۰۸۰ -
خسرو چیاہ - ۳۶ ، ۸۷۶ ، ۱۰۸۸ -
خسرو خواجہ - ۱۰۶۰ ، ۱۰۶۹ -
خضر - ۱۰۶۳ -
خلف خان - ۱۰۷۱ -
خلیفہ سلطان - ۷۴ -
خلیل اللہ - ۹۸۵ -
خلیل‌اللہ خان - ۵۹۵ ، ۵۹۶ ، ۱۰۰۸ ،
۱۰۱۲ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۱۹ ، ۱۰۲۳ ،
۱۰۲۹ ، ۱۰۳۴ ، ۱۰۳۸ ، ۱۰۳۹ ،
۱۰۴۰ ، ۱۰۴۴ ، ۱۰۴۶ ، ۱۰۴۷ ،
۱۰۴۸ ، ۱۰۵۲ ، ۱۰۵۶ ، ۱۱۰۲ ،
۱۱۲۳ -
خلیل اللہ اسحاق - ۱۰۱۲ -
خلیل خان - ۱۰۴۴ ، ۱۰۴۵ ، ۱۰۵۱ ،
خنجر خان - ۱۰۳۸ ، ۱۰۴۴ ، ۱۲۴۶ ،
خواص خان - ۱۰۰۰ ، ۱۰۱۰ ،
۱۰۱۵ ، ۱۰۲۴ ، ۱۱۲۳ -
خوش بیگ گزر بردار - ۷۰ -
خوش پسند ابراہیم - ۱۰۱۹ -
خوشحال بیگ قاقشال - ۱۰۰۰ -
خوشحال بیگ کاشغری - ۱۰۰۴ ،
۱۰۱۲ ، ۱۰۳۴ -
خوشحال خان - ۱۰۵۷ -

د

دادا بھائی (دارا شکوہ) - ۲۳ ، ۳۱ ،
۵۲۶ ، ۵۷۲ ، ۸۰۲ ، ۸۱۷ ، ۸۱۹
دادا بھائی جیو - ۱۱۵ -
داراب - ۱۳۷ ، ۶۸۴ ، ۶۸۹ ، ۶۹۰ ،
۱۰۲۲ -
داراب خان - ۱۰۷۶ -
داراب میرزا - ۹۷۷ -
داراشکوہ - ۳ ، ۵ ، ۱۱ ، ۳۱۹ ،
۶۲۲ ، ۶۲۵ ، ۷۷۹ ، ۷۸۲ ،
۷۸۳ ، ۹۵۲ ، ۹۸۳ ، ۹۸۸ ،
۹۹۰ ، ۹۹۳ ، ۹۹۴ ، ۹۹۵ ،
۹۹۸ ، ۱۰۰۷ ، ۱۰۰۸ ، ۱۰۰۹ ،
۱۰۱۱ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۱۴ ، ۱۰۱۵ ،
۱۰۱۷ ، ۱۰۱۹ ، ۱۰۲۱ ، ۱۰۲۲ ،
۱۰۲۳ ، ۱۰۲۴ ، ۱۰۲۵ ، ۱۰۲۶ ،
۱۰۲۷ ، ۱۰۲۹ ، ۱۰۳۳ ، ۱۰۳۴ ،
۱۰۳۵ ، ۱۰۳۷ ، ۱۰۳۸ ، ۱۰۳۹ ،
۱۰۴۰ ، ۱۰۴۱ ، ۱۰۴۴ ، ۱۰۴۵ ،
۱۰۴۶ ، ۱۰۴۷ ، ۱۰۴۸ ، ۱۰۵۰ ،
۱۰۵۴ ، ۱۰۵۶ ، ۱۰۵۷ ، ۱۰۷۲ ،
۱۰۷۳ ، ۱۰۷۴ ، ۱۰۷۵ ، ۱۰۷۶ ،
۱۰۷۷ ، ۱۰۷۸ ، ۱۰۷۹ ، ۱۰۸۱ ،
۱۰۸۲ ، ۱۰۸۳ ، ۱۰۸۶ ، ۱۰۸۹ ،
۱۰۹۰ ، ۱۰۹۱ ، ۱۰۹۲ ، ۱۰۹۳ ،
۱۰۹۵ ، ۱۰۹۷ ، ۱۰۹۸ ، ۱۱۰۰ ،
۱۱۰۲ ، ۱۱۰۳ ، ۱۱۰۵ ، ۱۱۱۰ ،
۱۱۱۸ ، ۱۱۱۹ ، ۱۱۲۰ ، ۱۱۲۲ ،
۱۱۲۳ ، ۱۱۲۴ ، ۱۱۲۷ ، ۱۱۲۸ -
دانش قلماق - ۱۰۸۹ -
دانش‌مند خان - ۶۴۲ ، ۹۷۱ ، ۱۰۲۷ ،
۱۰۵۲ ، ۱۰۵۹ -

۱۱۰۴، ۱۱۱۲، ۱۱۱۵، ۱۱۱۷،
۱۱۲۶ -
دانش مند خان میر بخشی - ۹۸۵ -
دانیال - ۱۱۲۹ -
داؤد خان - ۳۶۸ ، ۹۸۵ ، ۱۰۰۸ ،
۱۰۱۵، ۱۰۲۸، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹ ،
۱۰۵۶، ۱۰۶۱، ۱۰۶۳، ۱۰۷۲ ،
۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۶، ۱۱۱۲ ،
۱۱۲۳ -
داؤد خان قریشی - ۱۰۱۱ -
داور بیگ خان - ۱۰۶۳ -
داور داد - ۱۱۱۶ -
دربار خان - ۱۰۸۸ ، ۱۲۲۶ ،
۱۲۶۵ -
درد مند خواجه - ۸۷۵ -
درویش بیگ - ۱۰۸۵ -
درویش بیگ قاقشال - ۱۰۰۲ -
دلاور بیگ خان - ۱۰۰۲ -
دلاور خان - ۹۷۴، ۱۰۰۲، ۱۰۶۳،
۱۰۷۲ ، ۱۰۷۶ -
دلاور خان سید - ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۲ ،
۱۰۵۷ -
دلاور خانی (خطاب) - ۱۰۰۰ ،
۱۰۵۷ -
دلاور ولد بهادر خان - ۱۰۴۱ -
دلدار - ۱۰۴۱ -
دلدار بیگ - ۱۰۲۶ -
دلدار بیگ خان - ۱۰۰۲ -
دلدار خان - ۱۰۲۶ ، ۱۰۵۲ -
دل دوست - ۱۰۲۶ -
دلیر پسر بهادر خان - ۱۰۸۷ ،
۱۱۰۰ -
دلیر خان - ۳۶۸ ، ۵۸۳ ، ۹۷۲ ،
۹۸۸ ، ۹۹۳ ، ۱۰۱۴، ۱۰۲۳ ،
۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۹ ،
۱۰۳۱، ۱۰۳۳، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶ ،
۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹ ،
۱۰۷۲، ۱۰۷۴، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵ ،
۱۰۸۱ ، ۱۰۸۷، ۱۰۹۲، ۱۰۹۴،
۱۰۹۹، ۱۱۰۱، ۱۱۱۴، ۱۱۱۶،
۱۱۷۳ -
دلیر خان روهیله - ۱۰۸۷ -
دلیر خان مقرر - ۱۰۸۷ -
دلیر رئیست - ۱۰۴۹ ، ۱۰۹۲ -
دنی چند - ۱۰۹۰ ، ۱۰۹۱ ،
دنی چند سکهاوت - ۱۱۸۶ -
دوران خان - ۳۸۳ ، ۶۳۷ -
دوست بیگ - ۱۰۰۳ -
دولت - ۶۲ ، ۶۳ -
دولت بیگ - ۱۰۱۱ ، ۱۰۸۹ -
دولت خان ترین ۷۴ ، ۷۷ ، ۶۳۸ -
دولت خواجه - ۱۲۲۶ -
دولت مند - ۱۱۶۶ ، ۱۲۵۳ ،
۱۲۶۷ ، ۱۲۶۹ -
دولت مند خان - ۱۰۰۳ -
دولت مند خان دکنی ۱۰۱۱ -
دولت مند قراول بیگ - ۱۱۶۶ ،
۱۲۶۲ -
دیال - ۱۱۶۴
دیال داس جهاله - ۱۰۰۴ -
دیانت خان - ۱۱۹ ، ۱۲۴ ، ۲۱۶ ،

۲۱۷ -
دیبی سنگھ - ۱۰۰۵ -
دیبی سنگھ بندیلہ راجہ - ۱۰۰۳ ،
۱۰۲۶، ۱۰۶۳، ۱۱۰۲، ۱۱۰۵،
دیبی سنگھ راجہ - ۸۳ ، ۷۱۳ -
دیدار خان ۳۶۰ -
دیندار - ۱۲۵۶ -
دیندار خان - ۱۰۱۱ ، ۱۰۶۳ ،
۱۰۸۸، ۱۰۹۱، ۱۱۱۳، ۱۱۱۵،
دیندار خانی (خطاب) - ۱۰۰۶ -

ذ

ذوالفقار خان - ۸۷۶ ، ۸۸۰ ، ۹۶۹،
۱۰۰۲، ۱۰۰۵، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱،
۱۰۱۳، ۱۰۱۵، ۱۰۲۰، ۱۰۳۱،
۱۰۵۸، ۱۰۶۰، ۱۰۶۲، ۱۰۶۹،
۱۰۷۱ -
ذوالفقار خانی (خطاب) - ۹۹۹ -
ذوالقدر خان - ۱۰۰۳ ، ۱۰۰۶ ،
۱۰۰۷ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۸ -

ر

راج روپ راجہ - ۸ ، ۶۸ ، ۸۰ ،
۸۳ ، ۸۴ ، ۸۵، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱،
۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۸۰، ۱۰۸۸،
۱۰۹۴ ، ۱۱۲۵ -
راج روپ زمیندار جمون - ۱۰۳۸ -
راج سنگھ - ۱۰۶۲ -
راج سنگھ رانا - ۱۰۴۳ ، ۱۰۷۱ ،
۱۱۰۲، ۱۲۸۲، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷ -
راجہ سنگھ گوڑ - ۱۰۸۸ -
راجہ نر سنگھ گوڑ - ۱۰۸۸ -
راجیسنگھ - ۱۰۴۴ -
راجی سنگھ رالا - ۱۱۰۲ -
راجی ، سید - ۱۰۶۵ ، ۱۰۶۶ -
رام راج - ۱۷۱ -
رام سنگھ - ۱۰۲۷، ۱۰۵۴، ۱۰۶۲،
۱۰۶۷ ، ۱۲۵۵ -
رام سنگھ راٹھور - ۱۰۰۸ ، ۱۰۱۳ ،
۱۰۱۴ ، ۱۲۶ -
رام کشن - ۱۶ ، ۱۲۹۱ -
رانا راؤ - ۱۶۹ -
رانا رسال - ۱۱۶۴ -
راؤ امر سنگھ - ۱۰۶۳ -
راؤ امر سنگھ چندراوت - ۱۰۷۲ ،
۱۱۲۶ -
راؤ بہادر سنگھ - ۱۲۴۵ -
راؤ بہاؤ سنگھ گوڑ - ۱۱۰۵ -
راؤ بہاؤ سنگھ ہاڈہ - ۱۰۵۹، ۱۰۶۲،
۱۰۷۱ -
راؤ بھگونت سنگھ - ۱۰۸۴ -
راؤ سترسال - ۳۶ ، ۶۹ ، ۱
۵۸۳ ، ۶۲۴ ، ۷۸۰ ، ۷۹۳ ،
۹۵۱، ۱۰۰۳، ۱۰۱۱، ۱۰۱۴ -
راؤ کرن - ۱۴۲ ، ۱۴۶ ، ۱۶۱ ،
۱۸۹ ، ۲۲۰ ، ۲۳۵ ، ۴۳۸ ،
۵۱۵ ، ۵۱۶ ، ۵۱۹ ، ۵۵۰ ،
۵۵۳ ، ۵۵۵ ، ۶۸۶ ، ۶۹۰ ،
۶۹۱ ، ۶۹۶ ، ۶۹۸ ، ۷۱۹ ،
۷۲۳ ، ۷۲۷ ، ۷۲۹ ، ۷۳۰ ،
۷۸۷ -
راؤ کیسری سنگھ - ۱۲۸۷ -
رانی رایان - ۹۸۳، ۱۰۴۵ ، ۱۰۶۴،

۱۰۸۸ -
رائی رگھناتھ - ۱۱۱۳ -
رائی سنگھ - ۱۰۲۶ ، ۱۰۳۲ -
رائی سنگھ راٹھور - ۱۰۲۹ ، ۱۰۷۱ ،
۱۰۷۷، ۱۱۰۲، ۱۱۱۵، ۱۱۱۷،
۱۱۲۴ ، ۱۱۶۶ ، ۱۲۷۱ -
رائی سنگھ راجہ - ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۷ ،
۱۱۲۴ ، ۱۱۶۶ ، ۱۲۷۱ -
رائی سنگھ سودھہ - ۱۰۰۴، ۱۰۰۵ -
رائی سنگھ سیسودھہ - ۹۸۹، ۱۰۲۷،
۱۰۶۳، ۱۰۸۶، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰،
۱۱۲۲ ، ۱۲۶۴ -
رتن راٹھور - ۱۰۰۴ ، ۱۰۲۷ -
رحمت خان - ۱۰۲۶ ، ۱۰۸۲ ،
۱۰۹۸ ، ۱۰۹۹ -
رحمت اللہ خواجہ - ۶۳۲ ، ۱۰۶۳ ،
۱۰۸۶ ، ۱۰۸۹ -
رحیم بیگ - ۱۲۳۲ -
رحیم خان - ۱۰۸۳ -
رزق اللہ - ۹۸۲ -
رستم - ۷۲۹ ، ۷۳۵ ، ۹۷۶ ، ۹۹۱،
۱۰۰۳ -
رستم بیگ - ۱۲۶۲ ، ۱۲۶۴ -
رستم بیگ گرزبردار - ۱۰۰۷ -
رستم خان - ۴۶ ، ۵۹ ، ۷۳ ، ۹۷ ،
۶۲۴ ، ۷۸۰ ، ۹۵۱ ، ۱۰۱۲ ،
۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۵۷، ۱۰۷۷،
۱۰۸۸ -
رستم خوانی میر - ۱۰۶۵ ، ۱۱۱۴ -
رستم میر - ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۸۷ -
رسول بیگ روزبہانی - ۱۰۶۲ -
رسول خان - ۳۴۵ -
رشید خان - ۱۵۰ ، ۱۹۲ ، ۴۶۰ ،
۴۶۹ ، ۴۷۰ ، ۱۰۱۰، ۱۰۷۲ -
رشید خان انصاری - ۱۰۰۶، ۱۰۶۲ -
رضا قلی - ۱۲۶۵ -
رضوی خان - ۹۸۳ ، ۱۰۶۴ ،
۱۰۸۵ -
رضی انصاری میر - ۴۶۵ -
رعایت خان - ۱۱۱۵ -
رعد انداز - ۷۸۹ -
رعد انداز بیگ - ۱۰۰۳ ، ۱۰۵۸ -
رعد انداز خان - ۱۰۶۰ ، ۱۰۸۴ ،
۱۰۸۹ ، ۱۰۹۹ -
رگھناتھ داس راٹھور - ۱۰۰۵ -
رگھناتھ سنگھ راٹھور - ۱۰۰۳ ،
۱۰۱۰ ، ۱۰۶۵ ، ۱۰۸۹ -
رنبہاجی دکنی - ۱۰۸۰ ، ۱۱۲۳ -
رنبہا جی پریک - ۱۰۸۷ -
رندولہ - ۴۳۲ ، ۶۸۵ -
رندولہ خان - ۱۰۰۶ ، ۱۰۱۰ ،
۱۰۳۳ ، ۱۰۳۶ -
رن مست - ۱۰۴۹، ۱۰۸۷، ۱۰۹۲ ،
۱۱۰۰ -
روپ سنگھ راجہ - ۱۰۱۴ -
روپ سنگھ راٹھور - ۹۵۷ ، ۹۸۵ ،
۱۰۱۱ -
روپ سنگھ سیسودھہ - ۱۱۰۳ -
روح اللہ - ۸۹۹ ، ۹۰۴ ، ۹۸۵ -
روح اللہ خان - ۱۱۸۵ ، ۱۱۸۶ ،
۱۱۹۰، ۱۲۵۵، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲،
۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶،
۱۲۷۱ ، ۱۲۷۵ -
روح اللہ ملا - ۲۶۶ ، ۳۱۷ ، ۳۳۲،

۹۴۲ ، ۷۹۲ ، ۹۷۶ -
روشن آرا بیگم - ۸۶۶ ، ۱۰۸۵ ، ۱۱۰۹ -
روشن بیگ خوافی - ۳۷۳ -
روشن ضمیر - ۹۷۷ -
رونچه حاجی - ۲۵ -
رونق نیشا پوری ملا - ۹۶۲ -
ریتها جی - ۱۰۶۵ -
ریو - ۱ -

ز

زاهد ترکمان - ۱۰۴۷ ، ۱۱۱۵ -
زاهد حاجی - ۹۷۷ -
زبدة النساء بیگم - ۵۳۴ ، ۱۱۰۹ ، ۱۲۳۰ -
زبردست باربه سید - ۱۲۶۲ -
زبردست خان - ۱۰۰۲ ، ۱۰۷۹ -
زبردست خان باربه سید - ۱۰۶۲ -
زبردست خان سید - ۱۰۷۲ -
زکریا - ۶۰۴ -
زمیندار کپور - ۱۰۰۶ -
زیب النساء بیگم - ۲۴۳ ، ۸۲۰ ، ۱۱۰۹ ، ۱۲۲۴ -
زید غلزه - ۱۰۸۷ -
زینت النسا - ۱۱۰۹ -
زینت النساء بیگم - ۱۲۲۷ ، ۱۲۲۹ ، ۱۲۳۱ ، ۱۲۳۳ ، ۱۲۳۴ -
زین العابدین - ۱۰۶۵ ، ۱۰۹۸ -
زین العابدین بخاری سید - ۱۰۸۷ -

س

سادات خان - ۱۰۰۲ ، ۱۰۷۸ ، ۱۲۵۱ -
سارنگدهر - ۱۵۱ -
ساقی بیگ یساول - ۴۰ ، ۴۸ ، ۱۰۰۷ -
ساگر مل - ۱۲۲۹ -
سالار خان سید - ۱۱۰۵ ، ۱۱۲۳ -
سالار سید - ۱۰۰۴ -
ساهو جی بهونسله - ۲۳۹ ، ۳۶۲ ، ۳۰۱ ، ۳۱۱ ، ۳۲۳ ، ۳۲۹ ، ۳۳۰ ، ۳۳۳ ، ۵۱۸ ، ۷۲۳ ، ۷۶۸ ، ۹۰۰ -
ساهوی - ۷۵۹ -
سبحان بیگ - ۱۱۸۸ -
سبل سنگه بهالی - ۲۱۸ -
سبل سنگه سیسودیه - ۱۰۵۳ ، ۱۰۸۸ -
سپهدار خان - ۱۰۰۲ -
سپهر شکوه - ۹۸۸ ، ۱۰۰۸ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۱۴ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۲۳ ، ۱۰۲۸ ، ۱۰۳۹ ، ۱۰۴۰ ، ۱۰۸۲ ، ۱۰۹۱ ، ۱۰۹۲ ، ۱۰۹۵ ، ۱۱۲۰ ، ۱۱۲۱ ، ۱۱۲۷ -
ستیداس - ۴۸۹ -
سجان سنگه - ۱۱۶۶ ، ۱۱۷۲ ، ۱۲۰۳ ، ۱۲۰۴ ، ۱۲۵۹ ، ۱۲۶۳ ، ۱۲۶۸ ، ۱۲۷۰ ، ۱۲۷۵ ، ۱۲۸۶ -
سجان سنگه بندیله ، راجه - ۱۰۰۴ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۶۳ ، ۱۰۵۱ ، ۱۰۷۶ ، ۱۱۰۲ -
سجان سنگه راتهور - ۱۱۸۶ ، ۱۲۸۵ -
سر بلند خان - ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۷ -
سرجن - ۴۷۳ -
سردار خان - ۱۰۰۸ ، ۱۰۵۲ ،

۱۱۰۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۹، ۱۲۶۵ -
سردار قیام خانی - ۱۰۷۸ -
سرمستک راتهور - ۱۰۶۲ ،
سرفراز خان - ۴۲۸ ، ۹۹۷، ۱۰۱۱ ،
۱۰۲۶ ، ۱۱۱۶ ، ۱۱۲۲ -
سروپ سنگه راجه - ۱۱۰۱ -
سری رنگ رایل - ۱۷۰ ، ۱۷۱ ،
۲۷۰ ، ۳۰۷ ، ۳۰۸ ، ۳۲۷ ،
۳۴۷ ، ۳۶۳ ، ۳۶۴ ، ۴۲۵ ،
۴۳۳ ، ۸۹۴ ، ۹۰۸ ، ۹۰۹ -
سری نواس - ۱۷۰ -
سزاوار خان - ۱۲۸ ، ۱۳۰ ، ۱۴۰ ،
۱۵۱ ، ۱۵۹ ، ۱۶۰ ، ۱۶۱ ،
۱۶۴ ، ۱۶۸ ، ۱۸۳ ، ۱۹۱ ،
۱۹۲ ، ۴۷۳ ، ۶۰۳ ، ۹۷۳ ،
۱۰۰۳، ۱۰۱۵، ۱۰۲۲، ۱۰۶۰ -
سعادت خان - ۱۰۴۳ ، ۱۱۱۵ -
سعادت نشان خان - ۶۵ ، ۶۶ ، ۶۸،
۷۰ ، ۷۳ ، ۷۷ ، ۷۹ ، ۸۰ ،
۸۱ ، ۸۳ ، ۸۸ ، ۸۹ ، ۵۷۳ ،
۵۷۸ -
سعد الله خان - ۱۰ ، ۷۸، ۸۳، ۸۶،
۸۹ ، ۴۵۴ ، ۴۵۶ ، ۴۵۷ ،
۴۵۸ ، ۴۵۹ ، ۴۶۰ ، ۴۶۱ ،
۴۶۲ ، ۴۶۳ ، ۴۶۵ ، ۴۶۷ ،
۴۶۹ ، ۴۷۱ ، ۴۷۲ ، ۴۷۳ ،
۴۷۴ ، ۴۷۷ ، ۵۴۴ ، ۸۶۰ ،
۹۶۸ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۶۵ -
سعید خان - ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۷،
۱۱۰۰ ، ۱۱۲۴ -
سعید خاندیسی - ۵۹۹ -
سعید الله خان - ۲۳۰ -
سکندر روهیله - ۱۰۰۵ ، ۱۰۴۲ ،
۱۰۷۹ -
سلام خان - ۵۳۲ -
سلطان بیگ - ۷۸۸ ، ۱۰۶۵ -
سلطان حسین - ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۲ ،
۱۰۳۲ -
سلطان داؤدزئی - ۱۰۶۳ ،
سلطان علی - ۹۷۷ -
سلطان محمد - ۵۲۳ -
سلطان میرزا - ۷ ، ۳۶۰ ، ۴۳۱ ،
۶۰۹ ، ۶۵۶ ، ۶۵۸ ، ۶۵۹ ،
۶۶۰ ، ۶۶۱ ، ۶۶۲ ، ۶۶۳ ،
۶۶۴ - ۶۶۵ ، ۶۶۶ ، ۶۶۷ ،
۶۶۸ ، ۶۷۰ ، ۷۰۲ ، ۸۳۷ ،
۹۲۳ ، ۹۷۲ ، ۹۹۷ -
سلیمان حاجی - ۸۹۶ -
سلیمان شکوه - ۹۸۸ ، ۹۸۹ ، ۹۹۲ ،
۱۰۱۹، ۱۰۲۱، ۱۰۲۳، ۱۰۲۵،
۱۰۲۷، ۱۰۲۹، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳ ،
۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۷، ۱۰۴۲،
۱۰۴۴ ، ۱۱۲۵ -
سلیم چشتی شیخ - ۱۱۰۱ -
سندر داس - ۱۰۷۷ -
سندر داس سیسودیه - ۱۰۶۳ ،
۱۱۰۰ -
سنگ دیو - ۵۰۵ -
سنگرام راتهور - ۱۱۸۶ -
سنگرام سنگه - ۱۵۱ ، ۱۱۶۶ ،
۱۱۷۲، ۱۲۰۳، ۱۲۵۵، ۱۲۶۸ -
سنگرام سنگه تهانیدار - ۱۱۹۸ -
سوایت ترنبک پهونسله - ۷۲۹ -
سوبهاگ پرکاش - ۱۰۵۷ -

سورج مل گوڑ ، راجہ - ۱۰۶۴ ، ۱۰۷۷ ، ۱۰۸۷ -
سوہیر خان - ۱۲۵۶ ، ۱۲۵۹ ، ۱۲۶۰ ، ۱۲۶۱ ، ۱۲۷۱ -
سویت مصطفیٰ خانی - ۶۸۴ -
سہراب - ۱۲۴۶ ، ۱۲۶۶ -
سہیل خواجہ - ۳۱۲ -
سہیل داس گوڑ راجہ - ۱۰۰۴ -
سیادت خان - ۹۸۳ ، ۱۰۲۸ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۳۳ ، ۱۰۶۳ ، ۱۰۹۷ ، ۱۲۰۵ ، ۱۱۳۳ ، ۱۱۹۳ ، ۱۲۶۲ -
سیام قراول - ۹۹۰ -
سید جعفر - ۱۱۲۳ -
سید حامد - ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۹ -
سید حسن - ۱۰۰۱ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۲۶ -
سید حسن حاجب - ۸۸۷ -
سید حسین - ۱۱۵ -
سید راجی - ۱۰۶۵ ، ۱۰۶۶ -
سید شیخن - ۹۷۶ -
سید محمد - ۴۸۵ ، ۱۱۰۴ -
سید ولی - ۱۸۱ -
سیدی جوہر - ۴۱۷ -
سیدی منصور - ۳۴۵ -
سیف بیجاپوری - ۱۰۷۷ -
سیف خان - ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۵۰ ، ۱۰۵۴ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۶۷ ، ۱۰۷۰ ، ۱۰۷۷ ، ۱۰۷۸ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۰۴ ، ۱۱۱۲ ، ۱۱۱۳ ، ۱۱۱۷ ، ۱۱۲۳ ، ۱۱۲۹ ، ۱۱۵۴ -
سیف الدین - ۹۰۵ ، ۹۹۳ ، ۱۱۲۵ -
سیف الدین صفوی - ۱۰۶۴ -
سیف الدین محمود - ۲۰۰۷ -
سیف اللہ - ۹۷۷
سیواجی بھونسلہ - ۲۳۶ ، ۳۶۸ ، ۵۱۴ ، ۵۱۶ ، ۵۱۸ ، ۵۱۹ ، ۶۸۶ - ۶۹۱ ، ۶۹۶ ، ۶۹۸ ، ۶۹۹ ، ۷۰۱ ، ۷۱۸ ، ۷۱۹ ، ۷۲۳ ، ۷۲۴ ، ۷۲۷ ، ۷۳۰ ، ۷۳۱ ، ۷۳۴ ، ۷۳۵ ، ۷۳۸ ، ۷۶۶ ، ۹۲۳ -

س

شاد خان - ۱۰۴۲ -
شاد مان گکھر - ۸۳
شاہ بدخشی ملا - ۱۱۱۰ -
شاہ بیگ خان - ۷۱۸ ، ۷۴۴ ، ۷۴۵ ، ۷۴۶ ، ۷۴۷ ، ۷۴۸ ، ۷۴۹ ، ۷۵۰ ، ۷۵۱ ، ۷۵۲ ، ۷۵۴ ، ۷۵۶ ، ۷۵۷ ، ۷۵۸ ، ۷۵۹ ، ۹۴۱ ، ۹۷۳ ، ۹۹۶ ، ۱۰۰۴ ، ۱۰۰۷ -
شاہ جہان - ۱ ، ۳ ، ۴ ، ۵ ، ۶ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۸ ، ۲۱ ، ۱۰۵ ، ۱۰۷ ، ۱۰۸ ، ۱۱۴ ، ۳۴۰ ، ۱۰۵۰ ، ۱۱۳۲
شاہ طہماسپ - ۷۴ -
شاہ عالم پادشاہ - ۱۲۹۱
شاہ عباس - ۱۲۴ -
شاہ محمد قطعن - ۸۲ -
شاہ نواز خان - ۴۷ ، ۴۹ ، ۷۳ ، ۸۱ ، ۹۴ ، ۲۱۳ ، ۴۲۷ ، ۵۲۵ ، ۵۲۶ ، ۵۲۷ ، ۵۲۹ ، ۵۳۰ ، ۵۳۱ ، ۵۳۳ ، ۵۳۴ ، ۵۳۵ ، ۵۳۶ ، ۵۳۷ ، ۵۳۹ ،

۵۴۰ ، ۵۴۱ ، ۵۴۳ ، ۵۴۴ ،
۵۴۵ ، ۵۴۶ ، ۵۴۸ ، ۵۴۹ ،
۵۵۰ ، ۵۵۲ ، ۵۵۴ ، ۵۵۶ ،
۵۵۷ ، ۵۵۸ ، ۵۵۹ ، ۶۷۴ ،
۶۸۶ ، ۸۱۱ ، ۹۰۴ ، ۹۶۸ ،
۹۸۷ ، ۱۰۰۰ ، ۱۰۴۹ ، ۱۰۸۲ ،
۱۰۸۳ ، ۱۰۹۲ ، ۱۰۹۴ ، ۱۰۹۵ ،
۱۰۹۶ ، ۱۰۹۷ ، ۱۱۰۱ ، ۱۱۲۴ -

شایسته خان - ۱۲۱ ، ۲۰۱ ، ۲۰۷ ،
۳۸۰ ، ۳۸۱ ، ۳۸۲ ، ۳۸۳ ،
۳۸۴ ، ۳۸۵ ، ۳۸۶ ، ۳۸۹ ،
۳۹۰ ، ۳۹۱ ، ۳۹۲ ، ۳۹۳ ،
۳۹۴ ، ۳۹۵ ، ۳۹۶ ، ۳۹۷ ،
۵۰۰ ، ۵۰۱ ، ۵۰۲ ، ۵۱۳ ،
۵۲۳ ، ۵۲۴ ، ۵۳۸ ، ۶۱۲ ،
۷۰۹ ، ۷۱۴ ، ۸۶۰ ، ۸۶۳ ،
۸۶۷ ، ۱۱۳۶ -

شجاعت خان - ۷۵ ، ۸۲ ، ۱۰۰۲ ،
۱۰۰۶ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۸ ، ۱۰۲۲ ،
۱۰۴۲ ، ۱۱۷۸ ، ۱۱۸۶ ، ۱۱۹۳ ،
۱۲۴۶ ، ۱۲۵۵ ، ۱۲۵۹ ، ۱۲۶ -

شجاعت خان بارهه ، سید - ۱۰۶۳ ،
۱۱۰۴ -

شجاعت خانی - ۹۹۲ ، ۱۱۱۷ -

شجاع خان - ۱۰۶۲ ، ۱۰۸۷ ،
۱۱۲۳ -

شجاع خانی (خطاب) - ۱۰۵۷ -

شجاع شاه بادشاهزاده - ۴ ، ۴۴ ، ۴۵ ،
۶۲۶ ، ۷۹۶ ، ۹۵۲ ، ۹۹۱ ،
۹۹۲ ، ۹۹۳ ، ۹۹۴ ، ۱۰۲۷ ،
۱۰۳۴ ، ۱۰۴۲ - ۱۰۵۰ ، ۱۰۵۱ ،
۱۰۵۴ ، ۱۰۵۹ ، ۱۰۶۰ ، ۱۰۶۱ ،
۱۰۶۲ ، ۱۰۶۵ ، ۱۰۶۶ ، ۱۰۶۷ ،
۱۰۶۸ ، ۱۰۷۰ ، ۱۰۷۵ ، ۱۰۷۸ ،
۱۰۸۰ ، ۱۰۸۹ ، ۱۰۹۹ ، ۱۰۱۳ ،
۱۱۱۶ ، ۱۱۱۷ ، ۱۱۱۸ ، ۱۱۳۴ ،
۱۱۳۸ -

شرزه خان - ۱۰۱۰ ، ۱۰۴۹ ، ۱۰۸۶ ،
۱۱۰۰ -

شرزه خانی (خطاب) - ۱۰۰۶ -

شرف خان بیگ ، ترکمان - ۱۰۶۳ ،
۱۰۷۸ -

شرف الدین مولانا علی یزدی - ۳۵۸ ،
۳۵۹ -

شریف خانی (خطاب) - ۱۱۲۵ -

شفا حاجی - ۸۹۱ ، ۹۰۰ - ۹۰۳ -

شفقت الله - ۱۵۹ - ۹۷۶ - ۹۸۷ -
۱۰۲۲ -

شکر الله فوجدار - ۱۱۵۴ -

شمس بارهه - ۱۰۶۳ -

شمس الدین - ۴۲۳ ، ۹۷۶ -

شمس الدین خویشگی - ۹۹۷ -

شمس الدین میر - ۹۹۹ -

شمشیر خان - ۹۲ ، ۹۲۰ ، ۹۲۲ ،
۱۰۴۳ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۲۳ -

شمشیر خانی (خطاب) - ۱۰۰۰ -

شوبهه کرن بدیله - ۱۰۱۰ -

شهاب الدین قلی - ۱۰۶۳ -

شهاب سید - ۹۸۷ -

شهامت خان - ۱۱۰۲ ، ۱۱۲۳ -

شهباز افغان - ۱۰۲۹ -

شهباز چانیاز - ۹۴۴ -

شهسوار بیگ - ۲۰۳۹ ، ۲۰۴۰ ،
۱۰۸۹ ، ۱۰۹۷ ،

شیخ سعدی ، ۸۵۲ -
شیخ مرزا - ۱۰۰۳ -
شیخ موسیٰ - ۸۰۲ -
شیخ میر - ۲۳ ، ۹۱۳ ، ۹۲۳ ،
۹۴۴ ، ۹۴۶ ، ۹۷۸ ، ۱۰۰۰ ،
۱۰۱۰ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۲۵ ، ۱۰۲۷ ،
۱۰۳۱ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۳۳ ، ۱۰۳۵ ،
۱۰۴۸ ، ۱۰۴۹ ، ۱۰۵۲ ، ۱۰۵۶ ،
۱۰۷۲ ، ۱۰۷۳ ، ۱۰۷۴ ، ۱۰۷۵ ،
۱۰۷۹ ، ۱۰۸۰ ، ۱۰۸۱ ، ۱۰۸۵ ،
۱۰۸۶ ، ۱۰۸۷ ، ۱۰۹۲ ، ۱۰۹۴ ،
۱۰۹۵ ، ۱۰۹۶ ، ۱۰۹۷ ، ۱۱۰۳ ،
۱۱۰۴ -
شیخن سید - ۹۷۶ -
شیرا الغان - ۷۱ -
شیر خان - ۶۰ ، ۶۲ ، ۶۳ ، ۶۶ ،
۹۸۹ -
شیر خان بارہہ - ۱۰۰۴ ، ۱۰۱۷ ،
۱۰۲۴ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۷۲ -
شیر خان سید - ۱۰۹۲ -
شیر سنگھ - ۱۱۱۳ -
شیر محمد سید - ۹۷۴ -
شیو رام راجہ - ۱۰۱۴ ،
شیو رام کنور راجہ - ۹۸۹ -
شیو رام گوڑ - ۱۰۱۱ -

ص

صاحبۃ روزگار - صاحبۃ الزمانی ، جہاں آرابیگم، نواب علیہ عالیہ، جوؤالقاب، بمشیرۂ کلان، نواب تقدس احتجاب، تقدس نقاب ، نواب بیگم صاحبہ
جیو - ۳۳۹ ، ۳۹۹ ، ۸۰۱ ،
۸۰۳ ، ۸۰۶ ، ۸۰۹ ، ۸۱۰ ،
۸۱۱ ، ۸۱۲ ، ۸۱۴ ، ۸۱۵ ،
۸۱۷ ، ۸۱۹ ، ۸۲۰ ، ۸۲۱ ،
۸۲۲ ، ۸۲۳ ، ۸۲۴ ، ۸۲۵ ،
۸۳۱ ، ۸۶۶ ، ۸۷۰ ، ۸۷۱ ،
۸۷۲ ، ۹۶۵ ، ۹۶۷ ، ۱۲۰۷ ،
۱۲۰۸ ، ۱۲۰۹ ، ۱۲۱۰ -
صاحب قران ثانی - ۱۸ ، ۱۹ ، ۲۰ ،
۲۱ ، ۳۵۵ ، ۳۵۶ ، ۳۶۰ -
صادق انبالوی ، ۱۴ ، ۱۵ ، ۱۶ ،
۱۷ ، ۱۸ ، ۱۱۵۲ -
صادق خواجہ بدخشی - ۱۰۴۰ ،
۱۰۵۰ ، ۱۰۸۸ -
صالح بہادر گرز بردار - ۱۰۷۲ -
صالح بیگ گرز بردار - ۱۰۶۴ -
صالح میر - ۱۲۴ ، ۶۳۶ ، ۶۳۸ ،
۹۷۶ ، ۱۰۹۷ ، ۱۰۹۸ ، ۱۱۲۶ -
صف شکن خان - ۱۰۰۷ ، ۱۰۱۰ ،
۱۰۲۳ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۳۳ ، ۱۰۳۵ ،
۱۰۳۹ ، ۱۰۴۰ ، ۱۰۴۶ ، ۱۰۴۷ ،
۱۰۴۸ ، ۱۰۷۲ ، ۱۰۷۳ ، ۱۰۷۴ ،
۱۰۷۵ ، ۱۰۸۵ ، ۱۰۸۶ ، ۱۰۸۷ ،
۱۰۹۲ ، ۱۰۹۳ ، ۱۰۹۶ ، ۱۱۱۲ -
صفی خان - ۱۲۷ ، ۱۳۶ ، ۱۳۷ ،
۱۴۵ ، ۳۹۴ ، ۳۹۸ ، ۵۰۳ ،
۵۴۲ ، ۹۷۳ ، ۱۰۷۶ ، ۱۰۸۰ ،
۱۱۰۶ ، ۱۱۲۹ -
صلابت خان - ۱۱۷۱ ، ۱۲۵۹ ،
۱۲۶۰ -
صلابت خان بارہہ - ۱۰۳۶ ، ۱۰۴۴ -

ض

ضیاء الدین امین - ۷۳۹ -
ضیاء الدین حسین - ۱۲۵ ، ۱۲۷ ، ۹۷۸ -
ضیاء الدین حسین میر - ۹۹۵، ۹۹۷، ۱۰۰۶ -
ضیاء الله - ۹۹۱ -

ط

طاہر خان - ۷۴ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۱۹، ۱۰۲۹، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۸، ۱۰۶۵، ۱۰۷۹، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۹، ۱۱۰۲، ۱۱۱۲، ۱۱۱۵ -
طبیب شیخ - ۱۲۷۶ -
طہماسپ - ۱۰۵۲ -
طہمورث چیلہ - ۴۰ -

ظ

ظریف شیخ - ۱۰۶۵ -
ظریف فرملی شیخ - ۱۰۶۶ ، ۱۰۶۸، ۱۰۸۹ -
ظفر خان - ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۷، ۱۰۵۹، ۱۱۰۵، ۱۱۱۴، ۱۱۱۷ -
ظفر لودی - ۹۹۹ -
ظل الٰہی (ظل سبحانی) ابو المظفر شہاب الدین محمد شاہ جہان - ۲۲ تا ۲۵۲ -
ظل سبحانی (اورنگ زیب عالمگیر) - ۱۱۵۳ تا ۱۲۰۵ -

ع

عابد خان - ۱۰۰۶، ۱۰۶۴، ۱۰۸۸، ۱۱۱۲ ، ۱۱۱۶ -
عابد خانی - ۹۹۹ -
عابد خواجہ - ۹۹۹ -
عابد سمرقندی خواجہ - ۹۸۴ -
عادل شاہ ، علی - ۱۰۴ ، ۱۲۳ ، ۱۳۸ ، ۱۷۱ ، ۱۷۴ ، ۱۸۰ ، ۱۸۴ ، ۱۸۵ ، ۱۹۷ ، ۲۰۴ ، ۲۰۵ ، ۲۲۰ ، ۲۲۴ ، ۲۲۸ ، ۲۳۲ ، ۲۳۵ ، ۲۴۵ ، ۲۴۷ ، ۲۵۴ ، ۲۵۷ ، ۳۱۴ ، ۳۶۷ ، ۴۰۳ ، ۴۰۶ ، ۴۱۱ ، ۴۱۶ ، ۴۱۸ ، ۴۲۰ ، ۴۲۴ ، ۴۲۷ ، ۴۲۸ ، ۵۰۹ ، ۵۲۸ ، ۵۴۷ ، ۶۸۱ ، ۷۱۶ ، ۷۶۱ ، ۷۶۵ - ۷۶۹ ، ۸۸۹ ، ۸۹۳ ، ۸۹۴ ، ۹۰۴ ، ۹۰۹ ، ۹۲۲ ، ۹۶۷ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۱۳، ۱۱۱۷، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲ -
عارف خواجہ - ۳۷۹ ، ۳۸۱ ، ۳۸۲، ۳۸۷ ، ۳۹۲ ، ۴۱۴ ، ۴۱۵ ، ۴۲۹ ، ۹۰۰ ، ۹۰۳ -
عارف قاضی - ۲۴۴ ، ۲۷۸ ، ۳۶۵ ، ۳۸۸ ، ۳۹۰ -
عاشق بیگ گرز بردار - ۱۰۱۵ -
عاقل خان - ۹۹۶ ، ۱۰۴۲، ۱۱۲۴ -
عالم بارہہ سید - ۱۰۶۵ ، ۱۰۶۶ ، ۱۰۶۸ -
عالم سنگہ - ۱۰۰۶ ، ۱۱۰۵ -
عالم سید - ۱۰۶۰، ۱۰۹۸، ۱۰۶۹ -

عالم شاه - ۱۰۸۳ -
عالمگیر - ۸ ، ۱۸ ، ۱۰۰۳ ، ۱۰۰۵ ،
۱۰۱۷ ، ۱۰۴۵ ، ۱۰۶۵ ، ۱۰۷۲ ،
۱۱۰۴ ، ۱۱۰۶ ، ۱۱۵۲ -
عالم نوحانی - ۲۷ -
عباد الله بیگ - ۱۰۸۸ -
عباس - ۴۷ -
عباس افغان - ۱۰۸۸ ،
عباس خان افغان - ۱۰۶۴ -
عبدالباری - ۱۰۶۲ -
عبدالباری انصاری - ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۰ ،
۱۰۷۹ -
عبدالباقی بخاری - ۹۸۴ -
عبدالجبار - ۲۸۶ ، ۲۹۱ ، ۳۳۳ ،
۴۱۱ ، ۴۱۴ ، ۴۲۱ ، ۴۲۵ ،
۸۹۰ - ۸۹۱ ، ۸۹۷ ، ۹۰۰ -
عبدالجلیل - ۸۴۷ -
عبدالجلیل بارہہ سید - ۱۰۵۴ -
عبدالحکیم ملا - ۹۹۰ -
عبدالحمید - ۹۱۳ -
عبدالرحمان - ۵۹۳ ، ۷۸۷ ، ۱۰۰۳ ،
۱۰۶۵ ، ۱۱۲۳ -
عبدالرحمان بن نذر محمد خان - ۱۰۶۸ ،
۱۰۷۰ ، ۱۰۷۱ ، ۱۰۸۸ ، ۱۱۰۲ ،
۱۱۱۲ ، ۱۱۲۴ ، ۱۱۲۶ -
عبدالرحمان بیجا پوری - ۱۰۰۶ -
عبدالرحیم - ۱۱۲۳ ،
عبدالرحیم خان - ۱۰۰۰ ، ۱۱۲۳ ،
۱۲۴۵ -
عبدالرحیم خیر آبادی شیخ - ۱۰۷۴ -
عبدالرحیم شیخ - ۶۱۲ -
عبدالرحیم گرز بردار - ۱۲۴ -
عبدالرسول دکنی - ۱۰۶۳ -
عبدالصمد وکیل ملا - ۲۴۸ ، ۲۸۸ ،
۲۹۳ ، ۲۹۸ ، ۳۳۱ ، ۳۳۴ ،
۴۰۰۷ ، ۴۱۲ ، ۹۰۷ ، ۶۰۸ ،
۸۸۷ ، ۹۳۷ -
عبدالعزیز خواجہ - ۹۸۹ -
عبدالعزیز شیخ - ۱۰۰۲ ، ۱۰۰۵ ،
۱۰۲۷ -
عبدالغفار خواجہ - ۶۱۵ ، ۶۱۶ ،
۶۱۷ ، ۶۱۸ ، ۶۱۹ ، ۶۲۰ ،
۶۲۱ ، ۶۲۵ ، ۶۳۲ -
عبدالقادر - ۴۳۲ -
عبدالقوی شیخ - ۴۲۴ ، ۸۳۳ ،
۸۷۵ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۸ ،
۱۱۱۴ -
عبدالکریم - ۳۶۸ ، ۳۶۰ -
عبدالکریم امیر خانی حسینی ، تہتوی
میر - ۹ ، ۱۲ ، ۱۳ -
عبدالکریم تہالیسری - ۱۱۱۶ -
عبدالکریم شیخ - ۹۵۷ ، ۱۰۵۳ -
عبداللطیف - ۱۲۱ ، ۱۵۱ ، ۱۵۸ ،
۱۸۰ ، ۱۸۸ ، ۲۲۲ ، ۲۲۴ ،
۲۴۶ ، ۲۶۴ ، ۲۶۷ ، ۲۷۹ ،
۳۸۵ -
عبدالله - ۹۸۹ ، ۱۰۲۳ -
عبدالله بیگ - ۹۷۵ ، ۹۹۹ ، ۱۰۲۴ ،
۱۰۲۹ ، ۱۰۴۳ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۶۳ ،
۱۰۶۴ ، ۱۰۸۹ -
عبدالله خان - ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۰ ،
۱۰۷۷ ، ۱۰۸۹
عبدالله خان سرائی - ۱۰۲۹ ، ۱۰۶۵ ،
۱۱۱۵ -

عبدالله خانی(خطاب) - ۹۹۹، ۱۰۸۴-
عبدالله خواجه - ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۴۸ -
عبدالمجید بیجاپوری - ۱۰۷۹ -
عبدالمجید دکنی - ۱۰۶۵ -
عبدالمعبود - ۱۶۹ ، ۱۷۰ ، ۳۱۷ ، ۳۲۳ ، ۳۴۴ ، ۴۲۹ ، ۴۳۶ ، ۴۵۳ ، ۴۵۴ ، ۷۵۵ ، ۷۵۶ ، ۷۸۴ -
عبدالمنعم - ۵۱۵ ، ۶۸۹ ، ۶۹۲ ، ۶۹۶ ، ۶۹۷ ، ۷۱۹ ، ۷۲۰ ، ۷۲۳ ، ۷۲۹ ، ۷۳۰ ، ۷۳۲ ، ۹۷۶ -
عبدالنبی - ۷۳۲ -
عبدالنبی انصاری - ۱۰۶۳ -
عبدالنبی خان - ۱۰۶۲ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۲۲ -
عبدالواسع - ۶۴۰ -
عبدالوہاب بخاری حاجی - ۹۸۳ -
عبدالوہاب خواجه - ۶۳۰ ، ۶۳۱ ، ۶۳۲ ، ۶۳۳ ، ۹۷۴ ، ۹۸۹ ، ۱۰۱۷ -
عبدالوہاب دہ بیدی خواجه - ۱۱۱۶ -
عبدالوہاب سید - ۱۲۱ ، ۹۷۵ -
عبید الله - ۱۲۲۵ -
عبید الله خواجه ، ۱۰۷۸ ، ۱۰۸۴ ، ۱۲۳۲ -
عثمان - ۱۲۱ -
عرب خان - ۱۵۳ ، ۱۹۶ -
عرب خواجه - ۵۳۰ -
عرب شیخ - ۱۰۶۵ -
عزت بیگ - ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۵۷ -
عزت خان - ۹۸۴ ، ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۴ ، ۱۱۰۲ -
عزت خان سید - ۱۰۴۸ ، ۱۰۶۴ -
عزیز بدخشی میر - ۱۰۵۷ -
عزیز الله ملا - ۱۱۱۱ -
عزیز ، میر - ۱۰۶۲ ، ۱۰۷۳ -
عسکر خان - ۱۰۹۶ -
عسکر خان نجم ثانی - ۱۱۰۲ -
عسکری - ۹۷۷ -
عسکری خان - ۱۰۰۸ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۹۸ -
عسکری خان نجم ثنی - ۱۰۹۲ -
عشق الله - ۱۲۴۴ -
عطا الله شیخ - ۱۲۶۴ -
عقیدت خان - ۱۰۷۹ ، ۱۰۹۸ ، ۱۱۱۳ ، ۱۱۲۴ -
علاؤ الدوله ، میر - ۱۰۶۵ -
علی ، ۲۵ ، ۸۳ ، ۲۴۶ ، ۳۱۳ -
علی اکبر - ۱۱۵۶ -
علی اکبر بارهه سید - ۱۰۷۷ ، ۱۰۸۸ -
علی اکبر سید - ۱۰۳۰ ، ۱۰۶۲ -
علی بیگ - ۷۶ -
علی خان - ۱۰۶۳ ، ۱۱۱۵ -
علی رضی - ۱۲۸ -
علی سید - ۸۰۲ ، ۸۶۰ -
علی عرب مرزا - ۱۰۶۳ ، ۱۰۸۸ -
علی قلی بیگ - ۱۰۲۶ ، ۱۰۲۷ -
علی قلی خان - ۱۰۵۹ ، ۱۰۷۲ ، ۱۰۷۹ -
علی مردان خان - ۲۹ ، ۴۱ ، ۵۶۱ ، ۵۶۲ ، ۵۶۳ ، ۵۶۴ ، ۵۶۵ ،

۵۶۶ ، ۵۶۷ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۵ ،
۱۰۲۴ ، ۱۰۲۶ ، ۱۰۲۹ ، ۱۰۴۳ ،
۱۰۶۳ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۷۷ ، ۱۱۲۶ ،
۱۱۲۷ -
علی مردان خانی - ۱۰۸۸ -
علی مستوفی شیخ - ۷۶ -
علی نقی - ۹۹۲ ، ۱۰۲۴ -
عمدة الملک - ۴۴۲ ، ۵۴۶ ، ۶۹۰ ،
۶۹۱ -
عمدة الملک شائسته خان - ۱۰۴۱ -
عمر ترین - ۲۸۵ ، ۹۷۶ ، ۱۰۶۳ -
عمر خان - ۱۳۲ -
عنایت بیجا پوری - ۱۰۹۲ -
عنایت خان - ۹۸۹ ، ۱۰۱۰ ، ۱۱۱۷ ،
۱۱۸۳ ، ۱۲۴۱ -
عنایت الله - ۶۷۰ -
عنایت الله چیله - ۱۰۶۶ ،
عنایت الله خواجه - ۸۲ ، ۵۸۳ ،
۹۷۵ ، ۱۰۸۷ ، ۱۱۰۰ ، ۱۱۰۳ -
عنایت میانه - ۱۰۴۷ -
عوضی وجیهه ملا - ۱۱۱۱ -
عیدل - ۹۴۶ -
عیسیٰ بیگ - ۳۹۹ ، ۴۲۶ ، ۴۳۷ ،
۶۶۳ ، ۶۶۷ ، ۸۶۵ ، ۸۷۱ ،
۹۷۸ ، ۹۹۴ ، ۹۹۷ ، ۱۰۰۰ ،
۱۰۱۵ -
عیسیٰ میر - ۱۰۰۶ ،

غ

غازی بیجا پوری - ۱۰۰۳ ، ۱۰۰۶ -
غازی خان - ۶۸۵ -
غالب خان - ۹۲۰ ، ۹۲۲ -
غریب داس سهسودیه - ۱۰۲۶ -
غضنفر خان - ۹۷۲ ، ۹۸۷ ، ۱۰۱۲ ،
۱۰۱۶ ، ۱۰۲۴ ، ۱۱۱۴ ، ۱۱۱۶ -
غلام محمد افغان - ۱۰۹۳ ، ۱۰۸۶ ،
۱۰۹۷ ، ۱۱۰۱ -
غلام محمد سید - ۱۲۶۴ -
غیاث الدین - ۱۱۱۵ -
غیرت بیگ - ۱۰۱۵ -
غیرت خان - ۱۰۱۳ ، ۱۰۸۸ -

ف

فاخر خان - ۱۰۵۹ ، ۱۰۶۴ ، ۱۱۰۵ ،
۱۱۱۴ ، ۱۱۱۵ -
فاخرخان نجم ثانی - ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۶ -
فاضل بارهه سید - ۱۰۱۵ -
فاضل خان - ۱۰۸ ، ۶۳۴ ، ۶۳۶ ،
۶۳۹ ، ۶۴۰ ، ۶۴۲ ، ۶۴۴ ،
۹۷۰ ، ۹۸۵ ، ۹۸۹ ، ۹۹۰ ،
۱۰۱۶ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۲۰ ، ۱۰۸۰ ،
۱۰۸۱ ، ۱۰۸۵ ، ۱۰۸۸ ، ۱۱۰۰ ،
۱۱۰۱ ، ۱۱۰۵ ، ۱۱۱۲ ، ۱۱۱۵ -
فاضل پساول - ۱۲۹ -
فتاح خان - ۱۰۶۳ -
فتاح میر - ۱۰۸۱ ، ۱۱۰۳ -
فتح - ۶۰۴ ، ۶۰۵ -
فتح افغان ، ۱۱۰۱ -
فتح جنگ خان - ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۸ ،
۱۰۶۲ ، ۱۰۷۲ ، ۱۰۷۹ -
فتح خان روهیله - ۱۰۰۳ ، ۱۰۰۶ -
فتح سر لوایت - ۴۳۳ -
فتح سنگه کچهواهه - ۱۰۶۳ -
فتح شکار - ۱۰۷۸ ، ۱۰۷۹ ، ۱۰۸۰ ،

۱۰۸۱ -
فتح الله - ۱۰۶ ، ۱۱۷ -
فتح الله خان - ۱۱۰۰ ، ۱۱۱۵ ، ۱۱۲۴ -
فتح محمد - ۹۷۶ -
فتح محمد روہیلہ - ۹۹۹ -
فدائی خان - ۹۷۲ ، ۱۰۳۰ ، ۱۰۳۴ ، ۱۰۳۷ ، ۱۰۴۳ ، ۱۰۴۶ ، ۱۰۷۲ -
فدوی خان - ۱۰۲۸ -
فراست خان - ۸۱۶ -
فردوس آشیان - ۱۲۰۵ -
فردوس مکانی - ۸۱۲ -
فرہاد بیگ - ۱۰۶۲ ، ۱۰۷۷ ، ۱۰۸۸ -
فرہاد بیگ علی‌مردان خان - ۱۱۲۴ -
فرید شیخ - ۹۸۸ ، ۹۸۹ ، ۱۰۴۲ ، ۱۰۸۸ -
فریدون چیلہ - ۵۰ -
فریدون فر - ۱۱۸۷ -
فضل الله - ۹۸۹ -
فضل الله خان - ۱۰۳۳ ، ۱۰۸۸ ، ۱۱۰۵ - ۱۱۲۳ ، ۲۶ ۱ -
فضل الله میر - ۱۲۱ ، ۱۳۲ ، ۲۲۸ ، ۱۰۳۲ -
فوجدار خان - ۱۰۸۵ ، ۱۱۰۳ -
فیروز - ۱۰۴۸ -
فیروز جنگ - ۷۳ ، ۹۷ -
فیروز خان ہارہہ - ۱۰۲۶ ، ۱۰۳۰ -
فیروز خان سید - ۹۸۳ ، ۱۰۶۳ ، ۱۰۷۲ -
فیروز سید - ۱۰۵۰ -
فیروز سیواتی - ۱۰۱۲ ، ۱۰۴۷ ، ۱۰۹۲ ، ۱۰۹۵ ، ۱۱۱۸ ، ۱۱۲۰ ، ۱۱۲۲ ، ۱۱۲۶ -
فیض الله - ۱۰۸۸ -
فیض الله خان - ۹۷۱ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۲۲ ، ۱۰۴۸ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۹۶ ، ۱۰۹۸ ، ۱۱۰۰ ، ۱۱۰۴ ، ۱۱۱۲ ، ۱۱۱۴ -
فیض الله میر - ۲۲۸ -

ق

قابل خان ، ابو الفتح - ۸ ، ۹ ، ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۸ ، ۱۰۲۳ ، ۱۰۶۵ ، ۱۰۸۸ ، ۱۱۰۵ ، ۱۱۲۴ ، ۱۲۴۳ -
قاچولی بہادر - ۳۵۳ ، ۳۵۶ ، ۳۵۷ ، ۳۵۸ -
قادر بیگ - ۹۳۸ ، ۹۳۹ -
قادر خواجہ بختاور - ۱۰۸۸ -
قادر داد - ۱۰۱۰ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۷۹ -
قادر داد انصاری - ۱۰۰۲ ، ۱۰۷۲ -
قادر علی - ۸۳۸ -
قاسم - ۱۰۶۳ -
قاسم بارہہ سید - ۱۰۲۱ ، ۱۰۳۶ -
قاسم خان - ۶۸ ، ۷۳ ، ۵۷۳ ، ۶۴۹ ، ۶۵۰ ، ۷۷۰ ، ۷۹۳ ، ۹۰۶ ، ۹۴۹ ، ۹۸۵ ، ۹۹۲ ، ۹۹۵ ، ۱۰۰۱ ، ۱۰۰۴ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۲۱ ، ۱۰۶۸ ، ۱۱۱۴ ، ۱۱۷۸ ، ۱۱۸۰ ، ۱۱۹۳ ، ۱۲۲۳ ، ۱۲۴۳ ، ۱۲۶۴ -
قاسم سید - ۹۹۰ ، ۱۰۵۴ ، ۱۰۶۰ ، ۱۰۶۵ ، ۱۰۷۶ ، ۱۰۸۷ -
قاسم میر - ۹۹۱ -

قاضی سیخ الاسلام - ۱۲۶۳ -
قاضی نظاما - ۱۰۹ ، ۲۵۷ ، ۲۵۹ ،
۴۳۸ ، ۴۳۹ ، ۴۴۰ ، ۴۴۲ ،
۷۶۱ ، ۸۳۸ ، ۹۳۰ ، ۹۳۲ ،
۹۳۳ ، ۹۳۸ ، ۹۴۰ ۹۴۳ -
قائم بیگ - ۹۸۳ -
قباد بیگ - ۲۸۹ ، ۲۹۰ ، ۳۳۱ ،
۳۹۱ ، ۴۱۱ ، ۴۱۳ ، ۴۱۵ ،
۸۵۶ ، ۸۹۱ ، ۱۰۶۳ ، ۱۰۷۸ ،
۱۰۸۸ -
قباد خان - ۸۲ ، ۹۷۰ ، ۱۰۰۸ ،
۱۰۱۲ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۱۹ ، ۱۰۴۹ ،
۱۰۵۲ ، ۱۰۷۲ ، ۱۰۷۳ ، ۱۰۷۹ -
قبل خان - ۳۵۷ ، ۳۵۸ -
قراول بیگ ، ۸۳۸ -
قراول خان - ۱۱۶۰ ، ۱۱۷۵ ،
۱۱۷۶ ، ۱۱۸۰ ، ۱۲۵۲ ، ۱۲۵۳ -
قزلباش خان - ۹۹۱ ، ۱۰۰۳ ،
۱۰۱۱ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۷۲ ، ۱۰۷۹ ،
۱۰۹۶ -
قطب الدین - ۱۰۲۶ -
قطب الدین بختیار کاکی خواجه -
۱۰۵۸ -
قطب الدین خویشگی - ۱۰۲۶ ، ۱۰۲۸ ،
۱۰۳۶ ، ۱۱۰۰ -
قطب سپهر شوکت - ۲۷۲ ، ۲۹۸ -
قطب سیا - ۲۶۸ ، ۲۶۹ ، ۲۷۳ ،
۳۹۸ ، ۳۴۳ ، ۳۹۱ ، ۳۹۳ ،
۶۰۸ ، ۷۴۸ ، ۷۵۰ ، ۷۵۱ ،
۷۵۳ ، ۷۵۴ ، ۷۵۵ ، ۷۵۶ ،
۷۵۷ ، ۸۸۶ ، ۸۹۳ ، ۹۶۷ -
قطب شیخ - ۴۵۷ ، ۱۱۱۴ -
قطب عالم سد - ۱۰۶۳ -
قطب فلک - ۲۷۳ ، ۲۷۴ ، ۲۷۶ ،
۳۴۶ ، ۷۵۵ -
قطب کاشی - ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۸ -
قطب الملک - ۱۰۴ ، ۱۳۸ ، ۱۴۴ ،
۱۵۱ ، ۱۵۲ ، ۱۵۶ ، ۱۵۸ ،
۱۷۱ ، ۱۷۵ ، ۱۷۶ ، ۱۷۸ ،
۱۸۰ ، ۱۸۱ ، ۱۸۴ ، ۱۸۵ ،
۱۸۸ ، ۱۹۰ ، ۱۹۵ ، ۱۹۶ ،
۱۹۷ ، ۲۱۶ ، ۲۱۹ ، ۲۲۲ ،
۲۲۴ ، ۲۲۵ ، ۲۲۶ ، ۲۲۷ ،
۲۲۸ ، ۲۳۰ ، ۲۳۱ ، ۲۳۲ ،
۲۳۴ ، ۲۳۶ ، ۲۴۵ ، ۲۴۶ ،
۲۴۷ ، ۲۴۸ ، ۲۵۰ ، ۲۵۴ ،
۲۵۷ ، ۲۵۹ ، ۲۶۲ ، ۲۶۳ ،
۲۶۵ ، ۲۶۷ ، ۲۶۹ ، ۲۷۱ ،
۲۷۲ ، ۲۷۴ ، ۲۷۶ ، ۲۷۸ ،
۲۸۱ ، ۲۸۲ ، ۲۸۳ ، ۲۸۴ ،
۲۸۵ ، ۲۸۶ ، ۲۸۷ ، ۲۹۰ ،
۲۹۱ ، ۲۹۳ ، ۲۹۴ ، ۲۹۹ ،
۳۰۱ ، ۳۰۳ ، ۳۰۵ ، ۳۰۸ ،
۳۱۲ ، ۳۱۵ ، ۳۱۹ ، ۳۲۱ ،
۳۲۴ ، ۳۲۶ ، ۳۲۷ ، ۳۲۸ ،
۳۳۱ ، ۳۳۲ ، ۳۳۵ ، ۳۳۸ ،
۳۴۲ ، ۳۴۶ ، ۳۶۵ ، ۳۶۶ ،
۳۷۷ ، ۳۷۹ ، ۳۸۴ ، ۴۰۲ ،
۴۰۳ ، ۴۰۵ ، ۴۰۶ ، ۴۰۷ ،
۴۱۲ ، ۴۱۳ ، ۴۱۴ ، ۴۱۶ ،
۴۲۹ ، ۴۳۶ ، ۴۵۰ ، ۴۵۳ ،
۴۷۷ ، ۴۷۸ ، ۴۹۹ ، ۵۰۰ ،
۵۰۱ ، ۵۰۴ ، ۵۰۶ ، ۵۰۸ ،
۵۰۹ ، ۵۳۹ ، ۵۴۳ ، ۵۴۴ ،

۵۴۷ ، ۵۷۸ ، ۶۰۷ ، ۶۴۴ ،
۶۴۵ ، ۷۱۴ ، ۷۴۶ ، ۷۴۹ ،
۷۵۵ ، ۷۸۳ ، ۸۹۰ ، ۸۹۱ ،
۸۹۷ ، ۹۳۷ ، ۹۶۷ ، ۱۱۱۳ ،
۱۱۲۲ -
قلعدار خان - ۹۷۳ ، ۱۰۷۶ -
قلعدار خانی - ۱۰۴۲ ،
قلندر بیگ - ۸۳۸ ، ۱۰۲۲ -
قلندر داؤدزئی - ۱۰۸۹ ،
قلندر خانی - ۱۰۲۲ -
قلی اوزبک سید - ۱۰۶۵ -
قلی بیگ - ۱۰۶۴ -
قلیچ خان - ۴۷ ، ۶۹ ، ۹۸ ، ۱۱۷ ،
۱۰۰۱ ، ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۴۴ ،
۱۰۹۲ -
قلیچ خانی - ۱۰۰۰ -
قلیچ گرز بردار - ۱۶۰ -
قلی خان پادشاہ : دیکھیے پادشاہ قلی
خان -
قلی قراول - ۳۸ -
قلی میرزا - ۶۱۷ -
قوام الدین خان - ۱۱۵۵ -
قوام الدین خان فدوی - ۱۱۵۵ -
قوام لدین میر - ۱۲۴ -

ک

کالب منگل سین - ۱۶ ، ۱۲۹۱ -
کارانی - ۲۵ -
کار طلب خان - ۶۹۶ ، ۶۹۸ ، ۷۲۹ ،
۷۳۲ ، ۹۷۲ ، ۱۰۰۲ ، ۱۰۰۶ ،
۱۰۱۰ -
کاکڑ خان - ۳۶ ، ۷۰ ، ۹۰ ، ۱۰۶۲ ،
۱۰۶۳ ، ۱۰۷۶ -
کامگار - ۱۰۳۴ -
کامگار بیگ - ۳۱۱ -
کامگار خان - ۱۰۶۳ ، ۱۰۸۸ ،
۱۱۰۵ -
کامیاب - ۱۰۲۷ -
کامی افغان - ۱۰۱۰ -
کانبھوا - ۲۵ -
کاہیہ - ۲۶ -
کب رای - ۱۰۰۱ -
کرماچی پنڈت - ۶۰۳ -
کرم بیگ - ۷۵ -
کرن کیجی - ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۰ -
گشنا پنڈت - ۹۳۸ -
کشنان - ۳۲۲ -
کشن سنگھ - ۹۷۰ -
کشن سنگھ تودر ، راجہ - ۱۰۱۲ ،
۱۰۸۶ ، ۱۱۰۳ ، ۱۱۲۷ -
کشن سنگھ چندراوت - ۱۰۶۳ -
کشن - ۹۰۶ -
کلان پادشاہزادہ - ۲۸۸ ، ۸۸۹ ،
۹۰۸ ، ۹۱۸ ، ۹۵۰ ، ۱۱۳۳ ،
۱۱۴۴ ، ۱۱۳۵ ، ۱۱۳۸ ، ۱۱۴۵ ،
۱۱۴۶ ، ۱۱۰۸ -
کلان خواجہ - ۹۷۸ -
کمال الدین بخاری - ۱۰۱۵ -
کمال لودی - ۱۲۱ ، ۱۰۰۲ ،
۱۰۰۶ -
کنج علی خان - ۱۰۴۳ ، ۱۰۶۴ ،
۱۰۸۸ ، ۱۱۲۶ -
کنور پرتھی سنگھ - ۱۰۹۷ -
کنور رام سنگھ - ۱۰۳۲ ، ۱۰۶۳ ،

۱۰۷۲ ، ۱۱۱۷ ، ۱۱۲۶ -
کنور رام سنگھ چنداوت - ۱۱۱۳ -
کنور سنگھ ہاڈہ - ۱۰۶۲ -
کنور لعل - ۱۰۲۲ -
کنور لعل سنگھ - ۱۰۷۱ ، ۱۱۰۴ -
کوچک ابدال حبشی - ۸۳۹ -
کہاسی - ۸۴۰ -
کہانند نقاش - ۱۲۳۲ -
کہترتل - ۲۵ -
کیرت سنگھ - ۱۰۱۲ ، ۱۰۲۵ ،
۱۰۵۳ ، ۱۱۰۵ ، ۱۱۱۳ ، ۱۱۱۵ -
کیسری سنگھ بھورتیہ - ۱۰۱۰ ،
۱۰۱۴ ، ۱۰۸۷ -
کیسری سنگھ راٹھور - ۱۰۱۵ -

گ

گدا بیگ - ۱۰۷۷ ، ۱۰۸۹ -
گردہر داس - ۱۰۵۹ ، ۱۰۷۷ -
گردہر داس گوڑ - ۱۰۵۷ -
گل بہشت مرزا - ۸۳۹ -
گل محمد - ۱۱۱۸ ، ۱۱۲۰ -
گہن سنگھ ہاڈہ - ۱۰۱۵ -
گوپال - ۱۲۴۵ -
گوپال سنگھ - ۱۱۰۱ -
گہورا گہو جی بھونسلہ - ۶۸۸ -

ل

لشکر خان - ۹۷۱ ، ۱۰۴۳ ، ۱۰۴۹ ،
۱۰۵۱ - ۱۰۵۲ ، ۱۱۲۶ -
لطف علی سید - ۱۰۳۰ -
لطف اللہ - ۷۸۸ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۵ -
لطف اللہ بیگ میدانی - ۱۰۶۵ -
لودی خان - ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۰ ،
۱۰۳۰ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۷۲ ، ۱۰۷۹ -
لودی خانی - ۹۹۹ -
لہراسپ خان - ۵۲ -

م

مالوجی - ۴۰۸ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۷ ،
۱۰۳۲ ، ۱۱۱۳ -
مانا جی - ۵۹۳ ، ۶۸۸ -
مان سنگھ - ۲۵ ، ۲۶ ، ۱۰۳۳ ،
۱۱۷۷ ، ۱۱۷۸ ، ۱۲۶۴ -
مان سنگھ بندیلہ - ۱۰۴۹ -
مان سنگھ راٹھور - ۱۰۹۹ ، ۱۲۴۲ -
مان سنگھ گوالیاری راجہ - ۱۰۷۶ -
مبارک بلوچ - ۲۳ ، ۲۸ ، ۵۷ ،
۶۱ -
مبارک خان - ۳۶ ، ۷۰ ، ۹۰ -
مترسین بندیلہ - ۱۰۵۷ ، ۱۰۶۴ ،
۱۰۸۴ ، ۱۱۱۷ -
مجاہد - ۱۰۲۶ -
مجاہد جالوری - ۱۰۲۶ -
مجاہد خان - ۹۷۱ -
محتشم خان - ۱۲۰۳ ، ۱۲۰۴ ،
۱۲۵۹ ، ۱۲۶۳ -
محرم خان - ۱۰۸۱ -
محروم خواجہ - ۱۲۷۸ -
محکم سنگھ میرتیہ - ۱۲۲۸ ، ۱۲۶۴ -
محل فتح پوری - ۸۶۶ -
محمد - ۱۰۹۴ -
محمد ابراہیم - ۳۹۲ ، ۳۹۷ ، ۹۸۶ ،
۹۹۱ ، ۱۱۰۳ -
محمد اسحاق - ۱۱۰۳ ، ۱۲۲۶ ،
۱۲۲۸ -
محمد اسلم - ۱۲۲۹ -

محمد اعظم پادشاہزادہ - ۵۱۵ ، ۵۳۴ ، ۷۰۷ ، ۹۶۷ ، ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۲۰ ، ۱۰۳۰ ، ۱۰۴۵ ، ۱۰۴۸ ، ۱۰۵۱ ، ۱۰۶۳ ، ۱۰۸۸ ، ۱۱۱۰ ، ۱۱۱۷ ، ۱۲۲۰ ، ۱۲۲۱ ، ۱۲۰۲ ، ۱۲۲۳ -
محمد اکبر - ۱۹ ، ۹۸۳ ، ۹۹۶ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۷۸ ، ۱۰۴ ، ۱۱۱۰ ، ۱۱۱۹ -
محمد امان - ۴۲۰ ، ۴۲۵ ، ۶۸۲ ، ۶۸۳ ، ۹۲۲ ، ۹۲۸ ، ۹۴۰ ، ۹۴۵ -
محمد امین حافظ - ۴۷۰ ، ۶۱۳ -
محمد امین خان پسر میر جملہ - ۱۷۶ ، ۱۸۰ ، ۲۵۳ ، ۲۲۷ ، ۳۸۱ ، ۳۸۲ ، ۳۸۳ ، ۳۸۸ ، ۳۹۱ ، ۳۹۲ ، ۴۳۰ ، ۴۵۱ ، ۴۵۲ ، ۵۰۰ ، ۶۱۸ ، ۷۴۶ ، ۹۷۳ ، ۹۸۵ ، ۱۰۰۸ ، ۱۰۱۶ ، ۱۰۱۹ ، ۱۰۲۸ ، ۱۰۲۲ ، ۱۰۴۵ ، ۱۰۵۱ ، ۱۰۵۶ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۷۱ ، ۱۰۷۷ ، ۱۰۸۶ ، ۱۰۸۸ ، ۱۱۰۰ ، ۱۱۱۲ ، ۱۱۱۳ ، ۱۱۲۶ -
محمد امین خان میر منشی - ۱۰۴۵ -
محمد باقر سید - ۹۸۳ -
محمد بدیع خسرو بن نذر محمد خان - ۱۰۱۷ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۶۲ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۸ ، ۱۱۱۴ -
محمد بیگ ارلات - ۴۹ ، ۲۴۷ ، ۷۸۶ ، ۸۷۳ ، ۸۷۴ ، ۹۷۷ ، ۹۸۷ ، ۹۹۹ ، ۱۰۰۴ ، ۱۰۴۷ ، ۱۰۶۵ ، ۱۰۷۷ ، ۱۰۸۸ ، ۱۰۹۴ ، ۱۰۹۷ -
محمد بیگ ترکمان - ۱۰۱۵ ، ۹۶ ۱ ، ۱۱۰۳ -
محمد بیگ خوبشگی - ۱۰۰۳ -
محمد بیگ یساول - ۴۹ -
محمد تقی - ۸۲۷ ، ۸۹۳ ، ۱۰۶۴ -
محمد جعفر - ۵۳۲ -
محمد حسین سلدوز - ۵۱۸ ، ۱۰۵۰ ، ۱۰۶۲ -
محمد حسین ملا - ۹۷۴ -
محمد خان - ۴۱۷ ، ۴۲۰ ، ۶۹۳ ، ۸۳۸ -
محمد خان سید - ۱۰۳۲ -
محمد رشید - ۴۱۸ ، ۷۴۹ -
محمد رضا - ۳۳۸ ، ۵۸۲ -
محمد زمان - ۷۶۲ -
محمد سالک مستعد خان - ۱۳ -
محمد سعید (میر جملہ معظم خان) - ۱۵۱ ، ۱۹۲ ، ۲۰۳ ، ۲۱۶ ، ۲۲۵ ، ۲۲۸ ، ۳۴۵ ، ۳۴۶ ، ۳۴۸ ، ۳۵۰ ، ۳۵۱ ، ۳۶۲ ، ۳۶۴ ، ۳۷۷ ، ۳۷۹ ، ۳۸۱ ، ۳۸۲ ، ۳۸۴ ، ۳۸۵ ، ۳۸۶ ، ۳۸۸ ، ۴۷۷ ، ۴۷۸ ، ۶۴۴ -
محمد سعید حاجی - ۹۴۹ -
محمد سعید شیخ - ۱۰۸۰ -
محمد سلطان پادشاہزادہ - ۷ ، ۸ ، ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۶ ، ۱۹۰ ، ۱۹۹ ، ۲۱۱ ، ۲۲۱ ، ۲۲۸ ، ۲۴۲ ، ۲۴۳ ، ۲۵۹ ، ۲۸۰ ، ۳۰۲ ، ۳۱۶ ، ۳۲۶ ، ۳۴۳ ، ۳۶۶ ، ۳۷۷ ، ۳۷۹ ، ۴۴۲ ، ۴۴۵ ، ۴۹۱ ، ۴۹۶ ، ۵۳۱ ، ۵۳۶ ، ۵۳۸ ،

۵۳۹ ، ۵۶۱ ، ۵۷۸ ، ۶۲۹ ،
۶۴۵ ، ۶۶۳ ، ۷۰۹ ، ۷۶۲ ،
۷۷۱ ، ۷۸۸ ، ۸۲۴ ، ۹۰۹ ،
۹۲۴ ، ۹۶۵ ، ۹۶۶ ، ۹۶۷ ،
۹۹۴ ، ۹۹۷ ، ۱۰۰۰ ، ۱۰۰۲ ،
۱۰۰۳ ، ۱۰۰۵ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۸ ،
۱۰۲۰ ، ۱۰۲۱ ، ۱۰۳۱ ، ۱۰۳۵ ،
۱۰۴۲ ، ۱۰۵۳ ، ۱۰۵۶ ، ۱۰۵۷ ،
۱۰۵۸ ، ۱۰۵۹ ، ۱۰۶۰ ، ۱۰۶۱ ،
۱۰۶۲ ، ۱۰۶۷ ، ۱۰۶۸ ، ۱۰۷۵ ،
۱۰۷۶ ، ۱۰۷۷ ، ۱۰۷۹ ، ۱۰۸۵ ،
۱۰۹۹ ، ۱۱۰۱ ، ۱۱۰۳ ، ۱۱۱۰ ،
۱۱۱۳ ، ۱۱۱۷ ، ۱۱۴۹ ، ۱۱۵۰ -
محمد سید - ۴۸۵ ، ۱۱۰۳ -
محمد شاه - ۱۱۷ ، ۱۷۹ -
محمد شاه کوکه - ۱۰۳۷ -
محمد شجاع بخشی - ۱۲۵۳ ، ۱۲۵۴ ،
۱۲۶۰ -
محمد شجاع پادشاهزاده - ۳۲۱ ، ۷۸۳ ،
۷۹۳ ، ۷۹۴ ، ۷۹۵ ، ۹۶۹ -
محمد شریف - ۹۲۶ ، ۹۴۴ ، ۱۰۲۴ ،
۱۰۹۲ ، ۱۰۹۴ ، ۱۰۹۶ -
محمد شریف بکاول - ۱۱۱۶ -
محمد شریف ده بیدی خواجه - ۱۰۶۳ ،
۱۰۸۹ -
محمد شریف شیخ - ۹۷۴ -
محمد شریف قابل خان ثانی - ۱۲۴۳ -
محمد شریف یساول - ۴۹ ، ۷۸ ،
۲۲۵ ، ۲۹۳ ، ۴۱۳ ، ۴۱۴ ،
۴۸۱ -
محمد شفیع - ۸۷۷ ، ۸۷۸ ، ۸۸۱ -
محمد صادق - ۱۴ ، ۱۵ ، ۹۷۶ ،
۱۰۱۰ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۵۷ -
محمد صادق بدخشی خواجه - ۱۰۹۴ -
محمد صادق ملا - ۹۷۱ -
محمد صالح - ۷۹ ، ۷۸۳ ، ۹۸۵ ،
۱۰۱۴ ، ۱۰۸۱ -
محمد صالح تر خان - ۱۱۱۵ -
محمد صالح شیخ - ۱۲۷۴ -
محمد صالح قاضی - ۱۲۷۵ -
محمد صفی ، ۴۸ -
محمد طاهر - ۱۰۲ ، ۱۳۴ ، ۱۹۰ ،
۲۱۵ ، ۲۸۱ ، ۳۹۴ ، ۴۸۲ ،
۴۹۱ ، ۴۹۷ ، ۴۹۹ ، ۵۳۱ ،
۶۳۵ ، ۶۷۵ ، ۶۷۷ ، ۸۲۱ ،
۸۳۸ ، ۸۴۹ ، ۸۵۶ ، ۸۵۷ ،
۸۵۹ ، ۸۶۷ ، ۸۷۰ ، ۸۷۳ ،
۹۳۸ ، ۹۴۶ ، ۹۷۶ ، ۹۷۷ ،
۹۹۷ ، ۹۹۹ ، ۱۰۰۰ ، ۱۰۷۷ ،
۱۰۸۸ ، ۱۱۰۳ -
محمد عابد - ۱۰۶۴ -
محمد عابد خواجه - ۹۷۵ -
محمد عابد نیلاوی - ۱۰۲۶ -
محمد عارف - ۲۹۱ ، ۳۶۴ ، ۸۹۰ ،
۱۲۳۲ -
محمد عاقل - ۴۶۹ ، ۲۶۹ ، ۱۲۷۰ -
محمد عاقل حافظ - ۱۲۷۶ -
محمد علی - ۱۰۵۷ -
محمد علی حافظ - ۴۷۲ -
محمد علی خان - ۱۰۸۸ -
محمد علی سید - ۱۱۱۳ ، ۱۱۲۱ ،
۱۱۲۲ -
محمد عنایت خان - ۱۸۷ -
محمد عنایت - ۹۷۵ -

محمد فریدون فر - ۱۱۵۵ ، ۱۲۳۱ ، ۱۲۷۸ -
محمد فیاض - ۶۰۷ ، ۶۰۸ -
محمد قاسم - ۹۷۱ ، ۱۱۱۶ -
محمد قاسم علی مردان خانی - ۱۱۰۱ -
محمد قلی چیله - ۴۸۹ -
محمد قلی شرف حاجی - ۹۸۴ -
محمد قنوجی میر سید - ۱۱۰۵ ، ۱۱۱۴ -
محمد کام بخش (شهزاده) - ۱۲۳۶ ، ۱۲۳۷ ، ۱۲۳۸ ، ۱۲۳۹ -
محمد کامگار - ۱۰۳۴ -
محمد محسن - ۸۶۲ -
محمد مراد - ۵۲۱ ، ۱۲۶۵ -
محمد مراد بخش شهزاده - ۷۹۰ ، ۷۹۱ ، ۷۹۲ ، ۹۶۵ -
محمد مصطفیٰ - ۸۰۲ -
محمد معصوم شیخ - ۱۰۸۰ -
محمد معظم (پادشاهزاده) - ۲۶۰ ، ۳۱۶ ، ۳۲۲ ، ۳۲۴ ، ۳۴۳ ، ۳۴۵ ، ۴۴۷ ، ۴۵۱ ، ۵۱۲ ، ۷۶۲ ، ۸۸۲ ، ۹۶۶ ، ۹۹۶ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۳۱ ، ۱۰۴۱ ، ۱۱۰۰ ، ۱۱۱۰ ، ۱۱۱۱ ، ۱۱۲۳ ، ۱۲۱۱ ، ۱۲۱۲ ، ۱۲۱۳ ، ۱۲۱۴ ، ۱۲۱۵ ، ۱۲۱۷ ، ۱۲۱۸ ، ۱۲۱۹ ، ۱۲۲۰ -
محمد مقیم - ۹۸۵ ، ۱۰۰۴ ، ۱۰۶۴ ، ۱۰۸۵ -
محمد منعم - ۹۹۹ -
محمد مومن - ۱۷۵ ، ۱۸۰ ، ۱۸۸ ، ۱۹۵ ، ۱۹۶ ، ۱۹۷ ، ۲۲۳ ، ۲۲۴ ، ۲۷۰ ، ۲۷۱ ، ۲۷۳ ، ۳۴۷ ، ۳۴۸ ، ۳۵۰ ، ۳۶۲ ، ۳۸۳ ، ۵۸۴ -
محمد مهدی میرزا - ۹۰۴ -
محمد میرک گرز بردار - ۴۷ ، ۲۰۴ ، ۲۰۵ ، ۲۳۴ ، ۴۷۷ -
محمد ناصر - ۳۹۱ ، ۱۱۱۳ ، ۱۱۲۲ -
محمد نصیر - ۱۴۳ ، ۲۷۵ ، ۶۳۴ ، ۶۲۵ ، ۹۷۸ -
محمد نعیم - ۱۲۵۵ -
محمد نیکو سیر - ۱۲۲۹ -
محمد هاشم قاضی - ۴۱۶ ، ۷۵۰ ، ۷۵۳ ، ۷۵۵ ، ۷۶۰ ، ۸۹۰ ، ۸۹۷ ، ۹۰۰ -
محمد هاشم وزیر - ۷۶ -
محمدی - ۱۱۷۸ -
محمدی بیگ - ۱۲۰۰ ،
محمدی بیگ ترکمان - ۱۰۱۵ ، ۱۱۰۳ -
محمد یعقوب - ۱۱۰۳ -
محمد یوسف - ۹۲۲ ، ۱۰۰۰ ، ۱۰۴۳ ، ۱۰۴۹ -
محمد یوسف تولکچی - ۱۰۰۳ -
محمد یوسف خان - ۱۰۶۳ -
محمود بیگ - ۷۶ -
محمود خلیفه - ۸۳۸ ، ۹۴۱ -
محمود الرزاق - ۱۰۶۳ -
محمود صفاهانی میر - ۱۰۸۰ -
مختار خان - ۹۷۶ ، ۹۹۹ ، ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۲۲ ، ۱۱۸۴ ، ۱۱۹۳ ، ۱۲۵۱ -

مخدوم شیخ - ۱۱۹۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۳۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸ -
مخلص خان - ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۷، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۵۷، ۱۰۶۰، ۱۰۶۴، ۱۰۸۱، ۱۱۰۱، ۱۱۰۴، ۱۱۱۳، ۱۱۲۹ -
مدار (بدیع الدین سید)، ۱۰۶۱ -
مدسودن - ۴۷۱ -
مدن سنگه - ۸۴ -
مده - ۲۵ -
مراد بخش (پادشاهزاده) - ۱۴۴ - ۱۶۸، ۳۷۴، ۸۱۱، ۸۱۸، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۸۸، ۹۴۴، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۶، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۵، ۱۰۱۰، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۲، ۱۰۲۴، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۵۹، ۱۰۷۹، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۶، ۱۱۲۹ -
مراد بیگ - ۶۵۰، ۹۱۹، ۱۲۶۴ -
مراد خان، ۱۱۲۶، ۱۰۶۴ -
مراد مرزا - ۶۷۳ -
مراد میر - ۱۰۰۰ -
مراد یساول - ۲۳۴، ۲۴۶، ۲۵۰ -
مرتضیٰ - ۱۰۸۹، ۱۲۲۸ -
مرتضیٰ امامی سید - ۱۰۶۶ -
مرتضیٰ خان - ۹۹۹ - ۱۰۰۳، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۱۰، ۱۰۱۳، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۳۲، ۱۰۵۶، ۱۰۶۸، ۱۰۷۱، ۱۰۸۹، ۱۱۰۲، ۱۱۱۲، ۱۱۱۴، ۱۱۲۶ -
مرتضیٰ قلی - ۸۲۵، ۱۲۶۳ -
مرجان حبشی - ۵۱۱ -
مرحمت خان - ۱۰۷۹ -
مرداق - ۱۰۸۵ -
مردان خان، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۱۰۶۴ -
مرزا جان - ۸۲۳ -
مرزا محمد مشهدی - ۹۹۹ -
مرزای سبز واری سید - ۱۱۰۵ -
مرشد قلی خان - ۱۲۲، ۱۳۰، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱۵۴، ۱۵۸، ۲۱۷، ۲۲۴، ۳۳۱، ۳۹۴، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۶۶، ۵۱۶، ۵۱۷، ۶۰۰، ۶۹۶، ۶۹۷، ۷۲۹، ۷۴۴، ۷۴۶، ۷۸۸، ۸۸۶، ۹۰۱، ۹۷۳، ۹۹۴، ۱۰۰۲، ۱۰۰۵ -
مستاولد جام بالہ - ۲۶ -
مسعود بارہہ سید - ۱۰۴۸، ۱۰۶۴، ۱۰۷۷، ۱۰۸۸، ۱۱۱۶ -
مسعود خان - ۱۰۴۳، ۱۰۶۳، ۱۰۸۸، ۱۱۰۰ -
مسعود منگلی - ۱۰۰۳، ۱۰۰۶ -
مصری افغان - ۱۰۶۳، ۱۰۸۶، ۱۰۹۷ -
مصری بیگ - ۶۶۵ -
مصطفیٰ افغان جاعدار - ۸۳، ۳۷۱، ۳۷۳ -
مصطفیٰ خان - ۴۳۲، ۱۰۹۱ -
مصطفیٰ خلنیدی - ۴۳۲ -
مظفر بارہہ - ۱۰۶۲ -

مظفر حسین - ۸۳، ۸۴، ۵۷۱،
مظفر خان - ۱۰۰۰ -
مظفر خان بارہہ - ۱۰۷۲ -
مظفر خان سید - ۱۰۷۹ -
مظفر سید - ۱۰۳۴، ۱۰۳۳ -
معتقد خان - ۹۹۱، ۱۰۷۸،
۱۱۴۴ -
معتمد خان - ۶۳۹، ۸۴۱، ۹۷۰،
۹۷۱، ۶۰۸۰، ۱۰۸۱ -
معتمد خان خواجہ سرا - ۱۱۰۱ -
معزالملک - ۱۵۸، ۱۸۱، ۱۸۲ -
معصوم خان - ۹۹۹، ۱۰۹۷ -
معظم فتح پوری شیخ - ۱۰۱۲ -
معقول خواجہ ناظر خواجہ سرا -
۱۱۱۹، ۱۱۳۰ -
معمور خان - ۱۰۱۰، ۱۲۰۳،
۱۲۳۲ -
معمور خواجہ - ۱۱۴۴ -
معین الدین خواجہ اجمیر - ۱۳۷۸ -
معین خان - ۱۰۵۰، ۱۰۶۳،
۱۰۸۵ -
مغل خان - ۳۵، ۳۶۲، ۸۶۳ -
مغول - ۱۰۹۲ -
مغول خان - ۱۰۳۲، ۱۰۳۳،
۱۱۱۵ -
مفتخر خان - ۱۵۴، ۹۷۳، ۹۹۷،
۱۰۰۶ -
مقبول عالم سید - ۱۰۱۲، ۱۰۶۲،
۱۰۶۳ -
مقرب خان - ۱۲۷۵ -
مقیم خان - ۱۰۱۰، ۱۰۹۳،
۱۱۲۹ -
مقیم خانی (خطاب) - ۱۰۸۵ -
مکتوب خان - ۱۱۲۶ -
مکرمت خان - ۹۷۲ -
مکرم خان - ۶۷۲، ۱۰۶۱، ۱۰۶۵،
۱۰۶۸، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۶،
۱۰۷۷، ۱۰۸۱، ۱۱۶۳، ۱۱۶۸،
۹ ۱۱، ۱۲۶۰، ۱۲۸۰ -
مکنان مرزی مکسی - ۱۱۲۰ -
مکند سنگھ ہاڈہ - ۱۰۰۳، ۱۰۰۵،
۱۰۵۳، ۱۱۱۶ -
ملا شاہ - ۱۲۱۰ -
ملائی ترک خوان - ۸۵۹، ۸۶۲ -
ملا عزیز اللہ محمد تقی اصفہانی -
۱۱۱۱ -
ملائی نایتہ - ۹۳۷، ۹۴۳ -
ملتفت خان - ۱۳۷، ۱۴۲، ۱۴۳،
۱۴۵، ۱۵۳، ۱۶۰، ۱۸۰،
۱۹۱، ۲۰۱، ۲۰۶، ۲۲۹،
۲۳۸، ۴۰۹، ۵۱۳، ۵۱۴،
۵۱۵، ۵۱۶، ۶۷۵، ۶۷۶،
۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۱، ۶۸۲،
۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۷،
۶۸۹، ۶۹۵، ۶۹۷، ۶۹۸،
۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳،
۷۱۹، ۷۲۲، ۷۳۹، ۷۴۵،
۸۱۹، ۹۰۱، ۹۷۳، ۹۹۹،
۱۰۰۲، ۱۰۰۵، ۱۰۳۲، ۱۰۶۴،
۱۰۸۸ -
ملحد بی شکوہ (داراشکوہ) - ۹۵۲،
۹۵۳ -
ملحد زادہ - ۷۴۲ -
ملحد زادۂ کلان - ۷۴۲ -

ملک حسین ابدالی - ۲۵ ، ۲۶ ، ۳۳ ، ۳۴ ، ۳۵ ، ۴۱ ، ۴۳ ، ۴۴ ، ۶۹ ، ۹۸۴
ملک حسین میر کوکہ - ۹۳۴ ، ۹۷۵ ، ۹۹۹ -
ملکہ قدسی اطوار - ۹۶۵ -
ممریز مہمند - ۴۴۳ ، ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۳ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۶۳ -
منجھلی - ۱۲۲۶ -
منصور حاجی - ۱۰۰۷ -
منصور خان بارہہ سید - ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۲۶ ، ۱۰۴۷ ، ۱۰۴۹ ، ۱۰۸۷ ، ۱۱۰۰ -
منظور خواجہ - ۵۱۲ ، ۱۱۶۲ ، ۱۲۸۱ -
منعم خان - ۹۹۹ ، ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۶۴ -
منگل خان - ۱۰۰۶ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۴۹ ، ۱۰۸۷ ، ۱۱۰۱ -
منگل سین ، ۱۲۹۱ -
منور بارہہ سید - ۱۰۱۲ ، ۱۰۲۹ ، ۱۰۴۳ -
منوہر داس - ۱۰۲۶ ، ۱۰۵۳ -
منوہر داس گوڑ - ۱۰۵۹ ، ۱۰۷۷ -
منوہر سین - ۹۷۰ -
موسیٰ ، ۶۴۷ -
موسیٰ خان میر - ۱۸۰ ، ۱۸۱ -
موسیٰ شیخ گیلانی - ۹۸۴ ، ۱۰۴۸ -
موسیٰ گیلانی - ۱۱۲۷ -
موسیٰ مازندرانی میر - ۱۱۱۵ -
مومن شیخ - ۹۷۴ -
موہن سنگھ - ۱۰۰۴ -
موہن ملا ، ۴۷۶ -
مہابت خان - ۶۸ ، ۷۳ ، ۱۰۶ ، ۴۳۱ - ۵۱۲ ، ۵۵۷ ، ۵۶۷ ، ۵۷۶ ، ۵۷۷ ، ۵۷۸ ، ۵۷۹ ، ۵۸۰ ، ۵۸۱ ، ۵۸۲ ، ۵۸۳ ، ۵۸۵ ، ۵۸۶ ، ۵۸۸ ، ۵۸۹ ، ۵۹۰ ، ۵۹۲ ، ۵۹۴ ، ۷۹۳ ، ۷۹۸ ، ۹۶۹ ، ۹۸۳ ، ۹۸۷ ، ۹۹۱ ، ۱۰۴۳ ، ۱۰۵۲ ، ۱۰۵۶ ، ۱۰۸۵ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۱۳ ، ۱۱۲۳ -
مہا سنگھ بھدوریہ راجہ - ۹۹۱ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۸۴ -
مہدی قلی خان - ۹۸۷ ، ۱۰۸۶ -
مہیش داس راٹھور - ۶۴۳ ، ۱۰۶۰ ، ۱۰۹۷ -
مہیش داس گوردہن راٹھور - ۱۰۰۳ -
میاں ابدالی ۷۱ -
میاں میر - ۱۱۲۰ -
میانہ خان - ۱۱۲۴ -
میانہ خان حاجی - ۴۳۲ -
میر برہانی - ۱۰۶۳ -
میر بہادر دل - ۱۰۰۲ ، ۱۰۲۲ -
میر جعفر بخشی - ۹۸۷ -
میر جملہ معظم خان - ۱ ، ۲ ، ۵ ، ۶ ، ۷ ، ۱۰ ، ۱۵۱ ، ۱۷۵ ، ۱۸۴ ، ۱۸۸ ، ۱۹۵ ، ۱۹۶ ، ۱۹۷ ، ۲۲۴ ، ۲۲۷ ، ۲۳۰ ، ۲۳۲ ، ۲۳۵ ، ۲۴۶ ، ۲۴۷ ، ۲۴۸ ، ۲۴۹ ، ۲۵۹ ، ۲۶۴ ، ۲۸۵ ، ۲۸۶ ، ۲۹۱ ، ۲۹۶ ، ۳۰۷ ، ۳۱۶ ، ۳۱۷ ، ۳۴۴ ،

۳۲۳ ، ۳۲۴ ، ۳۴۳ ، ۳۸۸ ،
۳۹۰ ، ۳۹۲ ، ۳۹۶ ،
۳۹۷ ، ۳۹۸ ، ۳۹۹ ، ۴۰۰ ،
۴۰۲ ، ۴۰۵ ، ۴۰۸ ، ۴۱۰ ،
۴۱۲ ، ۴۱۰ ، ۴۱۸ ، ۴۲۱ ،
۴۲۳ ، ۴۲۴ ، ۴۲۷ ، ۴۳۱ ،
۴۳۲ ، ۴۳۵ ، ۴۳۸ ، ۴۳۹ ،
۴۴۰ ، ۴۴۲ ، ۴۴۵ ، ۴۴۷ ،
۴۴۸ ، ۴۵۰ ، ۴۵۱ ، ۴۵۲ ،
۴۷۷ ، ۴۷۸ ، ۴۹۹ ، ۵۰۰ ،
۵۰۱ ، ۵۰۲ ، ۵۰۳ ، ۵۰۸ ،
۵۱۲ ، ۵۳۹ ، ۵۴۲ ، ۵۴۳ ،
۵۴۵ ، ۵۷۸ ، ۵۷۹ ، ۶۲۹ ،
۶۴۵ ، ۶۴۶ ، ۶۸۰ ، ۷۳۸ ،
۷۴۹ ، ۷۶۲ ، ۷۶۵ ، ۷۸۲ ،
۷۸۴ ، ۷۸۷ ، ۸۸۲ ، ۸۸۷ ،
۸۸۹ ، ۸۹۲ ، ۸۹۴ ، ۸۹۸ ،
۹۰۰ ، ۹۰۵ ، ۹۰۷ ، ۹۰۹ ،
۹۱۲ ، ۹۱۳ ، ۹۱۴ ، ۹۱۶ ،
۹۲۰ ، ۹۲۴ ، ۹۲۶ ، ۹۲۷ ،
۹۳۰ ، ۹۳۴ ، ۹۳۷ ، ۹۳۹ ،
۹۴۲ ، ۹۴۵ ، ۹۶۶ ، ۹۶۷ ،
۹۶۹ ، ۹۸۳ ، ۹۸۶ ، ۹۹۶ ،
۱۰۰۸ ، ۱۰۱۶ ، ۱۰۳۱ ، ۱۰۴۱ ،
۱۰۵۲ ، ۱۰۵۸ ، ۱۰۶۱ ، ۱۰۶۴ ،
۱۰۶۶ ، ۱۰۷۱ ، ۱۰۷۶ ، ۱۰۹۹ ،
۱۱۰۰ ، ۱۱۰۳ ، ۱۱۴۰ ، ۱۱۱۱ ،
۱۱۱۳ ، ۱۱۱۷ ، ۱۱۱۸ ، ۱۱۲۲ ،
۱۱۲۳ ، ۱۱۲۵ ، ۱۲۱۱ ، ۱۲۱۲ ،
۱۲۱۳ ، ۱۲۱۴ ، ۱۲۱۵ ، ۱۲۱۷ ،
۱۲۱۸ ، ۱۲۱۹ ، ۱۲۲۰ ۔
میر حسینی - ۱۰۶۳ ۔
میر خان - ۹۸۵ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۲۹ ،
۱۰۵۲ -
میر داد افغان - ۱۰۸۷ -
میرزا محمد - ۵۳۶ ، ۵۳۸ ، ۹۷۴ -
میراز مراد - ۹۷۲ -
میر سید - ۱۰۰۳ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۳۲ -
میر شاہ - ۷۹۷ -
میر عسکری - ۲۷۷ -
میرک سلطان - ۲۶۱ ، ۷۶۴ ،
۷۶۷ -
میرک شیخ - ۶۱۲ ، ۶۱۳ ، ۶۱۴ ،
۶۳۱ ، ۹۸۳ ، ۱۰۱۸ ، ۱۰۸۵ ،
۱۱۱۲ -
میر کلان - ۹۲۳ -
میر محمد مازندرانی ، ۵۴ -
میر محمد مراد - ۱۰۳۲ -
میر محمد معصوم - ۵۳۷ ، ۹۷۵ ،
۹۹۹ -
میر محمد ہادی - ۱۰۷۱ ، ۱۰۷۷ -
میر مہدی - ۱۰۲۶ ، ۱۰۲۹ -
میر مرتضیٰ - ۹۴۴ -
میر منور - ۹۴۵ -
میر مہدی - ۱۰۲۶ -
میر میران - ۹۷۱ ، ۹۸۳ ، ۹۸۵ ،
۱۰۱۷ -
مینا بھونسلہ - ۵۱۴ ، ۵۱۸ ،
۷۱۹ -

ن

نارو بخشی - ۶۹۰ -
ناظر دربار خان - ۱۲۷۳ ، ۱۲۷۴ ،
۱۲۷۵ ، ۱۲۷۶ ، ۱۲۷۷ ، ۱۲۷۸ ،

۱۲۷۹ ، ۱۲۸۰ -
ناظر منظور - ۱۲۷۸ -
نامدار خان - ۱۰۱۷ ، ۱۰۳۲ ،
۱۰۳۴ ، ۱۱۲۴ ، ۱۱۲۶ -
ناہران - ۵۷ -
ناہر خان سید - ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۴ -
نثاری خان - ۱۰۶۵ -
نجابت بارہہ - ۱۰۶۲ -
نجابت خان - ۶۸ ، ۲۰۱ ، ۳۳۱ ،
۵۵۷ ، ۵۸۶ ، ۵۸۷ ، ۵۸۸ ،
۵۹۱ ، ۵۹۳ ، ۷۷۱ ، ۹۷۱ ،
۹۹۵ ، ۹۹۷ ، ۱۰۰۱ ، ۱۰۰۲ ،
۱۰۰۳ ، ۱۰۰۶ ، ۱۰۵۶ ، ۱۰۵۹ ،
۱۰۶۴ ، ۱۱۰۵ -
نجابت خان سید - ۱۰۱۲
نذر محمد خان - ۱۰۶۵ -
نر سنگھ داس - ۱۸۶ ، ۳۵۹ -
نر سنگھ گوڑ راجہ - ۱۰۸۶ ، ۱۰۸۸ ،
۱۱۱۴ -
نصر اللہ - ۶۰۳ -
نصرت اللہ - ۱۰۲۷ -
نصرت خان - ۵۴۱ ، ۱۰۲۷ ، ۱۰۶۴ ،
۱۰۷۷ ، ۱۰۸۸ ، ۱۰۸۹ ، ۱۱۱۴ -
نصیرا - ۱۴۷ -
نصیر الدین خان - ۱۱۲۴ -
نصیر الدین دکنی - ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۰ ،
۱۰۴۷ -
نصیر الدین دکنی سید - ۱۰۹۲ -
۱۱۰۲ -
نصیر الدین سید - ۱۱۱۴ -
نصیر میر - ۸۱۹ -
نصیر خان - ۶۸ ، ۴۳۸ ، ۴۷۴ ،
۵۱۳ ، ۵۱۶ ، ۵۱۷ ، ۵۱۸ ،
۵۱۹ ، ۶۸۹ ، ۶۹۰ ، ۶۹۱ ، ۶۹۴ ،
۶۹۵ ، ۶۹۷ ، ۶۹۸ ، ۶۹۹ ،
۷۰۰ ، ۷۰۶ ، ۷۰۷ ، ۷۰۸ ،
۷۱۰ ، ۷۱۱ ، ۷۱۲ ، ۷۱۳ ،
۷۱۴ ، ۷۱۵ ، ۷۱۶ ، ۷۱۷ ،
۷۱۸ ، ۷۲۰ ، ۷۲۲ ، ۷۲۴ ،
۷۲۷ ، ۷۲۸ ، ۷۳۰ ، ۷۳۱ ،
۷۳۳ ، ۷۳۴ ، ۷۳۵ ، ۷۳۶ ،
۷۳۷ ، ۷۳۸ ، ۷۳۹ ، ۷۴۰ ،
۷۴۱ ، ۹۲۶ ، ۹۷۲ ، ۹۸۹ ،
۹۹۰ ، ۱۰۰۷ ، ۱۰۲۰ ، ۱۰۴۳ ،
۱۰۴۵ -
نظام الدین اولیا شیخ - ۱۰۵۸ -
نظام شیخ - ۲۸۱ ، ۸۳۹ ، ۸۴۲ ،
۱۰۶۴ ، ۱۰۷۳ ، ۱۰۷۴ ، ۱۰۸۸ ،
۱۰۹۷ ، ۱۱۱۴ -
نظام قریشی شیخ - ۱۰۶۳ ، ۱۰۸۸ -
نظام الملک - ۴۲۷ ، ۵۱۲ ، ۵۴۷ ،
۷۳۷ ، ۷۸۲ ، ۹۳۵ -
نظر بیگ چیلہ - ۸۷۳ ، ۱۱۲۷ ،
۱۱۲۸ ، ۱۱۲۹ -
نظر صوفی - ۶۱۶ ، ۶۱۹ ، ۶۲۰ -
نظر محمد خان - ۱۰۱۷ -
نعمان میر - ۱۱۰۲ ، ۱۱۴
نعمت خان - ۱۱۱۴ -
نعمت اللہ - ۱۰۰۲ - ۱۰۱۰ ،
نعمت اللہ میر - ۱۰۶۴ ، ۱۰۷۷ -
نواب بیگم - ۱۲۸ ، ۲۰۱ -
نواز خان قوربیگی - ۱۰۲۳ -
نوازش خان - ۹۹۰ ، ۱۰۴۷ ،

۱۰۳۴ -
نوحانی - ۲۴ ، ۲۷ ، ۳۴ ، ۴۲ -
نوذر مرزا صفوی - ۶۵۲ ، ۶۵۳
۶۵۵ ، ۶۵۶ ، ۶۵۷ ، ۶۶۰
۱۰۸۰ -
نور الحسن - ۹۷۶ -
نور خواجه - ۷۱۵ ، ۱۰۲۳ -
نورالدین - ۱۸۱ -
نورس بانو بیگم - ۱۱۲۴ -
نورالعیان سید - ۱۰۱۲ -
نوری بیگ - ۱۰۳۹ ، ۱۰۵۱
نوری بیگ آغر - ۱۰۴۷ -
نوریخان - ۱۰۱۰ -
نهمردی - ۲۵ -
نیاز بیگ گرز بردار - ۱۱۸۸ ،
۱۱۸۹ -
نیازخان - ۱۰۷۲ -
نیک نام خان - ۱۰۷۲ -

و

والده ماجده قطب سیما - ۸۹۴، ۹۶۷،
۹۶۸ -
وجیه الدین شیخ - ۶۱۲ -
وزیر بیگ - ۸۵۷ ، ۱۰۵۷ -
وزیر خان - ۵۵۹ ، ۹۶۹ ، ۹۹۹ ،
۱۰۰۰، ۱۰۱۴، ۱۰۴۳، ۱۰۵۲،
۱۰۶۴ ، ۱۱۱۲ ، ۱۱۳۲ -
وزیر خانی (خطاب) - ۹۹۹، ۱۰۱۴ -
وفادار خان - ۷۲ ، ۹۰ -
ولی بیگ - ۷۲۹ ، ۱۰۸۹ -
ولی بیگ کولابی - ۱۰۶۵ -
ولی فرسلی شیخ - ۱۰۷۰ -
ولی محمد انصاری - ۱۰۶۴ -

ه

هادی خانی (خطاب) - ۱۰۷۷ -
هادی داد خان - ۱۶۱، ۲۱۴، ۲۱۵،
۲۱۸ ، ۲۲۶ ، ۴۶۰ ، ۸۷۳ ،
۱۰۰۰، ۱۰۰۲، ۱۰۱۰، ۱۰۱۲،
۱۰۱۵ -
هارون - ۲۵
هاشم میر سید - ۱۰۹۴ -
هدایت الله خان سید ، صدر - ۹۸۹ ،
۱۰۱۶، ۱۰۵۰، ۱۰۶۴، ۱۰۸۵ -
هرجس گوڑ - ۱۰۶۲ ، ۱۰۸۶ ،
۱۱۰۰ -
هر رام راتهور - ۱۰۶۷ -
هری سنگه راجه - ۱۰۸۵ -
هزبر خان - ۱۰۰۲، ۱۰۰۶، ۱۰۱۰،
۱۰۶۳ -
همایون بادشاه - ۱۰۵۸ ، ۱۱۲۹ -
همت خان - ۹۹۹ ، ۱۰۰۲، ۱۰۰۶،
۱۰۱۰، ۱۰۶۲، ۱۰۷۹، ۱۰۸۵،
۱۱۰۳ ، ۱۱۰۴ ، ۱۱۱۳ -
همشیره قطب الملک - ۲۵۴ ، ۲۵۵،
۲۵۷ ، ۲۵۸ -
هوشدار خان - ۱۳۶ ، ۱۵۳ ، ۱۵۵،
۶۷۸ ، ۶۸۳ ، ۶۸۹ ، ۶۹۰ ،
۶۹۲ ، ۶۹۸ ، ۷۰۱ ، ۷۰۳ ،
۷۲۹ ، ۸۶۲ ، ۱۰۰۲ ، ۱۰۱۰ ،
۱۰۲۲، ۱۰۳۲، ۱۰۳۶، ۱۰۶۳،
۱۰۸۱، ۱۰۸۸، ۱۰۹۴، ۱۰۹۶،
۱۱۰۰ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۲۶ -
هیبت خان - ۱۱۳۰ -

ی

یادگار بیگ ارلات - ۹۸۷ ، ۱۰۰۴ ، ۱۰۴۷، ۱۰۶۵، ۱۰۸۸، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷ -
یادگار حسین بارہہ - ۱۰۶۳ -
یادگار مسعود - ۱۰۰۴ ، ۴۲ ۱ -
یار حسین - ۸۲ -
یاقوت خان - ۳۰۵ -
یسولت - ۳۳۲ -
یعقوب - ۷۱۵ -
یعقوب دلاور - ۳۴۵ ، ۱۰۰۲ -
یعقوب میر - ۱۱۰۴ -
یکه تاز خان - ۱۰۰۷ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۲۹، ۱۰۶۳، ۱۰۷۲، ۱۰۷۹، ۱۲۴۵ -
یمین الدولہ آصف خان - ۱۰۱۶ ، ۱۱۱۷ -
یوسف بیجاپوری - ۱۰۰۳ -
یوسف بنجاری - ۱۰۶۵ -
یوسف خان - ۱۰۱۴ -
یوسف سید - ۱۰۰۲ -
یوسف شاہ کردیزی - ۱۰۴۹ ،
یوسف نیازی - ۱۰۹۲ -

اماکن

آ

آب بھمرہ - ۵۱۵ -
آب بھیورہ - ۷۳۴ -
آب بیاہ - ۱۰۳۹ ، ۱۰۴۴ -
آب جون - ۱۰۰۸ ، ۱۰۱۶ ، ۱۰۲۱ ، ۱۰۳۵ -
آب راوی - ۱۰۴۸
آب ستلج - ۱۰۲۸ ، ۱۰۲۹ ، ۱۰۳۴ ، ۱۰۳۶ -
آب کشن - ۳۸۶ ، ۴۲۱ -
آب کشن گنگ - ۷۵۲ -
آب گنگ - ۲۴۶ ، ۵۰۰ ، ۶۲۶ ، ۹۵۲ ، ۱۰۳۰ ، ۱۰۳۳ ، ۱۰۳۴ -
آب نربدا - ۱۰۰۰ -
آستی - ۷۱۸ -
آگرہ - ۷ ، ۸ ، ۱۰۰۷ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۲۰ -

الف

الاوہ - ۹۸۳ ، ۱۰۲۲ ، ۱۰۶۰ -
الک - ۱۰۲ ، ۵۲۶ ، ۸۰۷ ، ۸۱۳ -
اجمیر - ۲۲۱ ، ۳۲۱ ، ۳۴۰ ، ۴۹۱ ، ۱۰۱۹ ، ۱۰۶۸ ، ۱۰۷۵ ، ۱۰۸۴ ، ۱۰۹۰ ، ۱۰۹۱ ، ۱۰۹۲ ، ۱۰۹۵ ، ۱۰۹۸ ، ۱۰۹۹ ، ۱۱۰۱ ، ۱۱۰۵ ، ۱۱۰۸ ، ۱۱۱۸ ، ۱۱۷۶ ، ۱۲۰۹ ، ۱۲۲۹ ، ۱۲۷۷ ، ۱۲۷۸ ، ۱۲۷۹ -
اجین - ۴۸۴ ، ۵۰۳ ، ۵۰۵ ، ۵۷۳ ، ۶۲۳ ، ۷۴۸ ، ۷۷۹ ، ۹۵۱ ، ۹۹۳ ، ۹۹۵ ، ۹۹۸ ، ۱۰۰۱ ، ۱۰۰۷ -
احمد آباد - ۱۲۴ ، ۷۷۰ ، ۹۴۷ ، ۱۱۱۷ -
احمد نگر - ۱۴۱ ، ۱۴۵ ، ۱۸۴ ، ۲۳۷ ، ۳۰۹ ، ۳۲۰ ، ۵۰۶ ، ۵۱۳ ، ۵۱۶ ، ۵۱۷ ، ۵۱۸ ، ۵۵۰ ، ۵۵۱ ، ۵۵۲ ، ۵۵۳ ، ۵۵۴ ، ۶۷۹ ، ۶۸۳ ، ۶۸۶ ، ۶۸۸ ، ۶۸۹ ، ۶۹۱ ، ۶۹۴ ، ۶۹۵ ، ۶۹۷ ، ۷۹۸ ، ۷۰۱ ، ۷۰۲ ، ۷۰۳ ، ۷۰۴ ، ۷۱۷ ، ۷۱۸ ، ۷۲۰ ، ۷۲۲ ، ۷۲۳ ، ۷۲۴ ، ۷۲۹ ، ۷۳۱ ، ۷۳۲ ، ۷۳۹ ، ۷۴۵ ، ۹۰۱ ، ۹۰۷ ، ۹۱۹ ، ۹۲۳ ، ۹۲۴ ، ۹۲۵ ، ۹۲۷ ، ۱۱۱۷ -
ارکھیرہ - ۲۰۵ -
استنبول - ۹۸۴ -
اسیر - ۱۵۷ ، ۱۸۶ ، ۲۰۶ ، ۳۰۷ ، ۴۵۹ ، ۵۰۵ ، ۷۸۷ ، ۸۳۲ ، ۹۰۶ -
اعز آباد - ۱۰۸ ، ۱۰۲۹ ، ۱۰۳۰ ، ۱۰۳۳ ، ۱۰۵۵ ، ۱۱۱۶ -
اکبر آباد - ۳ ، ۱۱۰ ، ۱۱۲ ، ۲۰۹ ، ۳۱۹ ، ۵۳۰ ، ۵۷۴ ، ۶۲۴ ، ۶۲۵ ، ۶۴۲ ، ۶۵۸ ، ۶۷۰ ، ۷۸۱ ، ۸۲۱ ، ۸۳۱ ، ۸۴۲ ، ۸۷۹ ، ۸۸۰ ، ۹۲۸ ، ۹۴۶ ، ۹۵۱ ، ۹۵۳ ، ۹۹۲ ، ۹۹۳ ، ۹۹۸ ، ۱۰۰۷ ، ۱۰۰۸ ، ۱۰۰۹ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۲۰ ، ۱۰۲۵ ، ۱۰۳۰ ، ۱۰۴۲ ، ۱۰۵۳ ، ۱۰۵۴ ، ۱۰۵۶ ،

۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱،
۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰،
۱۰۸۱، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳،
۱۱۰۵، ۱۱۲۹، ۱۱۳۲، ۱۱۳۶،
۱۱۳۷، ۱۱۴۶ -
کبیر نگر - ۱۰۰۳، ۱۱۱۷ -
لند - ۵۱۲ -
لندا - ۹۱۳ -
کن - ۱۰۷۳ -
کوره - ۱۰۳ -
الہ آباد - ۶۷۲، ۷۴۲، ۷۹۱، ۷۹۳،
۹۵۱، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۹۰،
۹۹۲، ۱۰۲۱، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶،
۱۰۴۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰،
۱۰۶۱، ۱۰۷۶، ۱۰۸۳، ۱۰۸۵،
۱۱۰۲، ۱۱۳۸ -
اناساگر - ۱۱۱۹ -
انہالہ - ۱۴، ۱۸، ۲۰۳۸، ۱۰۵۳،
۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۶۱، ۱۲۰۷ -
انچہرہ - ۲۹، ۳۳، ۱۰۴۰،
۱۰۵۰، ۱۰۵۱ -
اندری - ۱۰۳۴ -
اندور - ۳۹۲، ۳۹۴، ۴۳۲، ۴۹۴،
۵۰۲، ۶۳۶، ۶۳۷ -
انکوٹ - ۱۳۴، ۱۴۰ -
انکورہ - ۱۰۱، ۱۰۲ -
اوچ - ۱۰۴۷، ۱۰۷۲ -
اود - ۱۱۷۳ -
اودھ - ۱۰۲۱، ۱۰۳۶، ۱۱۶۶ -
اودگر - ۳۳۷، ۳۲۹، ۶۳۷،
۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷،
اودی پور - ۱۲۱۶، ۱۲۲۸، ۱۲۵۹،
۱۲۸۶ -
اودیسہ - ۷۹۷ -
اوسہ - ۱۹۴ -
اولکا پور - ۶۰۶ -
اورنگ آباد - ۲، ۶، ۱۵۵، ۲۶۶،
۴۴۷، ۵۰۲، ۵۱۲، ۵۱۶،
۵۲۲، ۵۲۳، ۵۴۱، ۵۴۸،
۵۴۹، ۵۸۰، ۶۶۳، ۶۶۳،
۶۷۰، ۶۷۸، ۷۰۳، ۷۹۰،
۷۹۱، ۸۳۶، ۸۴۳، ۹۲۳،
۹۲۸، ۹۳۱، ۹۸۷، ۹۹۶،
۹۹۷، ۱۰۵۲، ۱۱۱۵
ایچہرہ - ۲۹، ۳۳، ۱۰۴۰
ایران - ۴۲، ۵۹، ۶۲،
۹۴، ۹۶۲ -
ایلچ پور - ۱۲۵، ۱۳۴، ۱۴۱،
۱۴۲، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶،
۱۴۷، ۱۵۰، ۹۲۳ -

ب

باڑی - ۹۸۷
باغ اعز آباد - ۱۰۳۳، ۱۰۵۳ -
باغ جہاں آرا - ۱۱۲ -
باغ خلد آئین - ۱۰۵۲ -
باغ سلیم پور - ۱۰۲۲ -
باغ سندرباری - ۱۰۵۵ -
باغ فرخ افزا - ۵۸ -
باغ فرمان باری - ۹۹۹ -
باغ فیض بخش - ۲۹، ۸۱۶، ۱۰۵۱ -
باغ سہابت خان - ۱۱۲ -
باغ سہتاب خاں - ۱۱۲ -

باغ لور منزل - ۱۰۱۸ -
بالا پور - ۷۸۸ -
بالا گھاٹ - ۱۲۲ ، ۱۳۰ ، ۱۳۱ ،
۱۳۹ ، ۱۴۱ ، ۱۵۹ ، ۱۶۶ ،
۲۱۳ ، ۲۱۷ ، ۲۳۷ ، ۲۶۶ ،
۳۰۰ -
بالکنده - ۱۹۸ -
بالغر - ۷۷ -
بانسی قلعه - ۵۳۷ -
باولی - ۱۰۸۰ ، ۱۰۸۵ -
بچور - ۲۵ -
بخارا - ۱۰ ، ۳۶۹ ، ۳۷۳ -
بلهنور - ۳۰ ، ۱۲۸۵ -
برار - ۱۲۴ ، ۱۳۲ ، ۱۳۳ ، ۱۳۶ ،
۵۳۹ ، ۵۹۹ ، ۱۰۴۴ -
برسر ، قلعه - ۶۰۳ -
برکی - ۶۱ -
بروا پور - ۱۳۴ -
برہان پور - ۵ ، ۶ ، ۹ ، ۱۰۳ ،
۱۰۷ ، ۱۲۰ ، ۱۱۴ ، ۱۱۹ ،
۱۲۰ ، ۱۲۴ ، ۱۲۸ ، ۱۳۲ ،
۱۳۴ ، ۱۳۷ ، ۱۴۳ ، ۱۴۷ ،
۲۰۱ ، ۲۱۱ ، ۲۱۳ ، ۲۵۹ ،
۲۶۳ ، ۲۶۶ ، ۳۱۶ ، ۳۹۱ ،
۳۹۴ ، ۴۰۷ ، ۴۴۶ ، ۴۴۹ ،
۴۵۳ ، ۴۶۳ ، ۴۸۲ ، ۵۰۳ ،
۵۳۲ ، ۵۴۹ ، ۵۵۲ ، ۵۵۹ ،
۵۷۳ ، ۵۸۰ ، ۵۸۲ ، ۵۹۰ ،
۵۹۱ ، ۶۱۲ ، ۶۷۰ ، ۶۷۶ ،
۶۷۷ ، ۶۸۴ ، ۹۸۵ ، ۷۸۸ ،
۸۲۱ ، ۸۲۲ ، ۸۲۷ ، ۸۴۹ ،
۸۴۳ ، ۸۴۴ ، ۸۵۵ ، ۸۵۷ ،
۸۵۸ ، ۸۵۹ ، ۸۶۲ ، ۸۷۱ ،
۹۱۸ ، ۹۲۳ ، ۹۲۶ ، ۹۲۸ ،
۹۲۹ ، ۹۳۳ ، ۹۳۶ ، ۹۳۹ ،
۹۴۴ ، ۹۴۶ ، ۹۹۵ ، ۹۹۶ ،
۹۹۷ ، ۹۹۸ ، ۱۰۰۰ ، ۱۰۴۱ ،
۱۰۴۹ ، ۱۰۵۲ ، ۱۱۳۳ -
بروده - ۱۱۰۳ -
بست - ۳۶ ، ۵۰ ، ۶۵ ، ۶۷ ، ۷۲۹ ،
۷۳۰ -
بصره - ۱۱۷ -
بغداد - ۷۳ -
بکلانه - ۹۶ ، ۱۲۱ ، ۱۲۸ ،
۱۳۲ ، ۱۳۳ ، ۸۰۸ ، ۸۰۹ ،
۱۱۰۰ -
بلاپور - ۱۰۲۹ -
بلخ - ۱۰ ، ۳۷۱ ، ۶۱۵ ، ۶۱۶ ،
۶۱۷ -
بلوچ پور - ۱۰۰۷ -
بنارس - ۹۹۲ ، ۱۱۳۴ -
بندرابن - ۱۰۵ ، ۱۱۰۴ -
بندر پیلان - ۵۲۹ -
بندر سورت - ۳۹ ، ۱۱۷ ، ۱۲۱ ،
۱۵۷ ، ۹۸۳ ، ۱۰۲۳ -
بنگاله - ۵۳ ، ۱۴۹ ، ۱۵۷ ، ۲۷۷ ،
۶۷۲ ، ۹۳۲ ، ۹۳۳ ، ۹۳۸ ،
۹۴۳ ، ۹۹۲ ، ۱۰۲۷ ، ۱۰۳۳ ،
۱۰۵۰ ، ۱۰۷۱ ، ۱۱۱۶ ، ۱۱۱۷ ،
۱۱۲۳ ، ۱۱۲۹ ، ۱۲۲۹ -
بنگش - ۳۳ ، ۳۴ -
بودهانه - ۱۰۷ -
بوریه - ۱۰۳۱ ، ۱۰۳۰ -
بهادر پور - ۲۰۷ ، ۹۹۲ ، ۱۰۲۰ -

بہار - ۹۸۸ ، ۱۰۵۰ ، ۱۰۶۱ -
بہارسہ - ۱۲۸۶ -
بہرائچ - ۹۹۱ ، ۱۰۳۲ ، ۱۱۰۲ -
بھکر - ۵ ، ۳۱ ، ۳۷ ، ۴۲ ، ۵۴ ،
۹۶ ، ۳۷۵ ، ۴۵۵ ، ۸۰۳ ،
۱۰۴۷ ، ۱۰۴۸ ، ۱۰۵۶ ، ۱۰۷۳ ،
۱۰۷۵ ، ۱۰۸۶ ، ۱۱۲۱ ، ۱۱۲۳ -
بھکران - ۱۱۶۸ ، ۱۲۸۴ -
بھلاری - ۲۸۴ -
بھلوای - ۱۲۸۴ -
بھورہ - ۳۱۳ -
بھیرہ - ۴۴ ، ۴۷ ، ۴۹ ، ۵۸ ،
۱۰۳۸ ، ۱۰۴۴ -
بھیالی - ۱۲۸۶ -
بیاور - ۱۲۵۲ -
بیجا پور - ۲ ، ۴ ، ۵ ، ۱۰ ، ۱۰۶ ،
۱۲۳ ، ۱۳۶ ، ۱۹۵ ، ۲۰۴ ،
۲۳۵ ، ۲۳۷ ، ۲۴۵ ، ۲۵۸ ،
۲۵۹ ، ۳۰۳ ، ۳۱۳ ، ۳۹۰ ،
۳۹۱ ، ۴۱۱ ، ۴۲۰ ، ۴۲۷ ،
۴۲۸ ، ۴۲۹ ، ۴۳۳ ، ۴۴۰ ،
۴۴۴ ، ۵۱۶ ، ۵۱۹ ، ۵۲۳ ،
۵۴۰ ، ۵۴۷ ، ۵۴۸ ، ۵۵۰ ،
۵۵۱ ، ۵۵۲ ، ۵۵۵ ، ۵۶۷ ،
۵۶۸ ، ۵۸۹ ، ۵۹۲ ، ۶۰۱ ،
۶۲۹ ، ۶۸۱ ، ۶۸۲ ، ۷۱۶ ،
۷۱۸ ، ۷۲۳ ، ۷۳۴ ، ۷۵۱ ،
۷۶۱ ، ۷۶۵ ، ۷۶۹ ، ۷۷۸ ،
۸۳۹ ، ۸۹۰ ، ۹۰۶ ، ۹۰۸ ،
۹۱۱ ، ۹۱۲ ، ۹۱۵ ، ۹۳۳ ،
۹۴۶ ، ۹۴۹ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۲۱ -
بیجا گڑھ - ۱۲۱ ، ۷۸۹ ، ۱۰۴۴ -
بیدر - ۵ ، ۵۱۰ ، ۵۱۲ ، ۵۱۵ ،
۵۵۱ ، ۵۵۶ ، ۵۶۷ ، ۵۶۸ ،
۵۸۶ ، ۵۹۲ ، ۵۹۶ ، ۶۱۰ ،
۶۵۰ ، ۶۸۶ ، ۶۸۷ -
بیر - ۱۳۹ ، ۱۵۶ ، ۳۰۸ ، ۳۰۹ ،
۴۴۳ ، ۴۴۵ ، ۵۱۵ ، ۷۰۴ ،
۷۱۸ ، ۷۱۹ ، ۷۲۴ ، ۷۲۵ ،
۷۴۶ ، ۸۳۸ ، ۹۰۹ -
بیکانیر - ۲۱۸ -
بیلہ - ۲۵ ، ۲۶ -

پ

پاتو دہی - ۲۰۱ ، ۲۲۹ -
پاتھری - ۶۰۳ ، ۹۱۸ ، ۹۲۷ ،
۹۳۱ -
پانی پت - ۱۰۵۳ -
پایان کہات - ۱۱۸ ، ۱۱۹ ، ۱۲۰ ،
۲۳۱ ، ۱۳۲ ، ۱۴۲ ، ۱۶۶ ،
۲۳۷ ، ۴۳۶ ، ۴۶۴ ، ۸۶۲ ،
۹۰۱ -
پتن - ۱۰۴۷ ، ۱۰۵۲ -
پٹنہ - ۷۴۲ ، ۷۹۳ ، ۱۰۲۰ ،
۱۰۴۲ ، ۱۰۵۰ ، ۱۰۵۴ ، ۱۰۷۶ ،
۱۱۰۵ ، ۱۱۱۲ ، ۱۱۲۳ ، ۱۱۳۴ ،
۱۱۳۸ -
پرتھی پت - ۱۱۲۵ -
پرلدہ - ۴۳۸ ، ۶۹۱ ، ۶۹۶ ، ۶۹۹ ،
۷۰۰ ، ۷۰۱ ، ۷۰۳ ، ۷۰۴ ،
۷۲۴ ، ۷۲۵ ، ۷۲۹ ، ۷۳۰ ،
۷۳۶ ، ۷۳۷ ، ۷۳۸ ، ۷۶۵ ،
۹۱۶ ، ۹۲۲ ، ۹۲۳ ، ۹۲۷ ،

۹۳۱ ، ۹۳۲ ، ۹۳۵ ، ۹۳۶ -
پشاور - ۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۱۵۹ -
پلانچھ - ۱۱۵ -
پلول - ۱۱۰ -
پنجاب - ۲۲ ، ۷۸۱ ، ۸۷۹ ، ۹۵۲ ،
۱۰۳۰، ۱۰۳۷، ۱۰۴۲، ۱۱۵۱،
۱۰۸۴ -
پنج گرامی - ۳۳ -
پنجمند رگ - ۶۱ ، ۶۲ ، ۶۳ ، ۶۶ -
پور - ۱۱۷۷ ، ۱۱۹۳ ، ۱۱۹۵ -
پونار - ۱۴۲ -
پونہ - ۴۹۲ ، ۵۱۴ ، ۶۹۲ ،
۷۲۵ -
پھالکی - ۵۸۷ -
پھولمری - ۱۱۹ -

ت

تربت - ۱۰۲۴ -
تلنگانہ - ۱۱۷ ، ۱۶۱ ، ۶۳۷ ،
۷۴۸ -
تلون - ۱۰۲۸ ، ۱۱۵۴ -
تلوندی - ۱۰۶ -
تودہ - ۱۰۸۶ ، ۱۰۸۷ ، ۱۰۹۹ -
توران - ۱۰۰۴ -
تونڈر پور ۱۱۷ ، ۱۳۴ -
تھالیسر - ۱۰۵۳ -
تھانہ ساوری - ۱۲۶۱ -
تھٹہ - ۱ ، ۶ ، ۱۲ ، ۱۴ ، ۲۵ ،
۲۶ ، ۳۱ ، ۳۵ ، ۳۹ ، ۴۲ ،
۳۷۵ ، ۶۵۷ ، ۷۸۳ ، ۸۰۳ ،
۸۰۵ ، ۸۱۲ ، ۸۴۷ ، ۸۶۴ ،
۹۵۳ ، ۱۰۵۲ ، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵
۱۰۷۹ ، ۱۰۸۲ ، ۱۱۱۵ -
تیلنگہ - ۵۸۶ ، ۵۹۳ ، ۵۹۴ -
تیمول - ۱۱۶۹ -

ج

جاتیہ - ۲۲۵ ، ۲۲۶ ، ۲۲۸ ،
۲۳۰ ، ۲۳۴ -
جالنہ - ۵۹۹ -
جالور - ۱۱۶۹ ، ۱۲۶۳ ، ۱۲۶۴ ،
۱۲۶۵ -
جامود - ۱۵۱ -
جدہ - ۹۵۴ -
جنیر - ۱۸۳ ، ۲۳۶ ، ۵۱۵ ، ۵۱۷،
۵۱۸ ، ۵۱۹ ، ۷۱۸ ، ۷۱۹ ،
۷۲۰ ، ۷۲۱ ، ۷۲۳ ، ۷۲۴ ،
۷۳۰ ، ۷۳۱ ، ۷۴۴ ، ۷۹۸ ،
۹۲۲ ، ۹۳۳ ، ۹۸۱ -
جودہ پور - ۱۰۰۱، ۱۰۳۶، ۱۰۷۷،
۱۰۸۴، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱،
۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۷۲، ۱۱۷۵،
۱۱۷۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۳، ۱۲۶۳،
۱۲۶۸ ، ۱۲۸۱ ، ۱۲۸۴ -
جوار - ۱۶۱ ، ۱۹۹ ، ۲۰۰ -
جون پور - ۱۰۶۱ ، ۱۰۷۶
۱۰۷۷ -
جونا گڑھ - ۱۱۰۰ -
جہانگیر نگر - ۱۰۹۹ -
جیسلمیر - ۲۱۸ ، ۱۰۷۴ -

چ

چانداور - ۴۷۰ -
چالدہ - ۱۰۰ ، ۱۱۶ ، ۱۳۶، ۱۶۴ ،

۲۲۸ ، ۴۸۱ ، ۸۶۳ -
چاکنہ - ۵۱۴ ، ۶۹۲ ، ۷۲۵ ، ۷۲۹ -
چاندی - ۱۰۳۷ ، ۱۰۴۵ -
چناوہ - ۱۰۵۴ -
چتیارن ، ۱۲۰۴ ، ۱۲۶۳ ، ۱۲۸۵ -
چتیالی - ۳۷ ، ۴۱ ، ۴۳ ، ۵۸ ، ۵۹ ، ۶۰ ، ۶۱ ، ۶۷ -
چترہ - ۷۲۹ -
چچہ - ۴۸ ، ۵۷ ، ۵۸ ، ۶۰ -
چار کونڈہ - ۵۱۴ ، ۶۹۲ ، ۶۹۶ ، ۶۹۸ ، ۷۰۱ ، ۷۱۹ ، ۷۲۱ ، ۷۲۲ ، ۷۲۹ ، ۷۳۰ -
چناب - ۴۷ ، ۱۰۴ ، ۴۸۲ -
چنادہ - ۱۱۲۳ -
چنبل - ۱۰۰۹ -
چوتیالی - ۴۳ -
چوپڑہ - ۱۲۱ -
چہاتہ - ۱۲۵۳ -
چھلواڑہ - ۱۱۸۵ ، ۱۱۸۶ ، ۱۲۰۴ ، ۱۲۰۵ ، ۱۲۰۶ ، ۱۲۳۰ ، ۱۲۵۵ ، ۱۲۵۹ ، ۱۲۶۳ ، ۱۲۶۴ ، ۱۲۷۱ -
چتوڑ - ۱۱۷۱ ، ۱۱۷۸ ، ۱۱۸۴ ، ۱۱۹۵ ، ۱۱۹۷ ، ۱۲۱۶ ، ۱۲۱۸ ، ۱۲۲۸ ، ۱۲۴۳ ، ۱۲۵۰ ، ۱۲۷۴ ، ۱۲۸۶ -

ح

حرمین شریف - ۶۴۹ ، ۸۵۵ ، ۹۶۴ -
حسب کوٹہ - ۵۸۶ ، ۵۸۷ ، ۵۹۴ -
حسن ابدال - ۵۱ ، ۷۲ -
حسین ساگر - ۲۴۷ ، ۳۸۸ ، ۴۹۹ -
حصار فیروزہ - ۱۰۷۴
حلب ، ۹۸۴ -
حویلی - ۸۰۵ -
حیدر آباد - ۲۳۰ ، ۲۳۱ ، ۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۳۷ ، ۲۵۰ ، ۲۵۱ ، ۲۵۳ ، ۲۸۱ ، ۲۹۱ ، ۲۹۴ ، ۲۹۷ ، ۳۰۷ ، ۳۰۹ ، ۳۱۱ ، ۳۱۳ ، ۳۲۷ ، ۳۶۶ ، ۳۷۸ ، ۳۷۹ ، ۳۸۰ ، ۳۸۱ ، ۳۸۳ ، ۳۸۴ ، ۳۸۷ ، ۳۹۳ ، ۴۰۳ ، ۴۱۰ ، ۴۱۳ ، ۴۲۱ ، ۴۲۵ ، ۴۲۶ ، ۴۷۷ ، ۴۹۵ ، ۴۹۸ ، ۴۹۹ ، ۵۰۰ ، ۵۰۱ ، ۵۳۶ ، ۵۳۸ ، ۵۳۹ ، ۵۴۱ ، ۵۷۸ ، ۶۰۴ ، ۶۴۵ ، ۶۰۷ ، ۷۵۵ ، ۹۰۰ ، ۹۳۸ -

خ

خاندیش - ۶ ، ۱۳۲ ، ۲۰۷ ، ۳۲۵ ، ۵۹۹ ، ۹۹۶ ، ۹۹۷ ، ۹۹۸ ، ۹۹۹ ، ۱۰۰۰ ، ۱۰۴۱ ، ۱۰۴۳ ، ۱۰۵۲ ، ۱۰۵۸ ، ۱۰۶۱ -
خانوہ - ۱۱۰۳ -
خراسان - ۶۶ ، ۷۷ ، ۹۶۲ -
خضر آباد - ۹۸۵ ، ۱۰۲۶ ، ۱۰۲۷ ، ۱۰۲۸ ، ۱۰۵۹ ، ۱۰۶۰ ، ۱۱۰۵ ، ۱۱۲۸ ، ۱۱۲۹ -
خلیج عمان - ۳۷۵ -
خواص پورہ - ۱۱۲۸ -
خوشاب - ۱۰۴۴ -
خیبر - ۵۰۵ ، ۷۲۰ -

د

دادر - ۵۰ ، ۱۱۲۱ ، ۱۱۲۴ -
دارالخلافه - ۵۳۷ ، ۹۵۳ ، ۹۵۵ ،
۹۶۲ ، ۹۸۳ ، ۹۸۵ ، ۹۸۸ ،
۱۰۱۵ ، ۱۰۷۴ ، ۱۰۸۰ -
دارالخیر - ۷۸۳ -
داول سیداله - ۳۷۳
دروازه خضری - ۸۲
دروازه پتھ پول - ۱۰۵۱ -
دریا پور - ۱۵۳ -
دریائی پوزه - ۹۱۳ ، ۱۱۳۷ -
دریائی بیاه - ۱۰۴۰ -
دریائی جون - ۱۱۲ ، ۱۱۰۴ -
دریائی چناب - ۴۷ -
دریائی راوی - ۱۱۵۶ -
دریائی ستلج - ۱۰۳۹ ، ۱۰۴۰ ،
۱۰۵۲ -
دریائی سنده - ۱۱۲۰ -
دریائی کشک - ۱۱۱۷ -
دریائی گنگ - ۶۷۲ ، ۷۴۸ ، ۷۶۸ ،
۱۰۲۷ ، ۱۰۵۳ ، ۱۰۷۵ ، ۱۱۰۳ ،
۱۱۱۷ -
دریائی نربده - ۵۰۰ -
دریائی نرور - ۱۱۵ -
دکن - ۲ ، ۳ ، ۴ ، ۵ ، ۶ ، ۹ ، ۱۰ ، ۹۳ ،
۹۵ ، ۹۶ ، ۹۷ ، ۱۰۰ ، ۱۰۶ ،
۱۰۷ ، ۱۱۰ ، ۱۱۳ ، ۱۱۴ ،
۱۱۸ ، ۱۱۹ ، ۱۲۱ ، ۱۲۳ ،
۱۲۴ ، ۱۲۵ ، ۱۳۱ ، ۱۳۳ ،
۱۳۶ ، ۱۳۷ ، ۳۵۲ ، ۳۵۹ ،
۳۶۲ ، ۳۶۶ ، ۳۶۸ ، ۳۷۱ ،
۳۸۱ ، ۳۸۷ ، ۵۰۶ ، ۵۱۱ ،
۵۳۷ ، ۵۳۸ ، ۵۴۶ ، ۵۶۸ ،
۵۷۱ ، ۵۷۲ ، ۵۹۷ ، ۶۰۰ ،
۶۱۰ ، ۶۱۶ ، ۶۲۲ ، ۶۳۱ ،
۶۳۸ ، ۶۴۲ ، ۶۷۵ ، ۶۷۶ ،
۶۷۷ ، ۶۷۸ ، ۷۰۶ ، ۷۱۴ ،
۸۰۷ ، ۸۰۸ ، ۸۱۱ ، ۸۲۱ ،
۹۰۴ ، ۹۰۶ ، ۹۵۱ ، ۹۹۶ ،
۱۰۰۸ ، ۱۰۲۲ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۴۶ ،
۱۰۸۳ ، ۱۰۸۴ ، ۱۱۰۰ ، ۱۱۱۱ ،
۱۱۱۲ ، ۱۱۱۳ ، ۱۱۲۲ ، ۱۱۲۳ ،
۱۱۲۶ -
دکی - ۳۷ ، ۴۱ ، ۵۹ ، ۶۰ ، ۶۱ ،
۶۳ ، ۹۱ -
دندا راجپوری - ۲۱۹ -
دواب - ۹۸۳ ، ۱۰۲۴ ، ۱۰۳۰ ،
۱۱۱۵ ، ۱۱۱۶ -
دولت آباد - ۵ ، ۱۰۲ ، ۱۱۸ ،
۱۲۰ ، ۱۳۰ ، ۱۳۱ ، ۱۳۲ ،
۱۳۴ ، ۲۱۳ ، ۲۳۶ ، ۲۶۰ ،
۳۱۶ ، ۳۱۷ ، ۳۱۸ ، ۳۰۳ ،
۳۰۵ ، ۳۲۳ ، ۳۴۸ ، ۳۴۹ ،
۵۱۰ ، ۵۱۱ ، ۵۱۲ ، ۵۱۳ ،
۵۴۰ ، ۵۴۹ ، ۵۵۲ ، ۵۵۴ ،
۵۵۶ ، ۵۷۸ ، ۶۴۵ ، ۷۶۲ ،
۸۱۹ ، ۸۲۱ ، ۸۲۲ ، ۸۴۹ ،
۸۸۶ ، ۹۰۶ ، ۹۰۷ ، ۹۱۶ ،
۹۱۸ ، ۹۱۹ ، ۹۲۱ ، ۹۳۱ ،
۹۹۶ ، ۱۰۳۲ ، ۱۰۴۱ ، ۱۰۵۲ ،
۱۰۷۸ ، ۱۰۸۴ ، ۱۱۲۲ -
دوراپه - ۱۱۶ -
دون - ۱۱۱۵ -

دہار وار - ۴۲۸ -
دہاکتورہ - ۴۳۲ -
دہرمات پور - ۴ ، ۱۰۰۱ -
دہریکا - ۴۶۴ -
دہ شیخ - ۴۹ -
دہلی - ۶ ، ۱۰۰۹ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۱۹ ، ۱۰۲۱ ، ۱۰۳۵ ، ۱۰۵۱ ، ۱۱۲۸ -
دہندیرہ - ۱۸۶ ، ۴۶۸ ، ۱۱۰۲ -
دہنور - ۱۱۹۵ ، ۱۲۱۷ ، ۱۲۴۲ ، ۱۲۸۵ -
دہول پور - ۱۱۳ ، ۱۱۵ ، ۱۰۰۸ ، ۱۰۰۹ -
دہوار - ۱۲۳۰ -
دیپال پور - ۵۰۱ ، ۱۰۰۱ -
دیواری - ۱۰۹۲ -
دیو سوری - ۱۱۶۵ ، ۱۱۸۲ ، ۱۱۸۵ ، ۱۱۸۶ ، ۱۲۰۳ ، ۱۲۰۵ ، ۱۲۵۶ ، ۱۲۵۹ ، ۱۲۶۰ ، ۱۲۶۴ ، ۱۲۷۰ ، ۱۲۷۱ ، ۱۲۸۱ ، ۱۲۸۴ -
دیوگہرہ - ۱۶۴ ، ۲۱۱ ، ۲۱۴ ، ۴۹۷ -
دیوگڑھ - ۱۴۲ ، ۱۵۶ ، ۲۲۶ -

ر

راجپورہ - ۱۰۰۸ -
راج گڑھ - ۱۱۷۵ -
راج محل - ۷۹۷ -
راجور - ۵۶۴ ، ۶۰۱ -
رام گڑھ - ۷۱۳ ، ۷۴۸ -
رام گر - ۵۴۲ -
رامیسر - ۱۰۸۷ ، ۱۰۹۲ ، ۱۰۹۹ -
راہ باہری - ۶۱ -
راہ نوحانی - ۲۷ ، ۳۳ ، ۳۴ ، ۴۲ -
راہون - ۱۰۳۰ ، ۱۰۴۴ -
رانی پور - ۱۲۱۵ ، ۱۲۲۸ -
رائیسین - ۱۰۰۷ -
رایگڑہ - ۳۹۱ -
رتن پور ہانسی - ۵۳۶ -
روات - ۴۵۰ -
روپاس - ۱۰۸۱ ، ۱۰۸۵ -
روپڑ - ۱۰۳۴ ، ۱۰۳۹ -
رود گنگ - ۱۰۷۵ -
روہتاس - ۱۰۵۴ -
روینکہیرہ - ۱۳۴ -

ز

زمین داور - ۴۶ ، ۵۰ ، ۵۱ ، ۶۵ ، ۶۷ ، ۷۵ -

س

ساودہ - ۱۲۲ -
ساوری - ۱۲۵۹ ، ۱۲۶۰ -
سبزوار - ۷۵ -
ست کہنڈہ - ۱۱۹۳ -
سنگہرہ - ۱۰۴۶ -
ستلج - ۹۵۳ ، ۱۰۳۸ -
سد ہوت - ۳۹۳ ، ۴۱۶ -
سرائی ہنولہ - ۱۰۰۰ -
سرائی میر - ۹۰۶ -
سرکار کلم - ۱۸۰ -
سرکیج - ۱۰۸۲ -

سروج - ۸۲۱ -
سرهند - ۱۴ ، ۳۲ ، ۱۲۷ -
سری نگر - ۱۰۳۴ ، ۱۰۳۵ ، ۱۰۳۷ ، ۱۰۴۵ ، ۱۰۸۰ ، ۱۱۲۵ -
سکندر پور - ۱۱۰۵ -
سکهر - ۸۰۵ ، ۱۰۷۳ ، ۱۰۷۴ -
سلطان پور - ۱۲۱ ، ۱۲۸ ، ۱۴۰ ، ۱۶۱ ، ۱۹۰ ، ۱۹۲ ، ۴۷۳ ، ۱۰۳۴ ، ۱۰۴۴ ، ۱۱۰۰ -
سلیم پور - ۱۰۲۳ -
سمورگڑه - ۴ ، ۱۰۱۶ ، ۱۰۷۸ -
سنجر - ۱۰۶۵ ، ۱۰۷۰ ، ۱۰۷۸ -
سندر باری - ۱۰۲۸ ، ۱۰۲۹ -
سندکهیر - ۴۷۳ -
سنده - ۶ ، ۴۳ ، ۴۸ ، ۵۷ ، ۵۹ ، ۱۰۱ -
سنگ دره - ۵۸ -
سنگ لخشن - ۶۱ ، ۶۳ -
سنیر - ۶۰۳ -
سورت - ۱۲۸ ، ۵۳۲ ، ۶۴۹ ، ۶۷۹ ، ۷۸۸ ، ۷۹۵ ، ۸۶۴ ، ۹۴۴ ، ۹۴۶ ، ۱۰۸۳ -
سورتهه - ۱۰۲۸ ، ۱۱۰۰ -
سوجهت - ۱۱۶۶ ، ۱۱۶۸ ، ۱۱۶۹ ، ۱۱۷۲ ، ۱۱۷۳ ، ۱۱۸۴ ، ۱۱۹۰ ، ۱۱۹۹ ، ۱۲۰۴ ، ۱۲۱۶ ، ۱۲۲۸ ، ۱۲۲۹ ، ۱۲۳۷ ، ۱۲۵۳ ، ۱۲۵۴ ، ۱۲۶۱ ، ۱۲۶۳ ، ۱۲۶۸ ، ۱۲۷۸ ، ۱۲۸۵ ، ۱۲۸۶ -
سومیر - ۱۲۵۵ ، ۱۲۵۹ ، ۱۲۶۰ ، ۱۲۶۱ ، ۱۲۶۸ ، ۱۲۷۱ -
سهارن پور - ۱۰۲۱ ، ۱۰۳۰ -
سهرند - ۱۸ ، ۱۰۲۱ ، ۱۰۲۸ ، ۱۰۵۲ ، ۱۰۵۳ ، ۱۱۵۴ -
سهسرام - ۹۹۲ -
سیت پور - ۶۱ -
سیوستان - ۵ ، ۱۲ ، ۵۴ ، ۴۵۵ ، ۸۰۵ ، ۱۱۱۵ -
سیوهی - ۳۷ -

ش

شاه آباد - ۲۵ ، ۱۰۵۳ -
شاه پور - ۲۰۵ -
شاهجهان آباد - ۵ ، ۶ ، ۲۰۹ ، ۷۷۷ ، ۷۸۲ ، ۷۸۳ ، ۸۰۱ ، ۸۰۵ ، ۸۱۸ ، ۸۳۳ ، ۸۷۹ ، ۹۵۲ ، ۹۵۵ ، ۱۰۰۷ ، ۱۰۲۵ ، ۱۰۲۷ ، ۱۰۴۰ ، ۱۰۵۱ ، ۱۰۵۳ ، ۱۰۸۶ ، ۱۱۰۳ ، ۱۱۳۴ ، ۱۱۳۹ ، ۱۱۹۷ ، ۱۲۱۰ ، ۱۲۲۱ ، ۱۲۲۵ ، ۱۲۳۲ ، ۱۲۷۹ -
شاهجهان پور - ۷۸۸ ، ۱۰۳۶ -
شاه گنج - ۷۸۷ -
شلرقم - ۴۵۸ -
شولاپور - ۶۹۹ ، ۷۳۶ ، ۹۳۹ -
شیرگڑه - ۱۰۴۶ -

ص

صاحب آباد - ۱۰۵۸ -
صوبه بهار - ۶۲۶ -

ظ

ظفر آباد بیدر - ۴۳۸ ، ۵۲۲ ، ۶۵۰ ، ۷۰۱ ، ۷۹۰ ، ۷۹۱ ، ۸۸۳ ،

۹۱۸ ، ۹۲۶ ، ۹۳۵ ، ۹۳۸ ،
۹۸۷ ، ۱۰۱۹ -
ظفر نگر - ۱۲۳۵ -

ع

علی قابی - ۸۳ ، ۹۰

غ

غزنین - ۳۳ ، ۳۳ ، ۳۴ ، ۳۹ ،
۵۶ ، ۹۱ ، ۹۸ ، ۸۰۰ ، ۱۰۳۳ ،
۱۱۰۲ -

ف

فارس - ۱۱۱۱ -
فتح آباد - ۱۵۲ ، ۱۵۳ ، ۱۵۵ ،
۵۱۵ ، ۷۱۹ ، ۷۲۵ -
فتح پور ۱۰۷۷ ، ۱۱۰۱ ، ۱۱۰۳ -
فرات - ۵۸ ، ۶۷ ، ۷۵ ، ۷۷ -
فرح بخش - ۸۱۶ -
فرمان باڑی - ۱۰۰۰ -

ق

قصور - ۱۰۳۶ -
قلات - ۳۵۴ -
قلعہ بابر - ۱۰۱۹ -
قلعہ پرندہ - ۹۲۵ -
قلعہ محمد آباد - ۶۸۷ -
قندھار - ۱۲ ، ۱۳ ، ۲۵ ، ۲۸ ،
۳۳ ، ۳۵ ، ۳۶ ، ۳۷ ، ۳۸ ،
۴۱ ، ۴۲ ، ۴۳ ، ۴۴ ، ۴۵ ،
۴۶ ، ۴۸ ، ۴۹ ، ۵۰ ، ۵۱ ،
۵۳ ، ۵۵ ، ۵۶ ، ۵۸ ، ۵۹ ،
۶۳ ، ۶۴ ، ۶۵ ، ۶۷ ، ۷۰ ،
۷۱ ، ۷۲ ، ۸۲ ، ۸۶ ، ۸۷ ،
۹۳ ، ۹۴ ، ۹۷ ، ۹۹ ، ۱۰۹ ،
۱۱۷ ، ۱۲۴ ، ۱۷۹ ، ۲۲۵ ،
۲۲۶ ، ۲۶۶ ، ۳۵۵ ، ۴۵۶ ،
۴۶۲ ، ۴۷۴ ، ۴۸۱ ، ۴۸۲ ،
۴۹۷ ، ۵۳۸ ، ۵۵۰ ، ۵۸۳ ،
۶۱۶ ، ۷۰۷ ، ۷۳۸ ، ۸۰۵ ،
۸۱۱ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۲۰ ، ۱۰۳۵ ،
۱۰۷۴ ، ۱۱۲۰ -
قوشنج - ۳۷ ، ۴۴ ، ۴۵ ، ۴۹ ،
۵۰ ، ۵۷ ، ۵۹ ، ۶۰ ، ۶۲ ،
۶۳ ، ۹۱ -
قیتول - ۸۳ -

ک

کابل - ۳۱ ، ۳۵ ، ۳۱ ، ۳۶ ، ۴۹ ،
۵۳ ، ۸۳ ، ۳۷۵ ، ۳۶۵ ، ۷۱۲ ،
۷۴۸ ، ۸۱۶ ، ۹۰۴ ، ۹۸۹ ،
۹۹۱ ، ۱۰۳۱ ، ۱۰۴۳ ، ۱۰۵۲ ،
۱۰۸۵ ، ۱۱۰۱ ، ۱۱۰۳ ، ۱۱۱۳ ،
۱۱۱۵ ، ۱۱۲۳ -
کاشغر - ۹۸۹ -
کانگڑہ - ۱۰۴۴ ، ۱۰۵۳ ، ۱۰۷۶ -
کاہرہ - ۲۵ -
کتل - ۱۱۵ -
کچ - ۲۵ ، ۲۶ -
کچھ - ۱۰۷۵ ، ۱۰۸۲ ، ۱۱۱۹ -
کدہ - ۱۱۵ ، ۱۸۳ ، ۴۱۶ -
کدہ تبلی - ۱۰۹۳ -
کرناٹک - ۴ ، ۱۳۸ ، ۱۶۹ ، ۱۷۸ ،
۱۷۱ ، ۱۷۲ ، ۱۷۴ ، ۱۷۵ ،
۱۸۴ ، ۱۸۵ ، ۱۹۷ ، ۲۲۱ ،

۲۲۲ ، ۲۲۳ ، ۲۳۲ ، ۲۳۵ ،
۲۳۸ ، ۲۷۰ ، ۲۷۳ ، ۲۸۵ ،
۲۸۶ ، ۲۸۸ ، ۲۹۱ ، ۲۹۲ ،
۲۹۳ ، ۲۹۷ ، ۲۹۸ ، ۳۰۰ ،
۳۰۹ ، ۳۱۰ ، ۳۱۱ ، ۳۲۲ ،
۳۲۳ ، ۳۲۴ ، ۳۲۵ ، ۳۳۲ ،
۳۳۳ ، ۳۳۳ ، ۳۳۷ ، ۳۱۲ ،
۳۱۳ ، ۳۱۸ ، ۳۲۲ ، ۳۴۳ ،
۳۲۵ ، ۳۲۸ ، ۳۳۳ ، ۳۵۲ ،
۳۵۳ ، ۵۰۹ ، ۵۳۷ ، ۷۳۹ ،
۷۵۰ ، ۷۵۱ ، ۷۵۲ ، ۷۶۵ ،
۷۶۶ ، ۷۸۳ ، ۷۸۴ ، ۸۸۷ ،
۸۹۰ ، ۸۹۳ ، ۹۰۰ ، ۹۰۳ ،
۹۰۹ ، ۹۱۱ ، ۹۳۱ -

کرب - ۷۵۳ -
کرنال - ۱۰۳۴ -
کرن پورہ - ۷۸۷ -
کرہ نمونہ - ۶۹۶ ، ۷۲۹ ، ۷۳۰ ،
۷۳۵ -
کسکھار - ۱۱۷۱ -
کشمیر - ۳۵ ، ۳۷۵ ، ۶۱۳ ، ۱۰۴۳ ،
۱۰۴۹ ، ۱۰۵۱ ، ۱۰۸۵ -
ککرالہ - ۲۶ ، ۸۰۵ ، ۸۶۴ -
کلیان - ۵۱۲ ، ۵۱۹ ، ۵۲۲ ، ۵۲۳ ،
۵۸۵ ، ۵۹۳ ، ۶۵۰ ، ۶۹۹ ،
۷۲۵ ، ۷۳۴ ، ۷۵۹ ، ۷۹۰ ،
۷۹۱ ، ۹۲۲ ، ۹۳۵ ، ۹۸۷ ،
۱۰۴۲ -
کنج - ۱۱۷۷ -
کنجاہہ - ۳۷ -
کندی کوٹ - ۸۹۶ -
کنہرواد - ۱۱۶۶ -
کودوار (کودہوار) - ۱۱۸۹ ،
۱۱۹۱ ، ۱۲۱۶ ، ۱۲۲۸ -
کوروار - ۱۱۶۵ ، ۱۱۶۸ ،
۱۱۷۰ -
کورم کندہ - ۷۶۰ -
کوڑہ - ۱۰۳۵ ، ۱۰۶۱ ، ۱۰۷۶ -
کوشک نخود - ۸۲ -
کوفتی - ۶۰۸ -
کوکلہ - ۱۰۹۲ ، ۱۰۹۳ -
کوکلہ پہاڑی - ۱۰۹۴ -
کوکن - ۶۹۹ ، ۷۳۷ ، ۷۴۴ ،
۷۶۶ -
کوکنوار - ۷۶۰ -
کوکی - ۱۰۳ -
کولارس - ۴۳۳ -
کولاس - ۴۳۲ -
کوندج - ۱۱۶۶ -
کونھلیر - ۱۱۸۹ ، ۱۱۹۸ ، ۱۲۳۰ ،
۱۲۵۹ ، ۱۲۶۱ ، ۱۲۶۸ -
کوہ چہل زینہ - ۶۸ ، ۷۳ ، ۷۷
کوہ قیتول - ۴۸ -
کوہ لکہ - ۶۹ ، ۷۳ -
کوہ ونکارا - ۲۶ -
کہات - ۴۳ ، ۴۴ ، ۱۲۲ -
کہات سلمی - ۹۸۵ ، ۱۰۲۰ ،
۱۰۳۲ -
کہاتم پور - ۱۰۷۶ -
کہجوہ - ۱۰۷۲ ، ۱۰۷۵ -
کہرکدہ پیتلی - ۱۰۹۶ -
کہرہ - ۱۸۳ -
کہہم - ۳۳۲ ، ۳۱۶ ، ۳۲۱ ، ۳۲۹ ،
۳۳۶ ، ۷۵۵ -

گھمو - ۱۲۵۱ -
کھود - ۱۱۶۶ ، ۱۱۷۰ ، ۱۱۹۸ -
گھوروواہ - ۱۱۶۳ ، ۱۱۹۱ ، ۱۱۹۹ -
گھمو - ۱۲۵۱ -
گھول - ۷۵۹ -
گھیر - ۷۲۹ -
گھیروہ - ۱۱۸۶ -
گیروا - ۱۲۷۰ -

گ

گجرات - ۹۷ ، ۱۰۲ ، ۱۱۴ ، ۱۴۴ ،
۱۴۹ ، ۱۵۷ ، ۳۲۱ ، ۳۸۲ ،
۷۸۳ ، ۷۹۳ ، ۹۳۳ ، ۹۴۳ ،
۹۹۳ ، ۱۰۰۱ ، ۱۰۵۴ ، ۱۰۷۴ ،
۱۰۷۵ ، ۱۰۷۶ ، ۱۰۸۲ ، ۱۰۸۳ ،
۱۰۹۵ ، ۱۰۹۶ ، ۱۰۹۷ ، ۱۰۹۸ ،
۱۱۰۰ ، ۱۱۰۳ ، ۱۱۰۵ ، ۱۱۱۶ ،
۱۱۱۸ ، ۱۱۱۹ ، ۱۲۳۰ ، ۱۲۶۵ -
گردیز - ۳۴ ،
گری - ۱۱۱۹ -
گزر بیھدوریہ - ۱۰۰۷ -
گلبرگہ - ۳۱۳ ، ۵۱۲ ، ۵۵۵ ، ۵۵۷ ،
۵۷۳ ، ۵۸۵ -
گلکندہ - ۱۰ ، ۱۲۴ ، ۱۳۶ ، ۱۵۱ ،
۱۷۵ ، ۱۸۸ ، ۱۹۵ ، ۲۲۳ ، ۲۲۴ ،
۲۲۵ ، ۲۲۶ ، ۲۲۷ ، ۲۲۸ ،
۲۲۹ ، ۲۳۲ ، ۲۴۵ ، ۲۴۷ ،
۲۴۸ ، ۲۵۰ ، ۲۵۳ ، ۲۵۹ ،
۲۶۲ ، ۲۶۵ ، ۲۶۷ ، ۲۷۶ ،
۲۷۹ ، ۲۸۰ ، ۳۱۰ ، ۳۲۳ ،
۳۶۶ ، ۳۷۸ ، ۳۷۹ ، ۳۸۱ ،
۳۸۲ ، ۴۰۹ ، ۴۱۲ ، ۴۲۸ ،
۴۳۰ ، ۴۹۵ ، ۴۹۶ ، ۵۲۹ ،
۵۳۶ ، ۵۳۹ ، ۵۴۳ ، ۵۴۷ ،
۶۰۷ ، ۶۰۸ ، ۶۴۵ ، ۶۶۴ ،
۷۱۴ ، ۷۴۵ ، ۷۴۷ ، ۷۸۳ ،
۷۸۴ ، ۸۲۷ ، ۸۷۳ ، ۹۰۴ ،
۹۱۱ ، ۹۳۲ ، ۹۳۳ ، ۱۰۴۹ -
گنگ - ۱۰۲۵ ، ۱۰۷۲ ، ۱۰۷۶ -
گوالیار - ۱۰۰۷ ، ۱۰۸۰ ، ۱۰۸۴ ،
۱۰۸۶ ، ۱۱۲۹ -
گودوار - ۱۱۹۸ ، ۱۲۶۸ -
گور کھپور - ۱۰۴۶ -
گوکل - ۹۸۵ ، ۱۱۰۴ -
گویند وال (گووند وال) - ۱۰۳۸ ،
۱۱۵۵ -

ل

لاد سانکوئی - ۵۹۹ -
لاکھہ - ۵۹ -
لاہور - ۶ ، ۹ ، ۲۲ ، ۳۳ ، ۳۵ ،
۴۲ ، ۹۵ ، ۹۷ ، ۳۷۵ ، ۴۸۲ ،
۵۲۶ ، ۵۷۴ ، ۷۰۶ ، ۷۸۳ ،
۸۰۸ ، ۸۱۷ ، ۷۴۷ - ۸۴۸ ،
۹۵۴ ، ۱۰۲۱ ، ۱۰۲۸ ، ۱۰۳۷ ،
۱۰۳۸ ، ۱۰۳۹ ، ۱۰۴۰ ، ۱۰۴۵ ،
۱۰۴۶ ، ۱۰۵۰ ، ۱۰۵۲ ، ۱۰۵۶ ،
۱۱۲۰ ، ۱۱۱۹ ، ۱۲۱۰ ، ۱۲۱۵ ،
۱۲۲۵ ، ۱۲۲۸ ، ۱۲۴۴ -
لکھنؤ - ۱۰۲۹ ، ۱۰۳۰ -
لکھی جنگل - ۱۰۲۸ -
لنگر - ۵۶ -

م

مارواڑ - ۱۵ ، ۱۲۰۳ ، ۱۲۱۵ ،
۱۲۱۶ ، ۱۲۲۸ ، ۱۲۶۳ ، ۱۲۶۴ -
مارو چاق - ۷۷ -
مالوہ - ۱۵۷ ، ۱۶۵ ، ۱۶۶ ، ۲۰۱ ،
۳۲۵ ، ۳۲۶ ، ۳۴۴ ، ۳۶۱ ،

۴۸۴ ، ۴۸۶ ، ۴۹۱ ، ۴۹۶ ،
۵۰۰ ، ۵۰۶ ، ۵۲۲ ، ۵۳۸ ،
۵۵۲ ، ۵۵۹ ، ۵۷۳ ، ۶۲۴ ،
۷۰۹ ، ۷۱۴ ، ۷۱۷ ، ۷۸۹ ،
۷۹۴ ، ۹۰۱ ، ۹۳۴ ، ۹۵۱ ،
۹۹۴ ، ۹۹۶ ، ۹۹۸ ، ۱۰۲۳ ،
۱۰۳۴ ، ۱۰۵۶ ، ۱۱۲۳ ، ۱۱۲۴ -
مانپوار - ۲۱۷ -
مانجرو - ۱۵۱ -
مانوی - ۱۱۶۶ -
ماورالنہر - ۱۱۰۳ -
متہرا - ۹۸۵ ، ۱۰۱۷ ، ۱۰۲۳ ،
۱۰۴۲ ، ۱۱۰۲ ، ۱۱۰۴ ، ۱۱۲۱ -
مچھلی پٹن - ۲۶۹ ، ۲۷۵ ، ۳۳۸ ،
۵۲۹ ، ۸۲۷ -
محمد آباد بیدر - ۵۱۰ ، ۵۱۲ ،
۵۹۶ -
محمد پور - ۱۰۴۶ -
مخابسہ - ۱۲۴ -
مدینہ طیبہ - ۴۵۸ -
مراد آباد - ۱۰۲۱ ، ۱۱۱۷ -
مرچلہ - ۳۸۹ -
مستقر الخلافۃ - ۱۰۲۱ ، ۱۰۵۰ ،
۱۰۸۰ -
مسجد وزیر خان - ۱۰۵۱ -
مشہد - ۵۸ ، ۱۱۷ -
مکران - ۲۵ -
مکن پور - ۱۰۶۱ -
مکن کالو - ۴۹۷ -
مکہ معظمہ - ۵۴۴ -
ملتان - ۵ ، ۱۰ ، ۱۲ ، ۲۲ ، ۲۳ ،
۲۷ ، ۲۸ ، ۳۳ ، ۳۴ ، ۳۵ ،
۳۱ ، ۳۲ ، ۳۳ ، ۳۴ ، ۳۹ ،
۵۳ ، ۵۴ ، ۵۶ ، ۵۷ ، ۵۹ ،
۶۱ ، ۶۳ ، ۶۶ ، ۷۱ ، ۹۱ ،
۹۶ ، ۹۷ ، ۱۰۷ ، ۳۷۵ ، ۶۷۷ ،
۸۰۲ ، ۸۰۸ ، ۹۸۴ ، ۱۰۰۹ ،
۱۰۳۹ ، ۱۰۴۰ ، ۱۰۴۶ ، ۱۰۴۷ ،
۱۰۴۸ ، ۱۰۴۹ ، ۱۰۵۰ ، ۱۰۵۱ ،
۱۰۵۲ ، ۱۰۷۹ ، ۱۱۲۶ ، ۱۱۵۷ ،
۱۲۱۴ ، ۱۲۱۹ ، ۱۲۴۰ -
منڈسور - ۲۲۱ ، ۲۳۳ ، ۴۹۱ ،
۴۹۲ ، ۵۲۴ ، ۷۰۹ ، ۹۸۹ ،
۱۱۹۴ -
منڈو - ۱۰۳۴ -
منکھر - ۱۸۷ -
موضع عماد پور - ۱۰۷۸ -
موضع کورہ - ۶۳۷ -
مومن پور - ۱۰۴۶ -
مونگیر - ۷۹۳ ، ۱۰۹۹ ، ۱۱۰۱ -
مہاکوت - ۳۲۹ -
مہر آباد - ۴۷۰ -
میرٹھ - ۱۰۸۴ ، ۱۰۸۸ ، ۱۰۸۹ ،
۱۰۹۰ ، ۱۱۶۳ ، ۱۱۶۹ ، ۱۱۷۶ ،
۱۱۷۸ ، ۱۲۰۳ ، ۱۲۰۴ ، ۱۲۱۵ ،
۱۲۵۳ ، ۱۲۶۴ ، ۱۲۷۴ -
میوات - ۹۸۳ -
میواڑ - ۱۵ ، ۱۲۱۶ ، ۱۲۲۸ -

ن

نادول - ۱۱۶۴ ، ۱۱۶۵ ، ۱۱۶۶ ،
۱۱۷۰ ، ۱۱۷۲ ، ۱۱۷۳ ، ۱۱۸۲ ،
۱۱۸۳ ، ۱۱۸۵ ، ۱۱۸۶ ، ۱۱۸۸ ،
۱۱۹۰ ، ۱۱۹۱ ، ۱۱۹۸ ، ۱۲۰۲ ،

۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۱۶، ۱۲۲۸،
۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۲۰۳۷، ۱۲۵۵،
۱۲۵۶، ۱۲۵۹، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲،
۱۲۶۶، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰،
۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۴ -
ناگور - ۱۲۴۹، ۱۲۶۳ -
نالہ جور - ۱۰۰۱ -
ناندیر (ناندیڑ) - ۲۲۸، ۲۳۱،
۲۳۷، ۲۴۶، ۲۴۸، ۲۵۰،
۳۹۲، ۴۹۵، ۴۹۷، ۵۰۰،
۵۰۱، ۵۴۹، ۵۵۲، ۵۵۳،
۵۷۹، ۵۸۰، ۵۹۱، ۷۴۹،
۹۰۴، ۹۰۶، ۱۰۲۲ -
ندر بار - ۱۲۱، ۱۶۵، ۱۶۷،
۱۶۸، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۱۰۰ -
ندینہ - ۱۰۳۶، ۱۰۳۷ -
نربدہ - ۲۵۹، ۳۱۹، ۷۷۰، ۹۳۳،
۹۳۶، ۹۵۱، ۹۹۶ -
نرور - ۳۹۰ -
نریلہ - ۱۰۳۳ -
نکل کوٹ - ۹۱۳ -
نلدرگ - ۹۱۳، ۹۳۸ -
نندلای - ۱۱۸۲، ۱۱۸۵ -
نور پور - ۹۸۵ -
نور منزل - ۱۰۱۶، ۱۰۸۰،
۱۰۸۱ -
نوشہرہ - ۱۰۱، ۱۰۲، ۵۲۶، ۸۱۳،
۸۱۵، ۱۰۳۹، ۱۱۵۶ -
نیمچ - ۱۱۹۳، ۱۱۹۵، ۱۲۴۳ -

و

وایل، بندر - ۹۴۹ -
وزیر پور - ۱۰۸۵ -
ولایت ہوت - ۳۴، ۴۳ -
ونکارا - ۲۶ -
ہانڈیہ - ۷۸۸ -
ہرات - ۴۱، ۴۷، ۶۷
ہرپہ - ۳۰ -
ہردوار - ۱۰۲۹، ۱۰۳۰
ہرسول - ۹۹۶، ۹۹۷ -
ہرہ - ۱۱۶۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۶،
۱۱۷۸ -
ہلال آباد - ۱۰۲۲ -
ہند - ۹۶۲، ۱۲۸۷ -
ہندوستان - ۱۲۱، ۱۹۸، ۲۱۷،
۲۲۹، ۲۵۹، ۳۱۹، ۳۲۳،
۴۵۹، ۴۶۶، ۶۰۰، ۶۱۰،
۶۲۸، ۷۴۸، ۷۶۷، ۷۶۸،
۷۷۳، ۷۷۶، ۷۷۹، ۷۸۴،
۸۴۳، ۹۴۷، ۹۵۳، ۹۶۲،
۱۰۰۵، ۱۰۵۷، ۱۰۶۱، ۱۱۲۰،
۱۲۸۷ -
ہنڈون - ۱۰۸۵، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱،
۱۱۴۲ -
ہوڈل - ۱۱۰ -
ہیبت پور - ۱۰۴۵، ۱۰۴۶ -

ی

یک آب - ۸۰۹ -

اسماء کتب

احکام عالمگیری - ۱۲ ، ۱۱۷ -
آداب عالمگیری - ۱ ، ۳ ، ۴ ، ۷ ، ۹ ، ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۶ ، ۲۰ ، ۳۵۷ ، ۳۵۹ -
اکبر نامہ شیخ ابو الفضل - ۸۶۰ ، ۸۶۱ -
آئین اکبری - ۹ -
بادشاہ نامہ - ۳۶۱ ، ۱۲۵۹ -
حبیب السیر - ۳۵۷ -
دستور العمل آگہی - ۱۲ ، ۱۵ -
رقائم کرائم - ۱۲ ، ۱۳ -
رقعات عالمگیری - ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۶ -
روضۃ الصفا - ۳۵۷ -
ظفر نامہ ، مولانا شرف الدین علی یزدی - ۳۵۷ ، ۳۵۸ ، ۳۵۹ -
عالمگیر نامہ - ۸ -
فتاوی عالمگیری - ۱۱۹۶ ، ۱۱۹۷ -
کلام ملا شاہ - ۱۲۱۰ -
مآثر عالمگیری - ۱۳ -

اغلاط نامہ

جلد دوم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۹۸	۴	خیبر	جنیر
۶۹۹	۳	یرفیع القدر	رفیع القدر
۷۲۰	۵	خیبر	جنیر
۸۲۴	۱۸	ولا	والا
۸۳۹	۲۳	کادران	کار دان
۹۱۲	۱۱	جسب الا امر	حسب الامر
۹۶۱	۱۰	رومانی	روحانی
۹۷۴	۸	عاری خان	غازی خان
۹۸۱	۶	جنیر	خیبر
۱۰۰۲	۴	بنصاچ	بنصاچ
۱۰۰۴	۳	قاسم جان	قاسم خان
۱۰۱۱	۱۰	منعم و خان	منعم خان
۱۰۳۵	۱۷	جعیتش	جمعیتش
۱۰۸۳	۱۰	جز	خبر
۱۱۰۷	۱۲	ورود	درود
۱۱۱۱	۳	توتیہ	بوتیہ
۱۱۲۸	۱۹	دارشکوہ	دارا شکوہ
۱۱۳۴	۹	الخضیات	الخفیات

۱۱۵۲	۵	راچپوتانے	راچپوتانے
۱۱۹۴	۱	ایبیع	یبیح
۱۱۹۶	۱۰	سملوات	سماوات
۱۲۳۹	۵	وقق	وفق
۱۲۵۳	۹	بیک گونہ	بیک گونہ
۱۲۵۷	۴	ابقصد	بقصد
۱۲۶۳	۱۶	بچلھوارہ	بچھلوارہ
۱۲۶۶	۴	قابل المرحة	قابل المرحمة
۱۲۰	۱۲	یداہت	ہدایت